

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۱۱۹	علامات ماخوذہ از اعراض نفس	۱۳۵	دوہوہ اسد اللہ کے پیر ایمین کے	۱۱۴	میر میر حقیقت لکھنؤ کے واسطے
۱۲۰	علامات جو رنگوں کی صورت اور رنگ کے ماخوذ ہیں	۱۳۶	علامات جو کیفیت عین سے ماخوذ ہیں	۱۳۹	غذا نامہ کی
۱۲۱	علامات نسبتاً ستر سے ماخوذ ہیں اور یہ بھی لکھنے کے	۱۳۷	علامات ماخوذ دینین	۱۴۰	درکات امراض کا بیان
۱۲۲	علامات رویدہ جو صورت لکھنے سے ماخوذ ہیں	۱۳۸	احکام تک پیر پیر کے	۱۴۱	مقالہ اور صورت کتابت اور جو ان کے ایام اور
۱۲۳	علامات جو جلد سے ماخوذ ہیں	۱۳۹	دلائل ماخوذہ از رفات	۱۴۲	تقریریں اور کتابتیں اور لاد اس صاحبزادے کا
۱۲۴	علامات ماخوذہ از شکم و نازلی شریعت	۱۴۰	دلائل جو چینیک سے ماخوذ ہیں	۱۴۳	سبب ایام بچان اندو کے دوروں کا
۱۲۵	علامات جو باطن و مقعد سے ماخوذ ہیں	۱۴۱	احکام ہزار کے	۱۴۴	نسب ایام بچان کے
۱۲۶	علامات رویدہ جو کیفیت لکھنے سے ماخوذ ہیں اور یہ بھی لکھنے کے	۱۴۲	علامات ماخوذہ از ہزار	۱۴۵	ایام بچان اور طریق اوسط کا بیان
۱۲۷	علامات ماخوذہ از رگ	۱۴۳	احکام متعلقہ از رگات ماخوذہ از	۱۴۶	وقت و ضعف ایام دلت فی الوسط
۱۲۸	علامات اطراف بدن	۱۴۴	بیان احکام متعلقہ لول	۱۴۷	بیان ایام ایک جبہ تیب بچان خواہ ایام ہزار
۱۲۹	علامات جو ستر اور باطن سے ماخوذ ہیں	۱۴۵	علامات جنی نقلت و کثرت یوں	۱۴۸	بیان وقت لول کا ایام بچان فی زمین میں اکتفا لول
۱۳۰	علامات جو اخذ لکھنے سے ماخوذ ہیں	۱۴۶	علامات ماخوذہ از وقت یوں	۱۴۹	بیان طریق اندازہ اور وقت لول فی بعض ایام بچان
۱۳۱	علامات باعتبار دوروں	۱۴۷	علامات ماخوذہ لول بکندہ و فلطی القوام	۱۵۰	ایام ہزار کا بیان
۱۳۲	علامات جو اندازہ و رات لکھنے اور وقت ماخوذ ہیں	۱۴۸	علامات ماخوذہ از رگ بول	۱۵۱	موضو ایام بچان بر وقت اشکال کے
۱۳۳	علامات بحالات عقل	۱۴۹	علامات سیاہی بول بوقت تمیات	۱۵۲	بیان نسبت اکثر امراض کے لول بچان کے
۱۳۴	علامات جو کثرت مرض	۱۵۰	علامات ماخوذہ از حرکت بول با بارض عارہ	۱۵۳	فرق تیسرا۔ اولام اور شہد کے بیان ہیں
۱۳۵	علامات ماخوذہ از زمانہ و انگڑائی	۱۵۱	علامات جو سرب سے ماخوذ ہیں	۱۵۴	اور سین ترین مقام ہیں
۱۳۶	علامات باعتبار جنون کے جو مرض کو کھائی دیتے	۱۵۲	علامات و اعمال اجتماع چند علل لول و تمام غیر	۱۵۵	مقالہ پہلا اور نام عارہ ان خاصہ کا بیان
۱۳۷	علامات ماخوذہ از بھوک و پیاس	۱۵۳	علامات رویدہ ماخوذہ از جنون بول	۱۵۶	بیان اور نام اور دور کا
۱۳۸	انگڑوں کا حکم جو کھائی کی استعمال بچان ہیں	۱۵۴	علامات رویدہ لول میں پائے جاتے ہیں	۱۵۷	تعلقوں کا بیان اور علاج
۱۳۹	علامات جو درمیں سے ماخوذ ہیں	۱۵۵	علامات طبل مرض کے	۱۵۸	علاج کا بیان
۱۴۰	علامات جو بچوں میں پستیسوں سے ماخوذ ہیں	۱۵۶	علامات اسکے مرض چند دیگر بچان کی بیماریوں کے	۱۵۹	علاج عکس کا
۱۴۱	حکم ہسٹریک کا	۱۵۷	احکام نکس کے	۱۶۰	علاج حاد سیر کا مگر کہ انعام میں
۱۴۲	احکام پھینکے کے	۱۵۸	علامات نکس کے	۱۶۱	علاج اور نام فارسی کا بیان
۱۴۳	بیان جو زیادتی وقت کا	۱۵۹	اسباب موت کے	۱۶۲	علاج اور نام فارسی اور دیگر کا
۱۴۴	بیان احکام دینین اور زیادہ از وقت بچان کے	۱۶۰	اقدام موت بوقت تمیات و علامات کیفیت موت بچان	۱۶۳	انقطاع اور نشانات کا بیان اور علاج
۱۴۵	بیان وقت کا جنین عین زیادہ پیر پیر کے	۱۶۱	علامات موت بچوں کے	۱۶۴	دوا سے مرکب کا بیان
۱۴۶	انگڑوں کا حکم جنین عین زیادہ پیر پیر کے	۱۶۲	بیان وقت کا جنین عین زیادہ پیر پیر کے	۱۶۵	دوا سے جو پیر پیر وادعائے متاخرین

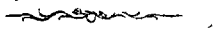
صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۱۶۵	شہری کا بیان -	۱۶۱	صلاحت مفاصل کا بیان -	۱۶۱	مضمون
۱۶۶	علاج شہری کا -	۱۶۲	سائیر کا بیان -	۱۶۲	علاج شہری کا -
۱۶۷	اکوفا و شہر و قریب ان غلایا و صفت لکھنؤ کے	۱۶۳	سرطان کا بیان -	۱۶۳	سعالیات -
۱۶۸	سعالیات -	۱۶۴	سرطان کا علاج -	۱۶۴	سعالیات -
۱۶۹	کلوامین کا بیان -	۱۶۵	تیبیر سہال کی -	۱۶۵	کلوامین کا بیان -
۱۷۰	طفاہین کا علاج -	۱۶۶	بیان ادویہ سونہیہ کا -	۱۷۰	طفاہین کا علاج -
۱۷۱	فصل اول در بیان اقسام کلبیا میں جو مند زمین پر پڑتی ہیں	۱۶۷	اولم بیکہ و زخافات فضل کا بیان و علاج -	۱۷۱	فصل اول در بیان اقسام کلبیا میں جو مند زمین پر پڑتی ہیں
۱۷۲	تھامب حارہ کا بیان -	۱۶۸	زوق مری کا بیان اور علاج -	۱۷۲	تھامب حارہ کا بیان -
۱۷۳	دھلائی درم کے پھوسے پر نہ پیر -	۱۶۹	مقالہ تفسیر - جنام کے بیان میں -	۱۷۳	دھلائی درم کے پھوسے پر نہ پیر -
۱۷۴	دھلائی نفع و علامات نفع -	۱۷۰	اہست جنام اور اسکے سبب کا بیان	۱۷۴	دھلائی نفع و علامات نفع -
۱۷۵	اکھام تہر کے -	۱۷۱	جنام کا علاج -	۱۷۵	اکھام تہر کے -
۱۷۶	پیشینی پھوسے کے دھلائی -	۱۷۲	ادویہ کرکچ جو جنام کو نافع ہیں -	۱۷۶	پیشینی پھوسے کے دھلائی -
۱۷۷	دھلائی نفع خراج باطنی کے -	۱۷۳	صفت جیون سلاجر ہندی اور کرم نعلی -	۱۷۷	دھلائی نفع خراج باطنی کے -
۱۷۸	دھلائی دوسری جیسے پھوسا زور و کھیا جیو پھوسا میں	۱۷۴	صفت احزان فولاد کی -	۱۷۸	دھلائی دوسری جیسے پھوسا زور و کھیا جیو پھوسا میں
۱۷۹	غلام کے پھوسوں کا علاج -	۱۷۵	صفت تسلا مسفری -	۱۷۹	غلام کے پھوسوں کا علاج -
۱۸۰	تیبیر نفعیہ کی گرنہ اور ذیالضعف کا ظہری پھوسوں میں -	۱۷۶	صفت دوا کی جو نفع کا جزو جنام کو -	۱۸۰	تیبیر نفعیہ کی گرنہ اور ذیالضعف کا ظہری پھوسوں میں -
۱۸۱	تیبیر ظاہری پھوسوں کی اوج نفع کے -	۱۷۷	صفت عظام کی دانستہ جنام کے -	۱۸۱	تیبیر ظاہری پھوسوں کی اوج نفع کے -
۱۸۲	پھوسوں کی نشا کونہ کرنے والی دوا -	۱۷۸	علاج جنم میں کی -	۱۸۲	پھوسوں کی نشا کونہ کرنے والی دوا -
۱۸۳	دھلائی پھوسوں کی تیبیر -	۱۷۹	فن چوتھما - تفرقہ تعالیٰ کا بیان علاوہ تیبیر	۱۸۳	دھلائی پھوسوں کی تیبیر -
۱۸۴	اسیل کا بیان اور علاج -	۱۸۰	اور دسویں چار سقاسے ہیں -	۱۸۴	اسیل کا بیان اور علاج -
۱۸۵	توزہ کا بیان اور علاج -	۱۸۱	مقالہ پہلا جرعات اور خضوں کا بیان -	۱۸۵	توزہ کا بیان اور علاج -
۱۸۶	مقالہ دوسرا جرعات اور کام بارہ کا بیان -	۱۸۲	بیان عام تفرقہ اتعمال کا -	۱۸۶	مقالہ دوسرا جرعات اور کام بارہ کا بیان -
۱۸۷	دوم تفریق کا بیان اور علاج -	۱۸۳	بجلی بیان جرعات کا -	۱۸۷	دوم تفریق کا بیان اور علاج -
۱۸۸	سلج کا بیان اور علاج -	۱۸۴	بیان عام جرعات حمیہ کا -	۱۸۸	سلج کا بیان اور علاج -
۱۸۹	تھرو کا بیان اور علاج -	۱۸۵	ادویہ شیت کھو اور تھرو کا تھرو کا بیان -	۱۸۹	تھرو کا بیان اور علاج -
۱۹۰	تھرو خدی کا بیان اور علاج -	۱۸۶	تھرو ویر کا چاک کر لکھنؤ کے واسطے -	۱۹۰	تھرو خدی کا بیان اور علاج -
۱۹۱	تھرو خیا کا بیان اور علاج -	۱۸۷	تیبیران تفرقہ ان میں درج اور دوسری -	۱۹۱	تھرو خیا کا بیان اور علاج -
۱۹۲	نشاز کا بیان - اور علاج -	۱۸۸	جرعات شیت ظاہری باطنی کی تفریق کا بیان -	۱۹۲	نشاز کا بیان - اور علاج -
۱۹۳	اور کام صلیب کا بیان اور علاج	۱۸۹	کیفیت جرعات کے بندیش کی -	۱۹۳	اور کام صلیب کا بیان اور علاج
۲۱۶	ادویہ کھڑکھڑا جی -	۲۱۶	ادویہ کھڑکھڑا جی -	۲۱۶	ادویہ کھڑکھڑا جی -
۲۱۷	ادویہ مہلک زحمت وغیرہ کی -	۲۱۷	ادویہ مہلک زحمت وغیرہ کی -	۲۱۷	ادویہ مہلک زحمت وغیرہ کی -
۲۱۸	مرکب کمان -	۲۱۸	مرکب کمان -	۲۱۸	مرکب کمان -
۲۱۹	صفت درم جو شش کو مفید ہے -	۲۱۹	صفت درم جو شش کو مفید ہے -	۲۱۹	صفت درم جو شش کو مفید ہے -
۲۲۰	ادویہ شیت کھو خراج و قروح -	۲۲۰	ادویہ شیت کھو خراج و قروح -	۲۲۰	ادویہ شیت کھو خراج و قروح -
۲۲۱	جرعات شحات کا بیان -	۲۲۱	جرعات شحات کا بیان -	۲۲۱	جرعات شحات کا بیان -
۲۲۲	مقالہ اول در سراج اور سراج اور سراج اور سراج	۲۲۲	مقالہ اول در سراج اور سراج اور سراج اور سراج	۲۲۲	مقالہ اول در سراج اور سراج اور سراج اور سراج
۲۲۳	مقطرہ صندل و صندل و صندل و صندل	۲۲۳	مقطرہ صندل و صندل و صندل و صندل	۲۲۳	مقطرہ صندل و صندل و صندل و صندل
۲۲۴	نفع اور تھنگ کا بیان اور علاج -	۲۲۴	نفع اور تھنگ کا بیان اور علاج -	۲۲۴	نفع اور تھنگ کا بیان اور علاج -
۲۲۵	تھنگ اور دیوار کرنے کا صندل -	۲۲۵	تھنگ اور دیوار کرنے کا صندل -	۲۲۵	تھنگ اور دیوار کرنے کا صندل -
۲۲۶	صفت دھاب مرکب است اقراس -	۲۲۶	صفت دھاب مرکب است اقراس -	۲۲۶	صفت دھاب مرکب است اقراس -
۲۲۷	صندل اور تھنگ اور تھنگ اور تھنگ اور تھنگ	۲۲۷	صندل اور تھنگ اور تھنگ اور تھنگ اور تھنگ	۲۲۷	صندل اور تھنگ اور تھنگ اور تھنگ اور تھنگ
۲۲۸	حالہ شش کھو کھو کھو کھو کھو کھو کھو کھو کھو	۲۲۸	حالہ شش کھو کھو کھو کھو کھو کھو کھو کھو کھو	۲۲۸	حالہ شش کھو کھو کھو کھو کھو کھو کھو کھو کھو
۲۲۹	دھلائی کا بیان -	۲۲۹	دھلائی کا بیان -	۲۲۹	دھلائی کا بیان -
۲۳۰	موزہ وغیرہ کی گرنہ گرنہ کا بیان -	۲۳۰	موزہ وغیرہ کی گرنہ گرنہ کا بیان -	۲۳۰	موزہ وغیرہ کی گرنہ گرنہ کا بیان -
۲۳۱	تھرو خراج اور تھرو خراج اور تھرو خراج اور تھرو خراج	۲۳۱	تھرو خراج اور تھرو خراج اور تھرو خراج اور تھرو خراج	۲۳۱	تھرو خراج اور تھرو خراج اور تھرو خراج اور تھرو خراج
۲۳۲	تھرو کی کرکچ چھیننا -	۲۳۲	تھرو کی کرکچ چھیننا -	۲۳۲	تھرو کی کرکچ چھیننا -
۲۳۳	تھرو میں بھجاسے ہونے تھرو کی تھرو کی تھرو کی	۲۳۳	تھرو میں بھجاسے ہونے تھرو کی تھرو کی تھرو کی	۲۳۳	تھرو میں بھجاسے ہونے تھرو کی تھرو کی تھرو کی
۲۳۴	ادویہ جانور و ادویہ حیوانیہ و دیگرہ -	۲۳۴	ادویہ جانور و ادویہ حیوانیہ و دیگرہ -	۲۳۴	ادویہ جانور و ادویہ حیوانیہ و دیگرہ -
۲۳۵	قانون علاج آگ کے چھیننا -	۲۳۵	قانون علاج آگ کے چھیننا -	۲۳۵	قانون علاج آگ کے چھیننا -
۲۳۶	ادویہ تھرو کی تھرو کی تھرو کی تھرو کی	۲۳۶	ادویہ تھرو کی تھرو کی تھرو کی تھرو کی	۲۳۶	ادویہ تھرو کی تھرو کی تھرو کی تھرو کی
۲۳۷	ادویہ تھرو کی تھرو کی تھرو کی تھرو کی	۲۳۷	ادویہ تھرو کی تھرو کی تھرو کی تھرو کی	۲۳۷	ادویہ تھرو کی تھرو کی تھرو کی تھرو کی
۲۳۸	دوسرا تھرو کی تھرو کی تھرو کی تھرو کی	۲۳۸	دوسرا تھرو کی تھرو کی تھرو کی تھرو کی	۲۳۸	دوسرا تھرو کی تھرو کی تھرو کی تھرو کی
۲۳۹	پانی سے مل ہانا -	۲۳۹	پانی سے مل ہانا -	۲۳۹	پانی سے مل ہانا -
۲۴۰	تھرو اور جیس دم کا بیان -	۲۴۰	تھرو اور جیس دم کا بیان -	۲۴۰	تھرو اور جیس دم کا بیان -
۲۴۱	قانون علاج تھرو کا -	۲۴۱	قانون علاج تھرو کا -	۲۴۱	قانون علاج تھرو کا -
۲۴۲	بیان ادویہ صلیب کا کہ بقوت تھرو کی تھرو کی	۲۴۲	بیان ادویہ صلیب کا کہ بقوت تھرو کی تھرو کی	۲۴۲	بیان ادویہ صلیب کا کہ بقوت تھرو کی تھرو کی
۲۴۳	مقالہ تفسیر - قروح کے بیان میں -	۲۴۳	مقالہ تفسیر - قروح کے بیان میں -	۲۴۳	مقالہ تفسیر - قروح کے بیان میں -
۲۴۴	بیان عام قروح کا -	۲۴۴	بیان عام قروح کا -	۲۴۴	بیان عام قروح کا -

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۲۳۸	علاوات کو شرح مع افضل دلائل -	۲۶۳	شرح پانچوں جہوں کے: زمین، آبی، ہوا، آگ اور آسمان کے	۲۸۴	تفسیر مجربہ کا بیان -
۲۴۰	قانون علاج قروح کا -	۲۶۴	مقالہ پہلا - علاج کا بیان -	۲۸۵	رباطات اور زرد انگہ کا بیان -
۲۴۳	علاج قروح صمدیہ کا -	۲۶۵	بیان نام علاج کا -	۲۸۶	بہتر شی کی کیفیت کی تفسیر و تفسیر -
۲۴۵	علاج قروح و سوز کا -	۲۶۶	علاجات علاج کی کے مع علاجات میل -	۲۸۸	کیفیت جہنم کا بیان -
۲۴۶	علاج قروح نازک و کوفہ و عمانی کا -	۲۶۷	مفصل کا طویل زیادہ ہونا اور بعد میں کٹنے کے	۲۸۹	تفصیل کیفیت استعمال جہاز کی اور تفسیر اس کی
۲۴۷	قروح کے کیزوں کا علاج	۲۶۸	علاج میل اور علاج کا -	۲۹۰	کسے کے ہر اور جراحت کی تفسیر -
۲۴۸	قروح میں گوشت پیدا کرنے کی تفسیر -	۲۶۹	طویل علاج مفصل کا -	۲۹۱	کسے قشر کا بیان -
۲۴۹	دوا سے جید مع قروح کی -	۲۷۰	جہت کے اور تر جانا -	۲۹۲	کسے کیسے کون کون سے علاج تفسیر و تفسیر
۲۵۰	علاج قروح سے نکلنے کی تفسیر کا -	۲۷۱	جہت کے اور تر جانا -	۲۹۳	علاج دم اور علاج غارث -
۲۵۱	علاج قروح سے نکلنے کی تفسیر کا -	۲۷۲	منگب کا اور تر جانا -	۲۹۴	بیان علاوتوں کا جوڑ سے زمین سے بنا کر کرنا
۲۵۲	علاج قروح سے نکلنے کی تفسیر کا -	۲۷۳	علاوت سے نکلنے اور تر جانا کی -	۲۹۵	بیان تفسیر و تفسیر کے ساتھ مع صفت و تفسیر
۲۵۳	علاج قروح سے نکلنے کی تفسیر کا -	۲۷۴	شانت کا اور تر جانا -	۲۹۶	بیان ایسی چیزوں کا جوڑ سے جہاز کے
۲۵۴	علاج قروح سے نکلنے کی تفسیر کا -	۲۷۵	چوٹی کی تفسیر کا اور تر جانا اور علاج	۲۹۷	استعمال آب گرم اور دوشن کا -
۲۵۵	علاج قروح سے نکلنے کی تفسیر کا -	۲۷۶	مخزن کا اور تر جانا - اور علاج -	۲۹۸	جہت کے تفسیر کا بیان اور تفسیر کا -
۲۵۶	علاج قروح سے نکلنے کی تفسیر کا -	۲۷۷	مفصل ریح کا اور تر جانا -	۲۹۹	صفت تھوڑی اور تھوڑی استعمال ہونے والی تھوڑی
۲۵۷	علاج قروح سے نکلنے کی تفسیر کا -	۲۷۸	اور تھوڑی کا اور تر جانا اور اسکے علاوت -	۳۰۰	مقالہ تفسیر و تفسیر کے ساتھ مع صفت کا بیان
۲۵۸	علاج قروح سے نکلنے کی تفسیر کا -	۲۷۹	انفکاک ریح کی تفسیر کا -	۳۰۱	بیان عام تھوڑی کے تھوڑی کا -
۲۵۹	علاج قروح سے نکلنے کی تفسیر کا -	۲۸۰	دورہ گردن کا اور تر جانا اور ریح جانا -	۳۰۲	طویل کا تھوڑی جانا -
۲۶۰	علاج قروح سے نکلنے کی تفسیر کا -	۲۸۱	عصص کے اور تر جانا کا بیان -	۳۰۳	چہرہ گردن کا تھوڑی جانا -
۲۶۱	علاج قروح سے نکلنے کی تفسیر کا -	۲۸۲	دورہ گردن کا اور تر جانا مع علاوت و علاوت -	۳۰۴	تھوڑی کا تھوڑی جانا -
۲۶۲	علاج قروح سے نکلنے کی تفسیر کا -	۲۸۳	علاج کرکے کا بیان - و علاج -	۳۰۵	استخوان سر سے تھوڑی کا تھوڑی جانا -
۲۶۳	علاج قروح سے نکلنے کی تفسیر کا -	۲۸۴	زرد کا علاج اور تھوڑی زردی کا تھوڑی -	۳۰۶	پسلیوں کا تھوڑی جانا -
۲۶۴	علاج قروح سے نکلنے کی تفسیر کا -	۲۸۵	پاشنہ بگا جوڑ کر کے تھوڑی کا اور تر جانا -	۳۰۷	جوڑ کے تھوڑی جانا اور تھوڑی کا تھوڑی -
۲۶۵	علاج قروح سے نکلنے کی تفسیر کا -	۲۸۶	قدیم کی تھوڑی کا اور تر جانا -	۳۰۸	عضد کا تھوڑی جانا -
۲۶۶	علاج قروح سے نکلنے کی تفسیر کا -	۲۸۷	مقالہ دوم اور تھوڑی کے تھوڑی کا تھوڑی -	۳۰۹	سار کا تھوڑی جانا -
۲۶۷	علاج قروح سے نکلنے کی تفسیر کا -	۲۸۸	اعضا کا بیان -	۳۱۰	ریح کا تھوڑی جانا -
۲۶۸	علاج قروح سے نکلنے کی تفسیر کا -	۲۸۹	بیان عام تھوڑی کا بیان -	۳۱۱	اور تھوڑی کی تھوڑی کا تھوڑی جانا -
۲۶۹	علاج قروح سے نکلنے کی تفسیر کا -	۲۹۰	انکام انجبار اور زرد انجبار کے -	۳۱۲	چوڑی تھوڑی اور تھوڑی کا تھوڑی جانا -
۲۷۰	علاج قروح سے نکلنے کی تفسیر کا -	۲۹۱	قواعد کلیہ جہاز و ریح کے -	۳۱۳	ران کا تھوڑی جانا -

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۲۱۹	ٹھکر کا ٹوٹ جانا۔	۲۲۱	مقالہ فیصلہ ترمیم عام نشست سے کاٹنے سے بچانے کے	۲۱۹	اور پینچی یا اگر گن تسم میں ہے۔
۲۲۰	ساتھ کا ٹوٹ جانا۔	۲۲۰	جو ترمیم سے پہلے ہونا ہے۔	۲۲۰	بڑا تو اور اس تعلقوں کے کاٹنے کا بیان ہے۔
۲۲۱	کتاب کا ٹوٹ جانا۔	۲۲۱	مستقل نقل نمونوں کے بیان میں۔	۲۲۱	مستقل کا بیان اور علاج۔
۲۲۲	پہننے والوں کا ٹوٹ جانا۔	۲۲۲	اور یہ شرط ہے کہ بدگمانتوں کے۔	۲۲۲	بیان اس سانپ کا جس کا نام اور پینچوں اور
۲۲۳	پانچوں کی اور ٹھیکوں کا ٹوٹ جانا۔	۲۲۳	ظلالوں کا بیان۔	۲۲۳	کر دوسروں میں ہے۔
۲۲۴	حق چھٹا۔ کتاب چارم سے کس قسم سے بچا۔	۲۲۴	اس سے علاوہ دیگر بیان بچنے میں نکلنے سے	۲۲۴	اور اس کا بیان۔
۲۲۵	بیان اور اس میں نیا پانچ سے متعلقہ ہیں۔	۲۲۵	ہر عام سے ترمیمیں۔	۲۲۵	بیان عام سے انسانی اور اس کے احکام کا۔
۲۲۶	مقالہ پہلا۔ سوم سے شروع ہو کر علاج۔	۲۲۶	اور عام بالکلہ کے بیان۔	۲۲۶	علاج اگر زیادہ کا بطور مقدمہ ہو گی۔
۲۲۷	بیان عام سے شروع ہو کر علاج اور ترمیم	۲۲۷	دوسرے جانوروں کی ہلاک کرنی چاہیے۔	۲۲۷	بیان تمام ضروریات اور مردہ کے جس سے بچنے کا کہنے
۲۲۸	سوم کا عام طریقہ ہے۔	۲۲۸	سانپ کے بھگنے کی تدبیر۔	۲۲۸	میں لوگوں سے لگے ہیں۔
۲۲۹	بیان عام سے شروع ہو کر۔	۲۲۹	بچھو کے اور بھگنے کی تدبیر۔	۲۲۹	نکاحات جو باہر سے لگائے جائیں۔
۲۳۰	استعمال کا نام سوم پر۔	۲۳۰	خوردن اور خزانہ مقرب کرنی ہے۔	۲۳۰	بیان جن سانپوں کا جو کل مساتھ بننے سے
۲۳۱	عادات روزی کا بیان۔	۲۳۱	کھینچنے کے بھگنے کی تدبیر۔	۲۳۱	خون جانور کرتے ہیں جیسے سورس اور گوس۔
۲۳۲	قانون علاج ترمیم خورد و کا۔	۲۳۲	ریشہ اور غیر کے بھگنے کی تدبیر۔	۲۳۲	ترمیم مٹھنے کا بیان اور علاج۔
۲۳۳	تسوی ترمیم میں ترمیم کا۔	۲۳۳	یوں سے بھگنے کی تدبیر۔	۲۳۳	بیشیہ جیسے ہڈیوں میں کتے ہیں۔
۲۳۴	اور یہ شرط ہے کہ تمام سوم کے واسطے	۲۳۴	بچے کے بھگنا اور مار ڈالنا۔	۲۳۴	بیان اس سانپ کا جس کا نام پراسیٹائی ہے۔
۲۳۵	بھگنا اور ترمیم میں مدینہ وغیرہ کا۔	۲۳۵	بچھوئی سے بھگنے کی تدبیر۔	۲۳۵	یہ ترمیم کے رنگ مختلف ہوں۔
۲۳۶	بیان کرنا اور بارہ واسطوں سے سفید کرنا۔	۲۳۶	کھجور کے بھگنے کی تدبیر۔	۲۳۶	یہ بارشائیں کا بیان۔
۲۳۷	بیان میں اور سفید کرنا اور ترمیم میں	۲۳۷	شہ کی اور ترمیم کے بھگنے کی تدبیر۔	۲۳۷	ترمیم نمونوں کا بیان۔
۲۳۸	اور یہاں اور ترمیم کا علاج۔	۲۳۸	لیکھنے کے بھگنے کی تدبیر۔	۲۳۸	ان نمونوں میں اور اور اور گوس کا بیان۔
۲۳۹	بیان اس سانپوں کی اور ترمیم کا علاج۔	۲۳۹	دیکھنے کے بھگنے کی تدبیر۔	۲۳۹	انہی سہ سانپوں کا بیان۔
۲۴۰	بیان میں اور ترمیم کا علاج۔	۲۴۰	سوس کے بھگنے کی تدبیر۔	۲۴۰	اور ان سانپوں کا بیان جو بوجہ جراثیم کے ایذا
۲۴۱	بیان میں اور ترمیم کا علاج۔	۲۴۱	اقسام سانپ کے۔	۲۴۱	دیتے ہیں بوجہ ترمیم کے۔
۲۴۲	بیان میں اور ترمیم کا علاج۔	۲۴۲	بالیٹیوس کے کاٹنے کا بیان۔	۲۴۲	تین لینے اور وہاں کا بیان۔
۲۴۳	مقالہ اول۔ سوم ترمیم کا بیان۔	۲۴۳	عادت لگا یا اگر سانپ کے کاٹنے کی۔	۲۴۳	اور یہاں اور ترمیم کے کاٹنے کا بیان۔
۲۴۴	جن ترمیمات کے نام ایضاً ترمیم ہیں۔	۲۴۴	حرفان کا بیان۔	۲۴۴	اور وہ ترمیم کا بیان۔
۲۴۵	تسوی ترمیم میں ترمیم کا علاج۔	۲۴۵	عادات کاٹنے کو سوس سانپ کے جگانام	۲۴۵	مقالہ چوتھا۔ آدمی اور چوپائے کے کاٹنے کا
۲۴۶	تسوی ترمیم میں ترمیم کا علاج۔	۲۴۶	نظام ہے۔	۲۴۶	بیان اور علاج۔
۲۴۷	تسوی ترمیم میں ترمیم کا علاج۔	۲۴۷	عادات اس سانپ کاٹنے کے جگانام ترمیم ہے۔	۲۴۷	بیان عام کاٹنے کے علاج کا۔

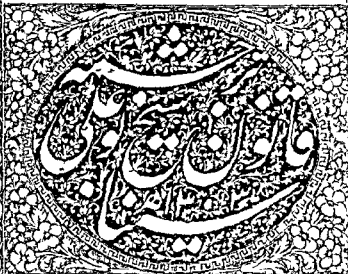
صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۳۵۷	آوی کو آدمی کا گھٹے اور سگامان اور ملازم۔	۳۵۹	فصل بیان میں عترت جرز اور گے۔	۳۶۱	فصل کاغذ۔
۳۵۸	پارہ جو گنتے جو دریا نہ نہر اور چتر کیے کا گھٹا۔	۳۶۰	بیان آسام و مکتوبت اور ریشیات کا۔	۳۶۲	فصل ہوا جب کے واسطے۔
۳۵۹	دیوان گنتے اور دیوان چتر اور شمال کیوں کی گنتے کا بیان۔	۳۶۱	ریشیات کے گھٹے سے جو اراض پیدا ہوتے ہیں تمام آسام شہزادے کے۔	۳۶۳	فصل زمین میں دارا اور شہزادے کی گنتے کا بیان۔
۳۶۰	یاقوتانہ حیرانات و دروازہ شہر کا بیان۔	۳۶۲	ایستب کا بیان اور علاج۔	۳۶۴	فصل ہلال اور ہجرت کے گھٹے سے ہون۔
۳۶۱	عجب ایستب اور حلال۔	۳۶۳	عسکریوت کا بیان اور علاج۔	۳۶۵	عجب ایستب اور حلال۔
۳۶۲	قرق دیوانے گنتے کے گھٹے اور بادے حیرانات کے گھٹے میں۔	۳۶۴	وزیرین فیہ معاملہ اور چتر چترین کا حیران اور چتر تفریح کا بیان۔	۳۶۶	فصل ابراہیم کی گونگے کے رکنے والی دروا۔
۳۶۳	صفت سسل جہا۔ میں نسیہ دیگر۔	۳۶۵	نمایہ آسٹر کا بیان۔	۳۶۷	فصل الہی جہات شکر بیان کیے گھٹے اور ہلال بال بنانے کی اور یہ۔
۳۶۴	اور پشہ و پ۔	۳۶۶	لمبوع اور جزر الطبعن کا بیان۔	۳۶۸	فصل ۱۱۔ ہالون کے سوخت ہونیکے بیان میں۔
۳۶۵	اور یہ مرکب۔	۳۶۷	زنا میر کا بیان اور علاج۔	۳۶۹	فصل کاغذ شقی شعرا کا بیان۔
۳۶۶	نسیہ و آ ذرا ریح کا۔	۳۶۸	فصل۔ میان میں نمل کے گھٹے کے۔	۳۷۰	فصل ۱۲۔ باربک کرئی والی ہالون کی اور یہ۔
۳۶۷	نسیہ مختصر و آ ذرا ریح کا۔	۳۶۹	فصل۔ اور نے والی جڑی بوٹی کے بیان میں۔	۳۷۱	فصل ۱۳۔ جانی اور پیری کا بیان۔
۳۶۸	مٹاوات جہت مذہب سے توجیح فرم۔	۳۷۰	فصل۔ سام اہرس و عشاہ کا بیان۔	۳۷۲	فصل ۱۴۔ بیان ان چیزوں کے جو پیری پر کی اور آرتی ہیں۔
۳۶۹	پانی پانے کا طریقہ مختار۔	۳۷۱	فصل۔ اور جزر اور جوں کا بیان۔	۳۷۳	صفت مضمون مستدل جبہ کی۔
۳۷۰	پینا اور بارما اور شہر کے گھٹے کا بیان اور اور شکر جو پیکھے خرمون کا علاج۔	۳۷۲	فصل۔ سالامناہا کے گھٹے کا بیان۔	۳۷۴	فصل ۱۵۔ زمین لٹونمات مانع پیری۔
۳۷۱	تسار کے گھٹے کا بیان۔	۳۷۳	فصل۔ سولوفینڈیزون بری و عمری کا بیان۔	۳۷۵	فصل ۱۶۔ انضابات کا بیان۔
۳۷۲	بندر کے گھٹے کا علاج۔	۳۷۴	فصل۔ مبدئی کچھو کا بیان۔	۳۷۶	فصل ۱۷۔ ہالون کی سیاہ کرنے والی اور یہ کا بیان۔
۳۷۳	پتی کے گھٹے کا علاج۔	۳۷۵	فصل۔ منبگ لدیائی کا بیان۔	۳۷۷	صفت خضاب جید۔
۳۷۴	توندے کے گھٹے کا علاج۔	۳۷۶	فصل۔ جلیوز مائی ہوام کا بیان۔	۳۷۸	فصل ۱۸۔ خالی کے بیان میں۔
۳۷۵	مرفعال کے گھٹے کا علاج۔	۳۷۷	فصل۔ سن ساوان۔ کتاب الزینت۔	۳۷۹	فصل ۱۹۔ ان اور یہ کا بیان جو سن مانع شکر پیداکرین۔
۳۷۶	مقالہ پانچوچان حشرات کے گھٹے اور رنگ دارنے کا بیان۔	۳۷۸	فصل۔ لہی بیان زینت کا اور زمین دار مقلے ہیں۔	۳۸۰	فصل ۲۰۔ آیتہ نشات کا بیان۔
۳۷۷	لہی حشرات کا بیان۔	۳۷۹	مقالہ پہلا۔ شعرینے ہالون کا بیان۔	۳۸۱	فصل ۲۱۔ تدارک احوال جیدہ جو خضاب کے عارض ہوتے ہیں۔
۳۷۸	اصناف مقرب کے۔	۳۸۰	فصل اول۔ باہیت شعرا کا بیان۔	۳۸۲	فصل ۲۲۔ اہر از کے بیان میں۔
۳۷۹	آواض کھوپ کے گھٹے سے کیا کیا جیدہ پشترین۔	۳۸۱	فصل دوم۔ بطلان شعرا کا بیان۔	۳۸۳	فصل ۲۳۔ اودوہ لعیہ خزانہ کی۔
۳۸۰	تراتیات جیدہ مرکب۔	۳۸۲	فصل سوم۔ بیان اودوہ حافظ شعر۔	۳۸۴	فصل ۲۴۔ اہر از توہی کے اودوہ کا بیان۔
۳۸۱	مشروبات والیغہ اور صحر کا بیان۔	۳۸۳	فصل چہارم۔ اودوہ محافظ شعر اور۔		
		۳۸۴	فصل پنجم۔ ہالون کی درگزر کرنے والی اودوہ۔		
		۳۸۵	فصل ششم۔ انبات مرطے قوی کا بیان۔		

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۳۸۳	فصل ۲۶۹ - دو ستر در اسیبہ صیدہ -	۳۹۸	فصل - توبہ کا بیان -	۳۸۳	مقالہ چوتھا - اور ارض متعلق بدن و اطراف بدن کا بیان -
۳۸۴	مقالہ دوم ستر در احوال جلد بنترنگ -	۳۹۹	توبہ کا علاج -	۳۸۴	فصل لاغری دور کرنے کا بیان -
۳۸۵	فصل - بیان میں اذن اسباب کے جوڑنگ -	۴۰۰	معاملات موقوفہ -	۳۸۵	فصل - جسمین عضو عضلہ -
۳۸۶	کوئی تیز کرتے ہیں -	۴۰۱	فصل - جو لینیکہ کا بیان -	۳۸۶	فصل - زہریلے کے عیوب کا بیان -
۳۸۷	فصل - نیک کرنا کرنے واسطہ اسباب -	۴۰۲	فصل - حرب اور مکہ کا بیان -	۳۸۷	فصل - لاغر کرنا کی تدبیر -
۳۸۸	فصل - اول شش کا بیان جو نیک کو ایسا بیان -	۴۰۳	علاج حرب کا -	۳۸۸	فصل - تیز دل اعضا سے جزئیہ -
۳۸۹	فصل - بیان جنطیقا کا عیوب اور اس سے مراد ہے -	۴۰۴	رو سے توجی جو بہترین کی -	۳۸۹	فصل - دھس کا بیان اور علاج -
۳۹۰	فصل - آٹا اور نشاں جوٹ گئے کے دو رنگ -	۴۰۵	فصل - مصحف کا بیان -	۳۹۰	فصل - زرد سے زہریلے دھس -
۳۹۱	اور سیاہ نشاں کا دور کرنا -	۴۰۶	فصل - نبات امین کا بیان -	۳۹۱	فصل - اذان القارونہ کی فستکی اذان کے بیان میں -
۳۹۲	فصل - چمکے کا خون اور نمون کے نشاں -	۴۰۷	فصل - نبات امین کا بیان -	۳۹۲	فصل - تشخ و عطف و جسم متعلقہ اعضا کا بیان اور علاج -
۳۹۳	فصل - خون مودہ اور پیش اور کف اور نش کا بیان -	۴۰۸	فصل - قرآن کا بیان -	۳۹۳	فصل - جیلان خون اور کھیرنے کے -
۳۹۴	فصل - وشم اور اس کی دوا کا بیان -	۴۰۹	فصل - متون کا بیان -	۳۹۴	فصل - مراعات اور نگہداشت اور اس ناخن تازہ کی جو جسم اور کھیرنے کے اجزاء -
۳۹۵	فصل - اوشام و کرم و سریشہ کا بیان -	۴۱۰	فصل - متون کا بیان -	۳۹۵	فصل - ناخن کے برص کا بیان اور علاج -
۳۹۶	فصل - بیاخمین میں اور وضع اور بریل پیش اور اس کے -	۴۱۱	فصل - متون کا بیان -	۳۹۶	فصل - زردی جو ناخن پر آتی ہے -
۳۹۷	فصل - علاج ہونی اسود کا -	۴۱۲	فصل - متون کا بیان -	۳۹۷	فصل - روض افکار کا بیان -
۳۹۸	فصل - علاج و وضع اور برص کا -	۴۱۳	فصل - متون کا بیان -	۳۹۸	فصل - خون مودہ زہریلے ناخن کا علاج -
۳۹۹	فصل - رنگ جو برص پر ملائیے جاتے ہیں -	۴۱۴	فصل - متون کا بیان -	۳۹۹	فصل - اختتام کتاب پر -
۴۰۰	فصل - غذا بردوں کی -	۴۱۵	فصل - متون کا بیان -	۴۰۰	فاترہ الطیب -
۴۰۱	فصل - علاج برص اسود کا -	۴۱۶	فصل - متون کا بیان -		
۴۰۲	مقالہ تیسرا - اور ارض اور ارض کا بیان ہے -	۴۱۷	فصل - متون کا بیان -		
۴۰۳	جوڑنگ سے متعلق مضمون دیکھتے ہیں -	۴۱۸	فصل - متون کا بیان -		
۴۰۴	فصل - سفوف کے بیان میں -	۴۱۹	فصل - متون کا بیان -		
۴۰۵	فصل - اور دیر موقوفہ سے سفوف کے -	۴۲۰	فصل - متون کا بیان -		



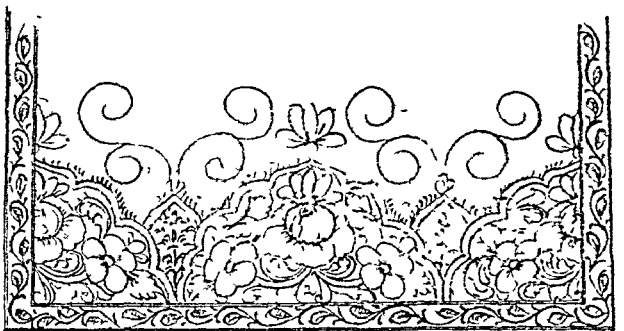
باصناف کتب و کتب کماله افضل خلاصه زین و زمان
بهر چون کتب کماله کماله کماله کماله کماله

اینه نون کتاب مستطاب فادسانشاب ماوی مطالب طبعیه طاروی
مخون عوادیمس دن نوامد مستند حکما مقبول اطباء اعمی جسد چسارم



زبان اردو و ترجمه قدوده ارباب تحقیق و زنده صاحب قلم که از منشاء احمد والی
موسوی حکیم سیلام حسین صاحب رساله هم در سده ایران در کتابهای کاشور و کالک

طبع منشی نو کاشور به منظر مطبوعه جها هو
طبع منشی کاشور به منظر مطبوعه جها هو



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

این جوہر و صلوٰت کے بندہ خاکسار غلام حسین کینوری مولدہ اولکاشمی نسباً و کلباً جو چارم سے جمادات میں پیدا ہوا
 تو نون شیخ انوریس سے فن طب میں جسے خاکسار نے سب فرمائش سرگراہ اور اسے نامدار لوگ مہرب بگستان شہر تاتار نشی
 مانی گوہر معنی نو لکھنؤ کے ترجمہ کیا اور جو جو شرط پر لایا گیا وہاں میں لکھنؤ رہے تین آیتیں بھی مع شہزادہ اہموظ جن اور زیادہ تر
 اہتمام اس جلد میں ایسے نسخہ کی عبارت پر کیا گیا جو چو لکھنؤ میں طبوح ہو چکا ہے سو اسے چند مقالات خاص کے جسکی
 تصبیح اسنے مقام پر ترجمہ کر دی ہے اور مینا نظرنے با تکمیل سے اصلاح اور غرضکی کر کے شروع مقصد و ذکر ہون کتا جیام
 قانون سے اول بیان میں کہ بیان میں بالکل تمام نہیں تمام
 ہوتی ہیں اور اس کتاب میں سات فن ہیں **اول** شامل جو پنج مقالہ کو جن میں حیات کا بیان ہے مقالہ پہلا فن اول
 کتاب چارم کتاب قانون سے مشتمل ہے اور کتابیں فصلوں پر فصل پہلی میان عام حیات کا نامی ہے یعنی شریا کے حرارت و مزاجیت
 جو کتب پر مشتمل ہے جو کہ تریبہ جن اور جن کے شر میں اور جو کئی کہ اسے تمام میں پھیل جاتی ہے اور سوقت ایسا اشتعال حرارت کا تمام
 جسم میں ہوتا ہے جو کہ اسکی وجہ سے اکثر اشتعال طبعی میں ضرر پیدا ہوتا ہے۔ کبھی جب آدنی خشک میں ہوتا ہے تو اسکی قسم کا تلب سے ہو جاتا ہے
 اور سوقت میں ایک قسم کا اشتعال حرارت ہوتا ہے اگر یہ اشتعال ہی کے اشتعال سے جدا گانہ ہے۔ ان اگر غضب ثورام نسبتاً ہی دیر تک باقی رہے اور
 اس میں یہ کہ اس اشتعال سے اشتعال طبع میں ضرر پیدا ہوا سو سوقت اشتعال ہی اور غضب کا یکساں ہو جاتا ہے جسے ہم حمی خصبہ یا انور
 ہم کہتے ہیں آئندہ ادوات میں تفصیل لکھاؤ گا کہ اس بعض لوگوں نے اول میں جمی کی اختتام و مغز کی جن جمی عرض اور جمی عرض۔ اور سبقت
 جمیات اور ادوات کے مواضع میں انور میں داخل کیا ہے۔ اور جمی عرض سے ہے جو کہ تریبہ لیسے جو کہ در بیان اس کے اور اس
 سب کے کوئی عرض دیکھنا وہ تو جمی عرض اور اشتعالی غرض کا اس کی اسلٹ محفوظ ہے چاہے غرض اور اس کے جمین کوئی جمی عرض نہیں ہو کہ اس

نہیں ہوتا ہے کہ جس وقت ہونی اور شت اور او بیہ ہو گا نہ لڑا کون ہے۔ اسی طرح صبح اور سکتے ہیں جبکہ اول طبیعت پر نور کا غالب آتا ہے
 دین و جزا نہایت یکساں ہوتی ہیں ہوتا ہے کبھی زمانہ ثابتہ کا اور کبھی اجراض مرض کے پوشہ ہوتا ہے پس لوگ گمان کرتے ہیں کہ وقت ابتدا
 کا اس مرض میں نہیں ہے۔ اسی طرح اکثر جو کراہل روز تپ شدہ ہیں یعنی حسی حادثہ میں ایک جسم صحت سے غماض کئے ہیں ہاں سے بول لفظ
 آتا ہے خواہ کوئی اور ایسا شے کے بروز اول ہائی جاتی ہے جب بھی یہی خیال ہوتا ہے کہ اس تپ میں زمانہ ابتدا نہیں تھا مگر واقعہ میں ایسا نہیں ہے
 اس لیے کہ اس سب سے جو تو نہیں زمانہ ابتدا اور شروع ہوا ہے کہ جس پر شدید ایسا ہوتا ہے کہ حسوس نہیں ہوتا۔ تھری لینے معسود کا و روز مانہ ہے
 کہ رات غریزی اوس وقت بخوبی حرکت کرتی ہے اور وقتا دستہ خواہ مقابلہ مادہ کا اچھی طرح کر کے اگر غالب ہوئی تو آثار شے کے غماض پر ہونگی اس میں
 بہت وقتوں میں جو کراہی ہے روز خلاف فح کے آثار کا شروع ہوتا ہے۔ موقوف لینے ابتدا کا روزانہ کا طبیعت اور مرض میں اوس
 عمارت پر ہوتا ہے اور غالب غلبہ کی شناخت خواہ طبیعت ہو یا اور اوس وقت تصور سے زمانہ کے بعد پہلی ہوجاتی ہے اسی وقت کو کبھی شے کو
 غلبہ لینے زمانہ حیرت یا جنگ کا کہ تو میں۔ اور ابتدا کی مدت آن تو میں پہلی نوبت تیزی سے ہوتی ہے اور ایک ہی نوبت ہوتی ہے اگر شے اس
 نوبت کی جڑ مانہ منتہی تقریب کی گئی اس کے بعد جو نوبت جنت اجراض ہوا میں ہوتی ہے کہ کبھی نہ زمانہ تو مقابلہ طبیعت اور مرض میں باہر ہوا ہے کہ
 نوبت میں انجام عمارت کا وقت ہوتا ہے۔ کبھی ایسے تو میں اس قدر زیادہ استی کا دو نوبت تک ہوتا ہے اور ان کے بعد تیسری نوبت از روز
 شروع عمارت ہوجاتی ہے اور اس سے زمانہ منتہی کا پہلا جانا ہوا ہے اس زیادہ استی کا دو نوبت سے زیادہ استی کا اور اکثر اجراض میں نہیں ہوتا ہے۔ البتہ
 اجراض میں میں وقت ابتدا کا زمانہ اور نوبت سے بھی استی اور ہوجاتا ہے کہ بیشتر اجراض میں میں چند روز ایک صورت کو اجراض میں ہوتے ہیں
 اور احکام دن نوبت کے تشابہ ہوتے ہیں پھر جو نوبت اخیر ایسے نوبت کا ہوتا ہے اور میں آثار شے کے پورے ظاہر ہوجاتے ہیں کہ طبیعت مادہ
 پر غالب ہوئی ہے اور رات کیفیت بخوبی معلوم ہوجاتی ہے کہ طبیعت مادہ سے مغلوب ہو گئی ہے۔ اسی خطا کا روزانہ آہ جس وقت حرارت غریزی
 بخوبی مادہ مرض پر غالب ہو گیا کہ وہ مغلوب کر دیتی ہے اور جتنی مقدار مادہ کی فراہم اور صحت ہوا اس قدر سے مستغرق کرتی ہے اور
 اوس وقت حرارت اندرونی مرض کی کم ہوجا کر بطرف اطراف بدن کو دفع ہوتی ہے تاکہ فنا اور متحمل ہوجاے۔ اور چونکہ اطراف خارجہ میں
 اوس وقت حرارت کی شدت ہوتی ہے اس بہت سے اکثر لوگ براہ اشتباہ غلط فہمیز کرتے ہیں اور جانتے ہیں کہ یہ زمانہ اشتہاد مرض کا ہے
 ۔ یا اس طرح غلطی واقع ہوتی ہے کہ مرض طبیعت پر بالکل غالب کیا اور طبیعت اس کو عاجز ہونے لگی اس سے اجراض میں خفت واقع ہوتی ہے
 حرارت باطن میں خفت ظاہر ہوتی ہے طبیعت رطبتا گمان کرتا ہے کہ مرض کا اختطاط شروع ہوا حالانکہ امر بالعکس ہوا ہے یعنی مرض طبیعت
 کو بالکل مغلوب کر دیا ہے۔ اس خفت کا نام انا فاقہ الموت رکھا گیا ہے اس لیے کہ بعد ایسے افاقتے اور سکون کے موت اور پاکت واقع ہوتی ہے
 منتہی کا زمانہ بظرف اور بعد کے نسبت اختلافات مرض کے ختمات ہوتا ہے جو اجراض نہایت عاواں سے ہوتے ہیں اور ان کا زمانہ
 منتہی زیادہ سے زیادہ جا بدین کا ہوتا ہے اور یہی مقدار حیات یوم کی منتہی کی بھی ہے اگر اصطلاح فن میں ان کو اجراض حادہ میں داخل
 نہیں کیا اس لیے کہ مرض کے حادث ہونے کے واسطے نقطہ قریب زمانہ منتہی کا ہی نہیں بلکہ یا چند روزہ مرض ہلکا اور غیر خطر بھی ہوتا ہے اور کاشا
 اجراض حادہ میں کیا جائے۔ جو اجراض نہایت عاواں نہایت شدہ ہیں ان کے بعد اجراض حادہ حالی الاطلاق کا منتہی القرب ہوتا ہے اور اس کی
 مدت زیادہ سے زیادہ حیات دن کی ہے جیسے حملی حرقہ خواہ غلبہ لازم ہوا جو اجراض کو ان کی حدت اور شدت اس سے بھی کم ہوا کا
 زمانہ منتہی جو کہ دن خواہ وقتہ تک کا ہوتا ہے۔ اس کے بعد اجراض حادہ مرض کی مدت ابتدا کی پیش فرمائی جاتی ہے اور اجراض مرضہ کی

مدت نشو و نما یس خوادما بدن کی جوتی ہوا اور اس کو بھی زیادہ برسوں کہ بعد زمانہ متنبض امراض کا ہوتا ہے۔ امراض حادہ کو کرب متنبض
 نشو و نما کے اسکی شناخت اور اسکی علاج امراض مزمن کی معرفت اور سرت بہت جدا ہے ہرگت جب تمہیں تفریق نہ کرنا کہ مزمن اور حادہ
 حسیات کا وقت کا مشکل ایسا اور تفریق اور شناخت نہ کرنا کہ ایک ہی نوع ہونے کی وجہ سے اور دوسری نوع ہونے کا واسطہ اور شروع ہوتا ہے اگر طبیعت کو
 مرض پر اور دوسرے نوع ہونے کا شمار کیا جائے کہ اور اسکی معرفت بہت سا احتیاط و تحقیق میں لینے چاہئے کہ زمانہ
 متنبض اور شناخت اور زیادہ ہوتا ہے۔ اور بیض کا زمانہ احتیاط طولانی ہوتا ہے۔ **فصل تیسری بیچ بیان معرفت اوقات مرض کو مخصوص**
 زمانہ متنبض اور اوقات کلید امراض کے بہت طرح سے پہچانے جاتے ہیں۔ کبھی بلبلانہ نوع اور قسم میں کی معرفت اوقات اور کبھی آئی ہوئی
 طبیعت خود شروع اور سکتا اور غیبی ہو کر امراض حادہ شدیدہ میں ہونے میں پس اور کار زمانہ متنبض بھی چار دن کو زیادہ ہو گا۔ اور غیب حاصل اندہ حرقہ
 چونکہ امراض حادہ کم مدت میں شروع ہوتی ہیں اور عام اور بڑا اور شناخت اور زمانہ متنبض سے میں انکا نشو و نما سال بہر تک
 اور اس کو زیادہ بھی ہو سکتا ہے۔ کبھی شناخت اوقات مرض حرکت و نشو و نما کو بھی پہچاننے اور زیادہ شروع ہونا نوعت کا تصدیق
 معلوم ہو گا کہ اس مرض کو کبھی شروع ہونے میں پہچاننے کے واسطہ سے ایک اور جو وقت تک ہونا اور اس سے معلوم ہوتا ہے
 کہ اسکی نشو و نما شروع ہونے اور زیادہ مانع ہو تو یہ اوقات معلوم ہو گا کہ متنبض ہی جیسے امراض حادہ کے غیر خاص
 اگر ایسے امراض ہوں کہ ان میں نوعت نہیں ہوتی بلکہ اور اور زیادہ اور ایک ہی طور پر شروع ہونے میں جیسے سونو خس و غیر ایسے مرض کو مزمن
 مانگتے ہیں۔ اور اگر وہ مرض کا غیظ و بارہ ہو تو اسکی طوٹ غلطی کے ہوا اور اس مرض کو غیر ہونے میں کبھی حد مرض یعنی زمانہ متنبض
 سو بھی معرفت اوقات مرض کی بہتی ہو مگر اگر تھرے زمانہ کی حرارت و تقاضا بہت اور غریب اور ضعف پیدا ہو جاوے کہ چھو بیجا اور
 شریف لاشرو ہونے میں معلوم ہونے اور اگر سبب غصہ ہوا تو بدیاقی میں خود مرض اتنا حاد ہو کہ اور وقت معلوم ہونے اور تھوڑا
 دو برس میں بعد کبھی بلبلانہ نوع اور زمانہ تھوڑی کے شناخت اوقات مرض کی ہوتی ہے اور اگر بہت جلد قدرت ناکل ہوا اور ضعف پیدا
 ہو جاوے تو مرض حاد ہوا تو تھوڑی اور اگر ضعف نہ ہو تو باقی رہی ہو مرض غیر حاد ہوا تو تھوڑی ہی ہے۔ کبھی جلد اوقات متنبض اور
 امراض کے شناخت مدت امراض اور اوقات کی ہوتی ہے مثلاً اس مار جیسے شباب خواہ فصل سب سے اور جیسے جو کہ مزمن امراض پیدا
 ہوتے ہیں اور اسکی معرفت مدت ہوتی اور باروں میں خود اور دونوں باروں میں بیٹھے خریف اور شکا نکل ہونا اور کبھی متنبض ہوتا ہے۔
 اور کسی حال بلبلانہ حادہ اور باروں کا ہے۔ کبھی معائنہ نبض سے شناخت اوقات مرض ہوتی ہے اگر نبض سر سے متناثر عظیم ہو تو مزمن
 حاد ہو گا اور متنبض تھوڑا ہو گا۔ اور غیر حاد ہو گا کبھی اور ہرگز کے شناخت مرض اور مرض کی ہوتی ہے اگر تھوڑی گت شمر کر تو مزمن ہونے
 اور تھوڑی جیسے ہوگا اور اگر زمانہ کم ہو تو مرض مائل ہی رہے اور تھوڑی تھوڑی اور اگر زمانہ کم سے کم مزمن کا تھوڑی رہت
 تھوڑی ہونا اور بلبلانہ مرض کا بہت شمار ہوتا ہے کبھی شناخت اوقات امراض کی نظر اوقات فوٹاب ہوتی ہو مگر اگر کئی تھوڑی ہی ہو کہ
 اوکلی ہر وقت میں زمانہ تھوڑی کم کثرت و باطن ہوا اور جلد زمانہ تھوڑی کم ہر وقت کا ہو تو اصل زمانہ تھوڑی ہو کہ اور تھوڑی ہونا جو معلوم
 ہو گا کہ اسکی ہر وقت میں تھوڑی ہی ہے تھوڑی ہی ہے تھوڑی ہی ہے اور اوقات یعنی زمانہ اور اوقات کا کٹ کر زمانہ یا تھوڑی ہی ہے
 کہ تھوڑی ہی ہے مثلاً ایک تھوڑی ہی ہے اور تھوڑی ہی ہے اور تھوڑی ہی ہے اور تھوڑی ہی ہے اور تھوڑی ہی ہے اور تھوڑی ہی ہے
 خواہ مدت باقی ہو شروع ہوتی اور تھوڑی ہی ہے اور تھوڑی ہی ہے اور تھوڑی ہی ہے اور تھوڑی ہی ہے اور تھوڑی ہی ہے اور تھوڑی ہی ہے

۴۴

شرف ہو کہ برہم ہو یعنی تین ہجرات تری ہی صورت میں ہے کہ اس میں نظام تغافل کا مستخرج ہے اور جب قدر رو بہ قدر زیادہ ہوگی اس پر حاصل مقدار
اول یعنی تین ہجرات پر چوتھی جاتی ہے معنی کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ ایک قسم کی تپ مثلاً قب خفاہ می سواظہا کہ او سک و چند نوبتہ بتغافل مذکور
پہلے قدر تک ہون ان تینوں ایک وقت خاص پر چڑھ جاتی ہے اور زیادتی او سک ماہو کی ایک نوبتہ قدر زمین پر سوچ کر کہ گندھین ہجرتی ہی صورت
ہی ولادت ہیج اور اسکے زمانہ نشی پر کرتی ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ اب اور مرض شہید اور حرکت زیادتی کی او سک و وقتہ ہوگی اگر ہیج صورت
میں وقت نوبت کا تاخر ہو جائیے گا کہ یہ مقدم ہوئے نوبت کہ چند نوبتہ وقت واحد پڑیں اور ان کے او وقت کی نسبت کہ تاخیر ہونے
لگے تو بالیقین جاننا چاہیے کہ زمانہ انحطاط مرض کا آیا۔ جو تپ ایک ساعت خواہ گندھین مخصوص ہر نوبت کرتی ہو وہ زمین زائل ہوگی
اسی طرح اوقات مرض کی شناخت زیادتی اعراض ہی جو خواہ اعراض کے ایک ہی شدت اور ضعف پر قیام کرنے سے خواہ او سک نوبت کی
زیادتی اور کی طول مدت اور کی ہر ہجرتی جاتی ہیں اس طرح کہ اگر قدر زیادتی نوبت کی یکسان اور برابر ہو تو مرض کی ابتدا ہر اور اگر کسی قدر
جائی تو زیادتی غطا ظہار اور اگر قدر زیادتی ہو تو اکثر کم تر ہو گیا جاتا اور کسی ہی بیسی معلوم ہوتا ہے کہ زمانہ انہما کا گیا اور کسی نوبت میں اختلاف
ہوتا ہے کہ زیادتی اور کسی میں کثرت یا نہیں ہوتی مثلاً کبھی شناخت اوقات اور بعد مرض کی بذریعہ استفراغ نوبت کہ ہوتی ہے مثلاً اگر کسی نوبت
میں غن زیادتی ہو کر بعد اور او سک بعد نوبت اگر کثرت کی اور وقت اعراض میں نہ پائی جاسے خواہ اس نوبت میں عرق یا اسہال ہوا اور اسکے
پسبست یہ نوبت کچھ شدت میں زیادتی ہو تو معلوم ہو گا کہ استفراغ ہو کر کثرت اور کثرتاقت اور طبیعت کی اس مادہ کو بذریعہ استفراغ غن نہیں کیا
ورہ دوسری نوبت میں سخت ضرورت ہوتی ہے اور ایسے استفراغ سے واضح ہوتا ہے کہ اس مرض کا زمانہ طولانی ہے خواہ یہ استفراغ زمانہ
تیز میں ہر خواہ زیادتی میں لاکبھی شناخت اوقات ہو کر نفع اور خواہ نہ نفع کی نفع ہوتی ہے جیسا او پر پہلے ذکر ہی کیا مثلاً اگر ظہور
نفس ہو کر کسی قدر نفع کے ہو جو او سک کے اور زیادتی نہ ہو تو بڑا زمانہ اول تیز کیا ہے پھر اگر کثرت میں کثرت ہو خواہ او سک شدت واقع ہو کہ بافت
نفس ہو کر معلوم کرنا چاہیے کہ اب نشی مرض کا یہی وقت ہے یا شہد اگر نفع یا غن نفع کا بہت جا بجا ہو خواہ پوجہ برآ ہونے لطف
کو او سک میں تمام ہونے سے تو جاننا چاہیے کہ کثرت تیز ہے اور اگر نفع بدیطہ ہر وہاں ہی لکھیں جوئے نشی کی۔ اس اوقات جزئی کی شناخت
یہ ہے کہ نوبت کی ابتدا کا وقت وہی ہے جو صورت مجلس میں انہما طہ پید ہو یعنی بخش کی حرکت میں مستی اور ضعف اور صف اور طبو
ظاہر اور رنگ طرف بدن کا ناکل ہر شہد کی ہوا جو اور اطراف میں سردی پیدا ہو خصوصاً بن گوشہ اور اسی طرح کثرتی بھی سرد ہو جا
اور یہ سردی اور وقت تک باقی رہتی ہے کہ کثرت حرارت کا تمام بدن میں محسوس ہو جاوے۔ اکثر ایسا بھی ہوتا ہے کہ ابتدا نوبت میں
رنگ بدن کا تغیر ہوتا ہے اور او سک اور غم پیدا ہوتا ہے جو حرکات بدنی مست ہو جاوے تین گھنٹی آدنی سے کچھ چمکی جاتی ہے چکون پوچھ پچھا
ہوتا ہے اور جو استفراغ خواہ نہ ہو اس کے اعضاء کے چکون کا اوٹنا شدت اور معلوم ہوتا ہے۔ کلام کر کے تین نوبت اور گرائی پیدا ہوتی ہے
دو نوبت شائق کے چھین ہر ہی یعنی تشہیر یہ پیدا ہوتا ہے اور اس طرح بشت من بھی تشہیر یہ اوٹنا ہے اکثر ابتدا نوبت میں بشت
ازہ آجاتا ہے اور بیشتر سلمان العابدین نماز ہوتا ہے دو نوبت کنپشتیاں پھر کئے گئی ہیں۔ کان گوشے مکتوب ہیں۔ چھینکین بہت
سی آتی ہیں۔ سب جڑ بدن کے کچھ ہیں۔ اور ضعف قوت کا زیادتی ابتدا نوبت میں ہوتا ہے یا تاہم نوٹ لین۔ وقت معلوم
خواہ تیز کیا ہر نوبت میں او سک و حصہ میں نصف اول میں تیز کی حرکت کا ظہور شروع ہوتا ہے اور عظیم اور سرد طبع ہوتی لگتی ہے
اور طہرت تمام بدن میں فشر برآ ہوجاتی ہے۔ اور نصف آخر زمانہ تیز کا وہ ہے کہ حرارت تمام بدن میں برآ ہر تیز ہو چکی ہے

اوسمین نرہائی ہوتی جاو اور مرتبہ ہی جاو۔ انشاء اللہ نوبت کا وقت وہ ہے کہ جب قدر حرارت اور سبب اعراض چھوڑ چکے ہیں وہ کہہ دیر تک
بیستور نہیں لگھیں اور نہ مرتبہ انراض نہایت ظہیر و سرخ اور نہ تو اترا ہو جاوے۔ انشاء اللہ نوبت کا وقت وہ ہے کہ اوسمین نقصان
حیارت اور اسرار کا شروع ہو جاو اور نبض حرکت اور زلوم ہرین مستدل اور ستوی جویاتی ہو جس جس تپ کا معلوم ہے ہر کہ او اسکے
اور تے وقت مسیتہ آتے ہے تو پوس اور ہر بدن میں عرف نمودار ہو او اور تپ اور جاتی ہو۔ اکثر یہ حالات غفلت کو جزو مانا غفلت میں ہر
بیان کیو بوقت نزدیک موت کی کبھی پیدا ہوتی ہیں اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اب نبض رو بصحت ہر ایسے خیال سے ان اور کو ذریعہ شناخت
کرنے کا پتہ ہے بلکہ توجہ کامل لطرف ادماک اور شناخت حالات نبض سنگ کی چاہیے اگر ان حالات کی نبض قوی اور عظیم ہو تو ضرورہ انشاء
مرض کا زمانہ ہے اور افاقہ الموت نہیں ہو۔ اگر ان کا گنتا سب کی خواہش ہو کہ ہم مثلاً صبحی خب کی اوقات اور بے کو انھیں صبحی شناخت بیان
کریں اسلئے کہ اسکے اعراض بہت غشی ہو تو ہرین میں وہ بخوبی مائل کری اور معلوم کر کہ وہ کسب کسب اوقات تشعیر ہر سوا ایدہ کرے اور کسب ہر ملاحظہ
اور نہ ہو جاوے پھر لڑن میں سکون اور بردبارت میں کمی پیدا ہو کر نام ہرین میں گریں کسان پیدا ہوتی ہو یہاں تک زمانہ تکہ حال ہو دیر تک گریں
کی زیادتی ہوتی ہے اور نیز زمانہ مسعود و خواہد بیکار ہو او اسکے بعد یہ حرارت کمال اور شہ جاتی ہے اور کبھی وقت تنہا ہو بعد از ان حرارت میں کمی واقع
ہوتی ہے کہ تپ تپ اکل ہو جاتی ہے۔ یہ بھی بیان خاص ضروری ہے کہ سبب مول ہو تو مرض کے کثرت مادہ اور فلیطہ ہر مادہ کا جیسے مادہ
سوداوی خواہ مردت مادہ کی ہوتی ہو اور کبھی مول مدت کی حالت نسل بار بار اور بار بار بھی کر تو ہرین اور نصف حرارت غریزہ اور کسب ہر مادہ کا کبھی
طول مدت مرض کو میں ہر فصل جو طبی بیان حیات یومیہ کا شروع کلی جمیع اقسام حیات یومیہ کے اسباب ہی چیزین میں جو کہ جو ہر
ہاں انسان میں داخل زمین اور بالذات سجدین اور حرارت پیدا کرتی ہیں اور مادہ کو اسباب بارہ کہتے ہیں یا وہ چیزین ہیں جو بالمرض ہم
انسانی میں بوجہ اتصال اور ملاقات کو حرارت پیدا کرتی ہیں۔ خواہ او قسم ملاقات خارجہ کو ہوں جیسے حرارت آفتاب خواہ آگ کی یا کمانے
پنے کی چیزین۔ خواہ ان ملاقات پیشہ جو بوجہ ریاضت پیشہ کو ماض ہوتی ہیں۔ بالانفصالات انفسانہ جو بوجہ وقت غضب اور خوف وغیرہ
ہو تو ہرین خواہ درادوم جہا ہر ای اعضا میں واقع ہوتا ہے کہ ایسے درادوم سے جو حرارت پیدا ہوتی ہے وہ موٹھی یومیہ کی فقط
ہوتی ہے کبھی صمی یومیہ بعض اقسام کے سدہ کو بھی پیدا ہوتی ہے جو سبب ظاہری اور خارجی زمین چہ بالکلاس سدہ خواہ کسب کا سدہ داخلی
ہوتا ہے اور بدنی۔ یہ شتے اسباب حیات یومیہ کے لگہ لگہ آگیا اشد درادو اشتغال اولی اتنا زمین ہر ارباع اور چارہات موٹھو خللا
خواہ اعضا تک ہو چکر اسلئے کہ اگر اس قدر اشتغال ہرے ہو تو پھر دن خواہ کوئی قسم غشی کی پیدا ہو جاوے گی ہم ہر باب ہادیہ صمی غلطی کا پیدا
ہونا متعجب نہیں سمجھتے وسیلئے کہ اسباب خارجی پیشہ ایسے اسباب کی طرح کہ بدن میں کر دیتے ہیں جو سانس صمی منفی موجود ہر اور کوئی طرح کی اسباب
خارجہ کو شیک کو صمی غلطی ضرور پیدا ہو جاوے گی نبض کہ فہم آدمی نہ خیال کیا ہو کہ صمی یومیہ بدن اسکے بدن کو کسب و تقب ہو چکر خواہ روح کو تقب
ہو ماض میں ہوتی۔ یہ خیالی مرض غلط ہے اسلئے کہ مرض فرج اور روح سے بھی کبھی صمی یومیہ ماض ہوتی ہے اوسمین تقب جسمانی اور روحانی
دو فرق زمین ہوتی۔ حیات یومیہ کا زوال پیشہ ایک ہی روز میں ہو جاوے اور زمین روز روز زیادہ اکی رتہ ارباقا بہت کم ہوتی ہے اگر قریب در سے
زیادہ صمی یومیہ کا زمانہ گزرے اور وقت حیات کی کو چاہے کہ یہ شتہ شکل کسی اقسام میں گریں ہوتی ہے اور اشتغال کو صمی میں کہ اشتغال حرارت کا
ارواح سے تقابذ کر کے اعضا بدنی خواہ اخلاط تک ہو چکا ہے مادہ اسکے بعض طبع ہوں نے بیان کیا ہے کہ صمی یومیہ چکر خفاک ہے ہر اور دیگر
ذرائع ہو جاتی ہے بدن اسکے صمی غلطی خواہ صمی دردیہ کبھی اشتغال کر کے کہ نونگار اشتغال کسی درو سے کہ کبھی اشتغال ہوتی تو اس میں کبھی اور صفائی

ہے اور ان کو نہ سکتا کسی یومیہ کا علاج نہایت آسان ہے کہ گشتا نہت بہت ہی مشکل ہے اور سیرتاً ابتداء مرض دن کی اگر اسکی شناخت بہت دشوار ہوتی ہے اور
 اور جاننا آسان ہے کہ جو شکبہ جگہ تلخ ہو وہ لوگ بہت جلدیسیات یومیہ میں مبتلا ہوتے ہیں اور ان میں ان حمیات کا نہر بھی بہت ہی بڑھتا ہے اگر
 بہتر سے یومیہ میں نہ ظاہر ہو ششادہ زیادہ ہرگز ہونے کے ارادے خواہ دیکھ لو کہ جو کسی میں اور ان میں قیاس سوادہ سے کہ لوگ بہت جلدیسیات یومیہ
 سے ترقی ہو جاتے ہیں اگر نہ خوراک اعضا مصلحتیکہ ہو رہی گئی خواہ ہی غیب میں مبتلا ہو جائے کہ اگر گرمی تپ کی ابتدا ناک ہو تو پھر جسکا
 مزاج گرم ہو گا وہ اسکی نسبت ہی یومیہ میں سے تیز کار زیادہ احتمال رہتا ہے کہ طیب اسکی تپ کو اور طیب سے تیز کار کے سبب ناک استمال
 بہت کرتا ہے اور اسودہ سے حرارت زیادہ ہرگز کے اندلکے سے عمل ہو جاتی ہے اور ہی مقلد کی طرف متقلب ہو جاتی ہے۔ ایسے علاج کے بعد جو لوگ
 کو ایک علاج میں گرمی زیادہ ہے اور دیکھ لو کہ علاج مابا پس زیادہ ہو وہ جگہ ہی یومیہ میں ہوتے ہیں۔ گرم خشک مزاج کا آدمی جسوقت اس سے
 جو کہ ہوا و برادر ہو کہ اس سے بخراں ہی عارض ہو تو اسکوئی تعب نفسانی یا بدنی عارض ہو تو اسکی یومیہ اس سے عارض ہو جاتی ہے اور
 جسکا سادہ تر ہے یہ بھی ہوا چھرا گراو اسکی جو کہ اس وقت کا کارنگیا ہے اور نور اسکو کھانا کھانے سے جلدیسیات یومیہ میں مبتلا ہو جاتا ہے۔
 فیصلہ بنا چو کہ بیان خاص علامتوں حمیات یومیہ کا جو اور حمیات کے انکو جو اگر بن بعض خواص حمیات یومیہ
 سے ہے اور کہ حمیات سبب اسباب قیام کے جو بن میں مٹتی تھے عارض نہیں ہوتے جیسے کہ خاصہ حمیات مغزیت کا اکثر ہی ہوا اور حمیات
 یومیہ کا مغزیت۔ پنج اعضا مغزین ہوتا اور تصانیف کے اعتبار سے یہ مراد ہے کہ اکثر لڑکا اور بچہ گرمی اور بد اطراف اور حرکات لڑکان
 بہترین چلنا ہوا اور غرض کا سبب طرف کس اور نرم کے ہونا بعض کی حرکت جو بھی ظاہر ہوتی ہے اور اس میں اختلاف پیدا ہونا اور غیر سوچا ہوا
 یہ سبب ہوا اور گرمی یومیہ میں نہیں ہوتے بلکہ ابتدا میں ان حمیات کی ایک حالت شدید ہے جو عارض ہوتی ہے اور ان کے کٹھن سے یہ
 بھی ہوا اور گرمی یومیہ میں ہر حالت کے ہونے کی کیفیت سے غرض کہتے ہیں پیدا ہوتی ہے اور اسکا سبب بخار ہوا ایک کیوں گرمی کا اور نہت جلدی
 کیفیت داخل ہو جاتی ہے اور اگر کسی ان حمیات میں بدتر لڑکا ہی عارض ہوا ہے اور اگر بدترین کثرت بخار کی ہمو وہ بخار جلدیسیات یومیہ میں اور فضلات
 میں چھپتے ہیں لیکن جب ان حمیات کی کثرت بہت ہو تو یہ بات تیز ہوتی ہے۔ ان بخار میں جو اشتغال تپ کا پیدا ہوتا ہے اور
 نسبتاً تیزی سے تیز ہوتی ہے اور اسکی گرمی خوشگوار رہتی ہوتی ہے اور اس قدر کہ تعب سے خواہ سستی بخار سے بدترین گرمی پیدا ہوتی ہے اور
 اگر یوں اول زمین سے کہ باقی ہوا اور زمین میں گرمیوں عالی ہو تو عمومی یومیہ کا حکم اس میں نہیں کرنا چاہیے۔ یہ بات اس واسطے ہے کہ یوں
 میں عمومی یومیہ میں غرضات کو کہ تغیر نہیں کر لی اسلئے کہ اس تپ کی حرارت سے کہ کہ فصل کو کہ خضر میں ہو جیسا کہ اول فصل ہوا اور نفع یا نہت ہونا ہے
 کہ اس میں کسی خطا کا نکتہ نہیں ہوتا ہے اور اسلئے کہ غلط سے بہان کیا مطلب ہوا اور کسی یوں میں ملحق ہونا ہے اور کسی بیٹا نہ بالکل
 اور سطح یوں سے ہونا ہے اور اسکا رنگ اچھا ہوتا ہے۔ اور شاد اور کسی ایسا اتفاق ہو کہ رنگ بول کا معتدل ہو تو وہ تمام ضرورتوں
 ہوگا اور رنگ کا تغیر ہو جیسے ہونگا بلکہ کوئی اور سبب حادث ہوگا جسے یوں کے رنگ کو بدل دیا ہے اور وہ سبب بدین وجود ہی سے
 ہی ان یوں میں کہ دینا اسکی نشان سے ہوتا ہے جیسا کہ عمومی تعب کے بیان میں اس سبب کا ذکر کیے تبصیر کی حالت عمومی یومیہ میں
 اسکی گرمی کہ مائل بجانب فوار اور روت اور غلط سے ہوتی ہے سو اسے اون خاصہ حمیات یومیہ کے جو ضعف اور انفعال سے سبب سے
 خارج ہونا یا لگنے سے ہونا میں ایک خطا واقع ہا پر روت سے جو ہوا اور کوئی سبب ایسا ہو جو تبصیر کی نظر کو کٹائی ہے اور صغیر کر دینا
 ہو کہ روت اس جگہ اور عمومی یومیہ میں کثرت ہونا ہے کہ تبصیر میں اختلاف کسی قسم کا پیدا ہو اور اگر کسی اختلاف ہونا بھی ہے تو اختلاف

تشریح قانون طبیعیہ نام

انتظام ہوتا ہے اگر اختلاف کا نظام پر جم نہ ہو تو اور کسی سبب سے ہوگا خواہ وہ سبب قبل از جمی کے چند یا ایک کوئی کسی کے ساتھ ہی ہو چکی حالت
ہو اور جیسے تعب شدہ یا خواہ اشتراکین اثنی عشر کی کسی کی اور جس سے اور ایسے ہی اور سبب موجب اختلاف نظر کے ہو سکتے ہیں
کبھی جمی یوم میں جنس کی یسورت ہوتی ہے اور کماؤ میں صلابت شدہ پیدا ہوتی ہے اور خواہ کوئی بزرگت شدہ ہو کشف رول کر کے
پہنچتی ہو یا حرارت سے آفتاب کی اشعرت تجنیف کی ہو خواہ تعب شدہ کی تجنیف باعث اس صلابت کی ہو یا ایک خواہ بیدار می مغز
اور غم زمین سے کوئی اور باعث صلابت جنس کا ہو۔ کبھی جھٹ پٹ اس سبب میں ایسا جنس کا پیدا ہوتا ہے اور اولیائے میں بلور
واقع ہوتا ہے اور کبھی عسرت مقلد طبعی سے زیادہ زمین ہوتی الا شاذ نادر۔ سرعت جنس کی حمایت یوم میں کم تر ہوتی ہے اس لئے کہ حاجت
ترقیہ قلوب کی اس سبب میں نسبت حاجت اخراج نماز سے زیادہ ہوتی۔ ایسے کی بنا پر اس سبب میں نسبت بخار متعال کے
فاسدین ہوتے اور البتہ قیاس متعال کے گرم ہوتا ہے۔ جب جنس کی کیفیت صحیحہ اور ایک اور اسکی حرکت اشتباہی کی شناخت
میں دشواری ہو تو حرکت انفاس سے شناخت کرنی چاہیے اور ان حرکتوں کے نسبت دریافت کو فکس کے بعد پھر کسانی ہوگی جب جمی
یوم زائل ہوتی ہے فوراً جنس اپنی حالت طبیعی پر آجاتی ہے جیسے عادت اس بدین جنس طبعی کی بحال صحت ہو اور ایسی حالت پر جنس کا
بعد کے ہونا ناچھی علامت ہے۔ جملہ یہ کبھی اچھا نشا ضرور ہے کہ صحت کی کیفیت جنس کی بہتر اور بہتر آبول بھی جنس پر دلیل
کامل ہے کہ جمی یوم ہوا اور یہ بات ضروری نہیں ہے کہ اگر جنس اور بول جینہ تو جمی یوم کا نہ ہو بھی ضرور ہو ایسے کہ اگر وقت تکین
ہو بول کے اور اختلاف جنس خواہ ضعیف اور ضعیف تر جنس کے جمی یوم زائل ہوتی ہے مگر محکم اشتراک و روشنی ہے کہ اگر جنس متعال
یوم میں کسی قصص یا سبب بطن میں آرزو بکیران سایہ چیزیں زومیر صاف ہوا اسکی جنت سے موجب صحت نہ لائے جن کو بول ہو جنس
علامت جمی یوم کی خاص ہے کہ کلبت اس سبب کی بہت خفیت ہوتی ہے اور زمانہ اسکی تزیہ کا درگشت سے زیادہ نہیں ہوتا اور اگر زمانہ
عشق میں اعراض شدیدہ زمین ہوتے اور جمی عفونت میں ان باتوں کی نشہ ہوتی ہے۔ یہ بھی علامت جمی یوم کی ہے کہ او میں اثرات
شدیدہ اور تندی حرارت کی بہت نہیں ہوتی اور در سر خواہ در و پشت یا اور اوجل بھی حمایت یوم میں کم بہت میں
اگر جمی درد سر خواہ کوئی اور درو پیدا بھی ہو تاہو خواہ سکویت خواہ زوم بد زوال سبب کے نہیں ہوتا بلکہ اساتری زلکی ہوتا ہے
یہ بھی دلیل اس سبب کی جمی یوم میں ہونے پر ہوتی ہے۔ اکثر جمی یوم پسینہ آنے کے بعد اور ترقی ہوتی ہے خواہ بدن میں ایک جسم
کی تری پیدا ہوتی ہے جیسے عرق طبعی ہوتا ہے اور جب ایسے کسی نشاط کو دیر سے آتا ہے وہ یہ طومیت دوسری نہیں ہوتی ہے اور
ستارہ میں اس پسینہ کے بہت افزا نہیں ہوتی بلکہ جنسی وقتاً بوقتاً طبعی کی جھڑم کے واسطے مقدر ہے اور ایسے مقدر
یہ بھی ہوتا ہے کہ گویا کہ یہ عسرت اسکی قریب ستارہ میں ہوتا ہے اور در بدو بھی نہیں ہوتا۔ اگر پسینہ کی کیفیت سب کے او میں آئے
تو علامت کرتا ہے کہ جمی یوم میں نہیں ہے۔ ایک بہت سے شجرہ جمی یوم میں کی شناخت کر سکیا بھی ہے کہ مرض کو مابین داخل کرنے
اور تری اور کے بعد مثل طشعریہ کے بدن میں پیدا ہوا اور وہ جمی غیر متعاد ہو معلوم کرنا چاہیے کہ جمی عفونت ہے اور سوسے جنس
خوف زائل ہونے سے نکال لینا چاہیے اور اگر جمی میں شجرہ سے مرض کی حالت کو تغیر درأت نہ تو جمی یوم میں ہے۔ فصل چھٹی بیان انتقال
جمی یوم کا کبھی جمی یوم صلابت کی طرقت متوال جمی ہوتی ہے جمی جنت بدین کے اخلاط سے متعلق ہوتے ہیں اور جتنے اسباب
عفونت کے علامت جمی موجودہ کے اور پیدا ہو جائیں کہ مرض کھولنا ہے اور خواہ او سے فرنگ کے لئے خواہ غریب سے معالاج میں اور دوسرے میں

اشیا اذقہ ہوا مشا مناسبت حال عرض نویہ تھا کہ اگر کسی غذا اچھی طرح ہوتی اور پیٹنے اور سے ہو کہ رگنہ تہریر کیا اس سے تھوین ہر لوگ نہ کر
 شریح ہن اور کئی تب منبر جمی بق کی طرف ہوجاتی ہے خواہ وہی شریح کی طرف انتقال کرتی ہو اور جو رگ دومی مزاج ہن اور گوشت اوٹنے میں
 زیادہ ہر وہ ایسی صورتیں سے سو فوس میں مبتلا ہوجاتے ہن گروہ تب دومی جو بلا عفتوت ہوتی ہو عطیہ اور شیشہ جمی عطیہ بھی
 ماض ہوجاتی ہے۔ اس طبع اگر کوئی جمی یومیہ شریح سموت کی قبی لفتح ساسم ہن خواہ اوٹنے سناسبت یہ تھا کہ اوس پیشین کسی قسم کا تکامل
 پیدا ہوگا کہ اذات اطنی کو بظرف خاطر کھلا اور بظیفے بلوہ اشقیاء مدگار ہن کی اور سوت تب کوشحال شدہ یا ناطا و تہریر ہن
 ایسا انتقال کہ جس طرح کوئی قوی چیز بقوت گرمی اور متعفن ہوجائے علامات اشتعال جمی یومیہ کے اور قسم کی حمیات کی طرف
 طویل اوسکی ہی ہوتی ہے کہ اب بدون بکاء ہونے عرف کے خواہ اوس تری کے جو شایع ہن کے ہوتی ہے تہریر ہن کی ہونہ عرف تو آگے
 گرا ہی جسم عرف سے پاک نہ کو تب اور بجائے۔ اور نہ انہ انطما کا تہریر ہن سے پیشین قسم کی تہریر ہن کے زیادہ یا ناطا و تہریر ہن
 گرا نہ یا یہ ہونے لگے اور انطما طین و شوری بھی ہوا تہریر ہن کے کیفیت سے باکل پاک ہونے لگے بلکہ کچھ آگے جمی کے ہن عرف سے
 بھی پیشین باقی را کرین اور تہریر ہن کے ماض ہوا تھا بعد عفتوت کے بھی باقی رہے یہ سب باہن دلائل کرتی ہن کہ
 انتقال جمی یومیہ کا بظرف جمی عفتوت غلط ہے گویا ہر خواہ جمی دیکھ کی طرف منتقل ہوتی ہے۔ اگر اسباب ہر دیا تہن زیادہ ہوں کہ جمی
 نشیہ کے عذت سے ہر جگر اور فساد کا مظہ ہوا اور سوت پیش جمی یومیہ کا اشتعال خاص تب دن کی طرف ہونگا جب دن کی طرف
 منتقل ہوجاتی ہے اور سوت جلد مقام شریان میں فاسم جگر گنض کی نہایت گرم ہوتی ہے باقی تمام اعضا میں گرمی تب کی کیسان
 اور بلہ ہوتی ہے اور اگر کئی وقت استلا سے ہر خواہ نکالتے ہی بہت تہریر ہوتی ہے اور ہن میں استلا حال ہر ہن ہونے
 میں جہت دلوٹنے کی غیبات ہر یہ میں ایک ہی ہے ہر حال میں رہتے ہن اور ملامت زیادہ ہوتی جاتی ہے اور صغری ہر ہر ہا ہا ہے۔ اور وہ
 سب باہن جو ہم علامت جمی ہن میں بیان کریں گے پیدا ہوجاتی ہن۔ اگر انتقال جمی یومیہ کا سو فوس میں ہوتی دومی جو بلا عفتوت
 ہوا اوسکی طرف ہوا اور سوت پیشین اشتعال اور حرارت زیادہ معلوم ہوگی اور چہرے پر اشتعال ہوجاگا۔ اگر جمی یومیہ اور اصناف
 حمیات عفتوت کی طرف منتقل ہر شریح اور اشتعال پیش اور صغری ہن ظاہر ہوگا اور تضاعط جسکے معنی اور ہن کو ہر چکے میں
 پیدا ہوگا اور حرارت ہن مزاج اور ہر سوت پیدا ہوگی اور باقی اعضاء میں بھی شدت ہو جائے گی۔ ہول کی صورت ہوتے انتقال
 یہ ہوتی ہے کہ جس طرح بقوت جمی اہم ہونے کے اوسین فنج تعاب بھی دایسا ہی باقی رہتا ہے اور اکثر ایسا بھی ہوتا ہے کہ ظہور فنج کا
 نہیں ہوتا جو فصل ساتویں معالجہ جام طور ہر حمیات یومیہ کا سبب ہر ہر حمیات یومیہ میں مبتلا ہوں تہریر
 ضروری اوبکی یہ ہے کہ اچھی غذا سرفیہ الضم و نکو دیا ہے سے رتہ الضم کی تہریر ہونے سے کہ محرم طیل ہوا اور طیل کی قوت میں منتفان
 ہوا ہے اور انھیں القوت کو طیل الضم خواہ فاسد فاسد انکی ختم کرنے کی قوت نہیں ہوتی۔ مگر بعض رضای جمی یومیہ کو واسطے تغلیط
 تہریر کی اجازت ہے جیسے وہ لوگ جو جمی شہی خواہ جمی جو جمی یا جمی ہن میں مبتلا ہوں خواہ وہ لوگ چنگ بدن میں غلط صغری زیادہ ہو
 یا وہ لوگ جو اجب او تب میں قشر ہر وہ کی شکایت کریں انکے طعام کی تہریر اسطر کرتی ہے کہ جنہ لقمہ طعام کے پانی خواہ
 ہوتی اور پیشین والی چیز میں ڈبو کر دینا چاہیے تاکہ غذا خوب نفوذ کرے اور فقدا انکو ضروری ہن چاہیے کہ چہرے میں جمی ہوجائے اور بعض
 ہر ہر حیات یومیہ کی زیادتی غذا سے منع کی جاتے ہن بلکہ اوکی نشانین تطیف ضروری ہوتی ہے جیسے اگر جمی یومیہ ہی خواہ اشتعالی ہن

تشریح کا فن جلد چہارم

تیزی اور حرکت ہونی کہ بعض اوستہ بخوبی احساس کر لیتا اور بہت بوجہ غائب ہو کر ہوتی ہے۔ اور حرکت آنکھ کے متوض یعنی
پستی عارض ہوتی ہے اور چٹکے آنکھ کے نیچے ہوسے اور شہرے ہوسے اور یہ بات عمل کی اور سکون آنکھ کی حرکت میں بوجہ اور ضعف
عونی کے پہلے ہوتی ہے۔ پھر سب سے بڑی ہوتی ہے اس لیے کہ حرارت اندک کی طرف چلی گئی ہے اور غضب میں صغرا و ضعف پیدا ہوتا ہے اور کسی
منفرد اندر کے مصلحت بھی پیدا ہوتی ہے علاج اسکا ہے کہ آبرن میں داخل کیا جائے بشرطیکہ کہ اوہین گرمی اور سردی مستعد
اور اگر اوہین کا وہ استعمال کا مہربان خام میں اور سوکھرا نایا ہے ہوسے ہوسے خام میں اور سے ٹھہرنے کی ممانعت ہے۔ اور بعد حرام کے مالش رونا
کی اور کے بغیر کر لائی جائے۔ اس لیے کہ رونا اور سے دستہ بہت نافع ہے اور اس تمام نافع نہیں ہے۔ اور غرضات قلبیہ میں اور کو مشغول
کرنا چاہیے کہ اسکا استعمال کرے اور سرد مزاج کی اسطر سوکھے اور کے سینہ پر سرد مٹلا جو کرک لعاہیات اور عصارے کے ہونے لگتے ہیں
اور ان ظاہر میں نگاہ نہ اور غیر جو بغیر عرق میں داخل کیے جائیں۔ شربت میں پانی با شربت ملا ہوا اور کھایا جائے کہ اور کے دستہ بہت
اچھی دہا ہے فصل در سوین جمی یوم ہیرے کے بیان میں کبھی بسبب زیادہ اہتمام کہ کسی اور مطلوب کی طرف حرکت تندر
میں رخ کو ایسی ہوتی ہے کہ اوہین گرمی بہت پیدا ہوجاتی ہے یہاں تک کہ تپ واقع ہوتی ہے علامت اس تپ کے مشابہ ملکات
جمی خبی کے ہیں لیکن حرکت آنکھ کی باوجود یہ کیوچھ عمل کے عارض ہوتی ہے کیوچھ تپ کے ہوتی ہے اور غضب میں معمول اور انفرادی نہیں ہوتا
بلکہ غضب اگر شدید ہوتی ہے تپ بھی کہ یہ تپ شروع ہوتا ہے علاج اس تپ کا مالش جمی خبی ہے فصل لکھا ہے جوین جمی یوم خبی یہ
کے بیان میں کبھی بہت کثرت فایکے اور عارض خواہ معاد جمی ایسی عارض ہوتی ہے جیسے جمی خبی اور سردی ہوتی ہے۔ مگلاں تپ
میں آنکھ کی حرکت مستعد ہوتی ہے اور نہ باہر کو نکلی ہوتی مگر ماک خول اور فروزدگی بہ ہوتی ہے اور غضب کے شروع اور
غرض میں اختلاف ہوتا ہے مگر اگر غضب میں ان دونوں کیفیت میں مستعد ہوتی ہے اور پھر کینک اس تپ میں بھی زرومی مائل ہوتا ہے
علاج اس تپ کا مالش جمی یوم ہیرے ہے فصل لکھا ہے جوین جمی یوم خبی یہ کا بیان کبھی بہت زیادہ تپ کی حرکت کوئی نظر
غضب کے حالت غضب میں ایک حرارت عارضہ طرد قلبی بن ایسی لاحق ہوتی ہے کہ اور کسی اور تپ عارض ہوجاتی ہے علامت اس
تپ کی چوڑکھا منحن ہونا لیکن اگر غصہ کے ہمراہ خون بھی ہو تو پھر چہرہ زرد ہوتا ہے اور ہیرے پر ایک ہرا بھلنا جیسے جمی یوم ہیرے میں چوڑا کر
اور بقدر اس تپ میں ہوتا ہے اور اگر کھین و دونوں سرخ اور شہا کے کھنوں کا باہر نکلتے ہوسے اس لیے کہ حرکت روح کی ابطوط غلبہ ہوتی ہے
اور کسی بعض آویوں کو پھر پھر بھی اسی حالت میں لاحق ہوتی ہے اس جہت کے اور کے بد میں کوئی خلط متحرک ہوتی ہے خواہ اون کی طبیعت میں
کی تپ روض ہوتا ہے اور اس وجہ سے تمام جسم کا تپ لگتا ہے۔ سول کارنا۔ اس تپ میں سرخ اور بہت فروغ کے سرت عسوس ہوتی ہے اور
کے زیادہ اوہین چاک بھی ہوتی ہے۔ بعض اس تپ میں ختم یعنی گندہ اور زنگی دشماہوں میں خراب اور جھلی ہوتی اور حرکت میں تواتر ہوتا
ہے علاج اس تپ کا اور کے غصہ کا فرو کرنا خواہ جو حرارت غضب کیہ جہت سے پیدا ہوتی ہے اور کے مسکنات کا استعمال کرنا اور چوڑا مور
سرخ غلبہ میں از قسم حکایات علاج آویوں کی طرف توجہ کرنا خواہ بہت خوش آویوں کی آواز اور نہ پاک نوا اور کھانا مانا بشہ طیکہ و الحان
خواراک دریا کھیر تونوں بلکہ طبیعت کو اور کے سینے سے محض سرور حاصل ہو خواہ کھیل اور تہیکے اور مویشیل شعبہ وغیرہ کے اور کھیر طرف
مشغول کرنا اور تمام میں اپنے ہر ایوں کے ساتھ چوڑا مانے کا پانی شیر گرم ہوا اور اوہین حرارت زیادہ ہو۔ اور مالش بہت سے روض کی
بد میں کرنا کہ یہ مالش اور کے نہایت مفید ہے اگر روض سے کسی جاسے اس لیے کہ آگ گرم درجائی از زمین میں ہر اور کسی مالش چند ان مفید نہیں ہے۔

غٹلاو بار و رطب ہوا انکے دستہ تجزیہ کرنی چاہیے اور شراب کے استعمال سے بالکل تازہ و جب ہرگز انکے جن میں نہایت مضرب اسلئے
کہ قوت مغنی کی کو بڑھانے کرنی ہے فصل تیرہویں حمی ایوم سہریہ کے بیان میں کبھی بوجہ بیماری کے بھی تب عارض ہوجاتی ہے اور
علامات اس کے یہ ہیں کہ تپ از رطب کے بیماری ہوتی ہوا و بیکین بوجہ جان استقامت کا کھین کھین اور بیکین اور بیکین بوجہ
نظر از تین بوجہ تحمل رطبات اور روح کے بوجہ سب طرات حرکت بیماری کے بیکین بوجہ اور پونے سو سے ہوتے نظر از تین بہت فساد غذا لگے
اور کثرت بخارات جو سورہم میں ہوتی ہے اور بول میں کہرت ہوا بوجہ ہضم نموس کے جن میں بھی ضعیف ہوتا ہے اسلئے کہ قوت بوجہ
تحمل کے ضعیف ہوجاتی ہے اور پورا بوجہ سورہم کے نزدیک ہونا ہوا اور بوجہ بھرا پین پھر نیک بوجہ تین کے اور بوجہ سورہم ہضم کے
عارض ہونا ہے اور اس تپ کی انتقال و جوار تین میں سرخی نہیں ہوتی جیسے حمی ایوم ضعیف میں ہوتی ہے مگر جو کھانا اور طفت عبارت کا
اس مقام پر ہے تحاکر بوجہ سورہم علت زردی اور انتفاخ پھرے کی ہوا اس لفظ کو کہ کرنا خوب نہیں لگتا ہے بلکہ کہنے سے ذکر متوجہ و جہ کا
تبت ہونا اسلئے لگا ہے بہتر علاج اس تپ کا تو بوجہ لینے مریض کو بحال خود چھوڑ دینا اور شکیں حرارت اور لسی تہ بیکر کی کہ نہیں
آگے اور سرخ پھر سے بار و رطب و اوائی کے اور لینے مام میں یا باجانا جوت خوب تریا وہ ہونے اس تپ کا استعمال بہت ہوا کے
زایہ ہوسا و غذائیں کھینے کی ہوسا تینے ہضم اولی جیہ ہون جیسے چوزے میں خفاہ تیر و غیر و کھانا اور بالمش لیسے تیلان کی بوجہ تیر
جن کی کو رین ساور شراب لیسے یا کہ سب پیزون سے زایہ سفید ہے کہ تیر مانی پائے بشر شیکہ و در سورہم فصل چودہویں
حمی ایوم عمومی و واضحی کا بیان ریح کے بخارات کہ کہ متعلق ہوتے ہیں حالت بیکر میں بوجہ حرکت کے بعد اس کے جب آدمی دیر تک
سوتا ہے اور راحت پانا اور خصوصاً اگر کثرت و زوم راحت کا عادی ہوا ہے بخلاف عادت کے اس قدر نوم غالب ہوجاے وہ بخارات تحمل
نہیں ہو سکتے اور تین بخارات کی بوجہ سے سوچ میں سخت پیدا ہوتی ہے اور تپ عارض ہوتی ہے اور علامت اس تپ کے پیل سے
غلاب اور قوم طویل واقع ہوا خصوصاً تین اس قدر و ناخلاف عادت ہوا۔ استقامت بخاری جو تپ سے دریافت ہوتا ہے اور بھی اس تپ
و جہ پر تپیل جو علاج تفریح ہے ہوا سے مام میں تاکہ بخارات تحمل ہوں اور تحمل معتدل کر مانی سے کرنا اور غذا کم استعمال
کرنی کہ اس کا مزاج بھی مائل ہوا تپ سے بیکر طوطا ہوا و معدل کھو پر یا نہت کرانی اور شراب کا پانا خفاہ تیر میں ہر فصل
پندرہویں حمی ایوم فرعیہ کے بیان میں کبھی زایہ خوشی سے بھی تپ پیدا ہوتی ہے جو طوطا زایہ و غضب سے پیدا ہوجاتی ہے علامت
اس تپ کی قریب بخارات حمی مغنی کے ہرگز لگنے کا ناز مثل انما زفرخان اور خوش آدمی کے ہوتا ہے غضب ناک آدمی کی چتران
سے آگے ہوتی ہے اور تپ میں تو ابھی کم ہوتا ہے۔ علاج اس تپ کا علاج حمی ضعیف کے قریب ہوا ہے فصل سولہویں حمی
ایوم فرعیہ کے بیان میں کبھی بوجہ خوف شہ کے تپ عارض ہوتی ہے جیسے بوجہ غم کے عارض ہوتی ہے اسلئے کہ خوف کو
غم سے ایسی نسبت بانند ہے جیسے نسبت غضب کو فرح سے ہے کہ حرکت فرح کی فرخ اور خوف میں بطرف داخل کے ہوتی ہے اور
اور حرکت غضب بطرف خارج کے ہوتی ہے اور یہ بھی بات ہے کہ حرکت خوف اور غضب کی دفع ہوتی ہے اور غم اور فرح کی حرکت
بتدریج آہستہ آہستہ ہوتی ہے علامت اس تپ کی قریب علامت حمی ایوم عمومی کی ہوا لیس تپ میں انخلاف نہیں کا بہ نسبت
حمی عمومی کے زیادہ ہوتا ہے اور تیر اور کھ کے خوف تیر کی علامت میں علامت بھی اس تپ کا قریب بولنے میں عمومی کے ہے اور
جس وجہ سے خوف زیادہ ہوا ہے اور اس سے بوجہ خوف تیر زیادہ ہوتی ہے اور تیر لیسے شہانے چاہیں کہ دل خوش ہوجاے شراب بھی

حرارت تپ کی پیدا ہونے کی وجہ علاج اس تپ کا اول تو یہ ہے کہ ماہس چیزیں جسے اطباء طبیعت اور دوائی افادہ کی موقوف ہو سکتی ہیں
اولین چیز کو کم اسمان اور زمین کے ابواب میں بخوبی بیان کر چکے ہیں۔ اور دوائی ایسی یعنی پانی سے کھانا وغیرہ اور تریب کے بقائے مشعرہ اور
زیادہ وقت بخشنے اور دیر ہے کہ سرایت البہنم لغوی ہے اور تریب اور تریب کا نام نہ بخشنا اور غذا میں بھی اتنا ثابت کی شرکت مناسب و مثل آب
انہی تریب خواہ آب سبب و تریب کے ساتھ ہر غذا و ماہس لگائیں اور لفظ لغوی جو بالکل گرہم چھٹ تریب کے استعمال کرن بلکہ گرہم نہ لیں
کا بھی استعمال جائز نہیں اس لیے کہ چیزیں گرہم ہوتی ہیں وہ مرض اور عمل التوت بھی ہوتی ہیں اور تریب قبض پر سین ہوتی ہیں اور بہمان قبض درکار
ہو چہ تریب تریب سبب مستند قابض سے مناسب اس مقام کے ہے کہ ایک کپڑا روغن نارون خواہ کوئی اور روغن جو اس سے بھی زیادہ سرد
ہو اور خوشبو ہو اور زمین و ہوا کو خورین کہ بہت سائیل تو تریب تریب سے نکل جائے اور او کو مہرہ پر لگے اور قابض اور مہرہ ایسی چیزوں سے
نہا کر کرن تو تریب کرنی ہیں جیسے صندل گلاب وغیرہ فصلانی و نیسویں جمی ایوم و جیسے کے بیان نہیں درک کسی مقام پر کرن تو کبھی
یوم میں ایسی گرمی اور سبب پیدا ہوتی ہے کہ تریب یعنی جو علامت اسکی ہے کہ سرائی کھ خواہ و انت خواہ مقاصل اور
اطراف یا قریب اور بوا میرین حدود ہوا اور تریب کے اوج جو ذہل وغیرہ کی بہت سے ہوتے ہیں علاج پہلے ازالہ دردی و تریب کرن بہت شرح
ہر ایک کی تریب یہ مقام خاص ہیں اور اسکے کھسے ہوا دیکھتے جمی کا حلق مثل جمی تریب کے کرن چاہیے اگر شراب پانے سے زیادہ جلدی درک خوف ہو
گر تریب پانی چاہیے فصلانی نیسویں جمی ایوم غشیہ کے بیان میں جس شخص کو غش آتا ہے کبھی بوجہ اضطراب حرکت دون
کی تریب گرمی پیدا ہوتی ہے کہ اس گرمی سے ہی الٹا ہوا جاتی ہے اور تریب ایسا ہوتا ہے کہ بعد زوال غش کے خطر کی تپ باقی رہتی ہے
علامت اس تپ کی ہے کہ تریب حالت غشی کی ہوتی ہے اور تریب بالکل ساقط ہوتی ہے اور کسی اور ایسے تپ کی علامت میں سے
سقوط تریب ہوا ہے نتیجہ ہی لینے وہ تپ کہ حیات یور سے خارج ہوا ہے کہ حیات یور میں کوئی ایسی تپ نہیں جو سینہ و غوطہ کا جو تریب
اس تپ کے۔ اور تریب کا حال اس تپ میں نہایت مختلف ہوتا ہے کبھی جب بہت تریب غالب ہوتی ہے تریب سے ساقط ہوا جاتی ہے کبھی جب غلبہ
حرارت کا ہوتا ہے تریب میں سرعت پیدا ہوتی ہے اس تپ کی نبض مشابہ غل اصحاب ذہول کے ہوتی ہے اور ذہول مشابہ جبین خشکی جلدی بہت
غالب ہوتی ہے جیسے دن کا بیجا و ریش بہت اس نبض کو اصحاب ذہول کی نبض سے سلامت اور روہی ہوتے ہیں ہوتی ہے علاج
اس تپ کا پہلے خشکی کا علاج اور غذا چند ہضم ہوا جس کا کبھی سرد جیدہ بنے کھائیں جتنا ذکر اور پھر چکا۔ اور اگر احتیاج ہو تریب شراب
پلائیں اور اسکا کچھ صرف کم کرن کہ پوچھ نہیں کہ حرارت زیادہ ہوگی جب یا کوشش سے افاقہ ہو جائے اور تریب بھی ذہول کے باقی رہے اور کما
ملاجت بوجہ اس فائدہ کے کیا جائیگا جو تریب تریب کا ہے فصلانی نیسویں جمی ایوم جو جیسے کے بیان نہیں کبھی حرارت
بخارات جنگی تریب ہوا جاتی ہے اگر غذا نہ پونے اور اسوجہ سے تپ عارض ہوتی ہے زمین اس تپ میں شہیت اور تغیر اور زہر مائل بصلاہت
ہوا جاتی ہے علاج اس تپ کا پہلے غذا دینا اگر تپ معجز ہو تو اس چیز میں آب کہ در خواہ پاک کا ساگ یا در تریب لفظ استعمال کرنا چاہیے
اور غذا میں اس بات کا خیال ضرور ہے کہ کھانے کی صورت جیدہ پیدا ہو اور تریب عارض ہوا اور بعد از ان حمام کر لیا جائے اور اسکے سر پر ٹیکوم
پانی کثرت دالاجا ہے اور ایسے پانی میں دھو لیا جائے اور بدن میں روغن بنفشہ اور روغن گل اور روغن کہ روکی مالش اور اسلے تریب کے کرنی چاہیے۔
فصلانی نیسویں جمی ایوم غشیہ کے بیان میں تریب اعراض میں تریب جمی ایوم جمی ایوم کے ہو اور پیاس کی وجہ سے اسکا
پانی ہونا بہت جمی ایوم کے زیادہ قریب اور جیدہ ہوا اس لیے کہ پانی نہ پونے سے حرارت قوی بخارات کی فرو نمودگی تو ضرور تریب پیدا

جوئی حلالیہ تختہ پائی پڑا اور قب آوارہ پر شہت نشو و نما آلیتا تاکہ زیادہ استعمال کریں اور تیزن سے تیسبہ رکھی فنکار کریں اور اگر کھن
 ہونے نہ کیے گمان نہو اسباب سے غسل کرنا جن فصل تیسیرین آتی جو ہم سے یہ کہ گیا بی بی بیچ سے کہیں ہند کے مسام میں پڑتا
 جو پودہ سونگلی بید کے حرارت سے جو بید کے کہ وہاں بید کا بست کہ ہوا کہ بکشت کہ نہا اور وہ جو بیٹے بید کے کہ وہاں ہونے بیروت
 فصل کے اور تیز پیش چھینت پانی میں ٹنٹا سے جسے پھونکری ملی پانی سے کوئی ٹنٹا سے اور کون پ کی سوزش سے جو حرارت زیادہ ہوتی ہو
 اور پیدل کھیلے کہ جو سے میں ہونے پائی ہوتی اور کبھی سہ پڑیٹھ ہاے حرارت اور ان کے سوائے میں بھی پڑتا ہو اور گوٹکے جو تھیں بھی اور جو
 ایسیت گوٹکے میں ہیں اور تیز سہ پڑتا ہے جو سہی اور سہی میں ہونے پھیلنا سے مزاج سے مسامت کا سہ پڑتا ہے اور وہ تیز ہے جو اس قسم کے
 اسد و پھل سے کہ کبھی حمل کم ہوتا ہے اور جو اسد و حرور ہر جہد کا ہوا اور زیادہ وہ بیک اسد سے احتقان بخارات پیدا ہوتا ہے اور تھنسا
 تین کی بھی ہوتی ہے اسد میں حرارت پیدا ہوتی ہے اور بھی کہ گرم زیادہ ہوتی ہوتے ہیں کہ حمل نہیں ہوتے ان وجود سے حرارت مشرط پیدا
 ہوتی ہے جب تک اس خرابی کا استعمال لطیف اجزاء میں ہوتے مٹی میں جڑتا ہے جو بھی ایوم سہ پڑتا ہوتی ہے اور اگر حرارت
 اور سے پڑتا ہے جو تیز تک پودے سونگلی حارین ہوگی اور آئندہ اور ان میں اس تپ کا میان کیا جائیگا کہ سونگلی اور ان میں آئندہ
 میں زہل پڑتے ہیں اور ان میں ہوا کا پکھن استعمال حرارت اور اسیلیان خون اور سوزش زائدہ کہ اثر تپ ہے اور اگر یہی استعمال جس سے کمی
 اور ہند کی ذرا اور سونگلی حارین ہوتی ہے اور اسقدر تیز ہوا ہے کہ سونگلی تومی پڑتا ہے اور تیز سے حمل اور تیز سے معدوم ہوتا ہے تو اور اسقام
 حرارت سے طغیانی کی طرف استعمال ہوتا ہے اور ایسا نہ ہو جو سب کمی عشوت سے کہ ہوا پکھن شرا انما و طلاء و خصوصاً خون پنہی کے ہوتا ہے اور
 پودے حرارت اور ان کے پودا ہے۔ خواہ انطا کی لزجت سے۔ یا اس سب سے کہ کوئی شرا اسباب سہ سے نشا ان عظامین جو ہنزل
 اور تیز میں واقع ہوتی ہے اور ان کی نظر پھیلتی نفس میں یہ سب پیدا ہوا ہے جیسے کہ ہر وقت تیسبہ اعضا میں پیدا ہوا ہے اور ایسا
 ہر پودا ہوا ہے اور ان میں ملکی واقع ہوا ہے خواہ کوئی چیز اور نسل گوشت وغیرہ کے پیدا ہوا ہے یا اور کوئی سب نفس اعضا میں ملتی
 ہوا ہے بلکہ ذرا کون کمیات میں تیز ہوجات سہ میں پوجا ہے اور اس مقام کو یاد کرنا چاہیے۔ ہر بھی مہیات یو میں یہ ایسی ہے کہ ہر
 استعمال میں کی طرف نہیں ہوتا ہے خواہ بہت کم ہوتا ہے۔ اس لیے کہ جن اس تپ میں کثیر لانا دہ ہوتا ہے۔ اسی ہی سہ میں
 فطرتی اور لزج حرارت اور لانتاب اور رنگ کارورہ سوسطہ در میان تازی اور اتر کم ہوتا ہے اور یہی تپ ایسی ہے کہ غریب
 اس میں پشمار ہی پڑتا ہے اور اس مہیات حلیہ سے ہستار یہ تپ شہاب ہوا اور کوئی کمی یو سے اسقدر شہاب نہیں ہے۔ یہی تپ
 ایسی ہے کہ تیز سے بدن تک باقی رہتی ہے اور کبھی چار پانچ روز کے بعد لاک ہوتی ہے اور تپ سے کثیر تپ جڑتا ہیں اور تومی ہوں اور
 اور تیز تکانت خواہ استعمال غلیظ میں سے ہو۔ اگر ہاے کم چون تو ذوال اس تپ کا بہت جلد ہوتا ہے ہر شہاب ٹیکہ میں اور اس
 مرض میں شہاب مرض میں خطا واقع ہو یہی تپ مہیات یو میں تپ ایسی ہوا کہ تیز زوال کے پھر پھلت آتی ہے پوجا باقی رہتے ہیں
 سہ و گنگہ جہلت مرض واقع میں اس وجہ سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس تپ کی سہ پڑتا ہے اور تیز مقرر نہیں۔ اور یہی تپ اکثر متشکل
 پھر تیز رہتا اور تیز حریر کے ہوتی ہے اور سوسطہ گمان ایسا ہوتا ہے کہ تپ عشوت کی طرف متشکل ہو گئی۔ کمی سہی اگر کبھی تپ کے باطن
 جانب میں بدن کے در وہ پیکر سے بدن باور ہند کے کوئی چارہ ہوگا خصوصاً اگر کبھی تپ ناک ہوا ہے اور یہ تپ قائم رہے
 علامات جمعی ایوم سہی کے جس وقت میں ایوم ماریش ہوا نہا اور کوئی سب ظاہری اور باطنی اور ذرا تپ سہ کے

اور نہ اسے اس خطاطی و سکا طراوی ہو فوراً معلوم کرنا چاہیے کہ جمعی سدیہ ہر خصوصاً اگر اختلاط بدون استفرغ ناموت کے واقع ہو۔ اس
 رجمین زین زیادہ قوت ہوتی ہے اگر بدن مرض مستحق ہو کہ او میں خون کی کثرت ہو اور بکثرت پہلے ہوتا ہے جو خواہ اختلاط اوس بدن کے غلیظ اور
 کثرت ہوں۔ فرق در میان ان دو صورتوں کے فیض استلا خون اور استلا را اختلاط غلیظ ہے جو تپ واقع ہو یہ جو کچھ جسمی سدی ہو جو
 کثرت اختلاط غلیظ کے پہلے ہوگی اور سپر علامات خاصہ اوان اختلاط کی دلالت کرینگے اور بدین استخفاف اور عمدہ اور سستی جو فخر
 کی اور تپ ہونا کو کما خون سے اور باقی علامات کثرت خون کے نمونہ کے۔ اور جو تپ اور کثرت خون کے شدہ چکر پہلے ہوتی ہے اور
 او میں علامتین استلا خون کی مثلاً سرخی چہرہ اور پرسی رگوں کی خون سے اور چہرہ نا موخو کا خواہ شدہ وغیرہ جیسے علامات کثرت خون کے
 ہیں بدین ظاہر ہونگے اگر تپ سے بہت سے تپ باکین مرض صغیر ہو جائیگا اور اگر افراتر مدنی کی نوس صغیر ہو یا بنض کا کچھ نہ ہو بدین علاج اس
 تپ کا یہ ہے اگر سبب کثرت اختلاط خواہ جو کثرت خون کے جسمی سدی پہلے ہوتی ہے تو قصد اور استفرغ من اختلاط کی بندھی جاتی ہے۔ اگر
 بعد قصد کے پھر تپ نہ ہو تو اس سے بہتر کیرہ ہے۔ اور اگر بعد قصد کے پھر تپ ماضی ہو پھر بدن اس خوف سے کہ انصاف مواد قلب وغیرہ
 کی طرف ہو جائے دوبارہ قصد لینا مناسب نہیں ہے بلکہ قصدین استفرغ کے قوت بہتر جو اس واسطے کہ قصد سے اجراء اختلاط
 کا ہوتا ہے اور اختلاط مصلوہ اختلاط ناسد سے مکرر شدہ پیدا کرتے ہیں۔ اگر بدن دوبارہ کھولنے قصد کے چارہ نہو لینے مثلاً
 خیر پوچھنا بطرف قلب وغیرہ کے مستقیم ہو جائے اس وقت پھر دوبارہ کھولنے میں تاخیر کچھ ضرور نہیں اور استفرغ اختلاط جو کرنا چاہیے
 بعد قصد اور استفرغ کے استعمال اس چیز کو چاہیے کہ تفتیح شدہ کی کرین اور بیماری کو او خواہ سدنی الالایش سے پاک کرین۔ قبل استفرغ
 کے تفتیح سدنا و تشقیق بیماری کی طرف سہاوت کرنی جائز نہیں ہے اس لیے کہ بدبات اکثر سبب اس تباہت کا ہوتی ہے کہ تپ اختلاط و لغت
 بطرف بخاری کے ہوتا ہے اور بدین جانب یہ اختلاط ان بیماری میں بہت ہو جاتے ہیں اور اس ضمن بہت سے خطرے پیدا ہوتے ہیں بلکہ
 اکثر تپ سے زیادہ ہو جائے ہیں اگر وہ غلیظ نہیں ہوں خصوصاً اگر کس بدن کے منالذہنک مملو ہوں۔ علاوہ ہر ان قصد اور
 استفرغ خود بھی کبھی اوان تفتیح و تباہت کو اور جو مرثہ استغلی اختلاط ہو کہ سبب مرثہ تپ کی ہوتی ہیں نکال دینی ہے اور اوان اختلاط
 کو عفو ت سے باز رکھتی ہے خصوصاً اگر قصد میں استخراج ہو چکا کہ اسنا مبالغہ کیا جائے کہ اس کے بعد مرض قریب تبشی ہو جائے۔ اگر کثرت
 اختلاط سبب عرض اس تپ کا نہ ہو بلکہ ایسا اور تپ ہو کہ شدہ ہو جو غلاظت اور لذہ و حبت اختلاط کے پڑا ہے تو پھر اس وقت قصد اور استفرغ
 ایک اور لذہ ہو کر کہ کبھی اوان تپ حاجت ہوگی بلکہ فقط تفتیح سدون کی حاجت ہوگی۔ تفتیح ایسے وقت میں جلا دینے والی و خواہ غلا
 سے کوئی نہ چاہیے اور چونکہ بیماری گرم تپ کی ہے اس وقت سے جو گرم تپ تیزین جلا دینے والی ہیں او کا استعمال تو کبھی طرح جائز نہیں ہے
 بلکہ مثل کبجین سدنا اور اگر خرد چنگک کبجین زردی کی کا معنایہ نہیں ہے اور آب کاسنی سے آب زلیانہ تک استعمال ہو سکتا ہے اور قنا
 ایسی دینی چاہیے جو قصد کو دھوئے اور جلا سے اور او میں لذت نہ ہو جیسے کشک بجا اور شکر میں یا لطف ہو کہ او وجود غلا ایسے کے
 تفتیح اور جلا ہی کرتی ہے۔ اگر کثرت کشک شہین آئیر کر کے کھائیں تو کچھ معنایہ نہیں ہے۔ بلکہ بہت تفرغ اس مادہ کے جس کا استفرغ
 واجب ہے خواہ بعد تفتیح سدہ کے جہاں تفتیح ضرور ہو یہ بھی ملاحظہ کرنا ضروری ہے کہ ان دونوں تیسروں کے تپ میں کسی قدر اختلاط خواہ
 ازبوت آتی تھی تو استفرغ خواہ تفتیح کے بعد جو لذت واقع ہو سے ضعیف ہے۔ اور اس میں بول کو کھانا چاہیے کہ ان تیسروں کے بعد یہ
 تفتیح اہل طرن اعتدال تو امام سدوب اور یوں کی خواہ تفتیح کو معانیہ کو تپ چاہیے کہ اب غرضت پر لو سکون ملا تھی ہے تینیں۔ اگر

۱۰

یہ خواہد این ایلیت سے حاصل ہونے پرستورہ پیرہن کو چاری کر کے تیسرے روز بعد این نوبت کے جو خفیف ہوئی ہو مرض کو تمام مہین
 نہ وصل کہ با چاہتہ ایندیہ وقت جسمین نوبت کے واقع ہوئے گا گمان نہ وارد ہونے کہ زیادہ کہ سے کم وقت نوبت میں باقی ہوا اور اسکے پچھلین
 ہر جن کی مالش اور چوپچیز میں باعث الہ بنا اور تھی میں اونکی مالش کرنی چاہیہ اور وہ پچیز میں آرد ہوا بقض سے شرکے آئے تک استعمال کرتا جائے پھر
 خواہد یعنی ایسی ہونی اور زیادہ وسایندہ کہ ایسین کی قیہ رہش مارا و پانی ملا یا جاسے۔ اور اس سے زیادہ تیز پچیز جبارت کی جاسے تاکہ زیادہ جلا
 حاصل ہو تو جو کچھ ہونے اور ایسی کے شلتہ سے خوب علاج حاصل ہوگی۔ اگر ریات و درافست ہو کہ تمام مرض کی طبیعت میں کچھ تیز پچیز پیدا
 کر گیا اور تیز پچیز پیدا ہو تو پھر چشم زدن و سکے تمام میں منگھہرا نا چاہتہ ایسیہ کہ یہ شدہ اور قسم کا نہیں ہو جسکی تمام کشف کرے اور
 کھو کر سہ نہ جس وقت مرض تمام سے تر کر دیا و استے کمانا شہ میں تیز میں تیز میں چاہتہ میں بجا تک پورا اطمینان اس بات کا نہ کہ وقت کچھ
 نوبت کا گذر گیا اور اب جب لائق نہ ہوگی اگر مرض کی ایسی کیفیت ہو کہ کچھ کما کما ہوئے جسمین کچھ رسکتا ہو جیسے غذا کے ایسی تر
 چیز پلا میں سگ کہ جس سے تفتیح شدہ ہو جیسے پتلا آش چونکہ ایسین پانی زیادہ ہوا ہو جو کہ چون اور خوب چکا یا جاسے تو کھل لقا ہر
 ما جسٹہ ماکہ پھر اگر نوبت عود گاہیہ وہ بارہ تمام کہ نا چاہیہ نہ پڑ کہ مرض کی خواہش اس بات پر ہوا اور اسکو غذائی چاہیہ اور
 اگر تپ کا دور ہو جو کچھ چھلی نوبت سے کم اور چلی حیدر لاد و صاف جو اس معالج کی صحت پر اعتماد کرنا چاہیہ اور جانا چاہیہ کہ اب سہ سے
 اسکے بدن میں کم باقی رہے اور بعد از ال اس خفیف دورے کے مثل سابقین کے علاج کرنا چاہیہ اور غذا چینی چاہیہ اگر اور دورہ ہا خفست
 مثل سابقین کے ہر خواہ سابقین سے قوی تر ہوا اور پانی جیسا اچھا ہونا چاہیہ ویسا نوبت میں سنے سوارے غنوت کی طرف انتقال کیا ہو گا اب
 اسکا علاج بھی ہو جو جویات خفست میں آئندہ ہو کہ جو کچھ فصل جو جسمین جسمی ایوم جسمی امتثالی کے بیان میں کچھ بھی ہو
 تھے اور پچیز میں کبھی کبھار تری پیدا ہوئے جن میں اشتعال حرارت ہو کہ روح میں ایک بھڑک پیدا ہوتی ہو اس جہت سے تپ
 ہا قی ہوتی ہو خصوصاً اور بدن کا شرف اور امزاج ہون اور وہ بدن کہ جسکے مساوات تاکہ ہون ایسیہ کہ اکثر فضول ایسیہ بدن
 کے بطور اشرفہ و خانی اور تھستہ ہن اور بعض ہونے اور اس میں کسی دیگر این کہ چنی ہیں۔ زیادہ تر سہ ہر اسے غمی کہوں کہ لوگ این
 جو بدن چھتری کے کسی قسم کی رانیست کرتے ہیں تو حرکت زیادہ کرتے ہیں یا وہ تپ میں زیادہ ٹھستہ ہن اور جدت کے تمام میں نہایت ہن
 اور وہ سبے انہوں میں ہمارا اتھانی کی کثرت ہوتی ہو خصوصاً جس وقت اونکے بدن میں کسی قسم کا درد ہو یا چنگک ہو خاص کر وہ اگر اونکے
 اشتہا میں ہونے اور جن میں مادہ کھلی ٹوکار کا مہوتا ہو اور اسکے بدن میں کچھ تپ امتلا سے تپ پیدا ہوتی ہو اور اگر پیدا ہوتی ہو تو ہمیشہ شہیت
 ہوتی ہو بلکہ ہرگز نہیں پیدا ہوتی ہو۔ ہر گمان یہ کہ اگر کبھی ٹوکار کے ساتھ تپ ہو اور اسکا سبب سوارے تھمہ کے اور کوئی چیز
 ہوگی اور یہ لوگ جس وقت انکی طبیعت تلین ہو جاسے بہت لگوانگہ ہونا ہو اور انکی تپ در ہوجاتی ہو ایسی کثرت و خانی بہت
 استفراغ ناسب ہونگا کہ کم ہوجا تا ہو۔ انہیں سے جسکی طبیعت میں جس ہوا جسکی طبیعت تلین ہوا ان دونوں کے علاج میں فرق ہو
 جسکو تپ سبب تیز رہے عارض ہوتی ہوا اور در مشہرہ اجات تر م واقع ہوا تین مرتبہ ہوا دیکھے اور کئی قصدا جیسے اسہال قوی اور سکو
 عارض ہوگا اور تیز دورہ اسہال کی یہیں ہستار ہوگا ہسمال کیدی کے دلیل اس مقام پر بعد نصد کے تحقیق عارض ہونا اور زبان کا
 سیاہ ہونا ہوگا۔ اکثر عارض جسمی امتثالی اور اکثر عارض جسمی غمی کے ہاے بلکہ سے مشابہ ہوجاتی ہیں کہ دونوں کی آنکھیں اور جہر ہر نہایت
 ہر تپ ہوجا تین اور التباب شدہ عارض ہوتا ہو جنہیں بطور سبب ہوجاتی ہو تو بارہ رسخ ہوا تا جو کہ نہایت حرجیہ کیفیت

الذکر

تین دن تک باقی رہتی ہے۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ ہر کبھی چار دوسرے خواہد سے دور سے گاتے ہیں اور پھر چارے بوم کھلتی ہے
 لیکن بدبالی سے پرین مسیح بدیتی ہے۔ مانتین اس پک ٹو کار کا بدل باماکھی ڈکا کی طیف خواہ حشائے دفانی کی طیف پس جب ہوگا
 صاف آئے گے موت کے دلیل ہوئی ہوا و بول ارن لوگوں کا عدم النسخ مانی ہونا ہے اور اگر غنمہ نساؤ ہم سب زیادہ کتنے کے عارضین
 ہوا ہوا گئے چہ پر بھر جڑا ہوئی ہوا اور کی بلکین بیماری ہو جاتی جن علاج اس کتنے کا ترش دو حالت سے خالی نہیں یا اوکی طبیعت
 ترم زمین ہوتی ہوا ترم ہوتی ہے اور کہ طبیعت مانگہ شو تو کبھی مناسب ہو کہ ترم کجا سے انداز کہ بقدر طعام بیضہ فضله طعام معدہ زمین
 باقی ہو تو وہ جب میری کہ پیندہ او سو تو کر زمین اور کے بعد ایسی دوا دین کہ طبیعت ترم ہو جاوے اور یہ بھی خیال کرن کہ نقل ہوا پھر کس مقام پر
 گیا ہوا اور اور کا استفراغ ختمہ اور رسول سے مناسب ہو یا پینے کی دوا ڈلنے کا ترش او اس کا سہل ہوا سے اور گودے سے اور پر پینے
 اور تگے اور ترم ہو جاوے اس سب چیز ان میں اس کے معانیہ ہونے پر زور کہ کہ طبیعت کی کشتی اچھی بات ہو کہ کیشتر کطلعام معدہ کا پھر شہرا
 ہوا ہونا تا ہوا تو دشا ہوئی اور پک کی طیف کچھ اتفاقات نہیں کہتے چونکہ علی جو نہایت کم ہے کھلتی جاتی ہے ہوگا کفہ اسخورد ہو جا
 اور ترم ہوگا اور اس کے خواہ اس جون سے کہ قوت کا سمجون مثل جوارش کوئی وغیرہ کے استعمال کر سکتے ہیں یا نفل اور ضما د خاطر
 جو باب ہضم میں معدہ زمین ہوا ملین جو باب اطلاق میں بیان ہو چکا اور اسکا استعمال کر سکتے ہیں۔ جس وقت غذا خورد ہو جاوے
 یا تو کبھی ترش ہونے والی ہو یا طافت معمول کے نکالی جاتی ہے اور اتنی دیر بیا ر کو بجا کر کھتے ہیں کہ ہر پرتش باشندان کتنے میں باقی نہ رہے
 او کے بعد غذا سے کباب سرن الہش چھی لیکھوس کھاتے ہیں اور اگر بھوکا بیار و جو اسے تو خیف استہا سیدیہ رہتے رہتے یہ نفع ہو جاتی
 ہے۔ اگر طبیعت ترم ہو چکنا چاہیے کہ پشیرہ براہ بلاز دفع ہوئی ہو یہی چیز ہی جو فاسد ہو گئی یا نہیں اگر وہی چیز ہو تو جو جنبش نہ کرنا
 چاہیے جب تک کہ کرب کا اخراج نہ ہو جاوے اور انفسرا نخطا طا فوبت کا کرنا چاہیے اگر ترم کنی ہو اور او سو وقت مادمین ایا مانا چاہیے اور
 بعد اتمام کے غذا دینی چاہیے کہ نیک صفت قوت مند بہت تنگ حالی واقع کی ہوا و سو وقت تمام کھڑا چاہیے لیکھا او سو کو غذا دینی چاہیے
 اور تفریح سے نہ نکی ایسی چیزین سکھانی چاہیے جو معلوم ہیں اور بیض ان دواؤں کی باب اسمان میں مذکور ہو چکی ہیں ان میں سے
 ایک سے بھی تر کرب ہوا لکھی ہے اور دشمن زیتون جس میں سموری سی انسنین شکر کبہ ہونے پوزین بارخون نارہن میں اجماد کے اوہ چیزین تاکہ
 اکثر ترش اویہن سے جلی ہو جاوے اور مدہ و بر کرین۔ اگر وہ انی شکر شعل باقی رہندا اور چیزینکے اور شر فاسد و نور و من مغرطل عمدہ تازہ
 اس صفت کا استعمال کر چکے نیضہ ہیسا میان روغن زیتون کا او پر کیا گیا اور روغن مصعلی بھی جائز ہے ایضاً روغن نارہن کے استعمال میں
 او کبہ درسط کی وجاہت نہیں کبھی قہر و طی بھی استعمال مناسب ہوا ہے ایضاً زمین روغون کو بقدر قوی استعمال کر سکتے ہیں
 جن وقت طریح کی حالت ایسی ہا تر ہو کہ او کے پش پر بندش ہو سکے۔ کبھی اعلیٰ ہوا ان قوی منادون کی آوی ہو چکا بیان ہے صنف
 کباب زمین کیا گیا۔ اور شاہ کہ جیسے آب نار آب ہوی خواہ آب سیب بھی پانا ناراضی کو دل خوش کرنا ہے۔ اور خدا او کی بکس سرخ لہضم
 مثل خیمہ مرغ خالی خواہ کباب شرابی کچھ کر نی چاہیے اور فلتا سے پریشتر کبہ قدر فوا کے عمارات مثل غصبارہ کونہ یا ر یوب تا جانہ کے
 دینی ہا مین۔ اگر ایک خواہش طعام باطل ہو جاوے او سو پیا کر نا چاہیے اور تاہر سے جو سہو طلا شمتا کے با مین بیان کی گئی خصوصاً
 ان دن خداون سے جو مین بسکی شکر کے ہو سب ان مبرزون سے فراغت ہلے اور مدہ کی اصلع ترمی ہو جاوے کہ یہ مضائقہ نہیں ہو کہ کبھی عوارش
 قوی کا استعمال کر زمین جو باطل و قوی ہا با و شفق سے دن کی ہر ہر حال یہ زوال سے کجا چاہیے بعد از انکا اعراض ہے کے ترا کل

۳۵۰

شراب ہرگز نہ پلائی جا ہے۔ اور ناک اگر کسی قدر بھری ہو تو نہ لڑان کہ بخوبی انخلا طہ ہو جائے۔ اور جو چیزیں لطیفی حرارت خون ہون
اور تیز اور زہریلی ہے کہ تین اور نکات استعمال نہ کرو گنا چاہیے۔ جو غذا کو روہ پر لگایا جائے پہلے بن میں ٹھنڈا کر لیا جائے بشرطیکہ گرم کو
اس تیز پر سے منقلہ مرضت کا نہوا وراو سے نام کر کے ناک خطو نہو۔ بلکہ عضو متورم اور قلب ناک جو راہ ہوا کی تیز دیکھی جائے خواہ بوجہ
اندر تیار کر کے مقامات خوشبو اور سرد کے تیسرے کرنی چاہیے تاکہ بروقت قلب ناک پہنچے یا جو اعضا بارہو استعمال ہون تو میں نہ کر کہ
غلا یا جائے تاکہ بخوبی نسونہ پا کر قلب ناک بروقت پہنچے فصل چھبیسویں جمعی تشقیبہ کے یہاں نہیں ہر تہ بھی ہوتی ہے جو متعلیٰ نہو
سردوں کے ماضی ہوتی ہے جو جھیل اور چرک بینی کی وجہ سے پرستہ میں اور اندر ناک خالص نہیں ہوتی اکثر لوگ جو حمام کے شوگر
ہوں اور نیکاب ترک کرن اور کوا اسی وجہ سے تعلق ہوتا ہے اگر۔ اور جن لوگوں کے بدن میں بخار مراری پیدا ہوتا ہے خواہ بوجہ
صغرویت مزاج کے یا کہ ایسی فذائیں کھاتے ہیں جو مولد صغرمون خواہ ایسی تر چیزیں ہوتے ہیں جسے صغرویت یا ہوتا ہے خواہ ایسے
حالات اور زمین ماضی ہونے میں کہ تو رو صغرا کے اسباب میں جیسے بیکاری اور قلب وہی لوگ اکثر اس نیکے زمین ہوا کر کے تہ
علاج اس تیز ناک یا ک صاف کرنا یا ک چرک وغیرہ سے اور حمام میں نانا اتنی دیکھ کہ جو حق نکل آئے جو صحت کرپ کا زانیہ تھا
پہنچ جائے اور پھوس اور درد باقتلا با دارم تلخ مخم خرنہ اشٹان اور پورہ راشنی سے بدن کی مالش کرانی چاہیے۔ اور غذا ایسی دسی
چاہیے کہ اطفا سے حرارت کرے اور زہریلیہ کا بھی ناکہ دے اور شراب میں پانی کی آمیزش زیادہ کر کے پلائی چاہیے اور حمام میں بار بار نلانا
مشد بہ فصل ستائیسویں جمعی حریم کی اسباب میں آہل خواہ حمام وغیرہ کی گرمی سے بھی کمی تیز پیدا ہوتی ہے اور شہ تر ناک کی حرارت
سے یہ جمعی ماضی ہوتی ہے اولیٰ لطف اس جمعی کا روح نفسانی سے ہونا ہے اکثر یہ آفت سردی ہوتی ہے جو ہر کوم کہ قلب ناک
جاتی ہے اور سوخت تہ ماضی ہوتی ہے اور اسکے بعد تمام بدن گرمی پھیل جاتی ہے۔ جمعی اگر سر کی حساسیت کچھ سے تو بذر بعید نسیم
اور ہوا کے پیشہ ہی مرتبہ گرمی ناک بوجھ جاتی ہے۔ مگر اکثر ناک کی حرارت سے جو تپ ہوتی ہے اور اسکا اضافہ یعنی ماضی ہونا ہے
اسی طرح اگر بدن منقلی اضافہ سے ہوا اور ہوا کی گرمی اسے پہنچے تو بوجہ حدت حرارت کے سر ناک گرمی پہنچ جاتی ہے۔ سو اسے
جمعی تیز شہب کے نظیہ اور صمدیہ وغیرہ پہلے قلب میں انکر کرنی ہے جو علامت جو جب ب حرارت کا ہوا ہے وہ خود دریافت ہو گا اور سر میں
الہ اسباب تہ ہوتا ہے اگر بوجہ حرارت آفتاب کے تپ کے واقع ہوتی ہے اور سرد میں گرانی اور اہٹلا بھی محسوس ہوتا ہے جو جب کہ بدن
اخلاط سے پر ہوا اور حرارت قلب سے اکثر تپ ہو تو سانس دلانہ اور ظاہر بدن کی گرمی بہت زیادہ ہوتی ہے کہ سبب اندر ہی حرارت
اور اس بات کی شناخت یہ ہے کہ جس قدر گرمی اس مریض کے بدن میں ہے اگر کوئی خواہ اوس سے کہ گرمی کسی اور مریض کے بدن میں
ہو تو اوسکو مریاس بہت زیادہ معلوم ہوگی۔ نسبت اس بہا کے یہ تپ اس خاصیت میں بخلاف جمعی استھمانیہ کے ہے کہ اوس میں
حرارت باطنی کی زیادتی کہ جو جسے مریاس کی بہت تہ ہوتی ہے اور یہی نسبت مریاس کو حرارت سے متناک وہاں صغرویت ہی ہے
علاج آفات معالیٰ ایسی چیز ہون سے کہ یا جتا ہے کہ تیز ہوا و زہریلیہ کہ تین لفظوں بارہ سردی پر اعمال کریں اور سینہ پر لوان یا معش ریزین
بنفشہ وغیرہ کا استعمال کریں خصوصاً رومن گل کہ پورے سے ٹھنڈا کر کے اگر سردی سے پر مقام بعید سے اوس میں آفتاب یعنی مریض کا کھٹلا
دنی خواہ اوسکے عوض اور ٹھنڈے سے حرارت وغیرہ پلانٹن اور یہی تیز کر کے تہ میں ناکا تپ اور تہ جائے اور تہ ٹھیکہ اور حمام میں بجا جانا چاہیے
اور اگر کسی قدر تیز کی شکایت ہو اور کچھ خوف نہیں ہر گرم جانی سے اوسکا نلانا چاہیے۔ مگر اسکا خیال رہے کہ ہوا سے گرم سے

اوس کو زیادہ گرمی نہ ہو گئے۔ گرم پانی اس ہلکے سر پر خوب ڈالنا چاہیے اور کچھ بنا چاہیے اسلئے کہ وہ ترتیب بھی کر لگیا اور تحلیل بھی اس ہلکے
کو عام کا غسل بہ نسبت تھریخ یعنی بادش کے زیادہ مفید ہے جب عام سے نکلے بہت سے روضن سرد سے اوس کا سر سبکو دینا چاہیے انا
کہ وہ سب جانے جیسے روضن خوارہ روضن نیلوفر فصل اٹھائیسویں بیان زین اوس حمی یوم استحصال فیہ کے جو
کہ سردی سے پہلا ہوتی ہے کہیں یوم پرودت کے خوارہ سرد پائین نہالے سے چونکہ ظاہری مساوات بدن کے بنا ہوجانے زین
اور بخار روانی بند ہوجانا ہے جس طرح حمی یوم شفیعیہ میں ہم کھڑے اسوجہ سے حمی استحصال فیہ پیدا ہوتی ہے اور اکثر تھریخ بہت غرضت
ہو جاتی ہے۔ یہ سردی اور احتقان بخار اور سردی سے موجب حمی کا ہوجا کر بخارات متعین ہوں وہ مادہ اور تیز ہوں گرم امیر شیرین ہوں
اپنے کہ بخار شیرین ہو کہ حرارت کا نہیں ہوتا ہے علامت سبب یعنی برہمی سے ہر چکا ہوا اور بدن چھوٹے کے وقت تو احتکار
گرم معلوم نہاد و تیز ہونا زیادہ ہاتھ رکھا ہے حرارت برہمی ہوتی معلوم ہوا اور تیز ہوا اتنی صغیر جیسے تھپا اور نمی اور جوی میں ہوتی ہے نہ اسلئے
کہ اس تھپان نقل اور نین ہوتا ہے اور لکیر سے زیادہ ہوتی ہے کہ تاب کو حاجت تھریخ کی زیادہ ہے کہ گھڑتہ برہمن بطنی ہوجاتی ہے کہ
اور تھریخ راکل بصلاست ہوجاتی ہے اور انکھین اندک کی طقت تھریخ ہوتی نہیں ہوتی نہین ہوتی ہیں بلکہ اکثر کھل خوارہ ہوتی ہوں کہ بخار
غلطی متلی ہوتا ہے اور لعل کبھی یوجہ احتقان حرارت کے سپید رنگ ہوتا ہے اور کبھی رنگت زیادہ ہوتی ہے کہ جو حرارت مساوات
کی طرف تحلیل ہوتی ہے یوجہ اسلئے اسام کے طرف لعل کے وقت ہوتی ہے علاج عین تپ میں بہت سے کپڑے اڑھانے اور ہلکے جانین
تاکہ تپ نہ لگے اور تپ میں کمی ہو کھربہا ناخطا عام میں بنا کر گرم پانی سے نہالے جانین اور چھاس گرم حمام میں چھلانے جانین اور اپنے
ہاتھ سے تھریخ سہین اوس پانی سے جس میں مرزنجوش اور شبت اور نام جوش دیا ہوا اور حمی قشعیہ میں جو دوا نہ کر موی اور سے اپنے
بدن پر لین کہ مساوات میں چلا پیدا ہوا اور گرم ہوجائیں۔ اور روضن کی بالمش میں اتنی ناخیر کرین کہ پستہ شکل پکے جو دوا بان کہ توسخ
سماوات کہ تین اونکو ملنا چاہیے اور سرد ہوا دیکھنے روضن شبت اور خیر می اور بالوتہ دور سے گرنا چاہیے۔ اور سبب غلظتی
چاہیے۔ اور جو شہو میں اور سو کھین کسپید شراب تریخ خوارہ پانی لاکر سین کہ وہ خالی پانی سے اور کھن میں بہتر ہے اسلئے کہ تریخ
اور دارا کرتی ہے۔ روضن کی بالمش بدین تعب رسیدن آدھونکا زیادہ مانع ہے بہ نسبت احتقان رسیدہ کے فصل اٹھائیسویں
بیان میں اوس حمی یوم استحصال فیہ کے جو قابض پانی سے پیدا ہوتی ہے چونکہ بدن میں سردی قابض پانی
کی یوجہ نہالنے کے پونجی ہے اور اسوجہ سے کثافت ظاہر مساوات کا ہوجانا ہے اور کھن بخارات بدینہ بھی محقق ہو کہ حرارت پیدا
کرتے ہیں اور تپ قابض ہوتی ہے اور یہ پانی وہ ہر جن میں قوت شب اور راج وغیروں کی غالب ہوتی ہے۔ اور یہ تپ اکثر تھریخ غرضت ہو
جاتی ہے۔ علامت سبب کا وجود اور جلد کا کھڑکھڑا ہن جیسے روکھانی ہے اس تپ پر دلالت کرتا ہے اور چھوٹے سے ایسی معلوم ہوتی ہے
کہ جیسے ہتھکری خوارہ ہار کے چھلکے اور پانی زین جوش کر کے دباقت کی گئی۔ اور حرارت کے زیادہ ہونے کی صورت تلبہ ہاتھ رکھنے کے
تھوڑی دیر کے بعد جیسے اور تپ سدھاسام سے عارض ہوتی ہے اور میں ہوتی ہے وہی حال اس تپ میں بھی ہوتا ہے اور تھریخ ضعیف
صغیر اور عرقت میں شہا اور لعل سپید رنگ تریخ جیسے کہ کمی کا شتاب اور بانگے بدین لاغری اور کھن میں غور یعنی زرد رنگی ہے
ہوتی علاج جس طرح بیان کیا گیا ویسا ہی علاج آکھامی بنا سبب ہے کہ شراب الیت آگودینی سنا سبب نہیں ہے جب کہ تھریخ کامل
اس امر کا نمونہ کسماٹ خوب کھل گئے۔ یہاں اگر سردی کا تھریخ پیدا ہوتا ہے اس سے جویدہ تھریخ شراب کے پینے سے کھل جاتا ہے۔

۱۰۰

اوستہ پیرانگی کا بیفت غذا کی زیادہ ملاحظہ ہو اور جو عام میں انکا مشہور اور گریبان سے نہما زیادہ مناسب ہے اور دلش روغن کی اس کے بدن پر
 کرنی پانچ پیسے فصل تیسویں جمی یوم مشہور ہے یہ کا بیان اشراب کے پینے سے بھی کبھی تپ پیدا ہو جاتی ہے اور علاج اس تپ کا مثل
 علاج اشراب بخار کے ہوا کہ کبھی بخار اطفالان پیدا کرنے کے طبیعت میں آب خاکہ کی حاجت ہوتی ہے اور اسماں کیو جو سے جو بخارات
 داغ پر چڑھ جاتے ہیں اور انکا لطف اسفل کے مہیا ہونا ہے اور فصدا اور توجہی مناسب ہوتی ہے خصوصاً اگر دروسہ وقت رہے اور
 عام میں بعد از حفظا کے داخل کرنا چاہیے فصل اکتیسویں جمی یوم غذا تیبہ کا بیان کہ گرم خراج کی غذا سے کبھی گرمی پیدا ہو جاتی
 ہے اور اس طرح سے اکثر ہی یوم سیدہ عالمی ہوتی ہے اور اسکا اثر روح نفسانی میں زیادہ ہوتا ہے اور جو تپ حرارت تمام سے پیدا
 ہوتی ہے توجہی ہوتی ہے اور اسکا اثر روح حیوانی میں زیادہ ہوتا ہے۔ اس طرح سے جمی یوم غذا تیبہ کی گدی ہی ہوتی ہے اور زیادہ اثر اور اسکا
 روح طبیی میں ہوتا ہے اور علاج اور اسیرات معروفہ سے کرن اور طبیعت کو شیرشت اور تیرندی وغیرہ سے ملین کرنا ضروری ہے
 اور اسکا علاج بکری آب بگ کاسنی اور لقیل باروہ سے مقدم الامور ہے اور کبھی جنین سادہ کا استعمال اور تینین طبیعت کے دکار ہے اور ضما
 ہا نہ حسند اور کافور کلاب سے خواہ کلاب تارو کے عصارے اور دیگر قبول مارو کا عصارہ ملا کر اسکو شورہ خواہ برش میں سرسوں ککرتا
 چاہیے اور اسکا حرارت بارو طب قداسے کرن مقالہ دوم صرا فن اول کتاب چہارم سے اس مقالہ میں ابتدا سمیت
 عذوث سے کر کے مریات دمویاد و صفرا و خرم کلام کیا جائیگا عام طور پر بحث مریات عذوث کی عذوث ایک طبع کافساد
 و طریقت میں ایسا پیدا ہوتا ہے کہ جہین حرارت غریبہ کے اثر سے اکثر اذن و طبابت کے خواص بدل جاتے ہیں اور جن باتوں کی
 استعمال و طبابت مذکور میں ہوتی ہے اور ان سے مکرور میں نہیں آتی۔ عذوث کے پیدا ہونیکا سبب غذا علی ملاری ہے
 کہ جو اس غذا سے پیدا ہوگا وہ آگاہ بر عذوث ہے بربب اس کے یا کوجہر اس غذا کا ردی ہو جیسے گوشت مقدور دینے گوشت
 کبوتر بچہ یا جوہر قوادس کا ردی ہو بلکہ جید الجہر ہو کہ فساد کو جاذب قبول کرے جیسے رود خواہ اور اس غذا میں غلبہ کاسیت کا ہو کہ جو خون
 اس سے بنتے شانت توام اس خون میں حاصل ہو جیسے خاکہ طرب ہے جو غذا ہوتی ہے اور اس سے خون شبنکی ہی کیفیت ہے پس یہ خون
 عذوث جاذب قبول کرتا ہے۔ ہم خواہ وہ ایسی غذا ہو کہ اس سے بوجہ غلبہ برودت کے خون صاف کم پیدا ہو بلکہ پیدا نہو اور بلا استعمال ایک غلط
 روی بن کر باقی رہے کہ حرارت غریبہ میں اور انصرف کر کے اور حرارت غریبہ میں عذوث پیدا کر کے بے سطر ح کبھی اکثر ہی اور
 غیر وقت سے جو غلط پیدا ہوتی ہے اور اسکی ہی صورت ہوتی ہے۔ ۵۔ خواہ جوہر غذا اور ردی انوکہ خیمت اور طرح میں رنات پیدا ہو جائے جیسے
 گوشت خام رہ جائے اور ردی غریبہ میں وغیرہ روئی جسکا نمیر نہاوشے پکانی جائے۔ ۶۔ خواہ جوہر کبھی صالح ہو اور عذوث میں کبھی کوئی
 خرابی واقع ہو کہ کیا ایسے وقت اور ایسی سبب تیریبی سے کھایا جائے کہ اس سے رنات حاصل ہو جیسے قبل از شنتہ رساق اور طرار
 اقدیم تو خیر طعمہ برشہ بگ کھایا جائے جسکا بیان کتاب اول میں ہو چکا۔ کبھی کبھب عذوث کا سدہ ہوتا ہے اور جاذب تغفل از خراج کا
 ہو پس سدہ جو رنات مزاج بدن کے پیدا ہو کر احسناس حرارت غریبہ کا کرتا ہے اور اس وجہ سے عذوث واقع ہوتی ہے اور رنات بدن کی
 بوجہ اسکے پیدا ہوتی ہے کہ بدن ہضم جیسے غذاقت نہیں کر سکتا اور اس قدر بے طاقت بھی نہیں ہو جاتا کہ غذا میں کس طرح کھانہ صرف کتبے
 اور بالکل غلط عام ہیا ہو۔ ایسا مزاج جیسے ہضم جید قدرت شو با تو اخطا لظردی پیدا کرے اور یا جو چیز اس بدن میں پیدا ہوتی ہے اور اسے
 کما کر تیریبہ کیو کبھی کمال میں اور کما کر اور جو چیز پیدا ہوتی ہے اور اسکی تیریبہ مضر ہے خواہ یہ بدن پوری اور تمام نہیں کرتا ہے۔ اور یہ

اسباب کسب مدین حین اور سدو کی وجہ سے عفتونت پیدا ہوتی ہے کبھی عفتونت کو جو اسباب خارجی سے مثل ردا رت ہو سکے پہلے ہوتی
 ہے مثلاً ہوا جاتی اور زانی مورین کی ہوا خواہ فریٹ اوگور رو غیر رو کی ہو پو متعفن ہوتی ہے کبھی چند اسباب عفتونت کی ہوا جاتے ہیں۔
 اگر کرت عفتونت بسبب سدو کے پہلے ہوتی ہے۔ اور سدو یا کثرت عاقل سے پہلے ہوتا ہے خواہ عاقلین عفتونت اور زور جت ہو۔ اسباب کثرت
 اخلاط اور عفتونت اور زور جت کی کتاب اول میں بیان ہو چکا اور یہ بھی مذکور ہو چکا کہ ایسے اوصاف سدو کے مورث ہیں جو چرب سدو
 پیدا ہو عفتونت بھی پیدا ہوجاتی ہے۔ ایسے کہ تروک کو سدو مانع ہے۔ خصوصاً صاب بعد وقوع سدو ایسی حرکات ناروا لے وقت سرزد
 ہون لے خواہ حالت استراحت میں قبل انما زور خندا کے یا کہ تخمہ موجود ہوا و حرکات عفتونت میں بنا یا بوقت استراحت کرے لے خواہ وہ چوب
 میں چلے خواہ اگر چہ زین تناول کرے اور عہد میں استراحت موجود ہے۔ اور رعایت ہضم معہ اور کب کی ترک کرے لے یا اگر سرد اور اگر کے
 گرم کرنے کے واسطے متناوختن کا استعمال بوقت کرے اور عفتونت شدیدہ مطلوب حاصل ہو اسکی طمانی کرے اور کچھ اس آفتیبہ کا ٹکڑا
 کھرے۔ یہ سب امور ایسے ہیں کہ انکی وجہ سے بیشتر عفتونت پیدا ہوتی ہے۔ عفتونت کبھی تمام بدن میں پیدا ہوتی ہے اور کبھی کسی خاص
 عضو میں پیدا ہوتی ہے خواہ وہ عضو ضعیف ہو یا حرارت غیرہ باشد اس وقتون میں چونچے اور حرارت حرارت کی عضو مذکور ہیں اور
 خواہ اس وقتون درد ہو۔ بس عاقلین قابلیت عفتونت کی ہے وہ یا تو سفر اور اس کے لائق مجال یہ ہے کہ بطور دھان لطیف بخت ہوا
 حدت لیے ہونے خون کبھی لائق عفتونت کے ہوا اور اس کے لائق یہ ہے کہ بطور بخار لطیف بخت ہوا اور طبع کی عفتونت میں بنا فلیط بخت ہونا
 چاہیے اور اگر سرد استعفن ہو بطور دھان کثیف کے بخت ہونگا اور بنا رت لیے ہونے عفتونت کے عفتونت کے جمی غیب پیدا ہوتی ہے خواہ اگر
 صفر اور۔ خون کی عفتونت سے مطبقہ اور کبھی عفتونت سے وہ تپ جو بر زور نوبت سے آئے جسے ایک تراجمی کتب میں سوئی
 عفتونت کے جمی راج خواہ جس وغیرہ پیدا ہوتی ہے۔ خون کی عفتونت اندر عروق کے ہوتی ہے ایسے کہ اوکان مکان بھی داخل عروق ہے لیکر سفر
 اور بطور سردوان تہذیب کی عفتونت کبھی داخل عروق ہوتی ہے اور کبھی خارج عروق۔ اخلاط سگہ مذکور سے اگر کوئی عفتونت خارج از عروق
 متعفن ہو اور کوئی اور سبب دیگر زبانی ردا رت کا تھا اور عفتونت کسی اور م باطن میں پیدا ہوتی ہے جو ہا جسے قلب تک متصل عفتونت
 پہنچتی رہے اور وقت چوتھ حاضر ہوگی اور اسکے واسطے ردا رت ہونگے کبھی حاضر ہوگی اور کبھی برف ہو جائیگی لیکر تپ یا غیبہ کہ جو
 عفتونت خارج عروق کبھی ہوا بالکل دفع نہیں ہوجاتی بلکہ ایسا مان نوبت کے بیرون سیدر لسیا سبب کا رہتا ہے۔ اگر کبھی عفتونت داخل عروق
 میں متعفن ہونے کو چھوڑ تپ لازم پیدا ہوتی ہے اور رتقلعہ نہیں ہوتی اور ان میں قریب معلقہ کے ہوتی ہے بلکہ دائمہ ہوتی ہے۔ مگر ایسی
 جمی دائمہ کے واسطے اوقات شدت کے ہیں کہ اس کے ذریعہ سے اوقات نوبت کی دریافت ہوتے ہیں۔ پھر اگر عفتونت عاقل کی اندر داخل ہوت
 پر ہو خواہ اکثر جو کبھی متصل تپ کے ہیں کہ اس کے اندر عفتونت ضرور ہوا لیسے وقت میں تپ کی شدت اور نقصان بہت کم نظر ہوگا بلکہ حرارت
 پر مکی۔ اور اگر تمام عروق متصل باقلب میں عفتونت ہوا تو البتہ تغیرات جو تپ میں واقع ہونگے کبھی ظاہر ہونگے۔ عفتونت
 خارج عروق کو جو یہ لازم ہوگا اور اسکی تپ میں نوبت ہوتی ہے اور لپ نوبت کے بقدر انہ میں تپ نہیں ہوتی ہے اور اسکی دلیل یہ ہے کہ خواہ
 متعفن ہوا ہے نہ غلو نوبت میں اور سپر عفتونت طاری ہوتی ہے اور بوقت نوبت وہ رطوبت جس سے حرارت متعلق ہوتی ہے نوبت
 ہو جاتے ہیں اور متعلق ہو کر کوئی زیادت اور رتیبہ باقی رہ جاتی ہے اور چونکہ حرارت متعلقہ رتیبہ اور رتیبہ متعفن ہوا رتیبہ اور ان
 رطوبات کی حرارت بھی تراکل ہوجاتی ہے اور تحمل ہو جانا ان رطوبات کا اس وجہ سے ہوتا ہے کہ وہ رطوبات داخل عروق میں متعفن نہیں ہوتے ہیں

۲
۳
۴
۵
۶
۷
۸
۹
۱۰
۱۱
۱۲
۱۳
۱۴
۱۵
۱۶
۱۷
۱۸
۱۹
۲۰
۲۱
۲۲
۲۳
۲۴
۲۵
۲۶
۲۷
۲۸
۲۹
۳۰

گراؤ کا کھٹا دشوار ہو بلکہ خارج عروق مستغن بہن بذر بذر مساوات بہن کے تحمل اور فنا ہو جا سکتی ہیں۔ مثال بعض اخلاط کی خارج عروق
ایسی ہے کہ جیسے اول و برز و غیرہ تر تیز ہیں مگر اول و گھوڑ و غیرہ میں جمع ہوں کہ اون میں رفتہ رفتہ عفت پید ہوتی ہے جو جانک کہ جب
بالکل خشک کے پاس ہو جائیں اور حرارت آفتاب کی آؤ گونڈ خشک کرے اور سوت اون میں بالکل عفت اور جہاں جاتی نہیں جہتی اور خاکستر
مضی باقی ہو جائے جو پھر جب کسی طرح کی ظہوت اون میں پڑے اور سوز و وہ خاک مضی ہوتی ہے اور اون میں حرارت پید ہوتی ہے اور اسی واسطے
جب تحلیل جسامت کے واسطے کوئی چیز مضی خزان کی جاتی ہے تو اون میں جو تھے پانچویں روز پڑتی ہے ضرور پھٹ جاتا ہے تاکہ حرارت شیخ متعفن کے
جو حال حرارت ہو مائل ہو جو غلط ذریعہ عفت مخرب ہو اگر اس کی حرارت بالکل خزان ہو جاوے جو پھر تحلیل کے پھر تپ بھی خزان ہو جائے
تا ایک پھر دوبارہ (محل عفت میں) کہ پھر بقا راوی سیکھتے حرارت عفت اول سے باقی ہے جو پھر پھٹنے پر طبع حرارت پید ہوا اور
مستغن ہو خواہ جو علت عفت کی مادہ اولیٰ میں پید ہوا ہو تھے وہی علت دوبارہ اور تربیہ پید مادہ کے پید ہو کر اس دوسرے مادہ کو مستغن کر
کر دوسری نوع تپ کی ان میں دو وجود سے پید ہوگی پس عفت کا دورہ اسی بات پر ہوتی ہے کہ جب ایسی حرارت کم ہوگی کہ پورا انفعیل کر کے
تو اخلاط مستغن ہونگا اور بعد بعض تحلیل رطوبات ہو جو کر زیادہ خواہ خاکستر باقی رہے گی اور تپ کے ادوین اثر حرارت سے نقصن پیدا ہوا
گی کہ جانک کہ حد شکر مادہ سے جو تپ اور مستغن اور متعلقہ اول کے منتقل ہو جاوے اور مادہ بالکل فنا ہو جاوے اور پھر تپ کے مادہ
فعل عفت کے پاس لڑا رہتا ہے تپ کا ایسا ہے کہ مستغن اور مادہ کی عفت کا ہونا اس کی عفت کے بعد ان کو مخرج ہے اسے اور وقت اثر تپ کا
بالکل ہو جائے لگاتار یہ صورت نفس انہل طبیعت خالق ہو خواہ باعانت اور یہ دیکھ کر کہ زوال اور عفت کا بالکل کیا جائے جو فیضان بیان
ہوتا ہے اگر عفت داخل عروق کے ہو چو کہ تحلیل تمام مستغز پر دوران عفت بھی اسپرٹن مستغز پر اس کے عروق کے لیکن یا جلدیکہ
متصل بہن ایک جگہ کہ بعض پورہ اتصال کے دوسری جگہ سرایت کر لیا اور وہاں سے ایک ہسیا اور دیگر آگے پڑتا ہے اسپرٹن لڑوم
انفس اور دوام حرارت کا ہوتا ہے۔ اور پھر جو جگہ عروق میں جمادہ مستغن ہوا ہے اسے قلب کے ساتھ نہایت اتصال ہو خواہ جو بخار مستغن
ہویش تناسل میں پہنچ کر مضر فعال طبی قلب کا ہوا کرتا ہے اور تپ بہن زمانہ قدرت کا پیدائش ہو ناہو اسے عفت جگہ واسطے تو تپ ہو
ہیں خواہ بعد نوبت ہی خواہ بالکل انفعال اور زوال تپ کا ہو جائے یا الغرض اس کے نواس کا انتظام بھی سرورک ہو جائے اور اس کے جو مواد
صورت تپ ہوتے ہیں اون میں کمی اور بیشی اور فاعل اور وقت کہ جسے زمانہ قدرت اور سکون کا بھی مختلف ہو گا کرتا ہے۔ اور اگر کسی تپ جنس
مادہ کی بیل جاتی ہے مثلاً مادہ بلغم جو مستغن تھا اور پھر حرارت کے مضر ہو گیا اور سوت نوع تپ کی بھی بدل جاتی ہے کہ بلغمی کی مضر اور
ہو جائے ہے اور یہ اختلاف نقطہ قلت اور کثرت اور فاعل اور وقت مادہ میں نہیں ہوتا بلکہ جنس اور طبیعت کا اختلاف بھی پیدا ہو جاتا ہے
کسی اختلاف زمانہ نواس کا پھر جو تپ جلیل کے اور کبھی پورے ضعف انفس کے بھی پیدا ہوتا ہے مثلاً اگر فاعل کثیر غلیظ کھلاے تو مادہ میں قلیل
پیدا ہوگا اور مادہ غلیظ چونکہ پشوری اور وہ میں متحمل ہوتا ہے زمانہ صحت کا طویل ہونا لگتا اور ضعف میں خدا سے مناسب بھی پختہ
ہونے سے طول مدت لازم ہوگا۔ جو تپ مقلعہ یعنی اون میں کسی قدر زائد زوال کا بھی ہے اور کثرت اور سوت نوع تپ کے تپ ہونا اور
انفس سے شروع ہوتی ہے اور پیدہ کے ذریعے سے حرارت متحمل اور فنا ہوتی ہے جو تپ برد اور رقتہ ریہے کثرت ابتدا کرتی ہے اسکا
سبب یا بڑھوت غلط ہوتی ہے خواہ پورہ حدت کے غلط عضل بہن نوع پیدا کرتی ہے اور چونکہ حرارت تپ کی سبب بطرف مادہ کے باطن
کی طرف متوجہ ہوتی ہے خارج باطن بہن بہرودت پید ہوتی ہے خواہ پورہ صفت تپ انفس کے پورے پید ہوا ہے خواہ ہولے بارہ کی بارہ سے

بڑے ہوتا ہے۔ جو سردی اور بوجہ لزوج غلط کے پہا ہوا اور کما وقت سردیہ نام رکھنا بہ نسبت برکے اور سہل اکثر لزوج غلط سے کیفیت بدلے ہوتی ہے کہ عرق و عرقین کا نئے سے پہنچنے کے تین۔ ایسے حیات میں شکل مادہ کا نہ رہے عروق کے اس وجہ سے ہوتا ہے کہ جو حرارت موجب غنوث اور حرارت کے متعلق کرتی ہے کہ وہ فیر لایہ سمات شکل آتی ہے عروق ہو کر اور رما دیت باقی رہ جاتی ہے۔ اگر یہ طوبت متعفنہ اندر عروق کے نوسہ تھا و سکا لوزج فیر لایہ سام کے نہایت آسان ہوتا ہے۔ لازماً تپ کے نواسب میں خفت اور تیز ترقی ہو کر کما قلاع اور عروق بالکل نہیں ہوتا۔ اور سو اس کے کہ یہ ضعیفہ القوت ہو اور وقت سردیہ سے اسے آئینہ نہیں کرتی۔ اور حرارت کل اندرون جسم کے بطور مادہ چلی جاسے تو فقط بر طرف اطراف ماضی ہوتا ہوا ہے اور اس تپ میں بر طرف اطراف برسی علامت ہے۔ نمبی بعض حیات میں بر طرف اور وقت سردیہ ساتھ ہی مرکب ہوتا ہوا ہے اس لیے کہ حیواد متعفن ہوا ہے تو مرکب غلط بار اور غلط لایع و دونوں سے ہوتا ہے۔ اور کسی حیات متعفنہ میں ایسی ترکیب جیسے جانے کہ بوجہ وقت سردیہ اور قلاع کے مشابہ لازمہ کے معلوم ہوتی ہے۔ اسکی مثال ایسی ہے کہ مثلاً ایک مادہ میں غنوث پیدا ہوتی کسی خاص مقام پر تپ جب اس وقت متعفنہ لگتی ہے بلکہ ان ایک اور غلط اور کسی جس سے عروق غیر متعفنہ میں غنوث نشو و نما ہوتی اور جس قدر زمانہ فرو ہوئے حرارت اور غنوث غلط اول کا تھا اوستہ زمانہ میں یہ دو سرا بھی متعفنہ ہوا اور تپ اسکی غنوث کی وجہ سے ہوتی اور غلط اوجھی ہلکے پھر دور و غنوث غلط اول کا آہونچا اور کسی طرح دونوں اختلاط کی غنوث کا اقصا مل جاتا گیا۔ ایسی صورت میں اگر تپ نفون متعلقہ میں اگر بصورت لازمہ دائر ہو گئی تا انیکہ ایک تپ زائل ہو جائے۔ اور بہت وجہ سے حیات متعفنہ میں ترکیب ہوتی ہے اور کما تفصیل بیان اول باب حیات مرکبہ میں کیا گیا۔ حیات کے دور سے طولانی اور قصیر بھی ہوتے ہیں۔ طول اور کجا جو غلط مادہ خرا اور جو تپ یا جو تپ کثرت کے ہوتا ہے خواہ مادہ میں سکون زیادہ ہوتا ہے خواہ ضعف قوت کی وجہ سے شکل مادہ کا نہیں ہو سکتا یا عرق جس کو کثرت ہوتی ہے اور ضعف حس ہوتا ہے خواہ سام میں کثرت نہ ہو کہ بیلہ مادہ کو متعلق نوسے وے۔ اور کوتاہی زمانہ دورہ کی ان ساقوں صدر کو کلی ختم نہیں ہوتی ہے۔ اور قوت میں سرعت اور بطور ہوتا ہے۔ بطور زمانہ نوبت کا یا بسبب قلت مادہ متعفنہ کے خواہ اس سبب سے کہ مادہ کی حرکت بطریقی ہو بطرف معدن غنوث کے اس لیے کہ مادہ غلیظ جو جیس طرح مادہ ریش کا۔ اور سرعت زمانہ نوبت کی اس سبب سے ہوتی ہے کہ مادہ کثیر ہو جیسے باقم سو اے باقم زجاجی کے اس لیے کہ اسکی غنوث کی تپ سے نوبت کبھی بدیہ ہوتی ہے۔ لطیف مادہ صفر بھی سبب سرعت نوبت کا ہوتا ہے اس لیے کہ اسکی حرکت معدن غنوث کی طرف بہت جلد ہوتی ہے۔ بدترین حیات متعفنہ وہی تپ ہے جو لازم ہوا اور سکا مادہ اول عروق متعفنہ ہوا اور اسکے ردا ت متعلقہ تپ کی ہے جو میں غنوث تمام بدن میں منتشر ہو خواہ اطراف قلب کے عروق میں غنوث مادہ کی ہو۔ مشابہہ کو زمانہ متعفنہ میں ایسی شدید جو دایمی ہو عارض نہیں ہوتی اس لیے کہ او کما علاج بنظر سن کے بارہم ہے اور تخمہ اور نہیں کم عارض ہوتا ہے جس سے فنا استحیل بدیجائیت ہوا اور سردیہ پیدا کر کے متعفنہ ہوا جو بعض کا اختلاف حیات غنوث میں بحسب اختلاف اجناس حیات کے ہوتا ہے اور اوجھی ایک جنس میں حسب الخواص تپ کے شدت اور ضعف میں اختلاف ہے ان میں بھی مشابہہ اختلاف بعض کا ہے اور قوت اور ضعف اعراض حیات سے بعض بھی ضعیف اور قوی ہوتی ہے۔ کبھی جنس نائل بلصلا بہ حیوانی ہے انہیں حیات میں خواہ بوجہ ورم گرم کے جس میں حملہ و شدید ہو خواہ کسی عضو عصبی میں ورم گرم ہو خواہ سخت ورم کسی عضو میں کیوں نہ ہو خواہ شدت میں مزاج مرعیں میں ہو خواہ ابتداء نوبت میں غلبہ برکے ہوا جس کے ان

۱
۲
۳

اور کیفیت جو بانی ہے۔ گویا لابت کا بغض میں ہونا کچھ اور بھی نہیں ہے کہ کسی ہوتی ہے اور کبھی نہیں۔ مگر جب تپ کے حملہ اور دم و مہوادی ہو
کسی عضو میں خواہ کسی عضو سخت بن و دم پیدا ہوگا کہ دم سخت تو خواہ بہت سا بانی سرد کا استعمال کرے خواہ کوئی اور شی جو موجب صلابت
بغض کے ہوتی ہے واقع ہوا و سخت البتہ بغض میں صلابت بخوبی پیدا ہوگی اور ستر سحر سے سہگی۔ نہ مانا جاوے اور تیز دین اختلاف بغض کا ستر
اور رطوبت خواہ صلابت اور دین میں خواہ دلائل حمیات خنثہ سے ہے اور دلائل قویہ سے حمیات غنوث کی ہے جو گویا اختلاف حمی غب میں ہوجہ
نفت اورہ کے تجربی ظاہر نہیں ہوتا ہے۔ جب تک بغض میں قوت اور سخت نامکورہ پیدا نہ ہو مگر کرنا یا تپ کہ کبھی می یو سید باقی ہے اور
اوسکا اختلاف حمی غنوث کی کیفیت میں ہوا۔ بولائی تیل میں حمیات غنوث کی بائکل پلغض خواہ قلیل بلغض ہو اور بیشتر صردت اور صبر میں پیدا
ہوتی ہے۔ ضروری بات یہ قابل یاد رکھنے کے ہے کہ جو دم حمایا مادہ مملک میں اوشے بدلان اسکے کہ کوئی عضو از کار رفتہ ہو یا سے نجات کتر
صعب ہوتی ہے اور یہ وقت تپ بعد سکون و دم کے ذوات اجنب وغیرہ میں رہتی ہو جا سے بالیقین جانشا چاہے کہ ایسی مادہ یا کل نزل
نہیں ہوا بلکہ اسے طرف مائل ہوا ہے جو ان در و دک کا ظاہر ہونا ممکن نہیں۔ علامات حمی لازمہ دائمی تپ میں اختلاف بغض کا جیسا
اوس تیکے لائق ہے جو ظاہر ہوا اور کثرتاوقات بغض میں نظر اور وزن مناسب نہیں ہوتا اور بقا اس تپ کا جو میں کھنڈت تک ہوتا ہے
کہ اور ترقی نہیں اور جو احوال متعلقہ میں بیان ہوئے اس تب میں نہیں ہوتے نیز اسکے قبل ناقض و دشمن سرور وغیرہ نہیں ہوتے اور لازم اس
تپ کا اور نشات اختلاف برتت ستر دیکے کہ کبھی کبھی اور خورد زیادہ ہوگی اور پھر کہ سہی یہ تپ ہی اس کے لازمہ ہونے پر چند ناموں
مشترک اور چند امور خاص کا میان۔ جو تپ ہوجہ غنوث صفر کے ہوا و سکی حرکت اکیڈر و زریاں ہوتی ہے خواہ اجنب
نوبت کی حرکت بھی ہو جیسے غب ناہ میں خواہ ابتلا ارش تداوی کی نوبت جیسے غب لازم من مگر ایک تپ صفر اوی جسکا نام ہرقہ ہے
اسکی حرکت بہت پوشیدہ ہوتی ہے اور تپ یہ پیشل حمی مطبقہ لازمہ کے ہے تپ خالص جسکا مادہ بلغم وغیرہ سے خالی ہو بہت تیز ہوتی ہے
اسو اسطے کہ اسکا مادہ لطیف ہوتا ہے اور اسکی حرارت بہت زیادہ اور لغت ہوتی ہے اسلیے کہ مدہ صفر قوی ہے مگر یا اجنبہ اس میں خوت
ہلاکت کا کتر اور اعراض زری سے سلیم ہوتی ہے۔ اسلیے کہ صفر اوی غلط سبک جو طبیعت پر اور کس بقدر زمانہ راحت کا بھی آہن ہوتا ہے
غلب غیر خالص کی در میں طول ہوتا ہے نہ تپ غب خالص کے اور غب خالص سات نوبت سے بڑھ کر بہت کم ہوتی ہے۔ مگر ایک معالجی خواہ
تیز دین فطالیق ہو۔ اور ادا کہ کبھی ایک ہی آہستہ دین جاتی رہتی ہے۔ جو تپ غنوث خون سے پیدا ہوتی ہے وہ دائمی اور لازم ہوتی ہے اور
حرارت اوشکی بہت اور تمام گترشی کے ساتھ تیز صفر اوی تپ کی ہی آہستہ نہیں ہوتی اور کبھی وہ موسی تپ چاہی دن میں جاتی
رہتی ہے۔ یعنی تپ جو ہر روز و رات طمٹ کرتی ہے یعنی ہر روز ایک وقت خاص کی محافظت کے ساتھ آتی ہے اور اسکی حرارت نسبت صفر اوی
تپ کے نرم ہوتی ہے مگر صردت دورہ کی اوشکی غلطی ہوتی ہے اسلیے کہ مادہ بلغم جو چیز و جت اور برودت کے دین میں تخل ہوتا ہے اور یا نیم
پنہ تپ صفر کے کثیر ہوتی ہوتا ہے اور ضرور ہلاکت و ریش کا بھی اس تپ میں زیادہ ہے اسلیے کہ زمانہ اسکے زوال کا خواہ زیادہ فطریہ خوت کا
بہت کم ہوتا ہے اور اسکے چہرہ فساد اور غصت بھی فرمعدہ میں ضرور ہوتا ہے جسکی وجہ سے اکثر اعراض زری سنگل مثل غشی اور حقان
اور توطا استہا پیدا ہوتے ہیں۔ بلغم لازمہ جسکا لثتہ ہوتے ہیں نہایت مشابہت سے ہوتی ہے جو کثرت میں البتہ تری ہوتی ہے اور کبھی
بلغم مائل سیودا بیت ہوا تو پچھترش میں بھی صلابت مثل دین کے پیدا ہوجاتی ہے اور اس وقت لثتہ اور وں کا باہر لادن میں پرمی
بشوا ہوتا ہے خواہ تپ حیات غنوث خاص کے جو تپ دن کے گنگے مذکور ہوتے ہیں وہی بلغم قوی ہونگے جسقدر مادہ بلغمی خاص

۱۷

انہوں کا اوستہ قدر نما تھا ایک فوٹ سے دوسری فوٹ تک کم ہو گا جیسے جلد چلی تو بہت گرمی ان اگریوں سے مٹا ٹھنڈا مندر سے کہ آبل میسر او برست بھی ہوا سو وقت زرا نہ فوٹ کا طولانی بھی ہو سکتی ہے۔ علاج سوداوی مادہ زمین ہوتی ہے اس لیے کہ مادہ سرد و آبی جس سے طوفانی ہوتی ہے اور بھی بن جائے ناظم سال ہر ایک آبی ہوا دیکھ کر خاص کی مدت کم کر قسم کے راجح من اندیشہ بلاکت کا کم ہوتا ہے اور اس واسطے کہ زمانہ راحت و سکون کا زیادہ ہوا اور اس وقت بھی اور زمین استقدر زمین ہوتی ہے کہ جسے پیچھے اعراض شدید و مہیلا ہوں۔ راجح اور جب دائرہ ہوا منفر و ندیدہ ستے اور دستوں کے اور نیسے اور ملد ریل کی کٹوتی ہوتی ہے۔ تب مہر صفر فرادی ندیدہ سامور مذکورہ یا الیچی راجح ہوتی ہے اور کبھی رعات سے بھی نہ اٹل ہوتی ہے اور اس کا جائنا ضرور ہو کہ زرا شاہنا جب راجح بن طوفانی ہوتا ہے اور زمانہ انتہا کا مطبقت میں اور راجح ایک زمانہ یا تب مہر قوت میں اور راجح طواف اور انتہا دونوں کا واسطہ زمین میں طوفانی ہوتا ہے اور زمانہ بران کثرت بہت ہوتی ہے کہ زمین لازمی اور دائمی ہوا و زوا و جذبہ بالکل اپنی حرارت بدستے اندر کے الیکٹریکے سقدتے نخت اور تیز ہوا ہوتی ہے کہ زمین اگر دیکھا جائے کہ زمین تیز ہو تو خصوصاً تب جو چوبہ درم ہوا ہوتی ہے کہ پیلہ ہوتی ہے اور انیام کا راجح زمین ہوتی ہے جلی انیام کے مخصوص ہوا و نیسے زمین میں منس کو نہ ادا دینا واجب ہے اور طبیعت و جذبہ خالص ہوا کے جوہر کے حکم خندا کا ذیہ بیکہ راجح کر کے کہ حرارت کے نتیجے میں کل تو ہر صحت کے بطور نفع ہوا ہے اگر توہ زمین خرد و راجح ہوتی ہے یا جن چوں زمین سردی دینا واجب ہے اور زمینا جیاس اس فرض سے کہ سردیائی کی برودت سے اور زمین غامی پیلہ ہوتی ہے اور مادہ خود سردیائی کے ترک کے مٹھٹھا طرارت کا اور کسی ہر جہ سے بھی نکلیا جاسا اور وقت خود مہر و زمین ہوتی ہے۔ یہ برودت غذا دہی اور سردیائی پلانٹ کی فرض زیادہ ہوا و نیس مادہ اور خام زمین نامادہ کا استہلا ضرور بخلاف مقام پر مقدم ہی حتم ایسا ہونے کے لئے زمین اور سردیائی بھی پلانٹ میں اور زمین مقام خاص کو ہم آگے کر کہ زمین کے اعراض جسمات کے دلائل کا بیان تمام دلائل جسمیات کا اندیشہ ہے کہ قبل ساراض ہونے تب سے کہ سو تہمیری کیا ہوتی اور زمین کی کیفیت بھی اس کے بعد جو احوال اور اعراض میں تب میں ہوجا رہے ہوتے ہیں مثل دروسر و بنیام و زنجالی وغیرہ کی اور کو دیکھنا چاہیے اور فرض بلدا و فصل تغذات اور بنیام اور بل ادر و تار بر زمانہ اور رعات ایسا نکالنا تاکہ جاسا اور دیکھنا چاہیے اور احوال تب کے کہ زراہ اور زمین کے بعد ہونے میں کیسا ہے اور فوٹ کیسی ہوتی ہے اور اشتہا سے مٹھا کم کر کے زمین میں کیسا کہ کیفیت ہر سو تغرض کو زمین ہے اور زمینا اعراض و مقارنت مثل دروسر اور زنجالی اور بنیام اور قلعن اور ارض طلب و راجح و کابھی نکالنا چاہیے ہے اور جسمیات کی واسطے مختلف احوال میں جو مختلف احوال پر دلالت کرتے ہیں بعض اعراض تو جسمیات کو مٹھا اور صفر ہونے پر دلالت کرتے ہیں جیسی کیفیت حرارت اور قدر حرارت کی کہ بعض حرارت میں لہجہ شدید شروع تب سے آخر تک برابر رہتی ہے کہ ایک قسم کی حرارت تو ایسی ہوتی ہے کہ ایک زمین لہجہ شدید پیدا ہوتی ہے پھر ضعیف ہوا ہوتی ہے اس لیے کہ مادہ تھمل ہو کہ حرارت میں متوال پیدا ہوتی ہے اور ایک قسم کی ایسی حرارت ہو کہ اور زمین بالکل اندر زمین ہوتی ہے اور ایک قسم میں تو ساتھ حرارت کے راجح بھی خوس ہوتی ہے اور اگر تب پلنی ہوا ہے اور ایک قسم میں جو بہت پائی جاتی ہے اور بعض اعراض ایسے ہیں کہ جو انیام جسمیات پر دلالت کرتے ہیں جیسے وہ اعراض کے قبضہ سے مخصوص ہیں مثلاً ابنا سے فوٹ میں نجس ہے جیسے کاٹے سے حصنا یا پھر جری کا پیرا ہونا خواہ لذیہ کا فنا ہونا بعض اعراض نہایت جسمیات پر دلالت کرتے ہیں جیسے قلعن اور بنیام اور پھر کابھی کے ساتھ ظاہر ہونا کبھی اوراض نشیج اور تیز مفر و ریل ہوتی ہیں مثلاً احوال لول کے جوا و پینٹے ذکر کیے ہیں۔ کچھ اعراض ایسے ہیں جو بحران پر دلیل ہوتے ہیں جتنا کہ آگے ذکر کریں گے کچھ اعراض ایسے ہیں جو سلامت یا بلاکت مریضین پر دلالت کرتے ہیں ان سب کو آخر میں جس فرض کے بیان کریں گے سمجھنے کیلئے حال بدن کا فرضی یا فرضی بر وقت غیر بر وقت اور رنگ کے بھی بہت حکام میں شلاش شخص کا

رنگ سپیدی او بر سر است و صاحب کس طرف متغیر و معلوم کرنا چاہیے کہ اخلاطین برودت لگی ہو اور چار ضروری سینے روح اور خون کم ہو گیا ہے یا چہرہ پر شیشہ بیٹے بھر کران اور اشتغال پیدا ہو جیسے جسمے نمی میں ہوتا ہے یا جھٹ پٹ چہرہ لاغر ہو جائے اور ناک چلی ہو جائے بہ بات باشدت حرارت پر دلالت کرے گی یا ایک اخلاط قرین ہوں اور جھٹ پٹ نقل ہوں یا میں اور مسامات کھلے ہو سہ کم ہوں اور سپر دلیل ہوگی حرکات بدنی یا نفسانی بھی بہت سے امور پر دلالت کرتے ہیں اور کما موائج عادت کے ہونا یا غاف عادت ہونا یا خود حرکات کا بالکل نفاذ ہو جانا ہرگز کسی خاص حالت مرض پر حرکات بدنی دلیل ہوتی ہیں جیسا ہم آگے ذکر کر چکے ہیں بعض اراض حیات کے ایسے ہیں جنکا وقت زیادہ ششہ میں ہو جیسے نہی ان اخلاط اور جن جہت اسکے کہ حرارت سے اتھاب شدہ میں عین بوقت ششہ پیدا ہوتا ہے بعض اراض ایسے ہیں کہ روکا وقت زمانہ تا میں ہوتا ہے جیسے پھر سری یا سردی معلوم ہوتی اور عین گھری اور احوال حیات میں اکثر شہرت ضعف دلخ کے پیدا ہوتی ہے اور حرارت بظرف مانن کے جہان مادہ ٹھہرا ہوا ہر جمع کرتی ہے اور مدت سے بخارات معوہ کرتے ہیں اور جو اس منظر اب کے جو بدین شرح ہوتا ہے اور زیادتی اشتعال حرارت کی اور کونکر کرتی ہے اور کبھی اگر کسی کا دلخ میں نفس بار ہوتا ہے اور اسکی برودت زیادہ اس شہت کے حدت پر عین ہوتی ہے اس طرح جس خطا میں عفوئت آنیوالی ہوا اور بواو کے دو گرم ہونا کیلئے وہ غلط کار بار ہو تو پھر سری اور سردی اور پینہ کے حدت میں عین ہوتی ہے جن چیزوں سے حال تپ کا معلوم ہوتا ہے یا یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ تپ کس قسم کی ہے اور وہ چیزیں بھی ہیں کہ تپ کی حالت کو گرمی اور تیزی میں خیال کرنا اور یہ دیکھنا کہ اس تپ کا وقوع اسباب خارجی سے ہے جو بالفعل پیدا ہوئے ہیں یا اسباب سابقہ اس تپ کی حالت میں اسی شرط پر کہ تپ کا مسموم ہونا یا اس تپ کا لازم ہونا اور غاف ہونا اور اسکے فترت یعنی زمانہ غفت کو دیکھنا چاہیے اور خاطر کرنا چاہیے کہ شروع میں تپ کے لڑو سردی پھر سری ہوتی ہے یا نہیں اور کون چیزیں وقت ہوتی ہے پھر تپ کے اوترے ناک وقت دیکھنا چاہیے کہ بہت پسینا اور ترقی ہو یا تھوڑا یا با پسینے کے اور ترقی ہے اور یہ نیز سابق کا بھی لگی نظر کرنا چاہیے یعنی قبل از تپ کے کیسور تدریج واقع ہوتی اور سن مرضین کا کیا ہے اور جو تپ کا کیا ہے اور فصل کر دینی ہے اور پیشہ مرضین کا کیا ہے اور جن مرضین اور بولوں کی کیا حالت ہے۔ بیان ناقض اور برود اور قشعرہ اور کھسک کا قشعرہ یعنی پھر سری ایک حالت ہے کہ اور سوقت نہیں ایک اختلاف سردی میں پایا جاتا ہے اور جلد اور پسلی میں لگی پھن سی پیدا ہوتی ہے اور اس سے پہلے ہاتھ پاؤں ٹوٹنے لگتے ہیں اور ناک گویا قشعرہ سے ضعیف ہوتا ہے۔ بر دینے سردی اسطر چر ہوتی ہے کہ تمام اعضا میں اور پسلیوں کی پشت میں سردی صاف معلوم ہوتی ہے۔ ناقض یعنی لڑو وہ اسطر چر ہوتا ہے کہ اعضا کی جنبش اور لڑو سے کم مرضین روک نہیں سکتا اور اس وقت اکثر حرکات غیر ارادی واقع ہوتے ہیں کبھی سردی قوی ہوتی ہے اور لڑو قوی نہیں ہوتا جیسے یعنی چون میں اور ریح میں۔ لڑو کی شدت کے اسباب سے ایک یہ بھی ہے کہ فصل میں قوت واقعہ بہت ہوا اور جتنا مادہ ناقض میں لڑو زیادہ ہوگی اور جتنا لڑو زیادہ ہوگا۔ خون کی گرمی اکثر ناقض کو روک نہیں سکتی اسلئے کہ برودت لڑو کے خون داخل بدن میں واسطے محافظت برودت و ریس کے پلا جاتا ہے اور اسی جہت سے رنگ بدن کا لڑو ہوتا ہے۔ یہ بھی جانا چاہیے کہ جو غلط بار و سبب لڑو کا ہے اگر چہ وہ قبل از لڑو کے بدن میں موجود ہوتا ہے اگر تک بیان خاص میں ٹھہرا ہوا اور اسکا بدن ہوتا ہے اور وہ عضو جو مکان اس غلط کار ہے چونکہ بدت سے جو لڑو کسی سردی کا ہور ہا ہے جو کھل سکی سردی سے متاثر نہیں ہوتا ہے اور اسکی برودت اس عضو کو محسوس نہیں ہوتی بان سوقت اس غلط بار کو حرکت ہوا اور تپ مکان خاص کو چھوڑے خواہ حرکت قوی ہو یا ضعف کسی سبب سے مثل حرارت

کے جو اخلاط کو مشرق کر دیتی ہو کر ادا کیے ہو جسے اوس مدت جو معدن اس غلط سے نہیں لانا ہوتا اور اسکی برودت کا اثر کچھ اجابت اختلاف
 مزاج کے اسکی برودت کا احساس کر کے ستا دینی ہوتا ہے اور اسی جہت سے لرزہ پیدا ہوتا ہے۔ کلیات کے فن جن جہان اصول کلیہ
 اعظم طب کے بیان ہوئے ہیں اس سلسلہ کی بخوبی توضیح ہو چکی ہے۔ بیشتر سبب بغیر مزاجی کے جو زمین پھیلا ہوا ہوا لرزہ پیدا ہوتا ہے اور
 اوتیہ نہیں ہوتی اور اکثر ایسے لرزہ کے دورے ہوتے ہیں کہ اس لرزہ کی قوت اتنی نہیں ہوتی کہ بعد ازاں کے تپ آئے۔ جو مادہ
 انہنگ اور کسل میں جن بجانب قلب پیدا کرتا ہے جو جب وہ کثیر ہو جائے اور کثرت نہیں ہوتی تو فقط لرزہ پیدا کرتا ہے اور اگر اوس میں عفو نہ
 رہے تو اسے قساوت و سکی ازیت ہو چکی کہ ناضق واقع ہوا کرے۔ کبھی سرد اور ناضق کبھت اندر چلے جانے حرارت کے واسطے ہنرمندانہ کے پیدا
 ہوتی ہیں یا حرارت غریزی کم ہوا اور غذا کھائی جائے اس کے ہضم کیواسطے اجتماع حرارت کا اندرون جسم میں ضرور کم ہوتا ہے تو سبب بھی بر
 از ناضق پیدا ہوتا ہے۔ ناضق اور برودت سے بیشتر واقع ہوتا ہے اسلیے کہ پیٹے غلط عام مفضل پر گرتا ہے اور اوسکی برودت نظر مزاج حاصل
 لے دوت ہے اسلیے کہ مفضل ضعیفی ہے اور گرم مزاج ہے اور غلط عام مہینے بغیر باردا مزاج اور باردا ناضق بھی ہے پھر جسوقت اس غلط میں
 - سوت شروع ہوتی ہے اور گرمی پیدا ہوتی ہے پختی پختی گرمی اس میں آتی جاتی ہے اور سیدر برودت اور ناضق کم ہوتا ہے۔ بھی لرزہ تپ کے
 بیشتر اس جہت سے آتا ہے کہ غلط معدنی میں لرزہ شروع ہوتا ہے اور قوت نافعہ جو مفضل میں ہوتی ہے جو جیسے آدمی ہست گرم
 مانی اسے تپ میں پڑے خصوصاً اگر پانی شور ہوا اور خوب گرم ہوا اور وقت بھی لرزہ کی کیفیت پیدا ہوتی ہے۔ کبھی جو غلط کم لندہ کبھی ہے
 کیسب جہت سے بھی حادثہ تیزی یعنی خون اور ریح بظرف باطن سے گزرتا ہے اور اسوقت استیلا سے برودت ہوتا ہے اور ایسے وقت
 میں ناع اور برودت ساقی ہوتا ہے پھر یہ تو تمام بدخین محسوس ہوتا ہے اور لذت اندک کی جعلی میں پایا جاتا ہے۔ کبھی اور ام باطنیہ کے فنج
 کیواسطے جب حرارت متوجہ اندرون جسم کے ہوتی ہے لرزہ پیدا ہوتا ہے۔ کبھی لرزہ اور پھر سری لازم ہوگی تو صحت پر دلالت کرتی
 ہے اس نظر سے کہ نشون ہوتا ہے اور تپ کا داخل خون سے جدا ہو کر خارج حروف میں آتا ہے مگر لرزہ اگر نافع اور اور وقت برسر ان
 ذوق ہوا اور اس لرزہ کے بعد تپ میں خفت ہوا اور وقت دریافت کرنا چاہیے کہ انتشار اور کا مبالغہ عروق میں اس جہت سے نہیں ہوا
 ہے کہ قوت نے غالب کر لیا کہ وہ پریشان کیا ہے بلکہ یہ جانا چاہیے کہ مادہ میں اس قدر کثرت ہوئی ہے کہ بطن عروق مثالی ہے اور کما کر چل آتا ہے۔
 ایک قسم کا لرزہ ہے جو موت پر دلالت کرتا ہے یعنی جہل لرزہ بعد ضعف قوت اور سقوط حار غری کی کے دتیر بعد سقوط نفس کے واقع ہو
 اور کبھی بعد موت ضرور ہوتی ہے۔ پھر سری کیواسطے اسباب بنسب ناضق کے کم دکھار میں تھیر اور پوشت کا مہیا جان اور دوران
 اکثر ہوا جان حیات میں وہ کسی کی خبر دیتی ہیں۔ مشائخ کی تپیں اکثر ذوق قیہ یعنی چرشیدہ ہوتی ہیں۔ کبھی تپیں طول اس جہت سے
 ہوتا ہے کہ اندرونی اعضا میں کسی جگہ غلط یا دم موجود ہوتا ہے مناسب ہے کہ کیا کو کچھت لٹائین اور دونوں پاؤں او کے پھیلاویں
 اور ہاتھ سے دیکھیں کہ دم کس مقام پر ہے اور اس کے مناسب اوس عضو کے تیز کریں۔ چیکے مرض میں جب زبان سیاہ ہو جائے
 اور تپ خفیف ہوا و سکا نام حماے مدفوش ہے۔ کبھی تپ اور فلیج ددون مع ہوا تاکہ میں اسوقت پہلے علاج تپ کا کرنا چاہیے جو دو اہل ان
 دونوں بیماریوں کے مناسب ہے۔ پھر کتب میں جن کا گفتار استعمال کریں اور چنے کا پانی روغن نیرون کے ساتھ اگر تپ مغل اس دو اکی
 قوت کی ہو۔ سر نہ لانے سے نہیں چکا کثیف جاہ ہوتی ہے حرارت سر میں یہ ہو کر پلٹ جاتے ہیں اور تپ میں شائستہ ہوتی ہے
 عام طور کا علاج جماعی عفو نہت کا ان ہون میں علاج کی غرض کبھی توبہ ہوتی ہے کہ تپ جاتی ہے اور اسوقت تیر ہوا

ترتیب دو روز غذا سے کھاتی ہے اور کبھی غرض علی سے یہ ہوتی ہے کہ مادہ تپ کی اصلاح کرے خواہ او کا نفع کیا جائے یا استفادہ خواہ کیا جائے اور نفع مادہ تپ میں اور نفع دو دنوں کا ہونا ہے غلیظ کا نفع یہ ہے کہ او سکھو زمین بترہہ مستند کرین اور زمین کا نفع یہ ہے کہ او سکھو بقدر معتدل غلیظ کرین مسترح کہ متا ہے زمین اس فصل کے جو بد حالت اس سلسلہ میں ہیں آتے ہیں میں کبھی تپ کی خواہش ایسی تپیر کی ہوتی ہے جو او کا نفع کی خواہش متوجہ نفع یا استفادہ یا قلیل کے جس قسم کی ہوتی ہے ان دونوں میں تناقض ہوتا ہے مثلاً تپ سے تپیر ہو جاتی ہے اور نفع غلیظ استعمال گرم دماغ کا چاہتا ہے اور اس واسطے کہ اکثر دماغ نفع یا سہل گرم اور تپ ہوتی ہے بلکہ یہ مضر ہے کی دو این نفع اندہ استفادہ کی قوت اکثر ہے ایسے وقت میں رعایت اہم کی کرنی چاہیے یعنی جسکی مضر تر یا وہ جو پہلے او سکی تپیر کرین کبھی تناقض مقتضی اور مادہ میں اس قسم کا ہونا ہے کہ تپ کا مقتضی ہونا ہے کہ آہ تپیر خواہ آب کا سنی یا آب کدو یا آب خیاری وغیرہ سے تپیر کی ہے اور یہ آب خواہ کدو یا کدو یا کدو اور مادہ کے نفع میں کثرت استعمال سے نمانی دن ہوتی ہے اور اس کا مقتضی ہے کہ تھوڑے تھوڑے مئے جا میں لیکن اگر مادہ میں کمی ہو تو اس کا دینا صحت مند منع نہیں ہے مگر مصلحت سے ہوشیاری طلب ہے تپ کہ آب فو ا کہ ایک ہفتہ تک محسوس کر دینا چاہیے اور آب جو پورا کفایت کرنی چاہیے اتنی مدت میں حال مادہ کا بخوبی دریافت ہو جائیگا۔ جسے فو ا کہ عدم کو مضر ہے مادہ میں غلیظ یا پیدائش کے تپ اور وعدہ میں نساو پیدائش کے جو تپ فائدہ ہو کر مضر نہیں ہوتا ہے۔ بیشتر سبب اتفاق ایسی بھی ہوا ہے جو جاتی ہے کہ بار بار الازات بھی ہے اور نفع اور غلیظ اندہ استفادہ بھی کرتی ہے جیسے کچھ نہیں سادہ مضر جاننا چاہیے کہ اکثر تپ میں اس قدر شدت اور حدت ہوتی ہے کہ نہایت اصلاح مادہ کی نہیں ہوتی بلکہ اس وقت اعلیٰ درجہ کی تپیر کرنی مناسب ہے خصوصاً اگر مریض میں اتنی قوت ہو کہ مقابلہ مرض کا کر سکے اور اذیت مرض یہ صبر کر سکے۔ اگر قوت اس قدر ہو کہ مقابلہ مرض اور صبر اذیت مرض میں قطع سبب کو مقدم کرنا چاہیے اس طرح کہ نفع کا نفع کیا جائے اور غذا تک کہیے اور تپیر مٹائی ہو جو مٹکل مادہ کو مٹ کر ہے۔ اگر قوت میں کمی ہو تو جو مٹائی قوت خواہ مستطوت کی حلاوت کی تبدیل کرنی چاہیے اور قوت کو از سر نو باریہ غذا کے پیدا کرنی چاہیے جب قوت کس قدر کم ہے اور اس کا مخالف وقوع ہو جائے پھر از سر نو پیدا اصلاح مادہ پیدائش چاہیے۔ ان تپوں میں تپیر ایسی ہوا کہ اس سے کھلی چاہیے کہ نہیں قوت کی کیفیت ہو جیسے قوت کا فورہ نظران وقوت طلبا شیر وغیرہ البتہ بعد نفع کو استفادہ کے ایسے دکان کا استعمال ہو سکتا ہے۔ یہ کبھی ضرور جاننا چاہیے کہ طبیعت کا علاج مخالف تپ دن کے علاج کے ہے اور ایسے کہ وقت میں مادہ نہیں ہوتا اور اس کا علاج ہے کہ کھلے مرض کا علاج کیا جائے یعنی تپیر تپ سے فقط او سکا علاج ہونا ہے اور جاسے طبیعت میں فقط علاج لبتہ مرض نہیں ہوتا بلکہ او میں قطع او کی بھی تپیر ضرور ہوتی ہے گو تپیر قطع مادہ کی مناسب مرض کے تپوں میں تپیر حازین اجازتے حازنہ صعب یا ستر فرم مئے مایوں۔ غذا قوت کی دوست بھی ہے اور دشمن بھی ہے دوست تو اس دور سے ہے کہ قوت کو تپیر بگھنٹہ کرتی ہے اور دشمن اس وجہ سے ہے کہ قوت کی دشمن یعنی مادہ کی دوست ہے اور ایسے کہ ستمیں مادہ جو کھرا کھلت توت کی کرنی ہے اس سے معلوم ہوا کہ مادہ اور قوت دو دنوں کی غذا میں جو مایوں نظر غذا کے مہر پر ایک قاعدہ مقرر کرنا چاہیے ہم ایک باس جدا گانہ اس وقت قاعدہ کے بیان کو اسطے لکھتے ہیں۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ علاج کسی تپ کا ہے او سکی شناخت کے ممکن نہیں جب تک کہ تپ سمجھی نہ جائے تپیر لطیف کرنی چاہیے اور اس باب میں کوشش کرنی چاہیے کہ مرضی توت توت سے کہ اگر نہ ہوا اور تپیر توت سے علاج مادہ کو چھیننا تھا ہے جہاں تک ممکن ہو اور علاج کرنا چاہیے اور سب باتوں میں رعایت توت مرضی کی ضرور کرنی چاہیے پس اگر قوت توتی ہو اور تپ دومی ہو یا جو غلط غالب نہیں ہو اس کے پورا ہونا اس صورت میں قصدت ضرور ہے خصوصاً اگر بول میں سرخی ہو

اور وسطیٰ ہوا اور زر و رنگ ناری ایسا تو کہ ہر قسم کے تھپے پھر کا خون معلوم ہو یا ہنتر سے چین مدت کا گمان ہو۔ بعد ہنتر کے لطیف لہ سوال
کرنا چاہیے خصوصاً اگر ہنتر کے ہونے سے خشکی پیدا ہوئی ہو اور اسے سہل شل آب بخوار کر جوڑی ہی شیر خست۔ آب بخوار کیا نہیں ہو کر نہ پانی ہے اگر
ہنترہ اجڑا سے طبیعت نرم ہو تو شربت بنفشہ برجانا چاہیے اور شلوب اس تیز تر سے کھین طبیعت ہنہہ اسمال دو اور نہ سخت سہل۔ مٹھو
منایر سے اپنے ہنتر کے لیے۔ مقام پر وقت کے استعمال کیا جائے کہ وقت تک نرمی اور تیزی قوت میں مناسب کالی انڈر جو بعض وقت جو شکر کے لہغے اور
کب سے ہوا کے اجڑا میں رومن بنفشہ آب کب جیت رزنی برینہ شکر مرثا بورہ ارشی۔ ابتدائیں جب لہن اجڑا سے طبیعت کب سے پھر دبا
ہن بخاؤنی نسبت نہیف تر ہو اور کب حاجت ہوئی اور اجڑا میں قوی دواؤں کی حاجت اسی وجہ سے ہوتی ہے کہ طبیعت میں انصاف سہل ہوا
تہ لہن کے اور اگر لہنا چاہیے مثلاً کھین کو پھر کھن جو ہر اور مرثا کے ساتھ پانچین پوش کر کے دینا چاہیے اور کب بعد مرثا میں لہن پسینہ
کھانے کی تیز کرینی چاہیے اور قحج مسام کی ایس دواؤں سے جنکی حرارت قوی ہو کر لہنی چاہیے مثلاً پھن پانچنی مالش کی کھاس اور سہید
شرباب میں جو شیر گرم ملان چیزوں سے نکل کرنا چاہیے۔ اگر تپ دیکھ رہی ہو اور مالش اور لہلہ ہرگز مابز میں ہر پھر اگر اول امر سے
یہ معلوم ہو کہ غلط عمدہ کہ شیطاں ہاں جو مثلاً سہل جہنی مواد سانس اولیٰ ہٹی آتی ہو جو کرنا چاہیے بیشتر کھیا خلاف عادت نہ ہو کھن کھن کھن
بادہ آب گرم میں ملا کے کرنا چاہیے اور اگر سہل ان قطکا طرف اس کے ہوا اور قرقر خواہ کر لہنی کا اور پانچنی کی طرف معلوم ہوا وسوقت
ہرگز کرنا چاہیے بلکہ اجڑا سے سہل بلکہ جیسا مناسب ہو استعمال کرنا چاہیے۔ ابتدائیں تپ کی مرضی کو سونے نہ دینا چاہیے خصوصاً
اگر تپ کے ساتھ کھیر ہی ماسردی یا رزہ ہوا ہو اس لیے کہ سونے سردی اور لہنہ میں طول ہوا ہو کہ زیند عانت کرتی ہو اور کب متوجہ ہو
طرف اشتاک اور شنج افنا کو شنج کرتی ہو اور وقت افنا طے کا کینت بہت شنج کرتی ہو اور شتر زمانہ شستہ میں بھی ٹیڈا مضر ترین ہوتی ہے کہ آب
سرد پینے سے مرضی کو حاجت نہ کرینی چاہیے بلکہ غلط میں خامی اور غلاظت ہو وسوقت استعمال آب سرد کا قحج کو سہل کھاس۔ یہ سہی
جاننا ضرور ہے کہ قصہ کے بعد اگر کھینہ نفع معلوم ہوا ہر پھر کھیر کی بد بدبیری آب سرد و ہر پانچنے سے ہوا ہے پھر شتر میں ہوتی
غلط عمدہ کو کیا شنج ہے کہ لہنہ کے اور سہن غلاظت پیدا ہو جائے قحج سرد پانی اس بات کو واسطہ کرنی ہو تا ہر لہن سرد پانی کے استعمال
کی شرط ہے کہ کھیر اور کھیر میں ضعف اور برودت ہو اور کھتاسے باطنی میں ورم نہ ہوا انہیں انھیں میں نہ ہو تا ہر پانچنے میں لہن کے
خون کی قلت نہ ہو اور حرارت تیزی اس قدر نہ ہو کہ کھینہ آب سرد کے ضعف پیدا ہو خواہ مرضی شوگر فیتہ یا عادی آب سرد کی نہ پینے
ہو جو کھیر گرم ملکوں کے پینے والے اور یہ لوگ آب سرد پینے سے فوراً شنج میں مبتلا ہو تے ہیں اور جو لوگ لہنا اور زیند عانت میں اور کھال کھ
انھیں گرم ملکوں کے رہنے والوں کا سا ہے لیکن اگر وہ گرم ہو یا غلیظ ہو تو قحج پانچنا ہوا اور دین تو ناہا ہوا اور حرارت تیزی کب شرت ہو
اور وقت قوی ہو اور اعنا سے اندرونی ورم سے اور آفات سے شنج و مسالہ میں اور مزاج اصلی ان اعنا کا سرد و ہن میں ہوا اور نہ
مرضی غیر مسالہ آب سرد کا ہر ملک آب سرد ہے کا خگر جو ایسے اوقات میں آب سرد سے بہتر کوئی چیز نہیں اس لیے کہ ہما آب سرد کا استعمال
کو شتر زیند عانت روانی شکر یا قوی باہول یا پسینہ کے قحج کو دیتا ہے کہ آب سرد کے پینے سے ایسے وقت میں ان سب خطر قحج سے ماہوکل جا جا ہوا اور
نی انھوں سے حاصل ہوتی ہے۔ بیشتر طبیب بظنر صحت وقت کے مرضی کو اس قدر زیادہ سرد پانی پانا ہوا کہ او سکا رنگ سبز
ہو جاتا ہے اور او کب پھر بند پینے لگتے ہیں اگرچہ ورن میں من خواہ صفت میں ناک کی نوبت ہو تو کب اکثر ایسا بھی ہوتا ہے کہ قحج لہنی
تیز تر سے صغریٰ تپ پانچنی ہو جاتی ہے اور اگر طبیعت قوی ہوئی اور وادہ کو بطرف عرق اور لہلہ اور اسمال کے دفع کیا تو صحت

اور عافیت حاصل ہوتی ہے۔ اگر بعض اعضاء اذرو تو میں درم ہمت ڈکاک حرارت اور پھاس کی بھی حضرت کا اس قدر خوف ہو کہ اس تک
شعبہ عرق ہونا جو گمان قوی اظنون ہو جاوے او سخت درم خوف نہ کرنا چاہیے اور آب سرد پلانا چاہیے اس لیے کہ درم کا زیادہ ہونا یا نام چھانا
یہ نسبت حق کے آسان ہو ایسے مقام پر آب سرد بہت سے مکتبہ کے زیادہ مفید ہے ایسے کہ تشنگی میں خشک ہو کر پانی کو ملنا نہیں چھوڑتا ہوا اور دست
الایضالی بھی ہوا اور تشنگی سرد پانی کے درم کو ازیت نہیں ہو پانی ہر گز اور درجہ کثیف کرنے کی طاقت مکتوبین میں نہیں ہوا اس میں جو اسی طرح جلاب
بہن میں پانی زیادہ ملا ہو بھی مفید ہے جس مقام پر آب سرد کا بلانا جائز نہ ہوا اور پھر پلانا چاہا وہ ان خوف اس بات کا ہوا کہ اسات تہذیب جو جلاب
گے اور اس وجہ سے ایک سہ درم اور پھاس کے ایک دوسری قسم کی تہ پیداکر گیا بیشتر تہ پیداکر سہ درم تہ پیداکر سہ درم تہ پیداکر سہ درم تہ پیداکر سہ درم تہ پیداکر سہ درم
حق ہے کہ آب سرد کا یہ خاصہ ہے کہ جب صغیر عنوشہ ملتا ہے اور اس کے فعل کو فاسد کرتا ہے اور شوری لقمہ اور تانکی اور دشواری سانس لینے کی
آب سرد کو پینے سے پیدا ہوتی ہے اور رشتہ تشنج ضعف مثلاً درجہ ضعف قولون بھی آب سرد کے استعمال سے پیدا ہوتا ہے۔ جس شخص کو حالت
بعثت میں آب سرد ضرور کرنا ہو حالت جاری میں بہت ضرور ہو کر اس کو آب سرد کے استعمال سے منع کریں بلکہ اگرنا حالت کے بغیر میں ظاہر
ہوں اور کبھی جاتی ہو اور درجہ تشنج ہو اور تشنج غاڑو کا ہو چکا ہو اور سوقت آب سرد کے استعمال کی اجازت اس قدر دینی چاہیے کہ گویا
مرضی تو میں بھی جنگ جاوے نہ مانہ انعطاف میں اور بروقت نشور ملات تشنج کے اور بعد استفرغ انعطاف کے خوف احتمال حمام کا کرنا چاہیے اور
شراب قیرین میں بہت سا پانی ملا ہو پانی چاہیے اور مالش بدن میں ایسے تیل کی چاہیے کہ لعل ہو۔ جس وقت استعمال تو امداد کورہ لاکا آسیدہ
عروض تہ میں ہو چکا اور اسکے بعد تشنج اور کثیرت اشتغال ضرور ہو اور بعد تشنج کے اس قسم کا استفرغ نہ کرنا چاہیے جس سے مادہ میں ہی اور
تشنگی پیدا ہوتی ہے اور اس کا بیان اور پھر پلانا چاہیے اس طرح کرنا چاہیے کہ سبب مرض کا مضعف ہو جاوے اور پلانا تشنج کسی مادہ کا استفرغ
کرنا چاہیے نہیں ہر خود گرم مزاج ہو یا سرد یا ایسے کہ اکثر تشنج کے سبب استفرغ کیا جاتا ہو تو جو غلط مادہ استفرغ کے نہیں ہوتی وہ بھی لگ
جاتی ہے اور اگر غلط ناقص ہے ہر غلط صلیغ بھی لگ جاتی ہے اگر استفرغ بلا تشنج درجہ ہو۔ جس شخص کا یہ سبب ہے کہ تشنج غلط سے عرض
ہی ہے کہ غلط غلیظہ قیرین ہو جاوے اور جو غلط قیرین ہو اور اسکے قیرین کی تشنگی ضرورت نہیں ہر قواد کا تشنج بھی نہ کرنا چاہیے ایسے شخص کے
کارہ کو گھڑیں دل نہ سنا چاہیے ایسے کہ تشنج کے قطع میں ہنسی نہیں ہو جو وہ میان کرنا ہے عرض تشنج میت سے مادہ کے قوام کو متسلک کرنا ہے
نما کردہ مادہ وضع ہر ہمت ہو جاوے جو تشنگی اور قیرین زیادہ ہوا اور غلیظہ ظنہ بالزوبت مارا اور پسند ہو قیرین ہرگز سہل لطف تشنج میں بلکہ
قیرین میں کبھی غلطہ اپنے کے بعد اور غلیظہ ظنہ اندک وقت قوام ہو کر اور مزاجت میں کبھی قیرین اور کثیف سہولت مرض کی ہوتی ہے
اگر تشنج ہو سکا تشنج قیرین ہر تشنگی میں انطباق کے مقابلہ جو بہ نسبت وجوب انشیاق قیرین میں ہی سنا اور تشنج کیفیت اور انعطاف کی وجہ
کھٹکی اور تشنگی خواہ برہ ہنسی وضع ہو تہ میں منظر سہری پونگسا تو اسے ضرور معلوم ہو گا کہ تشنج تشنگی کبھی غلیظہ ہوے اور غلیظہ دون
کبھی قیرین ہونے کے کس دشواری سے وضع ہوتی ہے سمیائس کیفیت کا اور کثیفیت کا اور وہ ایسی گری میں ہرگز نا پھر تشنگی تشنج
یہ نہیں سوچتا ہے کہ ابتدا حیات میں نول میں بربوب کیوں نہیں ہوتے اور اگر میں جب طبیعت از خود تشنج اٹھا کر دیتی ہے بربوب پیدا ہوتی ہے
اور کسا اسکے تشنگی سے سبب محمود ہو بعد تشنج پیدا ہونا ہر مرض کا مادہ نہیں ہے اور اس کے وضع سے زحمت مرض میں نہیں ہوتی پھر بربوب
مورد و اور تشنج بابت قرار دیتا ہے کہ وہ پونگے میں کہ تشنج از تشنج طبیعت اسکے کیوں وضع نہیں کرتی اور اداکل مرض میں اخراج اگر سہل
نصا بطرفیت نہ ہو رہن کر کیوں عاجز ہوتی ہے اور اگر تشنج سے تشنگی ہی مطلب ہے کہ غلط میں وقت پالی چاہے تو ان کے سمیات ہوتے

خواہ مہنڈو میں ضرور ہو کہ رومیہ جو صلب طبیعت کا ہر حال ہے کہ وہ ان ایسے وقت کے کہ مادہ میں نشیج آجائے اور وقت
 سہل قبول ہے اس لئے اس میں گہری سیدھے صناعیت طلب کہ جو نام طبیعت ہر اور لفظ طبیعت کو بھلی تندرستی طبیعت کی
 ہر کارہ یعنی ضروری ہر طبیعت پہلے عقدا کر کے کہ استفراغ کسی نخط کا قبول نشیج کے اور قبول رکھنا کارہ سے آثار نشیج کے ظاہر ہوں پہلے ہر
 خواہ نہایت دشوار ہو بھی کر برادر ضرورت خواہ ہوا محرک اہلے نشیج کے کہ نشیج تو استفراغ نام نہ تھا ہر مادہ کو کہ وہ نام سے ہر مادہ نام سے بھی
 عمل جاری کر لیں جس کو تویہی مناسب تھا کہ پہلے نفسان بہ نسبت با بنیان نفس مثل بقراط اور جالیانیوس کے کہ یہ ایک انوال کو نسبت و نسبت انشیج
 نخط فریق کے نظر خواہ انوال کے کچھ تا وقت تک حاصل دفع و نیک حسن اور قہ میں کہ بعد از انوال کا نشت کرنا اور ہی تجویز پر نہ نال
 خواہ حرکات پیش کرنا اور نیک انوال کے اس مخالفت میں راہ صواب پر ہوتا تو ہم اہلے معذرت جانتے اور قد کی مخالفت کی تشبیہ علاوہ
 نشیج اختیار کرنا داخل کے کئے سے پہلے تو مناسب ہی ہے کہ جو بھلی کلام قد میں انوال نظر کر کے کہ کچھ گمان ہے کہ اس شخص نے چند تجربہ بات
 کئے ہیں کہ بدن نشیج کے اخراج ہوا کیا اور تیرہ ہر مفید ہوئی ہے پس اس وجہ سے یہ عقداں سکھانا ہو گیا کہ نشیج کے انشیج کی ضرورت میں
 جا بلکہ ایسے تجربہ بات جو خلاف قوانین عقداں ہوں ان کا اعتبار ہو بھی اتفاقاً قبول جاتے ہیں اور مفید ہوتے ہیں اور کبھی ایک ہی نہیں جاتا
 بلکہ عقداں صحیح اور جاہلہ انوال ہوں ہے جو عقداں پر کھلا کر قہوں اور قہیظ اور نشیج کا بعد قبول نشیج سو ہوتا ہے۔ اگر مادہ میں
 ایسی کثرت ہو کہ خود خود محرک ہو کر ایک عضو سے دوسرے عضو کی طرف منتقل ہوتا نظر آئے اور گمان تہ نسبت یہ نہیں اس بات کا ہو کہ
 مصلحت نشیج کی نہیں ہے یا یہ گمان ہو کہ اگر نشیج میں دیر ہوئی تو یہ مادہ اور ام سرمانی وغیرہ میں کھایا گیا اگر بد میں باقی رہا تو قبل از اس مادہ میں نشیج
 آئے ہلاکت رضی کی ہو جائیگی اس لیے کہ مادہ اس کے نشیج کا بھر زیادتی رشت کے طولانی ہو رہے نسبت زمانہ انشیج ایسے نخط کے جو نسبت
 اس نخط کے قہ میں کم ہو اور عقل ہو پس بدن نشیج کے اسکا استفراغ نام نشیج میں کہ جو نسبت اسکے کہ یہ مادہ کسی عضو میں کھینکے اور
 طبیعت کا مادہ اسکے اخراج پر ہونا یہی ایک مادہ موقع ہے کہ اگر تھوڑی اعانت طبیعت کی تہ یہ استفراغ میں کیا جائیگا مہا نسبت طبیعت ہر کی ضروری
 اسکا استفراغ کر دینا چاہیے۔ قصہ کا استفراغ ایسا نہیں ہے کہ تو میں استفراغ کا کیا جائے یہ سہل میں کیا گیا ہے اور انتظار نشیج سے اسے خون
 کے اور انوال میں کیا گیا ہے۔ اگر ابتدا سے مرض میں خند ہو تو پھر ابتدا سے مرض میں مرکز نہ کرنا کہ یہاں یہ اس واسطے کہ ابتدا سے مرض میں خند سے کیا
 اور اسلئے کہ اگر خند ہو کہ قصہ ضعف قوت بہن ہوتے پیدا کرتی ہے مرض ہلاک ہو جائے اگر ابتدا سے مرض میں خند ہو۔ اسلئے استفراغ کا جاہلہ
 ہے اگر خند خند ہلاک ہوا واقعہ انتہا عقلی استفراغ ہے۔ اگر مادہ میں نشیج نہ تو ابتدا سے مرض میں اولی محرک یا استفراغ نام ہر جو
 ابتدا سے مرض میں ہر ایک غلیہ طبیعت کا ثابت نہوا اور نشیج نام نہ ہو کہ ہر ایک محرک ثابت نہوا جو کہ طبیعت کو چاہیے
 کہ مناسب طبیعت کی حرکت میں نہا سدا اور طبیعت محرک ہو بھی ہے اور سہل خود چھوڑ دینا چاہیے اور اسکی نام بقراط بلکہ کہ گستاہر جس مقام پر
 اور سہل کے نام سے ہر اسکا استعمال دوا سے سہل کا بعد نشیج مادہ کے کہ کہ مرض میں نہیں لائی ہے استعمال دوا سے سہل کا گمان کیا اور
 حسیج جو عینہ کثرت ہر جان میں ہوا اور شاید کہ کثرت اور اس ہوا ہے کہ مرض میں ہر اسکا استعمال اس استفراغ ضروری کی جو ہر وقت
 مناسب میں تجویز کیا گیا ہے ہر اسکا دوسرے عقداں ضروری کی ہے جو خانیہ وقت تجویز کیا جاتا ہے اور جس طرف سے یہ استفراغ ضروری سے محتویا
 کہ گستاہر میں نسبت و تہ نشیج ضروری ہر وقت کو کہ نہا ہے پھر حسب استعمال کسی قسم استفراغ کا ہوا ہے میں رعایت اس بات کا
 ضرور ہے کہ یا تو جب تہ اور جب اسکے اس وقت خواہ جو وقت نہایت کثرت ہوا ہے اور تہ اس وقت کہ گیا ہے کہ سہل

بروز فوت نہ ہو کر پناہ چاہیے اور نہ نصابی چاہیے اور جس طرح خود طبیعت کی استغناء مانہ کا پانی ہوا کے خلاف جہت میں استغناء
اور نہ کرنا چاہیے اور کسی قسم کا استغناء نہ کہ جس سے اطفال میں شوران پیدا ہو روز نوبت نہ کرنا چاہیے خلاصہ یہ کہ برہنہ نوبت اور دور تپ
کے جہاں تک ممکن ہو تپیر غلطی کو فرنی چاہیے یہاں تک کہ آتش جو میں شکر تک بھی نہ لڑیں اور نہ جلاب یا گندہ اوسن کھانا چاہیے
ایسا نہ کہ دورہ میں شامت ہو جائے جہت تک ہو جائے مسامتہ کہ یہ نہایت خطرہ ہے طبیعت کی اعانت کرنی چاہیے غلغلہ لطیف
ستہ مگر یہ ضعف میں افزا ہوا سوقت آتش جو میں شکر اور اگر کسی کا مضائقہ نہیں اس لیے کہ طبیعت کا معین اور طبیعت سے نزع
کرنا طبیعت کا کام نہیں۔ یہ بھی جاننا ضروری ہے کہ اکثر ایسے سہل کی ضرورت ہوتی ہے جو قوی بھی ہو اور ضعیف بھی ہو قوسے تو
اس نظر سے جو کھانا غلطی بالزوجت بقوت وضع کر دے اور ضعیف آٹا ہو کہ ایک یا دو سو تو نہیں کفایت ہو جائے زیادہ استعمال تو سادہ
کیشکلو اکسار کی استغناء نہ کرنا چاہیے تاکہ اس وقت قوت پیدا ہو نہ سکے نسبت ہماری راستہ یہ ہے جہاں تک ممکن ہو ٹاننا چاہیے پھر اگر چاہے خود
یکبارگی خون کیشکلو اکسار نہیں بلکہ اور دیگر خون چند مرتبہ نصاب سے لیکر کھانا چاہیے۔ بہت خون کھانے سے ادرج اور اطفال صغیر
بھی کھانے میں بہت بچکنے کی حاجت نہیں اور باقی ماندہ خون میں ساز و سامان ایسا باقی نہیں رہتا کہ تپ طبیعت جو استغناء کر لگی ہے
بیکار گم ہو جاوے اور اکثر اسکی حاجت پرتی ہے اور قوت آندہ والی بحر انون کی عمل اور برہانت میں ضعیف ہو جاتی ہے۔ دورہ اور تپ
جیسے تھی جمع ہونے سے علاج تک کا کرنا چاہیے۔ یہ بھی جاننا ضروری ہے کہ اکثر لوجہ دورہ عسر کے کم ہو کر تپ ہمزادہ ہو جاتی ہے اور اسوا سطح
ایسی تپہ ضرور کرنی چاہیے کہ دروسرین تسکین ہو جائے دورہ پتے ہونے لڑے گا اگر تپ آئے تو اوسکی مان سے دودھ کی اصلاح ایسی
دو دانے کرنی چاہیے کہ دورہ کے اثر سے لڑے گا مرض جانا رہے۔ اگر تو دورہ نہ پرتی تپ میں درم جگر برہانت کرے اور قوت میں جلت
یہ ہے کہ آتش جو اور کسب میں بلاتین جب تپ میں سکون ہو سوقت علاج درم جگر کرنا چاہیے۔ اگر تپ کے ساتھ قوت لوجہ ہو جائے تک تفتیح
نہا اور براہ صاف نہو جائے آتش جو نہ دینا چاہیے بلکہ سورہ سے فرغ بشرط ضرورت نہ دینا چاہئے اور قوتہ نرم زمین چیلنی زیادہ ہو استعمال
کرنا چاہیے تفتیح کے آتش جو اور لماناس کا استعمال ہو سکتا ہے اور کچھ معمولی سی ستمو نیابھی ڈال دینا چاہیے اور کبھی جلاب میں بیسہ شہد
کو گلاب میں چاکر لفظ ستمو نیابھی استعمال کر سکتے ہیں اور کبھی معمول سے ایسا ملاسنے کی بھی احتیاج ہوتی ہے اگر گراوہ غلط نہو اور
بہتر ہے کہ اگر ایسے کو آب کاسنی خواہ آب بعضی میں جو مشابہ کاسنی سکھ ہو اور کربشاک کرین لجاوے کے گولی بانہ لین۔ ہلیلہ زرد کا
استعمال بھی ایک قوم نے جانو مانا ہے مگر جب تک ممکن ہو اوسکے استعمال سے احترا کرنا چاہیے اس لیے کہ بعد اس سال کے دو سال تک میں
تنگی اور قرض پیدا کرنا ہے اور اسکا لینا اور جو میں خشونت پیدا کرنا ہے اور گلاب استعمال ہلیلہ زرد کے چارہ نہو تو بعد نفع کے مضائقہ نہیں ہے
آب آمار میں نفع زیادہ ہے خصوصاً اگر مع پوست اندرونی کے پتھر میں یا اون اوقات میں استعمال کریں کہ پوست مزاج
پر غالب ہو اور سفر سے زیادتی ہو اور تڑپ بدن کی حاجت ہو جس سہل میں نغشہ اور ستمو نیابھی شریک ہو چاہیے کہ نغشہ کا وزن
ایک شقال ہو اور ستمو نیابھی وزن ایک قیراط کے ہو یعنی ستمو نیابھی کے وزن کو نغشہ کے وزن سے چھل کی نسبت ہو۔ کبھی سہل میں ستمو نیابھی
پونہ بھی داخل کر دیتے ہیں تاکہ قوت نافذہ اور یہ سہل کی برہ جائے اور مدہ کی تقویت ہو اور ستمو نیابھی اور نغشہ کی اصلاح ہو جائے
کبھی ایسی دوائیں جسے تریاویجھانا حرارت کا علاج ہو تو تپ اور زمین ستمو نیابھی داخل کر کے میں خیسے یہ گولی جسکا نسخہ یہ ہے
دو منیا طلبا شکر سودا کاسنی رخ۔ ہر ایک ضعف درم کا فوڑو جو ستمو نیابھی نصف وانگ یا ایک دانہ اسکی گولی بنا کر دیتے ہیں اور سنا

انفوسه شیر خشک و دو درم ترنجبین که نهم درم صندل و صندل شامی و صندل عربی هر دو از آن یک شکر نیز تر تا زرد یک سبب ترنجبین باقی بماند اگر کسی که
 شیر خشک از این ترنجبین که در همین جگه که در آنجا قوام بناست زمین که در سبب ترنجبین که پودری بود اسکالافور و دیگر مواد است قوی و نافع است که یک درم
 پیکر از او قوام کوک که پر سے اوتار کر چرخ کرکته زمین اندر کمان محفوظ زمین رکشته زمین تاکه بوجوہ بخار اسکالافور جو جاسه او را زمین پیکر سبب
 است زمین که خود بخود بود و دو استه جو جاسه مقدار شربت دو درم سے دوعانی درم یک - یعنی بوی بوکس که در شیر خشک است و در ترنجبین است و در سبب
 طبعی و زمین سے مثل ریوڑی کے بنا زمین اور او زمین قوی تر اندر کار کا فورا تا دالین کے اگر ریوڑی مقدار شربت ترنجبین دواؤں مذکورہ بالا کی استعمال
 کی جاسے تو کار سے وزن و دو جو در قوی تر سے وزن ایک لگ کے مسهل جو مضر حکم کہ مٹا ہے و مثلاً اگر ترنجبین زمین مثقال است و شیر خشک
 یعنی زمین مثقال است و در سبب ترنجبین یعنی قوی تر زمین مثقال است و در سبب ترنجبین یعنی قوی تر زمین مثقال است و در سبب ترنجبین یعنی قوی تر زمین
 یعنی نسبت سے کمی اور بیشی کا اختیار کر بعض شراب اس فقرہ کا مطلب ایسا سمجھیں کہ اگر مجموعہ زمین ان اجزا بقدر ملک مثقال کے
 زمین او زمین کا فورا در قوی تر زمین او زمین کا فورا در قوی تر زمین او زمین کا فورا در قوی تر زمین او زمین کا فورا در قوی تر زمین او زمین کا فورا در قوی تر
 کو کر گیا ہے و زمین نسبت اگر کسی بوی طوطا ہے و ترنجبین حقیق یہ دوا سے مرکب جو شکل ریوڑی کے بنا جاسے نہایت مضر و با طبیعت
 پر کر یہ نیوگی - جس شخص کو نفس گری زمین تب سواد سے مضر و خف سے خواہ اور الیہ جو کمان کے خشک پودوں وغیرہ کے در قوی تر
 سرد پوری ہو زمین و زمین با زمین زمین مخصوصه سبب و عرق نکلتا ہو تاکہ بوجوہ برودت خشک سے و غیرہ کے ماکول سے باز رکھا و تری
 اور طبیعت پر طوطا و دشمنی لاسے - قرص بنا کر استعمال دوا کا ابتدا زمین ان ترنجبین موافق زمین ترنجبین و الیہ مضر و نفع اور سبب ترنجبین کے قرص کا
 استعمال ہو تاکہ بہت موافق اور زمین قرص و اس شخص کے واسطے جو مسکی تب معدہ زمین یعنی ہو ایسا معلوم ہو کہ کمی و قوی تر
 جس شخص کی کوئی حادثہ پرائی ہو جوب اس سے تک کرتا ہو تو اس کو کمی تب کا شکر پودا کر کے کریمی یا تپا تپا یعنی مضر زمین ہو جتنی
 تب مضر ہوئی ہو اس لیے کہ سبب اس کا فقط تک عادت اپنی تدریج ضروری زمین مٹا جو اور فقط زمین عادت کے تپا کرنا مصلح است اس کا
 ہو تاکہ جو مجموعہ زمین کے غذا و سبب کا بیان مناسب تر غذا مضر زمین کی وہی چیز جو جو تر جو خصوصاً اس شخص کے مزاج
 زمین طبیعت ہو جیسے اس کے یا کم مشقت لوگ خواہ عورتین کہ ان لوگو کو غذا اسے تر و دو جسے مناسب ہو اول تو بشارت مزاج اصلی
 کے جو دوسری کہ ضد جو مرض کی کیونکہ تب مرض یا پس ہے - جس وقت تب شروع ہو اور طبیعت زمین سوست ہو مگر
 غذا زمین چاہیے تاکہ ایک خوب کھل کر ضلوع ہو جاسے یہ بھی اچاننا ضرور ہے جو لوگ مبتلا سے تب ہوں اور ناک وقت
 نسبت خواہ وقت نسبت مرض لیسے وقت ہو یا جاسے کہ شکر خالی ہو اور مددہ زمین غذا بالکل ہو اس لیے کہ اگر وقت نسبت
 خواہ وقت نسبت مددہ زمین غذا ہوگی طبیعت مضر ہو کر نفع دوا و در دفع مواد سے باز رہو گی و در زمین سختی چاہا کر اسے
 ضروری کہ زمانہ انعطاف خواہ بعد زمانہ انعطاف طوطا لاری جاسے اور اگر سبب نفع ایسا ہو جاسے کہ زمانہ انعطاف خوب کا اور وقت غذا کا
 معمولی ایک ہی ہو اس سے بہتر کوئی بات نہیں ہے - یہ بھی اچاننا ضرور ہے کہ غذا یہ اور تدریج نایب لطیف ہوئی ہو اور نہایت
 طیف ہوئی ہو اور زمین میں زمین بھی ہوئی ہو اس طرح کہ بعض تدریج بال بدولت لطافت کے لیا یہ ہوئی ہو اور کوئی تدریج بدولت لطافت
 کے زیادہ مالک ہوئی ہو نہایت و زمین لطافت تدریج زمین - ہو کہ غذا بالکل نفع دوا و در دفع مواد سے باز رہو گی تدریج طیف ہو کہ غذا مثل
 حالت صحت کے تدریج ہو جاسے وہ تدریج طوطا مالک یا نایب لطافت ہو یہ ہو کہ فقط آب ناکھلا زمین خواہ جاب یعنی مٹوڑی شکر کو گلاب زمین

کہ بلکہ ہی استعمل بینا نافع جو سیاہیوں کی فصل کہ دل باکل مخالف ہر نفس صیف کے چونکہ کلیل قوت کم تر ہوتی ہے وہیں کبیرہ یعنی غلبہ
 ذہنی کی حاجت نہیں ہوتی لہذا اگر محرم کو غسل یہ سنا ہے تا بدل مساوی قلیل قوت کی تا بدل قلیل وقت دیکھا جائے چونکہ قوت کمال
 ذہنی دنیا ہضم کر لے گی اور یہ دنیا ہی سے وقت فراغ حاصل ہوگا اور کبیرہ کی زحمت سے نجات ہوگی شریف کی فصل چونکہ سی جوتی اور
 اور سوت حاجت نہیں بلکہ تیز ہوتی ہے کہ نہ نظر قوت اور فراہم ہو سکے بلکہ ایسی تیز ہوتی ہے کہ جو سین و دونوں امروں کی رعایت
 ہستیہ قوت بھی باقی رہے اور ماوراء زمین کثرت بھی نہ ہو سکے ہاں سے پس تھوڑی تھوڑی غذا چند تھوڑی تھوڑی فصل فریاد میں اولیٰ جو محمدا یہ حکم
 عام ہے کہ سب سے قوت میں ضعف یا پا جائے غذا تباہی کھانی چاہیے۔ یہ بھی ضرور معلوم ہو کہ اگر قوت میں کمی رہے بروز غذا کھانی تو
 ہر غذا میں جفتہ مکن جو طبعیت اور کمی کے عموماً حکم سے لیکن چونکہ قوت اسکی تحمل نہیں بلکہ ایک تو بوجہ مرض اتوں ضعف پلا ہے یا ناہور
 اور تھیل غذا سے زیادہ ضعف ہو جائیگا اور سب سے قوت میں ضعف مذہب غایت ہوگا کوئی مالی سوز میں نہیں ہو سکتا اس لئے کہ علاج اور پیش
 کیہ اسے قوت اور طبیعت اور طبعیت معالج نہیں ہو کر وہ تو نہ ہمہ ہست کہ جو کالات اور اسباب معالجا اور قسم ماورفا کہ قوت تباہ ہو چکا
 ہو پس ششہ کا۔ طیب کا کھا چاشت قوت کی ہے۔ خواہ مانگو وہ بالاکئی قصور کے بغیر جو کرنا چاہیے کہ اگر مرض غذا تو شہ اور کھا
 شہ بہت تیز ہو کر جہ نہ اور سینوں دن تک ہو جائیگا اور اس میں صحیح حکم ہو گا تاہی مدت میں جو در وہاں ابتدا اور انتہا سے شہ
 کی کثرت ہوتی ہے قوت چندان ضعیف ہو جائیگی تو جو طبیعت کو تھیں اوس کسی اور صفت مشغول نہ کیا جاسیے بلکہ ماورہ کے نفع
 اور نہ نفع یہاں سے شہر کھتا ضرور ہو اور ماورہ اسے کم تر ہضم کی کالیف بھی طبیعت کو نہ کر کے بلکہ تیز لیسٹ کرنی چاہیے یا ٹھیک کہ کثرت
 کی کمی ہوئی اور تباہ خصوصاً سوز بخران کے۔ اگر مرض زیادہ ماورہ ہو گیا تو مطلق جو سین یعنی جیہیہا ہو تو کالیف تیز ہو جہ غایت
 مناسب نہیں ہو سوا۔ وقت تھیں اور روزہ بخران کے باقیہ بعض تطیف تیز ہو جہ غایت کرنی چاہیے کہ کوئی موجب عظیم ایسا پیدا
 ہو تو بخران کے روزہ بھی قدر مضر نہ ہوگی۔ اگر مرض فرم نہ ہو تو اول تھیں جن قریب فرم کے ہو پھر تیز لیسٹ جائز نہیں ہے اسلئے کہ بوجہ
 بدہشتہ کے قوت باقی نہیں رہ سکتی ہے اگر تیز لیسٹ کیجا سگر ہر مالک اس بات کا ضرور خیال رہے کہ اول تیز لیسٹ ہو اور آخر میں بروقت
 شہ کے اسٹیف ہمارہ و سیانی کو مرآت غلیظہ اسٹیف سکودہ بدرجہ کثرتی ہر تھیں ہاں میں کا قوت زمانہ شہ میں مختلط ہے اور سب شہ
 آہستہ آہستہ قوت بطن قہن اوہ کے متوجہ کیجا سے اور اوس وقت کسی طرف اور کاتوہ باقی تھیں کہ اگر کسی پیش کی قوت تھیں معلوم ہو تو ایک
 سستہ کثرت عبا بہ فریہ پر کثرت ہو سکتی ہے خصوصاً حمایت اور ام میں۔ پھر اگر کثرت تیز سے خوف ضعف قوت کا سٹھون ہو وقت
 آہستہ آہستہ کثرت مانا سب ہے۔ جب کسی مرض کی شناخت و شمار ہو لینے اور اسکے جاننا در مزن ہر سین اسٹہا ہوا لیسے وقت
 ماحیت ہو کر تاہر سست غلیظہ تیز اور زیادہ کی غذا کی بہتر ہو بشرطیکہ قوت کی رعایت بھی رہے اور اسکا کالی ظاہر ہو کہ اس غذا کا تحمل
 بھی نہ کتا ہے زمین۔ جس شخص سنیہ کما ہو کہ مرض ماورہ فرادی میں ہو کر نہ تھنڈیا اور وقتویت مرض کی نگہار ہو اور غلیظہ تیز ہر
 اس سب سے اسلئے کہ اس ماورہ یعنی کی حاجت نہیں ہے ہر وقت طیب کو اشتیاق ہو طیب آبادہ اخراج پر ہو یا نہ ہو۔ چونکہ اس
 اتالی کہن بھی ہو کہ اشراج قوت کی حاجت نہیں ہے ہم اسکی غلیظہ تباہت کہ کھلیے ہیں۔ یاں اگر امراض ماورہ میں خوف موقوف قوت
 کہ ہر اسوزت قدر نہایت مناسب ہے جن ہر اولن کے ابدال میں غلیظہ فرادی زیادہ ہو تہ تیز لیسٹ اور ترک غذا ہو سکتی
 مناسب نہیں ہو خصوصاً اگر مادی ہر ہدیہ کے چون کہ زمین غذا دنیا جاسے گو شروع تیب کیوں نہ ہو کہ اس زمانہ سے بھی زیادہ

سخت زمانہ شدت میں بھی گزارنا خود بخود ہونے تو در حال سے اولیٰ کیفیت خالی نہ ہوگی اور ذیعیفہ التوہ سے میں اوجہ بے لذائی کا ذیخوش خاری ہو گا اور بہت جلد مر جائیں گے اور اگر کسی ترمو ہو تو چونکہ غذا کے مقوم ہو جائیں گے اور علامات ذیلول بدن سے ظاہر ہو سکتا ہے یہی ایک سے جا سکتی اور انکھین اندر کرکچھو جائیں گی اور کھینچی بیٹھ جائیں گی اور کبھی تامل زطنوروت اور پزوشی طاری ہوگی اسلئے کہ انکے سے پڑھ کر گرا کر اور لایع شادید ہوتی ہے۔ بعض آدمی ایسا بھی ہوتا ہے کہ نہایت فرساد اور کوشا اوکے بدن میں زیادہ ہو گیا تو کماحقہ اس سے بہت کم ہوتا ہے اور اگر چند بار زیادہ پائے ضعیف اور لاخوش ہو جائے اور اسکو تحمل زیادہ غذا کا نہیں ہے اور جس شخص کی حرارت غیریزی زیادہ تو ہی ہوتی ہے یا حرارت غیریزی اور اسکی نہایت ضعیف ہوا تھیں اور ہرگز غذا پیرہ دو دنوں تو در نہیں ہیں۔ بعض بیماروں کے معدہ میں ہر وقت درد ہوتا ہے اور اسکی بہت کھارے اور دوسری ہمو کرنا ہے اور لوگ بھی ترک غذا پر صابر نہیں ہوتے اور غذا میں فقط آتش چہرہ تمامت کر لیتے ہیں اور کبھی آتش جو میں آب انار کے مانسکی حاجت ہوتی ہے تاکہ انکے معدہ کی تقویت ہو جائے کبھی ایسے بیماروں کو قبل از غذا بہتری کے لئے کاشکی بھی ضرورت ہوتی ہے۔ اور بہت سے مریض اس قسم کے ہوتے ہیں کہ جب ضعیف ہوتے ہیں اور میں نش آجاتا ہے اور اس فاش کا سبب شدت ضعف میں ہوتی ہے بلکہ انصواب مصرف کا فرم معدہ پر ہونا جلد غذا کے افادہ کو دشمنی میں ڈالتا ہے اگر دشمن سبب میں تھوڑی سی بہت سا پانی ملا کر پائیں تو خود بخوشی شرا میں پانی زیادہ ملا کر پائیں صرف آدمی سے انکو فوراً عارض ہوتی ہے اور اس بہت کے وقت کمال خود کو دہنی ہے بقا اور پائیں خواہ وہ پائیں کچھ بلانہ اسکو قراں کرکے خود بخوشی ہی مقدار برب سبب خود ہی وغیرہ جو قائل ہیں اور انکو چکھانی جائے اور کھنکھناتہ اور دوسرا وضع معدہ میں آسکتا ہے جو جاتی ہے کہ شلخ اور ضعف اور لڑکے ہرگز کوشش کر سکتے مگر کھول اور اونکے اجوشاں کو بھر کر بہت ہوتا ہے نفسو صبا انہیں حکے احسا استعمار میں اور رگین ہوتی اور دوسرا رگول کے پھیلے ہوتے اور ہوا میں ہر وقت ہوتا ہے اکثر طبیب کو ایسے ہی بیماروں کی تہیز میں ایک اور قسم کا دھوکا ہوا ہوتا ہے کہ بوجہ قوت اور صابریت کے اوائل مرض میں تو انکو غذا سے طیبیہ منع کرتا ہے اور جب زمانہ شدت کا قریب آتا ہے اور صدمہ ہوتا ہے کہ اب اگر غذا میں زیادتی نہ ہوگی قوت بالکل سا قضا ہو جائے گی کچھ چارنا چار اور سوقت غذا اور فرجوزیکہ جاتی ہے اسلئے دو غذا کا معدہ و طبیب سے ہوتا ہے کہ چرنا نہ ابتداء سے مرض کا تغلیط تہیز کے لایق تھا اور میں تا طیف کرتا ہے اگر شدت میں کہ تہیز بر لطیف جاتی ہے غلیظ تہیز کرتا ہے اگر ابتداء سے مرض میں انکا غذا اور بجائی اور بالفرض کسی وجہ خاص سے اور سوقت کا تغلیط پڑھی ہوتا ہے ہم لاشن مہری غاطلی سے وہ خطا کرتے ہے ایسے ہی بیماروں کو یہ بات عارض ہوتی ہے کہ نوز سے خام سپاہ ہوتے ہیں اور صفادیت کا غلبہ اور بیخوابی اکثر ہوتی ہے اسلئے کہ بوجہ عدم نفع کے جو بیخوابی صدمہ و کسرت میں غلبت میں خلق اور تشویش پڑ جاتی ہے اور اکثر خلق میں رہتے ہیں اور بیخوابی اور بیخوابی میں گرفتار اور ناسا انکے تو سے میں ٹکی سپد کر کے میں اور بخارات کثرت انکے معدہ سے اور شدت میں اور سرک پونچتے ہیں اسی وجہ سے اکثر ایسی آواز میں آئی سماعت میں پونچتی ہیں کہ اور کجا وجود نہیں ہوتا اور فریخ خواب پر کر و میں لیا کرتے ہیں اور ذیلاست بیجا میں گرفتار رہتے ہیں اور انکے شیخے کے ہونے میں روشنا اور احتلاج اکثر ہوتا ہے اور بوجہ درد و فرم معدہ کے اور نقل معدہ کو بوجہ سے رنجیدہ و غاطسہ رہتے ہیں قاتول آب جو اور کبجہ میں پلانے کا آب جو کہ میں جنم شعیر بہت کم لگتا ہے اور اگر کھلے تو فقط اتنا کہ صوت پائیلی سفیر ہو جائے علاج میں یہی کجا کرنا ہے اور آدمی کا ناخارہ تہیز ہوتا ہے جبکہ پلانے میں بیخوابی اور ہوا سے۔ عمدہ نظر لیا اور اسکے بیخ کا یہ کہ کبش اسکرہ پانی میں ایک اسکرہ جو پڑے یعنی چھٹا ک بھر جو قریب سا میرا نہیں پکائے جا میں اور پانی جلتے جلتے قریب دوس کے ہجائے مثلاً اس میں اور میر پانی سے اس میں حقیقت پالی سرخ اور قرین ہوا ہا ہے۔ یہی آب برقیں ہے جس میں

فنا نیست کہ جو او در طریب زیادہ اور غسل اور جہاں کثیر از اخراج فضل بخوبی نماز یا پادشاهت بھی طرح سے کر لیا جو او در تریا اسکی معتدل
ہو۔ ایک قسم گرمی ہوگی جو میں کیستند گرم شکر کھی مٹا ہوا اور جہاں زمین داخل ہوا جو اس قسم کی ترکیب میں مجھے پست
ہوئی جو کہ خوب اچھی طرح پکایا گیا ہے بلکہ استدر پکین کی جو پھولکد سیرت مائین اور کھوسے زمین خوبت ہوگا کہ جو بہت پیدا انوسینے زیادہ
پختگی میں جیسے لڑو جیت پیدا ہوتی اگر آب بن زیادہ فنا نیست پیدا لگتا ہوا اور غسل معاد افشع اخلاط آتین کسرا اور پست سراسر
مزاج معادہ میں ترش ہوا ہوا اگر جہاں سردی حرارت غریبہ اور سرد مزاج کے موجود ہیں ہوں گئے حرارت سبب نہیں زمین ہوتی
جب جو کبھی اسطرح فضا پر کہ جو کوشش زمین کیستے تاکہ ترنوا و قشرینے یعنی زمین جو کہ میں اور بھی اصل مہون اور کبھی جو کوشش کرے کہ آب جو
نیاست میں۔ کینسین ہی عمدہ ہو جو اسطر سے بنائی جائے کہ پیداشکر کھی میں بحرین اور لڑان شکر پر سرکہ تند خواہ کہند کہ زمین آتین
کہ شکر کے اور پست نہ آئے بلکہ شکر کھی میں سرد ہو جو کبھی کے پیدہ دھیمی آتاج کو یعنی کی خواہ کسرا گرم کی کرین تاکہ شکر کھیل کر سرکہ
سے ایک ذات پیدا ہے اور جوش نہا شہ پاشا در جہت کہ خواہ میل شکر کا ہوا پر سے اور تاملین اور زیادہ پیدہ آتاج مگر میں اجدازان دو کوشش
آب خاص جو جو گرم ہوا اور سردی اکٹر شہ پیش میں کہ تمام دست ہوا ہے۔ کینسین سادہ اور آب جو کبھی گرمی استعمال کرنا کر آب
اور لذیت پیدا کرتا ہوا اور آب جو کبھی کینسین ہر۔ اگر طبیعت میں خشکی ہوا اور نرم نہو آب جو کا استعمال مناسب نہیں بلکہ
منفد کر کہ فضل محبت کے اخراج کر لیا جائے آب جو پانا جا ہے۔ اگر آب جو عمدہ میں ترش ہوا ہے تو قسم قوت کا استعمال کرنا چاہیے
اگر وہ بھی ترش ہے تو کوشش کوشش کوشش پوزان وغیرہ سخت سادہ بھی جو میں دیکھا آب جو میں ملان اگر کوشش کوشش جو پھولکد سیرت ہی سبب سادہ داخل
کرین خصوصاً اگر وہ آب کسرا سردی قوت نہایت گرم نہو۔ اگر آب جو سے نفع نفع شکر زیادہ ہو تو قوت میں کے واسطے تصور اساس کر کہ شراب
اگر سردی پانا جا ہے۔ اگر کبھی کبھی کینسین پلانے سے اخلاط طبع ہونے مہون اور فضل آتا ہوا وہ دفع اور جہاں سردی پر مملوہ مہون لالی سے جو میں
جمع در میان آب جو کبھی کینسین کے جائز ہوا کینسین پلانے سے دو کوشش کے لہذا آب جو قوتیں جو اور پیدہ کہ جو پکایا کینسین جو گرم شکر
کسرت ہوا پانا جا ہے تاکہ سردی اخلاط او کوشش کینسین میں آتین آب جو ہوا ۳ اسل اور کھال سے پیدہ لہذا عرفن خواہ اوادہ کے اور پکایا
کرے۔ بروقت شش کے اگر خدا سادہ سے اور کبھی ہو گونہ غا آب جو کیوں انو کینسین کے پلانے میں کوشش زمین ہر۔ کبھی آب جو
سے پہلے جلاب کے پلانے کی ضرورت ہوتی جو تاکہ در طریب زیادہ حاصل ہوا اور پست ورت او سیوت ہوتی ہر کہ تمام بیان اور زبان
پر خشکی غالب ہو کبھی آب جو اور جلاب دونوں سے پہلے آب تر تہی پلانے کی ضرورت ہوتی ہو کینسین جو اور جلاب پلانے میں خواہ
آب تر تہی لڑو کوشش آب جو سے پہلے پانا جا ہے معالجہ حیات سادہ کا جو جو میں آتین میں آتین میں اور ادوار اور تعریف
انوشح کرنا اور کبھی بعد ہر نفع پیدہ ہوا۔ اور کہنا خواہ غذا دینا وغیرہ کاب اور پیدہ کہ جو پکین اور زمین محفوظ رکھنا اور جکھل محل ہو
اور استعمال کے خیال کر کے حیات معادہ میں استقامت ہوا ہوا اور پیدہ ہوا کہ سردست شربت حرارت کو کسی تیرہ سے بچھا دینا چاہیے
اور یہ بات ہوا کہ سردی لڑو سردی کھال نے خواہ غذا اور کھال ہا رہہ با فضل اور باندہ مزاج کے استعمال سے حاصل ہوتی جو اور
اور میں سردی بالفعل وبالقولہ بھی اس مطلب کو پورا کر سکتی ہیں اور لعاب اسپنول اور ہلدہ اور آب بقیہ انمٹا ہونے خرقہ سو نہیں رکھنے
سے بھی تکیہ حرارت ہوتی جو اور پ آب سوس نمخر میں کھانا جو تکیہ عیش ہر۔ شکر سردی خشکی اور تری مطلق اور اس بیماری جو مرش
ماد میں گرفتار ہوا اسقدر کہ مطلق تر ہے خشک ہوا جو جاسے پختہ ہوا اور بہت نافع ہو اور نہ تھوڑے زمانہ میں قوت سبب

فیہ ہوا خلد حیات مادہ کا

ہو جاتا ہے مگر جسے ایک مریض کو بھی بخیر ترین دیکھا اور دیکھ کر کہ یہ تمام رنگین عین کی خشک ہو گئیں اور اپنی جگہ اور تڑپا بلکہ اسے بہن کا
 جس دوشہار ہو گیا آخروہ ان بارہ و نسل روقن خشک اور کہ وہ دیر سے جب وہ بڑی تڑپ کی گئی تپس میں خضع ہوا اور دوسرے مریض کے پانچ یا ستھ
 لاکھ شربت کے مانع کیا گیا یعنی یہ لوگ اب تڑپ اور آب خیر ہوا اور وہ فر فر میں ہیں مگر تھوڑا سا کافر شربت کھینچ لیتے ہیں بہت نفع پاتے
 ہیں ہوا سے مکان کی سرور کی نیک اور زیادہ کی بڑی پندہ سے اور درجہ ان تک ممکن ہو اور بہن زیادہ کوشش کرنی چاہیے اس طرح کہ یہ لوگوں کی چیزیں کا نہیں
 غصہ اور فرشی پختے سرد و لگاتے چائین اور بی اڈی بکھر جائی گی چائین اور اگر یہ مکان تمام ڈھیلے ہوا تو اس میں ہونہ بی ٹی سے کھل کے کھائے جیسے ولا تپ
 میں ہیں حرور سرد و ستان میں بنیدول وغیرہ خصوصاً اگر یہ سے بھوسہ کے کھل میں کونڈل کی روٹی چڑھنا اور شرابی چھانے تو بہتر ہے۔ اگر مکان میں
 تو اسے جاری سے کئے جائیں اور دو زبان کھول دے چائین اور آب شیرین خشک و بین روان ہوا اور میں خوش بریعا کا پتہ لٹکھا جا رہا ہے گوارا ہے ضرور کھسا
 جیسے اور خوش بریعا کا جال ہی گھرن کے ہاون سے بچھا ہوا ہے جو ابوریا سے بڑی کھانا ہوا اور فرشی سا بارگ بیسکی کر لے گا خواہ برگ ہی اور بریمان کا
 ہوا اور گلاب اور سپر چھڑکا ہوا یا بیاسید لنگیلو فرواد گلاب کے پھول اور لنگی خشک فرشی پر چڑھے ہو سکے اور فرشی کے گلہ سے خواہ وہ مالکیان
 بہن میں تپتی تپتی شاخین تڑپنازہ اور دن ناکہ کی جو نہایت خوشبودار سرد و مزاج ہیں جیسے ہی سیب اور دوسرے ایک قسم کا اور بین عرف گلاب و زیند فر
 اور عرف تڑپنازہ اور و سنڈل اور کافور چھڑکا ہوا اور اسطری خواہ شراب سطر شربت کے بائیں پھر تو اعلیٰ درجہ کی تہ پیر ہوا سے مکان میں پیدا
 ہوگی۔ فشاکی تہ پیر بھی نیکو چکی ہے اور اگر وہ جو تہ پیر بیٹا کر لیں ہی درکار ہو تو آب کدو تہ پیر اور چھان شوہی لینے چھتا ہوا یا مضموص
 زیادہ وغیرہ جو اور اگر کوشی کا پانی آب برگ کا ہو سکے ساتھ سرکہ ملا کر استعمال کریں نہایت تہ پیر حاصل ہوگی۔ ادنیٰ پیاس کی تشکین کے
 اوقاف نفع سے لینے اور پھر اس طرح پتھر کی کیمیدہ کی روٹی کا واسطی ہمارا نہیں ان سٹہ ان میں سے کھانے کے ہوان اور خوب اوسے
 ہا نہ کر لیں۔ اگر یہ کوزہ ہو کہ تہ پیر بھی حاصل ہوا جو جس طبیعت کو آب اندر شیرش اور تہ پیر اور آب کدو اور آب توت کشمی اور آب نیموں تہ پیر
 ہے تمام اور آب انج و غیرہ مثل آب زینٹاک کے استعمال کریں۔ ظلاً اور ماہیہ اور وہ رب عصارات کے جو اور پڑا کوزہ جو کھانے میں مفید ہوتے ہیں
 یا نفع دوس گلاب خواہ تازہ پھول گلاب کا پتھر کڑھنا اور منڈل کیس کرادنے سے کافور پائین اور ماہیہ کر لیں اور اگر آب برگ کشینے سے آب برگ
 کا سنی افسانہ کریں نہایت تہ پیر حاصل ہوگی اور لعاب اسپنفل ہوا سرکہ خواہ گلاب کے بھی خاصیت کھتا ہے۔ سرد و تر چیزوں سے لفظوں
 موضع مگر غیر لفظ ہی ہوا لیکے اور اگر کھانے کا مزاج مستدل ہوا ہے کل اعضا کی اصلاح ہو جائے اور کبھی فلتہ سرد پانی سے لفظوں کھانے کی ہوتا ہے۔ اگر
 کبھی ہوا تو لڑکی شکایت ہوا کھانسی آتی ہوا دوسرے میں لگتی خواہ تہ پیر ہو جو کثرت سے ہوا بخارات ہر دلیل ہے ایسے وقت و اجب ہو کہ سر پیر
 پڑھ پانی خواہ سرکہ کا نہیں بلکہ ادنیٰ شیخ مسام کو جو شہ دیکھ لیں کار کھچکا کھچا بات ان دواؤں کے ہونچا میں اور دوا کی قوت اور صنعت
 محسب مقتضائے مقام ملحوظ کریں۔ اگر تہ پیر اور دوسرے خواہ لگاتی اور تہ پیر میں شکایت نہ ہوا استعمال لفظوں اور ظاہر قسم کا سر پیر ہوا
 ۔ اسٹار بخارات سے اگر اعراض نہ ہو بلکہ بالابد ہوا ان اوسقت بہت مفید لفظوں ہے جو کہ کبھی وغیرہ کا دوسرے ہوا جیسے کہ بیشتر سرد ہوا
 ورم پیدا ہوا ہے اور بعد از ان مریض ہلکا ہوجاتا ہے۔ بہترین اوقات لفظوں سرد پیر کھانے کا جس میں آفت سے سالم ہے اگر بخارات سے
 ممکن ہو ہے کہ بخارات مضرہ ہی ہوں جن میں ہر وقت غالب ہوتی ہے کہ ایسے وقت میں لفظوں سے سرد ہوا ہوا بلکہ اگر ہوتا ہے تو کس قدر
 فائدہ ہوتا ہے اور شناخت بخارات مضرہ ہی کی خواہ اور پیرداری اور مضمون کی فضا کی اور تہ پیر سے ہو سکتی ہے اور کوشش کا طلب ہو خواہ پینکی
 غالب ہو اور تھکے تر ہیں ہر کہ تہ پیر خواہ تہ پیر یعنی مالش و وزن کی کو کریں کہ یہ حالت بخارات مضرہ ہی کی نہیں ہوا بلکہ کوشش کرنی چاہیے

کہا دو جانب اعلیٰ صند ہو جائے۔ اگر کوئی مرد خود ادا تک میں سفری بہت ہونا من سے گئی کہ تخنوں سے خون نکلان کچھ خوف کی بات نہیں
خواہ اور اور یہ جیسے رمان پیدا ہوا کا استعمال کرے۔ جگہ کی تہہ یا گڑھا وغیرہ سے کیا ہے تو اور سکا ظار سے ہر بوقت برآمد ہونے عروق
کے اور متصل ہونے عوارث کے نہ ہونی چاہیے۔ اس لیے کہ تہہ یا گڑھا عوارث کے لئے تھوڑا اور کھل ہوگا اگر تہہ میں بول پیدا کرتی ہے لیکن
اگر مرض میں بول پیدا نہ ہو تو اس وقت تہہ یا گڑھا کوئی اور تہہ جس سے مرض کی
حالت کم ہو اور طول پیدا ہو مریض نہیں ہر حمایت ماورے میں وقوع صحیح لینے فرماش اساعت بہت ڈرنا چاہیے اس لیے کہ اگر کچھ پیدا ہو گیا
تو قوت میں نہ صرف ہوا چکا اور بعد فرماش اساعت کے طبیعت متفرج ہوتی ہے کہ بعد حفاظت اساعت کے حصول اساعت کی طرف گرا سکا اور ویاں سے
براہ اول یا بارزدی کر کے بان کہ سبب الیہا ہی سبب حصول ہوتا ہے اور وقت بدوں نہ کہ چارہ نہیں ہوا اور کبھی صحیح کی وجہ سے بھی ضرر
پیدا ہوا ہے اور کہ حصول پر بلکہ اعلیٰ بدن کی طرف رجوع کرے اور نہ سبب کو ایا ذہبتہ ترین سے کہ شرف میں نفع پیدا ہوتا ہے اور اس کے عوارث
بطرف سے معذور کہ باغ کو ذہبتہ ترین۔ شرف شفا شایع ہے اور نہ سبب اس کا شرف اس لیے موقع میں نہایت بگاڑا ہوتا ہے کہ مادہ
ترقیح کو سبب فیض کر کے نفع دیتا ہے اور نہ سبب ترقیح کو ایا ذہبتہ ترین سے کہ شرف میں نفع پیدا ہوتا ہے اور اس کے عوارث
اوٹکا سبب جو اعراض حمایت ماورے میں شریا و وقت ہوتے ہیں جیسے ہوا تو نہ ہو کہ کربن اور وقت کے علاج کیا بیان کر لیں بعد از ان
حمیات ماورے کا مفصل بیان کرینگے۔ یہ اعراض جو اکثر حمایت ماورے میں پیدا ہوتے ہیں ان کو کچھ اس طرح سے اور شفا میں اوقاف میں
ناقض لینے لڑو ہر دو لینے سردی سے شہر سرد ہے۔ شہر سردی سے لینے بکثرت کھائے۔ رمان و غرض لینے نکسیرے یا زوار چھوٹی
۴۔ توستہ بیرونی سے دست استہرا تین کو ضعف ہو جائے۔ خشکی روانہ ہے۔ خشکی جو کہ اور پھر تڑو کے سبب اساعت لینے
گرمی تینہ ہر وقت روئے بار بار لازم ہے ان میں جو بکثرت لینے کے کھڑکھڑان آجائے اساعت لینے بکثرت لینے کے کھڑکھڑان آجائے اساعت لینے بکثرت لینے کے
اساعت اور سردی میں شہر سرد ہو جائے کھانسی متواتر آئے کہ دم نہ لینے سے کھانسی کے بالکل خود ہوش جانی رہے علاج بھری پیدا
ہو سبب جو کبھی رومی عارض ہو سبب بکھی ہوئے کہ اساعت اور پھر سردی کی تہہ یا گڑھا تھوڑا اساعت باقراط ہوں
اور بعد ہر ایک کے ان میں سے پسیرے کھانہ ہو وہ خود بخود لبرعت نائل ہو جائے اور محتاج تہہ یا گڑھا نہیں ہے اور جو لڑو خواہ بہا و تھوڑا
بلکان دوش کا ادوی سے ہوتا ہے اور سکا اور یہ رادعہ سبب سے دفع کرنا بھی چاہیے اور نہ اس کے آئے سے نہ ضعف ہوتا ہے۔ اگر یہ
قیمتیں بکافی انہوں اور ذہبتہ ہوں بھی حفظ باقیہ پاوان باقیہ ہنے سے یا خفیت مالش خود اکمل کی گرمی سے تسکین ہوتی ہے اور درون
سوسکے کچھ کا اور بالوں کے تیل کے شٹن کی کبھی ضرورت ہوتی ہے۔ اگر لڑو وغیرہ قوی ہوا اور ہیشہ رہے خواہ تہہ میں ہو
یا مہا تہ کے اطراف کا باقیہ ہلا گیا جب ہوا جو ذہبتہ قیامت میں بند کرنا چاہیے اور درون بالونہ لٹیٹی کی مالش بدن میں کرنا چاہیے
بعض اطباء اس جودا کی قوت بڑھانے کے واسطے ایچہ اور ذہبتہ تہہ یا گڑھا لینے اور شیخ لینے دس اور نو ہونے لینے پودینہ کو ادوی
ابھوجہ ازہی اور غافل سیاہ عاقرقرہ بھی ملاتے ہیں اور کبھی اگر سبب لڑو کیا قوی ہو تو اور نفع مرکب راہی اور مہا تہ کے استعمال
کرتے ہیں اور کبھی یہ دو آسن لینے ایچہ سے ماقرقرہ تاک جو نگو رو ہونے باقیہ لڑو یا چکا اور اس میں روغن دھوکا کو مالش کرتے ہیں۔ آب
جو جیر لینے بالوں کا لڑو کی روک تھام تھا لیبوت کانی ہوا کو کسی روغن کما سمین یا کین اور بلدن میں اس طرح چوشانہ جن لینے
پودینہ کو یہ خواہ اس کے ہوا عروق و پھر اور اجنبی ہونے اور جنہ کی سبب خشک ہو گیا اور پودینہ یا پھر تہہ یا گڑھا مریخ عاقرقرہ

ایک شرباب انگوری میں یکایک نرم آج سے اور چھپا کر نصف وزن انوکے ریزنہ انجیرہ ایک کھجور چوبیس دن انکر باقی اعلیٰ جاسے اور روغن باقی چھپا اور دانش کریں۔ ایسا قوی روغن جہاز میں ریل کے مضمونہ ہر روغن تسطیل سے نکلی اور روغن قیسوم سے برنج باسف سے گنڈا کستہ میں اور روغن لمبی خمدار روغن بادام تلخ اسطر حیرکہ ایک اونیہ روغن ان میں سے دو تو رونا مشہور ہے۔ رنی پین تین دم خواہ سارے دس ماہ سے پرمج ایک اور دانی سے چھ رتی عاقرقوس کو ملاستہ ہیں۔ اور سبھی اسنتین کو روغن میں بگاڑنا خواہ روغن زیتون ان کوش پکا کر استعمال کرتے ہیں اور روغن زیتون گرم میں شیخنا بھی منہ لڑہ میں بہت مفید ہے۔ اکثر شرباب ازہر کے واسطے واسطے شرباب کی بھی حاجت ہوتی ہے چنانچہ فقط آب گرم جسکی گرمی بخوبی شسوس ہوا لڑہ کو روک لیتا ہے خواہ اس کے بخارات پر سر جھکا کر گرمی لیتا ہے بھی مفید ہوتا ہے اگر فقط گرم پانی کافی تناول کر سکیں تناول غلیظ تر جانیسوں فوج کھ کوشن مصلکی چیز شربت وغیرہ پانی میں بگاڑ کر ملائیں اور بخور لیسے پانی سے کریں جسمین شیش اور قیسوم فروغ شربت اور خربزہ گندیس اور سب مزہز خوش یعنی نفا اور اور قسط اور گرم ذائقہ کے بیچ پکائے گئے ہوں۔ بہترین روغن ان میں اور ار قوی لڑہ کو تسکین دیتے ہیں۔ شدید لڑہ کی تسکین بہت کوشش کر لیج اور کوشش وغیرہ روغن شیش میں ایک ششال گرم پانی میں ملا کر پالی جائے۔ یا فانیقون ایک ششال آب گرم کے ہوا ملا لیں۔ عاقرقوس یعنی لڑہ میں بہت خواہد پرم ششال جہا ہر کوشی اس کے ساتھ شوشی سی افیون بھی داخل کجانی ہے کہ نشینہ آجائے اور پینٹھک اور شدت لڑہ کو مٹا دے اور قطن وغیرہ وضع کرے۔ ایراس یعنی بیخ سنون ایک ششال آب گرم کے ساتھ ملائیں اور اہل یعنی دیوار بھی گرم پانی کے ہوا ایک ششال اور خوراسا لڑہ جو کوش بھی ہو ایک ششال ہوا آب گرم کے۔ مرکبات اور دین لڑہ کو مفید عریاق فاروق اور تریاق سکیم مزہز اور ریحون کوشی اور زنجبیل اور غلطی اور شربت شہد جسمین سداب حلیت عاقرقوس اور فاضل کو جو میں دیوا حسب حسب شرباب لڑہ سے ایک گھنٹہ پشیرہ کھلائی جاتی ہے اور یہاں کو چت لٹا تے ہیں اور ہوا اشمال سنگاگ اوکل وغیرہ سے گرم کجانی ہے تو لڑہ میں خفت ہوتی ہے خواہ زمین آنا صفت اوکل ہے۔ سیہ مرانیون جاوشیر نفل ہوزن جیسے کین میں استار کو ملی اور باقی کے بنا لیں۔ دوسری کوئی جاوشیر بندہ شروہ تو پینٹھک زنجبیل اور عدلیت انیون عاقرقوس برابر بیکہ ترکیب مذکور بالا کو ملی بنا لیں۔ ایک اور نسخہ اس سے بھی عمدہ استمال کیا جاتا ہے جو جاوشیر سنگاگ انجان کو سے کرانی کوش نفل سہا ہر ایک ڈیڑھ لٹرا ششال ہوا لڑہ عطران لڑا و جندہ شہد فیون و ترائی خواہ زنجبیل ہر ایک ایک لٹرا مخل عاقرقوس ایک ششال پیکر شہدین کو ملی بنا لیں اور بقدر ایک بندق ہوا لڑہ آب گرم پانی کے کھلا لیں۔ کسی لڑہ میں شرباب گرم اور دوسرے خنکی جاست ہوتی ہے اور ایارج کی بھی مصلحت میں ضرورت ہوتی ہے اور ریحون سفر علی اور قری بھی استعمال ہوتی ہے بلکہ اگر لڑہ ایک فرد میان آسنہ خصوصاً بدن تپ کے اگر ہو تو حسب منتین کے پلانے سے شفا ہوتی ہے اور شہر کہ مٹا ہے اور شہد میں کا یہ جو ایارج فیض لڑوس دم شہر نفل قطن ریون وقیح عصا و ترائی اعمار فیون بندہ شہر نفل حلیت سبب بیخ باد شہر زول ہر ایک ششال کو نڈاب سداب میں کھلی کر گرمی یا زمین تدبیر افراط عروق کے حمیاتی میں جو روغن بزرگان برآمد ہوا خواہ بزرگان بدریہ عروق ہوتا امکان اس سے بنگا کر بنا کر زمین اگر حد ضرورت سے بڑھ جائے اور ضرورت بند کرنے کی شدید ہو جائے کہ مراد جنسانی کریں یا اگر کسی فرد سے تروچ کریں اور دم عروق کو سرد کریں اگر تیز روغن کے بنا کر زمین کافی نہ ہو ضرور کہ کبیر حیرہ دست کر لیں اور گولڑہ میں ملائیں کہ ہوا ساعت مسامت ہو سچے اور مقام سرد میں اسکی کچھ تجویز کریں۔ جس قدر آب بنا کر ہوا چکا ہو اس سے بار بار پونچھنا ضرور زمین اسلے کا بار بار پونچھنے سے

زیادہ اور راز و اسکا ہوتا ہے اور کبھی اس جہت سے جب شش پیدا ہوتی ہے اور سوخت پونچھنے سے شش میں نرمی ہوتی ہے اور پونچھنے سے
 سام کے اوپر پونچھنے کو تیز کرنے سے بے ناکلنا سوخت ہوتا ہے۔ مہینہ رزق کی کماش ضرور ہر بشر کے قومی ہوا اور
 رزق میں زیادہ کلنا راز سے یا نیک ایک رزق ایسا بنا یا جاے۔ مہینہ ہی خواہ مازو پونچھنے سے اور کبھی سبب اور نگاہ کے بھول اور کلنا
 یا نیک خواہ صحت پانی میں جوش دیکر رزق کو غیر زاس پانچمین پکا جاے۔ اور کبھی حسب آس اور کلنا اور کبہ ہا ایک پیکر اور پر
 سے چھڑک دیتے ہیں رزق وغیرہ میں تو یہ اجزاء حق کے ٹکڑے کو خوب بند کرتے ہیں اور کبھی سرکہ پانی یا ٹھنڈا پانی ہوتا ہے اور آب
 انگور اور جو شائدہ کلنا رزق خواہ جو شائدہ مازو اور جو شائدہ حسب آس آفاب برگ بیہ عیب النفع ہے اور آب حی العالم کا بہت مفید ہے
 اگر حق کو کثرت تکلیف کے دشواری سے پیدا ہوا اور اسکا بند کرنا بہت ضرور معلوم ہو اور آب ہاسے بارہ طلا اور استعمال کرنے سے مہینہ اور
 صحت خرابی ہوگی اگر گانا مفید ہوتا ہے خصوصاً اگر کسی نابض چیز مہینہ صندل اور کافور ذیل ہو علیٰ خصوصاً اس علاقہ کے بعد تکلیف
 وغیرہ سے ٹھنڈی ہوا بنیے۔ اگر ضرورت میں اس کی اس سے بھی زیادہ ہوا پتھر یا اون کے اطراف پر برف کے ٹکڑے رکھنے سے
 خواہ برف میں ان اعضا کو ذیل کرنے سے خواہ نہایت ٹھنڈی پانی میں نہانے سے بشرطیکہ طاعت و ناک سے بند کرنا چاہیے۔
 رزق صحت ناک کی تدریس اگر بند کر کے قوت پکائیے بحران تب کا ہوا اور اس کے بند کرنے میں جلدی مگر فی چاہیے اور تاقہ جاری
 رہتا اور کابتر ہوا اور سوخت رمان کا بند کرنا نظر معلومت کے واجب ہو محیات عادی کی رمان میں اطراف کو باندھ کر اور مہینہ پونچھنے
 لگائے چاہئیں اسی ٹھنڈے کی طرف ہر سے خون روان ہوا اسکے بعد اس مقام کی تدریس کرنی چاہیے جو ان پچھنے لگائے ہوں۔
 اور اگر محض بند کر کے رمان بند ہو سکے تو پونچھنے لگانے چاہئیں اور جو قیوڑات باب رمان میں لکھتے ہیں اور مہینہ سے کوئی نسخہ جو
 کر کے پکا نا چاہیے۔ اور اگر کوئی اور مان نہ ہو سکی تدریس کرنی چاہیے اور اسکا رزق سے چھڑکا کر انہی جگہ پر پھونکا ہو۔
 کبھی اسباب رزق کو بند کرمان ہوتا ہے خواہ اسکا استعمال کرنا چاہیے کہ خوب کھلنا اور کبھی اسکی رزق کے شفا رمان سے
 بہت جلد ہوتی ہے اگر ایسی رو اسکا استعمال سے خوف افراط رمان کا ہو تو بند کر دیا اور یہ حسب عین کیا جائے گا تدریس قیوڑات
 کی جو حیاتیات میں عارض ہو کرانی تو کابھی بند کرنا درست نہیں ہو مگر انکا کوئی ضرورت ہوا اور اکثر اوقات اگر تدریس
 کوئی مانے تو مستحق اور قوی ہو جاتی ہے اور اگر عارضت غلط موذی کی کر کے سکھیں سادہ اور آب گرم پلکے تو کراہت تب بھی بند
 ہو جاتی ہے۔ کبھی تدریس قومی کی ضرورت ہوتی ہے اور سوخت بجائے سکھیں سادہ کے سکھیں بنوری سے عمل ہوتی ہے۔ اگر غلط ہو
 ہو سنے ضرور اپنا آہ کھر غلط اور گارگھا ہوا سوخت لائی ہو کر سبب اور اپنا رت سے بذریعہ سالی رزق کیا جائے اور اگر متشرب
 نہ ہو تب بھی اکثر رزق اور غیر مشرب ہوتا ہے اور اگر قوی ہو تو غلطی کی آئیش ہو سکھیں اور آب گرم سے منع ہو جاتا ہے بعد اسکے آب
 انہیں سے اسکی تعدیل کرنی چاہی ہے اور اگر وہ کسی کو رت سے قضا خواہ بلا قصد پھر وہ بارہ پانا چاہیے تاکہ غلطی میں استعمال آجائے
 اور خرابت میں سکون آئے۔ اس طرح جو شربت پودینا اور دانہ انار سے بننا ہو وہ بھی مفید ہے۔ کبھی تو کو قضا معدہ کو ٹھنڈا
 کرنا چاہیے بے باز رکھتا ہے۔ جو وہ کبھی اور تو کسی مسکن ہو کہ بوجہ اپنی عنونت اور مہنت کے قضا پیدا کر دے اور اگر زیادہ تر
 کا متشرب ہو اور سوخت استعمال اور کانا نہیں ہے اسلیے کہ وہ رومی ہے اور زشرب زیادہ مینا کر کے زیادہ تکلیف دہی ہے۔
 لیکن اگر زیادہ غیر متشرب ہو تو کبھی یہ رو مانہ کو گرا دینی ہے اور اگر غلطی ہوا ہے تب اسفل مال کر دیتی ہے اور کبھی معدہ کو

قوی کر کے پذیریدہ کے کہ اداہ کو دفع کردیتی ہے۔ اگر کشتہ کا گذر ہر تیرہ فری برادہ منوادناومت کہ اداہ مگر مشرب خود شمال قوائف کا جو ہر خصوشتا
 متعاد بہت سودت ہے۔ بہتہ ہین مثلاً و خنواد جو انار کی خیر کے چنگک او با نو وغیرہ سے شراب ہین پانی بنا کر ان میں خواہ سے میں پانی بنا کر کھان کرین
 سوداوی فی کے نہ کرنے کے واسطہ اس پنج گو کہ ہین نو اور کھانہ پر کہتے ہین اور اگر اس سے زیادہ ضرورت ہو جو اداہ یہ سبب جس فی جن
 میان ہو چکی ہین و کا استعمال کرنا چاہیہ اسمال مشرط کی تدریس اسمال کے بند کرنے کی تدریجہ حالہ مالہ اور طرہ کا جو تا سبب ہی اسمال
 میں جدا گانہ یہ سبب و درم میان کر کے چینیہ دان پر بلا ٹھکر کرنا چاہیہ اور بطور غذا جو میل سمال میں سفید ہو گا غواہ سود خواہ و صنایع جو
 جوش دین اور پانی پھینکے کر دینا چاہیہ جسے ترش کر کے تناول کرن پیاس کی تدریس یہ ہے کہ سر سرد و ترش ہرٹ سے ٹھنک کر کے اس طرح
 علیین کر کے پینا ہو غیریہ ہین اگر کوئی بالغ تنو اور سرد پانی سے سر سرد ہوت پونہ پین اور لعاب بداندہ سو تھور میں رکھیں جو پذیر ہو و گل کے
 ٹکا گا اگا ہوں خواہ روٹنگل و ہمیں شربک جو کلاس سے بخوبی تفکیک ہیا میں ہونی ہے۔ زلال لوبخارا اور آب بنارین اور کدو اور تخم شخصاس سیاہ
 یہ اصل سرس بھی مانع ہے اور دیرا دین ہین اس کا ب کے جو سبب مذکور ہوگی وہ بھی پیاس کو دفع کردتی ہے جو تخم کہنسا جو اسکا سفیدہ یہ ہا
 تخم شیا آمردہم کتیرا اچار درم ہیاں سفیدہ مرغان میں کتیرا لمبو کونج کو پیس کر ڈالوین اور گو لی شیا کرین اور ساہر مین خشک کرین۔
 سخن چہا بنا جو خشک چیزین جیسے افی۔ پیاس کو بھی سبب خشکی کے ہوتی ہے وہ فقط سورنے سے جانی زہتی ہے اور براجس جو جو حرارت
 کے ہوتی ہے اور میزار شہ سے زہتی ہوتی ہے سبب اس جو عارض ہو او اسکی تدریس یہ جو سوقت او ٹھکر آتی ہے سوقتہ کہائی کیطرت
 شغول کرین اور زور زور سے بہتین کرین اور اطراف کو استقدر تنگ مانڈین کہ انڈا معلوم ہوگا اسقدر زیادہ ہوگا اور اسکا صدر اور وٹھا کے
 اور کوئی مانع بندیش اطراف کا نہو۔ اور ایک سفات لطیف کا محول کر کر تین اگر طبیعت بہت ہوا اور جو سوقت بہت میں کمی ہوں خواہ سرد
 ہو جانے در میان دونوں کے پھینکے گا لیکن اور کرون کے فقرو میں ہی محرمہ اگانا سفید ہو تدریس یہ اسامی مشرطائی خواہ ہم میں کو
 خواہ اور کسیجا گریہ آری مشرط عارض ہو او اسکی ردوار و فن شخصاس اور اسکا ٹانگ میں ہونا چاہیہ تخم کا ہو کے رون کے ہمراہ اور ہمراہ
 روشن نیلوار کر کے خواہ چمشا نا اشیار مخدرہ کا جیسے انیوں بزالنوح وغیرہ خواہ سرد چکا کرینا تدریس یہ کا خواہ ٹونگٹا مانیلو نوا و علاج
 اور تیس کا جو سرد سے جھک کر ہیا کے سبب تدریس ہین فیذا لاسے کے واسطہ کہ جانی ہین خواہ جو نظرات ترتیب دینے والے ہوتے ہین
 یہ سبب میں ایسی ہین نہیں ہرکس و ناکس جانا ہے اس طرح اگر ان موقوفہ نہتہ شخصاس خواہ لعوق شخصاس کا استعمال کیا جائے ہے پھر جب
 تدریس ہوزرات کی دماغ میں ہونچتی ہوتے سے چراغ اوکے سامنے روشن کیے جاتے ہین اور بہت سے آدمی آبادار طبیعت ہین کرتے
 کتے ہین اور اطراف دست و پائسی تدری سے گرو لگاتے جاتے ہین کہ باستانی محل جیسے اور نیش کیقدہ سختی کے ساتھ ہوتی ہے کہ اوکے
 ایدا ہونچے اور جھگٹ اوکے انڈر بند کر کے سوزش کی تکلیف ہونچانی ہوز اور اسکی کھڑ چھلکی کر ٹورا سبب چراغ و غم جو ہا دیتے
 ہین اور یکبارگی سبب ہوجاتے ہین اور گرین اطراف کی نور اکھول دیتے ہین اور پھر او سے ٹونے دیتے ہین۔ اگر کو بہت ہین
 اس تویم کر جو سے سخت خواہ سکون ہوجاے ہیشہ اسکا موٹھ ہو لایں گے جو شانڈہ شخصاس سیاہ اور لغت اور اسکی جڑ سے
 تدریس العنصرہ۔ اگر نخل اورتی شور اور تیز راہ درمن ہونچے جو شانڈہ سفید ہو گا کہ تمام اور دلایل المکات وراقون انڈر شخصاس کو ہونچین
 چکا کہ شکر ہو لایں اور اوکے ہارات پر سرد چکا کہ تخمین ہر و شکر کے رفق کی تدریس یہ صفا صفراوی معدہ ہونچنے سے درد شکر ہوا ہوتا
 ہے اس کوشہد و درم میں عارض ہو تھو شاس شربت سبب نہیں ہے ہر گز دینا کافی ہے چھ شوشت زبان کے رفق کر کے بیکسی تدریس یہ

از وجہ جو زبان میں پیدا ہوتی جو بیت کی کلومی کی چہ سے ناکل چہ پائی پر خواہ جید کی کلومی اور مشکل اور بڑے کے لئے سے ہونا تاکہ کہ ساری از وجہ بر طرف متوجہ علاج کرتے ہیں۔ خواہ اشخ اور شوشا سا تاکہ اور مشکل سے لے کر میں کہ اس طرح چھینے اور لئے سے نہایت نینت پیدا ہوتی ہے اور مرضیہ تجنیف قسب بھی ایسی تلبیر سے زیادہ ہوتی ہے اور بعد تک کے کچھ زیادہ اور ابھی نہیں ہوتی۔ اگر زبان میں خشونت خود بخود جو بہت سے پیدا ہوا اور از وجہ کسے سے یہ خشونت نونہل ہو پس چاہیے کہ وہ خشونت میں سپستان خواہ کھلی اور لہجہ والی رکھنے خواہ وہ تک سپید چہ ہندوستان سے آئے اور بعد تک ہزار ہوں میں شہد سے زیادہ شیرین اور سے نغمہ میں رکھنے چہ حسین۔

مترجم کہتا ہے شاید اولاد اس مصری سپید چہ جو بہت میں طیار ہوتی ہے اگر مترجم نے ایک قسم کی مصری بہت عمدہ مصری بنی ہوتی جو کچھ ہر جو ایک شخص نہایت خوش خصلت کی ہے اس لئے جناب ملائیک ارباب اور استاد اکل جانت علوم عقلیہ و نقلیہ سپیدی شہی تخبہ العوضیہ اللہ ہر مولانا دعلی الکلوزین سی جید ابی عبداللہ العسین یعنی جناب مولانا سیحین عوف میں من صاحب قبلہ مقب بعلین کان سکنا ایاتہ اور بیان کا تاکہ کفر سے یہ مصری بنائی گئی ہے اور تیری کبھی جو صاف اور سفید بہت ہی اگر چہ اس کے کس سے ایک شہی کی ہنگام ایسی نظر آتی تھی کہ اسکی لطافت جب یاد آتی ہے کہ مال اور وہ ہوتا ہے جو فرض اس حکایت سے ہے کہ جو قدیم زمانہ میں شاید مصری اور قند وغیرہ ولایت میں کم ہر چھپتا تھا جو شیخ اپنا شاہد نہیں بیان کرتا ہے اور اس زمانہ میں ہوا دے سے اسے تک تجویلی ہندوستان کی چیزوں سے وہاں۔ اس وقت چوچکا جو مقلد الفرض اس مصری سے بہت قول اور بیانیہ حکیم کے بقدر بات لیکر میرا نے کے ساتھ زبان پر کہیں کہ ترکیب کمال کرتی ہے اور شکی دماغی زبان بظرف ہوتی ہے۔ مرضیہ کا سچا اکثر اوقات کہلا

میں از وجہ تک نام چھانین اور اس حیثیت پر ہوا بلکہ اگر زبان میں خشکی آئے کہ پیدا ہوتی ہے چہ جید سا کہ جو دیوی جو آئے اور سکی تاکہ سپر اگر چہ کبھی بار بار آتی ہے تو کبھی اس سے خبر پیدا ہوتا ہے یا کہ کو تکلیف ادا ہوتی ہے اور جہازات سے سہر مستل ہے جو ہوتا ہے اور تو سے میں صنعت ماض ہوتا ہے اور کبھی چھینکے چھینکے کیسے پہلے گنتی ہے اور اندازہ ہر کہ مثنوی اور آنگہ اور ناک کی الش کی اسے اور اوٹکے سچا کہ وہ سے جائز اور تک لینڈ زیر فون کی الش لٹے کی جہاں سے اور اوٹکے سر کھینے جائیں اور شہت جنات کی فرض لیا ہے جہاں سے پہلے فرض سے دوسری وضع کی ط لائی جائیں اور اطراف لینے گنا سے افضل کے دبا میں جان اور انکے کا نون میں روشن حکیم ذیل عبارت تو اسے جان کن گران روشن کی حدارت مزاج نصیبت بہت گرم خون اور انکے فضل اور تک لینے جڑ سے کی ترکیب خون ہے

ترکیب سے کہنی جانی ہے اور اوٹکے زیر پشت تک خواہ سہارا لگانے کے کوئی اور شہر کہی جا سکتا ہے کہنے سے خون پیدا ہوا اور دوسرے سے چھانکنا جائیں اور کسی طرف کا فبا اور دھان ملا جو شہر کہ اوٹکی بومیں تیری ہوا دے سے اگر خفا نکت کرتی ہے اور سوتوہ کا اکلین نچل جو طین ناکوں اور اندیشہ پوری شہی بھی کہتے ہیں ہر اوٹکے اشخ نیرائی کے بلکہ کرسوٹھا ناپا ہے اور سسر اگر مجموع کو عارض ہو استعمال کیا ہے اور سیر اطراف کو تجویلی ہند میں خصوصاً اران کو اور چھی وغیرہ سے خوب کس دین اور قد نونکی باش کرین اور شہیات طین کا استعمال کرین جو ہوا کو اسطے سے بظرف اسفل کسندب کہ سہ اور واد سے جہاں پر فکور ہوتی ہیں تقویت سر کی کرین اور کوئی شہر

ان از قسم تلمذ اور کماشی وغیرہ کے موجود شہانہ گل سرخ اور زنبق و جو اور ہرگ سادہ رنگ سے مرکب ہر شہر از شہا ہے اس میں شرط زہرے نافع کے رنگ گل اور زہرے بیہ سادہ کا استعمال الش وغیرہ سے کرنا چاہیے اگر ایسی عمرات تکبیر اور کم کرنے میں درد سسر کے کافی خون اور وقت لطافت بہت ہو کہ ہر اولیہ بات بھی شہر کہ کرین مثلاً ابو نونہل خواہ نونہل رات کو انشا کرین جیسے شہا ش وغیرہ اور ودم

اہوتی جو پہلے تو اس میں تفاوت پیدا ہو گیا ہو اور اس کے اخیر میں تفاوت نہ ہو گیا ہو اور تھلا تر اور معترض کا نسبت تو اکثر نازک اور نیک شہید تر ہوتا ہے
 اور بلغم اور غلبہ کے معترض ہی اس میں معترض زیادتی معترض ہوتی ہے اگر غلبہ حریت اسکی اخلاقی تین بلغم کی حریت
 سنیاد و زمین کی کبھی بلغم سے زیادہ لہنی خواہ مثل اس کے سرعت اور بطور میں اول مرض میں ہوتی ہے جو گلاب اخلاقیات میں شدید اور زلف نام
 میں اس بنا اور بنفشات معصارا و صغات اس اخلاقیات میں زیادہ ہوتے ہیں بل نسبت بنفشات وید اور کربا کے بنفش کے دلائل اس تک پہنچے ہوتے
 اور دلائل میں بول اس تک پہنچا کہ دل میں اس میں اور تین ہوتا ہے اس لیے کہ سہل کی کثرت ہوتی ہے اور بدت زیادہ ہوتی ہے اور قاعدہ بدت کا
 ہر کہ جسم تکڑا رنگ سپید پیداکرئی ہے اور بعد از ان بول میں سرخی بوجہ معنوت کے پیدا ہوتی ہے اور قوام میں کدورت آتی ہے اس لیے
 کہ بلغم ناقص ہوتا ہے اور کبھی تپ میں حال بول کا دقتا و تفتا شہید ہوتا ہے اور پھر حسب قدرت بدن مادہ غلیظہ سے پاک ہو جائے اور جس قدر
 مادہ مستغنی ہوا ہوتو قفل ہو جائے اور بیماری میں سہل بلغم باقی رہو جائیں جو مادہ صالحہ بول کو اور تھنہ زمین سپید ہوتا ہے اور پھر بول اس کیفیت کے
 جب اور کثرت بنفش ہو کر دغ ہو اور غلیظہ سہل کی ہو جائے سرخ زرد یا سیاہ یا زرد یا سیاہ رنگ کا پھر سہل سپید یا ہون کہ وہ بلغم ہو جائیں اور وہ صابنہ کے
 نکلنے سے بدبو اور کبھی سپید ہونا لگتا اور اس طرح سپیدی اور سرخی رنگ کی لہنی جتنی ہے۔ برائے اس تپ میں نرم اور رقیق بلغمی برآید
 ہوتا ہے۔ اگر جلد دلائل ہی بلغمی کے ہونے پر یہ کہ آٹھارہ کھنٹے تپ رہے اور پھر کھنٹے کا وقتہ ہوا و حالت سکون میں بنفش تپ سے پاک نکل پاک
 ہو جائے اس لیے کہ مادہ باواعت غلاظت اور لڑو حبت کے تپ بھی ہوتا ہے اور کثرت از ماند سکون اور تحلیل کے بھی باقی رہتا ہے اور کبھی میں اور فصل
 اور صوات اور بعد از رفتہ ایسی اس تپ پر دلیل کافی ہوتی ہے اور اسباب سالیہ کا ایسا معنی ہو یا غم و غیظہ سے بھی اور دلیل ہی بلغمی پر زیادہ
 سمجھنا قابل رنگ چھو کا جیسا مذکور ہو ایشیہ و صامی اور صیخ اور طس کا نرم ہونا اور رقم عدہ کا تھین ہونا اور سقط اشتہا یہ دلائل غلام
 اس تپ کے ہیں۔ کبھی حال اس تپ میں شرجائی ہے اور تپ سے پہلے کبھی کبھی موی کارین ہوتے ہی آتی ہیں۔ علامہ ماست بلغمی ملامت کے
 اور اس تپ کا نام لٹھہ ہے حسب علامتیں بلغمی تپ کی بجائے پر بیان ہو چکے ہیں اس میں ہوتی ہیں بلان تپ اور تری نہیں ہے اور نہ مشابہ اور تڑپنے
 کے ہوتی ہے اور اس بنا میں لنگنہ اور بعد از تھیر ہری نہیں ہوتی اور وقت سے نہایت مشابہ ہوتی ہے۔ اور نہ چھ کھنٹے کی خفت ہوتی ہے اور
 اس سے پہلے کہ وہ پیش برخلات بلغمی دالہ اور سکاسیہ کے دائرہ اگرچہ بوقت خفت بالکل بظرف نہیں ہو جائی مگر کبھی اس میں بوقت خفت تری
 ہے بہت پر شہید ہوتی ہے اور ظاہر نہیں ہوتی ہے چوتھ جمیات ایسی ہے جو اکثر احوال میں از قسم بلغمی تپ کے معروض ہیں
 اور غلط صغراوی سے بھی کبھی ایسی جمیات ہوتے ہیں کہ غلط صغراوی سے ہرگز نہیں ہوتے ہیں اور جمیات از قسم بلغمی خواہ صغراوی
 یا ستارہ وغیرہ اور احکام خاصہ نفس میں ان میں ایک جمی انڈیلوس اور دوسری انڈیفور یا اور یہ دونوں جمیات بلغم سے ایسی قسمیں ہیں کہ
 جن میں جگہ حرارت اور بدت کی مختلف ہوتی ہے اگر کسی میں حرارت داخل ہوتی ہے اور کسی میں خارج از جسم حرارت پائی جاتی
 ہے اور فشا اس اخلاقیات کا اختلاف عمل غرضت مادی کا ہے۔ اور یہ بلغمی جمیات تین قسم میں ہے اور ان میں جمیات کے جگان نام خاص ہے
 جمی خشد غلیظہ اور آرمی شماری اور جمی لیلی اور جمی جسمین انڈر جسم کے ہر وقت ہوا اور ظاہر جسم میں گرمی
 جس کا نام انڈیلوس ہے اور بلغم زجاجی سے پیدا ہوتی ہے جو باطن اور قعر میں پیدا ہوتا ہے اور جہاں وہ باطن موجود ہے اور اس جگہ سردی
 ہوتی ہے پھر جب اس میں معنوت آجاتی ہے اور اس سے بخارات اٹھتے ہیں اور ان بخارات میں جزر لطیف جار صغراوی کی جو حرکت
 ہوتی ہے اس لیے ظاہر میں گرمی پیدا ہوتی ہے اور جو پھر بنفش مختلف غلط صغراوی سے اندرون جسم میں ہوتی ہے وہ ہنسورہ جتنی ہے

اور قبل از وقت عنفوت کے بلغم خرابی کی سردی اندر روح جسم میں ایسے ظاہر نہیں ہوتی کہ چونکہ وہ ایک مکان خاص میں مدت سے ٹھہرا ہوا تھا اور وہ عنقاہ کے برودت سے مادی ہو گیا تھا اور چونکہ عنفوت کے جب اس میں حرکت پیدا ہوئی اور قریب کے اعضا جڑوا کی برودت کو حرکت سے اٹھانے کے لیے اتصال ہی تب اس کی برودت میں ہوتی علامات اس تب کی بھی وہی ہیں جو علامات ہی تھی کہ گندہ ہونے اور پھر یہ بھی پہچان کر کہ یہ بلغم اس تب میں سرد و خام ہوتا ہے اور بہت اور تھکے بلغمی کے بدل میں گرمی کم ہوتی ہے اور انقباض عملی اور شہادت ہوتی ہے اور گندہ اس تب میں ہر روز شہادت پیدا ہوتی ہے کہ چونکہ بلغمی ہونے سے اس کے کبھی اس کی طبعت میں ہوتی ہے اور وہ بھی رقب کی طبعت کیونکہ ایسا مادہ میلن کم ہوتا ہے اور انقباض میں کم اور شہادت زیادہ واقع ہوتا ہے اور اس کی انقباض خواہ کی مقدار سے دورہ میں اور ویر ہوتی ہے اور رقب خواہ رقب کی طبعت انتقال سے اس تب کا بلغمی مواد موقوف نہیں ہوتا ایسے کہ مادہ بلغم میں عنفوت اور تھکے سے یہ پید ہوتی ہے اور دورہ کی طرف انقباض بعد اور اک اصل کے جانور میں ہر دورہ انقباض میں ہر دورہ بلغمی تب کو ہر روز خواہ صغریٰ اور بزرگی کو بطور رقب نامی اس کے اور اک مادہ کے اور شہادت کا ہی ہے۔ اس تب کی ذہنیت چار گھنٹے سے چوبیس گھنٹے تک رہتی ہے اور شہادت اس سے کم بھی رہا کرتی ہے ایسے کہ یہ مادہ اس قدر کثیر نہیں ہوتا کہ جو کبھی گھنٹے تک نوبت پاتی ہے جس تب میں اندر گرمی ہوا اور باہر سردی اور اس کا بلغمی نام ہے۔ یہ تب اکثر بلغمی ہوتی ہے اور کبھی صغریٰ بھی ہوتی ہے اور کبھی صغریٰ سے پیدا ہوتی ہے اور بلغمی ہونا اس تب کا اس طرح سے ممکن ہے کہ چونکہ بلغم اندرون جسم کے متعفن اور متعلق ہوتا ہے اور وہ مقام گرم ہوتا ہے اور چونکہ کمال اس بلغم کا متعفن ہونا اس وقت سے متعلق بلغم میں گرمی پیدا نہیں ہوتی ایسے کہ اس کے بخارات کا زیادہ انتشار خارج بلغم میں نہیں ہو سکتا لہذا عنفوت اور گرمی زیادہ نہیں پیدا ہوتی اور یہ بھی ایک سبب ہے کہ قوت قریبی اور حرارت اصلی بر مقام سے اندرون جسم بلغمی متعفن میں تھکے ہوتی ہے اور وسط نفع مادہ کے اس لیے کہ ظاہر میں حرارت سے خالی ہوتا ہے اور سرد ہوجانا ہر خصوصاً اگر خارج میں اکثر جگہ بلغم خام نہ رہا ہے اور ان میں عنفوت واقع ہوا اور حرارت اندرون کی مقدار کم ہونے کی تحلیل خواہ متعفن کر کے۔ یہ بھی ایک دلیل ہے خارج کے بارور ہونے کی اکثر بلغمی باطن سے بخارات غیر متعفن اور تھکے میں جس وقت وہ بلغم متعفن ہوتا ہے اور گندہ بخارات معدوم کر کے ظاہر میں نکال آئے ہیں اور جدا ہوتے ہیں اور معدودان بخارات کا بلغم اس حرارت کے ہوتا ہے جو مادہ کو متعفن کرتی ہے اور بخارات متعذری ویر تک ہوا اور اس بخار صاف کے کہ تہی ہے اور بعد متعذری سے بخارات سے جدا ہوجاتی ہے جو صلیب گرم پانی کے بخارات سے حرارت بلند تر پیدا ہوتی ہے اور چونکہ حرارت غیر بخارات مذکور سے جدا ہوتی ہے اور یہ بخارات میں مادہ کا زیادہ اور بلغمی قبل از عنفوت کے چونکہ نہایت سرد تھا لہذا اصلی برودت متعذری ہے اس سبب سے ظاہر میں جہاں پر یہ بخارات پہنچتے ہیں سرد ہوجاتا ہے۔ لیکن بلغمی کے صغریٰ ہونے کا بیان یہ ہے کہ بخار جب متعذری ہوا اور اندرون جسم کے متعفن ہوا اور ان میں عنفوت پیدا ہوا اور اس کے متعفن بخارات واقع ہوا اور سوقت میں ظاہر میں ان ہی طرح سے سرد رہا جسے بلغم کے بیان میں بھی کہہ چکے۔ لیکن چونکہ اس قدر صغریٰ سے زیادہ بخارات نہیں آتے اور اس کے بخار میں حرارت پہنچتا ہے۔ ایسا ہی صغریٰ سے متعفن ہونے کا اور ظاہر میں سرد رہے گا۔ اس سبب خاص کا نام طبعی ہوتا ہے اور لیکن یہ غیر متعفن ہونے کے کہ بلغمی اور صغریٰ دونوں پر اور اس کا اطلاق ہوتا ہے۔ لیکن بلغمی کی حرارت شہادت سے زیادہ ہے اور متعفن اس مقام پر یہ اعتراض کر سکتے ہیں کہ بلغمی بلغمی ہی کی ہی ہے کہ اگر شہادت حرارت غیر بلغمی کا تلب میں ہرگز متعذری ہوا اور شہادت میں کے حرارت تمام بلغمی میں جاتی ہے اور لیکن یہ کسی تب کے کہ آہن و شہادت حرارت تلب میں ہوتا ہے اور نہ بلغمی شہادت میں اور واضح

عام بدن میں حرارت منتش ہوتی ہے جو اب اس اعتراض کا یہ ہے کہ صمدی خواہ وہ سووم ایسی چیز تھی جس قدر میں سبب ایک شرط معتبر ہوتی ہے وہ یہ ہے کہ بیشطیکہ کوئی مانع نہ ہو مثلاً پانی کی تعریف میں ہم کہتے ہیں کہ پانی سرد ہے اور اس سے مراد یہ ہے کہ پانی چسپوت اپنی ذاتی حالت پر ہوا نہ کرے کوئی مانع خارج نہ ہو اور اسکی پروردت اور طوبت محسوس ہوگی ذرا تفصیل اور روزانی کی تعریف کیے کہتے ہیں جو بیشطیکہ طوط گر پڑے یہاں ہی مراد یہی ہے کہ بیشطیکہ مانع کوئی نہ ہو۔ اور ان حسیات میں حال یہی ہے کہ حرارت قلب تک جو پہنچی ہے اور شہدائین کے ذریعہ سے پہنچن منتش ہوتی ہے اگر کسی تپ میں کوئی ایسا مانع پیدا ہوتا ہے کہ گھٹا ہو اس منتش سے کہ نہیں ہو سکتا ہے جیسے اگر تپ میں کسی مقام پر رکھیں کہ وہ جگہ سرد ہو جاتی ہے تو گھٹا اسکا افعال طبیعی میں تو جو اتسا میں ہوتا ہے وہ تپ جسم میں گرمی سردی اور نون جگہ ہو یعنی اثر اور باہر ایسی تپ کا وجود اگر ممکن ہے تو وہ نہیں ہوگا جہاں دعا سے سردی سبب بعض کے متحرک ہون ایک اندر ہوا اور ایک باہر اور نون میں کوئی بکثرت نہ ہو جیسا کہ بعض تپ شروع ہوا تو نون سے بنی لطیف اوسکے گرد ہونے لگا اور جہاں خود مادہ ہوگا وہ مقام سرد رہے گا اور حالت حرکت میں جو غلط بار سے سردی پیدا ہوگی اوسکا سبب تو ابھی بیان ہو چکا ہے کہ جو عضو غیر متناہج پروردت سے باغرمی ایسا کا احساس کرتا ہے جو محشی مصلطی تپ یا اکثر سبب باغرم نام کے ہوتی ہے جو غمخیز میں بوجہ بکثرت مقدار کے متفرق ہوجاتا ہے اور بوجہ بکثرت کے نوت کو خوب اور بوجہ صفت کے دیتا ہے اور اکثر اس باغرم نام کا ضا وضعف معدہ پیدا کرتا ہے سبب اس باغرم میں حرکت بوجہ مغفوت کے پیدا ہوتی ہے تو تپ حیوانی اور طبیعی کو زیادہ سناہب کرتا ہے اور اوس سے متحرک کرتا ہے اگر تپ کو حیوان خود چھوڑ دے اور مادہ کی حرکت سے مدد تو تکی کرے تو تپنا تو تپ تپ یعنی اور زیادہ تپ کا تپ نہیں ہوتی۔ اور اگر آسانی استفسار غ مادہ کا قصد کریں مادہ حاسی ہو کر بکثرت متفرق تو نہیں ہونگا اگر ایسی حرکت کا ملامت کرے کہ تپ کو تپ کی ٹکڑو گیری اور دوسری کی بھلائی پیدا ہوتی ہے یا جس کا اشتنا ہوتا ہے۔ اگر اسٹفسار غ تپ کا قصد کیا جائے کہ کہ بجز یہ اسماں شہادہ خواہ قصد قوی کے اخراج اس مادہ جہیت کا ہوا جسے توت اسکی تحمل نہیں ہوتی۔ اور اگر تپ توت تحمل ہوا لاکھ اس تپ میں بوقت ساکن اور کفش پرش پیدا آتے ہیں بوجہ تپ قوی کی یا تکی تو کیسا ضرورتیں پیدا ہوگا۔ مگر باہر یہ استفسار غ کی ضرورت اس مرض میں شدید ہے اسلیئے کہ مادہ کیفیت میں روی اور کیفیت میں نشیر ہے۔ اور بوجہ تغذیہ کی حاجت زیادہ ہے اسلیئے کہ جو اخلاط بد نہیں بائعقل و وجود میں بوجہ خامی اور نا دوستی کے قابل اسکی نہیں ہیں کہ جز بدن ہوں اور اسکی جذب بدن ہونے سے توت میں کسی قدر اشتنا ہوا ہوا بدن چونکہ غذا اخلاط نام سے نہیں پاتا ہے اب ایک یہ اور ذرا یہ ہے کہ اگر تپ تکلف غذا سے پیدا ہے تو بوجہ ضعف ہضم پیدا ہو چکا ہے جو ہی اخلاط نام پیدا ہو سکے اور اوسا در میں زیادتی ہوگی۔ اندر اگر غذا اقل متحرک ہوتی ہے سبب اسکا ہواگی۔ اس تپ کی ابتدا میں ایسا ہوتا ہے کہ ایک سردی بظرفت تاب کے گرتی ہے اور اس سے شمش پیدا ہوتی ہے اور بعض صغیر ہوجاتی ہے اور بعض اور بعض اور متفاوت ہوتی ہے اور بوجہ طبیعت کوشش کرے کہ مادہ مذکورہ کو گرم اور لطیف کر دیتی ہے اور جس مغفوت کے بعض اجزا اس مادہ کے تکلیف دہ ہونے کے میں وہ طبیعت کی اس فعل میں اعانت کرتی ہے اور اسوقت قلب مشر سے اس شہادہ کے جو سبب غشی کا ہے اور نجاست پیدا ہے لیکن اب اوسکی حرارت سے قلب کو ضرر پہنچتا ہے اس سبب سے بعض میں سرعت پیدا ہوتی ہے جو خصوصاً حرکت اقلیاض میں سرعت زیادہ ہوتی ہے بوجہ نسبت اجسام و غیرہ کے۔ علاوہ یہ کہ بعض میں باوجود سرعت کے صغیر اور بظرفت اور تفاوت غالب ہوتا ہے۔ اور اس تپ کا جیسے اولطیفی حسیات کا جو ایسا ہی ہوتا ہے کہ تپ بعد بل یا فرق نہیں ہوتا۔ اور تپ چھوٹے اور بدن کا

دوہا اور اس تپ میں زیادہ ہوتا ہے۔ رنگ ان بیارنگ ایک طبع پر نہیں رہتا اور کبھی مافی اور رصاصی ہوتا ہے اور کبھی انہی دو رنگوں اور کبھی سیاہ ہوتا ہے اور کبھی چونکہ رنگ ایسا آدھا ہوتا ہے جیسے فوت کھانے والوں کے ہونے کا رنگ۔ آنکھوں میں سرخی کبھی بڑی ہوتی ہے اور رینہ ہوجاتی ہے اور بدقت ہوجانے والی مادہ مرض کے اور کبھی آنکھیں مختلف کی ایسی ہوجاتی ہیں۔

شہ اسیت کے نیچے احتیاج زیادہ ہوتا ہے اور یہ صلیح اشتہائیں نسخ زیادہ پیدا ہوتا ہے کبھی مرض کو کبھی تو بھی ہوتی ہے۔ اگر امدون اشتہا کے کسی مقام پر دم نہ ہو اس تپ کی بدقت اس مرض کی صحت کی امید قطعاً نہیں ہوتی ہے۔ کبھی صفرا سے غالب اور غلیظ تپ بھی تپ پیدا ہوتی ہے جیسے وقت سوزش اشتہائیں بت ہوتی ہے اور تو صفراوی بار بار ہوتی ہے اور دوسرے بلغمی تپ کے مثل ہوتے ہیں جی غشیہ وقیہ رقیقہ تپ مادہ جو غرض شقو ط اور وقت کا ایک ہی وقت خواہ ہو تو وقت میں گردتی ہے اور رطوبات ثانیہ قریب الاعتدال کا وقت ان بہت جلد ہوجاتا ہے اور اکثر اس تپ میں وقت چوتھے دن تک اپنی نہیں رہتی بلکہ فوتا ہوجاتی ہے۔ اس تپ کی پیداہش اکثر کمرسات زہین صفراوی سے ہوتی ہے جن میں رقت اور غلیظ زیادہ ہوتی ہیں اور ان کا جہر ہر وی اور تپ ہوتا ہے کہ اوٹین عفونت پیدا ہوتی ہے اور ان کو کون کے بد تو نہیں جنک انزات تکابیت گرم خشک ہے۔ اور اکثر اسکی ذوبت بطور غلب کے ہوتی ہے جی لیلی اور تہماری اقسام بلغمی سے۔

نہاری وہ تپ ہے جسکے دو حصے دو گھنٹوں اور رات کو حضرت اور کمی ہوجاے اور لیلی وہ تپ ہے کہ رات کو دورہ ہوا اور دن کو سکوت ہو یہ دونوں بڑی گرم نہاری زیادہ رہتی ہے اور بدقت طول مدت اور بڑے حاض ہونے کی زیادہ تر اس میں ہی خوف ہے کہ دن کی وقت منتقل نہ ہو۔ اسکی خباثت کی نظر بدلیل ایک یہ ہے کہ بد وقت حرارت نہار اور کھٹنے مسامات کے خارج ہوتی ہے اور بار جو کہ ایسے وقت بخارات شبلی زیادہ ہوتے ہیں جی بقیہ اس قدر کثرت مادہ کی ہے اور اس قدر مادہ قوی ہے کہ متخل نہیں ہوتا جب تو جی پیدا ہوتی ہے۔ یا انہی مرض کو اس تپ میں بوقت شب مذاہبے کی ضرورت ہے اور تپ بھر جانے کے بعد سونا اور سکے جن میں مشرق تکلیف جاتے کہ کام دیا جاتا ہے اور ایک ناکا اسرار اور ہضم ثانی شروع ہوا ہے یہاں ایسی ہے کہ وقت کو جلد تر سا کھلکھوتی ہے اور تپ کے صفراء اوٹھا دان کی گرمی میں اور رنگی سرخی میں باگن متغیسی اسی کا ہے کہ تپ میں چر جاے۔ حاصل ہے کہ یہ تپ عسیر و البیر ہے کہ اس سے نجات مرض کو کبتر ہوتی ہے اور علامت ج بلغمی تپ کا علامت اس تپ کا حسب اوقات ارجحہ ہے اتنا اور اتنا اور احتیاط کے مختلف ہوتا ہے اور حسب ظہور و فتنج اور عدم ظہور اور تپ حسب اختلاف مواد بھی مختلف ہوتا ہے کبھی بغیر تپ اور کبھی بلغمی زیادہ ہوجاے اور کبھی مالہ اور شرور اور کبھی بلغمی جلد اور تپ میں سے ہوتی ہے اور تپ اس تپ کے ایسا میں تین تپوں میں مشترک ہوتے ہیں۔ تپ میں مشتمل۔ اور تپ کو ان اور لطافت اور قطعاً اور اثرات کا استعمال کرنا۔ اور جیسے تپ دن اس تپ میں گرم تر تپ ہے کہ ان میں مادہ قریح ہوتا ہے اور اسبب تپ کے اور قبل ازین متحرک ہوتا ہے اور ازویت دیتا ہے اور کچھ فتنج کا نقل ظاہر نہیں ہوتا۔ تقویت دنیا طبیعت کو لطیف تپ پر لوجہ اعتدال اس میں بھی جیسے اقسام کیساں ہیں بلکہ مشتمل ہے جو تپ میں روزانہ میں اقتصاد کرکایا جاتا ہے اور ان امید کہ شاید ششہ قریب ہوجاے اور تپ ششہ کا بد وقت مادہ کے ہوجاے اور جودت مادہ کے اگر یہ تپ زیادہ یافت ہوجاے کہ ششہ دور ہو اس قدر لطیف تپ میر کی ہونگی علاوہ بران اگر سہ نہ ہوتا اور اسکی حالت میں ریاضت کرنا اور حکم ریاضت سے زیادہ ضعف نہو جاے اس مرض میں بہت نفع ہے۔ بلکہ تپ ششہ بزرگیت رت و فتنج تک تو جو کہ رنگ پھر

رفتہ رفتہ جس قدر قوت رقیب شدت ہو جائیگا کھلیٹیف رتھمائی جائیگی مگر متقدمہ اس احتیاطی بیہوشی کو اولہ لطیفہ تاخیر کرین پھر حسب نوبت چار دواں کھاتے
 کہ متعلقہ دور ہر مقامی اس ضعف قوت کی تسلیط سے ہیرے کرن بعد ازاں آہستہ آہستہ متعلقہ کرن تا ایک زمانہ منتہی کا آئیے اس لیے کہ عمل نامہ اس
 تپ کا ایسا کر کے سین ایسے تغیرات لطیف اور تغلیظ اوراد کے بعد رفتہ رفتہ کھلیٹیف کن ہوتی مادہ بن المیتہ بہرات کا بن بن ہوئے۔ اور ہر سات
 دنسے زیادہ رات نہ گزرجاے پھر لطیف دیر ترقی مگر کڑا ناپختہ روز نہ صرف شد یہ عارض ہوگا اور فم حد یضعیف ہو جائیگا اور جس قدر مرضین طول زیادہ ہو
 سکتا ہے کھلیٹیف میں کی کرنی چاہیے۔ باز نہ ہر نسبت رتھ کے اس تپ میں کھلیٹیف زیادہ واجب ہو۔ اور اسی وجہ سے ضرور ہر کم فیض کو جلد
 ہی ماسرغ وغیرہ جو خون کھلیٹیف پر کرتے ہیں نہ سنے چاہئین بلکہ رتھ کے ساتھ شور بافتل کھانا چاہئیے بان اگر ضعف کا زیادہ خون ہو جو اوجھل
 کا نظور ہو جاے پھر گشت وغیرہ کھانا مضرت نہیں ہر پھر اختلاف اس تپ کا بلکہ مادہ شور اور شیرین کے اور جو مادہ زجاجی اور ترش کے اگر
 دیکھا جاے تو ہی فرد و ریشین جو مادہ زجاجی خواہ ترشی سے ہوتی ہر اور تہ میں بدن کی تخمین چند ساعت تک عین ہوتی ہر۔ اس میں مشرف
 معالیہ کا یہ ہر کہ پینڈ و وزن مادہ کی تپ یعنی بلغم شور اور شیرین کے تھین ایسی دواسے مناسب ہر جو نرم مواد کہ بقدر تہرہ بھی کرے اور
 زجاجی اور ترش مادہ سے جو تپ آئے اور میں دواسہ سخت و کار ہر اس طرح پینڈ و وزن مادہ یعنی مادہ شور اور شیرین میں لقطع مادہ کی ایسے
 لطافت اور بقولحات سے مناسبے جو گرم زیادہ کون اگر خشکی اور تھین زیادہ ہوا و دوسرے دوا دہ یعنی زجاجی اور ترشی میں گرم چیزیں جو
 لطافت ہون اور اپنی تیزی سے قطع پیدا کرن اور کئی ضرورت ہر خصوصاً اگر فم کے ہمارا و مہو بھی مابہا اور سوخت استعمال کوئی اور صحت کبریت
 کا مناسب ہر اور کچھ چیزیں بھی استعمال کرنی چاہئین۔ مناسب تر وہ دوا جوابت امین دیکار ہر گگنشد ہر ساتوین دن تک دگر کرک آب زانیہ
 اور کرک کاسنی اور کرکوش ہر گگنشد جو صحت دیا جاے امین بھی کچھ مضافہ نہیں سنجید بھی مفید ہر اور ماو العسل ہر اور زونا
 کے کبھی خالی از نامہ نہیں ہر۔ کبھی یہ بھی مناسب ہوا ہر جو بقدر تھین طبیعت زیادہ مطلوب ہو۔ مثلاً گگنشد کی خواہ اور ادویہ نیکر بالائی
 زیادہ ہو کہ جاسے۔ خصوصاً مادہ مسهل جو ضرورت و دوائی سے بنایا جاے کر کہ مسهل امین ہر۔ اگر ضرورت ہو کہ اسکی تھین قوی کیجیے اسے آب
 لب اسب زیادہ کر دین اور اگر کمی چاہے الماس ہر صابون اور شکر خواہ تہ شریک کر دین گگنشد کی ساخت شیرہ و سنجیدہ اور جلابا کے پانچمین
 نکال گیا ہر سے ہو کبھی قوی ہر۔ زیادہ مصلحتاً تہ امین ادویہ مسهل کا مناسب نہیں ہر اور بعد ازاں تہ اسے تہورہ اس وقت مسهل میں ضرور
 ہر خصوصاً اگر ادویہ طبی کے ساتھ صرفہ کے کبھی شکر کے ہوا سیکے اس وقت مسهل سے مزاج میں فساد پیدا ہوا ہر۔ اکثر آدمی ابتداء میں داسطہ سال
 اور دار کے ہر شہب کور داسے تہریکا استعمال کرتے ہیں مسخروہاے شہریکا زنجبیل مصلکی دس درم ہر دوا سے دیکر یا ربک کبھی عین دم
 تہریکا تہ میں اور شکر طہرہ برابر مجموعے کے یعنی چالیس درم شریک کرتے ہیں اور ہر شہب ایک مشقال استعمال کرتے ہیں مگر اس دوا کا استعمال
 اس وقت چاہیے کہ طبیعت ترم ہوا و اگر کم روز دور تہرہ اجابت از خود ہوتی ہو پھر اس دوا کی ضرورت نہیں ہر۔ مگر عجب پس نہیں ہر کہ یہ دوا بعد
 نفعی مادہ کے دیا جائے اور پچھلے ادواں سے تھین کبھی سے خشک اندر اور پر ہر کچھ دیکر ہرے نزدیک مناسب ہر ہر کہ تہورہ سے بلکہ با کھلیٹیف
 دواسے سپاہ کر کے تہرہ بقیہ مادہ کھلیٹیف کو با نافع ہر استعمال مادہ یہ مسهل ہر صبر کرین اور حسب نفعی ہر اسے استقرخ میں ترمی طور کار کھین
 اور تہورہ تہرہ مادہ کا لین اس اتنا کھلیٹیف شدید پیدا ہر جاسے بعد ہر سال کے ریات کا استعمال کرین۔ ہیٹھل مجھے ناپتہ ہر استعمال کی تہا ہر تہریکا
 وغیرہ کبھی عہد یضعیف ہوتی ہر اور مصلحتیوں کا اخراج کرتے ہیں۔ اور اگر ادویہ زیادہ سرد ہوا و دواؤں کے ہمارا قطر طبی شریک کرین اگر ادویہ صرفہ دیکر
 شکر ہر شہب یا غیر زنجبیل یا غیر شہب خواہ خشک تہرہ ہر دیکر مصلحت کی مدد کیا وسط کھنے کا استعمال کرین جو ان اجزاء سے

بتایا جائے شہد اور رنگ اور کب برگ چند اور دوش گن جو کہ مقتدا بتا دین مفید اور کب شرب اور علی جو کبچین بنو جوری میں ترکی اور اور
 مثل اسکا اور چیزیں سب سے ڈرا کرین اور اگر کوئی حاجت ہو شام مثل زیادہ ہوئی جو خواہ فائدہ مند کما بہت متغیر ہوتا ہو تو حسب خیال
 جسکا منتر لیا دین میں ملتا ہوا ہر استعمال کریں اور ایک مثال یہ دور آٹھ سے پانی کے ہر اور استعمال کریں۔ تو بار جو کہ مدد میں خدمت
 یہ لیکر تو یہ کلاس مرض تپکو کوفہ کر دیتی ہے۔ ڈرا کرین اور انتظار نشیج کا روز ہفتہ تک ضرور کرنا چاہیے تاکہ لہا میں بوجہ سختی تو کہ حرم معدہ
 نہ رہا ہے اگر کسی شخص کو تو یہ بخاری شدہ برائی جو خواہ نہایت اور چہرہ پر تو ہرگز نہ کرنا مناسب نہیں ہے۔ اگر اس مرض کا ابتدائی وقت
 سے تو خاص جو معدہ کما اگر ابتدا سے دور میں واقع ہوا و سکارو کما مناسب نہیں ہے اس واسطے کہ دفع طبی جو بان اگر حجت قدرت کے
 بلا وقت نہ ہو جائے اور دفع ناکہ خوف ہوا و سقوت شرب پیدا و شربت نشیج سے خواہ اون دوران سے جو ابتدا سے ہی شکل میں مذکور
 ہوتی ہیں بلکہ دینا چاہیے۔ اگر درد عارض ہو و منظور است نہیں بلکہ بزرگ و دور استعمال کریں اور یہ تھیلہ اون گرم پانی میں کھریں اور دونوں
 یہ لہا میں وقت اور مضبوطی میں۔ اور اگر کب جی حاجت ہوا اور اصول اور میں خوش کے کما میں ایقار مناسب اور کبچین علی با د میں
 حویک کریں اگر خدا سے بہ ترش منوجاتی ہوا اور اگر ترش ہوتی ہو مار اصل شرب کریں۔ آب چکا پلا نا اور سقوت مناسب ہے کہ پہلا کارورہ
 کریں ہوا تو ایسے وقت میں پہلے گفتہ پلا کر چہرہ کو کھٹے کب آب جو پلا میں لپیٹے پلا کر کہ بدین طے والی چیزیں نہیں کھلیں ہر دفعی مناسب
 نہیں ہوا و نہ کر طے ایسے جینے لطیف ہوتی ہے استعمال کریں شروع میں خواہ جس وقت بدین کوئی مصلحت ہو کہ معلوم ہوا ہے کہ یہ چیزیں مصلحت
 رطب گو کر کہ اسکا مشام میں ترمی ہو بلکہ کھلی اور طربت کاسیلان احتیاط میں ہوگا۔ سرد پانی سے استرازا و اسب کر کہ اور دین نامی اور غلط
 پیدا ہوگا۔ جس وقت بول میں مرضی اور ملاقات ملی ہر دفعہ کھین کریں کچھ خوف نہیں ہے اور سقوت کو یہ استعمال کبچین کی طرف کی جائے۔ و کاسی
 بلکہ کاش مصلحت نافع ہے کہ چند دفعہ میں غلط دلرز جب زیادہ ہو و ک زیادہ ترش ہوتی ہو۔ بعض طریقوں سے تجربہ کیا ہو کہ کاشی کا مال
 اور دین ترموں سے اگر دین ملا جائے بہت مفید ہوتا ہے۔ جب اس مرض کا زمانہ ترمی شروع ہوا و کبھی زمانہ انتہا میں اکثر تو یہ طبیب کو رقم سمدہ
 کی طرف اور اسکی اصل کی طرف چاہیے متواتر رقم سمدہ چینی کی کما میں اور جو دین اور مصلحتی اور ایسوں سے مرکب ہوں۔ اور تو کما
 استعمال بیجا اور ہذا کر لیا ہوا سولی کے ذریعہ سے کریں اور خذنگ کر لیا جی ضرورت ہوتی ہے۔ اور کائنات ایسے وقت ترمی خواہ انتہا میں اگر
 پائین خواہ بعد روز ہفتہ کے استعمال کریں خواہ او میں اور چیزیں ملا دین جو رقم سمدہ کی ترمی کریں اور او میں ہلا کر کاشی کی قوت ہوشل ایسوں
 اور مصلحتی کے اور کما پانی میں کھول کر گھٹنا پلانا چاہیے خصوصاً لہا میں نو بہت میں کہ یہ ترکیب لہا اور برہو کبھی ہو کبھی ہر اور پیاس کبھی چھبائی
 ہر اور پیاس کی شدت ہے۔ اور اگر بارز استفرغ بلغم اور غلط نام کی ایسے وقت ہوتا خواہ ترمی دین دیکھائی ہے اور مناسب یہی ہے کہ تمام
 نشیج کو بھری انتظار کریں۔ اگر مرض میں حدت پیدا ہو تو قرص بہت نشیج کر لگا۔ بلبلہ زرد صبار اور عصارہ نافث عصارہ فستقین ہر یک سے
 پختہ نرم عطران مصلحتی ہر یک چندہ میں کما قرص بنا دین اور نگو وقتہ را لیکہ ہم کے اور سات کو نصف دم استعمال کریں یا اگر طور نشیج کا ہونے
 لگا مانت نشیج کی برگ کوش اور لہا زرد اور سفید اور خرد پریا و شان سے کرنی چاہیے۔ اور اگر سیاہ و سفیدی ہو جائے کہ اور دین برودت زیادہ ہو
 تو قند سے مٹھل سیاہ کا استعمال بھی ممکن ہے اور شرب قیون بہت متواتر ہی بھی دے سکتے ہیں زیادہ نہیں۔ کبھی نشیج کی مانت قوی مرقا
 مصلحتی ہے کہ چینی ہر اور مرقا سے کما استعمال ایسے وقت اس مرض کی واسطے جیسا مناسب ہے کہ اس کو ایسا مناسب نہیں ہے اور
 بان مرقا سے کما استعمال میں قوت اور تپ دلرز سے ترمی زیادہ کما خیال کرنا چاہیے کہ اگر قوت قوی ہوا و تپ زیادہ شدہ تو مرقا سے کما

تشریح خانوں جلد چارم

خوش مزاجی اور کئی چاہیے۔ ورنہ ادوائے لطیف و پختہ مثل قوت میں ہر استعمال کرنی چاہئیں جسب ہر دو ہوان روز گزر جائے تو استعمال اطفال
 کا اکثر کرنا چاہیے جیسے لازمان اور کرفس اور کبھی تخم کرفس اور رازبانہ کی حاجت ہوتی ہے اور انیسون خواہ اوس سنگھین
 پروری کی بھی حاجت ہوتی ہے جس میں زوق اور جاشا مشہد ایک ہر دو خواہ حاجت استعمال قرقص وزور کی ہوتی ہے اور
 کبھی قرقص میں درد میں تقویت عمدہ کے واسطے کنڑ اور بنگلی بھی جو بالی جاتی ہے اور اس کے کئی اور فرسنتین وغیرہ جیسا مشاہدہ
 حال میں سنا مناسب اور معلوم ہوا ضائع کیا جائے۔ شراب قویق بعد خود ہر روز کے انکوش کرتی ہے کہ کراٹیل مادہ اور تقویت
 مارغریزی اور ادرار اور اپنا کلکتا اس سے حاصل ہوا ہے۔ اگر نفع کے ساتھ قوت بھی درمرض کی دریافت ہو کہ تحلیل مواد کرے گی تو قرقص
 انستین دیکر اسکے بعد اگر سردی اپنا سے نوبت میں ایسی دریافت ہو کہ ایذا دیتی ہے اور مرض زمانہ جلتے گزر گیا ہو گرم باطن میں
 کرفس اور انیسون اور یونین کسی قسم کا پکا کے پانا چاہیے۔ اور ایسی ادوائے کجا استعمال خواہ نیشنہ قوی تری جیسے اکیلی مالک جینہ زینہ
 اطلالی کرنا چاہیے اور انکا تجویزات کے ذریعہ بھی استعمال کیا جائے کبھی سیدیلز ہین پینہ پلا جانے پر تحلیل مہتر ناخواہ ہر ایک تین دم
 کشنہ جیادرم کسٹرخ خود کبھی ہر ایک تین دم زہر بستہ پر اور دو سات مدد برسم معمول جوش دیکر بقدر تین اوقیہ میں سارہ ہے اگر
 تو زہر تین پلا یا جائے جسے قطع کامل ہوجائے استفراغ اور ادرار کرنا چاہیے ایسی دو اسے جو تری ہوا و ریکہ برستہ اس کو پلائی چاہیے۔ اگر ادراب
 کا نہایت سردی ہے جو تریاں کبیر تری چاہیے اور جب کراٹل قرقص و ریکہ لگو جائے تاہن آب لازمان کے ساتھ دیر شرب کو دوا تری کی کجا
 پر جرات کجا ہے اور جب جو فائزہ انکا طیارہ ہوا و افادہ میں خود شہید و ارجینین مثل لخلل خارجی وغیرہ کی شرکت اوس میں ہوا استفراغ
 کرنے کے واسطے بچلا اور یہ کے بھی ایک اور اراج سات دم تریہ دم ہر ایک سیاہ پانچہ مہانفٹ گنت ہی تین دم باو اور دشکامی
 ہر ایک چار دم انیسون تین دم آب کرفس میں جوش دیکر بقدر حاجت پلا یا جائے۔ اور اس سے قوی تری اجزا میں بیج اویان بیج کاسنی
 اصل اوس ہر واحد میں در اراج اشکر دم عصا زہر نمانت پانچہ دم کرفس اور لازمان ہر ایک چار دم کسج سنبل العلیپ پو یا میں ہر واحد
 دم قرقص بنا کر استعمال کریں مطبوع خم جدید بیج اویان بیج کاسنی دس دم زہر بستہ پر اور دو سات دم زہر بستہ کراٹلی ہر ایک تین دم
 شکامی باو اور وفائز ہر ایک چار دم تین مثل پانی میں تلو تو تین جوش دین تاکہ لٹ باقی رہ جائے اور چند روز نماز و نسا و کھڑکھڑی کرے
 قرقص جیدہ جو بروقت ہر میں ہونے اور شربت زرد کے استعمال میں اراج عصا زہر نمانت انستین شکامی باو اور ہر ایک کے
 پانچہ دم کرفس لازمان انیسون ہر ایک سے تین دم تک سیاہ و چار دم کشتہ لیلہ کابل ہر ایک دس دم غار لقون پندہ دم قرقص و زہر بستہ
 دم تریہ تین دم اس سب اجزا سے قرقص طیار کرنا اور قرقص باو و قسج دینے کے استعمال قوی بھی ہے اور ایضا صبر علیہ زہر یونین و صبر علیہ
 فائز انستین ہر ایک گدہ دم زعفران نصف دم کوشہ پیکر استعمال کریں اور یہ نسخہ بہ نسبت اول کے نسبت ہر ایضا اراج لیلہ کابل
 تک ہر واحد سے چارہ دم کرفس لازمان انیسون ہر واحد سے ڈیڑہ دم انستین پانچہ دم قرقص و زہر بستہ شکامی باو اور ہر ایک کے
 دو دم ہر ایک گولیان طیار کریں مطبوع خم جیدہ فائز پانچہ دم اصل اوس ناخواہ ہر واحد سے تین دم کرفس رازبانہ ہر واحد سے
 چار دم کسج پانچہ دم جوش و کبیر و زہر تین اوقیہ پلا زین ایضا بیج اویان بیج کاسنی کرفس ہر واحد سے دس دم انیسون کرفس ہر واحد
 اور دو دم شکامی باو اور وفائز انستین ہر واحد پانچہ دم قرقص تین دم جوش دیکر چار اوقیہ میں گیارہ تو پلا یا جائے ایضا کسجی ہر واحد سے
 شکامی باو اور انستین ہر واحد پانچہ دم زہر بستہ صبر علیہ زہر جوش و رازبانہ واسطے شہد ہر واحد میں نظر غالب ہو مناسب ہے

فانیقون اکثرین موزیہ پویشٹ و دم کے اندر پر استعمال کیجیے تھل لکھاس غرض کی شکر کی خواہش ہلکے آگے گرم کے ہمراہ پلائی جی
 آگے دم کو ملگن ایہ نفع ہو کہ عیب نفع کے سبب نفع ہو کہ عیب نفع کے ساتھ کھلن۔ اور اگر سسل کی اور کوئی بنا کر صدم کہ
 یہ ایجن جو رعایت ضعف جگر کے پوند و تکر شفت ضرور زیادہ کرنا چاہیے اور رعایت ضعف معدہ کے مصلحتی اور ایفوسن بڑھانا
 چاہیے اور رعایت ضعف طحال اور منظر طحال کے کچھ گیزا دوا تو او تہد ریون اٹھانہ کرنا ضرور ہر اسلے کہ اس مرض میں اکثر شہ طحال
 بڑھ جاتی ہے۔ اکثر نوبہ ضعف ذرا غلط طحال کے مصلحتیہ حسابان اور علیہ شہنا یا جانا اور دوا ایہند رعایت شہتہ تب کی بھی اہم ہے
 ایسا نوزاد و صغیر سے بڑھ رعایت بجا اور ویسے سقر فران اور دیکھو اور بالاسے قوی تر میں اگر انکی اس مرض میں حاجت ہو جواد نفع
 انہما کیہ ہر کہ جب تر جبکہ شہ تر فرادین میں مذکور ہوگا انھیں مسلمات میں زیادہ کریں اور قوی تر وقت کا استعمال کریں اور ازین
 قبیل میں ہر وہ صغیر ایک مانگ عصارہ نستین ریح و دم شہ منظر الیڈا گام ایاج نیتھ انصفت و دم عمارقون انصفت
 و دم کینجین مصلحتی گولی یا دہہ کر گرم پانی کے ساتھ پلائیں۔ ازین قبیل جب صغیر ایہ سیریکہ نیتھ ترادین میں ذکر کیے گئے اگر دوا
 ہلکے بھارت ہر قمر صلیبا سسل میں عصارہ و تریدیک شہال اور تہد نیا نصف مشقال عصارہ فافٹ و مشقال ایک لبت تقوت پلائیں
 فافٹ اور نستین پر سیاوشان اور پیلیدانہ شہ تر زہیب نسبتہ بکھو و ہونک ایک لبت حاجت پلائیں۔ اور انکے عمل اسہال کا
 پوجہ ضعف کے تہد اور ویسے مطلقاً دوا اور مرن گھٹنے والی دواوں کی استعمال ہر پوجہ کرنا چاہیے تجراون دعاون کے جو وقت دم مصلحت
 کے استعمال ہونی چاہئیں نیتھ نیتھ عیب کی عوارہ شہ کے۔ جب مرض میں انعطاط ہو جائے قبل از طعام کے تمام میں داخل ہونا مرض کا بھ
 سفر میں ہے۔ غذا ان بیاروئی لطیف جو عیسے کر اور دین زیتون اور کچی اسمین مشوری سی مقدار می لینے آب کما کے بھی شریک
 کیجائی جو خصوصاً آخر میں اور قوی غذا عیسے تہد اور چونہ ہائے مرغ اور بکھو وغیرہ مگر بعد انعطاط مرض کے۔ ضرور ہے کہ
 غذا میں بوقت نفع کے ایسی چیز شریک کریں۔ میں تطبیح ہو مثل سرکہ اور لائی اور می کی۔ اور اگر کچھ ترش اور دمی اور لڑوخت دار
 ہو تو گنا اور آب خود عمدہ تر غذا جو حسب وقت اور میں زہیرہ اور سویا اور دین زیتون شریک کریں۔ اور بار دینے وہ غذا کہ تقویات کی
 بڑھ میں تریش چیز میں ڈالکر پین کرین مشاقت نہ اور وقت اور سرکہ اور زیت متسول کو بکھا کھلائیں یہ بھی غذا بہت مفید ہے اور نغوش
 جیسے کھجور اور نغوش سویا کی یا صغیر کی اور انجان اور اٹھیلون کی نغوش بھی مدد ہے جن ترکارا یونین ترہیادہ و تطیب ہر اوکے استعمال
 سے احتلازہ ہے۔ غذا کا وقت یہ ہے کہ یا بوقت میں کمی ہو جائے خواہ تب اور تجاے اور قبل نوبت کم کے کھا گھٹے پیشہ غذا دینی جائے
 اور بڑھ گھٹے پہلے بہت سنا ہے۔ سوئے کا انازہ ہے کہ بیداری کے باہر پو لینے زمانہ خواب کا زیادہ ترانہ بیداری سے ہوا کہ نفع
 سولہ بوقت خواب کے ہوا کہ سے اور تکمیل بروقت بیداری کے۔ تمام انھیں بہت ضرور ہو جائے انعطاط کے شہ میں کرتا زیادہ قوی کرنا
 ہاں اگر مناسب ہے کہ ایسے وقت جیب اور شہت انما نغوش حسین پودینہ شریک ہوا اور وکی ترکیب شہ ہر استعمال کریں اگر
 اس سے قوی تر زیادہ دوا کی ضرورت ہو جائے انما نغوش دس درم کتہر سپیدا و صغیر صغیر ہر خاص پانچ درم پودینہ سات درم و وظل بانی
 عیسے نہ دین جوش اور پودینہ کی گلیان پڑی ہون تاکہ نصف بانی حاجی سے تدارک اسہال مضرط کا بند کرنا اسہال مضرط
 ہاں دوی دوا اور سیرات پہلے سے معلوم ہو چکی ہیں اور کر دیاں ہو چکا ہے اور ضعف کی تلافی یہ ہے کہ چونہ ہائے مرغ بران خواہ پختہ کر کے
 کھائے یا عین اور پختہ باغ اور انکھو شہ جیسے باغ معطر ہو جائے اور وقت کو تازگی حاصل ہو۔ اور اگر کچھ عیسے بھر پھراہین

نہن میں خواہ اطراف میں حاضر ہوا اس قرص کے استعمال سے بہت نفع ہوتا ہے اور یہ جانکت فستول ہر ایک پانچ درم ہوا دم قشر
 نغضان مرکب کو بھی ہر ایک چار درم تخم کزباز یا زینگیوہ خذ اور خروا تین درم عصمانہ فافٹ ساٹھ تین درم سنبل الطیب یا بیج فیکر اسات
 درم کسٹروس و دم بہتو قرص شیار کر کے استعمال کریں۔ اور کبھی احتیاج ہوتی ہے اور موس یا کی جو دو اسے مرکب ہوا دو درام الملک
 اور دو۔ انوز مر لیٹھا ہوا تخم کی قرص ہے کہ اگر تب میں طول ہوا و سردی بھی ہو معلوم ہوا دیکھ لے سفید پور معتدل کھنل الطیب یا زیادہ تخم
 کزباز تخم کاسنی عصمانہ و فافٹا فستین ہر ایک چار درم طباشیر نارغ درم قرص طیارا کرین مقدار شربت الیکٹرم سے دو درم تک ہر روز دم
 کاغذ کے بوتل اندر یا زیادہ بقدر مواوتیہ کے۔ نامخا کو شہد سے ملا کر نوجوان کر کے استعمال کرنے میں ایسی وقت بہت منفعت ہے جب
 مرض میں طول ہوا ہو کبھی جب سردی مزین و رنگ ہتھی ہو دلک کی حاجت ہوتی ہے اور اسکا عمدہ طریقہ یہ ہے کہ دو ٹون موڈھون سے
 اور دو ٹون لانوں کی جڑوں سے شروع کریں جب اچھ میں گرمی پھیل جائے اور پانچون میں بھی اسے طرح حرارت منتشر ہو جائے
 اور دو ٹون گرم ہو جائیں اور ماندگی ہی معلوم ہونے لگے پھر لیٹون دک کے اتشال کریں یہ خوب گرمی پیدا ہوتی ہے سے مالش اور
 دک کرنا چاہیے تاکہ جو عضو خنک گرمی کا ہوا اس میں کس گرمی ہو چکے پھر اس عضو کی مالش تھوڑا کر دو سرے عضو کو ملانا چاہیے۔
 ایوان بیہ سے روغن زیت شیرین جہیزین بعض خوادروغن بابونہ اور سویہ کا تیل جو دوسرے برتن میں پکایا جائے جب روغن ٹٹنے
 سے فراغت ہو جائے تو اسے پوچھو اٹان چاہیے تاکہ بشدت کرب ہر ایک ہے۔ پھر صفائے سمین میں کر کے پھیلے عالی مالش ہر دن کی
 کر کے پھر تیل کی مالش کی جائے۔ معدہ کی حفاظت ضعف سے کر لینی ایک یہ بھی تدبیر ہے کہ اس کے معدے کے سر سے پر
 مالش روغن بابونہ اور ناروین اور روغن مشبک کی کریں اور اس سے قوی تر ہے کہ زراقی میں اسے پیل کے پھول کا تیل ملین۔ اور
 ضاد جو اس باب میں مفید ہیں انہوں میں کہ کہ بابونہ یکقد صعلکی شراب میں پکا کر دو چند وزن مجموع کا شہد ملا کر تاد کریں
 اور اگر سرد و طشوت ہو گیا ہو تو ہر تیرہ ہر کد شراب کا استعمال کریں بلکہ تیخچ لہنے دو شایب انگور سمین جو س آچکا ہے اور اس کے
 دو ٹونٹ بل گئے ہیں اور شکر ملائی گئی ہے اور سمین خرما جو پختہ نواؤ فرما سے خشک اور اکلیل الملک اور آستین جوش دیکر
 ضما کرین عملاج بلغیب لازم کا جسکو لٹھکھتے ہیں جو عملاج اوس بلنبی تپ کا جو جگاہ ہر روز فوبہ ہوتا ہے وہی علاج
 لٹھکا بھی جو فرق انسا کر لٹھکھتے ہیں استعمال لطافات حادہ کا پتہ بھی ہونا چاہیے اور اگر کسبجین اور گلگندہ خواہ جلاب حسل پر اقتصاد کریں
 خواہ باراملسل اور آب راز یا زیادہ آب کزباز اور آب سنج کاسنی بیج ہوا جان سنج کربز قناعت کریں شاید نافع ہوگا۔ کبھی ان کو
 نامخوش مشبک لینے سو یا خواہ نامخوش کر کے کیفیہ ہوتی ہے جو خصوصاً جس وقت آثار نفع کے ظاہر ہوں انکی غذا کی تدبیر میں یہ سنا
 ازلان اور پراہوسہ مرض کے خواہ رعایت خلاف ارمان کے غلطی اور توسیح کرنی چاہیے تاکہ قوت میں ضعف نہ ہو جائے اور
 اگر خلاف ارمان کے رعایت کی جائے تو اس وقت لتیال و بلطیف غذا کی چاہیے ہر حال بیسی تدبیر فصل گذشتہ میں بھی تانبہ
 کے واسطے کھی گئی ہے ایسی ہرمان بھی کرنی چاہیے۔ دو اور جیڈانگ واسطے قرص عشرہ جو سمین و سنل دو ایمن ہیں جینکا مشخہ قولیادین
 میں دکھو ہوگا ایضاً یہ دعا بہت اچھی اور عربی ہوگا۔ رخ پھر درم رب سنوس شاہرہ سنبل الطیب ہر دو حب سے چار
 درم صعلکی میں درم کمر تین درم نامی سولہ درم ایضاً قرص فافٹ نسخہ اوسکا یہ جو فافٹ چار درم گلاب رخ لہ ایلیا شہر
 ازمانی درم ایضاً فافٹ تین اوقیہ لینے سار ہے آٹھ ٹونگہ سنخ نصف تیل لینے تیرہ ٹونہ سنبل الطیب بھی اسی قسم

لمبا شریعتیہ یہ ہے تو ایضا اقرن استرین اسکا نشیہ ہی جہت متیقن سارون حکم فرس انیسون مغز بادام کی تکامی بان اور عصا رسا و ما
مذکبی سبب الطیب ہر ایک سے دور جم علاج القبا لوس اور لیسو ریا کا ان دونوں تروان کا علاج قریب لجماع اوس تپ کے
پزیر گیا اور پتے ڈاڑھی اور یہ دونوں تپیز خیر و علاجین قریب قریب تپیز۔ مغزور کربا کبیرا عدلت کی سنگین عملی اور تپیز سے کی جائے اور
بسی ان دونوں کے علاج میں رب الکرکھی بھی اجازت ہو جائی جو جوشہہ کے ساتھ لپکا گیا سہار شربت دور کا بھی استعمال جازر کیا جاتا ہے اور
بدمال کے لذت و لذت جہا نہ ہر شیش حکم فرس اور زاریا اور انیسون وغیرہ کی خواہ انکی بائی کو پلاسٹہ سیسٹا سہار صوبک پونہ پتے تپیز اور
قرس صدا و صعلی اور صلب صبر کے ساتھ قوامی یا ہاں خیر اور جب نافٹ کا استعمال کر لائی ہیں۔ ان دونوں تپیز میں محدودی رعایت پر
توجہ کرنی چاہیے کیفیت جو باسہ لویا اور مولی اور سویا اور فریج کے پانی سے تو کر لائی چاہیے اور ہرات اور سہل کے مائع اخوان کلوٹون
تیوان میں پین پیلیر سیاہ و بلید نیر تری شکرکے بہت زیادہ لیخ ان تپوز میں ان دونوں معتدل سے ہونا چاہیے اور کمالی جہت ہون کہ اوشین اسبہ بظلم
اور ظہر لیمین وغیرہ اور سویا اور یونان شکرکے شیعہ کو گھورا اور اکیل الکلک اور سری اور شہ پراہو۔ تدبیر لیسو ریا کی زیادہ گرمی سے
کرنی چاہیے بہ نسبت القبا لوس کے علاج صحیح نشیہ غلطیہ کا اس تپ کا علاج بہت دشوار و عمدہ تدبیر اسکے علاج میں یہ ہے تو فریخ
اور کا اور یہ لطیف سے نشہ رفتہ قومی اور ان تک کہ اس خصوصیت خود بخود عجیب نہ ہوتی ہے۔ متغیر اس اودہ کا جو اس اودہ
قریب کی گونین کو کرنا چاہیے۔ اور باقی مادہ جو مذکب کے گونین کو کو میں لطیف تدبیر مزید رنگ و غیرہ کے استعمال کرنا چاہیے۔ حال میں
نہ ایسا لگان کی بیکور ان اس تپ کے چاروں کی استعمال نامانہ سے عاجز ہو کر سواسے راکٹ جڑا سے قومی سے اور کئی تدبیر میں کر سکتے
اجما طریقا نکدے واسطہ رنگ کا یہ کو کر دونوں رائون سے پتہ لیمین تک شروع ایک کے اور پتے شیعہ تک اور سے اور تک میں رو مال
سوت کپڑے ایسی اختیار کرن کر مذکب کی جھیننے والی سون پتہ لیمین کی مالش کے بعد دونوں ان تھون کا راکٹ طرح کر لیں کہ توڑنشہ سے کٹ سوت
کمالش کر لیں جسے کو کے بعد شروع ہو جائے پھر پتے اور سینہ کی مالش کریں پھر تپہ لیمین سے مالش کریں اور تپہ لیمین اول کو توڑنا سکتیں ا
۔ پتہ لیمین اس تدبیر کو مائل کے او کے نصف مقدار میں استعمال راکٹ اور نصف نامانہ میں اولی تو ہم یہ مسئلہ لیمین کی تدبیر تپہ لیمین
کرنی چاہیے۔ حاصل یہ کہ تا تو ان کو اسکے علاج کا لطیف تدبیر ہے اور زیادہ تھون کی جس سے مادہ تھون سمجھی آجاسے لکڑنی چاہیے
لطافات میں سے مار اصل پر خصوصاً تھوڑا سا زود آیا حکم فرس صبح کے وقت دینا چاہیے اور شل اسکے سنگین تپہ اور جلاب وغیرہ ہی ہاں
ہو۔ اگر استعمال ہو تو باہر مار اصل کو قوی چکر نیا چاہیے کہ مجھوہ بھت نقصان بنائے اگر استعمال نہ کرنا تو گہر توڑنا استعمال جو معتدل
اور نفع دہر ہی باقی ہر جا ہے۔ سنگین عملی ان کی کھنٹی کرنی ہے۔ فصل گرما میں خواہ اگر نواؤت نہ مندی سے پانی پیتے کی ہو تو کپ ہر جگہ
یہ معاملہ میں ہونی چاہیے۔ جائز میں ضرور ہر کاروکی تپیز اور گرم پانی یا تقصا کریں شہہ جگر کا پینا ایک دانہ سے ہر حال میں افضل
ہو کر تو ضرورت کرنی کے سارو شدت کپ حرارت کی ترک بھی ہو سکتا ہے۔ بہت مناسبہ کیاس کے کٹنے کر کے واسطہ سنگین عملی جو اور
شراب گھور بتا سے مرض سے نفع کرتی ہے خصوصاً اگر تپ خود ہی تھوڑا ایسا کتہہ ہوا ہو کہ تپہ نیشہ ہر جگہ ہوا شام میں کہ ضرور قوی ہوتی
ہو اور معتدل کے استعمال شراب گھور ہر۔ طیب ہر صاحب کو ہمیشہ اس مرض میں کچھ لاسٹ بخش کی رعایت کرنا رہنے ضرورت
دیکھتے کہ شیش میں دودھ ضعت یا سطرطہ مشرع ہوا ہو خود مزاج پانی فی سولئی میں۔ ولی بھاگو کر کھلا دینا چاہیے اور گرم احتیاط
نہ نما سیکے اور دم حشار لیمین اور کورم جیس تپ میں پیلہ ہو پھر علاج کا موقع باقی نہیں رہتا اور یہ امید ہوتی ہے کہ جو پکتی ہے

مگر که سبب است ایضا تغیر یعنی عفت و استقامت کفایت از پیش از این بود و در حال احتیاج این مواد سوخت کفایت از پیش از این بود که سبب است ایضا تغیر یعنی عفت و استقامت کفایت از پیش از این بود

این سبب است که در اول وقت غشی که سبب است ایضا تغیر یعنی عفت و استقامت کفایت از پیش از این بود

سورتنه که سبب است ایضا تغیر یعنی عفت و استقامت کفایت از پیش از این بود

توروشی جلاب یا مارا اسل من بجا که سبب است ایضا تغیر یعنی عفت و استقامت کفایت از پیش از این بود

این غرض سیلان اخلاط کاچه سبب است ایضا تغیر یعنی عفت و استقامت کفایت از پیش از این بود

پیدا کرتی جو - اس مرض من یک سبب است ایضا تغیر یعنی عفت و استقامت کفایت از پیش از این بود

میں حاجت باری کی زیادہ لائق ہو عیلاج عمومی خشیدہ و قشیدہ کا جواریکہ کیسے پڑھنا ہوا سنداں اور گلاب کا لگانا واجب ہے

اور اور گلاب پشیا کرنا یا چھوڑ دینی تصور ہی غذا دیکر سب پر غذا اور کھانا اس قسم کی زمین چا پیے جو جسے روئی آب باذن بیگلو کر برت

میں سرور کے گھلا کر اور اگر گلاب اور چھوڑ دینی تصور ہی غذا دیکر سب پر غذا اور کھانا اس قسم کی زمین چا پیے جو جسے روئی آب باذن بیگلو کر برت

کے اسٹیشن یا پوزیشن جو چھوڑ دینی تصور ہی غذا دیکر سب پر غذا اور کھانا اس قسم کی زمین چا پیے جو جسے روئی آب باذن بیگلو کر برت

تیرکیہ کے گھلا کر اور اگر گلاب اور چھوڑ دینی تصور ہی غذا دیکر سب پر غذا اور کھانا اس قسم کی زمین چا پیے جو جسے روئی آب باذن بیگلو کر برت

اور - علاج دائرہ کا بیان اسکا نام طوطا اور س - اکثر تو علاج کا دورہ ہوا اور علاج لازم بہت کم ہوتی ہے - اسباب راجع

کے ہی ہیں جسے تو قیامی کہتی ہیں اور پھر سود کو متضمن کر دیتی ہیں اور پھر مٹی پرین اور پھر کے ابواب میں تفصیل مذکور ہو چکی ہیں

- اور یہی معلوم ہو چکا ہے کہ سود کو ایک قسم تو نقل خون جو اور یہ سود اسطیسی ہے اور ایک قسم حوائی اور خاکستر اخلاط جو اور پھر

حوائی میں ہی ایک تو سود سے موسمی ہوا اور ایک یا مٹی ہوا اور ایک سفراوی اور ایک حوائی وہ ہے کہ سود سے سوختہ

کی خاکستر ہوتی ہے - بعض آدمیوں نے ایسا کیا ان کیا ہے کہ جسمی سود سے پیدائش ہوتی ہے اسلئے کہ وہ اسطیسی متضمن

نہیں ہوا اور ایسا نقل قابل اس کے نہیں ہے کہ سنا جائے بلکہ جو طوبت ہوا اسکی نشان ہے کہ سود متضمن ہے کہ اس متعلقہ خون کی کسی چیز

کے ہوا کہ کسی چیز زیادہ - اکثر علاج کی پیدائش امرین حساب متعلقہ کے بعد ہوتی ہے جو ذرات سمیت متعلقہ النوع جنگا اور مختلف ہواونکے

بعد ہوتی ہیں کہ ان مختلف اخلاط میں مضمونیت آپا ہے اور جب سوختہ ہو کر اور ہونا جس اور ہونا پید ہوا اور استغفار اور ناکانہ زیادہ سمیت

کے خورج ہونے کے اور نہ استغفار صنایع طبی کیا جائے اور سود استغفار ہوا ہے تو ظاہر ہو کہ راجع پید ہونے کی اکثر بعد مرض طحال کے جسمین

کی جذب سود سے خارج ہوتی ہے جسمی نرس پیدا ہوتی ہے اسلئے کہ جب طحال سے جذب سلاط و سیکانہ نہیں ہوتا مگر نہیں متشکوکہ اسطیسی

ہو جائے اور اگر اور برادر علاج طحال کی وجہ خواہ صلاحیت سے نہیں ہوتی ہے - جسمی راجع ایسی جسمین سلامت مرض زیادہ

مضمون ہوا ہے کہ جو کہ جو درم طحال خواہ اور کسی درم کی عادت نمونی ہوا اور بعد و ت راجع کے طحال میں ورم آ گیا ہوا سو سٹے

کہ جو درم طحال سے پیدا ہوتی ہے اکثر انجام اور سکا استغفار خواہ قیلہ جو ورم سود اوئی اشیدین کا اثر ہوتا ہے - جو راجع کی سلاط

قسم اکثر امر جن سود اوئی مثل نالیجوا یا اور صرع سود اوئی نجات دیتی ہے اور جب تک یہ مرض رہے طبعی رطوبی سے

آون ہوتی ہے اسلئے کہ غلط ایس اکثر او سین بالکٹ سے بنی نمونی ہوتی ہے - اگر اس سبب کی تدبیر اور دماغیہ میں غلطیوں

سبب بھرے زیادہ زمین رہتی ہے اور پھر بیشتر بارہ بریں تک بھی خواہ اس سے کم پیش نظر رہتی ہے اور سبب کم بہت ہے

چنگا در وقت غنچه چو غنچه چوین او نشسته ایستد حمایت رنج بیدار جو بجا تهنه من که از نظام من او تکامل جو بجا هر سبب و کما اخلافاً نشاء خلط باقیست
 کجی جو بجا جو بجا در حال چیلے حمایت کے باقی رہ جائے ہن چہر سبقت ان انخالی باقی کا استقرار تر حدیثے خاکستہ سوئے نزال وادہ چو بجا
 کہ راج مشطی بیدار ہوئی جو۔ جو رنج بانفکس کا استراق اور سوخنے سویدار ہوئی جو او سکندور سے طولانی ہوئے ہیں اور اس کا شہ۔ یہ
 رنج جو ہر طور پر بلینے کے پیدا ہوئی جو او رنج دیر میں نکلے جو او بیل غلیظ ہو جاوے اور جلاستہ بخش میں کم ہوئی جو۔ اس کا شہ۔ تو
 ہن جو کہ میں بجا حمایت یعنی سکندور ہوئی جو او رنج کو کچھ تران سے پیدا ہوئی جو او اس سے بیشتر علامات خون کے پیدا ما
 ہوتے ہیں کچھ میں علامات اور اشتہا سے طعام کم اور نقل میں اداسانگی زیادہ ہوتی جو او رد موی شب کے علامات مشطی ہو
 یہ سو فوس اشل اس رنج کے واقع ہوتے ہیں اور سخی بیل کی بھی اس رنج پر قدم ہوتی جو او رنج نہ جن لچر سخی اور اشتہا کے
 اور ن شباب یا نولیت اور فصل رنج یہ بھی اس پر دلیل ہوتی ہیں کہ اشتہا جی بھلا کار کچھ کثرت ہوا جو اور کثرت حمایت موی
 کے رنج واقع ہوتی جو۔ جو رنج استراق صفر سے ہوا و سین بخش بہت سرمت اور وقتا تہ ہوتی جو او رنج نہ اور سردی سے شروع
 کرتی جو او رنج اس عارضہ ہوتی جو کہ گوشت پسا جانا جو پیاس بہت لگتی جو کہ سینا جی تہ کھانا جو او غضب اور پیاس میں التھاب لینے
 بہتر کثرت پیدا ہوتی جو کہ سنہ بدن اور ن او فصل جی لہر دلالت کرتی ہیں اور کبھی بعد موی صفرادی کے اس رنج کا پیدا ہونا اسی پر
 دلالت کرتا جو کہ استراق صفر سے پیدا ہوئی جو یعنی اس رنج میں مائل بعد اہم ہوتی جو کہ سبب جو وقت خلط کے اسلئے کہ
 یہ خلط جذب کرتی جو شریان کو اندک کثرت پس شقوق اس بخش کا باطل ہو جاتا جو جیسے بخش ششی کی جیرا ن سالی میں ہوتی جو او ر
 کیفیت میں بخش مستوی ہوتی جو جب گناط سردی میں حرکت نہ پیدا ہو اور جب مادہ متحرک ہو بخش میں اختلاف نہ پیدا
 ہو جاتا جو اسلئے کہ فعل میں مقلطت جو او تفاوت اس بخش کا بروقت فترت کے جو بلی غماہر و تا جو او ر تفاوت کامل
 دلالت رنج پر کرتا جو کہ رنج میں انبساط غیر مستوی اور انقباض حسین سرعت زیادہ ہو بخلاف غب کے پیدا ہونے جو بخش
 رنج کی بر نسبت باغیہ سکندور صفر اور ن تہرین خسوس ہوتی جو کہ کثرتی ہوئے میں یعنی کی مثل ہوتی جو او رابتا سے وقت میں
 اور کما بطور زیادہ ہوتا جو اور تفاوت اور اختلاف میں کثرت ہوتی جو اختلافات کل حمایت کی نسبت بعد اہم اسے نوبت کی خاطر اور وقتا
 اور عرت شروع ہوتی ہن۔ بیل رنج میں رنج اوقات میں عدم نفع پر تشاہد ہوتا جو اسلئے کہ او بار او غلیظ ہو لیکن منتہی کے
 وقت جید ہوتا جو کہ او کے احوال اور احوال مختلف ہوتے ہیں اسوا سٹکے سو او چنہا خلط سے پیدا ہو جاوے جو رنج میں نفع پیدا ہو سکتی
 سلامت یہ کہ رنج میں نرمی پیدا ہو سکتی بیل استدا میں سپید مائل یہ سبب جی اندام ہوتا جو کہ او میں ہضم جین میں ہوتا
 اور بعد اہم اس کا سد کا حال مختلف اور رنگ بزرگ ہوتا جو اسلئے کہ اکثر کثرت سو او چنہا خلط سے پیدا ہوتا جو او ر نکلنا طے وقت
 بول یہ یاد ہو جاتا جو او ر نسبت میں بر نسبت یعنی شب سکندور نکلنا جو او صفرادی تہ کی نسبت کم کھانا جو او پیاس کم ہوتی جو
 مان اگر سو او صفرادی سے بیل پیدا ہو تو پیاس ہی زیادہ ہوتی جو علامت اس مرض میں چیلے دیکھنا چاہیے کہ رنج سو او
 موی سے جو یا سو او سے یعنی سے یا سو او سے صفرادی سے یا سو او سے سو او ہی سے پیدا ہو سکتی جیسا مادہ شہرے او سکندور سب
 جو دیر جی میان کرتے ہیں کہ رنج چاہیے کہ جیسے اقسام اس تہ کے بعض او کام ہلاستہ میں متحرک ہیں اسلئے کہ بعض اقسام کی تہا میں
 رنج پیدا ہو تا جو اسوا سٹکے صفر پر کرمال کرتی آجھوں میں غلبہ جو خصوصاً جو وقت کہ رنج سو او سے موی سے پیدا ہوتی جو

اندر

کی جو سردی کی شدت ہر ایسے باب پر ہر صورت ضرر کا خوف نفع میں آتا ایسی چیزوں کا استعمال کیا جائے اور وہ مقدار میں نہ ہو کہ کسی کی سردی
کا ضمن پر آتا نہ اور کوئی ایسی چیز شریک کر کے جو اسے بوجھا کر کہ اور ان چیزوں کی برودت کی تعدیل کر کے اور زیادہ سردی نہ آتی کہ ایسی
چیزیں ہر کسی پر نہیں ہر حالت استعمال کے ساتھ ہر سردی کا پختہ پختہ نہ ہونے سے نہایت احتیاط کرنا چاہیے کہ اگر کسی حالت سے غلط سوچ ہو تو یہ
ہوتی ہے اور نیشہ میں خامی بھی ملتی ہوتی ہے۔ سردی میں نیشہ میں جو اس مرض میں موافق ہیں جیسے کاسنی کا ہوا اور نیشہ شہتہ کو کھینچ کر ایسی چیزوں سے
اجتناب مانا جو نہایت برودت کے کاسنا مانے جیسے کاہو میں ہوا اور نیشہ خیرینہ۔ میں نہیں ہر یا نچھوٹ اور دراز جسکی حالت سے نیشہ
میں خامی پیدا ہوتی ہے اور یہ بات ضرور سے میں ہر ایسا حسرت سے پرہیز کرنا چاہا جا کر اس شی میں ایک ایسا ہی جز ہر جو
حقوقت برآ ہوا اور یہ بات شفا کو میں ہر الغرض سردی میں نیشہ استعمال میں ان قابضوں کا کمال اندر کھنا چاہیے۔ گرم نیشہ میں
گرمی باعث مال ہوا اور طوبت زیادہ ہو بہت نافع ہر مغشوشا حسرت او کی گرمی کی تعدیل کر لی جائے اور ماوس کے نیشہ میں اس غذا سے
کھو مات نہ چاہی جائے اور سردی میں غذا ملانی جائے جیسے انجیر کو کاسنی میں ملا کر کھلاؤ۔ شروع تپ میں ایسی چیزوں کا کھانا کہ میں شوریت
اور تیزی اور تقطیع ہو پختہ ضرر نہیں لیشہ لیکر چارٹ کے پھر ہر جابجا خوف نہوا اور آخرین چونکہ چارٹ فرم ہو جاتی ہے ایسی چیزوں کا استعمال ضرور
چاہیے۔ خصوصاً نیشہ میں ابتدا سے ابتدا کاسنا نافع ہے۔ جو نیشہ اور ان چیزوں کے جو اس مرض میں نافع ہیں گرمی میں ہیچتا خواہ مچھتا میں نیشہ
قبل غذا کے اور تمام ایسا کرنا جس سے تظیب حاصل ہوا اور میں برآ ہوا اور چارٹ میں جان میں نہ آئے اور خوش حالی اور آسائش کا کام
کرنا اور یہ نیشہ اور چارٹ کا بدنی اور نفسانی کا کٹ کرنا۔ کل سو داوی تو میں من صلیح تظیب کی اور ماوس کے تپ اور نیشہ کی محتاج
میں اختلاف ہے اور جو غفقا کی طرف اس واسطے حاجت ہو کر اور نیشہ تقطیع اور جلا اور اطلاق کی قوت ہوتی ہے بغرض تجذیب کے محتاج ایسے
جو غفقا نہیں ہیں۔ سو مد کی بھی رعایت لیشہ بننا واسطے جو سو داوی ہوں اور چارٹ اور کی قوت اور لطافت کی اور میان ہی ہر نیشہ
حال کے ضرور ہر اطلاق اور جگر کی رعایت کرنی چاہیے کہ اور نیشہ میں کسی میں اور ہر نیشہ پہلے نہو جائے کبھی تو سے تغذیہ کرنے میں آس
ترب خواہ نیشہ کی بھی حاجت ہوتی ہے کہ کسب میں ملا استعمال کرنے اور کبھی تو کرنا میں نیشہ پختہ ضرور اور نیشہ میں چھلی اور رانی
و غیرہ نظر سے حاجت کھلائے ہیں اور کبھی ہوں ان چیزوں کے کھلانے کے بہت سا پانی پلا کر پھر کسب میں ملاستے ہیں اور تو کرنا میں
نیشہ اور ان چیزوں کے جو برودت کھلا کر تو کرنا میں تاکہ ضرورت برودت اور نیشہ اور نیشہ تپ سے ان حاصل ہو کہ کاسنی اور شہد
کھلا کر کسب میں عملی پان میں اور پتہ پتہ کے کھانا کھانا میں ہر گرمی میں سے کرنا میں جب نوبت کا زمانہ نہو جائے رات کو تو ہر نیشہ کھانا
چاہیے اور جو کھانا کھانا چاہیے۔ تو کرنا میں واسطے کھانا پان کسب نوبت سے پختہ کھانا چاہیے ایسے کہ ہر نیشہ کسب نیشہ ہوتی ہے
اگر چہ تو کرنا میں قبل از نوبت کے تو کرنا میں حفاظت کی تپ کی نوبت میں نختہ پختہ کرنا ہے اور اوس تپ کو ناکل بھی کر دیتا ہے۔ ایک
نہو تو تپیر بھی ہے جو کہ برودت ناختہ کرنا میں اگر کوئی مانع ضعف وغیرہ کی قسم سے نہوا اور جب تک نوبت تمام تو ہوجائے کچھ کھانا
اور نوبت کے دوسرے روز صام میں داخل ہوں اگر اور میں ہر قسم متعارف تمام کر میں روزہ فقط گرم پانی اتنا بنا پھر
اور ان میں جس سے لذت بدنی اور تپ تظیب حاصل نہو کہ اس قدر پانی گرم نہو جو حفاظت میں ہو اور ان میں پختہ کر کے اور نوبت کے تپ سے دن
تو کاسنا استعمال کرنا چاہیے اس واسطے کہ نیشہ لاطعام باقی نہو اور اس واسطے کہ نیشہ اور نیشہ کے جسم میں اس تمام نوبت پختہ کر رکھی ہے
ملا اور بران بنا سبب ہے کہ گرم روز نوبت بھی کرنا میں جائے۔ اگر سو داوی ہر نوبت یا ملیوں نافع ہے اور یہ نیشہ کے استفرغ طبیعت

ایسی درواؤں سے جسے تیسے جون کا ہوا اور اسکے شے شی ناما اور لبشتانہ شاہر و لبیلہ کابلی اور سینہ پانل ہو۔ یہ قسم کون سے علاج کو جاننا چاہیے
 کرتی ہے اگر سودا صفا سازی ہو تو مرید آباد تر لیب زین بنید و اور درخدا کے مبادلہ کرنا چاہیے اور مت۔ بل یا نہیں ٹھکانا اور اسے ہی
 پانی سے نمائند و جب ہر روز تیسریں طبع کیں ایسی دروست ہیے نقشہ دروا اور الجبن سے ہوتی ہے حسین محمود ہی ہی لبسفانج اور سکینجیون
 قیوتی شترت و درآب لبابا۔ ہا التماس ملاو باقا بن کرنی چاہیوں پورہ اسمل شترت تو بعد میں دن کے موثر ہو تا ہے اسلیکے کہ نفع ماور
 کا سودا سے صفاوی تر بن لیبہ شردن کے ہوتا ہے ہا استعمال اس تملین نفیعت کے زنتہ رفتہ ایسی ہو وادیا جانی ہو جس سے ملاحظہ
 اتعین حاصل ہو۔ اگر ایسی پیار کے سودی امانت کی حاجت ہو تو رخاں ادوان سے اور ایسا علاج کی بقوت حرارت کی باوجود تاویر
 افسستین اور اکلیل الملک و حیدر سے زیادہ موثر کرنا چاہیے۔ زیادہ فائدہ کاتا اگر کروزہ زونیت ہی میں بیکریو اسطے مناسب تیز
 ہو اگر کروزہ زونیت ہو تو ہی ہی خدا سے مزہ کچھ روٹھا آتھا مراد سے تنفیہ کر کے الی او و اگر جو اس قسم نافع میں اور تین ایک یہ
 جو شہانہ کوزہ لبیلہ انقیرتون کا مکتوبین حسین مفسخہ بھی خوش رنگ یا ہوا دن دواؤں سے جو شہانہ لبیا کر کے پانچوں کے بھی ایسے یا کو ملتی
 لیکن بیگ بھی پانی میں گھول کر پیانا چاہیے اسے تین گزنی ہے یہ سو تو تو کریں۔ اگر سودا یعنی ہر سکینجیون عملی کی اصلاح آب اکثریل اور لزابا
 وغیرہ سے کر کے استعمال کرینگے اور اگر تیسریں کی حاجت ہو اس میں ہوا میں پہلے محمود اساتر ہر جو خرچ نفع ماور لبسفانج شریک کرینگے اور رف
 زنتہ تقویون تک فوت اجزائے سبکی تیرے ایسا کنگا اور سکینجیون جزوری جو شہانہ سے بنے اور کسے زید سے کوزا میں گنے خواہ شل سکینجیون
 اور دو اسے تاکہ نفع شروع ہو جائے اور معدہ کی سینک و زنا تو ہی تو دو دن سے نسبت سودا سے صفاوی کرینگے یہاں تک
 خول سے خشک اور فیز خشک اور شل اسکے استعمال کرینگے اسطرح ماش سے دکی اور ان عارہ سے برتتے برتتے۔ ورنہ تھک کر مرے
 کبھی تو کرانہ میں سکینجیون کے ساتھ محمود ہی خرچ سفید بھی ملائی پرتی ہے اور اگر او اس سے زیادہ لطیف ہو تو خرچ سفید پیکر سودا
 میں داخل کر کے پلائے ہیں خواہ رات کو خرچ میں ہوں بلکہ صبح کو خرچ نکال کر صوملی کھلتے ہیں خواہ خرچ کو عملی میں بحال خود پیو مگر استھا
 کرانہ میں اگر خوف نہ مست فوت کا ہو۔ اگر سودا سے سودا ہی ہو لیکن نالہس درد خون سے پیدا ہوا ہوا کا اسما مال استنا میں اگر طبیعت کے
 ہر تآب ملباب اور قند سے مناسب ہوا اور بھی انجیا کر کے کافن عملی خواہ کافن سکری کا استعمال کیا جائے اور آخر میں تپ سکے استفرا
 ایسے جو شہانہ سے کرا چاہیے حسین لبیلہ نرد لبیلہ یا یہ شاہ تر زیب و نل ہو مرض میں نفع پیدا ہوا و سوکت بھی نفع کا مملو و سوکت
 رنگ یا سلین کی ضد میں چاہیے ادکھا نامکھانے کے بعد تو خواہ بقوت یا برتری کرانی چاہیے جیسا مقتضائے وقت ہوا و جیسی جا
 ہوا و تو کی ماور مست کرانی چاہیے کہ وہ اسل تیز کر اور کمال علاج ہے۔ اور استفراغ سے اسے کا شرب درواؤں سے اور قوی حقون
 کوزا چاہیے۔ جو درواؤں میں ایسے وقت قابل استعمال کے ہیں وہ یہ ہیں افقیون لبسفانج خالیقون اسکو تو دوسرے جگر متی منسول
 منسول اور جو منسول یا فیر منسول عمدہ و برگ پختنا شت شراب عمل اور کبھی اگر زیادہ زیادہ تھکی ہو خرچ اسو دکھی حاجت ہو
 اور کوزا کبھی مرع صفاوی میں سے اور شہا ترمون افقیون کے ہارہ سکینجیون کے ہوتے ہیں اول شہی پر قناعت کرتے ہیں بولاس استفراغ
 حرارت کا استعمال کرتے ہیں اور اسوقت تپ استفراغ سے فراغت ہو چکے کونے ہی بومی اور سودا ہی میں تریاق اور شر و میطوس اور
 حلیت اور ولسکے مہیے پلائے ہیں اور مرچ سیاہ مہا پانچوں میں سے کپلائی یا پیسہ قدر لانی استعمال ہر روز دست نمون پر لیکن
 ایک دن دیکھتے ہیں۔ اوائل میں اس تپ سے کھل قبل استفراغ سے کونچ ایسے افکات کو دینے میں خاصہ معید ہو مہیے

کبھی کبھی استعمال کریں۔ اسی طرح سے مجھوں نے فلاحی اور شل کے تیز چار نشانات کا استعمال کرنا چاہیے اور ان دواؤں کو بغیر قبض نفع کے
 جاری نہ کرنی چاہیے۔ اس کے اگر تریاق وغیرہ اول تپن دے جائیں ایک نئی قسم کی رنج پیدا ہوگی اور پیشہ تمام قسم کے امراض پیدا کرے گی
 تھوڑے وقتاً تاثرین کی فصل میں اور کوزین مرض کے اگر فصد عا جبہ تھوڑی اور سبب بارش کرتا ہوں۔ جالیٹیوس کتاہرین نے ایک
 خلق کو کثیر کوزین سے نجات دی کہ اس طرح کرنا کہ بعد نفع کے سہل پلایا ہوا ہے بعد عصارہ ہستینہ کے بعد استعمال تریاق کا
 کیا ہے۔ تپن کتاہون کہ فصلیت اور نفع نما بہت مانع میں اگر نفع ظاہر ہو جائے اور مرض غشی کو بیرون جاسے اور اسے مانتا ہا ہا جو
 ایک ٹوٹا خاص پرنیچلی کو ظہار کرے تپن اور ناک خوش کبر اور رائی اور مری کی بھی اور کسکھالی چاہیے اور جو چکر آسمین قوت مطیف کی
 زیادہ ہو وہ بھی مناسب ہوا کبھی اور چالیس دن کے ہر روز صبح شام بقدر کمرہ شستی کے دو اولیت کھلائے کی حاجت ہو تو ہر روز اگر
 تپن تریقی بنوا اور مادہ سودا سے صفراوی نہ ہو۔ بعد کھور نفع اور پونچھنے شفا کے یہ قرص نافع جو عصارہ فانث زعفران ہر ایک
 پانچ درم اسقو کو قدریوں لکے یونٹا با شہرہ ایک پانچ درم خم حاض خم شہرہ ڈنگل صرخ سنبل الطیب خم کثوث انیسون خم کوش رنج
 کبر خراب لبان خم رازیانہ ہر ایک سے چار درم آب کرش میں قرص لیا کرین اور آب رازیانہ اور کاسنی اور کثوث کے ساتھ پلائیں یہ دوا
 وجہ کثیرہ سے نافع ہے۔ جب نفع اچھی طرح سے مادہ تپن آجاسے اور وقت فرستائیں درم سنبل الطیب تیر کوارم فطر اسالیون
 پندرہ درم انیسون پندرہ درم حاقر قرحا مطہق اذخر پانچ درم شراب کتاہرہ شہرہ تریقیین ڈالکر بھون بنا کرین سقا اور شربت اسعجون
 کی ساتھ درم کبھی آخر میں اس تپ کے جب مرض اذیتہ جھانما اور اس مرض سے تپ کی اذیت کم ہوئے اور کثرت حرارت میں
 تخفیف ہوا اور مادہ کی مطیف بھی ہو جائے یہ دوا ہلا تہ میں ہزار پانچ بیروج ایک تریاق صلیت قریب ثلث بانگ کے ساڑھن قیل یہ
 ہی دوا جو خوش بستی پانچ شتالی پانچ شتالی اذین ایک شتالی جھوٹے چھوٹے قرص بنا کر سایہ میں خشک کریں مقدار
 شربت اس دوا کی ایک درم۔ یہ بھی دوا جبہ ہر اسکا استعمال اور کھور نفع آخر میں ناک ہو سکے اور زہیب بستالی یا تھری ٹوم ہری
 سینے میں اور اس تازہ ہوزن پیدا بائی میں بھگوان میں آسے بعد بچوش دین اس قدر کہ خوب اثر کرے اسے اور صاف کر کے بقدر ایک
 اوقیہ کے پلائیں ایضا کوش انیسون قروانا ہر ایک سے پانچ درم ستر ہری فانث ہر ایک سے سات درم ناخواد چار درم شتالی تپن درم
 زہیب دس دانہ تین ظل پانی میں پکائیں جب ایک نطل باقی رہی ہے تپ پلائیں۔ یہ بھی دوا انکے واسطے بہتر ناخواد سنبل الطیب
 فوری ہر ایک سے ایک درم زہر رومی انیسون ہر ایک سات درم صلیت پانچ درم زہر زہیب چار درم لینہ تین درم بقدر کتاہرہ کے شہرہ ڈالکر
 بھون بنا کرین آب کرش اور رازیانہ کے ہر درم پانچ درم مقدار شربت اس بھون کی ایک درم ایضا اچھی قرص نافع جو عصارہ فانث درم اسقو کو قدریوں
 ظاہر رازیانہ سنبل زعفران پانچ درم کات یونٹا چینی چار درم خم حرقہ خم خیار حیدرہ درم آب کرش میں قرص بنا کرین ایضا
 رنج باغی کے واسطے مرانچہ درم زعفران فطر اسالیون پانچ درم سنبل الطیب سات درم چار درم جینہ یہ تریقی درم انیسون سات درم تپن درم
 خم کوش کو با سینہ زہر رومی چار درم مانا ہر ایک سے پانچ درم سیلینہ ہر ایک سے دو درم سیالیس اندر خون بھون ہر ایک سے پانچ درم
 اگر کوزین شدت ہو جائے شہرہ رومی اور کھونین سے ڈال کر مانا ہو اگر اس سے قوت سے تقویت اس دوا کی جو دوا میں اور
 مذکورہ پکین میں اور نہ جب وقت کرنی چاہیے۔ بخور دس نطلوں سے جس میں سنج و بابونہ وغیرہ جو جن دیا گیا ہو کر کے بہت سے
 چار درم اور صاف نفع کو جمع کر دینا اور میان ان تھجات مسہلہ کا جنکی حاجت بعد نفع کے ہوتی ہے اور

بلیک کالی چدر درم افیتھون استین ہر ایک پانچ بریم لیلہ زند قصار غافٹ آلم ہر واحد چدرم کم کرنل فیون ایا نئے ہر ایک دو درم اسٹا جو شہ
بنائین ہنری اسمال کرکرا جو ایک شش دس درم بلیک کالی افیتھون ہر ایک آٹھ درم شہرسات درم شکار علی مظلوم لون طلیطہ و ان چدرم
غافٹ آتھ از ہر واحد پانچ بریم اصل یا نہیں جو شش دین جب ایک مثل باقی رہ جائے استعمال کریں حسب خفیضہ اگر مانج و نہیں
ایک سے تیز بہ استعمال کیا جائے نفع ہوگا اور حیرت ہوا افیتھون ترید ہر ایک دس درم کرو یا فیون ہر ایک سات درم پٹھا آٹھ درم
کم کرنل از نیا نہر واحد تین درم سفلیح بیچہ درم غالیون سپید کھڑ درم نمک ہندی پانچ درم ایلیج فیکرکرا درم دوم نو دین کے پانچ گولی بہان
مقدار شربت + ایک درم اگر مادہ بلندی ہو گوی لاش کرگی نامخواہ غالیون افیتھون ہر ایک آٹھ درم شکر کرنل فیون کم از نیا نہر ایک تین درم
طع نشلی پانچ درم ایلیج ہر ایک ایک درم سفلیح شربت + دو درم اگر تپ کے ساتھ طحال میں رہ ہو یہ دماغ کی گلی اور ہنری اسمال کرنل
اسقوون فیون پانچ درم غالیون از ہر ملیسیا و ایلیج ہر ایک دس درم بلیک کالی افیتھون ہر ایک آٹھ درم شکار علی با داؤن کما فیون لیکر کرکرا
عصارہ غافٹ ہر ایک سے سات درم طرفہ سفلیح ہماؤ کاپیل کچ ہر ایک پانچ درم شکر کرنل فیون کم از نیا نہر ایک تین درم خواہ اس سے جھون
نشان یا گولی تیار کریں تغذیہ اصحاب لریج کا انویس پی پی کی کو کئی تیرہ میں ہفتہ اول سے تین ہفتہ تک عینہ تلخیف کی ہے تہ
آتی کہ جس سے ضعف پیدا ہو اور تیرہ اسطر حیرت کو گوشت اور زہا تہ بیہا ن چیزوں سے جن میں لسیا زیادہ ہو گئی ہو یا کھل چیر ہر ایک
اسلے کہ تیرہ لیکھا دو اور کم کر کے لگی اور آٹھ لگی مدت مرض میں کمی ہو جاو گی۔ جو تین ہفتوں کے اوپر تو کے
زادہ کرنل تیرہ کرنل جا سیکے اور مثل رکاب مرضی خواہ غیر شربت خواہ جوڑہ ہا سے نیا آو تیرہ وغیرہ کے کھانین جب لسیا غذا تین ہفتہ تک
دیجا سے ادرت میں تین ہفتوں کے جس میں تیرہ تلخیف ہو چکی ہو۔ اب چوتھ ہفتہ گذر جائے اور مرض میں نقصان پیدا نہ ہو چر عایت تو تہ کی
اس سے زیادہ تو ہی غذا سے کرنل چاہے اور لسی چیزیں کھانی جائیں جو زیادہ تو ہی ہوں شکار گوشت مرغ جران اور دیگر لاجب علی گو گوشت
ضرم ہو کر جیسے تہ غذا و درت اور وہ معمولی جو بہت جڑی ہوں۔ یہ بھی ضرور چاہنا چاہیے کہ لریج کی غذا میں شرط یہ ہے کہ او میں چت
مصلحتیں جمع ہوں۔ اول تو یکہ فنج سید کر کے بلکہ بحال ہواؤں نشین حفوظ سردا سے پر لہو ہا ہو۔ دوسرے کہ قلیظ نامو یکہ مٹھ
قلظ کی ہو۔ تیسرے کہ قابض ہنو خواہ اسٹی طبیعت کی حورث نہو بلکہ دانی شکار ہا کرے۔ چوتھے خون جادوں غذا سے پیدا ہو محمد واؤ
صالح ہوا کر لسی غذا ہی ہونی جو زمین حرارت اور طوبت ہو۔ اور یہ بات تو پہلے معلوم ہو چکی ہو کہ قبل از نوبت کیونکہ غذا و جاتی ہو اور
کتنے کتنے نوبت سے پہلے اور کس قدر برز نوبت دیکھتے ہیں اور یہ بھی اور پر بیان ہو چکا کہ مشرعیہ دن وقت نوبت خواہ قریب اور سو سے
دیجائی ہو اگر نیا بیضعف کا خوف ہو۔ پھر بھی صواب یہی ہو کہ تپ حالت کہ رنگی ہن آئے تاکہ طبیعت مشغول کسی اور چیز کی طرف سے کار او مرض کے
نوعیہ اور وقت غذا و مرض کے دفع اور اصلاح میں مشغول رہے۔ شراب مساوت فریق اس مرض میں نفع ہو علاج لریج لازمہ کا
حال تپ کا جیسا ہم اور پر بیان کر چکے ہیں کہ چندتہ وقت ہوتی ہو اور جانوں علاج کا موافق تھا عہد علاج لریج مفترہ کے ہر
انما فرق تو ضرور ہے کہ چند چیزیں زمین یا بعض میں ایسی ہوتی ہیں کہ زمین میں زمین ہوتی۔ زمین سے یہ بھی ایک بات ہو کہ ریبہ از ہر
میں اگر او یہ نہ کہ استعمال ہوتو میدان بجا بنیہ اعتدال خواہ تیرہ درہ کہ اس تپ کے مناسب یہی ہو اسلے کہ تپ لازم از اسیدو
اسب ہو کہ اسکے علاج میں سکھیندین دیکھنا اور سکھیندین خوردی اور ما الاصول یکا نرات مستعمل ہوا و نشو و سرد جو شہ سے شہر میں گئی ہیں
از نیا نہر صافس یہ بھی ہے کہ نفس اس مرض میں واجب تر ہو اسلے کہ مادہ عروق کے اندر تصور ہو۔ انانجملہ یہ بھی ہے کہ اس میں اجازت

کوشت کی بڑھت سے راج منترہ کے کہتے تھے۔ حسی خمس اور سبیل اور سح و غیرہ اور ان کا نام فیما طوس ہے اور کچھ لوگوں ان حمیات کو دوارہ بھی کہتے ہیں یہ سب حمیات ایسے مادہ سے پیدا ہوتے ہیں جو جنس مادہ راج کی بوداوت میں ہوتا ہے اور ان کا مادہ یا ذرات چھوٹے ہوتے ہیں اور ان کے سوسانے سبھی سے یہ حمیات پیدا ہوتے ہیں۔ سسٹا اور سح اور ان کے علاوہ سح و غیرہ انکی نسبت بقدر لطف و حال ہے کہ ان کے ہر ذرے اور جلال ان کے وجود کا ہے اور جلال انیس کا بیان یہ ہے کہ میں نے اپنی تمام عمر میں کوئی تپ ان اتسام کی نہیں دیکھی بلکہ جس بھی جو جو بلی تیرتیر ہوا و بقوت دورہ کرے سطر سے نہیں گذری خدا یا اگر اس تپ کا وجود ہو تو خفی از پدید نہ ہوگی۔ حال انیس ستر قویہ قول بقدر لطف ہن لکھا ہے کہ اگر جب قول بقدر لطف اس حمیات کی موجودگی مانی جائے تو حسی سح خواہ سح کا سبب حدیث غلط سواد ہے جو کہ سطر کے اور پتے سکا موہن واقع ہوئے مگر اسطر سحر کے بقوت کوئی شخص استعمال سوزن سحر کا کرے اور وہی طور چننے کے کرتا رہے انکا لواتیس سے حسی پیدا ہوگی بجزب ایسی تیر کو اپنی عادت سحر کرنے اور وقت اسکا ایسا ہی ٹھہرا اجتماع مادہ اور سوزن سحر سے بل برافقہ سح اور سح کے ہوا اور یہ تپ پیدا ہوا اور اگر اس عادت کو ترک کریں اور اصلاح کرنے سے تو پھر تپ تپ اس قسم کی عارض نہ ہوتی۔ پس ظاہر ہوا کہ سبب ایسی تپ کا عادت سوزن تیر کا اوقات معین سحر اور ذرات اونہیں تیرات کے ہیں پھر ایسے ذرات میں جنکا دورہ ہوتا ہے جو سحر کے بعد جلال انیس سے بھی کہا گیا ہے کہ ایسے حمیات کے اتحان میں ایسی ہی سوزن سحر کا رعایت کی جائے تاکہ عارض واقع نہ ہوا اور مر لطف کو حکم ترک کرنے ایسے ماکولات اور مشروبات کا ایسے اوقات میں کیا جائے جو سحر موم وجود ہوتا ہے ہوتے ہیں۔ علاوہ برین خود جلال انیس سحر کے جلال انیس کے وجود کا سحر اور گویا اسکی رائے میں اگر ایسے حمیات کا وجود ہو تو اسکا سبب خواہ اصل اور جو سبب کوئی اور چیز خواہ مادہ سحر ہو مثلاً سوزن تیر وغیرہ اگر بقدر لطف تحقیق کے قائل حمیات سح ان سح کا ہوتا ہے اور جو سحر کو نہ کہ جمال جو مال ایسے حمیات کا خواہ شہد ہونا ہو مادہ سکتا ہے اور یہی نہیں ہے اور یعنی واقع نہیں ہوا ہے تاکہ انیس اوس مادی کی ہو جو کہ جلال انیس سحر سے سوزن تیر وغیرہ جو تیر کی ہوتی ہے سحر کہتا ہے کہ مراد سح کی یہ ہے کہ جس طرح دیران مادہ و عفوشت کا راج میں چھتے دن ہوتا ہے اور اگر جو تیر خواہ سوزن خواہ ذرات کوئی مادہ سحر کے لئے اور کہ سطر کو ان ساساتھ اور تیر پیدا ہوگا پھر یہ ہر جوہ کو ترک کر کے نادیدل عید حدیث ایسے حمیات کی کیوں پیدا کیجئے اسے اور جلال انیس سحر سے خواہ وہ کو سبب حمیات کا نہیں جو کر گیا اور جو دیکر راج میں اسکی لطف موجود ہوتے سے صاف ہی پیدا ہے کہ وہ ان حمیات کو عفوشت مادہ کے سبب سے نہیں جو کر گیا ہے بلکہ اعمال یا مانتا ہے مطلق وہ بائین جو لطف لطف نے ان حمیات کے بارہ میں دیکر کہ ہیں یہ میں کہتی سح طویل ہوتی ہے اور فعال نہیں ہوتی۔ اجمعی سح اوس سے زیادہ نملانی ہوتی ہے اور جو کچھ فعال ہوتی ہے یہی بقدر لطف سکا ہے کہ جس جنس سبب حمیات زیادہ دلی ہو اسے کہ وہ مرض سحر سے پتیرتیر ہوتی ہے خواہ وہ جہل سحر ہوں یا اور جلال انیس سحر کا قتل بڑھت حسی خمس کے جیسا جو وہ اور لکھا گیا کہ جلال انیس سحر کے ہر ذرے کو کہتا ہے کہ میں نے اس قسم کی تپ نہیں دیکھی۔۔۔ مجھے بڑھت قول بقدر لطف ایسا لگتا ہے کہ وہ حسی خمس کو خواہ جیسا کہ کتاب اسکی ہے اور جو کہ اسکی مراد حسی ہے یعنی لازم کہ وہ دیکر گیا ہے اور طرز مہر اولیا اور لفظ انیس سحر کی اور سکر قول میں موضوع تفسیر مہلک ہے کہ اس الف لام سے استعراق اور مجموعہ میں مراد لیا ہے اور چونکہ تفسیر مہلک میں جزیرہ کے ہوتا ہے اس سے یہ کہہ سکتا ہے کہ بقدر لطف نے اس طرح خبر کیا کہ خامسے کی ایک قسم ایسی ہے کہ جوار وہ حمیات ہے اسے کہ وہ قسم اول حق کے اور بے وق کے ہوتی ہے اور اس قسم کے منہ کہ قبل دن یا بعد دن کے ہوتی ہے یہ میں کہ حمیات میں جس وقت اول ہوا یا اگر اور ازیت تیر جانی ہے اور احتیاط اور اختلاف پیدا ہوتا ہے اکثر اشتغالی

ان تیرہ لکھ اونسے تیس لکھ سے زیادہ اور غیر بدین و جانور اور لیسے حسابات کی نشان سے بیات ہے کہ اگر ان میں ایک سلو جہاں پر
 مشہور تہی جن اکثر سلو جہاں ایسا ہی ہوتا ہے کہ تپ رنج پیدا ہوا کہ چھنے رنج کی بحث میں بیان بھی کر دیا گیا ان حسابات کا رنج کی طرف
 منتقل ہونا اور سوت ہے ہوا ہے کہ ان غلط اور عریضات میں کثرت ہو لیکن اگر فو جان زیادہ ہو جائے اور استخراج محسوس اور غیر محسوس متواتر
 ہو چکے ہوں اور رادیت اخلاط کی قدر سے سمین خلط و ذوق باقی رہ جائے اس وقت رنج کا ہوا شروع ہو گا بلکہ اگر تپ اس تپ کی
 رنج سے زیادہ بطن اور مزین انہونی پائیدہ اور جس اور کو رنج کی طرف انتقال کرنا چاہیے تھا اس سے جس سے پہلے ہوا گیا اور لیسے قوت
 میں رنج سال دن کے بہرہ کو اور زمین استعمال لیسے استعمال کی جو بلے جس سے دن پیدا ہو میرا وہ بھی جس کی قبل ازوق ہو چیکے
 بیان ہوئی۔ پھر چونکہ راجت جس وقت پہلے عمل پیدا ہو کہچہ دوروں میں ہرگز اور فروغ میں اخلاط موجود ہوں جن میں تصویر می رادیت
 میں شعوت کا رنج ہوگی ایک تپ پیدا کر گئی تھی ذوق کی حس سے چونکہ بدن پہلے نحیف و لاخ ہو چکا ہے اس تپ غصہ کے
 پیدا ہونے سے رداشت اور زیادہ بڑھنے کی اس لیے کہ یہ تپ غلطی عمارت اس بات کی ہوگی کہ اختراق اس خلط میں بھی پیدا ہو گیا
 جس میں سے مقدار قلیل آتی تھی تاہم اس وجہ سے حرارت اور توش اس کی کہ ہوگی اور یہ بھی ایک وجہ اس کی زیادتی رداشت کی
 ہے کہ تپ غلطی تھی جن کی زیادہ ہونے اور وجہ جس کی سبب ہوگی ضرور زمین پر کہ جن امرض کے شاہدہ کا اتفاق کسی زمانہ
 کسی بلہ میں ضرور ہوا ان امرض کے وجود ملحق انکار کیا جائے جیسا جالینوس نے کیا ہے اور یہ بھی ضرور زمین کہ اگر تھی جس کا وجود
 بنا جائے تو اس کے راستے ایک پانچواں اور علاوہ اخلاط چارگانہ کے تجزیہ کیا جاتا ہے کہ خلط سوادوی کا دورہ جو رنج میں ہوتا ہے
 اس کی ریو جین ہے کہ اگر تپ اس خلط کا بھی ہو کہ جو تپ دن ہو کر سہ لکھ اس کی وجہ سے کہ چونکہ یہ مادہ کم اور غلط ہوتا ہے کہ نسبت
 غلت اور غلط کے اس کے زمانہ میں اتنی مدت چھتی ہے کہ وہ بھی یہی ہو سکتا ہے کہ بعض اہل ان میں سوادے غلطی کا نسبت مقدار میں خلوع
 لگے ہوگا اور زمین غفرنت پانچواں خواہ اس قانون خواہ نوین بدن عارض ہو کہ کسی معترض کو یہ منصب نہیں ہے کہ ہر اس سوادے جو
 میں یہ انتقال پیدا کر کے باطل کرے اور کھٹے مادہ بلکہ کو بھی ممکن ہے اگر اور زمین کی اور غلطت زیادہ ہوگی اسکی جہت سے ایک دن جو تپ
 سوادے جو سیک پیدا ہو سکتا ہے رنج یا جس وغیرہ اور بلغم سے پیدا ہوں۔ اس لیے ہم جواب دہ تپ میں کہ تجزیہ اور فرض ایک لہر اس ہے کہ اگر کوئی
 بھی ایسا ہو چاہے جو عودے کے کیفیت سے برادر تجزیہ بلغم ہو سکتا ہے جو تجزیہ اور فرض محض اس چیز کی جس کا توقع کبھی دیکھا گیا ہو اور نہ
 سنا گیا ہو اور نہ کسی تجربہ کار یا عالم شہا سکا ہے کہ کیا ہو گئی البطل۔ یعنی میں نہیں ہو سکتی اور نہ یہ تجزیہ برابرا اس تجزیہ کے ہو سکتی ہے
 جس کا شاہدہ مثل بقدر اطباء نے فرمایا ہے۔ مجھے ایک لفظ اور تپ دہن سے خبری ہے کہ اس سے تپ کا شاہدہ کا ماہ اور جس کا شاہدہ
 زمین بے تپ بنا کر کیا ہے اور اس کے تعالیٰ میں مجھے یا نہ نظر اس بات کا فائل ہونا نہیں پڑا کہ اس تپ کا مادہ سوادے کے سواے اور غلطی ہے کہ
 صلاح اعصاب خالص ان حمیات کا بھی جس وغیرہ کا صلاح انہی میں لینے ہے ہرگز اور اس کے علاج میں حاجت غلط اور غلط تپ ہرگز
 زیادہ ہے۔ اور زمین لیس جس سے مادہ غلطی متحمل ہو جائے اور تپ باہے بھی پیدا کر گئی ہے اور تغلیظ تپ کی حاجت اس واسطے ہے
 کہ تپ میں زیادتی نہ ہو اور غلطی تغلیظ تپ کو تو نون میں مناد ہے اس لیے ایک ایسی تدبیر حاجت ہے کہ نون کا قراغ ہو جائے
 چونکہ حمیات ایسے نہیں ہیں کہ انکی جہت سے قوت میں زیادتی نہ ہو بلکہ تپ یا خون تغلیظ تپ کی تدبیر کرتے ہیں اور ایک
 رت تک تکلیف ناقصک رسین کر دیتے ہیں اور اس کے شکر کی تلافی جس وقت ہم چاہتے ہیں ایسی فاؤنڈ کر دیتے ہیں جو غلطی تپ

سر پچڑا سو وقت کے کرتب اور تر جاسے اور کیفیت جان نرسین بھرنے نوال تب کے لینے بعد گزرنے اور کئی اوقات مرض کی نفی ہو کر ہی کا نو درد سر پر دونا چاہیے اور اگر وقت ضعیف ہو تو روٹکا دو دو مار گزرنے میں استنار و رطوبت جو مورث ہوتا ہے سبات کا موجود ہوا سو وقت دو دو گھنٹے سے استناب کرنا واجب ہے اس طرح صبح و شام تین تین مرتبہ یا پھر روزانہ دو دو گھنٹے تک بھی ضروری البتہ رطوبت کا استعمال اور سو وقت لینے یا ہر کہ بیمار زمانہ اور وقت میں فطری ہو کر نہ نہ کم ہے اور اگر سر میں استنار بخار اس وقت طبع کا سونا سبب ہے کہ کئی نذرانیہ شیاف خواہ وقت کے اسفل کی طرف منب کرین اور اعضا اسفل کو با ششکام با ذہن حتی کہ نصبتین بذرانیہ شکوٹ وغیرہ کے کھانسی جو مجموعہ کو عارض ہوا ہے کھانسی اکثر اوقات محمودین کو حرارت خفاہ فطری سے عارض ہوتی ہے اور ایسی کھانسی کے دفع کے واسطے مومح من گولیاں کھانسی کی اور توجہ فطری فطری فطری ساخت لطیب بارہ سے اور نشاستہ وغیرہ سے ہوتی ہے جو کھنکھانے اور سر میں قروظیوں کے استعمال سے تبریز و تر طیب حال ہوتی ہے جو جسے وہ غیر فطری جو فالص و غیر فطری اور عصارہ برگ خرفہ سے بنائی جاسے اور اسکا استعمال کرین بطلان شہوت طعام مجموعہ کی اکثر نشہ و اشتہا کا سبب فرمے ہیں ہوا ہے اور اور تین ملاات سے جواب سطر سطر اشتہا میں مذکور کچھ پھان کتے ہیں اور بذرانیہ کی خواہ دست کے اس اور کا خارج بھی ہو سکتا ہے اور یہی نذرانیہ کی ہے کھلی اس تبریز سے بھی نفع ہوتا ہے کہ اور کھلی حل میں ڈال کر غلط اور مادہ کو جو جدہ میں ہوا اور مادہ نکلنے پر بذرانیہ کی کہ روین خصوصاً اگر بعد سے مرہ خواہ کوئی شہوٹھی شکل رکھ کر اور سو وقت سے تین مرتبہ مفید ہے اور تین مرتبہ سطر اشتہا کو بوجہ ضعف کے توجہ اور سو وقت اس سو مزاج کا علاج کرنا چاہیے کہ جسکی وجہ سے یہ ضعف پیدا ہوا ہے اور تین قواعد سے جو طریح علاج بالصدقین معلوم ہیں ان میں بارہن کے پاس ایسی چیزیں چلی جو سے تہہ ہشتما اس کا قطر ہوتی ہے کہ کھنکھانے یا کھنکھانے اور سو کھانی یا پھینکے جیسے جو کے ستر پانی میں جھگو کر خواہ پانی اور سر کو میں کر کے اور ایسی جو اشتہا مجموعہ میں کے واسطے خاص ہیں جیسے طیار شیر خواہ جو اسٹن آٹو وغیرہ کھلانی چاہیے اور تھوری سی شراب بھی پلانی چاہیے اور کچھ فوڈا کھلی ہو جائے جو جیسے سیب اور پینا بوقت نیم تمام ہونے کے ایسے فوڈا کہ کسی تھوڑے تھوڑے کھانے یا پھینکے اور سکر اور فنا کا کبھی تو صحت سے ہر جو گوشت اور ترکاری اور سر سے طیار کر کے تین خواہ کھلی اور ملاحان سے جو قرض طیار خواہ اور کسی چیز سے پناہ میں بطور کرمین کے چنانچہ چاہیے اور مدہ پر چوہا یا م اولی کی انصافات لگا کر چاہن کہ جو فوڈا کے ہنڈے چاہن اور وہ میں کسبقتہ اور ایسے بھی بہشت اور بہ وزن معلوم شریک کیا جاسے اور مالش خوشبودار ان کی مدد بہ بہت مفید ہے اور کھنکھانے جو مجموعہ کو عارض ہوا ہے مدہ کی ہشتما کا سطر سطر تومی اعضا کا بھوکھا ہونا ہے جو البتہ بھی کتنے میں اگر مجموعہ کو عارض ہوا ہے اس کا علاج مشروبات لینے سو گھنٹہ کی چیزوں سے کرنا چاہیے اور گل خراسانی خواہ گل ریشی سر کرین تر کر کے سو گھنٹہ چاہیے اور صوصات ہوا کہ غذا خاص مرکب گوشت کیو تیرا اور ترکاریوں دسر سے پختہ کرتے ہیں وہ سو گھنٹہ چاہیے اور فقط روٹی اگر گرم اور گوشت بران کی بو انکے دماغ تک پہنچائی جاسے اور اطراف میں بندش کی جاسے اور کان انکے زور سے کھینچے جائیں اور بال بھی خوب کھینچے جائیں اور تقویت دینے کی نظر لیا تہ مدہ سے کیا جاسے جو تربیب بھی پیدا کر سکتا ہے اس لیے کہ اکثر یومیرس خواہ مدہ بقری اور بطلان حسن نم مدہ کے عارض ہونے پر اور نم مدہ جس میں بطلان بوجہ مشارکت نم مدہ سے دماغ سے بذرانیہ اور ان شعبوں کے اعصاب دماغ کے جسکی راہ سے حسن مدہ تک پہنچتی ہے ہونا ہے نیز دماغ سرد میں نفاذ پیدا ہوتا ہے اور نم مدہ میں بھی بوجہ مشارکت دماغی نڈے بنایا اور ان شعبوں کے بطلان حسن ہونا ہے اور تمام بدن خدا سنگار غذا کار پتہ ہے کہ حسن نم مدہ کی خدا سنگار غذا کی نہیں ہوتی سیاہی نرمان جو مجموعہ کو عارض ہوا ہے ان کی سیاہی کو وہ جب ہر کہ مرہ بھلا جھیل ڈالین جلا کرنے والی دوائوں سے زور مرہ تک بنیامات

خیشہ پھر کے عرض کو متاثر نہ کرے کہ شہوت کلبی جو مجموعہ کو عارض ہوا وہ اس کا علیٰ غیبی خیزون مردانہ اور شیرینی
 سے کہین غشی جو مجموعہ کو عارض ہو کسی اور کو فشی اسوجہ سے عارض ہوتی ہے کہ فم سے ہر چند فاشیت گرتا ہے اور از بہت
 یہ ایک کر ہر ایسی فشی کا علاج یہ ہے کہ قبل از وقت خوردت نوبت کے سب سے کہ رونی کا گلاب آب آنا اور آب انگوٹھ کے ہمراہ کھلائین
 یہ بھی جانا ضرور ہے کہ اگر فشی اور تپ متعین ہو متاثر اور مناسب علاج فشی کا ہے۔ اگر وجہ ضعف کے عارضیت غذا دیتے گی اور فست
 فشی کے ہر متاثری سی۔ یعنی ایک دم شراب کہنے ملا کر کھائین اور اگر عارضیت باعام کی ہو شراب سبب کہنے جیکے فغصول مانی تھا اس پر چکے
 ہین باکرن۔ ضعیف اور فشی کو زیادہ کرتی ہے۔ اور حقدہ نرم بہت مناسب ہوتا ہے۔ اور اگر فانی بھی نافع ہے اور نون بنتا لیون کا باغی خست اور
 ہاتھ باغیون کا گرم باغیون رکھنا مفید ہے۔ اور جب یہ فشی سے اخافہ ہو متاثر نہ کرے خرم اور ہر شیاری ہی ہے کہ جب کہ ستو جسمین داننا مار
 ہی شرک باغیون خستہ ہے کھت ہے فوراً کھلانے چاہیے ضعیف نفس جو مجموعہ کو عارض ہو ضعیف نفس ان کو گویا بوجہ عارض
 فشی اور فشی اصل نفس میں بوجہ حرارت ہی کے عارض ہوتی ہے یا کوئی مادہ گلابی فشی سے ملتی ہے اور شراب اس سے ضعیف نفس عارض
 ہوتی ہے یا وہی شے میں جو فشی سے اعضا نفس تک آتا ہے یا وہی شے میں کہ انش میں شکی پیدا ہوتی ہے یا وہی شے میں کہ عارض
 ہوتی ہے یا وہی شے میں کہ عارض ہوتی ہے یا وہی شے میں کہ عارض ہوتی ہے یا وہی شے میں کہ عارض ہوتی ہے یا وہی شے میں کہ عارض ہوتی ہے
 کرن اور میں اور مزاج سے ضعف اعصاب حاصل ہوا ہوا اس کا علاج کرن اور مالش کرن من ایسی خیزون کی کرن جیسے تریبہ اور
 تربیبہ حاصل ہوا ہر بیشتر معدہ پہلی مثل تراش کہ اور خرف اور منسل روغن گل وغیرہ ملا کر کھایا جائے۔ شہرت کر سب جو
 مجموعہ کو عارض ہوا اگر شدت اور کثرت کر سب کی بوجہ فم سے کہ ہو کہ اور ہین ایک لایق اور پیننے والی خیزیدہ میوا کزیت اسکے قاب
 تک پہنچتی ہو یا یہی صورت میں معدہ کی تریبہ اور نون غذاؤں سے کہ کرنی چاہیے جو منسل مذکور ہو چکی ہین اور فشی ہی ہوا چیکے وغیرہ سے اولی
 ترویج کرنی چاہیے اور جب مقام قریب متحرک مانی کے ہو بان اور کالستر اور خفا کا تجوز کر کے چھوڑنے پر کوشش اور فانی ضعیف مردانہ اور خستہ
 اور ہی سہرہ چول جیسے نیا در کلاب وغیرہ کچھنے چاہئین۔ خواہ ایسے موقع سے جیکے قریب فغوجات ہون نیے عرفی خواہ بانی جو خوشبو
 اور سرد خیزون سے نکال گیا ہو۔ اکثر کہ بین ان کو گویا حقدہ ہے بارہ نافع ہوتے ہین جو آب کہ اور خیا آب برگ خرف سے مع آب
 حی العالم اور روغن گل کے علیا کر ہی باکین دشخاری تو الالو اوار شکی جو مجموعہ کو عارض ہون تو الہ خواہ لقمہ اور نرنے ہین
 دشخاری اگر جی مطبق ہین پیدا ہونے کے کہ تمور ٹاساخون نکال لانت چاہیے اور کہ اور کا مونسے سبب خیزیدہ کہ غذا دینی چاہیے
 اگر کس تپ ہین کسیدہ راشتماء طعام میں جودت ہوا اور جی طرح مرض کھانے کو کھی سکے اور فقط آب چولکان کرانا لازم ہے مگر ایسی غذا
 جو قبض شکم پیدا کرے ہرگز نہ دینی چاہیے اور اگر باوجود عسر ازاد کے قبض ہی ہو ہون اور حقدہ سے فنی قبض کرنا بہتر ہے بلکہ سے سہل
 مشروب کے ہر اطراف جو مجموعہ کو عارض ہوا اکثر مجموعہ کی حرارت اندر جسم کے پیچھے جاتی ہے اور ہاتھ باغیون ٹھنڈے ہو جاتے
 ہین اور حرارت اندرونی کی تخیر سے ہمارا ت سر سر چھٹنے لگتے ہین ایسے وقت ہین چلیے کہ انکے ہاتھ باغیون گرم مانی ہین سکھے جائین اور آب
 سنو پیننے پانین بیان فام جمی صفراوی کا۔ صفراوی تپ کی ہین خستہ ہین عتبہ دائرہ اور عتبہ لازم اور عتبہ عتبہ دائرہ
 یا خاص ہے یعنی فغش حقدہ سفراوی سے پیدا ہوتی ہے۔ یا فغش خاص ہے کہ صفرا سے خلیط سے جسمین آئینش بلغم کی جو پیدا ہوا مگر اختلاط
 جو نون خلط یعنی صفرا اور بلغم کا ایسا ہوا ہے کہ دو نون مل کر ایک ہو جائین اور اجزا ہین تفرق باقی نہ رہے اور یہی اسما و سارق ہے

اور میان غیب غیر خالص اور غیر غیب کے اسلیے کہ نظر غیب کی پیدائش دو مادہ صغیر اور بزرگ سے ہوتی ہے بزرگ نون جلیلا ہوتے ہیں اور اس تپ لینے غیر خالص کا باعث ایک ہی مادہ جو مرکب دو مادہ سے ہو یعنی بزم اور بخر سے ہے اور اگر کم یا اختلاط خاطر سرد سے بجز بزمی جو ہا ہے اور بخر حار و پیراؤں مرکب مادہ میں عرفوت پیدا ہوتی ہے اور جب عرفوت کے نوال عرفوت بھی اس مادہ مرکب کا دشوار ہوتا ہے اور ازلہ میں ہوتا ہے۔ اور چونکہ نظر غیب میں دو نون مادہ الگ الگ متعین ہوتے ہیں دو نون تپ کی نوبت بھی جدا جدا ہوتی ہے اور غیب غیر خالص میں بوجہ اتحاد اور اختلاط کے ایک ہی نوبت ہوتی ہے اور غیر خالص کبھی اس قدر ویر پا ہوتی ہے کہ ایک شش ماہی تک نزل میں ہوتی اور اکثر بوجہ اس تپ کے اعضا میں تزل اور دھیمان اور محل کی مقدار بڑھ جاتی ہے۔ فرقہ اکثر کم از کم ہرگز اسکی کسی اور پیش کی فرقہ محسوس نہیں ہوتا اور اعراض اس کے بہت شدید ہوتے ہیں اسلیے کہ اور بہت زیادہ اور تیز ہوتا ہے اور قریب قلب کے رگوں میں فم جود کے غماز اطراف بجز نون خاص کر متعین ہوتا ہے اور حاصل ہرگز کھڑکامات اور زمین شریف اعضا میں ہوتا ہے جو قریب قلب کے ہیں۔ اور تپ دائرہ میں عرفوت صغیر گوشت خواہ جلیلا میں ہوتی ہے جو قلب سے دور ہیں اور تپ لازم میں اور مرض پیدا ہوتا ہے تمام بدن کی اور ان رگوں میں جو قلب سے دور ہیں اور تپ اور کھانچ جانہ درد سردی سب امراض صغیر ہی حیات میں بہت ہوتے ہیں اور طبیعت اکثر وقت تک طبیعت ہوتی ہے اور قریب ریشہ ہوا اسلیے کہ مادہ صغیر ہی بوجہ لطافت کے بطرف اعلیٰ کے متوجہ رہتا ہے اور اگر کیفیت سراسر ہی پیدا ہو یا خاطر میں کی طرف آتا ہے جسوقت تپ ریشہ ہونے کے بجز ان ہی غیب مطلق کا بیان اور اسکو مطلقا اس بھی کہتے ہیں نوبت غیب دائرہ پہلے تشریح سے شروع ہوتی ہے اور کائنات سے چھیننے لگتے ہیں پھر سردی لگ کر لڑہ شروع ہوتا ہے اور بہت شدید اور سخت ہوتا ہے نسبت اور لڑہ نون کے کاس لڑہ میں بالکل سردی نہیں ہوتی خواہ بہت کم ہوتی ہے اور جب سردی اس لڑہ میں محسوس ہوتی ہے اور اسکا سبب یہی ہوتا ہے کہ حرارت اندرون جسم کے جہاں مادہ تپ گھرا ہے متوجہ ہو کر ٹھیکہ جاتی ہے اور بیرون جسم پر وقت محسوس نہیں ہوتی ہے اور کائنات سے چھینتے ہیں اور لڑہ باوجودیکہ شدید ہوتا ہے مگر اس میں سکون اور گرمی جلیلا ہوا ہوتی ہے اور ایسے لڑہ کے حدوث کا سبب اور بیان جو چکا ہے۔ غیب دائرہ کے پہلے میں چار اتالی نوبت میں لڑہ قوی پیدا ہوتا ہے اور شدید بھی ہوتا ہے اور جسمی راج میں امر بالعکس ہے۔ ایضا غیب کا لڑہ شروع بقوت ہوتا ہے پھر تھوڑا تھوڑا ضعیف اور نرم ہوتا ہوتا ہے اور بہت جلد بر طرف ہوتا ہے اور راج میں اسکے برعکس ہے۔ پس یہاں غیب میں پر وقت ہرگز نوبت کے زیادہ بڑھ ہوتا ہے اور کجول سے رنگ قریب بناری کے اور میں زیادہ غماض تو ام نہیں ہوتا۔ مگر ایک غیب غیر خالص ہوتی ہے تو پھر لیبہ بولی تمام غماض ہوتا ہے۔ حرارت غیب کی بہ نسبت فرقہ کے اسلم ہوتی ہے اور ہاتھ کس پر پتہ نیرنگ دکھا جائے اللہاب گئی زیادتی ہونگی بلکہ آقا فاطمی اللہاب کی محسوس ہوگی اور فرقہ میں وہ دم اللہاب کی زیادتی محسوس ہوتی ہے۔ جو غماض کہ غیب میں پیدا ہوتے ہیں سردی میں بد نون گرانی سر کے گویں اقسام غیب غیر خالص میں کہ مرگراں بھی ہوتا ہے۔ چاس اور غضب اور دلنگی نوبت کا کیا کار اور غرض میں حدت اور سخت بقیاس فیض جمع حیات کے اور بقیاس اور انبساط کا اختلاف اسلیے کہ غماض صغیراوی فیض کو بہت متحرک کرتی ہے اور بر وقت غرضی کے اختلاف میں زیادتی پیدا کرتی ہے۔ مگر اختلاف فیض کا غیب میں تمام حیات حاصل سے کم ہوتا ہے اور انہیہ فیض میں صلابت بھی ہوتی ہے اور وقت بھی فیض میں بہت ہوتی ہے بلکہ غیب کی فیض میں سوا سے

ایک استقامت خاص کے جو قوت حرارت عنونت سے عارض ہوا اور اسی سے تپ پیدا کی جاوے اور کسی قسم کا خشک اور کثرت واقع نہیں ہوتا۔ ابتدائیں ہر نوبت کی جب تک کہ تپ خوب پھیل ہی سے بغض میں تشنگا غلط یعنی خشکی پیدا ہوتی ہے اور بعد ازاں قوت اور سرعت اور تیزا تپ پیدا ہوتی ہے اور اختتام بغض کا آغاز انہیں ہوتا۔ غیب کی وجہ پر سن اور مادہ اور بل اور ہمیشہ اور سخت فیضان از جسم اور قوت جی دلالت کرتی ہے اور جو زیادہ کثرت سے قوت غیب کا ہر وہ بھی دلیل غیب کے وجود پر ہوتا ہے۔ اگر وہ غیب کرکے ہو جائے ہر روز ایک تپ کا یوم نوبت ہو جائے جس شخص غیب کی شناخت میں روایت نوبت کی کرے اور سے غلط واقع ہوگا بلکہ وہ بہت زیادہ شناخت اور دل کو دے اور نوبت کو ان دلائل کی ناکید اور تاہم میں رعایت کرے۔ غیب کے بیچاروں کو کسی بیماری اور عیبت اور تنہائی کی پیدا ہوتی ہے اور کبھی اور نہیں ایسا محسوس ہوتا ہے کہ قریب جگہ کے کوئی شیخ جو میں آن رہی ہے فرق درمیان غیب خالص اور غیر خالص کے غیب خالص لطیف اور ضعیف ہوتی ہے اور اسکی نوبت پھر گھنٹے سے پھر گھنٹے پتر چلتی ہے اور پھر گھنٹے سے بہت زیادہ نہیں گھنٹے پھر اگر زیادہ شہرت غیب غیر خالص ہے اور اسکی نوبت کا زمانہ اکثر سات گھنٹے رہتا ہے اور کبھی پندرہن سبب بلند پیدا ہوتی ہے اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ حرارت بدن کی پراگندہ ہوتی ہے اور حالہ بلکہ ایسی اثرات سرد ہوتے ہیں۔ آتی طرح غیب خالص کی تدبیر میں اگر غلط واقع ہوسات دورہ سے زیادہ نہیں رہتی اور بیشتر وجہ لطانت مادہ کے بلکہ ہی نوبت میں بوجہ مطلق ہونے تو خواہ اسمال صغیر اسی کے دفع ہو جاتی ہے اور ہمیشہ بلکہ زیادہ اسمال سے متغیہ کل راہ کو ہوتا ہے۔ اس تپ میں شیخ بول بیٹے خواہ تپ سے یا جوتے نہایت دورہ سا توین اور ظاہر ہوتا ہے اور گرسات دورہ سے زیادہ طول جو غیب غیر خالص سمجھنا چاہیے۔ اسٹیٹ اگر لرزہ ویر تاک رہا کرے وہ یہی غیر خالص ہے۔ غیب خالص کو نوبت کی زیادتی اور لرزہ کا ہر نوبت میں بہ نسبت سابق کے مقدار میں ہونا چاہیے اور مختلف نوبت سے ہوتا ہے اور غیر خالص میں تیز مختلف اور بعد کسی نسبت میں سے ہوتا ہے۔ اسٹیٹ اگر تپ نوبت پتر شیخ دائرہ بلکہ ای اور پیشی اعراض کے واقع ہون غیب خالص خیال کرنی چاہیے۔ بلکہ عادات ہی کی طولانی ہونے کا یہی بیان ہو چکے اور گرتا ہے تپ میں لرزہ شدید اور چھٹا کا نشون کا پیا جاسے اور اترتے وقت اور کثیر برادہ جو پراس تپ کی غیب خالص ہونے میں ہرگز خشک نہ مرنی چاہیے غیب خالص میں اگر درصن پائی پیا ہے اور کے نہیں ایک قسم کو بخار طرب اور صحتا ہو گویا پستہ ناکا چاہتا ہے اور اکثر نمبیا کے پستہ ناکا آدم ہو جاتا ہے۔ غیر خالص میں سرگراں زیادہ اور اسد اور پیدا ہوتا ہے اور زمانہ نوبت کا دوازہ ہوتے ہوتے چوبیس اور اسی گھنٹے تک ہوتی ہے اور جتنا زمانہ شہادتیں گھنٹے میں باقی رہتا ہے اور زمانہ سکون اور قدرت کا اس تپ کے ہوتا ہے شہادت اگر تپ گھنٹے سے نوبت ہے اور شہادت گھنٹے سے سکون اور قدرت ہوگی اور پھیل گھنٹے کی نوبت میں حرکت میں پورے گھنٹے سے اور جب قدر زمانہ نوبت کا بارہ گھنٹے سے ہو اور سبقت را اسکو خالص سے دہری ہوتی ہے اور تیز کرکے سے قرب اور غیب غیر خالص میں نفع ادا کر دین میں ظاہر ہوتا ہے اور وہ نہایت عیبت یعنی نوبت میں اور بغیر مٹا ہر نہیں ہوتی اور بیشتر تپ بد ہون برآہ ہونے میں غیب خالص کی اور تیز لکھنے مقدار نوبت کی زیادتی مستوی اور برابر نہیں ہوتی بلکہ زیادتی وقت میں تقدم پیدا ہوتا ہے کبھی ہوجاتی ہے اور اعراض عیبت اس تپ میں کم ہوتے ہیں غیب لازم کا بیان شناخت اسکی یہی ہے کہ باوجودیکہ تپ ہر روز رہے مگر ایک دن درمیان کر کے نوبت میں شدید ہوجاتی ہے اور جو اعراض غیب دائرہ کے

بیان ہو وہ اونکی شربت ایک دن کے بعد زہتی ہو جائیگی توس کی راہی یہ ہے کہ خورد کی عنایت سے غلب لازم ہو گیا تو قوی ہو
جو اس واسطے کہ من کو خورندہ چھوڑے آئندہ بحش می دم میں زکریٰ ایک علاج خج غلب خالص کا سینگے جو قوام اور پھیلاج سمیحت میں بطور
نام میان ہو سے اونچین یاد کر کے جو کچھ از ستم اسمان خواہ تغذیہ یا اور امور دیگر مراعات تمہیں ضروری کرنی چاہیے اور چرخشول سید امین
مسلمات قوی خواہ استعمال بلبل زردی کی اجازت دیتا ہو اور اسکے چول کی طرف التفات نہ کرنا چاہیے بان اگر وہ ضرورت ہو جو چھینے جان کی ہو کہ
فرض دیلج ہو اور وقت مستغنیہ نہیں بلکہ ابنا میں بہت میلک سید تدریسین طبیعت تمہیں ہی دیگر سے بمقدار بارہ دو چار تخمیں آاب گرم میں تا مضم
بہلک کر کوصاف کر کے شیر شربت یا ترغیبین ڈال کر ملا لیجی خواہ آب انارین اور شکر سے اور چوٹا مذہ آبلاب ہمراہ پر تھین اور زریب شہتہ برادرہ دوا لال
اوسے بخار اچھا کر کھینچی اور شیر شربت کے خواہ شربت بنفشہ یا خمیر بنفشہ اور شیشہ لعاب سنبول ہوا شربت آلود فیروز لافان او شہین اور فون کرنا
جو تا مینین غیر یہ جو شادہ عدس اور بلبل سے کرین اور وقت ہلے تر چہ سے جو شادہ و فطی اور غلاب اور سہستان اصل السوسین و فح بنفشہ اور آب
برگ چقندر و زعفران بنفشہ اور بوزر بیسکانہ مدام ہو چکا جو تھیں اور ان وغیر سے اور وقت کا استعمال بروقت حاجت کے ادنیٰ ہر ایسے اچھا
کے آب نہ خواہ کوئی اور فواید ہوں تکین کے ذمے ایک ماورہ ہو کر کوسل کا استعمال پتا سے غلب ناسل میں اتنا ضرورت میں جو صفت اور صیانت میں
اگر وہ مالہ خواہ سناوسل کا فطیمہ اگر کریں ہوتیں دور سے تک فصل تکین تو بھی کرنا چاہیے اور اس طرح اگر مرض پہلج ہوا رہو بدن قصد
کے خوف ضرورت زیادہ ہوس میں فصل کرنا چاہیے پس جو خطا میراں فصل کی وجہ سے واقع ہوگی انہی ضعف قوت وغیرہ بہت کم ہو
ہنسٹ اوس خطا کے جو ترک میں اس تدبیر کے واقع ہوگی اور بروز زہوت واجب ہر کہ مرض میں کسی طرح کی تحریک نہ کیے ایسے لگگی اور ضرورت سے
اور فواید دیے ایسے گو جو حصول شراظ مذکور کئے اور دار لرول کا شیر جات تمہارے بہرے کیا جاسے سادہ اسکا ناظر ہو کہ بروقت نویت
آسنے کے دلشیر کر سہنہ ہو بلکہ اسکے بعدہ میں کوئی شہر مضر یا وہ بھی نہ ہو بلکہ اسب ہو کہ بروج کو جو پھیلے کنجین ملا لی جاسے اور ویگہ و فٹشہ بعد
آب جو گریہ پدید آوس اوان کی ہر جو روز نویت نہو اور بروقت بعد نویت کے کنجینین کا استعمال بہتر ہو آب پیرت پا فون کا گرم ہا مینین
و کھانا سنا سب و بعد نویت کھانا کھانا سے حارث کو لطیف اسٹل کنجین لاسے پھیلے پس نہ کر اور او ایام میں ہمراہ کنجینین کے شیر جات اوان
بزر بار کے جو بد میں بھی شربک ہوا فواہ قبل از نویت میں خواہ چار گٹھ کنجینین ملا لی جاسے اور بعد نویت تک جو کا استعمال کرنا جاسے اگر شیر
لطیف کی ضرورت ہو آب انار آب تر بو زعفران ملا چاہیے یہا سے غذا کے رفتہ تدبیر کی تطیق وغیرہ جیسا اوہ بیان ہو چکا کرنی چاہیے اور وقت
مشرق قریب ہو تو لطیف زیادہ ہو گیسے اور ایام اوایل میں آش جو کھانہ میں خواہ سو یا بنی زہوتی ٹھیک کر کے بھلک کر کوسل کے کھلائین خواہ اوسکو
چھا کر ترقی کر کے کھلائین اور کبھی سوگنہ خواہ سوگنہ لگایا جتا ہو اگر عدہ میں غذا ترش ہو کر کھائے ہو جاتی ہو تو فواید دوسری قسم
آش چکی جو بہت قوی نہیں ہوتی دنیا چاہیے پھر اگر اسکا لپے کی حاجت شدید ہو تو دوسری ہی طرح کوش اوچین چوش کر کے ڈالین کہ قوی ہو چکا
گی اور گدھ کے بہت اس سے بھی زیادہ ہوا وہاں سے بہت شدیدہ شہادی جنس خود جو بہت چورہ باب بقر اطہ کے تھوٹی ہی طرح سیاہ آش جو
میں شربک کر دین اور اگر دیگر علالت کے سد یافت ہو جاسے کہ کچراں میں ہو فقدا آش ہوا آب انار کنجینین یا کھنکرا نا چاہیے خوا کہ جو
لائق ایسے مہوم کے میں انار شہین اور سینوس اور کو بھی اچھے اور خام اور زہرا اگر ہوسو پھوے تو ناسبت نافع ہو اور لذہمی ہی ہر طبیعت کو نرم
کرنا ہو اور حد بھی ہو تا ہو اور شہت حرارت کو توڑ ڈالتا ہو اور پنیابھی نکالتا ہو اور کبھی کبھی جسے اہل دیہات پہلو لکتے ہیں
ایسے وقت میں ضرورت نہیں کرتی ترکاری میں کہ کو کھل گھڑی کا ہو مناسب ہو یہ کھلی ضرور چاٹنا چاہیے کہ ہر غلب میں غذا ایسے

اور نونکوں کی طرح کہ کبھی بخوبی کرنی چاہیے اور کبھی نہیں بلکہ سرد کو دیکھنے بعد کبھی چونا چاہیے۔ اور لطیف غذا کا خیال غیب نامی میں زیادہ ہو اور نرم حقیقتہ آئینہ میں استعمال کیے جائیں اور اور اور بخوبی کرنا چاہیے اور ہر ایک مہینہ میں ترمی اور سولت کا التزام ہو کہ سہ ملاقات تو یہاں میں تجربہ کیے جائیں خواہ وہ اور دیکھتے ہیں اور اسے بھی راستہ واجب ہے یا ان بعد نہ صرف بغیر صفائے قلب نہیں اور آب نوا کہ جو سہل خواہ لین این اور سہل خواہ حقیقتہ لین کے اور کسی طرح کی تلہین خواہ سہل کا استعمال درست نہیں ہے۔ علاج غیب تغیر خالص کا چند ماہ اور لیتے ہیں جنکی وجہ سے علاج غیب غیر خالص اور غیب خالص میں فرق ہو وہ لیسے امور میں کہ حج حرمات بارہ اور دسین شریک ہیں۔ اور جن میں سے ایک یہ بھی ہے کہ اگر غیر خیر دینی اجازت غیب تغیر خالص میں ستین دینی جاتی ہے اور غیب خالص میں انکی اجازت دیکھتے ہیں۔ مثلاً غیب خالص میں بلا انتظار نفع مادہ مستفراغ کی اجازت ہے۔ خواہ اگر کسی قدر انتظار نفع کا غیب خالص میں کرن تو انتظار انتظار کا اکثر نہیں کرتے۔ یہ سہل تمام کا ہوتا ہے مال غیب خالص میں جائز ہے اور غیر خالص میں بالکل ناجائز ہے اسلیے کہ چند ماہ اور غیب غیر خالص کا بلغم سے نمٹنا چاہیے اور تمام بلغم نیکو کو اس مادہ سے مایا دیتا ہے جو موشع عفو نہ پر گرا ہے اور وہی گرسہ رہی اور متعفن خاطر سے ملتا ہے اور بعد از لطیف تھل سونا جاہی کہ کیفیت باقی رہتا ہے۔ یہ بھی فرق ہے کہ غیب خالص میں غذا ہر وقت دینی چاہیے اور غیر خالص میں غذا خواہ وہ چیزیں جو قریب بننا ہیں جیسے آب جو چوتھا ہوا کیلن چاہیے اور کیلن ہی ہے جو روز و رات ہو۔ غیر خالص میں غذا ایسی جو انکے شیرین ہو یا ایک تھنہ نہ تو نہ بھی یہاں کہے کہ جائز ہے اور اتنا سے مرض میں غذا سے غلیظ بھی درست ہے بخلاف غیب خالص کے کہ اس میں اس قدر غلیظ جائز نہیں ہے۔ یہ صرب بلطیف غذا کی پاسے تو پڑھتے پڑھتے اس قدر لطیف ہو سکتی ہے کہ اونہی غیب خالص میں درست نہیں ہے۔ اور غیب غیر خالص میں اگر اوائل میں غذا سے غلیظ کا موشع ہوا اور بلطیف کریں تو غذا سے لطیف دینے سے ہوگی رہتا ہے۔ کا انصاف ہے بخلاف غیب خالص کے کہ اس میں یہ بات درست نہیں۔ تبرہ بھی غیب غیر خالص میں بوجہ شکرک بلغم کے کم ہوتی ہے۔ اور اس میں تیز حقیقتہ سے اعتقاد ہی غیر خالص میں جائز ہے۔ اسما قوی میں انتظار نفع کا بخوبی کرنا چاہیے اور اور بہت زیادہ انتظار کرنا چاہیے۔ اور آب جو میں اوویہ شفعی علامہ مثل قوم کرس و غیرہ کے عیساکا اور پر بیان ہوا ہے غیب غیر خالص میں جائز ہے جو صرح کسی سعده میں غذا ترش ہونے سے سبب سے آئینش کا جو از او پر نونکوں پر چکا ہے۔ بلکہ غیب غیر خالص میں اس سے بھی قوی تر چیزیں آب جو میں پوسکتی ہیں تاکہ ایک شہتر زون سے خشک اور سحر اور موشع اور سنبل الطیب وغیرہ بھی شریک کرنا کی بسبب مزاج ضرورت ہوتی ہے۔ چقدر اور کوا بہت سعده ہوا اگر آب جو کے ساتھ چکا گیا ہے۔ اور آب خود آب جو میں ملا کر بھی سفید ہے اور آخسہ میں فقط چنے کا پانی سفید ہوتا ہے بخلاف غیب خالص کے۔ اسکا بھی خیال رکھنا بہت ضرور ہے کہ ماہ غیر خالص کا غیب خالص کے مادہ سے سہل قریب اور ربیب ہے۔ پسے آئینش بلغمی حضرت اس قدر ہے کہ بڑھیں اور سکے ملاقات میں اختلاف کیا ہے۔ اگر موشع ہی شکرک بلغم کی ہونے سے غیب غیر خالص پیدا ہوا اور قریب غیب خالص کے تو پھر مایا میں تجوڑی سی نما الغتہ کرنی چاہیے جب قانورہ غیب غیر خالص میں غلیظ ہو جائے تو خشک کرنی چاہیے اور دفعہ کے بعد رفتگی ضرورت نہیں ہے۔ غیب غیر خالص میں بعد غذا کے کوانے سے کچھ فائدہ نہیں ہے۔ جو سہل راول میں اس تپ سکوا یا جائے اور مزاج اسکا صحت لہوان اجزا سے ترکیب اولکی اجمعی کو گلقتہ کو بانی میں چکائیں اور سکنجین اوس میں داخل کریں اور تیز گلقتہ اور سکنجین میں المیاس بھی

شریک کیا جاتا ہو اور اس سے قوی تر یہ ہے کہ تھوڑا تر بعد ازل کیا جائے اگر ٹھیک کی زیادتی معلوم ہو۔ ایندین حشہ کا استعمال
 بھنے زیادہ پسند ہے نسبت اور قرحہ کے مسلمات کے اجزا حشہ کے یہ ہیں۔ گو کھرو یا بو نہ حشہ قرحہ یعنی گو نشہ سپستان فخر تھوڑا
 تر اور ان اہل زمین المساس اور ریون کھجور اور بوردہ اترشی وغیر ذہ بھی شریک کریں اور کھجور ان دنوں کورت میں سے ایک ہی جسے ولی حاجت
 ہوتی ہے جو جب کسی بدمی نہ لگے غب فاصل سے نیچے بستہ زریا وہ فیہ خاص ہوگی اور سیدہ قوی اور سمل بلغم کی ضرورت نہ زیاد
 ہوگی۔ شنیج کی وہیگہ رو وانیجیہ کے کنبین میں سیدہ گلگت شریک کریں۔ اس کا کنبین اصولی۔ اس بعد رو وانیجیہ کے طبع
 انشتین دینا خاص ہے کہ وہ فوج کے اسے اسے طایفہ اور کی اسے تقویت معہ بھی حاصل ہوگی۔ اسپیشر آب زریا یا زہا و کرفس ہر او کنبہ
 کے بھی مائع ہے۔ اگر زیادہ دن سے یہ تپ زیادہ ٹھہرے پھر قرحہ۔ و سیدہ حشہ کا نسخہ زریا میں ہاگور زیادہ اسکا استعمال کچھ مضر نہیں اور۔
 اگر اس سے بھی زیادہ تپ کو طبل ہو جائے پھر رو وانیجیہ استعمال قرحہ فافٹ کے چارہ تو لگا اور جب شامہ رخاٹ کا بھی ضرورت دینا چاہیے کہ اسے
 زیادہ فلفیح اور شیل اور عینی کی ضرورت ہے اور اطراف شریک کی سفید کرنا۔ یعنی سنیاک کے ذریعہ سے کہ نہ پاپتہ اور زریا سے سفید
 کرنے پر سکتا ہے۔ اور پاپتہ ہر او کنبہ شنیج اور مرغی لگا کر اس مقام پر تھوڑا کھ پھر مکی سختی وغیرہ ماضی ہو۔ ایسی ہی بہر آت
 کے بعد جب زمین کالی ہو کھنڈ جو چیکہ پھر اسکا نسخہ استعمال اور ادارت سے کرنا چاہیے۔ اگر بعد اسماں اور ادارت کے کچھ کرانی سے باہر
 میں دہنہ طرف دانی جانے اور اس سے سخت گزرتا ہے۔ اور یہ مستغرق جیہ ایسی وقت میں یہ زین ایاج پانچھ ماہ تہہ ہر ماہ دم آہ بیکہ ہو
 یا کاسنی اور نائت میں در تخم کرفس پلیدہ نمود کالی شہ پانچھ کوٹ دیکھا کہ کرفس میں گولی یا کھڑک شک کریں اور دو دم مقدار میں
 خور کریں۔ ایندین قبیلہ جو حشہ۔ مجوزہ فاصل ہوا ہے۔ فافٹ اور استین اور بلبلہ کالی ہر ایک پانچھ دم ششم خربزہ ششم خربزہ
 تخم کرفس اونٹ کشا را زیادہ ہر ہر ایک دین۔ ہر تربہ ایک دم المساس چارہ دم زریا ششم شہ بڑھوہ میں عدد سپستان میں فیض ہاگور زیادہ
 اس بعد ہفتہ چھ ماہ فاصل سے بھی بہر ہر دو دم ہر دم معمول سب کو چون میں اسقدر پانی میں جان اور ان کو سنا سب ہر او
 ایک ماہ پالہ اور ہر تربہ کریں اور او میں ستمو نیایا بعد مائع رنگ کے اضافہ کریں اور پانی چاہیں کہیں احتیاج ایسی دوا کی ہوتی ہے اور ایک
 وجہ سے قوی ہوا اور ایک وجہ سے شعیف ہو قوت ہوا اسکی اس مراد سے کہ وہ رہی ہو کر نظر لڑتے ہوں گی کو بقوت کھانے
 اور ضعف اسوجہ سے کہ دفعہ میں ماہہ غلبہ کرے اور یہ صفت قوی دست تھوڑا این جب مقدار کمر کے استعمال کریں پیدا
 ہوتی ہے کہ رفتہ رفتہ غلط روی چاقابل استقرخ ہے اور سے چند دفعہ میں محال دیتی ہے اور فائدہ اس تہہ میر لایہ ہے کہ بوجہ استعمال
 سے ضعف عارض نہیں ہوتا۔ یہ دو اقوی دست آو ایسی ہے کہ تھوڑی ہی ستمل ہو سکتی ہے اور بہت ہی بھی استعمال میں
 آتی ہے تھوڑی اگر قبلی جائے کہ دست آئیے اور بہت پلٹنے سے زیادہ دست آئیے۔ سلاکات میں جو دوا میں عصارہ اولی
 کسی چیز میں انکی مقدار قبیل سے بیشتر کرے یا کم کرے نہیں ہوتا ہے۔ وہ دوا جسکی صفت قوت اور ضعف کی بیان ہوئی مثل تربہ
 کے ہر اگر ضعف دم خواہ اس سے بھی کم کر لیا جائے بعد مناجت کے خواہ تموینا قریبہ دو جو کہ لین یاس سے زیادہ کہ سیدہ استعمال
 کریں اس طرح کہ گھٹت میں لاکر پلا کریں۔ خواہ نما لیون اور ستمو نیایا دونوں بقدر مناسب شریک کریں اور گھٹتہ موصوف کے ہر او
 پلا میں خواہ تہہ ہر بل گلاب کا عرق تھوڑا کر تھوڑا ایک دفعہ خواہ شربت و دہن۔ دو ایندین ازل کریں تمی حرقہ جسکا نام فاقوس
 ہے حرقہ کی بھی مثل غب کے دو قسم میں ایک حرقہ صغریٰ ہے کہ اسکا سبب کثرت مغز صغریا اندون معدوی کے ہے

یاد ہے کہ بگاڑا ہوا پس جس تپک اور رنگ دوسری کہتے ہیں واقع میں وہ تپک صفراوی ہے دوسری زمینیں ہیں اور تپک تپک مہینہ داخل
 ہوگی خواہ کسی غلبہ کی کسی قسم میں یہ نفل جان لینوس کا مخالفت نہ رہے بقراط کے ہے اور فیروزہ چینی جو یہ لینے درست نہیں ہے زیادہ تر
 وقت ناطک اس نہ بہترین یہ نفل نشا ہے جو کہتے ہیں کہ خون جس وقت متعفن ہو صفرا ہو جائے اور اسلئے کہ اس قول کے دو معنی سمجھ
 میں آتے ہیں۔ ایک معنی تو یہ ہیں کہ خون میں اگر عفونت پیدا ہو اس مرتبہ کہ پہنچا کر ایک بعد عفونت کے صفرا ہو جائے جیسے کہتے ہیں کہ
 کاہری جس وقت متعفن ہو جب اور اسکا استعمال تمام ہو جائے اور کہہ ہو جاتی ہے۔ دوسرے معنی یہ ہیں کہ خون جس وقت متعفن ہو اور اسے
 مال میں صفرا ہو جائے جیسے کہ کبھی کبھی صین جلتے وقت اور کہہ ہو جاتی ہے۔ اب دیکھنا چاہیے ان دونوں معنوں میں کون سے درست
 ہیں جیلے معنی میں جو ہے سے فاسد مال خا میں۔ اول تو یہ کہ خون جس وقت متعفن ہوتا ہے جو جز رقیق مانی اور اسکا استحباب صفرا اور دی
 کی طرف ہوتا ہے اور جز کثیف کا استعمال سودا کی طرف کی طرف ہوتا ہے اور پس مجموعاً اجزا خون کے استحباب صفرا زمین ہو جائے اور وقت ہر
 قبل جان لینوس سے ہی سمجھ میں آتا ہے کہ جمیع اجزا خون کے متعفن ہو کر صفرا ہو جائے ہیں مگر جسم کثیف اور غرض شش کی یہ ہے کہ جو تک
 عفونت سے خون کی دو غلط صفرا اور سودا ہوتے ہیں تپک حفظ صفراوی کہیں کہہ ہوگی بلکہ مرکب صفرا اور سودا سے ہوتی جا چاہیے۔
 مگر دوسرا فساد یہ ہے کہ خون کا صفرا ہو جائے اور عفونت کی ہوتی ہے اور ہم کہتے ہیں کہ عین وقت عفونت میں خون سے
 تپک پیدا ہوتی ہے مگر وقت عفونت ہر غلطی تپک عفونت ہر قسم کی پیدا ہوتی ہے اور اسلئے کہ اور بقراط عین تپک کے بیان ہونے کا ہے
 کہ عفونت ہر غلطی اسطریق ہوتی ہے کہ حرارت غریبہ کسی غلطی میں اثر کرے اسی حالت نامہ ہم کہہ کرے کہ وہ غلط اسلئے اور غرض یہ
 باقی رہے صفرا خواہ اور کثیف ہو تو نوع صفرا اور غلطی کا ہے اور یہ حالت نامہ مناسب ہو جو جز رقیق غریبہ کہہ پیدا ہو۔ پس
 اگر اسلئے کہہ ہو جائے کہ خون کا صفرا خواہ اسے عفونت کہیں گے بلکہ وہ تو اسکا ایک غلط کار اور دوسرے ناطک کی طرف ہو گیا اسلئے موصوف
 بحث سے خارج ہوا۔ تیسرا فساد قول جان لینوس میں ہے کہ فرض کیا ہے کہ خون کی عفونت سے صفرا پیدا ہوتا ہے اور کہہ کیا ضرور ہے کہ صفرا متعفن پیدا
 ہو اور تپک صفراوی صفرا متعفن سے پیدا ہوتی ہے اسلئے کہ اگر زمین اسطرح متعفن ہوتی ہے کہ ان کے آرتھین اور کثیف بعد عفونت تہذیب توفی
 میں گزرتے جز رقیق سے جو تپک چیز پیدا ہوتی ہے متعفن ہوتی ہے اور جز کثیف سے جو تپک چیز پیدا ہوتی ہے متعفن ہوتی ہے اور اسکا مستحق زمین ہے کہ
 تپک چیز پیدا ہوتی ہے دوسری صفرا متعفن ہوا اور گزرتے دوسرے غرضی سے جو تپک چیز پیدا ہوتی ہے صفرا متعفن ہوتی ہے جو تپک چیز متعفن ہو کر
 ہوتی ہے جو تپک متعفن ہوا اور تپک صفراوی کے ساتھ اس کا جگہ و لادی بھی ہوا اور یہ بات محض باطل ہے۔ یہ زمین سفد سے اور وقت ہر ہرے ہیں
 کہ قول جان لینوس کو معنی میں اول پر موصول کرے۔ اور اگر یہ تپک کہیں کہ خون بر وقت عفونت کے صفرا ہو جائے تو یہ معنی ناطک محض ہیں اسلئے کہ عفونت
 ایک طرف نشا اور غلط اور اسکا استعمال کا اور نفس اسکی زمین اور اسی وجہ سے عفونت چونکہ نشا کی کیفیت کا ہے اور اس سے تبدیل رافع متعفن
 ہوتی اور اسکا کبھی زمانہ ہوتا ہے اور اسکا استعمال رافع نشا اسکا استعمال بطرف صفرا آتی ہے زمانہ زمین ہے بلکہ عفونت ایک قسم کا فساد ہے کہ
 جو کیفیت میں خون کے سارے ہوتا ہے اور خون اپنی اہمیت پر باقی رہتا ہے جیسے بلغم جب متعفن ہوتا ہے تو بلغم باقی رہتا ہے اور سودا زمین
 ہوتا ہے اور صفرا جاننا ہوتا ہے تمام ہونے سے عفونت کے پھر دفعہ خواہ استحباب سودا ہو یا استحباب صفرا ہو۔ بلکہ حق تصحیح قول بقراط کا ہے
 کہ خون کی بہت سے کسی بھی پیدا ہوتی ہے اور اس قول کو درست بلکہ ہم کہتے ہیں کہ دوسری کی دو قسمیں ہیں ایک معنی عفونت
 اور دوسری معنی سخت اور غلیظ اور اس دوسری قسم کا بقراط سونوں لینے مطبق نام کستا ہے اور پہلی قسم کو وہ مطبقہ نہیں کستا ہے

اور اگر نظر ان اس تپ کا وہ کا وجود وقوع سدوں کے باطنی خود میں ہوتا ہے کہ حرارت تریزی یوجوان سدوں کے محقق
ہوتی ہے اور گھسی ہے اور کبھی اور ایسے اسباب پیدا ہوتے ہیں جو اسباب حمایت یوم کے اشتداد سے زائد ہوں اور خون جس کا
نام کبھی شرط شایہ تو یہ بھی اور کتا ہے یعنی بہت سی یوم کے قوی تر ہو کر زیادہ تپا ہو تو وہی تپ کہ در میان حمایت مہفوت اور
حمیات یومیہ کے واقعہ پر حمایت یومیہ سے اور کوفرتی ہو کہ اس میں اشتغال اولی خلط کو ہوتا ہے اور حمایت یومیہ میں جیسا بیان ہو چکا
اشتغال اولی روح کو ہوتا ہے اور حمایت مہفوت سے اس میں فریہ یہ کہ مہفوت خلط کی اس تپ میں غلبہ اور حفظ غلیان اور
جوش خون میں ہرگز ہے اور یہ تپ بلنبت ہی یومی کا عاود ہوتی ہے نہ ہی یومی کا عاود نہ ہی وین اور اوجھی مہفوت ہے لیکن
اکثر لفظ ہی مہفوت خود آدمی وقتیکہ منتقل ہوجاتی ہے چالیسوں نے اکثر اس تپ کو پیش حمایت یومیہ کے تصور کیا ہے اور اسکی
یہ بھی رائے ہے کہ یہی دوسری اور حمایت کے تھراور کب نہیں ہوتی کسوا کے مہفوت اگر خون میں پیدا ہوے تو مہفوت اخلاط مہفوت
ہو جائیں گے پھر ترکیب کیوں ہوگی اور یہ قول خانیوں کے اس کا اس کے اکثر اقوال سے متناقض ہے کہ ہم طول کلام اور اس
ذکوے میں چاہتے ہیں کہ طبیب کو منا قشہ کو نہ سہیں ہر طبیب کو اس جگہ تو یہی کلام منیب ہے جو اس تپ کے
معالجہ میں بکار آتا ہے۔ تپ اس کا اسٹلا اور شدہ ہے اور اکثر یہ سبب ریاضت خفیدہ ریاضت بلنبت عاودت سے
یہ ہوتا ہے اور ریاضت کے کسی قسم کا استفرغ نکرنا اشتلا اور شدہ کا سہیں اور نارک استفرغ جب ریاضت سخت
کرے اور زیادہ مہفوت اخلاط پیدا ہوتی ہے کبھی جو جب مہفوت زیادہ بھی ہوتا ہے کہ کبیرت خواک شاداب اور تر کھائے جائیں کہ کبیر
لظرت مہفوت ہوجائیں۔ خواہ خلط نام یعنی زیادہ پیدا ہو کہ خون کا مادہ مہفوت پر کر دے سطح کلاری اور کبیر اور وغیرہ کے
کھانے سے یہ لاپشائیت کی خون میں خواہ پیدا ہونے خلط لاپشائی ہوتی ہے۔ یہ تپ لازم ہوتی ہے کہ اس میں زمانہ قوت اور وقت کا
نہیں ہوتا اس لیے ماورج عروق کو شامل اور تا وقت بخیران جدید خوارا کرمانہ مرکب اس کا لازم باقی رہتا ہے۔ اس قسم اس
تپ کے میں اس قسم مفاصلہ ہے جو شروع میں بہت شدید ہوتی ہے اور رفتہ رفتہ گھٹتی جاتی ہے اور جو رسلاست زیادہ ہونے کی
اس قسم میں واقع ہے کہ عمل اور فاعل مہفوتی اور مہفوت کا اس میں زیادہ ہے اور مہفوت مہفوت کم ہوجاتا ہے۔ اس قسم کے بعد اس قسم کے
جو ناز وال حال زیادہ ہے اور بیشیر سات دن تک گھمان اعراض میں رہتی ہے اور کبیرت بدتر وہ قسم ہے جو ہونا اعراض میں زیادہ
ہوتی جاسے اور اسکو متزیادہ کہتے ہیں اس لیے کہ جاکس قسم اول کے عمل اس میں ہوا تو سن روز بروز بہتا ہے جو ان اس تپ کا ہر وقت مہفوت
ہوگا اور زوال اس تپ کا کسی استفرغ محسوس سے مغل رعان وغیرہ کے خواہ تفرغ غیر محسوس مثل تخلیات منجی کے ہوتے ہیں کبھی اس
تپ کا اشتغال محرقہ مفاصلہ کی طرف ہوتا ہے اور کبھی سرسام بھی اس سے پیدا ہوجاتا ہے کبھی ہلکا زیادہ تپ کے تفرغ میں مہفوت ہوجاتی ہے
اور کبھی حصہ اور جلد کی طرف اشتغال کرتی ہے۔ مہفوت اس تپ میں سبات پیدا ہوا اور بہت استفرغ بھی ہے کہ بچانے سے آواز میں کی پیدا
اور آواز سہاں کی ہے یعنی نہ چنچے اور نہ کھراور کے ساتھ مہفوت کا خون اور سہاں کی قسم کا نام نہ ہے لہذا اس کے چور سے نہ نیک
ہنر زیادہ ہونے تو یہ امور علامات موت کے ہیں حال امتحانی تپ کا ہیشہ لازم ہونا اور کبیرت ہوجانا اور کبیرت کا ہیشہ ہوجانا اور
اس سے ہیشہ ساکن کرنا کا چھول آجانا اور کبیرت کا ہیشہ ہونا اور کبیرت کا ہیشہ ہونا اور کبیرت کا ہیشہ ہونا اور کبیرت کا ہیشہ ہونا اور
کبیرت کا ہیشہ ہونا اور کبیرت کا ہیشہ ہونا اور کبیرت کا ہیشہ ہونا اور کبیرت کا ہیشہ ہونا اور کبیرت کا ہیشہ ہونا اور کبیرت کا ہیشہ ہونا اور

ماض ہوتا ہے یہ علامت زبون ہے اس طرح اکثر اور مصلح اور زہین عارض ہوتے ہیں اور لہذا شیخ کو سے من دم ہوتا ہے۔ اور آنسو
 ریان ہوتے ہیں۔ اس تپ کی حرارت کثیر ہوتی ہے اگر یہ بڑھتا رہتا ہے تو حرارت کے ساتھ پیدا ہوتی ہے اور حرارت بخارات تمام کی کسی ہوتی ہے
 کہ بہت تیز حرارت محرقہ کے نہیں ہوتی۔ شہنش اس تپ میں عظیم ہوتی ہے اور نرم اور مستحضر اور مصلح اور دومی اور سہلے اور باقیہ
 مختلف بھی ہوتی ہے اگر زیادہ اختلاف نہیں ہوتا اور بہ نسبت محرقہ اور شب کے اختلاف اور سرعت میں کم ہوتی ہے۔ اور اس تپ کی حرارت
 حرارت محرقہ اور شب کے منگ انہیں بڑھتی ہے۔ یہ علامات اس تپ دومی کے ہیں جو غلیان خون سے پیدا ہوتی ہے اور اگر خون میں
 عضو ت آبا سے پیدا ہوتی ہے اس کی حرارت اور اعراض شدید تر اور اس کا معالج نہایت مشکل ہے اور وہ نہایت مشابہ محرقہ
 سے ہے خون کی رقت اور غلظت کی شناخت اور عین چیزوں سے ہوتی ہے جو چیزیں اس تپ میں برآمد ہوں ہمدہ بول اور بارز
 اور عرق اور لغت وغیرہ کے۔ مرفوفس جو بسبب غلیان خون کے پیدا ہوا ہے امین نہایت مشابہ ہی یومی کے ہوتی ہے اگر حرارت
 میں اس کی لغت کمتر اور اذیت کم ہوتی ہے اور لہذا تپ اور لہذا اس سے پیدا ہوتے ہیں اور زیادہ اشرا اس تپ کا نزدیک حل کے
 ہوتا ہے۔ ہی دومی جو عضو ت سے خون کے پیدا ہوتی ہے اس کی حرارت تمام بدن میں برابر ہوتی ہے اور خواہ قریب یا دُور کے ہوتی ہے
 اگر کسی جگہ کی اور مٹی ہوتی ہے اور اختلاف بقوت محسوس ہوتا ہے۔ علامات انتقال اس تپ کی بطرف خفاقی وغیرہ وہی ہیں
 جو ان امراض کے علامات یعنی خفاقی وغیرہ کے ہوتے ہیں اور ان کا بیان بخوبی ہو چکا ہے اور علامت جو دم مصلح اور زہین
 کے ہیں اور علامات جدیدی کے آئندہ بیان ہونگے اور علامات سرسام اور دوسرا اور اختلاف زہین وغیرہ کے امراض خاصہ میں اور
 تیز اور بڑے مباحث میں بیان ہو چکے۔ اس تپ کی طوالی ہونے کی شناخت جیسا اور پر معلوم ہو چکا ہے کہ علامت نفع کی یہ تپ پیدا
 ہو اور چہرہ دُبلتا ہو جائے اور مدت میں زیادتی اور کمی اور وقوت کے اختلاف پیدا ہوا اور وقوت خواہ سکون کا زمانہ ایسا ہو جو مضر
 کے شائبہ معلوم ہونے لگے یہ بات دلیل ہے اس پر کہ بدن میں مغلظ نام بھری ہوتی ہے اور نہ حرارت غریزی اثر کر کے اوقات میں انتظام
 پیدا کرتی۔ اس تپ کے بحر ان کے علامات پر علامات نفع دلالت کرتے ہیں کہ اگر تیسرے ہوتے تو رنگ نفع نوا پھر بحر ان بروز
 ہفتہ نہ ہوگا اور اکثر اس تپ کا بحر ان بروز چہارم ہوتا ہے اور علاج ہی دومی کا اس تپ کے معالج میں غرض اصلی یہ ہوتی ہے کہ اس قدر
 خون نکالا جائے کہ غشی پیدا ہوا اور تمام خون کی تخلیق پیدا ہو جائے اگر قریب مانی ہو خواہ مسافر ہی ہو اور تیز خون کی کمی نہ چاہیے
 اور اس کا تغیر کر کے قریب کیا جائے اگر غلیظ ہوا اور سوادیت غالب ہوئی ہو تو بجز کثرت استعمال ایسی چیزوں کی جیسے خون سوادی
 پیدا ہو کر خواہ ایسی چیزوں کا استعمال ہوا ہو جس سے غلظت خام قریب پیدا ہوتی ہے۔ اور دوسری غرض یہ ہوتی ہے کہ مادہ تپ کا نفع بجز
 اس کی تخلیق کی ہی ہے۔ استفراغ اس مادہ کا اشد کی قصد سے بڑھ کر کہنی نہیں ہے جس میں فضل میں یہ تپ کیوں نہ عارض ہوا اور قصد
 کے استفراغ میں کچھ استفراغ کا نہیں اور نہ قصد میں استفراغ بحران کا کیا جانا اور البتہ اگر تیز ہوا اور وقت اس کے خوف سے مائل کر کے پیلے
 اخراج عمدہ اور اخراج اور عمدہ کا کہ بجز قصد کر لی جاسیے۔ پھر اگر تپ بہ وقت رہے تو قصد کر لی جاسیے اور پھر قصد کر کے پیلے
 کہ مرض قریب نہ لشی ہو جائے خواہ غلظت میں بڑھ جائے یا بڑھ کر کہ نہیں ملاقات ہوا سو اس کے اندر غرضی کے مزاج قوی میں بروقت پیدا ہوتی
 ہے۔ یہ بھی جاننا ضروری ہے کہ قصد سکون اور سردی پانا اس تپ کے زوال میں بھی کافی ہو جاتے ہیں اور دوسرے معالجات اور
 تیز کر کے ضرورت نہیں ہوتی کہ قصد پندرہ گولہنی مناسب ہے اگر کوئی ایسا سبب نہ ہو جو زیادہ خون کے استفراغ کو ایک ہی مرتبہ

واجب کر دے اس لیے کہ اکثر قوموں سے خون نکالنے میں تپ کا زوال ہو گیا اور قریب بہ فحشی مرضیں جن میں پائے جانے کی وجہ سے چربی اور
 خاصہ چربی کی ہوا کے بعد نور السہل منفرادی ہو گیا اور عروق بھی بکثرت بڑھ گئے اور اس عرق کو پوچھنا چاہیے تاکہ پیوستہ آگے اور
 رنگ نہ جاوے اور کبھی جیب تنقیہ کامل کا بڑا زیادہ نفع دیکھتے ہیں ہوتا ہے کہ عروق کو منسجم کر کے تپ کو جین اور جوشنٹ اور طبعی عارض
 ہر عملی چیز اور سکاتارک خناسہ لطیف سے کیا جاتا ہے اور سکون و آرام مرض کو دیا جاتا ہے طبیعت کو ملین رکھنا ہر وقت ضروری ہے
 اور اجزا سے جو معرفت میں مثل آب نازن خواہ تھی اور جوشنٹ انار کا پانی اور زیادہ ملین کی حد شہرشت اور قریب ہندی تک ہے
 اور کیفیت شیاف جو ابھی نکور ہو چکے ہیں اور کبھی بروقت نفع کے استغراق کی حاجت ہو تو ہیلڈرن اور شاہرہ اور امتاس
 وغیرہ سے کیا جاتا ہے۔ اگر مرض کی حالت ایسی ہو کہ اکثر کی خضہ و کسے مثلاً اور کا ہو تو رگ پیشانی کی خضہ کو کھنی چاہیے خواہ
 دونوں شانوں کے پھینکے جائیں۔ اگر تپ بھی ممکن ہو سکے کسی عارض مانع کی وجہ سے مثلاً ضعف کی ستر سے ہو پھر ضروری ہے
 اسمان کے دفع ماکرنا چاہیے جس طرح کہ عرق میں میان ہو چکا ہے تریڈاس تپ میں ایسا اجزا سے کرنی چاہیے جو نفع بخش کرین اور صفرا
 قطع ہو جائے اور ذوق کے جو نہیں نسکین ہو جیسے شربت مناسب خواہ شربت انار وغیرہ۔ اگر خضہ سے غشی پیدا ہو روٹی آب انگور کے
 ساتھ کھلانی چاہیے۔ اگر کسی درد جو دوبارہ ہو اور سکاتارک مناسب نہیں ہے اگر کب قریب فحش ہوئے پھینکے خون کی کیفیت ریب مناسب
 خوب ہو سکتی ہے۔ اور یہ مناسب اس طرح جانتے ہیں کہ سودا و عتاب کے پانچ رطل باقی میں پیکے جائیں اس قدر کہ ایک ٹلت باقی
 رہنے لے۔ ازل باقی رہ جائے اور شکر سے قوام کیا جائے اور شکر جب قدر کم ہو جاتی ہے اور سوسر بھی قلیظ میں خون کی
 بہت مفید ہے خصوصاً مسر کہ تیزین اگر سرد ہو گیا تو پھینک دیا ہو۔ اور اگر رادہ قلیظ ہو تو ہرگز ریب مناسب خواہ سوسر کا استعمال
 کیا جاتا ہے۔ تریڈ خون کی اس طرح پر کرین کہ سرد ہو جائے پھینک دیا اور کافور کے پلاٹین خواہ آب برگ
 کا ہوسر کر کے پلاٹین اور نقتلہ سرد پانی بھی کافی ہے ہر بلطیکہ کوئی مانع مانع مذکورہ بلا سے ہو۔ اکثر اس کثرت سے پانی پلایا
 جاتا ہے کہ جوڑ پھینک لگتے ہیں اور رنگ بڑھتا ہے جو جانا ہے اور اس سے تریڈا حاصل ہوتی ہے اور کبھی تپ کا اشتعال بلطیکہ کی طرف
 ہو جاتا ہے اور وقت قریب درد و تریڈ جوادو جی بلطیکہ کے میں اور شہ علاج کیا جاتا ہے۔ ایسا علاج بعض مستعد میں اٹھا کیا کرتے
 تھے یعنی پانی بکثرت پلا دیتے تھے اور لیٹنے سے سحرین بنے براؤ کذب اپنی ایما سے اس معالج کو لکھا ہے۔ آب جو کلا پلا یا بھی علاج
 اس تپ میں نافع ہے بلطیکہ طبیعت نرم ہو اور ہر میں اوقات استعمال آب جو کلا وقت ثلث غلیان اور کرب کلا ہے اور جو وقت
 اشتعال حرارت تریڈ ہو اور نفع نمان کہ درد ہر سوا تریڈ ہو۔ یہ بھی جانا ستر ہے کہ کثرت تریڈ پاقصد اگر کہ نفع اور استعمال کا ترک
 کرنا سے زیادہ مفید ہے اور اشتعال حرارت کا زیادہ کرنا ہے اس سببے معذرت اور حرارت دو بار ہو سکتی ہے اور جی پڑھ جاتی ہے۔ شقیہ
 اس مادہ کا استعمال صفرا سے کرنا چاہیے جس طرح قوت اور ضعف مرضی شخصی قوت اور ضعف اجزا اسہلہ کے ہون۔ اور ضعفیات
 ایسے دیتے چاہئیں کہ جو نفع بلطیکہ کے واسطے مقرر ہیں اس لیے کہ اکثر بلغم سبب عنونت خون کا ہوا ہے۔ اور آخر میں اس تپ کے قریب
 ہلکا شہرہ پلا چاہیے اور تریڈ میں بھی بہت عمدہ ہے۔ ہلکا تریڈ جو تریڈ کا جو تریڈ جیادہ ہو اور جیادہ جو تریڈ جیادہ ہو اور جیادہ جو تریڈ جیادہ ہو
 ہر دماغ میں جو زردی اسوں مانع تریڈ کو تپ کے قریب ہلکا کرین دو۔ نسخہ خضہ کلا کے ضعف مگر ہو تو بہت مفید ہے مگر تریڈ میں دم
 عصا تریڈ کے دو درم خضہ تریڈ دو درم خضہ تریڈ پلا شہرہ ہلکا ایک درم شہرہ عربی نشاستہ کثیرا نصف درم

ریوند یعنی زرخیزان کا فوہر ایک من دم انکا قرض بتائیں۔ فذا اس شپ میں ضرورت غنایمی اور مدسی جو تریش کیلے ہو سکے ہوں اور
 ضرورت رانی اور شامتی مناسبین اور اگر ان غذاؤں سے کسی غذا کے استعمال میں خوف تعیش کا ہوتو شدت تریش کی کم کر دینی چاہئے
 شیرشت ملاکر اور اکثر ہزار اؤل کر اور غذا جو کم و سست اور ماض سے علیا کیجئے۔ اور غذا کے اس تریش میں اور دوا دارا اور سیب مناسب
 ہیں۔ اور شرکاری کہ دنگلگری اور کا سنی کھیل اور دیو اور ماض سینے چوکا اور کشت نیز اور اشال اسکی جو لبقولات مبرور اور سکون غنایان نون
 ہوں۔ اگر بعد مرفواہ بیداری یا خفقان خود اسبات یا رعاف یہی جو توت کو فدا کر دے خواہ اور اعراض روی ماض ہوں اور سخت
 ہوں ہر ایک کا علاج ادسی نظریہ کرنا چاہئے جو اس میں ببا کا زبان کیا گیا تھی بلغمیہ کا بیان اور پر بیان ہونچکا کہ بلغمی تبعا تا نیہ
 یہی ہوتی ہے اور ملازمی بھی ہوتی ہے اور نوبت لزوم کا سبب بھی اور پر بیان ہونچکا کہ داخل ہون کی عفوئت سے لزوم ہوتا ہے اور اور
 خارج عروق کی عفوئت سے نوبت اور اور وہ پیدا ہوتا ہے اور یہ بھی معلوم ہو گیا کہ جس طرح اور حیات کے واسطے اوقات کلیہ خواہ
 بیشتر میں بلغمی تب کے واسطے ہی اوقات اریہ مقرر ہیں۔ کہ سنے کہ وقتا ابتدا تھی کا اکثر مایور و کئی اشکارہ دن ہوتے ہیں اور نروال
 اس تب کا در میان چالیس اور ساٹھ دن کے ہوتا ہے۔ اسلیمت بلغمیہ یہی ہے کہ او سکے کہ زمانہ نعت اور سکون میں بدن حرارت
 سے پاک ہو جائے کہ حصہ سونا اگر عروق پر مہر ہو کہ سکون پیدا ہو کہ اس سے رقیق اور دوار فلات آمدگی اور بدن کا استعمال ہوتا ہے بلغمیہ
 سمات کے تحمل مادہ کا ہونا تب ہوتا ہے۔ اولی اوقات اس تب کے زمانہ نزدیک ہونچکا کہ علاوہ یہ ہے کہ زمانہ اسکے احتیاط کا بھی اطلاق ہوتا
 ہے بلغمیہ زمانہ احتیاط تب کے اور زیادہ طول اسکا زمانہ احتیاط میں تحویس ہوتا ہے۔ بلغم میں جو عفوئت آتی ہے کبھی
 زنجامی ہوتا ہے کبھی تریش ہوتا ہے اور کبھی شیرین ہوتا ہے اور کبھی تلکین ہوتا ہے اور یہ بات اور پر بیان ہو چکی کہ جمی محرقہ کس طرح بلغم شور
 سے پیدا ہوتی ہے۔ اور اکثر تب بلغمی اور تھین کو ماض ہوتی ہے جو جکا مزاج مرطوب ہے خواہ جو لوگ نارک ریاضت سکے
 ہوتے ہیں خواہ شایع کو اور لوگوں کو اور از تاب قلمہ کو اور جو لوگ ریاضت خود استحمام حالت استلامین کرین اور جن لوگوں کو کفر کھٹی
 اور آتی ہوں خواہ وہ لوگ جینے بعد ہیں جو با استمال کے زلہ اور سے اور بعض ہوں جاسے اور انکے قلمہ میں اکثر الم عسوس ہوا
 کرے۔ یہ کبھی جاننا ضرور ہے اگر تب کے ساتھ بر بھی ہوتو تعیش میں نہیں اور ضرور پیدا ہوتا ہے علمامات بلغمیہ دائرہ
 کے اس تب کو زبان یونانی میں امتر موس کہتے ہیں جس ترشک سبب بلغم زنجامی ہوں خواہ بلغم تریش او میں بر سویت
 زیادہ ہوتا ہے اور زہر ناجی بلغم کی شپ میں زیادہ ہوتا ہے مگر یہ اس تب میں دفعہ نہیں شروع ہوتا ہے بلکہ تصور تصور اطراف
 میں پیدا ہو کر استر بر خفا ہوتا ہے کہ خلیہ بدن برت ہو گیا اور لوگوں کو گرم کرنا چاہیں بہت دشواری سے گرم ہوتا ہے اور اگر گرم
 بھی ہوتا ہے تو دفعہ گرم نہیں ہوتا ہے اور نتیجہ کرمی پیدا ہوتی ہے بلکہ گرمی پیدا ہو کر مہر سرد ہوجانا ہے اور مہر گرم ہوتا ہے اور کبھی
 ہوا اس تب کا قشریرہ سے ملنا ہوتا ہے اور اس وقت ہوا اس حصہ سے خفا کے پیدا ہوتا ہے جو میں تعیش نہیں ہوا اور قشریرہ
 قسط تعیش سے پیدا ہوتا ہے۔ زیادہ تر بروت خود اور زہر ہشتی کے دور زمین ہوتے ہیں اور یہ تب اوس مادہ سے نہیں ہے
 جو بہت حدت کے نفس پیدا کرے تاکہ بلظن باہر نکالنے مادہ کے لڑہ پیدا کرے جس طرح مادہ صفراوی سے یہ چھین پیدا ہوتی ہے
 اسلیمت کی عفوئت اس مادہ کی عفوئت شکر نم کی ہے اور یہ تب زمین گرائی پیدا کر کے شروع ہوتی ہے اور سبات بھی ابتدا میں
 ماض ہوتا ہے اور بیشتر اول میں جو تو تھین ہوتی ہیں اور زمین بر زمین ہوتا ہے اور زہر ہوتا ہے بلکہ ایک مدت کے بعد بر و اور لڑہ پیدا

ہوتا ہے اور کبھی مدت تک ایسا ہی ہو گا، اگر کوئی نظر بد ہو گا تو لرزہ نہیں ہوتا ہے۔ اور اکثر اس تپ کا شروع غشی سے ہوتا ہے اور کبھی غشی نہیں بھی ہوتی، جو اکثر اس بیماری میں غشی بدیشتر ہوتی ہے اس لیے کہ کم معدہ وضعیف ہوتا ہے اور اشتہا ساقط اور ہضم جید بھی نہیں ہوتا جس کے ذریعہ سے خون پیدا ہوا اور ریزر بن ہو کر قوت پیدا کرے۔ جو تپ بلغم شور سے پیدا ہوتی ہے اس سے بیشتر تھیر ہری ہوتی ہے اور درود اذہین شدید نہیں ہوتا۔ اور جو تپ بلغم شریں سے پیدا ہوتی ہے اور اکثر اذہین ہیبت سے فو نہیں اور اہل کی ایسی ہوتی ہے جن میں پیر ہری ہوا خواہ بڑھ بڑھ الیز ہو سکا تو در سے طبی تپ کے غشی عارض ہو کر ابتدا کرتے ہیں اور کبھی اہل کے دور سے میں حرارت شدید پائی جاتی ہے اور آخر میں کم ہوتی ہے اور سبب اس کا شاید یہ ہے کہ مغوث سہلے بلغم شریں اور شور و قہر میں پیدا ہوتی ہے اور اس وقت حرارت شدید ہوتی ہے اور بعد ازاں بلغم غلیظ اور بارہو میں مغوث پیدا ہوا ہے اور مریض کے لمس کی گرمی کا یہ حال ہوتا ہے کہ ہاتھ رکھتے وقت تو گرمی کم اور وضعیف مثل حرارت بخارات کے معلوم ہوتی ہے اور جب دیر تک ہاتھ رکھا رہے ایک حدت اور قوت محسوس ہوتی ہے مگر جسے بدن جرقہ ہاتھ کے نیچے ہوتا ہے سب جگہ برابر اور کیساں گرمی نہیں ہوتی جیسے وہ میں بلکہ وقت کسی مقام پر زیادہ اور کہیں کم اور نرم معلوم ہوتی ہے اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جیسے حرارت پیچھے کسی ایسی چیز کے جو چھلنے وغیرہ میں پھمتی جھصا ہو کر آتی ہے اس لیے کہ بلغم لزج ہے اور اس کا انفعال اور پتلا ہونا حرارت سے مختلف ہوتا ہے جو حریت تمام لزومیت اور جذبہ کا بھی دستور ہے اور حرارت اذہین اس طرح اکثر کرتی ہے کہ کہیں کوئی جزو گرم ہو جائے اور کہیں سرد پائی رہتا ہے اور وہ کسی مقام پر زیادہ جھٹ جائی ہے اور کسی مقام پر نہیں پھمتی ہے۔ کچھ جگہ حرارت اس تپ کی اکثر قواس مقدار کم ہوتی ہے کہ التماس پیدا ہو اور کہ ابھی ایسی ہو کہ شوق سرد ہوا کا پیدا ہو خواہ کھنڈت ہے پائی کو بھی چاہیے یا کپڑے پہناوے اور بہتر پہنچا دیا کرے ایک کر دھ پر بوجہ کرب کے انعام کر کے اور شری غبزی سانس سلا اور کچھ ہلا ستے کی زیادہ ضرورت ہو۔ اکثر اس تپ کی حرارت تیز ہے کہ زمانہ میں کبھی ایسی ہوتی ہے کہ کھنڈت و کھنڈت ٹھہر جاتی ہے اور ایسا لگان ہوتا ہے کہ اب یہ تپ ناکل ہو گئی اور یہ تپ یکا یک پھر موجود ہو کر تیز یا در زیادتی کرتی ہے اس لیے کہ کھو معلوم ہوتا ہے کہ بعد توقف پھر جب شروع کرتی ہے تیز شروع کرتی ہے اور تیز ہمتی جاتی ہے اور اس کا دفعہ آیتما ہی ہو گا تو بعد وقفہ کے زیادہ ہوتی ہے۔ اس طرح اس تپ کے زمانہ اشتداد میں بھی وقفہ ہوتے ہیں۔ کل بلغمی حمیات میں علامت اور تری زیادہ ہوتی ہے اس لیے کہ وہ بلغمی جن رطوبت زیادہ ہے اور خفایا اس مادہ کے پسینے کی طرف بہت کم دفع ہوتے ہیں اس لیے کہ بلغم میں لزومیت زیادہ ہے اور اگر کبھی بہت آبرو بھی ہے پتا ہو تو کبھی کبھی قدر سے قدر سے معلوم ہوتا ہے اور تمام بدن میں شائع نہیں ہوتا ہے کی وجہ کی بلکہ جوں کا بائیکل مغوث ہونا خاص و لاکل سے اس تپ کے ہے۔ پیاس غلیظی تپ میں کم ہوتی ہے اور اگر بلغم شور ہو خواہ مغوث شدید عارض ہو کر گرمی زیادہ پیدا کرے اور وقت کے بعد پیاس جو ہوتی ہے وہ بھی اور تپ کی بلنسبت بہت کم ہوتی ہے پوشالی کا پھول جانا اس تپ کے بیماروں کو زیادہ ہوتا ہے۔ اور جھلو کی جا میں بیات پیدا ہوتی ہے کہ تریں ہو جاتی ہے اور تیز پیدا ہوتا ہے اور رنگ پیاس کا بھی بلغمی جن مائع شری اور زردی ہوتا ہے اور دونوں رنگ سپیدی سے بلغم کھل چھیکے پیدا ہوتے ہیں اس طرح کہ نسبتی سپیدی سے ملکر مثل رصاص کے رنگ پیدا ہوتا ہے اور مشتہ رنگ لون کے بھی کیفیت رہتی ہے اور اکثر سرخی رنگ میں بوقت شتہ پیدا ہوتی ہے جیسے کہ اور حریات میں بوقت شتہ کے رنگ میں سرخی پیدا ہوتی ہے۔ بعض بلغمی تپ میں وضعیف اور مغوث لینے نسبت اور وضعیف

چیدہ کہتے ہیں اور سرفہ المضمون اور خون صالح ہیں سے زیادہ پیدا ہوا اور فطری مادہ کی نگر سے اور نہ ازین زیادتی پیدا کرے۔
 نما سے نافع صالحی اس شے کا یہ کہ فریق اور ترخم ترسب میں خرمین و اصل ہوا و جزو الرقی اور تھم سے کہ سے جو کرمین اور اس تغیر
 مسئلہ میں ایاز کا استعمال کرن اور اسکے بعد استعمال تریاق وغیرہ کا مناسب ہو بروقت اس سے تغیر میں پیدا ہونے کے تمام
 کرم میں پیش کرتی ہو مگر کب عام کا استعمال کیا جائے اور اور طبابت کا استعمال جو بھی ادویہ کا حکمات اور پرمعلوم ہو چکا ہو کہ اعضا
 پنی میں مختلف قسم کی رطوبتیں ہیں اور نمید سے بعض رطوبتیں ایسی ہیں جو واسطہ اخذ ہوا اور ترطیب منافع کی انامہ کی کمی ہیں اور
 اناعطا صغیر کا نام ہے۔ ایک قسم کے رطوبت یہ بھی ہیں جو کہ نہیں مخزون رہتی ہیں۔ اورین سے ایک وہ بھی قسم ہے جو تمام اعضا
 اصل میں پراگندہ ہو مثل شہم سے اور بعد نون میں ایسی جو عروق میں مخزون ہے اور جو اعضا میں پراگندہ ہو اور انکی پہلی قسم
 جو تھیر اور ترطیب مفاصل کرم کی جو مفرودت کا وہ ہے جیسے بائین حسیات کے بیان ہو چکا اس واسطے کہ کل غذا مستعد بغیر
 حاصل ہوتی ہے صرف نہیں ہوا جاتی بلکہ اور میں سے ایک حصہ لہذا یا اعضا میں نہ کر سیکر واسطہ تابی رہتا ہے اور بعض رطوبتیں ایسی ہیں
 شیک سے ہونے کا نام اور ترسب ہوا گیا ہے یہ رطوبتیں ہیں جو بقوت ترسب بالفعل غذا اعضا کی ہوتی ہیں یعنی اسے اس مقام تک پہنچ
 جاتی ہیں اور اس وقت تک پہنچ جاتی ہیں جسکی جزو تحلیل کا یہ پہلی زمین کی اور اسکے تمام مقام ہوگی اور یہ رطوبات اور صفویں زیادتی
 پیدا کرے اور اسکے مشابہ ہو گئے اگر زمانہ نکسے سیلان کا قریب ہے اور اگر ایسی یہ سب سے نہیں ہوگی ۳ اور میں سے کچھ رطوبتیں ایسی ہیں جنکی کثیر
 سے اعضا و مشابہتہ الامز اولی خلقت سے اپنے اجزا میں اتصال ہو چکا ہے تین اگر یہ رطوبت باقی نہیں تو ان اجزا میں تغیر ہو چکا
 اور نفقت یعنی زہر ہونا اور ترسب یعنی خاک سے ہونا کی کیفیت پیدا ہو جائے مثال رطوبت اولی کی یعنی اس رطوبت کی جو
 مثل شہم کے پھیلنے پر چرمان کے تیل کی ہے جو جزو نہیں بھرا ہوا مگر کھم کھم رطوبت انہ کی کیفیت میں شہم و قانون اختتام کرنے
 ہیں یعنی بلحاظ ترتیب ثانی اور ثالث کے فاضل شریف خان کے قول کو اختیار کر کے تحریر کیا ہے مثال رطوبت ثانی کی یعنی وہ
رطوبت جسکی استیلا کا زمانہ قریب ہو ایسی ہے جس تیل کو چرمان کی ہی سنے پی لیا ہو۔ اور مثال تیسری رطوبت کی ذہ رطوبت ہے جسکے
ذریعہ سے اجزا رولی کے آپس میں متصل ہیں جس سے بنی بنائی گئی ہے۔ جو وقت اعضا حاصل ہوتی ہے پیدا ہونے میں خلوص
تیسرے میں استعمال اولی پیدا ہوا ہے اور میں پیدا ہوتا ہے جس کا نام دوق ہے چنانچہ احوال حمیات میں اسکا بیان ہو چکا ہے۔ حرارت
بلکہ بھی اگر کچھ بھی متغیر ہوتی ہو لیکن محض حرارت جگر کو دوق نہیں کہتے بلکہ دوق وہی ہے جو بسبب حرارت قلب کے ہو
یسی حال حرارت امیر اور وحدہ کا ہے کہ وہ بھی بذات خود دوق نہیں ہوتی کو مشہور دوق ہوا جاتی ہے یہ ہشت حال اولی جو نائب میں پیدا ہوتا
ہے اگر پہلی اعضا سے رطوبت کو فنا کرے خصوصاً نائب سے اس رطوبت کو جذب کرے جیسے چلت کی حرارت چرمان کے تیل کو جذب
کرتی ہے یہ بیلہ اور جدون کا کہلاتا ہے اور اس پر اطلاق لفظ دوق کا جو اسم جنس ہے کیا جاتا ہے اور زبان یونانی میں اسکو افطریقوس کہتے
ہیں اس لیے کہ اس دوق کو کوئی خاص نام جدا گانہ مثل دوق دوم اور سوم کے نہیں ہے۔ جو وقت حرارت دوق قسم اول کی رطوبت
کو فنا کرے۔ اور سے قسم کی رطوبت کی تحلیل شروع کرے یعنی جس رطوبت کی استیلا کا زمانہ قریب ہے اس رطوبت کے فنا کرنے میں ضرورت
ہو جیسے شعلہ چرمان کا سارے تیل کو بگاڑا دوس تیل کو جلانا شروع کرے جسے بنی سنے چا ہے اس وقت دوسرا دوق کا ہوتا ہے اور اس
دوق کا نام ذوق ہے اور یونانی میں فیلموس کہتے ہیں اس دوق کے واسطے امز دوق اور تریق زمانہ کے اسکے ابتدا اور وسط اور ثالث کے

علامت تو یہ ہیں سے جو۔ غذائے سبب قسم کی حریمات اور خشک و مٹاؤ اللہ زمین بیچترک پیدا ہوتی ہے جو اگر واجب نہیں ہے کہ بیچترک ضرور
پیدا ہوگا جیسا کہ غریب ترکیبات کا واسطے طبیعت کے ضرور ہے۔ دوق میں یہ بیچترک اس زمین پر جو اور حریمات میں بعد از غناخت کے پیدا
ہوتی ہے اور زراعت و درخت حینہ کے یہ ایشمال دوق میں ہوتا ہے بلکہ بسوت خندا کا استعمال جو اس وقت کہ بیچترک پیدا ہوتی ہے۔ خشک
اور بعض جہت زراعت اور اسکے بدل میں ہوتی ہے اور سپرہاگہ نہیں ہوتا ہے اس لیے کہ اس کی حرارت ایسی ہوتی ہے کہ اس کا ٹھنڈا کرنا
اور گویا غناخت کا بیج اصل دوی ہوتا ہے۔ اور کتاب اول میں بخوبی بیان ہو چکا ہے کہ ایسی حرارت جس کی شوگر ہی جو با سے اور سکا کیسا
مال ہے اور اس سرسین اور نقطہ بروقت کھانہ کے حال اس حرارت کا معلوم ہوتا ہے اس لیے کہ بسوت اس حرارت کا اشتراک ہوتا ہے
حمی اور کماستقل ہوا بطور دوق کے اس کی یہ بھی ایک دلیل ہے کہ تیسرے دن حرارت زیادہ اور اکثر مارہ گھنٹے کے بعد تب سن
انخطاط ہوا اور اگر حمی تو کم بارہ گھنٹے سے تیار ہو کر با سے اور تیسرے دن تک برابر ہے اور شدت کے بعد اس کے ضرور دوق جانا چاہیے
دوق کو یک ہونا اور حریمات کے ساتھ اس کی علامت یہ ہے کہ جب تب اور تر با سے اور سکا بعد حرارت یا بعد از انخطاط کی پانی رہے
اور بعد زمانہ خون برآمد ہونے کے بھی حرارت باقی رہے اور ذلول اور طاقت بھی زیادہ ہو جیسے اس دوق کا ناسہ ہے۔ اور اگر زیادہ
بول زمین نہایت پراپیو۔ اگر طاہرین تو حمی دوق ہوا اور پوشیدہ کوئی اور تب بھی ہوا اس کی شناخت یہ ہے کہ نشین میں بروقت ابتدا
ہوتے کے وقت غناخت واقع ہو جس کے معنی اور بیان ہو چکا ہے کہ غناخت حمی دوق میں نہیں ہوتا۔ یہ گھنٹی ضرور جانا چاہیے
کہ اکثر جب دوق بنا رہا ہو اس کے پیدا ہونے کے لیے پہلی حرارت معدہ میں پیدا ہو کر قلب میں سرایت کرے اور دن پیدا ہو تو ایسی
دوق میں مزاج کب بھی ناسہ ہو جاتا ہے جو جو قلب معدہ کے اور صبح قدم اور شہرہ پر بھی پیدا ہوتا ہے علامت ذلول کے بسوت
حمی دوق مرتبہ ذلول کو جو بچنے صلاحیت نبض کی اور ضعف اور سفار و تھارہ جانا ہے خصوصاً اگر دوق میں ٹپسنے کا سبب ایسے اور ام
ہوں جو شکل نسو سین اور بسوت نبض میں تو تریا میں زیادہ ہوتا ہے اور اس طرح سرعت بھی شرح جاتی ہے اور بعض کی وہ قسم
ہو جاتی ہے کہ حیرت ذنب الفار گتے ہیں۔ اگر جب تپنے شراب مار کے درجہ ذلول سے ہم کہ یہ پیدا ہوا نبض کی قسم بلذنب الفار
کی سستی ہو جائے گی اور ذلول کے اعراض زیادہ شدید نہیں ہونگے اس لیے کہ اوہ میں استفادہ ملت نہیں ہوتی اور پیشاب میں چکنی
اور تپکے جھلکے سے پیدا ہونگے اور ایک اندر کو بیٹھنے لگے گی بسوت ذلول انہما کو جو بچنے آگین ہاگل بیٹھ جاملن کی اور بلذنب الفار
سگنی کے ہوا اور ایک عضو کی ہڈیوں کے سر سے اونچے ہو جائیں گے خصوصاً جو کچھ پٹیاں بالکل خود ہوا جو جائیں گی اور دونوں کچھ پٹیاں
بیشہ چائین کی تارہا سال پیشانی کی کچھ جائے گی رتق جلد کی جانی سبکی ایسا معلوم ہوگا کہ چہرہ غبارا کو وہ ہے اور آفتاب نے جلا کر خشک
کر دیا ہے بلکہ وہ برا ایسا لوجہ ہو جائیگا کہ اگر دھرتہ سکین کی آنکھ ایسی ہو جائیگی جیسے نیند بھری ہوئی اور بند رہے گی حال آنکہ نیند
نہایت ناگ کی ہو جی سبکی اور بال بردہ جائیں گے جن سے بڑے بڑے گپٹ ایسا اولہا ہوگا کہ تپنے سے نما گیا لوگا ایک خناس جلا ہوگا
دونوں جلدیں ایک ہو جائیں گی اور ایک ساتھ رہیں گی بھی جلد کچھ جائیگی پھر بسوت ناخن تر پچھ ہو کر مثل قوس کے ہو جائیں اور ذلول کا
تمام ہوا اور لغتت کا مرتبہ ایک جب اس مرتبہ کو جو تھو تھو خضر و سفید کھلنے لگتے ہیں پھر اس کے اچھے ہونے کی امید نہیں ہے علامت ذوق کا
تبرہ اور تر طیب سے ہونا ہے منفعہ اور سہل کی اس میں ضرورت نہیں اور ہر ایک تبرہ اور تر طیب اپنے اسباب کی جو درگی ہے اور ترمیم
اور اگر تپنے صند کے اسباب کے دو ہونے سے کبھی سبب ایک کا واسطے دوسرے ناکارے کے نہ ہوتا ہے مثلاً اسباب تبرہ کا کہ سبب

تجربہ کا بھی ہے اور کیفیت صندھ پر مریض کی جیسے ترس کا فوراً قفس طلبا شہ و غیرہ سے تبریک لینا اس سے شہس بھی پیدا ہوتا ہے
 کسی سبب تریب کا بھی اہمیت سبب تین ماہ حرارت کا ہوتا ہے اور یہ صندھ تبریک کی جیسے شراب یا دیگر لڑوس سے تریب حاصل
 یعنی جو حرارت بھی پیدا ہوتی ہے۔ لہذا اس کے معالوجین اس امر کی رعایت کرنی چاہیے کہ ایک ماہ تیرہ روز سے کسی صندھ تفاق ہوا اور
 اگر تیرہ روز کی حاجت ہمارا کوئی چیز باردا ایسی ہیستہ زہ خالی از بوسہ ہمارا سے دعا کے ساتھ خواہ اس سے پہلے یا بیچے ایسی چیز دینی
 چاہیے جس میں قوت تریب کی بھی ہے اگر حاجت تریب قوی کی ہو جس میں بہت جلد تریب حاصل ہو جیسے مارا اللہ یا شراب لینا ہے
 جو کہ اس کے ساتھ خواہ پہلے یا بیچے ایسی چیز میں جس میں قوت تبریک کی ہو یعنی چاہلیں۔ اگر سبب صندھ کا کوئی دم خواہ اگر کسی صندھ تفاق
 کا ہوا ہو کہ علاج پیچیدہ ہے۔ جس کو یہ بات پسند ہو کہ اپنی تیرہ جلد ہی کو خندت ظریقین سے کہ سبب سے کہ ہر ایک طرف تریب حاصل
 عموم کے نتیجہ ہوتا اس شخص پر واجب ہے کہ شروع معالی کا اسطر جہ سے کہ تریب کے علی الصبح لڑوس کا قفس کا فوراً وغیرہ صندھس کے
 پاسے اور صندھس کے آفتاب کے آتش جو کو مسترطان یعنی تیرہ گیش کی کھلائے اگر لڑوس سلطان کا استعمال ناپسند کیا ہوا ہو کہ وہ نہ جانا
 ہوا یا اس جو کو مسترلاب یا آب انار کے پلانے اور سو وقت شام کو لہاب اسنبول کا استعمال کرانے اگر کوئی مانع از شہس صندھس
 کے شو۔ تمبر یا دیگر ایسا ہی شہس میں جو کچھ ہے اور شہس میں تیرہ روز کا بھی استعمال مناسب ہے
 اور خواہات بارہ اور شہس کی چیز میں سرد علاج کی جو قلب اور جگر پر کھی جائیں اور وہاں مکان کی تبریک جی کہ تیرہ میں بھی کرنی چاہیے کہ
 یوں صندھس کے متخل ہوا سے سرد کا نہ تو ایک جا اور تیرہ روز میں پانی سے اسوا سے کہ ہر ایک تیرہ وقت کی واسطے بہت افضل ہے۔ صندھس میں ایک
 جگہ کپڑے خواہ کاغذ تین اور سو کھچانے چاہلیں کھچاؤ جس میں گلاب کا قفس اسنبول یا ہوا اور قفس اسنبول اور شاہسٹرم یعنی کسی پیسہ گلاب
 چھڑکا ہو استعمال کرنا چاہیے اور بخارات کمالانہ پڑیوں اور صام کے کرنا چاہیے کہ وقت برکہ ہونے سے تمام میں طبعین اور زیادہ ہوا اور
 کا کھانا اور استعمال اور تیرہ وقت نفس کے میں جائز تین ہر کہ ایسی تیرہ صندھس نفس اور سو وقت کو شہس پر چھڑکاؤ ہے۔ جو جب ہر کہ میں
 خاطر لڑوس کا لفظ راحت اور کمال شہس اور نوم اور شہس کے ہے اور شہس سے غصہ یا خزن یا غم یا ہوا سے بھوک اور پیاس سے
 چاہنا چاہیے۔ صندھس میں اس کا استعمال ہر وقت کی واسطے مناسب ہے اور اس کا خوشبود ہونا ضروری ہے اس لیے کہ خوشبود مانکا نفس زیادہ ہر خوشبود
 سینہ پڑوس متخل سینہ کے اور اس کا سرد بالفضل ہونا بھی ہر وقت وغیرہ سے جو جب ہر کہ چاہیے کہ اور تین اجڑا قابضہ شہس کے نوان اس لیے کہ شہس
 جس طرح تجبیت پیدا کرنا ہر نفس کو قوت دلو کے بھی ہونا ہے اور صندھس کو جلد بدل دینا بھی جو جب ہر کہ تندی ویرنگ نہ پاتی ہے کہ اور تین
 اگر ای آجاسے اور اس حالتی گرمی سے بدن اور قلب میں حرارت پیدا ہوسے۔ صندھس میں اس بات کی بھی رعایت رہے کہ زیادہ تیرہ ہونا اس لیے
 کہ اگر تیرہ ہند پیدا کر لیا اور تین کہ عضو میں ضعف آجاسے یا اگر تیرہ وقت نفس کے ہوا اور تین کہ حاجت غیر تین تیرہ پیدا کر کے
 باسانی کر لیں کہ شہس کے۔ تمبر ایسی کہ جس سے تریب پیدا ہونے سے تیری سے بھی ہوتی ہے اور تیرہ کہ بھی اور تیرہ اور مر و خات
 یعنی شہس کی چیز میں اور صندھات اور شہسات یعنی سو گیش کی چیز میں اور سو حوط اور راست اور کمال شہس سے بھی ہوتی ہے اور اس سے
 بھی تریب حاصل ہوتی ہے اور وہ سبب دہو کہ یہ بیان تریب پیدا کرنے والی سب چیزیں از شہس تندرستی میں خواہ اور شہس غذا ایست
 غالب ہے جیسے آب میں سرطان اگر کچھ تیرہ کہ جس سے شہس سلطان کے ہوا اور تریب ہر کہ اگر سلطان کے اوپر کی جلد وغیرہ
 اور کھانہ کھانا وغیرہ اور سرد پانی اور کھانہ شیرین اور کھانہ سرد اور کھانہ خوب ہونا چاہیے تین تیرہ خواہ زیادہ تاکہ خوب صفت

چاہیے اور جس طرح بیچرین کو لڑکی میں لایسی اسی تازہ اور تازہ کھانا مانتا ہے۔ یہ سب عین دودھ کی خصوصیت ہے اور چونکہ کوئی نیکو اور نیکو
 میں اور دودھ چاروں کوئی چیز بقدم نہیں لگاتی جب تک کوئی طبع از غنوت موجود نہ ہو خواہ غنوت متوقف نسبت کسی اور کے ہوتا تو حال میں
 دودھ کے پیرا لے دوق سے اسناگک برابر لاکر مرتب ہوتا ہے۔ اور اگر لڑکی کا دودھ بطور لڑکیا کے جیسے لڑکی ہوتا ہے اس طرح پلانا
 چاہیے اور صحیح پلانیے کے طریقہ بھی دودھ کے پلانے کے قریب ہے۔ مناسب یہ ہے کہ دوس دودھ سے شروع کرے کہ دوس دودھ نہ خواہ اوس سے زیادہ
 یک مرتبہ دین اگر قدرت ہضم کی ہو۔ اور دوس جسے تہذیب حاصل ہوئی ہے اور اس کا بھی یہ وہ خواہ چھ ماہ میں ہر شکر کیا کر دینا چاہئے اور جو دن ابتدائی
 دنوں میں لگا کر چھ ماہ تک دینا چاہئے اور اس سے کہ پیش بھی کرنا ممکن ہے بشرطیکہ قوت طبع میں بانی جو اور ہضم بھی
 ہو سکے۔ اور اگر لڑکی ہی اختیار کرے اور دودھ میں زیادہ کھری ہو اور باقی دودھ میں اور اسے قبول اور حوشائش بار در طبع کا ہو اور
 اوس کے استعمال سے بدترین مسئلہ نہ ہو تو اسے پلانے کے وقت لڑکی کو دینا چاہئے اور اگر لڑکی بدترین
 حالت میں لگے کہ کوئی دماغ جو اور سپرگرم کو مانتا ہے کہ زیادہ تر نہیں ہے اور کوشش دینا چاہئے اور استعمال کا مان ہوتا ہے۔ اور اگر
 دوق میں فقط آئرن سرور سے شفا حاصل ہوئی ہے اور اگر حالت ضعف بدن کے آئرن سرور سے شفا ہوئی ہے تو کوشش ہی سہی یہ دوس
 دوق کے مزان میں پیدا کرنا ہی جسکی اصلاح آسانی سے ہو سکتی ہے اور اگر ضعف بدترین زیادہ ہو جائے اور دوق میں بھی خوف اس بات کا
 ہوتا ہے کہ سرور آئرن سے دوق شیخوخت میں نہ چر جائے کہ یہ بات کمتر ہوتی ہے اور اگر دوق شیخوخت پیدا ہو بھی جائے تب بھی نسبت دوق
 کے حدت آئرن میں دیرین آئی ہو اور ایک ہفتہ تک نہ پلانا ہے۔ اکثر یہی مناسب ہوتا ہے کہ دوق کی ایسی دوا کریں کہ انخام میں اوسکو
 دوق شیخوخت عارض ہو۔ آئرن کرے کہ جو تعمیراتی رہی ہو اب اسے تہذیب میں ہرگز یہ قدر کرے کہ آئرن سے اجتناب کرے اور رفتہ رفتہ آئرن
 بار آئرن کریں جسکی بددیت معتدل ہو اور تحمل اوسکا ہو سکے کہ اسے ہنگلی سے بدن قابل سردی کی لڑکھٹا ہو یا پھر اسے کھلی کھلی
 اور لہر دیتے ہر ہر ہر کہ دفعہ مخالف مزان کے کوئی چیز متعمل ہو۔ ایسا چاہئے کہ بدن گرم پانی سے ایک ہنگلی اور تھانی ایسی پلانا ہو کہ اوس
 آئرن کی حالت سے متعلق سرد پانی کا پلانا ہے۔ اگر تمام دن میں تہذیب آئرن کیا جائے بہتر ہوئے۔ استعمال آئرن کا آسانی لڑکے چاہئے تاکہ
 قوت سا نظہ ہو جائے اور آئرن کا استعمال آئرن سے پہلے دیکھتے بہتر ہے اور اگر مابن پورا سا نظہ کھولنے سے اسات کے دودھ دینے کے بعد پلانا
 کریں اور پھر جب دودھ روٹا مانتا ہے دوا کے تھوری دوسرے کوشش کے آئرن کا استعمال کریں تاکہ غذا تمام بدترین عمل جیسے یہ طریقہ بہت چھوڑا
 کہ دیکھ آئرن کو تمام کے استعمال مالش کا ایسے تیل سے جو تہذیب اور تربیت کرے اس سے سب سے زیادہ بعض ہفتہ ہفتہ ہفتہ روز
 کہ عین پلانیے سے اسی طرح دوق کا دودھ زیادہ اور آئرن کرے کہ استعمال ایسے آئرن کی طبع کرین جو مائل بہ اندک یہ دوس دودھ اور
 اس دوس کا عمل بھی ہو سکے اور دوا کے مالش تیل کی کرین یہ بھی چھوڑا اور اگر پلانیے تیل کی مالش کریں اوس کے بعد آئرن نہایت سرد کا استعمال
 کریں جب بھی اچھا ہو مگر سرد پانی میں داخل ہونا قدری مالش کے چاہئے اور رفتہ رفتہ اسے تہذیب کرنا چھوڑ دینا ہے۔ اس تہذیب کا
 عمدہ وقت یہی ہے کہ بعد ہضم طعام کے واقع ہوتا ہے اگر کوئی ہو کہ بعد گرم آئرن کرنے کے دفعہ آئرن ہر دین خوب لگانا عین علاج کی راہ سے
 یہ طریقہ بہت کامل ہے اور اندیشہ خیر کا یہی ہے کہ تہذیب اور آسانی سے سرد پانی میں دینا چاہئے اور نہایت خوب لگانا کے نظر تاکہ کم
 ہے کہ شفت بھی اوس میں کم ہے جو پانی دوق کے بدن پر لگایا ہے اوسکی بددیت اتنی ہے جیسے کہ سرد پانی سرد پانی سرد پانی سرد پانی سرد پانی
 تہذیب اور نہایت سرد کے بیچ میں ہوتی ہے۔ اگر خالص دودھ کا دودھ اوس کے بدن پر لگایا جائے تو دودھ میں اگر

اور عوارض چارہ نہیں ہوتا مگر وہ اس کے مزاج اور تہذیب ہونی چاہئیں خواہ نرزدی یعنی نیم برشت کی صورت ہوتی ہے۔ اگر ضعف کو زیادہ نہ کرے اور
غائب ہونے کی کیفیت ہو تو کئی اور صورت دار الوجود خفا کی پیدائش سے طیارہ زمین چاہتا ہے کہ بہت بلندی پر جا کر اڑے اور اس کا جسم
بنا نہیں کرے اور اس کی پیدائش کو قدر تک سے صاف کر کے جوڑوں اور کبھی آب سبب ملائیں اور وہ اس میں حصہ پڑے اور پانی داخل کر کے
کئی گز بلندی پر سرور پانی جسکی مرودت زیادہ ہو جاوے کے پینے میں کچھ خوف نہیں ہے مگر انکے درانی انہی خدادیدہ بلندیوں پر ہوتے ہیں جو کچھ صفت
کے نتیجے کسی جگہ ہو۔ خواہ وہ پتھریں کی صورت ہوں مگر وہ اسات نام اور جو کہ دونوں قسم کی صورتیں کبھی ساتھ ساتھ نفع کے ہیں
اور آب سرد نفع کا ہوتا ہے اور اسے استعمال ایسے وقت ممنوع ہے کہ عیال کے نفع کے ظاہر نہ ہوں اور وہ بظاہر ملامت
نفع کے خوف استعمال میں آب سرد سنگوہر کی طرح استعمال آب سرد کا نا جائز ہے اگر کہہ سام سے انتقال بطرف وقت کے
ہو جاوے اس صورت میں ممانعت آب سرد کی زیادہ تر مناسب ہے کہ وقت جب بعد امر اس نفع ضعف قوت کے قوت کی مخرمی اور
کوشہ و اسلامراض کے پیدا ہوتی ہے اور گوشت اور استخوان کے ملا کر کرنے والی امراض سے منتقل ہوتی ہے اور وقت ضعف ست
قوت میں ہوتا ہے پھر اگر وہ زیادہ ہو جائے تو اسے استعمال میں نہ ہونا چاہیے استعمال ہونے کو وہ سری قسم قوت کی نسبت
وقت شرفیت پیدا ہونے پر اور یہ قسم میں نافذ شکی میں تو مثل تیب وقت کے جو کھولت اور بروت میں اور اسکی مخالف ہے اور اسکی
نام دفع الریح بھی رکھتے ہیں اور یہ مرض نہایت سخت ہے کہ آسین قوت غریبی کا باکل ابطال ہوجانا ہے اور اسطیح جس پانی میں بروت
شہید اور کثرت ہوگا اگر پیا سے وہ بھی جی اسکو مشورہ نہ ہو اور اس کے اسفناکی قوت غریبی باطل کر دینا ہے اور یہ بیشتر وقت پانی بھرت
جیلہ استعمال ہے آب سرد کے واقع ہوتی ہے خواہ انکو وہ سری قسم کی وقت میں جسکا ابھی ننگوہر ہوا ہے اور اسکی نسبت
اون احوال کا جو وقت کے مانع ہو قے میں بخلا دن چیزوں کے غشی ہے اور اسکی تہذیب نفاذی اور پانی کی گہنی
از بخلا استعمال بھی ہے اور اسکا سبب غم و ہر طہرہ اسکا تارک کرنا چاہیے کہ اس میں آتشہ ہوا ہے اور اسکی سبب اسکی غم کو
حسب ارکان اور نفاذ سے مترا کر دینی چاہیے یا اس کے آس میں ہوتا ہوا جملانا چاہیے خواہ کوئی نہ ہو غریبی سے جسکا طبع مگر ہو گھلانا
چاہیے خواہ وہ دورہ حسین سنگوہر سے گرم کے ہو سکے اور اسے ہوں خواہ لڑائی کے طور پر پناہ گیا ہو کہ اسکی ممانعت باکل جاتی
ہے یہ جو خصوصیات مابجہ کے ساتھ بہت مفید ہے اور یہ قرض ممانعت ہرگز گل ریشی پانچ روزہ شاہ طہرہ پانچ دن بھرت ہر واحد پانچ روزہ پانچ روزہ
پہرہ تین اور دم غم خاص سے ہوا ہے اور یہ شک ہر ایک پچھو دم آب بھی جن قرض بنا کر دن اور روز کا پانی پینے کی صورت میں اس کے ساتھ چھین اور
سو سے وقت استعمال ہوجانا چاہیے اسطیح سے سفوف بلباتر عین تھوڑی سی مقل کی شریک ہوتی ہے نفع ہرگز استعمال
نہجرت سے نفاذ میں اسکا ہوا ہے جو حقیقت اول کتاب میں مذکور ہے کہ اگر بکے دریل سے ملامت کرنا چاہیے وقت شرفیت
عادت بلاتر عین کی بیماری ہے کہ کبھی بھی وقت کے شرفیت کو تیار کرتے ہیں ہم بھی اسی طریقہ مشورہ پڑھتے ہیں۔ وقت شرفیت کی نسبت
میں کے مزاجی جو خشکی غالب آجائے اور پانچ روزہ ضرورت اور بروت میں استعمال ہو کر ممانعت ہوتی ہے اور کبھی بروت غائب
آتی ہے اس حال کا نام وقت شرفیت اور اس میں ہم اس واسطے کہ تین ممانعت میں شیخ کے قول اور میں ممانعت غائب ہونا ہے
یہ اسکا سن زیادہ ہو یا نسبت جوان کے وہ ایس مرض میں زیادہ مبتلا ہوتا ہے اور جوان اور کون اور نسبت زیادہ اس مرض میں
گفتا ہوتا ہے ملاوہ ہے کہ کبھی جوان اور لڑکوں کو بھی یہ وقت خاص ہوتی ہے جس نسبت سے یہ وقت غائب ہوتی ہے اور بروت

ہر جو مذہب غالب آجائے بروقت شصت بار تک سچے تہ قوت نماز پڑھ کر پوری عقل سے منکر ہے جیسے کہ عمر میں دو چوبیس سال پہلے ہونا
 ہر اور چیز کے ساتھ ساتھ بروقت کے سردی یا خورق سے تھکنا اور کھانا کھانے کے ساتھ ساتھ استعمال کرنا کہ ہر وقت سب بھی ہو
 جس وقت نماز پڑھنے میں ہوجاے خواہ بعد نمازوں یا رخصت کے جسے تحلیل قوت کے کشف مسامحت کی ہوا اور کھانا کھانے کے ساتھ
 وقت آتا وہ کہہ سکتا ہے انبات میں سردی یا پینے سے یہ وقت پیدا ہوتی ہے یا بخار تہ نوری سردی کی طرف سے وکر کے او سے مزاج
 کہ سردی میں ہوا اور تہ رطوبت کے تحلیل کے کہ گھلے لے اور زارت خورق ہی پھر جہاں سے اور اس کے بعد رطوبت اور خشکی بنا ہے اور وقت
 جی میں دن پیدا ہوتی ہے کہ وہ زیادہ استعمال کے بعد میں دن پیدا ہوتی ہے یعنی اگر زیادہ تر ہوا صاحب حیات کی کیجیے اسے اور بار و مشر و سب
 خواہ رطوبت کا زیادہ استعمال کہ جو تہ بھی یہ وقت سردی ہوا ہوتی ہے جو مرض جس وقت حکم نہ جہاں سے اور ہر تک شہر سے علاج پذیر نہیں ہوتا اور اگر
 بعد حکم کے اس کے منکر کے کہ کوئی جلیلہ ہوتا ہے کہ تہ موت روکنے کا بھی کوئی حیاتیہ ہوتا ہے علامات اس مرض کے جہاں رون میں
 علامات تو ذیل اور شہرت کے بعد پیدا ہوتے ہیں اور استعمال جہاں سے ان کے ہنر نہیں ہوتا ہر ایک کفر کا مگر سرد
 پاسے جہاں میں اور ای کی جنس مثل مقوق کے نہیں ہوتی بلکہ ای کی جنس طبعی مشافقت ہوتی ہے ہرگز سو وقت سمعت شدہ ہوا جاتا ہے
 شخص میں اثر نہیں پیدا ہوا کہ خود صاحب شخص کو یہ مرض سردی ہی سے تہاڑی ہوا اور کثرت حالات میں یہ لوگ مشابہہ مشابہہ کے
 ہوتے ہیں علاج صرف شہر خست کا طیب علاج اس مرض کا علاج جب تک تک نہیں ہوا کہ اس میں استعمال حکم ہوا
 اور وہ حکم حکم کے اسل میں پیدا کرنا کہ کہ کبلاک تہ ذائقے ہوشیاری اور صحت کی اس میں کئی مجال میں نہیں ہوتی۔ تھامہ انکی معالیہ
 میں ہے کہ کہ میں اور طریب پیدا کرنا کہ حمام ایک تہ طریب کا جو جیسا اور پر بیان ہوا کہ قبل ہضم غذا کے لگنا چاہیے کہ اگر
 بعد غذا کے استعمال کا ہوا کہ وقت بہت جلد ہوا تھا ہوا کہ تہ ہضم کے بعد سے ہر طریب حاصل ہوتی ہے ہر طریب مقلیہ یہ ہے کہ
 کھانے کے اور جیہ کہ ہوا ہے اور ہر جیہ کہ کھانے کے ہونے اور ہر جیہ کہ کھانے کے ہونے اور ہر جیہ کہ کھانے کے ہونے اور ہر جیہ کہ کھانے کے ہونے
 اور وہ وقت میں ہوا اور ہر جیہ کہ کھانے کے ہونے اور ہر جیہ کہ کھانے کے ہونے اور ہر جیہ کہ کھانے کے ہونے اور ہر جیہ کہ کھانے کے ہونے
 بلکہ انکی بہت تاملہ اور کھانے کے ہونے اور ہر جیہ کہ کھانے کے ہونے اور ہر جیہ کہ کھانے کے ہونے اور ہر جیہ کہ کھانے کے ہونے
 آسانی کا تہ ہوا ہے اور بہت پیٹ معدہ سے اور تہ جہاں سے اور آؤ میں تہ وجہ سے ہوا اور کھانے کے ہونے اور ہر جیہ کہ کھانے کے ہونے
 قوت میں ہوا ہے اور ہر جیہ کہ کھانے کے ہونے اور ہر جیہ کہ کھانے کے ہونے اور ہر جیہ کہ کھانے کے ہونے اور ہر جیہ کہ کھانے کے ہونے
 ہوا کہ میں رعایت کرنی چاہیے اسے ہوا اور ہر جیہ کہ کھانے کے ہونے اور ہر جیہ کہ کھانے کے ہونے اور ہر جیہ کہ کھانے کے ہونے
 اور تہ ہوا کے حاصل ہونے استعمال کرنی چاہیے اسے ہوا اور ہر جیہ کہ کھانے کے ہونے اور ہر جیہ کہ کھانے کے ہونے اور ہر جیہ کہ کھانے کے ہونے
 ہوا اور ہوا میں ایسا تغیر کیا بیان کیا گیا ہے میں ہر کہ کھانے میں ہوا اور ہر جیہ کہ کھانے کے ہونے اور ہر جیہ کہ کھانے کے ہونے
 ہر وقت کے طبع ہوا ہوا اور ہر جیہ کہ کھانے کے ہونے اور ہر جیہ کہ کھانے کے ہونے اور ہر جیہ کہ کھانے کے ہونے اور ہر جیہ کہ کھانے کے ہونے
 ہوا اور ہوا میں ایسا تغیر کیا بیان کیا گیا ہے میں ہر کہ کھانے میں ہوا اور ہر جیہ کہ کھانے کے ہونے اور ہر جیہ کہ کھانے کے ہونے
 ہر وقت کے طبع ہوا ہوا اور ہر جیہ کہ کھانے کے ہونے اور ہر جیہ کہ کھانے کے ہونے اور ہر جیہ کہ کھانے کے ہونے اور ہر جیہ کہ کھانے کے ہونے
 ہوا اور ہوا میں ایسا تغیر کیا بیان کیا گیا ہے میں ہر کہ کھانے میں ہوا اور ہر جیہ کہ کھانے کے ہونے اور ہر جیہ کہ کھانے کے ہونے
 ہر وقت کے طبع ہوا ہوا اور ہر جیہ کہ کھانے کے ہونے اور ہر جیہ کہ کھانے کے ہونے اور ہر جیہ کہ کھانے کے ہونے اور ہر جیہ کہ کھانے کے ہونے

شہر خست کا طیب علاج اس مرض کا علاج جب تک تک نہیں ہوا کہ اس میں استعمال حکم ہوا

اسی طرح جو پیشگی تیار نہ ہو اسے وہائی کے استعمال کیا جائے اور باقی تیار کیا جائیگی عمل میں آتی ہیں اور وہاں جو صبر و شرف نظر ان اور
 وہی سے بنائی جا۔ ہر وقت کے ایک ہم کے استعمال اور مناسب ہر کہ بہت نامہ ہر چھ چھ ایک کامیاب کبھی خون میں ایک قسم
 کا جوش پیدا ہو جاتا ہے اور اس قسم ایسے غلیان کی جو عصارہ انکو وغیرہ میں پیدا ہو سکے غلیان اور جوش میں اجزا خون
 کے آپس میں جدا ہوتے ہیں اور اس غلیان کا سبب کبھی ایک طرف ہی سا ہوتا ہے کہ خون میں جوش پیدا کر کے جو کچھ لقیہ غدا سے طبعی
 خواہ حیض کے خون سے اس خون میں ملا ہوا ہے اور اس لقیہ کو لاندہ وقت عمل آئی غدا چلا آیا ہے اور اس خون سے کم کر دیتا ہے اور خواہ جو چیز ناقص
 اس خون میں بعد از وقت عمل پیدا ہوئی ہے جو بوجہ استعمال غدا سے ردی الجھر کے جسم میں تکرار قدر زیادہ پیدا ہوا ہے اور اس کی ایسی ہو
 کہ تمام خون کے سخت کر کے اور اسکو ٹوران اور چھوٹے لائے تاکہ اس خون کا تمام بن سبب تمام اول کے اقوی اور اطہر پیدا ہو جیسے
 طبیعت عصارہ انکو میں عمل کرتی ہے کہ وہ خون میں جوش پیدا کر کے شراب ایسی بنا دیتی ہے کہ جو ہر اور سکا کر کے پکا ہوا ہے اور جوش میں ہر غدا
 اور کث کی اجناس ہوائی سے ہوتی ہے اور جوش میں لقیہ اجزاسے ازسی کی ہے اور اس شراب سے کم ہوجاتی ہے۔ کبھی غلیان خون کا سبب
 ایک منہ جری ہوتا ہے کہ شراب سے وارد ہوا کہ انطا کو خون سے پہلے بذریعہ انوران کے آخستہ کر کے پھر غلیان شدید عموماً اس خطا اور
 خون میں پیدا کرتا ہے اور اسکا علاج کھانے اور بیج جانے کی جیسے بروقت جوش کے اوجھتی ہے پیدا ہوتی ہے جو صبر ح بروقت غدا فی حصول
 خصوصاً بروقت تغیر سبب کے پیشگی عصارہ اور اسکا علاج کو اولی کیفیت سے غدا کر کے اسنے انتظام اصلی میں تبدیل کر دے۔
 جلدی اور صہبہ ایسے امراض میں سے ہیں کہ انکے مواد و دراز سے پونچتے ہیں اور جیسے کوئی پیام ایک کا دور سے تاکہ پونچھے اور اس طرح
 جلدی اور صہبہ کے حالات ہیں کہ ایک شہر سے دوسرے شہر اور ایک دی سے دوسرے آدی تک پونچتے ہیں۔ جنونی ہوا جب کثرت سے پونچتی ہے
 اور کث بعد چھ چھ کی پیدا لیش ہوتی ہے۔ جو بدن گرم تر ہے اور سین استعمال چھ چھ کی ہوتی ہے اور خواہ جس بد کنی رطوبت میں کہ بدرت
 ہوا جس میں بدن کا خون نصدہ وغیرہ سے کم نکال گیا ہو۔ غذا وغیرہ میں ایسی چیزیں ہیں جنکے کھانے سے مضر حکم پیدا ہوتا ہے اور خصوصاً
 اگر ایسی غذا کھانے کی عادت نہ ہو اور ان غذاؤں کے ادھر وہ دین یا غذا میں گرم کھانے یا مین جیسے دوسرے ہر قسم کا خصوصاً اوٹنی
 اور کھٹور کا دور و درجہ وقت کثرت کھایا جائے اور عادت اسکے کھانے کی نہ ہو بعد شراب کثرت لیا جائے اور گرم ہوا اور کھانے استعمال جو کچھ کھایا
 ضرور نکلے گی۔ چھ چھ کی بیماری گویا ایک قسم ہے جو حران کی اور کث چھ چھ لڑکوں کو عارض ہوتی ہے اور کث بعد جوائف انکو اور بھون کے
 بدن میں چھ چھ کی کثرتی ہے مگر ایسے ہی اسباب تو ہیں اور اس شہر کی حرارت اور رطوبت شدید ہے اور جس بد میں رطوبت زیادہ ہے اور سین
 کلنا چھ چھ کا اکثر بوجہ نسبت اس بدن کے جسم میں خشکی ہے۔ فصل ہرچ میں جلدی رطوبت باثر وں کے زیادہ پیدا ہوتی ہے اور
 رت سے کم آثرین خریف کے حضور باجب خریف سے پیشتر فصل گرمانہایت گرم خشک گذر چکی ہے اور اس خریف میں بھی گرمی اور خشکی
 کی تہ رہتی ہے۔ جلدی کا کلنا فقط جلد میں بدن کے باجوہ تر فصل جلد کے ہر نہیں ہوا بلکہ مین اعضا مشابہہ الا جزا میں ظاہر میں ہوا
 خواہ باطن میں بھی اسکی عجاب اور پردہ باطنی اور پچھے وغیرہ سب میں جلدی پیدا ہوتی ہے۔ جسوقت جلدی کا ظہور ہوتا ہے پہلے بد میں
 کبھی سی اوٹنی ہے چھ چھ کی چیزیں نمودار ہوتی ہیں جیسے کانٹوں کے سر سے اور گول مثل باجر سے اور کث بعد سب ولسہ نکل آتے
 ہیں اور پھٹتے سے بھر جاتی ہیں بعد ایسے ٹوٹ کر واد نکل جاتا ہے اور خشک لیشہ رنگ رنگ سے ہو جاتے ہیں اور کث بعد پھیڑی اور
 اور صحت حاصل ہوتی ہے۔ کبھی جلدی کا استعمال فاشمونی اور شرہ کر لیا ہوا ہے اور کھلی کا نجا میا میلک طرف ہوتا ہے اور کث بعد صحت حاصل ہوتی ہے۔

کثیر ہے۔ یہی جب نماز ہوئی تو او سرکار رنگ مثل رنگ غلغونی کی سرخی داخل ہو تا جو کہ کبھی رنگت غمگین مثل خاکستری اور سفیدی
اور یہ بھی ہوتی جو اپنے کہ جب کسی کی حالت سے اقسام اور احوال بھی مختلف ہوتے ہیں ایک قسم سپید رنگ ہوتی جو ایک کہ زرد رنگ
ہو تا جو کوئی سپید ہوتی جو کوئی بغضی اور کوئی نائل یا سیاہی ہوتا ہے۔ رنگ کی تبدیلی خفا ہے جو اور چند رنگت میں باہمی ایسا
ہو تا جانتا اور کسی شہر جاتی جو اور جتنی سیاہی کہ ہو یا کرم ہوگی اور سپید رنگ کی تبدیلی سے زیادہ بہتر خصوصاً اگر کبھی نہایت نکلیں
اور کرم جن جسے ہون چکنے میں آنگے آسانی ہو کہ بہت نرم ہوا اور بعد چکنے کے تپ جاتی رہتا ہوا اول زمانہ اس کے چکنے کے لیے
دن شروع تپ سے ہر روز قریب ہر سر سے دیکھتے ہو۔ ایک قسم کے دانہ جسکو پتہ درستان کے اکثر شہر نوزون کوئی ہوا کہتے ہیں اور ہر روز
اور وہ جو شیخ نے سپید رنگ چھبک کے ذکر کیے ہوا ان آنگے ہیں۔ بعد ان سپید پتہ کے دانہ کا بھی قسم جو ایک کی رو جو چکنے کے
پیسے ہون اور مدین بہت ہون اور نوزون کے نزدیک ہون گروانہ آپس میں مل جاتا ہیں اس لیے کہ جو دانہ ملتا ہے نوزون اس طرح بہت
سے گوشت کو گھیر لیتے ہیں اور ان کے اجتماع سے ان کی شکل مختلف یعنی پہل یا کول پیدا ہوتی ہے جو بہت بہتر ہے ہون اس طرح وہ جو پتہ
دانہ ہر سے کہ ایک پتہ در طرف چکا اور بھی ناقص ہیں۔ سپید دانہ چھوٹے سخت قریب قریب جو ہر شکاری نکلیں اگر چاہیے اس مرض میں
گمان سلامت مرض کا زیادہ ہوتا ہے لیکن آخر میں اس بات کا خوف ہوتا ہے کہ یہ شکاری ہوانوں کا افسوس ہو کہ اور حالت مرض کی برسی
ہو جائے گی اور نوزون حالت کی ہوسنیگی اس لیے کہ سبب اس قسم کے برسی کا مادہ غلیظ ہوتا ہے۔ ایک قسم شری خوشنک چند ایک سپید
ہلاکت مرض کی شکل پیدا ہوتی ہے جو بھی کہ کوئی حال میں اختلاف ہو کبھی دانہ نوزون ہوا جاتے اور کبھی یہ تھوہہ جاتے نہ ہوں اگر غلغلی
رنگ کی چھبک ہو اور جو بہت جلد سے اور پتہ نوزون نازا اور ہر سے اور اس کے بخوبی اور ہر شکاری امید ہو بہت نہ صحت قوت کے اور کسی
عندہ کے مینز ہوا نہت یا سیاہ ہوا نہت سے ہلاکت مرض کی ہوتی ہے۔ اگر مستعد کا سیاہ ہوا اور ہر سے دانوں کے ہوا اور قوت
ساقط نہیں ہوتی بلکہ برستی جاتی ہے تو خوف ہلاکت کا نہیں ہوتا مگر قروح خبیثہ پیدا ہوتے ہیں۔ پہلی تپ ہو کر بعد پکا کھانا آئین سلامت
نما وہ جو بہت است اسکے کہ پہلے برسی شکل سے تپ ماضی ہو جس شخص کو بد برسی عارض ہو اسکی سائنس اور آواز کا بہت
خیالی لگتا ہے سپید اگر یہ نوزون اپنے ہون تو مرض میں سلامت ہوا اور گھیر کیے مرض کی سائنس پتہ در پتہ چلا اس لیے حصہ کے
مرض کی سائنس کا حال ہو تو نقدیہ پانا تا چاہیے کہ قوت ساقط ہو چکی یا حجاب میں زہم پیدا ہو گیا ہے۔ چھوڑا کپاس کی شرت غلغلی
ہاے اور کہ بہت سلامت یا سماعت زیادتی ہو تا ہر بدن سرد ہوا ہے اور برسی یا حصہ سرد ہونے لگا اور قوت مرض قریب
سنگت ہوتا ہے اور اس دلیل کی زیادہ تر تھوہہ اس سے ہوتی ہے کہ جدیدی ایسے قسم کی جو حصہ لگتا اور ظاہر ہوا نہت میں ہوا ہو۔ اکثر یہ پکا گیا
اقشاق میں یا نہت ظاہر ہونے خفاقی کسرتا ہوا اور کبھی مقوق قوت ہو کر پتہ چلنے خراسان رو دو یا فسال میں مبتلا ہو کر رہ جاتا ہے۔ اگر
بغضی رنگ کی جدیدی یا حصہ اندر تھوہہ یا سے معلوم کرنا چاہیے کہ بیا کی مرضی قریب ہو۔ اگر خون کا چیشاب ہوا اور اس کے بعد سیاہ
چیشاب ہو تو قورقرا ہلاکت ہو جاوے گی خصوصاً اگر قوت ساقط ہوا و دست سبز خون کے یا فسال لینے جیسے گوشت کا پانی اس قسم
کے ہون اور قوت ساقط ہوتی ہے یا سے ہر صورت میں کچھ شاک نہیں جیسا ایک قسم کی یہ چھبک ہو و در میان جدیدی اور حصہ کے اور وہ
نوزون سے اسلم ہے یعنی سلاحتی زیادہ ہوتی ہے کہ جدیدی انسان کے بد نہیں دو مرتبہ نکلیں اور جو وقت اور دو بارہ و جمع ہو
اور بارہ دفع کا ہو۔ اور قوم اور در صامی ایک قسم جدیدی ہو کہ جسکے دانہ چھوٹے اور تھوہہ اور پتہ پر کے بہت پہلے ملو قورقورم کے بارہ نکلتے

ہیں اور یہ قسم رومی اور مادہ غلیظہ پر دلالت کرتی ہے جو اطراف میں دفع نہیں ہوتا، علامات طمور صدہ کے کسی جس قدر کے نمودار
 پیشتر نسبت میں درو اور ناک میں کھلی ہوتی ہے اور سردی وقت مرض ڈرنا ہے اور بدینہ کا گتے سے چستے میں تمام بدینہ اور چھریا ہونا، رنگ کا
 اور لکھ کا سرخ ہونا، جو اکسو بننے لگتے ہیں حرارت تمام بدینہ مشتعل ہوتی ہے اور لگائی جاتی ہوتی ہے جو سانس میں کمی پیدا ہوتی ہے اور کھٹ
 جاتی ہے تشو کہ گارما ہونا، جو سر میں اور جھاد درو پیدا ہوتا ہے، موٹھ خشک ہونا، جو کرب اور درد لگنے میں اور سینہ میں پیدا ہونا، جو یوں کہتے
 لگتے ہیں سو وقت چرت لیتے اور چت لینے کی زحمت زیادہ ہوتی ہے ان سب باتوں کے ساتھ تپ مطبقہ موجود ہوتی ہے جو حسبہ کو ایک قسم
 جدری صفراوی کی ہے مندی میں اسکو کھسرتے ہیں۔ جدری اور حسبہ میں اکثر احوال کا کچھ فرق نہیں ہے اور اس فرق کو کہ حسبہ صفراوی ہوتی ہے
 اور اس کے دانہ چھوٹے اور بولہ کے اندر نہیں لگتے اور عبد میں ایسی بلندی نہیں ہوتی جسکا کچھ خیال کیا جاسکے، خصوصاً انہما جن حسبہ بہت
 کم ہلکے اور معلوم ہوتی ہے۔ ابتدا میں جدری کے دانہ اونچے مچاتے ہیں۔ حسبہ کے دانہ جدری سے شمار میں کم ہوتے ہیں اور لکھ میں حسبہ
 نسبت جدر کے کھٹنی ہے علامات طمور جدری کے اور حسبہ کے قریب قریب ہوتے ہیں لکھ جمع لینے اور کجائی انما حسبہ میں زیادہ ہوتی ہے اور
 اور کرب اور اشتعال حرارت زیادہ اور روایت کم ہوتا ہے، اس لیے کہ بہرہ باتیں جدری میں بہت استلا خون خاصہ ہوتی ہیں جو کھینچتے ہوتے
 اور حسبہ میں خون کے روایت شدید ہوتی ہے لگتے اور شہن ہوتی ہے جس قدر جدری میں ہوتی ہے حسبہ کے خون کا اتنا خون کا
 اور جدری میں تشوہی تشوہی نکلتی ہے۔ جو علامات ہلاکت مرض جدری میں ہیں ہی حسبہ میں ہیں کہ جو قسم حسبہ کی سرخ الطمور
 اور ہر فرہ ہوا اور سینہ فصیح جلد پر وہ سیدہ اور سخت اور سبز اور غشی گون حسبہ بھی رومی ہے اور جس قسم کہ حسبہ میں فصیح اور پیر پور غشی متواتر
 عارض ہو وہ قابل ہے اور اگر وہ غٹنگا کا تپ ہوتا ہے وہ بھی رومی اور شش آوری۔ جدری کے علاج میں مبارک کر کے اخراج خون کا
 بقدر لگائی کرنا چاہیے اور کثیر لفظ اخراج خون کے جمع ہوجائیں اور اس طرح اگر مرض حسبہ کا وجہ استلا خون کے ہو۔ زمانہ اخراج خون کا روم
 چار ماہ تک ہوتی رہتا ہے اور جب دانہ جدری کے کل آئیں پھر فصلہ لیننی چاہیے، ان اگر استلا سے یہ ہوا اور غلبہ مادہ کا زیادہ پیدا ہو جائے پھر
 بذریعہ ضد کے اس خون کا لٹا چاہیے کہ تخفیف تلیہ میں مادہ کے پیدا ہو، فصلہ کو لینی اس مرض میں بہت ہی مہارت ہے اور اگر ناک کی رگ
 کھولی جائے فائدہ عارف کا حاصل ہوگا اور نوحی عالی لینے اور پر کی جانب کے اعضا کی اسفرت جدری سے حفاظت ہوجائے اور اگر وہ نکلے
 واسطے ہمیں آسانی ہوتی ہے۔ اگر فصلہ میں واجب ہوا اور بخونلی اخراج خون کا لگایا جائے کسی جانب بہنے کے فساد کا خوف ہے اور اس طرح جو
 شخص ہو تلیہ لینے کی حرارت بذریعہ بردات کے بچھانا ہوا اور اسکے نسبت فساد کسی جانب بہنے کے خوف ہے اور اہل مرض بھری
 اور حسبہ میں ایسی خفا کھلائی جانی چاہیے کہ قوی ہوا اور اظفار حرارت بھی کرے اور مادہ کو بطرف خلیج کے قوی کرے اور طبیعت میں انض پیدا
 کرے اور خون کو غلیظہ کو دے جیسے مان خوردش عثمانی ہے اور لالہ ترجمہ جدری کے خواہ شکوہ خراب اور سرد کا تصور با اسطیج جس غذا میں ملین
 طبیعت کی ہو مگر زیادہ تو اسیرا اسطیج ضروری ہے کہ ان غذاؤں میں ترجمہ جدری شریک رہے خواہ جو پر مشتمل ترجمہ جدری کے ہے۔ اور کہ وہ جو
 غذا طیار ہو وہ بھی مناسب ہے اور تریوڑ بڑے قسم کا بھی جائز ہے۔ بلکہ پتلا سے مرض میں طبیعت کا نرم رہنا واجب ہے اور چھ لینے کا
 ترجمہ ہی افضل ہے اور اگر فقط ترجمہ لینے اجابت نہ رہے خشت بھی زیادہ کریں گے کہ ترجمہ طبیعت باسانی ہو جائے اور زیادہ اسما
 احتراز واجب ہے خواہ کہ سیدہ ترجمہ میں خواہ۔ اور تریوڑ کریں۔ کبھی اول نمونہ میں جدر کے تین درجہ تپ گذر لیتے تریوڑ کیارت ہوا اور قوی طور
 اور شراب شکوہ خراب کے بہت مفید ہوتا ہے۔ اگر بیانت ہو جائے کہ مرض میں طول ہوگا اور دوسرا دن گذر جائے اور جدر کا تصور شروع ہو

ایک عین ہیکہ وقت اسکے مندل لیکر سرکہ متطراب آب لگو رخص بن چند روز تک بگوشن ہمدردی کے نرم آج سے اتنی دیر تک پکائیں کہ کوئی کوڑھ کی گل جانے اور اسکے بعد بگوشن اور اس پونز سے ہونے پانی کو لے لین اور جبت در سرکہ آب لگو روزانہ ہر ہفت روزہ اسکے آب دوغ ترش جیکہ کھن نکال لیا ہوا پکانے کے ذریعے آتش ہی اس سے پاک کرش باخل اور لین کے ہلتر پکائیں کہ اس سے ایت ہی کی مینے تو زہد ابو ہبل سے ہمدردی کے آدھو کو اس پانی جن لاکر قناع سینے در ہجر طریقہ کرکین اور ترش کرین ہمدردی کے پھر اس در ہجرت کو زہد پکانے وغیرہ کے صفات کرین اور پھر آدھو لاکر کے اسی سے قناع برسانیں اور دو چوبہ کی گرمی سے ترش کرین جبتدر کر اس عمل کو کویٹے بتر ہوگا اس پانی سے پانچ حب لیکر آب امرود آب سفیریل ترش عین اجستہ پانی زیادہ ہون اور آب اندر ترش آب سب ترش عین طوبت زیادہ ہوا اور کب زہرور (جو جو جب تفعیح خود شیخ کی تفسیح بری سینے پیکلی سب ہی) آب لیکر آب اونھا راو ترش ہو آب ٹکڑھا جو نوز لگا ہوا اور آب کوشن زیادہ آب توت شامی و خوب بخشہ منو آب خوبانی حتما ترش عصارہ لگو رخص آدھو براس عصارہ شانہ سے ابریک لگو عصارہ در دستا ری عصارہ نیکو لست عصارہ جنت ہر ایک سے جن سے عصارہ در ترح عصارہ زشاوہ مانچ ہوا آمد سے دو وقت ایک جیکہ عصارہ کشنیز عصارہ کا ہوا عصارہ برگ خنانش سنبوٹا برگ کا سنی عصارہ برگ خرفہر ایک سے ربع جزو اور عصارہ برگ بید اور برگ سب اور برگ لمرود برگ زغروہ برگ گل عصارہ برگ صحیح الراحی سینے لال ساگ عصارہ ریزہ انیس اور گل سنج خشک اور گل نیلوفر خشک عصارہ زرشک خشک تخم کاسنی تخم کامو گلن رخم نیلوفر تخم گل ہر ایک سے میوان حصہ ایک جزو کا عصارہ ہوا پتہ تر چھما حصہ ایک جزو کا عصارہ زرشک تر نصف ایک حب کا سبب آدھو اور ابواج کر کے آگ پر چھماٹیں ساو زسور ہا جزو اور جو مقفروہ و عصارہ رماق بن جزو انا نار بن جزو اصل کر کے پکائیں تاکہ نصف باقی در مجلس ہمدان انا اسکے خوب لین اور چھان کر وزن کرین اور فی جن سو در ہم سینے فریب پتہ سیر کے ایک شقال خواہ ۲۰۰ اش کا فر خوب دیکر ظرف کے ہندی میں چھریں اور اسکے اوپر دوسے ڈکڑا چھنی ڈالیں اور اسکا قطر خوب تنگ سر پون سے بند کر دین کہ بھارت باہر عمل نہ مکیں اور پھر آگ پر چھلین جب گمان ہو کہ آب جوش لگایا اوتا کر خوب سا ملائیں اور بستر وقت سے جس برتن میں آچار وغیرہ رکھا گیا ہے اسے برجان وغیرہ مین رکھ کر خوب و مسل کرین کہ اس سے کا فخر کے اثر عبلہ سے الیمان ہو اور وقت دار شربت اسکی در ہم باقریب ہوا تو لکے ہی بیض لوگ اس واسن کہ سیدر نبل الطیب تکمیل اور رازانہ امینون منسلط اور سد کوئی شریک کرے جن جبتدر مناسب معلوم ہو۔ جب آستراج ہمدردی کا تمام اور گل الی ہو جائے اور دلفنے سب پتہ ہو جائیں اور سانوان در گزرنے تو ہر مناسب ہی ہر کوسنے کی سوانی سے چید کر مطوبت وان کی نکال بولہ سے اور رونی سے پتہ پھریں اور ناک ملتا ہست ہر روز ہی لیکن ہمدردانہ نوشنے اور مطوبت نکالنے کے لگنے میں کسیدر تاخیر کرنی مناسب ہی اسلئے کہ زہر نامہ رنگ چھنٹہ ایزا اور اہم ہو چکا ہے لکڑی سے دلفنے کے سوا اور دلفنے تو نے ہون یا انون انہر ناک ملتا ضروری اور پڑے و انون کو نکال خود چھوڑ دیا چاہے کہ راہ چلنے مطوبت کی بند ہو جائے پھر اسکے بعد تلخ کھائے۔ اور قبل خوب پتہ ہونے کے انش ناک کی کرنی چاہیے کہ وہ ہم سپر ہو جائیگا اور در شدہ برعاض ہوتا ہے۔ کہ بعد فیض کے تلخ ضروری۔ اور تلخ کا طبع ہے یہ کہ کپا بنین تک گول کر دے کہ فیضان ہی داخل کرین اور گلاب مین اگر ناک گولین تو بہت بہتری اور اگر پامین سماؤ اور مسور اور گلاب کے ہول جوش دیکر ناک گولین یہ بہت بہتر ہے جو خصوصاً اگر انھن مندل کا فخر ہی مشرک کہ ان تلخ کے فیض بخوبی پیدا ہو جائی انوشکی و انون مین بہت بہتر آجاتی ہی اور

پڑی جلد کرنا پڑی۔ حنا کو لکڑی کا دھوان پونچا گیا جیسے لکڑی ہے۔ اور با زخمین جو لکڑی الگ کر کے اسے جلیقہ رہے وہ بہت فوٹی لکڑی
 مرنی جاسکتا ہے۔ اور اگر جلدی میں رطوبت شدید ہو اسوقت آئس اور برگ آس کی دھوئی دینی چاہیے اور جب شدید تھیر بر وقت
 شمع کے اور بر وقت اتھام ملنے خشک کرنے کے مریش کے سولانے میں اتھام زرا کو ناری اور آرد گوتم اور جو ارادہ چوہا پھوٹنے
 پر ڈالنا چاہیے اور پتھر طرحہ جو کاتنے کو کسی توشک کے اندر برین بسکا کر اجمودہ چھڑے اور کورسین بنو اور اس کے اندر سے اتران
 رداون کا بقوت پونچے اور برگ سن سے نئی تخمیف رطوبت جلدی کے واسطے بہت مناسب ہے کہ اوجہ و خشکی پیدا کرنے کے
 جو تھیر بھی پیدا کرتی ہیں کبھی کبھی استعمال اس وقت بھی بہت برائی کہ خشک ہونے سے خشک ہونے کے ایسی وہ وقت
 طلائکرن خوشگی ہوسن جون اور کستور ایسی دو اینج و او پر مذکور جو چلی جن انہیں تھوڑی سی زعفران شرب کرین۔ اور اگر جلدی
 زخم نہ بنے جن مریض خصوصاً اسین شد سے کا فور فریک کر کے کا تابست لکڑی اور تھوڑا سا تراث رخ سر کشتہ کا نوادہ سا دھ
 کی تہی پر ذکا نوادہ زرد کر مریم ابن ملایق اور فیتھ پیدہ کا شہری اور مردار رنگ کا پھرتے دکانی جو تھای۔ اگر ناک میں خشک
 پڑ جائے وہ جرد ملی لکڑی ہی وہی خاص اسین تھوڑا سا سین اور اقلیلا لاکر استعمال کرین۔ اور مہ خشکی کے باج زخم پڑنے لگے
 استعمال کرنے کا سب سے وائیں نکی پڑی جلد کرنے والی ہونا سب ہو۔ اور بر وقت قرحہ پڑنے کے جو لکڑی و زدن او اور اصل مریض
 ہی اسکا استعمال ضرور ہونا ہی مریض سنخ و اسے قرحہ جلدی کے بہت تھانہ بر بیان حفاظت اور رعایت اعضا
 کا آفت جلدی اور حصیر کے جن اہنا کا جلدی کی آفت سے بچانا اور جب وہ ہیں لکڑی اور جلیقہ جیسے تھوڑا سا تراث
 ہی اعضا سے جن ک جلدی کے مرض میں انہیں قرحہ بنانا ہی۔ انکو تو کھی جاتی رہتی ہی اور کھی اسی ایک سپیدی پڑ جاتی ہی اور
 خلق میں فیتھ شاق عارض ہونا ہی اور کھی سے زخم نہ جانے کہ علی سے لکڑی و شوادہ جو کھی اور کھی لکڑی اہس پید ہونا تھای
 مہلک ہی۔ اور تخون جن کھی سے قرحہ پیدا ہوتے ہیں کہ جو کی آرد وقت بند ہو جاتی ہی اور پھیر سے جن جلدی کے دلنے
 اسی پڑ جاتے ہیں کہ شقیق نفس پیدا ہوتا ہی اور اگر ان شور میں قرحہ پڑ جائے بل پیدا ہوتی ہی۔ اس میں کھی اوجہ جلدی کے
 صحیح سے خراش اور زخم پیدا ہونا ہی کہ انکی تھانی اور وہ بہت میر اور شوادہ ہوتی ہی۔ انکی حفاظت کا عمدہ طریقہ یہ ہی کہ مری
 اور آب کثیر شے سے جین ساق شہدیک ہو اور تھوڑا سا کانوکی ملا ہو انکی ل کرین برو ز اول اور تنبا مری ہی کافی ہی سپ
 مختصر سب سیاہ جو آب شہدین پر دھو لیا جائے اور آب ساق چین کا فور کی ساخت ہوئی ہو اور عصارہ شہد مریمان سے
 جو اندر سے اندر کے زرد زرد ہوا چھوٹے چین وہ بھی چھیدی خصوصاً او ان میں اور اگر جلدی میں تھا ہونا چاہے پھر اسوقت لگا
 اور کا فور سے انکیال مناسب ہی۔ سبھی کہتے ہیں کہ سپدرال سے انکیال بہت مفید ہی۔ انکیل سپیدی وغیرہ کے واسطے رگ
 پستہ (جو کھی ہمارے لک کی مورت جلد جلدی کے اور انکھ میں کوئی آفت آجائے کے استعمال کرنی ہی انکا خیرم سے پر دہا
 پڑ جاتا ہی اسے دہر کر دینا ہی اور انکی اصلاح کر دینا ہی اور شقیات ایض جلد دلنے انکھ کے تاکھ میں بہت مفید ہی۔ نہ اور
 خلق کی حفاظت اسطرح کرین کہ انانچو سین اور دانہ اندر کو ابتدا میں چاہیں خواہ قوت شامی جو سین اور قوت کے رب کا غصہ نہ کرین
 خصوصاً اگر درد لگے کھیات ہو اور اسوقت رب قوت کا چھانا ہی تھوڑا تھوڑا مینڈو مینڈو کی حفاظت کہ واسطے دینا اور مستدل
 اور رب انور اور سر کسے طلائکرن اور فقط سر کسے گنا بھی کافی ہی۔ اور پھیر سے کی حفاظت کے واسطے کوئی پتھر لکڑی سے بھی

سین کی ایک تیسرے ششماش شریک کریں۔ اور قلب کی حفظ کیواسطے چوشتانہ اینجیر اور سورج قبل اس فضل کے بیان ہو چکا ہے کہ دو حرارت کو نوعی قلب سے منگوائے۔ اور اسکی مخالفت بہ زمانہ اسلے کہ وہ جب ہی کہ اسی زمانہ میں اسماں کا زیادہ خوف ہوتا ہے وہاں جب ہی کہ استعمال تو بعض کارگر اور اگر آنہ مرض میں اسماں کا مرض ہو قریب بل شہیر اور ربیباس سے علاج کو کن خواہ قرص ختم حاضر سے سماہ کو کن نشانات حیدر ری کے وضع کا طاعت ہے اس مشورہ کا بیان ہے کہ جان نرفت کا ذکر ہوگا تفصیل کرینگے اور بیان پر غرض نہ ہو اور مناسب مرض کے ہی ہر اور نشان چھک کا بھی مشاوری ہی کی جاتی ہے نیز این اودی کے بعض نشان چھک کے بطرف ہوتے ہیں سوگی بخراش کی اور آہ بٹانا اور ترشہ چوبہ بیوا اور ترشہ چوبہ خنزروت اور ترخ خزروت کے دھکے خشک کیے ہوئے اور چاول احوالے ہوئے اور آب جوار سیدہ بیدر مرغ اور خنی پہولی ہوتی ہے نیز یہ مہلنے کے اور مرہ انگ شکر طرزہ اور نشاستہ باوام شیرین اور باوام تلخ اور روض اور اوصان کی قسم سے روض ہولہ روض پستہ چربی کہ شے کی مع روض گل اور جو مزاج میں قریب اسکے ہو اور وہ پانی جو اونٹ کے سونے نکلا جو حیوت سم کو بوزین اور نہایت گناہت میںدا اور اس سے زیادہ قوی مندرکھ اور حارہ غفلت منے وہ نگر بنے گول جو چ سیاہ میں ملے ہوتے ہیں اور چ کی تاثیر نہیں مرایت کر جاتی ہے اور قسط اور شوق کندہ صابون پورہ ارنی استخوان سوختہ پورانی زبان جو کہ چوبہ جابین خود تپ آرد تپ سولکا یا ہوا لاندہ ترس سکلائی کی چیزیں بہتر ہننے رنگ کی فنی پیدا ہوا اور شوش اور شراب خوشبو پاکیزہ ہنیزہ بھرشت تور باسے مرغ اور گلب اور درج اور تودہ ہر فرہ جو۔ استعمال اس مرض کو بخوش کرنا ضروری۔ مرکب اودیہ اس فائدہ کے واسطے استخوان سوختہ اور کبھی بیسٹ کی بیشک پورانی بون اورنی اینٹ اور نقاشہ برنج شستہ نخودہ رداموس درم حباب الہان ترس قسط زراوند بلویل ہر داندہ بلنج درم پستہ کی ہر سوگی میں درم اس بھی سے طلا یا کرب فریزہ خواہ جلی کیہرے کے پانی میں اور آب جوار آب افلاکین میکر عنصر ماوت ہررات کو قسط اور سب کو ہنیزہ پائین جو شوش و دیگر حودہ این اقرطین نامی حکیم کا مشورہ ہنیزہ حیدر پانی ہرئی امدول نصب فارسی نشاستہ ترس نخودہ شرفہ برنج سامھی شہرب الہان قسط امیزاموزن لیکر اور ہنیزہ لیکر کن ترس اور نخودہ سیاہ کو کوس کر اش کریں حیمات ورمی کا بیان اور ہر اب حیمات ورمی میں ہر چکا ہے کہ جو حیات تابع اور ام ظاہری کے ہوتے ہیں ذہ اکثر حیمات یوسیزین اور اعلیٰ بن اسلے کہ اور ام ظاہری غیر تسلکے حنوت قلب تک پہنچتی ہے اور انکی حنوت قلب تک نہیں پہنچتی اور اکثر یہ اور ام اسباب ہاویہ سے غیر داخل اسباب سے ہوتے ہیں لیکن اگر وہ بڑے ہوتے خواہ قریب قلب ہونے کے انکی حنوت آتے قلب پہنچنے اسوقت انقسم ہوئی باقی درہ سے انکی بلکہ حنوت کی طرف منتقل ہو جائے گی اور اکثر یہ بات منے عدوت اسے اور ام کا انتقال ہوگا بطرف حنوت کے اسباب سابقہ برنی کیہرے سے جو تازی اور اتلا سے امتلا جو پین ہو رہا ہے وہ میں اس درم کا سبب واقع ہوتا ہے اور کھی جو سے قرون کے جھکے ہو انہیں متوجہ ہو کہ جس جو جلتے گوشت نرم ہیں۔ مگر جو حیات تابع اور ام باطنی کے ہیں انکا وجود فقط قلب تک حنوت پہنچنے سے نہیں ہوگا بلکہ حنوت امتلا کی قلب تک پہنچ جاتی ہے۔ بہترین حیات جو پوجہ اور ام باطنی کے پیدا ہوں وہی ہیں جو درم مردہ سے جو بعض اشیا میں ہو جائے پیدا ہوں کہ اس تپ میں درو شدیر اور پائیس اور انہا ہر عارض ہوتا ہے اور اس درم ہر لائل امتلا حارہ صغریٰ ہوی بہت سا جو خون میں ظاہر ہوتے ہیں۔ اور ام باطنی جیسے درم دماغ خواہ درم حجاب دماغ اور صماغ منے کان کا پڑھ جھکے فریہ سے نہایت ہوتی ہے اور کھی درم صلیق جب عظیم اور دوسوی ہو اور اس حجاب کا درم جو منسلک ہے اور اور نرم ہر اور گروہ اور شیشہ اور درم اور ام اسماں اور جو شاہ اسکے ہے۔ کبھی حیات اور ام میں پوجہ قریب اور حیدر کے قلب سے تیرت اور حنوت میں امتلا ہوتا ہے

بطرح اگر دم اعصاب است نسیمی بن یو تو اس و دم کم کی تپت بد ہوگی اور اعصاب سے نشانی بن خواہ غشور و فی او عسالی بن تپت ضعیف ہوگی
 رواج و دم قریب ہستد اش بن ہو اسکی تپ شدہ ہوئی یا وہ جو دم قریب آوردد کے ہوا اسکی تپ ضعیف ہوئی یا وہ سب میرا
 لحدود و اس کے ہوتی بن ہوا ہوا مادہ و دم ہر گرگائی اسیندر تپ کی قوت ہوتی کی اور حقدرد ہوا اش ہوا کی ہوتی پر اعصاب
 ان مواد کو حرکت ہوتی یو اور تپانید ہستد اسارت اور الم کا یہ اور ام کرتے بن اسیندر و درہ عیامت کا ہونا یو بین ہر خلیفہ کے لائق
 ایسا و درہ لائق تو ویسا ہی ہونا کی یہ بھی جانا شاخ و درہ کی کہ اکثر دم ذات الخب غیر جو کا ہوا ہوا کی اور تپ باقی بر حیا کی یہ وہ میل
 ہونے کی وہی تپتہ کام نہیں ہوا کی۔ عیامت اور ام اگر یہ باہون انجام بن دتی ہبہ ہوا کی جو خصوصاً اگر طویل و دم ہوا اور
 باقی اور ام بہت جلد نخر ہلاکت ہو جاتے بن ہن مثل اسکے کہ بطرف دق کے منتقل ہون ذکر علالات اور احکام حیات
 و رام کا عیامت اور ام جو اعصاب سے باطنی کے دم سے ہوا ہون نکلے ہوا بن تپتہ کے علالات ہوتے بن ہر ایک عیامت اور
 اعراض ہوتے بن جنگی دلات غشور متورم ہو جوتی ہو کہ اور دیگر علالات اور اعراض حالات اوہ مرض ہوا لالت کرتے بن سے اوہ علالات
 میں کمال پر دلیل ہوتی بن سلاست ہر گنا ہلاک ہونے سے۔ قسم اول کی مثال جیسے ہنشن شامی او درہ جیتنا ہوا طرافت سیک اور ام
 پر دلات کرانی اور اسطرح خشک کمانسی ابتداء بن اور ہر ترکمانسی اور مثل اسکے وہ اعراض ذات الخب جو اطرافت ہوتے و دم ہر دلیل
 بن جیسی غشور قارورہ او تپتہ نفس اور تپ وغیرہ خلاصہ یہ کہ در او نقل عضو حیل بن ہوا کی اوہ وضع اعصاب سے گرمی خصوصاً اوہ
 لی زیادہ ہوتی ہے اگر گرمی غلاف عادت اس عضو بن یو کی اور جیسے تپتہ کہ اعصاب عیب کے اور ام گرم بن ہوا کی۔ اور مثالی
 شرم کی جیسے تپ کی شدت بطور غب کے اس بات پر دلات کرتی ہے کہ ماہ مرض کا عیبت آدمی ہے۔ اور تپ تپتہ کے وہ اعراض
 بن جیتا رکے سلامت حال پر خوش خبری دین خواہ اسکی ہلاکت پر مقرر ہوئے بن۔ کبھی حالات اور ام باطنی تپ کی ضرورت ہوتی ہے
 اور اسکے قوی اور ام ہونے پر خواہ اسکے مغز ہون بن چلت ہوتے بن کبھی انقلاب اعصاب کے عظیم اور بزرگی بن اور اسکی
 رگوں کے ہرے ہون بن خواہ یا ہونہ کہ بعض اعصاب سے باطنی قریب قلب بن اور اگر کونکے شرت زیادہ ہوتی ہے جیسے جگر اور ریو خنک
 اور ہون لگو شرت قلب سے کم ہونے کے کہ وہ اسکے و دم سے پیشہ حیات لازم اور قوی کا ہونا کیچہ ضرورت نہیں ہونا بلکہ ایسے اعصاب
 کے اور ام سے عیامت مغز پیدا ہوتے بن اور اوہ دم حیات مخلط خواہ کمی غلب یا ربع اور جس اور جس پیدا ہوتے بن اور اسکی
 کے برابرہ انفس اور رزہ بھی ہونا کی اور ہر ہری بھی موجود ہوتی ہے اور فرقی اسس بات کا بہت دشوار ہونا ہے کہ یہ عیامت اور ام
 بن یا عیامت غشور سے۔ عیامت لائق حیات اور دم ہونے پر نقل موضع کردہ اور گرانی حای فطن کے اور در اوہ و در مصلحت
 حیاتی حرارت کا نام حرارت معادہ پر عضو متورم بن اگر کسی مین یا بات پیدا ہو کہ عضو شریس کے قریب ہوا یا اس سے مشارکت قوی
 رکھنا ہو یا شدید لکس ہو او را یا انورہ و غشور عیبت بھی ہو پس اسے وقت مین قطع فکر شدت اس تپ کے جو مانع و دم اس عضو کے
 ہوتی ہے قلس عظیم اور شنج بھی عارض ہونا کی اور جیتہ تپتہ اس و دم کے اور اعراض ضرب پیدا ہوتے بن جیسے و دم رحم کا
 اسکے مجراہ اور در اوہ و در اوہ و در اوہ کا ہونا کی۔ حرارت اگر مین اور ام مین زیادہ منتقل ہو کہ محدث زیادہ اس حرارت بن مین ہوتی جیسے
 تپ حرقہ مین کر کوئی ایسا ہی سب قوی اور عظیم الخطر پیدا ہو اسوقت حدت بھی جو حیاتی ہے۔ حدت نمونے کا سبب ہوا کی کہ عیامت
 اس تپ کی داخل مین فرور تہ ایسی نہیں ہے جیسے عیامت مین ہوتی ہے اور نہ اسکو بطرف خارج کے حرکت ہوتی ہے فقط

تھوڑے درم میں عنفوت ہوتی ہے اور داد متعفن اسی مقام پر کچ جا پڑے۔ بعض حیات درم باطنی کی مثل متین حیات عنفوت کے ہوتی ہے کہ ابتدا میں تھوڑا در وقت نفسی کے سرخ اور انقباض اور بعد ازاں عنفوت ہو جاتی ہے اور سرعت اور توجہی حسب انقباض عنفوت و زیادہ کے جیسا کہ حالت میں بیان ہو چکا ہے اس کے فشاری خواہ سوچی ہوتی ہے یہ طریق عنفوت کے عمل اور عین رونے کے۔ اور پول اکٹھا حیات اور ام میں بطرف باطن کے آئی ہو جائے اور رنگ میں کمی ہوتی ہے اس لیے کہ مادہ بطرف درم کے متوجہ ہو جائے اور روج کو اس مقام میں غلبہ اور کچلاؤ نہ رہے مگر علاج حیات اور مرید کا علاج ان حیات کا عین علاج حیات عاہدہ کا ہی ہے اور اگر اصل درم کا علاج ہو چکے اس لیے کہ اصل سماجہ درم کا ہی اور وہی مستدرم ہی گرامین رعایت تپ کی بھی ہر قسم تہذیب اور تڑپ کے ضروری ہے۔ حیات اور ام کے علاج میں نسبت اور حیات عنفوت کے جو بلا درم ہوں یہ فرق ہے کہ درمی تپ میں اجازت سرد پانی پینے کی نہیں ہے اور تہذیب میں داخل ہونے کی نصحت ہے اور اگر درم از قسم صحرہ ہوسر چیز کا رکھنا مقام درم پر جن میں بردوت افضل ہو جائے ہی جیسے عصارہ کہ ہو اور ہی العالم اور خرد وغیرہ کہ تھوڑا درم جو سپید کے ہوا بیخ میں سرد کر کے اور جب گرم ہو جائے پھر اول دن اور کئی زیت الناق جو کھات خامی تھوڑا لگا ہو اور درم میں گل بھی شریک کرتے ہیں اور اگر کا ہو تو دو قسم کے بیخ میں سرد کر کے گھلاتین جائز ہو اور باغ ہی ہے حیات مرکہ کہ بیان حیات کی ترکیب ایک قسم سے دوسرے قسم کے ساتھ چند صورتوں سے ہوتی ہے۔ کئی اصناف جدید کی انہیں ترکیب ہو جاتی ہے جیسے می و ق کی ترکیب می عنفوت کے ساتھ ہے اور کئی ترکیب اسے حیات میں ہوتی ہے جو کہ نفسی فہرہ میں تھوڑے جیسے ترکیب اصناف حیات عنفوت کی مثلاً تھی غلبہ تھی تھوڑے کے ساتھ مرکب ہے۔ ایسے ہی مرکبات ثانیہ سے وہ تپ ہے کہ جو باغ مثلاً الغلبہ سرد ہے اور کئی حیات اور ام کی ترکیب باجم ہو جاتی ہے۔ اور کئی نوع وحید کی حیات میں ترکیب ہوتی ہے جیسے درم مرکب ہونے اور درم میں ترکیب ہوا تین ربع مرکب ہوں۔ دو غلبہ کی ترکیب میں کیفیت نواب لہنی کی ہوگی کہ جو مرہا ت غلبہ اول کا میں روز دورہ اور نوبت غلبہ ثانی کا ہوگا جس ظاہر میں نائیدہ کا اس حال ہوگا۔ اور یہی حال ترکیب میں ربع کا ہے کہ ہر دو روز مرہا ت کے بعد دن روز دو روز نوبت ربع اول کا ہے اور ان کے تکمیل سے واضح ہوتا ہے کہ ہر روز ایک تپ کا نوہ ہوگا پس مشاہدہ بلغہ لازم کے ہو جائیگی۔ اور کئی میں قسم حیات غلبہ کی مرکب ہوتی ہیں اگر تڑپ بے سبب سنادت ہو اور ترا عمل کسی غلبہ کا دوسری غلبہ میں نوا ہو تو ہر سے روز کی نوبت میں شدت زیادہ ہوگی اس لیے کہ یہ دن نفسی نوبت می اول کا اور ابتدا غلبہ ثالث کا پڑا ہے اور اس طرح پانچ دن روز شدت میں زیادہ ہوگا اور می تپ غلبہ الغلبہ سے مشاہدہ جیسے دو غلبہ سے مرکب ہو جائیگی مثلاً یہی۔ گولہ سے حساب اور نسبت کی طرف زیادہ انقباض سے پھر تڑپ کو اس مقام تک پہنچانے اور نواب کے حال سے استعمال میں ہند ان غرہ میں ہر جگہ احمد اش کی طرف متوجہ ہو کر کاغذ کرنا جیسے نمبر اعراض کے ایک یہ بھی ہو جائے کہ اگر ترکیب می کی غلبہ مائل سے ہو جبکہ مادہ صفراوی مائل ہے اور ایک تپ کا مادہ صفراوی کم ہو پس نوبت میں سرعت پیدا ہوگی اور کوئی زیادہ نوبت ہو جی شدت حرارت کے عارض ہوگی یا ایک میں تپ کا مادہ سفید تھوڑا اور دو تپ اعراض میں منبغ ہے پہلے زائل ہو جائیگی۔ کئی تپ کے مرکب ہونے پر بھی دلیل ہوتی ہے کہ ایک مرتبہ ہر ہی پیدا ہوگی سکون اور آرام ہو جائے اور پھر از سر نو تھوڑے عارضی ہو۔ جو طبی عالم دلائل حیات بخوبی جو اور ہر ایک قسم کی تپ کو اس کے اعراض کے پھانچا ہوا کئی نسبت مثلاً صبح و شام کے پہلے روز شناخت ترکیب تپ کی نہ کر سکے خواہ دو صورتوں سے ترکیب

نہ وہی کے ہر اجماعی عنون کی خصوصاً ہر اجماعی عنون کے جیکادہ بنم بر اجماع ہوت و شواری سے شناخت کجاتی ہو اسلئے کہ سادہ
 جس جی مرکب میں فزات اور سکون اور جذبہ بار ایتدا انقض اور شغور کی بار بار برآمد ہونے عرق کو نسبتاً مرکب کے اوقات مختلف
 ہوں ملاحظہ کرنا اور اگر کثرت مشغور ہوئی تو یہ امور نسبت ظاہر اور واضح ہوتے ہیں اسوقت سخن بلکہ یقین ہی ہوتا ہے کہ فقہ سب سے
 عنون سے بیان مرکب پر خود او و حیات لازم ہوں یا مشغور اور لازمہ سے مرکب ہو اور جی سابق کا فقہاء و جمہور گمان نہیں ہوتا
 - اور کبھی ترکیب متوالی پڑ پڑ جو بوائی ہر اس طرح کہ قب فزات ایک تب کے قورادوسری مشغور ہو جاتی ہے جیسے کہ زنا
 ایتدا ہر جی سب دوم کا جبین فی الجملہ اعراض میں غفلت ہوتی ہے زمانہ فتمتی جی اول میں متداخل ہونا ہی اسوقت یہ تب مرکب
 تشابہ پر کر سونوس کے جو غفلان خوشنہ خارج عروق میں پیدا ہوتی ہے دشمنیہ ہو جاتی ہے پھر اسے وقت بدون رجوع کرنے بغیر
 اول داخل خاصہ یہ تب کے چار زمین ہونا ہی اور علامات خاص جو سوجوش کے اوپر بیان ہونے اسلئے ملاحظہ سے نفس روقال ہوتا
 ہے - اور اگر نوبت غیر اہلوت ہوں اسوقت دونوں تب کا اسب انضمام نہیں ہوتا کہ دونوں لکرا ایک تب معلوم ہوں بلکہ دریا
 دو نون کی نوبتوں کے کسب قدر و تھ پیدا ہونا ہی وہی فارق ہے اگر کشتار کوئی اسب ای امر عظیم پیدا ہو کہ مثلاً جن سب سے
 مرکب ہوتی ہوئے کے مدد کثیر ہوں خصوصاً اگر زمانہ غفلت کا طولانی ہو کہ اسوقت کثرت بدون انضمام اور تاجیہ کے
 نہیں ہوتی اگر ترکیب سب سے مختلف ہے ہو مثلاً ایک جی مادہ ہو اور دوسری زمین جیسے غفلت اسب اسو زمین مادہ پہلی دفع ہو جاتی
 ہے اور زمین باقی رہتی ہے کہ وہ نون تب مشغور ہوں خواہ دونوں لازم ہوں یا ایک لازم ہو دوسری مشغور ہو اور زمین غفلت کے
 ہر او را ایک غب مرکب ہوتی ہے خواہ جی اور سو او ہی ہوتی ہے - اگر غب ہر او غفلت اسب کے جو پہلے جو بدعت کے غب کا زوال
 ہوتا ہے اور فقط غفلت اسب باقی رہ جاتی ہے اور اگر جی ملنی خواہ سو او ہی ہر او غفلت اسب کے جو پہلے غفلت اسب دفع ہوتی ہے اور عالم
 ملنی خواہ سو او ہی باقی رہ جاتی ہے - کبھی حیات مرکب میں ترکیب اور طرح سے پیدا ہوتی ہے مثلاً جی مشغور اور لازمہ جی جنس میں
 ہو خواہ جنس واحد کے ہوں یا نوح واحد کے ہوں اسلئے تب کی ترکیب ہوتی ہے جیسے غب دائرہ ہر او غب لازم کے مرکب
 ہو اور جیسے وہ مشغور مرکب ہو جائے تو زمین ہی طرح وہ لازمہ جی مرکب ہوتی ہیں - بعض اجزائے گمان کب ای کہ دو لازمہ میں
 ترکیب نہیں ہوتی وہ غب مرکب ہوتی ہیں اسلئے کہ وہ غفلت داخل عروق میں ہوا اسسین مکن نہیں ہے کہ جس میں غفلت
 واقع ہوں مختلف ہو بلکہ جیسے مادہ جو اندر عروق کے ہو یکساں مشغور ہوگا اور مشغور اسکا ہر جگہ غفلت ہر سب کا - یہ اسے
 بنا سے نزدیک و اجتناب نہیں ہے اسلئے کہ غفلت جو داخل عروق ہے ضرور اسکی ابتدا کسی تاریخ اور وقت معین سے ہوتی ہے
 اور بعد ابتدا کے مشغور ہوتی ہے اور اس کے بعد کام ہشتاد اور تفسیر کے آسہ جاری ہوتے ہیں بنا بر تاریخ غفلت اول کے واسطے
 مشغور کو حرکات بنا رہی رور کے اور اسی سب سے ہوتے ہیں جس کا ہمیں ہر او ایسا اتفاق ہو کہ ایک جگہ دراصل
 عروق میں کسی مادہ کی غفلت شروع ہو کہ اسکو غلبہ ہو اور اصالہ مشغور ہو اور دوسرے اجزایں مادہ کا جو دوسرے مقام میں ہو
 اسے اسلئے غلبہ نہ ہو کہ خود مشغور ہو بلکہ وہ ایسا ہی ہر سب کے اپنی ذاتی غفلت کو جو غالب نہ تھی ہر اسکی اور اتنا اسکی غفلت
 کا اصالہ ہی ہو مادہ ایسا ہی ہو پھر اسلئے واسطے زمانہ تفسیر اور ہشتاد کا مدد لگانا ہوگا - اقسام ترکیب حیات کی جن میں داخل
 ہو رہا ہے اور اسکا کہ - اور غفلت ہر کبھی ایک تب کا زمانہ تمام ہوا ہو کہ دوسری مشغور ہو جائے - اور سب اولہ وہ صورت ہے کہ

بہر فرود ہونے ایک تپ کے دوسری شروع ہوا اور شاہکارہ صورت یہ کہ وہ دن ساتھی شروع ہوں۔ اگر کسی طبقہ کے ساتھ لڑو ہو اور قزاق
 آئے تو خواہ چند بار لڑو یہ ہو کہ ایک ہی مہر قرف برآمد ہو اس وقت ترکیب میں گمان قوی کرنا چاہیے اس طرح اگر طبیعت میں داخل ہو اور اطراف
 و قریب سے سینے سے لگا ہوا ہو جب بھی ترکیب ہوگی اور اگر اطراف کے ہوتو غلط طبقہ بھی ہو سکتی ہے تو شرط الغیب کا شرط الغیب مرکب
 دو تپ کے ہوتی ہے ایک ہی غیب ہوتی ہے دوسری طبیعتی اور اس دن چونکہ طبیعتی اور غیب دونوں کی نوبت یکساں ہوتی ہے اس لیے
 اس روز نہایت احوال میں زیادہ ہوتی ہے اور دنوں کی ترکیب پر سببیل مشابہت ہوتی ہے دونوں ساتھی شروع ہوں خواہ سببیل
 برآمد کہ ایک کے اترنے کے بعد دوسری تپ کی نوبت شروع ہو جو اس وقت سببیل داخل ہوتی ہے اس لیے ایک تپ اترنے سے پہلے دوسری
 شروع ہوا ہے۔ سب سے زیادہ و شو اور شناخت قسم اول کی ہے جو میں دونوں ہوا اور شروع نوبت کرتی ہیں اسکے بعد دوسری
 قسم کی شناخت کہ اسکی ایک صورت ہی ہے کہ توڑا پیدا اترنے سے پہلے تپ کے دوسری شروع ہوا اور گمان شروع کا خواہ اس کا ہو یا نہ ہو
 دونوں تپ لڑو نہ تپ ہیں اس لیے کہ عفویت و اخل عروق سے دونوں پیدا ہوتی ہیں اور کبھی دونوں دائرہ ہوں کہ زمانہ اصلاح کا پیدا
 ہو جائے حیوت کہ دونوں کی عفویت و اخل عروق ہو۔ اور کبھی صفراوی لازم ہوتی ہے اس لیے کہ اسکی عفویت و اخل عروق ہوتی ہے
 اور کبھی برخلاف صفراوی کے ہوتی ہے اور کبھی دونوں برعکس اسکے ہوتی ہیں کبھی غلبہ غلبہ خالص اس میں کبھی جو مرکب مختلف ہے
 اور کبھی دو اخل سے ہوتے ہیں اور سولے اس قسم کے سب کو غیر خالص مقرر کرتے ہیں اگر اس بحث سے چند ان خاکہ و تین اس لیے
 کہ جو امر اصطلاحی ہے۔ کبھی مقدم عفویت میں صفراوی ہوتی ہے اور وہی پہلے اترتا رہتی ہے بعد اسکے طبیعت پیدا ہو کر مرکب
 ہوتا ہے اور کبھی دونوں مادہ میں ساتھی عفویت پیدا ہوتی ہے اور کبھی غالب مادہ طبیعت کا ہونا ہے اور کبھی صفراوی کا اور
 ہر ایک صورت میں شرکت مادہ و ظہر سے نواب صفراوی کی طولانی ہوجاتی ہے اور دوران اسکا بد ہونا ہے اور صفراوی طبیعت کا سال
 برعکس کہ ہونا ہے یعنی اسکی مدت کم ہوجاتی ہے اور دوران اسکا کہ نسبت ظہر مانع کے جلد تر ہوتا ہے۔ کبھی غلبہ الغیب کا زیادہ نسبت
 ہوتا ہے جسکی کو نو میں نیک باقی رہتی ہے بلکہ اس سے بھی زیادہ اور کبھی غلبہ الغیب مرض مادہ پیدا ہوتا ہے اور کبھی غلبہ الغیب نسبت
 و حیات کے بہتر اور قائم ہوتی ہے اس لیے کہ انجام اسکا لطیف و قوی خواہ اور احوال میں غلبہ کے چنگا زوال و شواری جو جب آویں صلا
 مشطہ الغیب کے خاص تر حالات اور اولی شناخت مشطہ الغیب کی گولہ کے ہر او اور قرائن ہی ہوتے ہیں۔ یہی کہ مدت تپ
 کی ایک روز طولانی اور مدت میں سکون پہلے ہونے جو بہ نسبت جب مفرود کے بعد نیک و مسرے روز نوبت خفیت اور احوال
 میں کم ہوا اور قشر برہے کبھی اس تپ میں کر واقع ہوا ہے یعنی چند مرتبہ پھر پھر واقع ہوتی ہے اس لیے کہ دونوں ادا میں تصابیح اور
 کبھی واقع ہوتی ہے اگر البتہ مشابہت ترکیب ہوتی ہو یا جو جو داخل ایک مادہ کے دوسرے مادہ ہر اگر متداخلاً ہوں۔ کبھی یہ تو اگر
 مرتبہ ہوتی ہے سے قشر برہے میں مرتبہ معلوم ہوتا ہے۔ اور کبھی بعض احوال میں گرمی آجاتی ہے اور نوز قشر برہے ہوتی ہوا ہے اور وہی تپ
 مشطہ الغیب ہے اس لیے کہ یہ خاصا و سوا خاص ہوتا تمام اور کمال اس تپ میں نہیں ہوتا اور نوبت اور زیادہ کا زمانہ اس تپ میں زیادہ ہوا
 ہر ایک تپ کا خاصا و سوا خاص ہونا تمام اور کمال اس تپ میں نہیں ہوتا اور نوبت اور زیادہ کا زمانہ اس تپ میں زیادہ ہوا
 خاص ہونا ہے اس وقت پھر ہر بار زیادہ ہوتی ہے اور کبھی میں طویل ہونا ہے اور حیوت گمان ہو کہ اب جب کہ گرم ہو چکا ہے اور اب غیب کی تپ اترا کہ کبھی
 پھر برہے ہو اور کبھی اس لیے کہ احوال کا چھایا ہوا اور کوشش ہوا ہر احوال کے ہونا ہے۔ اور کبھی اس مرض کا اوقات جزوی اور کبھی دونوں میں قشر

بہن کی بونہا اور بخت اسکے جاترہ ہوا اور بخت صفادی کے درمیان تپاؤں کے اثرات کا پیرا اور غلظت لب میں بڑی وقت سے ہونا شروع
اول مرض میں اور اسکی حدت بروقت غشی کے فائدہ ہوتی تو اسی طرح فائدہ استخرا کا بھی طویل ہونا اسلئے کہ وقت بہم سمیت نزاع و دون
ماہوں کے واقع ہوتے ہیں اور وقت برآمد ہو کر بہت کم اورتنی ہے۔ اور اس تپ کا تیز ہونا پہلے دن کے مشابہ ہونا اور چھ ماہوں
دوسرے دن کے مشابہ ہونا ہے۔ غلظت لب کے وجود پر محتاط سے جو کھانے کی کچھ نظر عادات کے اور کبھی بزرگہ اس کے
عادات کے راہ اس طرح کہ ایک آدمی کے بہن غلظت صفراوی کثرت حسی اور غشوت میں ہیں انکی تپ اس کے بعد فرما محال ہوا اور رعایت
کو ترک کر کے اچھی اچھی غذا اور گونا گونہ دیرین ایسی کن کھانے لینی سپید ہوا گیا تو کسی شخص کے بہنیں بطن کی کثرت حسی اور غلظت میں غشوت
بھی ہوتی تھی مہرازان کھانے ایسی ریاضت کی اور ایسی چیزوں کا استعمال کیا جس سے صفرا پیدا ہو گیا تو اس کے بہنے کی وجہ سے
آئین یہ بات پیدا ہوگی خفا اس کے سے جو ان ہو گیا اور فائدہ رطوبت سن کا کہ ہو گیا تو اس کو کھانے کو بدہ شباب کے ہو چکا اور حدت
غزل تبدیل سن سے بظرف ہوگی۔ اور احوال کے ذریعہ سے شناخت غلظت لب کی اس طرح ہوتی ہے کہ غشوت اور بول کو دیکھ کے اور ماہوں
کی طرف سے بھٹکی ہو اسکا حال کر سے اور بڑا زکا حال بھی ٹھوڑا کر کے اور حال نفع کا اور اسکے علامات بھی دریافت کریں اور
پیس اس اور کیفیت طس کی اور شغریہ اور لرزہ بھی دریافت کرنا ہے کہ کر لرزہ آتا ہی یا نہیں اور حالات اوقات اور وقت کے معلوم
کریں۔ نفس کا حال تو یہ ہے کہ اس تپ میں بہ نسبت غلب کے عظم میں کتر ہوتی ہے اور بہ نسبت لب میں تپ کے صفراور بطور اور وقت
میں زیادہ ہوتی ہے۔ بول اس تپ میں ہر پر نفع یا آبی اور تو غلظت اور صفرا سے ملی ہوتی ہوتی ہے۔ اور بڑا زکی بھی ایسی کیفیت ہوتی
ہے۔ اور حالات گرمی اور سردی میں کی اور پیاس اور شغریہ اور کثرت اوقات اور بعد اوستے استقامت ہونا تو اب کا حکمت
ضرور تھا اور بیان ہو گیا البتہ جو غلظت غالب و دونوں غلظت میں سے ہوا پھر اسی کی امید و لائل غالب ہونے سے جو کھانے کی ہے۔ اگر
بیشک غلبہ جو کثرت میں طول ہوگا اور پھر ہری کم ہوگی اور غلظت سے نئی اعصاب میں خصوصاً میں نسی قوی تر ہوگی اور غلظت
سردی کو بہت جلد قبول کرے گی اسلئے مرض اور ہر وقت اطراف کی دیر تک باقی رہے گی پیاس کم ہوگی اور تو صفراوی بھی ہوگی
اور بول میں بہن اور پیمانہ بھی کم ہوا ہوگا۔ سن کر کہن خواہ بڑھ جائے گا سن اور مزاج برن کا بھی کبھی اسپرڈیل پیدا ہوگا جو سن
حوالت جو اسی مسیح عادت خواہ فصل اور طر اور صاعحت دلیل جو کھانے کی ہے اگر بارہ ہو۔ صفراوی غلظت اگر غالب ہوگی تو بہت
کا فائدہ تھیر اور اطراف بہت گرم ہو جائینگے اور پیاس کا غلبہ فی صفراوی کی کثرت پیمانہ سے انداز کبھی بوجہ غلظت صفرا کے
پھر ہری لرزہ کی طرف مائل ہوگی بول نہایت رنگین اور سن جوانی کا اور مزاج گرم برن کا گو سن شباب نہ تو قوی غلبہ صفرا پیدا ہوگی
اسی طرح عادت وغیرہ اگر جار ہو دلالت غلبہ صفرا پر کرتی ہے۔ اگر دونوں غلظت برآمد ہوں دونوں قسم کے دلائل برابر ہوتے ہیں
اور وقت صفرا پیدا ہوگا لرزہ واقع ہوگا اور نہ اس تپ کا شغریہ کسی وقت لرزہ کی طرف منتقل ہوگا اسلئے کہ اس میں برہ اور لغت
دونوں منفرد ہیں ساگر ترکیب اس تپ میں واثر اور لازم سے جو اولی سے مرکب کو اکثر اظہار غلظت لب خالصہ کہتے ہیں اور
اور لازم تپ بہن جو اس صورت میں لرزہ اور نہت بھی ہوگا اسلئے کہ ماہ صفراوی خارج عروق ہے اور سماج برن میں کوئی شے
مخالف ماہ صفراوی کے نہیں ہے از طرف لب سے جو صفرا کی نوع کو توڑے پس لرزہ بوجہ لب سے نہ ہوگا اور اگر لرزہ نہت
ہوگا اور بیشتر لرزہ اور شغریہ واقع ہوگا تا ایک نفسی میں ماہ غلبہ جو جاسے جیسا اوہ بیان ہو چکا اور جراتنا اور شام کی زیادہ ہوگی

پودہ جو کہ اطراف میں ہر دو موجود ہی اور بنی بن صغیر و قضاوت زیادہ ہوگا اور اگر کبھ لازم صغیر اور ہی زیادہ ہوگا اور نہ زیادہ پھر ہری ہوگی
 اور بنی بن صغیر و قضاوت زیادہ ہوگا اور اگر دونوں تپ دہائی ہوں لرزہ یقیناً نوکاسب لازم کہ یہ بھی مابرض ہونا ہی کہ اگر بنی بن صغیر
 وقت بنی بن کے پیدا ہوگا اگرچہ اس تپ صغیر اور کبھ جوع بطرف شدت کے قبل از اشد شدہ اپنی ہلکی کے نہو شطر العقب کے علاج کبابیات
 واجب اور ضروری امر علاج میں نظر العقب کے یہ کہ تو یہ نام بطرف استفرغ مادہ کے ہر قسم استفرغ سے ہے۔ استعمال اور صغیر اور زیادہ
 تفریق کی طرف زیادہ فوج اس مرض سے ہا یہ کہ الھنا صحت صغیر اور ہی کی اس سے ہوتی ہو۔ اور مسل کے استعمال میں احتیاط فرمائیے کہ نہو
 کہ اگر کبھ بنی بن صغیر کا استعمال بلا احتیاط ہی جو کبھی اس کی روائی شکر پیدا ہو اور زیادہ نشو ویش مادہ کو جو کہ اضطراب کے نہو جسے اربلاب ہمارا
 گفتند کہ اگر خلط غالب ہنم ہو اور تر بنین اور شیرخت زلال تھو تھندی شرب بنفشہ اور غلط غالب صغیر اور دونوں شکر کی دوام کبھ کر کے اگر
 دو خون خلط برابریوں اور جب نفع کا بخوبی ظہور ہو جائے پھر اگر استفرغ دو لے تو یہ کہ کیا ماسے جو کبھی کہ اگر کبھ نظر بنین۔ اور نہ کہ لے بنی بنی
 خلط غالب کی رعایت ضروری نہو خلاف آب تہر ہر ایک کے گرم خواہ کبھ بنی بن آب گرم کے ساتھ اگر صغیر غالب ہو اور دراز رہی واسے کہ کبابا یہ
 جس میں اعتدال ہو۔ اگر بنی بن ہلکے مہل قبل از نفع کے جلدی کر کے چلائے جائیں خوف عروق سے کم کا ہو گا جوہ وازانہ نزدیک سے زائد بنی بن کبابا
 کہ اصلاح مادہ کی کرے اور نفع میں پیدا ہو جائے اور آفات فساد عروق اور صحت صغیر و غیرہ کی تلافی ہوتی رہے۔ مغزات میں شامل بنین و ہی
 ہی کہ مہر و زوہر مہر کے اور شہر ظہور آثار نفع کے اور صغیر رومی سے ہو اور اگر ساتویں روز سے وسط جلدی کر کے بہتال کی جانب چلی جائے
 شکر کرنی مگر استفرغ کر کے کی اس وجہ سے کرب اور غم اور تپ پیدا کرگی اور پھر بطرف مادہ رجوع کر کے لپنے جز مراری اور تیغ کے مادہ
 کو خشک کر دگی اور جو اپنی قوت قابضہ کے مادہ کو تحمل سے باز کرے گی۔ اور جالیونوس اور اس سے مقدم جو اچھا ہے اس مرض کا علاج
 لے سے وقت میں آب جو بنی بن شوری ہی صبح ساگہ بنی بن شورش سے کر لیا کرتے تھے گرا تیز بنی بن اس سے کم ہوتی تھی کہ فقط بغاضل کی آجاسے
 اور جسے بنی بن زمانہ کے اطباء جو مہر جالیونوس کے بنی بن اس مہر کو نارو احمہ کہتے ہیں کہ اس مہر بنی بن مہر جالیونوس لے بہت و صحت کبابا کبابا
 شخص نے جالیونوس کی تجویز نہ کہ لال نمب کیا ہی اگر اس شخص کو یہ خیال تو ہو کہ مہر سیاہ سے التباب جمی کا ہونا ہی اور اسکا کبھ خیال
 نوا کہ آب جو جو پھر بروقت کے مہر کی صحت کو توڑ دینا ہی اور اسقدر گرمی اس میں باقی بنین رہتی کہ تپ کی حرارت میں التباب پیدا کر
 ایک اور خطا اس صغیر کی ایسی کہ کفاس اس بیماری کی وجہ سے بنین ہوتی اس مرکب دو اسکے استعمال سے مرکب مرغل میں صغیر
 کرنا اس عام قاعدہ کو توڑنا ہی جی کہ رو سے یہ لازم ہی کہ جب قوت بدنی متاثر مابرض مرکب کے مواد ہر تمام جو اس وقت اعانت طبیعت
 کی او یہ مرکب سے جس میں استحمات اور زہرات دونوں شامل ہوں کرنی چاہیے کہ طبیعت دونوں قوت میں دو کی تیز کر کے دو اسکے
 مہر سے تپ کی شدت اور اطراف قلب کی حرارت کا اظہار کرے اور دوسے گرم سے تخلیل اور انفعال مادہ کا کرے۔ وہ کو بنی بنی بنی
 جو شطر العقب کا علاج ہر بنی بن ترکیب دوسے حار اور بارہ اسکے کر کبابا بنی بن اگر طبیعت اس قدر صغیر ہو کہ اس میں قوت تیز خارا اور بارہ کی باقی بنی بن
 اس وقت کسی شکر کا علاج نافع نہیں ہو اور وہ زمانہ عمل سخت سے خارج ہو۔ اس مرض نے اور چند وجوہ سے خطا کی ہر جم بنی بن کبابا
 لے کے ذکر تفصیل سے مطلقاً بنی بن کر کے بلکہ افسار انکو بیان کرتے ہیں۔ ایک یہ بھی اسکی خطا ہی کہ کبابا جالیونوس کو وہ جب تھا
 کہ لے وقت استعمال ان لطافات کا کہ بنی بن قوت صغیر کی قوی نہو جسے کرشن اور شبست یعنی سو یا اور اس مرض کو یہ معلوم
 نوا کہ مہر سیاہ کی بھی مہر مکن ہی استخرج سے کہ اسکی مقدار قلیل بہت سی دوسے بارہ کی تیز بنی بن سے ایسی ہو جائی کہ اسکی حرارت

پوشا جائے اور قوت لطیف انکی باقی ماتی ہی اور حقد و لطیف انکی باقی ماتی ہی باوجود وقت متدار کے کرفن کی تللیت سے گو بقدر از رزق ہو کم
 سین ہوتی ہو اور ہر آب جو کہ خود امین جلا اور سلطان ہی اس قوت ملنے کی اعانت کرتا رہے کہ بوجہ سلطان اور وقت سے اسکی قوت کو پہنچا
 ہی اور افرات حرات کو فاضل سے و فغ کو دہائی اور مادہ زمین کو لپٹے سلطان سے بھگو دیتا ہی نہ کہ قوت ملائیسائل کی اسین بخول
 نمود کرے بعد ان سب افلاک کے منابت بخیرت بن سے یہ امر واضح ہو کہ شخص جاہل کوس کو اس بات سے جاہلی حمت اور کفر
 تپ میں اتنا پیداکرتی ہو یا ایک کوس کا شمار ان لوگوں میں کرنا ہی جو فضل کی اس تاثیر سے فاضل ہوں جو ہر ملک کے اس سے فاضل کی
 آہیز تر ششش جو میں جو بڑی کی۔ اور ہر کہ چکا اشمال در میان زمانہ تزیو اور انما کے مناسب ہر شمل قرص آہستہ تین اور تپ
 در کے ہیں اقتراص جدیدہ جینفہ جو واسطے شطر العقب کے بہت عن نسف ہر گل سرخ اصل السوس ہر ایک جلا در
 پنجمین تین در منبل الطیب عصارہ آہستہ تین جانیہ ہر ایک دو درم ان دو اوس سے قرص تیار کرکرن نشیہ دیگر جو شطر العقب اتنا پت
 کے ساتھ ہوا کو سفید کر گل سرخ جو درم تخم حاض صغ عربی ہر واحد چار درم ناسہ تین درم رنگ جانیہ خرم خرم ہر واحد دو درم کمر اور خزان
 منبل الطیب ہر واحد دو درم کافر کدہ گم اسے قرص تیار کرکرن قرص دیگر بہت عمدہ جو واسطے شطر العقب کے قرص کے
 ضرورتا اگر باوجود اتنا ہر روزش کے اسماں کی بھی تخیرت ہو اور کما مٹی ہو آئی ہو منبل الطیب جو درم خزان زرشک خواہ عصارہ زرشک ہر
 تیز درم رو چار درم ہر تیز گل سرخ ہر تری کے گت صغ عربی کرنا ہر واحد پچ درم تخم حاض ہر شتہ چار درم طین رومی ت درم قرص تیار کرکرن
 قرص نیشہ دیگر گل سرخ جو درم زرشک صغ عربی تخم حاض ہر واحد چار درم منبل الطیب ناسف جانیہ شتہ تخم حاضہ تخم حاضہ
 ہر واحد دو درم تخم کاشنی تخم کاشوت ہر واحد دو درم رب السوس ایک درم لک رو ہر واحد سنت درم ہب و اوٹن کو لگا کر
 قرص تیار کرکرن جو ہب واسطے شطر العقب اور صغ حیات قرص کے خواہ جو حیات اشکا کو ایذا دین خصوصاً اگر مادہ یعنی زیادہ ہو جو مسکلی
 بل از رو ہر واحد عصارہ آہستہ تین گل سرخ ہر واحد ہر وزن زعفران بقدر نصف وزن ایک اول کے آب کاشنی میں گولی بنا دین مقدار شربت
 دو درم ہر واحد کچھن کے نشہ جیب در کہ بہت عمدہ ہو اور قریب بوقت نفع کے استعمال کرنا چاہیے اور سہل ہی ہو مگر صغلی عصارہ
 ناسف عصارہ آہستہ تین گل سرخ ہر وزن اور زعفران نصف وزن کسی ایک دو اس کے آب کاشنی میں گولی تیار کرکرن مقدار شربت
 دو درم ہر واحد کچھن متعجب کہتا ہی اور اوقات ارہد میں اس نپے مجرب خاکا کرایا ہی کہ ہر گ سردانی دو درم سے تین درم تک
 اور سفید چینی جو ایک تہی کٹی ہوتی ہو لاکر استعمال کرکرن ساوی میں و وزن مادہ کے ہوزن اور اگر بفرم زیادہ ہو ہر گ سردا
 وزن زیادہ کرکرن اور اگر صفر زیادہ ہو پختا زیادہ کرکرن ہون انتہا در ساعت حاصل ہو۔ متن کس کے بیسے تین کہ مرض اول کی
 سنے بہت دالی کی وجہ سے دو بلایو در کرے بعد اسکے کہ بخوبی زائل ہو چکا ہو۔ اصل مرض سے دو بار بار تمارض کا بہت
 ہی تھو پڑنا سب کس کے معا لہ تن ہی کہ کہ جب ایک حقیقت حال بخوبی واضح شو علاج میں عملت کرنی چاہیے خصوصاً تلین وغیرہ
 اسلے کہ کس اکثر نجیت اور تزون ہونای اور ہر گ کہ نور طبیعت منبت ہوتی ہو صفت بلہ مرض کا بخوبی مین کرسکتی اس جت سے فاضل
 ملاکت کا زیادہ ہونای فن ثانی پیشین مینی اور پیشین گولی مٹنا خستہ احوال اور امن کے اور احکام کھران
 بیان میں اس فن میں دو مقالہ ہیں سہم اس فن میں احوال کھران اور ایام کھران اور علامات نفع اور جو بہترین ایک ایک سے نہایت کرسن
 میں از قسم اول یعنی بیان کرسنگے اور علامات ہید اور خرم چید کا بھی ذکر کرسنگے یہ علامات دیکھا یا تین میں خرم دار و پیشین یعنی وقت کا ہو۔

ہفتین نبی اس سے برادر ہو کہ ولات ہووے سے ایک امر آئندہ ہونے والا ہی اور جس طرح آل کار میں صحت خواہ ہلاکت ہوئے والا ہو اسیرہ سے حکم لگاوے بسبب پھانٹنے قوت کے اس طرح کہ ثابت رہے گی باسما طہری اور یہ بھی پیمانہ کہ وقت سخت یادگار کو ہی یاد لگاؤ اس طرح سے ہو گا یا تو کا مقالہ اولی بحران کی بیان اور طریقہ استدلال کے بحران پر اور اس کی خیر اور خرم ہونے پر اور اس کی مابیت اور احکام و انتظام۔ بحران کے مننے لغت میں قول فیصل کے ہیں اور اصطلاح میں طلب کے جو غیر مرض میں ہندہ ہو خواہ بجا بہت یا پنجاب زیادتی مرض و ہلاکت اس کو بحران کہتے ہیں بحران کے دلائل یہ ہیں کہ اسکے ذریعے سے طبیب کو معلوم ہو جاتا ہے کہ آئندہ کیا ہونے والا ہے تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ مرض اور مننے پہلے مثل دشمن پر ولی کے واسطے شہر کے اور طبیعت بہی مثل سلطان محافظ کے جو بحران کے لیے اور کبھی درمیان دشمن پر ولی و سلطان محافظ کی ایسی خستہ و زاری ہوئی کہ انکا شمار نہیں کیا جاتا پر اور کبھی ان دونوں میں حسد ال و قتال بندت ہوتا ہے اور وقت لمبے احوال و اسباب پائے جاتے ہیں جیسے سو ارون کے رہنے سے زیادہ شور و غل مچے اور ہمارا تے اور ہر آواز و بلبل سے گونجنے لگے اور خون کی ندیاں جاری ہوں بعد اس معرکہ کے جب وقت فسیلہ کا وہ زمانہ نظر محسوس ہو کہ گویا ان دو ملک ہو جائے جیسے تلوار کی لڑائی کا فیصلہ اس وقت بادشاہ محافظ غالب ہو گا یا دشمن باغی اور غلبہ میں ہو گا اور ہونا تو کہ ایک جانب سے کے لوگ بالکل شکست ہاجائیں اور ملنے شہر باہر اکل خالی ہو جائے یا غلبہ ناقص ہو گا یا کہ ہمت شکست کے دوبارہ لڑائی و امن ہو سکتی اور داری ہوتی ہے ایک مرتبہ خواہ چند مرتبہ ایسی ہزیمت میں انصاف اور شکست پوری سب سے اخیر کی لڑائی ہوتی ہے اور جس طرح کہ بادشاہ ہر وقت غلبے کے دشمن باغی ہر اسکو دفع کر دیکر اور کبھی اسکا دفع کرنا قرارہ استعملی ہو گا یا کہ شہر اور میدان اور تمام اطراف متسلل شہر کے دشمن باغی سے خالی ہو جائیں یا جسے اسقدر دفع کرنا ہے کہ اطراف شہر کے قریب میں دشمن باغی رہ جائے اسی طرح ہر حال قوت دینی کا کہ ہر دو خون حیدر یا وہ موذی کو مکان ہرن سے ملنے قلب اور اعصابے رعبہ اور ملنے اطراف سے بالکل دور کر دیتی ہے یا اعصابے رعبہ سے تو دور کر دیتی ہے اگر اطراف سے اعصابے رعبہ کے دور کرنے پر قاف اور زمین ہوتی ہے بلکہ اس طبیعت کا اثر یہ عقیدہ رہتا ہے کہ مادہ مرض کو اعصابے رعبہ سے بطرف اطراف کے ہٹائے اسکا نام بحران انتقال ہی اور جو مرض زائل ہوتا ہے اسکا زوال یا بطور بحران ہو جائے یا نہ ہا یا ان ہر اسبیل تھل ہو گا یا جسے مادہ تھوڑا تھوڑا تھل ہو کر ہندہ شرح فانی ہو جائے۔ زوال مرض بطور تھل امراض کو زمین میں ہونا یا زیادہ امراض تھلے مواد ہر دو خون اور ملنے سے زوال کے ہیتہ علامات تو خفاک اور رکات سخت واقع نہیں ہوتے۔ اسی طرح جو مرض ہلک ہو اسکا ہلاک یا ہر سبیل بحران ہونا یا ہر سبیل ذبول اور ذبول کے یعنی ہیں کہ قوت تھوڑی تھوڑی تھل ہو کر فانی ہو جائے۔ تفصیل وہی بحران ہے جو نام ہو اور طبیب اس پر اعتماد کر سکے کہ ہرن مواد سے پاک ہو گیا اور واضح ہو اور ظاہر اور سالم ہو ان امراض سے جینکا انفرادی ضعف و وہی کیدن قبل اس روز بحران کے ہو چکی ہے اور وقوع اس بحران کا ہر دو روز کوئی غمور کے ہو۔ جو بحران ہے یا چند بار دہرا اور ہر ایک امین کا یا نام ہو یا ناقص۔ بحران نام حیدر یا اس طرح ہر طبیعت مادہ کو نام ہرن۔ یہ دفع کر کے اور بارہ انتقال مادہ کا عضو شریف سے طرف عضو سوس کے کرے۔ کبھی ناقص بحران بھی متسلل و شاہ بحران نام کے ہو گا یا نام چید کی مشابہت متفصل میں ہوتی ہے اور ردی کی مشابہت ذوال میں ہوتی ہے۔ بحران ناقص کا دن بحران نام کا مندر یا ہمسہر ہو گا اگر انکا نام قائمہ پر ہو چکا حال ہم امام بحران و ابابہ انکا نام کے ہا یہ ہے

بزرگ کریں گے اور یہ لذت اور روی و ذوق منہا ہی ہوتا ہے۔ حشر بدقت اس بکران کی جو دفع نام کرے ان امر ارض متین
 کرنی چاہیے جکے مو اور تیسری اور تیز اور قوت قوی ہو اور بکران اشغال کی امید ان امر ارض متین کو قوت ضعیف ہو اور داد و غلط ہو
 - ایسا بکران نام کا حال مختلف ہوتا ہے کہ اگر آدمی میں رقت زیادہ ہو جسے ان بزرگ عرق سے کہہ سکتے ہیں اور اگر رقت اس سے کم ہو
 مثلا حرارت زیادہ ہو بکران بزرگ رعات کے ہوتا ہے اگر رقت اس سے بھی کم ہو بکران بزرگ رعات اور اس سے بھی کم ہو بزرگ
 اس سال و تہ کے بکران ہوگا - معلوم کرنا چاہیے کہ مخالف یعنی ریت اور کان کا میل اور لاکھ کا کچھ اور آسنو سر کے ہار میں کان بکران
 اور پیسروں سے ہوتا ہے اور نشہ یعنی خون یا ریم کنکر اور رشوک میں منگھٹنے سے امر ارض بکران سیز کا ہوتا ہے گل جانا اور جاکنا
 ہوا خون ہوسیر کا اکثر بیاہوں کے واسطے بکران جبرہ کی لیکن وہ بات اکثر انہیں لوگوں کو جوتی ہے جیکا خون ہوسیر جاری ہوتا ہے
 ہو - بیچ جسم ذات میں افضل و عمدہ اور تہ سب انفعال مرض کے وہ بکران ہی جو بزرگ رعات ہوسے طے کہ وہ داد کو لگی
 مرتبہ میں پریشان کر دینا ہے اسکے بعد عمر بکران اس سال ہی اسکے بعد وہ بکران جو بزرگ رعات کے ہوا اسکے بعد وہ بکران ہی جو
 بزرگ رعات اور انوں کے ہوسے اسکے بعد بکران بزرگ عرق کے اسکے بعد بکران خرابیات میں جن بر بچوڑے و نل وغیرہ پیدا ہوسے
 ہیں اور خرابیات اذیال بکران اشغالی ہیں - کبھی ایسا اتفاق ہوتا ہے کہ بکران جس خرابیات کا قوی تر بکران عرق سے ہوتا ہے اور اکثر
 بزرگ رعات کے امر ارض و قدر ناکل ہوسے ہیں اگر خرابیات سلیم ہوں اور اگر روی ہوں بن اعضا میں خرابیات واقع ہوسے ہیں
 انکی موت واقع ہوتی ہے ایسے کہ بجز خرابیات کے بزرگ رعات بکران ہوتا ہے جبہ اقامت کے ہوتے ہیں وہ دیر طاعون منسل
 عمر و نار فاری اکل جدری خواہن قرح جو بزمین بکرت ہوں - کبھی بکران نام یا ناقص بستی عضل اور عصب سے ہوتا ہے اور کبھی
 بزرگ رعات میں اور اسکے اتمام اور دد کے ہوتا ہے - ایسا بزرگ رعات اور برص اور تہ و اور دار ایشیل و والی ایسا
 اطراف وغیرہ کے ہوتا ہے - اتمام بکران اشغالی سے ایک وہ بھی قسم ہے جس میں خراج تک نوبت نہیں ہونگی بلکہ نل توہ و تشہیر
 و اشتہار و وجع الورک درد پشت و زانو دار ایشیل و والی پیدا ہوجاتے ہیں - یہ بھی جانتا ضروری ہے کہ جو جسم ان
 بزرگ رعات کے ہوجے تک وہ انتہا ال پرانہ واقع ہوسے جسکے ساتھ جسم ان ہونے والا ہے عافیت میں
 انی نہیں پیدا ہوتی البتہ انتقال کا میں اور تہ رہو جانا خلا سترنگ کی عضو میں ہوجاے یا کسی اور قسم کا انتقال خاص مشغور
 ہوجانا عافیت کے بھی ہوتا ہے - انتہا لات کے اتمامات میں پھر وہی قسم ہی ہوجاے یا نسل جو اور جسم و ج و انتقال
 میں عمدہ ہی بات ہے کہ طبع خارج بعد نفع نام کے و راعنا سے شریف سے جو - جس طرح استدلال و تجربہ کو ممکن ہے کہ لڑائی
 کا حال دیکھ کر بطور ناخوشی کوئی کے انہما کار کی خبر دے یا ہش خود مجوز کرے کہ بادشاہ محافظ غالب ہوگا یا دشمن باغی اس طرح
 کو بھی ممکن ہے کہ بزرگ رعات شاہدہ احوال کے استدلال بکران پیدا و روی ہر کو سے اور جسے دشمن باغی جب لڑائی کا قصد کرے شہر کے
 قریب گئے اور خوب ہنگامہ دار و گیر کو گرم کرے اور رعایا سے شہر کو ہر طرح کی نگی میں نلے اور خند و آشوب برپا ہو اور طاعت
 عمارتیں شہر کے پیدا ہوں اور بادشاہ محافظ اچھی تک اتنا سامان جنگ و جہد لگا دے کہ دست لگ کر کچا ہو اور ذرات حرب غریب کے اہمال پر
 تیار ہو اسوقت طاعات شاہدہ کی ولالت اور پر بحالی سلطان کے کورٹیکے اور اگر بادشاہ کا سامان ہر طرح درست ہو اور دشمن باغی کا
 ساز و سامان نار درست ہوا اسوقت حال بالکس ہوگا ایسی طرح اگر مرض ان علامات جسم ان کو حرکت دے جسکو ہم آئندہ ذکر کریں گے۔

پہلے واقع ہونے سے نفع کے یہ بات دلیل میں ہوگی نحران رومی پر اور اگر نفع ہو چکا ہو تو اس حرکت کو دلات اور نحران انص کے ہونگی اور اگر نفع نام ہو چکا ہو اس حرکت کو دلات اور نحران حیدرآباد کے ہوگی۔ نحران نام بر وقت زمانہ نشی کے ہونا ہے اور کئی شرح اصطلاح میں وراسی وجہ سے بہت سرد زمانہ میں نحران نام کی توفیق ہو جاتی ہے اس لیے کہ مغز کا زمانہ نشی پر شعوری ہونا ہے جبکہ زمانہ اصطلاح کو پہنچے۔ اکثر اسے وقت طلب پر واجب ہونا ہے کہ کوئی ضرر ہو دلت کی کہ سہلے کا کو گوم کر دے اور جہاں کہ بہت پر رون گرم کر لے تاکہ ایک بیسٹا شروع ہو سکے یہ رخصت کرنا موقوف کرے اور پہلے کہ پونے مکان کو گرمی اور سردی میں معتدل رہنے دے۔ یہ بھی جانتا ضروری کہ حرکت نحران کے اگر ایسے ایام اور اوقات میں واقع ہوں جن عادت طبیعت کی اسطر جاری ہو کہ اگر اس وقت طبیعت غالبہ مرض کا کرے گی اختیار وقتاً و جہاں حال میں ہذا ان تبدیلیاں قوی رہیگی اسے وقت نحران کے واقع ہونے سے امید نحران چھٹی ہو سکتی ہے اور اگر نام ہو طبیعت کا غالبہ مرض پر قبل اس وقت کے جو میں طبیعت اختیار جو مقابلہ کرے یہ مقابلہ طبیعت کا مرض سے خطراری ہوگا اور اس مقابلہ کو دلات بہت پر ہوگی کہ مرض کی فراست طبیعت پر زیادہ ہے اور نقل داد کا جینا جسی طبیعت نام ہوتی ہے بر وقت ایسا نشی کسی خطے کے فرسہ کو میں حرکت سے کی ہے ہوتی ہے یا اگر کوئی چیز قمر مدد کو زیادہ دے تو اس نشی کی حرکت طبیعت فریڈ سہا ل کرتی ہے اور یہی حال ہے طبیعت کا کھانسی اور چھینک کے پیدا کرنے میں۔ اسی طرح اگر و لائل حاضر کا مقتضا ہے ہو کہ نحران کسی روز زمین میں نکل جودھون دن کے واقع ہوگا اور اس سے پہلے ہی واقع ہو جائے کہ مادی نحران کے قبل جو دھون دن کے کیدان اگر بہ دوید ہوگی اور نخل گیا دھون دن کے متحرک ہوں یہ بات دلیل کا بل ہوگی کہ نحران نام نہیں ہے جو جہد ہو جائے اس لیے کہ طبیعت کو قبل از وقت مناسبہ نضر اسے نسبت مقابلہ مرض پر آدہا دیا اگر ایسی صورتیں مرض خفیت اور رومی ہوگا تو امید نحران جبکہ کی ہوگی اور اگر مرض سہلہ ہے تو نحران نام ہوگا۔ خلاصہ یہ کہ حرکت نحران کی قبل جس نشی کے جہاں استحقاق اس مرض کو ہے جو بہ وقت مرض کے ہوتی ہیں یہ جو بہ شدت حسرت اور حدت مرض کے ہاں سبب امر خارج کے جو مرض ساکن میں حرکت پیرامی کی ہے ہاں کہے۔ مثلاً ما کول اور شرب خواہ رابعت وغیر وہین خطا واقع ہو خواہ کوئی امر فحشاء ایسا عارض ہو اس لیے کہ عوارض فحشاء کو متحرک میں سہلہ کے بڑا دخل ہے اور نحران کی جہت بھی جو بہ عوارض فحشاء کے متغیر ہو جاتی ہے کہ خوف کے عارض ہونے سے جو نحران بڑی حدت کے ہونے والا ہو بڑی سہا ل خواہ لبطرت قے کے باطن اور اربول کے جو مانی اور سرد کر کے پیدا ہونے سے نحران بولی خواہ سہا ل بڑی حدت عرق کے ہونا ہے اور یہ معاملہ ہو کہ حرکت روح کے طرف داخل کے جیسے خوف میں اور لبطرت خارج کے جیسے سردی میں آہ ہو جائے۔ اگر مقدم ہوتا حرکت نحران کا طبیعت کو اس قدر ضعیف کرے کہ زمانہ نشی تک کوئی فعل طبعی نہ ہو سکے یہ نشانی موت کی ہے اور اگر زمانہ نشی تک قوت کیتھانی رہ جائے پس سلاست حال مریض پر دلیل ہے یہ بھی جانتا ضروری کہ نحران کسی مرض میں بر وقت راحت خواہ رہا کرنے نوبت مرض کی یا سکون شدت اور خفت کے واقع نہیں ہوتا مگر بھرت اور جنہ صابر وقت راحت کے وقت کہ واقع ہو جائے اگر کا خاص طبیعت نے اپنی تمام عمر کے تجربات میں دو مرتبہ اور جہاں لیسوس نے ایک مرتبہ نحران بر وقت راحت کے واقع ہونے دیکھا۔ افضل نحران وہی ہے جو بر وقت نشی جھتی اور واقعی کے واقع ہو کہ اس وقت کے نشی جو ہونے میں طلب کو کسی طرح تک نہ ہو اور جو نحران اس زمانہ سے پہلے واقع ہوا سہرا تھا وہ نہیں ہے۔ بلکہ ہونا ناقص ہوگا یا رومی اور از عامی ہونے نضراری ہوگا اور زمانہ ایذا کا نحران ضرور ملک ہونا ہے۔ اور حاصل ہے جو کہ ظہور علامات نحران کے اوائل مرض میں ہلاکت مریض پر دلیل ہوتے

ہوتا تو اور کسی بغیر اپنی حالت سے شغیر ہوجاتی ہے اور بحر ان پر دلائل کرتی ہے اور کسی بوج بحر ان کے کھٹکا ایسی چیزوں کا ہند ہوجاتا جو کھٹکا مناسب خواہ میں ہے جیسے خون جنس بلور یا بیڑا وہ اس حال دوری پس دلائل کرتا ہے کہ طبیعت نے مادہ کو کسی اور طریقت دفع کیا ہے جو عیالات مقدم رات کو قبل از بحر ان ہوتے ہیں وہ نہایت شغیر ہوتے ہیں اور اسکا سبب ہے مقدم عیالات کا یا تو کہ جن مادہ سے مرض پیدا ہوا ہے وہ بہت سے اعراض اور دلائل اسے ہے پر انگریز کرتا ہے کہ انکی دلائل بسبب حرکت اسی مادہ کے ہوتی ہے اور ان دلائل میں اختلاف پیدا ہوتا ہے جو اسکا سبب اختلاف مادہ کے ہونا ہے اور اگر حرکت مادہ کی بحباب فوقانی ہو بعد اسکے دلائل از قسم مرض اور بحر ان اور مزاج وغیرہ کے اپنے دلائل کرین کہ مادہ ہوسکتی ہے طبیعت کو اسوقت اسید ہوتی ہے کہ بحر ان نہ ہو بعد عیالات کے ہوگا اور اگر دلائل ان دلائل کی یہ ہوگا کہ وہ صفراوی ہوتی۔ اسوقت اگر وہ یہ کہ طبیعت شغیر بحر ان کا نہ رہی ہے کہ ہوگا کہ بحر ان خاص سے پیدا ہوں کہ اس بحر ان کو رعاغ سے خاص کرین اور اگر شیب صفراوی ہوتا ہے اسکا بحر ان ہی نہ رہی رعاغ کے ہونا ہے اور اس سے پہلے عیالات عین یعنی انکو نہیں چھٹکے سے زرد زرد ہوتا ہے اسے آٹھنے لگنے ہیں اور رعاغ شدید جس سے خوف معلوم ہوا اکثر امراض کے ہونا چھٹکا کا ایسا امتیصال کہ دیکھتا ہے کہ فوراً سمحت حال ہوجاتی ہے سمحت حرکت کی وجہ سے اختلاف دلائل میں اسطرح ہوتا ہے کہ مثلاً مادہ کی حرکت ایسی معلوم ہو کہ اسکو طبیعت اسکا سے ریزہ ہر گز نہ لے گی جو اسکا حصہ حاصل اعضا ریزہ کے ہیں انکی طرف مواد کو دفع کر لگی جیسے بطرف امتحان کے اور اس وجہ سے افعال میں اعضا ریزہ کو روک کے آفات عارض ہونگے اور بہت سے مضر ان اعضا کو لاتی ہونگے جس طرح بطرف و باغ کے اگر مادہ رجح کرے نہایت فحان اور زرد ہر سید ہوا اور بحر ان میں سے صداع کے ہمراہ ذکر کی ہیں مثل دوار اور سرد اور خیالات وغیرہ کے اور اگر مادہ بطرف نواحی نیکے توجہ جو خفیان اور سوختن اور رجح فم معدہ اور مشرقی نفس وغیرہ عارض ہونگے۔ اور اگر مادہ بطرف خارج کے دفع ہوا اسکے دفعی اور دو صورتیں ہوتی ہیں ایک تو ہر طرف سے اور ہر بعد سے ایسا دیکھنے کی دفع ہوا اسوقت تمام حصہ کا ظاہری میں دفع مادہ کا ہوگا اور یہ صورت حروق اور سپسٹاہر آد ہونے میں پیدا ہوتی ہے کہ ایک طرف سے ہوا اور پھر جب اس جانب کو توجہ کرے پھر جسے مادہ کا دفع ہو تو لایا اسوقت بدون اسکے کہ اعضا سے ریزہ سے ہو کر گزرے پھر او چارہ نہیں ہوتا اسلئے کہ بعض اعضا سے ریزہ اس راہ میں واقع ہیں جیسے اگر میلان مادہ کا اوپر کی طرف ہو وہ مادہ نواحی سینہ اور اعضا سے نفس میں ہو کر ضرور گزرے گا اور حصہ کا دفع سے ہی مراد اس کا ضرور ہوگا تو پھر اسوقت بھی دوسرے ہی اعراض رومی اور شدید پیدا ہونگے جو اعراض بر وقت کرنے مادہ کے فقط اعضا سے ریزہ ہر سید ہونے اور کسی بہت مرور ہوا کی اعضا ریزہ سے الگ بھی ہوتی ہے جسے فم مندہ حیوتت ارادہ مادہ کا جو نہ رہی بحر ان مادہ اندفاع ہائی ہے جو کہ فی کی طرف سے دفع ہو جو مادہ عضو اعضا سے غیرہ میں سے ہو کر عمل ایسی شقت کا ہو سکتا ہے کہ اس میں فساد برین ہو سکتے گا جیسے اگر مادہ اطراف جگر میں گرسے اور مثلاً کی طرف سے دفع ہو جو مادہ مراد سے ہر طرف نہیں راہ دفع بحر ان کی ہے جیسے معدہ میں راہ قریب اسکے مادہ کے دماغ سے یہ کہ قریب سے مندفع ہو اور جانب سر کے دماغ سے رعاغ غیرہ کے اور طرف جگر دماغ سے بول سکے اور جانب اسکا کی ہر اسطرح اسمال کے۔ اور جب بابت متحقق ہوتی ہے کہ ایک بحر ان کی ایک راہ بند گاہی پھر جگر دور نہیں کہ دماغ سے حرکت مادہ کے بہت میں خاص خاص عیالات بھی ہوں جو اس بات چہرہ دلائل کرین کہ اس راہ کا بحر ان جو متوجہ نیرہ خاص فحان بہت میں ہونے والا ہے اگر بحر ان جو ہوا اور اس بات چہرہ دلائل کرین کہ قبلی ایذا اور پلاض

اس رویہ باد کے اٹھانے کا اس عنصر خاص کو پہنچنے کا اگر بحران ردی ہوگا کہ ایک ہی علامت ایسی جو تیری ہر اس کو صلاحت ہے کہ
 کجیات کثیرہ پر ہوتی ہے جیسے خفقان کبھی دلالت کرتا ہے کہ مادہ کا جوہر قلب پر پڑنے کا سوا کہ کسی ایک ہی علامت ایک ہی اہمگی پر جو
 شکرک جمع اتفاقات اور حسکات میں ہو دلالت کرتی ہے اور اس کے بعد اور علامات کی توقع ہوتی ہے جس سے خصوصیت اس صحت کی
 واضح ہوتی ہے بعد ہر مادہ و مخ ہو گا جیسے درد سراسر اور تھقی بعض اور درد و فساد اسیت میں اور بکلیفوت یہ باتیں دلالت کرتی ہیں کہ مادہ
 کی حرکت فونانی ہے لیکن اسکی تیزبینی ہوتی کہ فونانی حرکت نظرتی کے ہوگی یا لظرف رعاف کے جب تک ان علامات کے ساتھ
 اور علامات شریک نہ کیے جائیں۔ کبھی بحران واقع ہونے والے پر کسی جہت سے احتیاس اس چیز کا دلالت کرتا ہے جو روانہ تھا
 اور یہاں ہوتی تھی مخالفت میں اس جہت کے حظرت بحران واقع ہونے والا ہے مثلاً اساک طبیعت کا اسماح سے باوجود علامت
 بحران جبر کے دلالت کرتا ہے اسبات پر کہ حرکت بحران کی فونانی ہر سخانی نہیں بلکہ بحران اور ارجوگلا یا عرق یا فانی بار علامت
 کبھی ضم مرض کی خود اپنی جہت بحران پر دلالت کرتی ہے مثلاً درم جگر اگر جانب محدب میں ہو اسکا بحران باد اپنے تھنے سے بڑھ
 رعاف کے ہوگا یا درم عرق محو یا بول کے۔ اور اگر درم جگر جانب مقعر میں ہو بحران اسما یا باقی یا عرق کے ہوگا۔ یا اسما
 محو کہ اکثر اسکا بحران رعاف یا عرق سے ہوتا ہے اور بحران سے پیشتر لرزہ آجاتا ہے۔ اور کبھی بزریدتی اور اسما کی کبھی ہوتا ہے
 خصوصاً جب کا بحران اور شل می محرقہ کے دو پتے ہو اور ام سر کی وجہ سے پہلے جو کہ اسکا بحران ہی رعاف خواہ عرق کثیر سے
 ہوتا ہے اور حیات بارہ اور بلخیز کا بحران رعاف سے نہیں ہوتا اور عیقات الریہ اور لٹیر میں کا بحران رعاف سے ہوتا ہے۔ مگر
 ذات انجب کا حال میں ہر ایک نغشہ اور رعاف دونوں نظر سے بحران اس مرض کا ہوتا ہے اکثر انہر ارض چند قسم کے بحران مقصر
 سے بحران کہتے ہیں کہ مجموع کے اجتماع سے اٹھتا بحران تمام ہوتا ہے بلکہ محرقہ کے پہلے رعاف سے بحران اٹھتا شروع ہو کر
 تمام بحران کا عرق کثیر سے ہوتا ہے۔ زن حامل کا بحران اکثر اسقاط سے ہوتا ہے۔ یہ کبھی جاشنا ضروری کہ جب علامت بحران
 کے پیدا ہو جائیں مگر بحران جبر خواہ ردی کا واقع ہونا کچھ وجہ نہیں بلکہ اکثر بعد بطور علامات کے کسی ضم کا بحران واقع نہیں
 ہوتا ہے اسوقت جو وقت کہ وقوع پر علامات نے دلالت کی ہو اگرچہ دون وقوع بحران کے بعد علامات مذکورہ کے چاروں میں
 سے کسی دن ہو گا تو اد کسی روز ضرور ہو گا پس بات واجب نہیں ہے کہ جب عرق برآمد ہو یا فونانی اسما اور درخواہ انخطا ذہن اور
 سہو نفس پیدا ہو خواہ سبات وغیرہ دیگر علامات مذکورہ مہجہ دونوں کے بعد سے لائق اتصال بحران ضرور ہو جائے گا اکثر تیری ہر کہ بحران
 ہوتا ہے۔ بعض ان دلائل کے قطع علامت بحران ہوتی ہیں اور بعض امور علامت ہی میں اور جہت سے راد بحران یعنی دلالت
 کرتے ہیں۔ مگر جو وقت علامت بحران کے ظاہر ہوں اور بحران واقع ہونے پر بات بنا قول لفظ اطہ کے یا علامت موت پر ہوگی یا
 بحران کے تھیر پر دلیل ہوگی خواہ تھیرت کا ہو یا وقت کا۔ کبھی بعض امور جو بحران زد ہیں بل میں کسی اور عارضہ کی وجہ سے پیدا ہوتے ہیں
 خواہ قرب زمانہ بحران کے اگرچہ اٹھا وقوع میں وقت وقوع علامت بحران میں ہوتا ہے جیسے غب متداول یعنی غیر خالص
 قبل نوبت کے صورت پیدا ہوتی ہے اور اضطراب اکثر اوقات قبل از نوبت عارض ہوتا ہے اور اسکو کچھ دلالت بحران پر نہیں ہوتی اور
 غب خالص میں اسکا واقع ہونا علامت بحران کی ہوتا ہے۔ وہ قاعدہ میں سے ہدایت کامل اس بات کی ہو کہ بحران سے پیش
 علامت جان بھر جا سرت واقع ہوگی ہر کہ حرکت کہ مرض کی اور مرض کی قوت اور طبیعت اور وقت موجود کو بخوبی لکھا کرے

اسی ان امور کے لحاظ سے بخوبی واضح ہوگا کہ طبیعت اور مرض میں مصداقت اور لائق قومی ہوگی یا وہ مصداقت قومی سے باز ہوگی یہ بھی جمانا ضرور ہوگی کہ خون بحران کے وہی دلائل ہیں جو مرض پر غلبہ طبیعت کے دلیل مومن اور ان دلائل سے اس حالات کا مختلف ہونا اور عمران رونے کے دلائل وہی ہیں جنکا منشا یہ ہے کہ جس مادہ اور طبیعت میں مقابلہ ہو وہی شوری طبیعت اسکے زور کو رکھتی ہے۔

مگر یہ ضرور نہیں ہے کہ ایسے وقت طبیعت کے مغلوب ہونے پر حکم فطری کیا جائے گا۔ بلکہ ایسی ہی کثرت دلائل وہی ہوگی جسے کئی سببوں سے ہونے یا ہونا شایہ ہو گیا ہو کہ ایسے حالات خوفناک واقع ہونے کے سبب اور سبب غلبہ نہیں ہو گیا اور یہاں تک کہ اسے نہ سمجھ لیا اور وہ غلبہ نہیں لیا۔

ایسی کیفیت خارجی رہے کہ گویا موت واقع ہوگی کہ کیا سگی آنا بحران نام حید کے نمودار ہونے اور وہ اعلیٰ ہی ہوتی ہے کہ ایسے وقت طبیعت تیس احوال سے باز رہتی ہے اور تمام و کمال دفع مرض پر متوجہ ہوتی ہے جس جب تمام قوت اپنی طرف مرض کے صرف کرتی ہے۔

ایک اور گراہتی ہے اور کچھ اور ڈالٹی ہے اور دفع کر دیتی ہے۔ کبھی باوجود اس قدر اہتمام طبیعت کے دفع مرض پر پھر بھی پورا مقابلہ جیسا چاہیے طبیعت کو مرض سے نہیں ہونے ہی اس لیے کہ جمیع احوال سے طبیعت کا مٹھل ہو جانا سولے امر عظیم کے وقوع کے باآسانی نہیں ہو سکتا اور جس امر عظیم کے وقوع سے عجب نہیں کہ طبیعت عاجز ہو جائے اس وقت یہ خیال کرنا چاہیے کہ نور ان علامات بحران کا بااعتقاد ہونا اور یہ دلائل تھیں اور ہوتے روز رہنا سرعت بحران پر دلیل ہے اس کے بعد جو شمالی مرض کی خواہ دعوائی ہو جب ان قرآن کے جملہ کلمہ پڑھ کر کرے جسے خصوصاً اگر نوبت شب کی بہت زیادہ مقدم ہو اور خصوصاً جو وقت ہنض میں وقت تیسرہ پورا ہو جائے اور یہ پھر اگر اب ہو کہ ہنض میں عظیم پورا ہو اور اسخاص نوجوش ہو چاہیے اور سلاط حال مریض پر تعین کرنا چاہیے۔ یہ بھی جمانا ضرور ہے کہ

کوشنگی اور دیگر کلمہ ہونا بحران کا ایام مرض میں ہر واقع ہونے بحران پر وسیل ہوتا ہے اور جو امراض نابت خشک ہیں یا قاتل ہوتے ہیں یا انکا بحران وہ میں ہوتا ہے کہ کبھی بحران کے اوقات اور تمام احوال اور احکام علامات بحران پر حالات ہمارے دلیل ہوتی ہیں مثلاً اکثر پادوشی یہ کیفیت ہوتی ہے کہ کسی فضل خاص میں لگے بحران یگان ہوتے ہیں اور ایک ہی قسم کے ہوا کرتے ہیں کہ اکثر لگے بحران رعات سے ہوتے ہیں لیکن ان کے عادات خواہ متضاد سے طبیعت اسی بات پر دلالت کرتی ہے جو اس وقت موجودہ کے کاشا کرتے لگے بحران نہ ریمہ رعات کے ہونگے۔ یہ بھی جمانا ضرور ہے کہ بعض شرف اور دیگر گویا دلیل خشک ہو سکتے ہیں اور ایسے اقام بحران ہوا جسے کہ بعض کی دلالت ہوگی کہ استفراغ مادہ خارج میں ہر ذریعہ کے ہوگا خواہ رعات دفع ہوگا۔ اور سولے عظیم کے اور بھی سوائے ہنض سرخ کے اور قسم کی ہنض کو دلالت ہے کہ حرکت مادہ کی طرف باطن کے ہوگی اور ایسی کی دلالت ہے بھی ہے کہ بحران بذریعہ خواہ اسمال کے ہوگا۔ خلاصہ یہ کہ جو وقت شوق باعزمہ سبب طبیعت کا دفع کرنے پر مادہ کے کسی طرح کا ہو اور طبیعت قوی ہو جائے اس وقت ہنض شوق اور اشرف سے خالی ہنوی طرفین یعنی جانبین میں پیدا ہوتا اور شل از کو ہنض قوی ہو جائے بالضرور اسخاص اور اسفناط پورا ہوگا اور شیرہ دونوں علامات یکجا ہونے میں اسوقت دونوں باہن پیدا ہوتی ہیں جیسے کہ او عرق خواہ رعات اور قی سب کہ ہم قواعد یکایہ بحران کے بیان سے فارغ ہو چکے ہیں شروع تفصیل بحران ضرور متوجہ کرتے ہیں اور زیادہ تفصیل آئندہ کے باب میں لکھا جائے گی۔ علامت حرکت مادہ کے اوپر کی طرف بحران میں اسی بھان میں ہے کہ درد سر تیز ہو جو ہر حصہ ہر رات کے خواہ پورا ہوا حرکت فم معدہ کے اور بھی جب علامات قی کے پیدا ہوں اور وہ نہ عرض ہونا چاہیے وہ ان بھی حرکت فم معدہ کی ہوتی ہے۔ ایسا علامت سے حرکت مادہ کی طرف قوی سے دلائل قوی

کثیرین اور شہین اور کرمی میں پیدا ہونا دفترا اور اس کے قریب خواہ اندک کے اس سے مقدم ضیق نفس اور درد گردن اور درد مرق اور
 شراستہ بن اور کھڑکٹ لہا درد اور سرخین اشتعال پیدا ہوتا ہے۔ یہ بھی جہاننا ضرور لہی کہ رات کو مرض اور اعراض عرض میں نہ
 ہونی پر اس لیے کہ شکیب طبیعت فیض مادہ کی طرف متوجہ ہوتی ہے اور ہر طرف سے تو طبیعت کا بطرف ہوجانا کی دلیل علامت
 ہر ایک کی کھانات فوقانیہ اگر ہمراہ توجہ مادہ کے بطرف فوق کے تاریکی نصب ہو اور پردہ سا اگر میں پڑ جائے اور باقی
 کے ساتھ قون ہننے لگے کہ سانس چلنی ہوئی نہ سوخ سوخ امنی ہوئی معلوم ہوں اور شہین ملی اور پودہ پختہ ہونے لگے پختہ
 اور اگر فہمہ میں درد پیدا ہوجو تھلی مشرورع ہو اور لعاب دہن سے جاری ہوجو پانی سے کلی صبر بھرائیں اور خفاں سردی
 اور انقطاع اور انقطاع نفس میں پیدا ہوجو ہر اس وقت علامات مذکورہ نہ ہونے پتہ ہو کہ ہوجا ہے تین خصوصاً اگر اس کے بعد ہار کے دہن
 لرزدہ خواہ سردی پیدا ہوجو ہر اس وقت گرمی پہلے ہی امین کی سیدھ کی محسوس ہو بہر حال سردی خواہ کی حسارت کی شراستہ کے پتہ
 پیدا ہو ایسی موت میں حکم بحران کا زبردنی کے کرنا چاہیے خاص کر اگر مادہ صفراوی ہو مگر یہ صفراوی محرقہ ہوا رہا ہنیرنگ
 پھر یکا اس وقت زرد ہوجاے اور رنگ میں سقوط پیدا ہو۔ اگر فوقی بندگانی سرد اور درد مدہ کے لڑکوں کو ہونی پر بہت صفت عصب
 شہین پیدا کرتی ہے اور عورت میں پوجو خورگ ہونے رحم کے درد محسوس ہوا کرتی ہے اور شام میں چونکہ لنگے تو سے میں صفت ہوتا ہے
 مختلف امراض ہوجو انتشار مادہ کے پیدا کرتی ہے۔ اگر علامات رجوع مادہ بطرف فوق کے ہمراہ تھو اور کشش کے بہت ہوجا
 پیدا ہوں خواہ بہت عمال میں تھو ہو مگر درد نہ ہونے کے عمل کو اعضا سے فوقانی سے پوجو عروق کے (جو عمال میں ہوں
 قریب بہت بینی کے ہن) مشارک ہے اور جو عروقی کی جانب تہی کے ہن لنگے وہ سے اگرچہ بذریعہ ان عروق کے اتصال عمال
 بینی سے نہیں ہے۔ اور مرض کو سرخ ڈور سے چلتے ہوئے اور باریق نظر امین اور جہرہ خوب سرخ ہوجاے خواہ انگریزوں کا ٹوکا کی
 ایک جانب سرخ ہوجائے اور دقت خون روان ہوا ورنش شامق اور موچی ہوجاے اور سرعت انبساط پیدا ہوا ورناک میں کھلی اٹھے اور
 اشتعال حرارت کا سرین شدید ہو اور درد سر از سرخانی ہوجاے اس وقت ایند رعات کی کرنی چاہیے خصوصاً اگر دلات مرض اور دین اور
 عادت اور مزاج کی دیگر علامت لانی کے ہر ہر کہ مادہ مرض کا موی ہے اگرچہ امراض صفراوی کا بحران بھی اکثر بذریعہ رعات کے ہونا ہے
 اس کے علاوہ اس سے خبر وہی باریق اور حیات تھلی سے ہوتا ہے جو شکل جو رنگ و آتش کے ہوتے ہیں اور زردی غالب ہوتی ہے اور
 ان کے معلوم ہوتے ہیں اور اکثر بحران رعات کا محرقہ صفراوی میں ہوتا ہے۔ اور کبھی جانب چمکنے شفاع کے اوجہت کھلی اٹھے کے
 ناک مزہ لالت کرتی ہے کہ رعات دہن سے خواہ بائیں نھنے سے ہو گا خواہ دونوں نھنوں سے ہوگا اور کبھی ان کے لالی کی اعانت
 کیفیت کرتی ہے کہ بروز بحران سردی بدین پیدا ہوجاتی ہے اور خشکی شکر میں و یا قبض پیدا ہوتا ہے اور جلد میں پوست پیدا ہوجاتی ہے
 اور کبھی سن کیو سے بھی ان کے لالی کو قنوت ہوتی ہے اس لیے کہ رعات کا بحران اکثر اسی شخص کو عارض ہوتا ہے جس کا سن تیس
 برس سے کم ہو بھی زیادتی درد سر کی بھی استدر کہ بحران قین حہرہ رنمو وہ بھی ایل و قوع بحران رعات پر ہوتی ہے اور درد
 سر کے ہمراہ اور شہ کے آلام مثل درد گردن اور چہرہ گردن کے بھی ہوتے ہیں اور تپ کا اشتعال و دیگر علامات جہد کا ٹوکا شہر
 علامات موت کے ہون و وہی وقوع رعات پر مبین استمد لال ہوتی ہے اور ایسے وقت رعات کا واقع ہونا ضروری ہے
 ان کے علامات مذکورہ کا کوئی مشترک ہیں اور کون خاص ان علامات مشترک سے جکا ذکر ہو چکا ہے تو ایسے ہیں کہ

تشریح

تشریح نون ملاحظہ

انہیں رعاف پر دلالت کو نے کی اور یہ ہے جیسے تندرستوں کو شش اور کمری اور ندرت جسین کی جانب میں دو جانبوں پر
خواہ حال سے بلا وجہ اور ہشتعال سرکا۔ اور بعض علامات خاص تو سے ہیں مثلاً متیق نفس اور تندرست رعاف ولبت خواہ آہن
مگر کی طرف اور اکثر تندرستوں اور فرسودہ کے جو خاص فی پر دلیل ہے۔ یہ بھی جب انشاء ضروری کی جو متیق نفس علامت
رعاف میں داخل ہے انکا مارض ہونا بد وقت ہستہ اور طبیعت کے واسطے دفع مادہ بطور رعاف کے ہونا یا اس سبب سے کہ اگر چون
بد وقت ہونا مادہ سے ہجرتائی ہو اور اپنے مادہ کو اوپر کی طرف دفع کرنی ہو اسوقت اعصابے نفس کو مزاحمت پیدا ہوتی ہے اور
متیق نفس مارض ہوتا ہے۔ بعض علامات خاص فی اور رعاف کے ایسے ہیں کہ انہیں فعال ہی سے اگر ایک علامات فی متن ہی
کے مقابل دوسرے میں رعاف پائی گاتی ہے جیسے تحمل جنالات براتہ کا رعاف میں اور اسکے مقابل تحمل خلط اور شفا سے
کا علامات فی میں ہونا خواہ سسری چہرہ کی دلائل رعاف میں سے ہر اسکے مقابل سقوط لون اور صفت سے نئے زردی علامات
فی میں ہونا اور متیق علامات خاصہ ہر ایک کے ایسے ہیں کہ انہیں تحت ابل نہیں مثلاً اختلاج لب زیرین کا علامات تو سے ہر اور اسکے
مقابل کوئی علامت رعاف میں نہیں خواہ تاک میں کبھی رعاف کی علامت ہی اسکے مقابل کوئی علامت فی متن نہیں ہی علامت
دلیل مادہ کے کبھی کی طرف اگر بعض میں شدت سو جیت پیدا ہو جائے اور آقا جلد پر کھنکھ سے ہاتھ کے
نیچے تری ہی معلوم ہو۔ اور آقا کے نیچے مقدر جلد پر سوزناک ہو جائے۔ اور انہی جلد میں گرمی پیدا ہونا زیادہ سو جیت
آس گرمی کے جو ادریام میں تھی۔ اور سخی جلد کی اور جو لٹا جلد کا نسبت لیام گوشت کے اسوقت زیادہ ہو۔ اور پولون
بالی ہر علامات جو خصوصاً اگر رنگین جو تھے روز ہوا اور غلیظ ساتوں روز صبر نحران کا بذریعہ عرق کے یقین کرنا چاہیے۔
ایطرح اگر کسی مرض مزمن میں لڑتہ قوی مارض ہوا اور بعد لڑتہ کے تپ میں شدت پیدا ہو اور قوت قوی ہو اور سبب علامت
پیدا ہو جو اسوقت بھی پیدا ہو تو نحران کی بذریعہ عرق کے کرنی چاہیے خصوصاً اگر برا نواہ اور اربول میں کمی واقع ہو
ایطرح ہر استمرار علامات کا سبب۔ علامت ہی کہ حیات محرقہ کا نحران اگر بذریعہ رعاف متواتر بذریعہ عرق کے ہونا ہی اور عرق
سبب لڑتہ آتا ہے۔ اگر بعض خواب میں حاکم کو دیکھے خواہ آہن کو خواب میں دیکھے اور اسکے ایسا معلوم ہو کہ گویا قوسل پر لڑتہ
آہن کر لے نہ پرستہ ہی بھی دلیل ہے کہ نحران بذریعہ عرق کے ہوگا۔ رنگین ہو جانا پول کا بدلات اولی اسباب پر دلیل ہے
کہ مادہ کا نحران بطور عرق کے ہوگا اور یہ طریق نضرہ ہی میں ہے کہ با عرق برآورد ہوا اور اربول کا ہو۔ بعد ازاں خاص لائل
سے ہر ایک کی امتیاز حاصل کرنی چاہیے۔ اگر طبیعت میں روانی ہو اور براز ملین ہوتا ہے اور تری غالب ہو اسوقت تو نحران
عرق کی کرنی چاہیے۔ اور استفرغ مادہ کا بذریعہ عرق کے ایسی وقت متوقف ہونا ہی کہ حرارت میں تیز ہو اور انشاء ہوا اور کالی
حرارت کی فضل قوت پر منظوں اور قوت میں دفع مادہ پر قوی ہو علامات میلان مادہ کے احتشاق پول کی طرف
اس نحران کی نوعاً متیق ہیں نعل شاذہ اور انقباض ہوا اور سرد و مہوہا علامات اسمال کا جو ایٹھ ذکر ہوئے ہیں اسی طرح
مقدان علامات فی خواہ رعاف اور عرق کا جو تذکرہ ہو چکے ہیں دلالت کرتا ہے۔ یہ بھی جانتا ضروری ہے کہ تندرستوں میں
ہونی اور شاذہ میں نعل پیدا ہونا مع دیگر علامات کے دلیل قوی ہے کہ نحران مادہ کا تندرست اور اربول کے ہوگا اور کبھی پول میں
ہوئی پیدا ہونا اور اسکا قوام ہر روز غلیظ ہونا اور اس میں اسوب کا موجود ہونا۔ نیزہ لائل براز کے وجود سے اور اربول مارض ہونا

جیسے اتنے بیان میں براؤ کے ذکر کیا ہے۔ یہ بھی جانتا ضرور ہے کہ صورت امتحان میں زیادہ ہو جائے اور دروئی
 میں کسی اور پیمانہ میں اس وقت کہ نکلے باہریت مریش کی اور اسکے اعتنائی بہت ایسی ہو کہ کبھی نہ نکلے اور یا جانتا ہے کہ
 سخت ہو اس کے بعد کھراں نہ رہے اور اربول کے جوگا نیز سید اسماں اور برق کے خصوصاً صاحب ازون میں صدمات
 یہ سلائف مادہ حفظ براؤ کے پندرہ سالین ہیں۔ پہلے جنس فضل کی اسیر دلات کرتی کہ وقت جانا جائے کہ فضل
 دوسری زمین کو اور اسکے ساتھ یہ بھی معلوم ہو کہ فضل کثیر ہو اور اسکی تا کثیر نہیں کرتا کہ کبول میں کی ہو اور تمام شک میں ہیچ ساید ہو
 اور اس مثل حکم میں جو معلوم ہو اور علامت تی کے معنوی ہوں بلکہ قرأت پر پیدا ہو اور غالب میں مننے انقل علم عن کلمتہ یہاں ہو اور اس
 حالت کے پہلے براؤ زمین زیادہ ہو جائے اور مقدار مٹا سے زائد ہو اور پتھے شریف کے معنی پڑو لہذا اور وہ پتھا ہو اور قرآن
 ہستے ہوئے در پشت پیدا ہو کہ زمین پر بات ہو بہ امتحان ریح کے بھی ہوتی ہو اور اکثر اربول ہو جائے اور اس علامات بجز ان کے
 گرا ہی خصوصاً وہ مریش جسے ہمیں سے عادت ہو کہ دشواری دفع بر از زمین ہوتی ہو اور سختی حکم میں ہو اور مقام براؤ رنگ جو خصوصاً
 جب ہو اس وقت میں ہو اور جس صغیر اور قوی ہو اور صلابت ہو اور صف مریش کا جوہر انخاص کے پیدا ہو اور۔ کبھی بجز ان سالی کی
 عادت قلت رعافت اور قلت برآمد ہونے شرق کی اور اکثر روانی شکر کی خصوصاً جو شخص جو کہ سرد پانی پینے کا ہوہ دلات کرتی ہو۔
 اور جنس لوگ یہ بھی کہتے ہیں کہ اگر بعد بجز ان کے صحیحی میں نول سید رنگ اور ریش ہو جائے اسے اسماں کی توجیح ہوتی کہ کدو
 آسمان پڑ جائے اس لیے کہ مرار کا استخراج بطرف نول کے جب شوگا بطرف براؤ کے ضرور پڑے گا۔ بجز ان ہر میر اسماں کے
 یا جوہر غیر شرق اور اربول کے بہت کم ہوتا ہو علامت اس بجز ان کے جو بطریق رحم ہو اور کئی علامات مذکورہ بالا پائے جا
 اور استفادہ اسماں میں ہو اور زمین گرائی پیدا ہو اور قطب مننے تیرنگا میں بھی نقل معلوم ہو اور زبان درد بھی معلوم ہو اور سردی
 پیدا ہو اس وقت حکم بجز ان میں کا گناہا ہے علامت بجز ان کے پڑے ہوئے مٹا مٹا مذکورہ بالا کا ہوا ہو
 و عادت مریش کی اسطورہ مونی کہ اکثر اشکی رنگ عقدا کھل جاتی ہو اس بجز ان پر دلیل ہوتی ہو اور یا انہہ منس کا غلیظ مائل بقوت ہونا
 نواہی عقیدہ میں گرائی کا پیدا ہونا بھی دلائل سے اس بجز ان کی علامت بجز ان کے جوہر یعنی انتقال ہو علامت بجز ان
 انتقال کے بھی کا قوی ہونا اور کسی مقام میں درد کا ثابت رہنا اور جلا استفادات بل عول براؤ نفث مدویا خون حوا عرق کثیر کا
 پڑنا اور نفع میں تاخیر خواہ عدم نفع قطعاً باوجود صحت قوت اور درستی جنس کے خصوصاً بعض صلیب میں جوہر پڑیں اور زمین نفع زمین
 ہونا دلیل بجز ان انتقال کی ہے کہ۔ اور زمین جیت انتقال کی اسپر دلیل درد موصوع خاص کا ہی اور بجز ان جانا رنگوں کا ان
 مقامات کی جو خالی ہیں اور متصل اسی جہت کی ہیں جیسے اذیت اور حجاب اور قلت اذین اور شرت الثباب کی جوہر حدت مادہ
 اسکے۔ لیکن مادہ بہت خورد دلیل انتقال ہم ہوتی ہے زمین کوئی عقد ضعیف واقع ہو۔ یا درد مفاسل میں ہونا۔ غلط
 ایسا درد اسے جس سے تعبیر ہو کسی عضو میں پیدا ہو۔ شر اسیت میں اگر درد ہو اور درد کین اس سے خاص کسی مقام
 انتقال کا استدلال نہیں ہو سکتا ہے اور نہ کسی جہت خاص کا انتقال معلوم ہو سکتا ہے اس لیے کہ یہ امر گویا مشترک ہو اکثر جہت میں
 سیلان مادہ کے۔ یہ بھی جانتا ضرور ہے کہ کبھی انتقال اور علامات سردی میں ہونے ہیں اور مفاسل بارو میں اور
 سن انتقال مان کر سرد ہونا اور سردی میں جہت اہمات اسوہ سے پیدا ہو سکتے ہیں کہ جس اور اساک پیدا ہوتا ہو اور سن

کولت میں جب خراج کا یہ کہ سن کولت میں فوت و رخ تمام بھرائی سے عاجز ہوتی ہے۔ بعض اہلکار قول یہ کہ جس کا سن کہاں بہر
ملکت میں برس سے تہما و زہو ہجائے اسکے امراض کا بھران اور انتہالی بہت کم ہوتا ہے اور یہ قول مستحسن ہے کہ انتقال کے واسطے
دوسرے کاربن ایک ماہ کا ایسا ہونا قابل دفع کی گئی کے منوہرہ غلطی کے اکثر اذہا میں اور یہ کہ کثرت کے کثیر اشخاص میں دوسری قوت کا
وجود ہونا کہ تمام ماہ کو کولت کے تصور کرے اور اسے ضیعت بھی ہنو کہ اعصابے رجب سے دفع ہوا میں عاجز ہوا اور چونکہ ان اسباب
سے غلطی اور قوتوں اور زیادہ حیوانت کے مناسب ہیں۔ اسلئے زائد اکتال کے اکثر حالات انتقال کے قائم ہوتے ہیں اسکے نتیجہ میں
غلیظ طاری ہونا یا غیر متاخر فرزند پر بول کشی کے بعد پیدا ہوا ایسے سے انتقال میں ہوتا ہے علامت انتقال کے بطرف اس مسئل
جسم کے درد کا بطرف اٹل کے پیدا ہونا اور الہاب اور اشخاص جاہلین سے دیرگ جو تہہ ناف کے ہر اور دونوں و ک
سے لگوان میں پیدا ہونا علامت سہات کی ہے کہ انتقال بطرف اس مسئل ہو گا علامت انتقال کے کی طرف اس کے کی طرف اس کے کی طرف
کے انتقال پر لگائی اور نقل جو اس خصوصاً لگائی گوسا، ایک بعض اوقات کری گوسا تک فوت پہنچی ہے یہ زیادہ لگائی نفس اور غیر نظام میں
اور جب ہوا اور ہر شے لگا اور بیٹا ہونا اور مست جاوا، فقہ ہوا اور انتقال غلیظ میں پیدا ہوا سطح اگر سہات پیدا ہوا اور اکثر انتقال بزرگ اشخاص
کے ہونا ہے جو کان کی جڑ میں بڑھائی۔ اسی طرح ہوا اور لگا اور دل کی پھر کہ اور کچھ میں ہلکا ہے اور سہائی جھرو کی دیرگ کہ علامت
انتقال و دوسرے مرض کی طرف اگر کوئی مرض حادثہ زائد اس خطاط میں فوت پڑھے دلیل ہے کہ انتقال اسکا کسی مرض میں کثیر
ہو گا علامت بھران جنرالی گے اگر کوئی صبح ہو اور علامات پیدا اور دل قریب سے مدت تک ان علامات کو
اندا خراج پر ہی اور جب مرض کا مادہ گرم ہوا اور اس طرح مرض کی صورت بطرف صحت کے ہالی ہوا اور کوئی بھران غماہری ہونا ہو بلکہ
بھران ہر انتقال ہو میدازان و دونوں شریان صدقین کے زیادہ انبساط میں آئیں اور مہربان خواہ نپکائیں پیدا ہوا اسکا سکون الکی حرکت میں
نہا ہوا اور رنگ بھرا ہوا اور سفید ہوجائے اور اس میں تو اثر پیدا ہوا اور اکثر سوکھی کھانسی اٹھے ہے یہ علامات مہربان غماہری ہون
تو اسے علامات سے ہی معلوم ہوتا ہے کہ اس شخص کے مسائل میں خراج ہونے والا ہے اور جس عضو میں زیادہ عرق کسی بیماری میں نکلتا ہو
اکثر اسی میں جس طرح واقع ہوگا۔ فصل ہائزوی اور سن کولت کا علامات اور دلائل خراج سے یہ مہربان کہ مذکور ہوا بلکہ فصل اور سن
اسباب وقوع خراج سے ہے۔ خراجات فصل شتا اور سن کولت کے نسیج کو برہر قبول کرنے میں گرا ہوا خراجات کا واقع ہونا ہونا
اور سن حیوانت میں کم ہوتا ہے اسلئے کہ بردت سن اور فصل کی سکون مادہ کے موجب ہوتی ہے۔ علاوہ یہ کہ بعض آدمی خلاف اس بہت کے
کتے ہیں کہ کچھ اس خواہ میں برس کے بعد خراج ہرگز نہیں ہوتا۔ اگر زیادہ صوفیوں میں تپ کے بول اکثرانی موادت لگے کہ اسلئے نہیں کسی
نعم کا در خراجی ہوگا اور نسل دلائل قوی کے بھران خراجی ہر اور ہتہام کے بھران میں ناخیر واقع ہوتی ہے اور مرض حار کا زیادہ نہیں ہونے
بڑھ جانا اور اسے مرض میں جو بوقت میں مقامات بدن میں دفعہ جا بجا اور دوسرے خراجات کی ہوتی ہے اور حیات ایمانی
سے جو تہہ ہونا اور تہہ کے پیدا ہونی موجب اور لول فیصلہ اور تھیں کا ہونا اور نہ رصاف اور اسما ل عارض ہوا ہر جس طرح کی
مفاسل میں ہوتی ہے خصوصاً ہر زہر کمان کے۔ نسل قوی دلائل کے بھران خراجی ہر کہ کہ جو بھران دیر میں واقع ہوا ہے بھران تمام ہونا ہونا
بھران دیر میں ہوا مسادہ ت اور علامات کی نمونے اسے علامات دیگر اسکے ہمراہ نمونہ کہ آئیں اور کوئی بھران مہربان ہوا ہے۔ حیات
ایمانی کا بھران اگر چہ تھے دن بول غلیظ سے نو امید بھران رصاف کی ہوگی اور اگر اس سے بھی زیادہ بھران میں ناخیر ہونا ان مفاسل میں خراج

کی سیر ہو کر جن میں شب پیدا ہو اور فرائض کے بعد حضرت سرنج واقع ہو گا۔ ہانگی جو ہر افرار یا خشکے پیدا ہوئی ہو اور جو کچھ عوامل
 ہوئی ہو گو کج نعت نہیں ہیں واقع ہو دو معاملے قرہی میں اکثر ہونا ہی سہی ہے کہ مفاصل کا تھب ہندان شدہ نہیں ہو گا۔ اس وجہ سے ان
 ریاضات میں مفاصل زیادہ تھب ہونے اور تپ حرارت کی تصدیر کرے اور نرم گوشت جو پیچھے بچتے ہیں ان بیماریات کو قبول کرتا
 اس وجہ سے سرنج ہی تمام ہب ہوتی ہے۔ اور جو اجزاء شب اور حرکت کے پیدا ہوا ہوں اسکا اثر مفاصل میں زیادہ ہوتا ہے۔
 اکثر ہر ہر سرنج کی ہوتی ہے اور ہر علامات سرنج پر دلیل ہی ہوتی ہے بلکہ ایک مریض بول کر یہ غلط سہید کرے کہ اسکا سزا اور سرنج کو
 بول دینا ہو جائے۔ اگر تپ کا شروع لرز سے ہوتا ہو اور عرق اگر اتر جائے تو ایسی تپ میں سرنج کتر واقع ہوتا ہے جیسے مریض
 سرنج کو لیکھا اور کتر ہوا اور کتر آدہ کی زیادہ ہو۔ غلامہ یہ کہ یہ لرزہ مفاصل جو زیر مجازے آدہ کے ہر روز اشترع کر دینا چاہیے
 سے آدہ کو اور کتر آدہ ہر روز آدہ کے ایسا باقی رہ جائے کہ جس سے سرنج واقع ہو۔ یہ بات اسوقت ہوتی ہے کہ نقطہ لرزہ
 جو ہر اگر لرزہ کے ہر عرق ہی پیدا ہو اسوقت آدہ کمان باقی رہے گا کہ اس سے سرنج کی توقع کجائے۔ اور اگر لرزہ بول جائے
 ہی جب ہوتا ہے تو سرنج کتر واقع ہوتا ہے۔ جو ضربات امراض مزہضہ ولین واقع ہوتے ہیں اور اکثر اعصابی زمین میں
 ہوتے ہیں اور جو لہر ملے آدہ میں لگنے ضربات اعصابی قوتانی میں اور جو امراض مدت اور ارزاں میں متوسط میں ہیں سرنج ضربات
 اور سرنج دونوں جانب کے اعصاب میں واقع ہوتے ہیں اور نیز عرض میں ضربات بیخ گوش میں واقع ہوتے ہیں اور ان میں
 سحران اکثر ہونا ہی اور ذات الریہ میں اکثر ہونا مفاصل کا چوبہ ہونا یا میان احکام ضربات کا جو سرنج
 تمام سے پیدا ہوا اور غائب ہونا ہے بدون افشاء اور سرنج کے اسکا حال اور مجددیہ سے خالی نہیں ہوتا بلکہ دوبارہ
 اس سے بڑا ہو کر کئی دوسری جگہ خواہ اسی جگہ برآمد ہو (یا عرض کا جو بیہ واقع ہو اور یہ کوئی تبدیہ مریض ہی اس واسطے لیکو کہ وہ شمار
 میں کرتے) آدہ اور لہر مفاصل اور اعصاب سے زرد ناک و تھب یافتہ اور بیہوشی کے دفع ہو۔ ان ضربات میں بہتر وہی سرنج جو
 جت سے عرض میں جنت پیدا ہوا اور مجددیہ آدہ کے پیدا ہوا ہوں اور اسکا سیکلان بطرف خارج ہونے کے زیادہ ہوں اور جو گرم خرابی نرم
 اور ترقی کے ہونے سے بڑھ جائے اسکا گزندہ ہو گا۔ نسبت اس ورم کے جو سخت اور گرم ہو کر ورم تمام کمال فریض ہونا ہی
 اور بڑی اور ضرر اس میں اسوہ ہے کہ ہوتا ہے کہ زمین و در شدہ زمین ہونا اور اگر سب سے اور ام کے ساتھ تپ ہی ہوں اور زائل ہوتے
 آتی ہیں تاکہ مقرر زمین ہوتی ہے اور جو ورم ہر وقت میں اس سے کہ جو در میان ساتھ ان اور بیس دن کے اسکا آدہ جمع ہوتا ہے
 ضربات میں سے کہ سرنج ہی سرنج کا جو کبھی طرف اسکا سیکلان ہوا ہے اور عضو مفاصل جو اوپر بیٹھے کے اعصاب میں جنت
 نہیں جو عرض ہونا اور گھائش اس عضو میں زیادہ ہو کہ تمام آدہ سرنج کو بلا وقت جگہ دے اور گھائش میں کی ہو اگر آدہ
 یورگی گھائش پائے گا جہاں سے آیا ہے جو وقت طبیعت بل استعمال رادعات کا کرے گا اور یہ سب سے اسی طرف
 پائے جائیگا اور مجددیہ کے مقام سابق میں سننے جہاں سے آیا تھا اسے حال سے کہ اسکی عضو ت زیادہ ہو گیا اور نہ ہونا
 حرکات سے اس میں حرارت اور حدت زیادہ ہونا ہی اس جنت سے پائے کہ قسطل کرتا ہے۔ جہاں سرنج ضربات سحرانہ و خرابی
 ہیں جیکسا سیکلان اخروہ میں کبھی بطرف بخوفا انہر جسم کے واقع ہوں اور سب تر مقام و قیہ سرنج کا اخروہ اور وہی مریض
 جو ضعیف ہو اور زمین کوئی مرض میں بھی ہو خصوصاً اگر جہاں مفاصل کے ہوں اور وہی موضع اولی تر وقوع سرنج کا چوبہ

خصوصیت سیلانِ عرق کی ہو۔ افضل ترین خراجات ہیں جس مرض کا احتمال بہت سبب ہوتا ہے وہی سندھج ہی جیسا کہ مکتبہ کے صاحب
 کو اگر شکر نہ کھلے تو اس سے زیادہ دیکھ لیں کہ بر کوئی اور خراج نہیں ہے علامتات و وقوع تشنج کے لڑکوں کو جب بحالت
 مرض خوف بیدار نہ زیادہ ہوتا ہو جو کچھ چوک چوک چڑن اور بعض شکر بھی عارض ہو اور اکثر رو یا کین اور انکی رنگت سفیدی اور سفیدی
 اور تری کی کیفیت مال ہو خوف عروض تشنج کا ہوتا ہے اور یہ حکم نو برس کے سن تک ہی اور جتنا لڑکا کچھ ہوتا ہے بعد عروض علامتات مذکورہ کے
 خوف و وقوع تشنج کا زیادہ ہوتا ہے۔ جوان لوگ جو وقت انکی انگوٹھیں محل پیدا ہو اور جی جاہ ہو اور زیادہ کھانا زیادہ ہونے سے انکے سفیدی
 زیادہ ہونے اور لڑکپن میں چرکین اور گردن اور شہج ہو جائے و انت زیادہ ہین کہ اور آواز پیدا ہو اسوقت حکم و وقوع تشنج کا کچھ ہوتا ہے اکثر
 لڑکپن درد اور سرخ گرائی ہر ایک کے خواہ وہ دن بپ کے پیدا ہوتی ہے اگر باہنہ و دم گرم خصوصاً سرد و گرمین موجود ہو پھر تشنج کے واقف
 ہو جیسا کہ تین کرنا چاہیے علامتات و واقع ہونے لرزے کے جو وقت جی جاہ دین علامت سلامت اور بحران آید
 بیداروں اور بول نہ کی جو اسے معلوم کرنا چاہیے کہ مغرب لرزہ پیدا ہو نیوالی کہ اس سے بحران مرض کا ہو گا لڑکا ہمال مداح مال
 سے زیادہ عارض ہو اور اسامہل استدال کے عارض ہونے سے لرزہ موقوف نہیں ہوتا اور اکثر ایسے لرزہ کے عرق بھی نکلا ہو
 اسلئے کہ لرزہ امراض حادہ محرقہ میں مقدم عرق کا ہی علامت و دلالت کرنے و لے لے بحران جدید پر عروض علامتات بحران جدید
 ہیں کہ تشنج تمام ہو جائے اسلئے بعد وہ دن بچن بحران ہو ان ایام محمود سے ہو جیسا آئندہ ذکر کیا جائیگا اور اس بحران کا اثر ایسے خردی
 پیش از وقوع ایسے دن ہوتی جو مناسب اس بحران کے ایام انداز سے ہے اور بحران استقرامی ہوا ختمالی اور خراجی ہوا استقرامی ہی
 ہو جس سے مرض پیدا ہوا ہے اور اسکی جہت میں جو حد سے اس مادہ کا ممکن مناسب ہے اور اسکا عمل طبیعت پر آسان ہو۔
 بھی خونی بحران میں طبیعت فوجی مرض پر اعتماد کیا جاتا ہے شل غلب اور محرقہ کے کہ جو وقت ہر و امداں دو دنوں سے بحران
 مناسب پشاعت میں بحران عرق کا اور محرقہ میں غاف کا ہوا اعتماد اس بحران کی خونی پر پورا ہوگا۔ کبھی اعتماد خونی بحران پر احوال بحران
 کیا جاتا ہے جیسے دماغ میں غن قوت اور میں کیفیت مناسب پر باقی روزوں اور حالت قوت اور غن کی اوقات سختی میں یکسٹ چاہیے
 اگر غن میں ایسی حالت میں قوی اور استوار ہو خصوصاً قوت غن کی بڑھی جائے اور خستلاف کہ ہو اور استولے حال پیدا ہو
 علامت بحران جدید کی ہے کہ اس پر اعتماد کیا جائے اور اگر باہنہ ازاد قوت وغیرہ بعد بحران کے راحت اور خست بھی پیدا ہو
 پھر بحران جدید کے نام ہونے میں کھٹک نہیں ہے۔ یہ بھی جانتا ضرور ہے کہ علامتات بردی حیوقت یوم ماہوری میں تن کچھ چوچ
 میری صحبت کی قوی تر اور صحیح تر ہے نسبت اسلئے کہ یہ علامتات بردی ایسے دن جمع ہوں کہ وہ بحران نہیں ہے پس واجب
 ہے کہ ایسا خونی بحران میں یوم ماہوری پر کرنا مناسب ہے علامتات بردی پر اکثر علامتات خونی ک زیادہ ہوتے ہیں کہ انکے ہرہ پیش کی
 سمیت اور استولے حال اور قوت بڑھی جاتی ہے۔ یہ بھی جانتا ضرور ہے کہ جس شخص کے اخلاط اچھے ہوں اور بکار ہو جائے
 پس اگر نفع اسلئے بول میں انہی مرض میں ظاہر ہو اسکی ہلاکت سے بچوں رہنا چاہیے اور حقد ر علامتات پر نظر ظاہر ہوں اسکی
 سلامتی ہر خوفی زیادہ کرنی چاہیے کہ بحران مرض کا قریب ہی علامتات و دلالت کرنے و لے لے بحران بردی پر اسکی اور
 اولی علامت بحران دی کی ہے کہ مخالفت علامت بحران جدید کے ہائے جائیں جو اوپر مذکور ہونے مخالفت بحران کی قبل از ناسختی
 اور نسل نفع کے ہونے بحران کا نام بظہر لڑا میں لکھا ہے۔ بردی ہونا ایسے بحران کا پہلے مذکور چکا ہے ایک علامت روایت بحران کی

ہو کہ روز باجوری میں واقع ہو اور تھیں اس دن سقوط اور سفر کی طرف نائل ہو۔ یہ بھی جانتا نہیں اور وہی کہ جو وقت علامت
بحران کے عمل نہایت سختی اور فوج کے پیدا ہون اور اس کے بعد استغراق کثیر متواتر عارض ہو اور پھر نشت ہو کہ طبع بنو باچا ہے اسلئے
کہ چہ تیراغ چون کثرت اور کہ ہی کلب طبعیت کے عاجز ہونے سے یہ ہنہ سداغ عارض ہوا ہی نہ ایک تکرار اور سر وقت طبیعت سے جیسے وہ
خفت کے مریض کو ہون استغراق ظاہری کے معلوم ہو اس قسم کی ہی کہ اس پر کثرت ہو تو باچا ہے اسلئے کہ کیفیت ہی بہت خود بخود
باک تیرے اذی کے ہوتی ہے نہ ایک طبیعت مہلح اور کی کر سے بلکہ اکثر ایسا ہوتا ہی کلب طبعیت نفع ان کا بھی کرتی ہے اور جو اپنے جسمت
اس اور ہت کے دفع سے عاجز ہوتی ہی احکام ان علامات کے جو دلالت کرنے والے بحران رومی پر آ
جو وقت علامات رومی صحیح ہون کہ نفع نوبہ نفع کثرت مناسب سے تندر ہو جائے خواہ اور قسم کے حالات رہی پیدا ہون اور کی
سوت پر حکم کرنا چاہیے اور جلد بادر موت کے واقع ہونے میں حکم کرنا موافق ہی معرفت پیشایات ان اسباب کے جو بحران سے
مقدم ہیں جیسے ہم اوپر ذکر کر چکے کہ شکار کت بحران کی قبل از مئی وغیرہ کے ہی مثال اسکی جیسے علامات رومی نہیں اور کار و رہ سے
پانی جانیں اور سوب یا جو خواہ کوئی اور علامت رومی ہوا اور امور بعد چھ دن مرض کے واقع ہون ہی موت ساتوین یا پندرہ روز
بیشک اسباب مذکور مقدم بحران کو واجب کرتی ہیں از رو بحران کے علامات نفع اور احکام علامات نفع کے نفع بول
سے پیدا ہوتا ہی اور اسکا یہاں کلمات کی سخت بول میں ہو چکا ہے واجب ہی کہ زیادہ رنگین ہونے بول سے بدون سوب کے طبع
ذریعہ نوبہ اسلئے کہ یہ رنگ نکت کثرت صفائے ہو تا ہی قوام میں نفع نوبہ نسبت لان میں نفع نوبہ کی زیادہ مریض اسلئے کہ نوبہ
میں نفع نوبہ سے ماہہ بر شواری اور نفع ہونے سے آسانی واقع ہوتا ہی جو وقت علامات نفع کی ہی طبع مرض سے ظہیر
اس مرض کے سیکر ہونے میں کہ نکت میں اور اگر علامات نفع کے ابتدا میں نوبہ اس مرض کا پختہ ہو یا کچھ مہرور
نہیں اسلئے کہ اکثر مرض طولانی ہوتا ہے اور پھر مریض میں ہوتا ہے ایسا مرض مہرور کو طولانی ہو سکتا ہے بحران حیدر آقا ہی نفع ضرور
ہوتا ہی اور جو وقت نفع ہو ضرور نہیں کہ بحران حیدر ہو بلکہ بیشتر بعد نفع کے مرض پر زید مطلق کے دفع ہو جائے اور بحران نہیں ہوتا
یہ بھی جانتا ضرور ہی کہ تب میں بعد نوبہ نفع کے طبیعت پر غلبہ مرض نہیں ہوتا جیسے بعد نفع ورم کے درد شدید نہیں آگت
میں تاخیر ہو اور اعراض ایسے ہون اور قوت ثابت ہو جس میں ایسا بحران کی کثرت چاہیے احکام علامات کے بر سبب
اطلاق ہر ایک تغیر جو وقت لون خواہ ملس جن واقع ہو رومی نہیں ہوتا بلکہ بیشتر دلیل علی اور غیرت ہر ہوتا ہی اور بحران سو مند پر ہی دلالت
کرتا ہی بلکہ اعتبار حال یہ نکتا بعد نفع کے ضرور کرنا چاہیے۔ اور بقدر علامات ذہول کے نکتہ اور پھر سے ہر خواہ اطراف بدن ہا
واقع ہون ہی نکت بیداری اور رہا نکت اور سبب اور اسما کی وہ سبب ہر مریض اور حال مریض کا بسبب ان علامات کے لفظ
درستی اور غلطی کے مورد کچھ اور روز تو خاوشین دشین اور اگر کسی علامات نسبت اشتراق اور سقوط قوت کے ہون نہایت
رومی ہیں ذکر علامات جن جن کا علامت حیدر وہ ہیں کہ مریض احتمال مرض کا بخوبی کر کے اور قوت نہایت رہے اور سبب
ہو اگر اعراض مرض کے شدید ہون اور مریض قوی ہو اور شدید اور مطلق ہو اور علامات نفع کے ظاہر ہون اور بحران ہر وقت
ایسا واقع ہو کہ اس سے مطلب بر آری ہوسکے اور علامات بحران کے حیدر ہون اور بعد استغراق بحران کی خفت مریض
میں حاصل ہوا ہی نہ صرف رومی پرانی جائے پھر ہی ہوتا ہے ذایغ کے ناراض ہو علامات حیدر سے ہر اسلئے کہ قصیر ہر کہ مریض

استفرغ کی ولات اسہ ہوتی ہے کہ نوقت مادہ کی رفع ہوتی اور بعد رفع ہونے مادہ کے برودت کا محسوس ہونا ضروری اور افضل است
یہ ہے کہ استفرغ فلاغوزنی کا کاسانی جو ادارہ پر مری طبیعت کے واقع ہونے پر کثرت مادہ کے استفرغ بلاغ طبیعت کے واقع ہو
واقع ہو کر رانی بہ نوقت کا ہمزہ ملا مات روی کے امید فارمست مریض پر کرتا ہے جو اس طرح قیامت مثل اور کثرت نفس کی اور کاسانی تحمل ہونا
اگر احوال خوت دہنہ کا عجیب اور غریب ہیں اور بعد نبتہ کے خفت کا پیدا ہونا سببہ ملا مات جیدہ کے اشتہا سے طعام با اعتدال ہوتی
اور غدا کو کھولنی قبول کرنا اور غدا سے نشت پانا اور با اختیار خود مریض کا ہموکھا رہنا اور چاقاؤں اور تیز پوش ہونا اور بحالت لمبی مرض خواب
پر لیٹنا اور ذیہ کا مطلق اتھنا شبہی کے واقع ہونا اور تمام اعضا میں گرمی برابر اور بحالت اوسط ہوتی۔ یہ سبھی جانتا ضرور ہے کہ ملا مات جیدہ
باجود صحت خوی کے عافیت عاجل یعنی جلد آنے والے پر دلیل ہر اولہ اور کثرت نفس ضعف ہوا سوت علامت جیدہ اسپر دلیل ہے کہ عافیت
دیرین ہر کی احکام علامت رویہ کے جو ملا مات نہایت سردی میں موت کی خبر ہے ہیں۔ پھر ایسے ملا مات کے ساتھ اگر کثرت تری
ہو مرض طولانی ہو کر ہلاک کرنا چاہو اور اگر باجود ملا مات مملکہ کثرت میں بھی ضعف ہو تو اس وقت واقع ہوگی۔ اکثر ملا مات مملکہ کے ایام
سردی میں ظاہر ہونے کے بعد برجان جیدہ واقع ہونا اور انتقال مادہ کا کسی عضو کی طرف ہونا ہر اس وقت پہلے ظاہر ہون اور اس کے خوف ہلاک کرنا چاہیے
کہ مملکہ ہلاکت اسی وقت کرنا لازم ہے کہ سوت طوت ظاہر ہوا نہ تھا سوت طوت علامت سردی ہے جو پاک اور اسکے ہمزہ اور ملا مات بھی ولات اور
پر کرین۔ بعد زمانہ ضرور ہے کہ امراض مادہ میں جو ایسے ہیں کہ انھما ایک عضو میں ہو مثل سیر کے ذات انجبین اوری عضو میں
کی رعایت کرین یعنی جاننا کرین کہ وہ عضو کیا ہے اور آدو رسکا کیا حال ہے کہ اسکے حال کی ولات اس مرض میں پانچویں نسبت دوسرے
عضو کے ہیں یعنی اور بی نسبت کی ذات انجبین نسبت پنج بول کے زیادہ سلامت پر دلیل ہوتی ہے جو طبیعت خفرت اور غری ہوش
پر اور جب ہر کہ جب ہا کے چہرہ اور نگھ کی صورت لگ کون دیکھے یعنی سردی اور غیر طبی ہوا کثرت نفس نسبت پہلے شناخت کرے کہ
صورت اس شخص خاص کی نسبت بھی غیر طبی ہوا میں اور اگر وہ جو بھی جزا حکم کی ہلاکت پر نکرتا ہے انکے نفس اگر وہی ہو جائے جیسے
مگر غریب تو نہ کرنا چاہیے سادہ بھی شناخت کرنا طبی ہوا واجب ہے کہ یہ ملا مات بد بوہ فاضل مرض کے پیدا ہونے میں ایک طبی
خارجی سے شاکہ اور زبان کا رنگ برلا و خوشتر ناند کسی ٹوکے کھانے سے پیدا ہو وہ اس شخص ماکول کا ہر کثرت نفس کا نفس میں
مملکہ ہلاکت کا بخیر وجود اسی سلامت سردی کے نہ کرنا چاہیے فکر علامت رویہ کا علامت سردی میں بھی نسبت ایک ایک میں اور
ایک ایک عضو کے اختلاف ہونا ہر لہذا مناسب ہے کہ ہم اسکو تفصیل کر کرین فکر اول علامت رویہ کا جو ظاہر جلد اور نرس
سے متعلق ہیں جو وقت بخیر زندہ آدمی کا مثل عنمرہ کے ہونے پر بیداری اور بیدار کے اور نہ کسی استفرغ کے وجہ سے
پس یہ سلامت ہے ہر جسم جو مشابہہ جسمت کے اور محتاجت چہرہ جسمت کے ہر وہی ہے کہ انکے میں مجیر جائین اور ناک تلی ہو جائے
اور کثرت میں گرنا چاہیے اور کثرت جائین اور کان ٹھنڈے ہو جائین اور کانون کی کثرت کر لٹ جائے اور چہرہ کی جلیکھ جائے اور ک
چہرہ کا پھر خواہ سیاہ یا زہر ہوا ہو چہرہ غار اولہ سا ہو مانے خصوصاً اگر کسا غار اولہ ہوا نائل دہنی ہوتی زندگی کے ہو کہ یہ سب ملا مات
واقع ہوتے کے بجلت میں یہ بھی جانتا ضرور ہے کہ شخص کم ہار ہونا جو اسکی نہایتی خطرہ غلیظ برولات کرنی اور اگر یہ تقریر مذکورہ ہے
اسکی ہر سبب کے علاوہ مرض کے ہونے تو وہ جانیہ جلد مالطی ہو کر ہونا اور کثرت ایک سببہ اور نہ میں صبر ہونا اور ہر کے

بہترین یہ علامات مری بوجہ مرض کے پیدا ہونے کا اسکا حمل بچھڑنا صلاح کے آسانی خود بخود کرسکتا۔ عورتوں پر ان قسم اول قسم کے علامات مری بوجہ مرض کے نہ ہون بلکہ بسبب جو کہ خواہ استفرغ خواہ بوجہ بیداری مفرط کے یہ علامات پیدا ہوسکتے ہوں خواہ بسبب ان چیزوں کے جو چہرہ و دیگر علامات کے کتاب سوم میں مذکور ہو چکے ہیں اگر تم گفتار خود و چیداری سے پیدا ہوتے ہیں وہ بھی ایسے نہیں مگر نسبت اس کے کہ نفس مرض سے یہ علامات پیدا ہوں وہ شخص جسے قسم اول کا بلاکت سے زیادہ سالم ہو اگر ایسے علامات امراض مادہ میں نمودار ہوں بہت مدی پڑنا پس دلیل ہونگے کہ مرض طبیعت پر ترقی ہو کہ غالب ہوا جائے یا پھر پچھلی ابتدا سے امراض مادہ میں نمودار علامات کا بوجہ نفس مرض کے اچھا چارہ اور امید سلامت کی زیادہ جو نسبت اس کے نشانی میں نمودار مرض کیچھ سے بلا سادہ وقت سہرا و جمع اور استفرغ وغیرہ کے یہ علامات پیدا ہوں۔ مابعد فرور پر شناخت ہوا اظہار انفری اور تفریح کی اس طرح سے جو بوجہ فساد مرض کے ہے یا بوجہ بیداری اور استفرغ کے اگر کہ سبب مرض کے اس وقت زیادہ خوب نہیں ہوتا مابعد سیرج آگ کے علامات دیگر بوجہ مرض کے ہون انکو کا بیٹھ جانا اگر جو چیداری کے ہو چکے ہیں جو حمل ہوئی اور میان غلظت ہواست اور تھکی کے رنگ اور نہیں میں فزائش پیدا ہوگا اور قبل ازین میاری ایذا و جہد ہو چکی ہوگی اور اگر سبب اسامال کے ہونے پہلے اسامال علاج ہوگا اور باقرہ اس کے علامات نمودار ہونگے اور بوجہ جو کہ کے یہ علامات عارض ہوں مدت رفت پیدا ہونگے رفتہ رفتہ ہونگے۔ مرض کی وجہ سے ان علامات کے وجود پر تباہ کن بیماریات و دلائل کو مگر جو ابھی مذکور ہوئے مصل جو کہ و سہرا وغیرہ کے مفرود ہوں اور ترقی تب کی شدہ ہوئی ہوا بہت بہت سی چیزیں پیش نظر ہوگی محسوس ہوں حسرت بدن کیا جاے۔ رنگ کا رفتہ رفتہ دھوا یا تیری علامت ہو اور سیاہ ہو جائے یا کج بھی علامت ہیں بہت زیادہ سیاہ ہو جائے یا ثابت ہو کہ اگر کہ طبیعت کے بعد نسبت سیاہ رنگ ہو جائے ہوتی ہے اور تیرہ ہو جائے یا ترقب سیاہ ہو جانے کے ہے۔ اور زرد ہو جائے یا اچھا نہیں ہو کہ نسبت سیاہی اور تیری کے اسلم اگر اسلے گئی بہت جزوت کے بھی رنگت زرد ہو جائے جو یہی ہے یہ تعلق میں نہ بہت زیادہ ہو چکا سبب بدت نہیں ہوتی۔ اور بیشتر طبیعت بیداری یا جو کہ زرد کے بھی رنگ لہو ہو جائے اور تھمن امید سلامت زیادہ ہوتی ہے۔ اگر مثنی یا کج میں کج بنا ہو کہ پہلے نہ تھی علامت مری جو علامت مری جو اب وقتا بعد و دوسرے مانتو فرین اگر دوسرے مرتبہ ہوا وقت تصنیف ہو اور مرض میں چیزی ہوا اور علامات مری بھی اسکے ساتھ ساتھ جائیں وہ مرض قابل ہرگز قابل تکرار کے تو ساتویں دن رعایت واقع ہوگا اور بعد ساتویں دن کے آگ اور کان سے ایک طبیعت جاری ہوگی ہرگز دوسرے میں دن آگے ہوا اور ساتویں دن رعایت واقع ہوگا اس مرض کا نڈل رعایت سے کہرت ہوتا ہے یا دیکھنے یا کالوں سے باواسے ہوگا باخرج واقع ہوگا خصوصاً ماغ کے پیچھے۔ اکثر مثنی کج بہت سے مرض سے دوسرے عارض ہو چکے ہیں یا پانچویں دن اسکو بہت اذیت ہوتی ہے اور ساتویں دن دوسرے دن ہو جائے۔ بیشتر ابتدا اور کسری کی سیر بیدار ہوتی ہے اور پانچویں دن سویت ہوتی ہے اور تین دن نالی ہو جائے یا گایا بیویں دن۔ الما کہتے ہیں کہ اگر کج قیاس مثنی اس بات کا جو کہ دوسرے ساتویں دن نالی ہو اسلے کہ دسواں دن پنہنت غیر سے دن کے ساتواں دن ہر لیکر کج ساتواں دن بوجہ بکران نہیں ہرگز کھٹوان دن بوجہ بکران ہوا اسلے کیا ہو جن دن زرد دوسرے دن اول جو گا اسوا سے کجا بیدار دن پنہنت غیر سے دن کے کھٹوان دن جو توں بیدار کا سیرے نزدیک صبح میں ہر اسلے کہ حساب بکران کا اس کا معنی شش ہوا جسے فواج کا ایام بکران ہونا ضرور نہیں ہے۔ اگر دوسرے یا پانچویں دن شروع ہو جو دہویں دن نالی ہوگا لہذا مگر مری میں

طبع جو اور طیب ممالک میں خللا کرے۔ اکثر ہندو سرخی غیب میں مارے ہونا ہر علامات رو بہ جو جو اس مرض سے متعلق ہیں
 مرض کا آنکھوں سے نہ دیکھنا یعنی بصر اے اہل ہوجا یا اس کا لانے دستنا علامت روی ہوا اور اس کے نشے سے گزرا اور شرح غیب
 کے رکھنے سے بھاگنا علامت روی ہوا کہ دلالت کرتی ہر مرض نفسانی کے نشیبت بر علامت رو بہ جو جو آنکھ میں پائے جا میں
 دونوں آنکھوں کا میچھ مانا اور سرٹھا بنا باہر دن ۱۷ سال اور یہی ارسی اور ہموک کے علامت اچھی نہیں ہوا اور قرہ ہونا سپیدی جسم کا اور شرح
 ہوجانا اسکا مال بہ فرزند کے یعنی ارغوانی سے نشیبت ہوجا یا آسمانی رنگ کا بد سرخی کے آنکھ میں پیدا ہوجانا بھی علامت بھی ہر
 ایک آنکھ کا چھوٹا ہوجانا اور مرض عاودہ اور مسام وغیر میں ہیبت بنا ہر مرض کی آنکھ سے کچھ نظر آنا علامت سنگلت کی ہر الواسے چشم
 سے جید کی اور عمل سے ہر ہر ہونا اور مرض عاودہ میں علامت وی ہر۔ اگر بوجول پوچھنی خاص کے پوجول چشم میں واقع ہوا اور واضح
 میں کچھ آتے ہو بھی ہوجا اور اسکی سمان بہر کہ احتلا مقل وغیرہ آفات داغی اسکے سائنٹین ہونے وہ علامت روی ہوجا اعتبار ہر
 خواہ دیکھنے والی یا کئی چیزوں کے نتیجے میں انکی مفصل بہ ہر سیاہی جلتے ہونے دیکھتے اکثر فی پرولت کر سہ ترین اور شرح نیزہ بلق
 آنکھوں کے سامنے نظر آنے عافیت پر کثرت دلیل ہوتی ہیں اور اس پر دلالت کرتے ہیں کہ چون کا بیلان جانب توانائی ہوا ہر اور سہ کے
 علائک خاص فی اور عافیت کے جود ہر ہونے کی رعایت کی جاتی ہر۔ آنکھوں سے اسلوبا قصد جاری ہونا علامت روی ہر خصوصاً اگر
 ایک آنکھ سے آنسو بہا کر سہ لیکن اگر اس کے ساتھ علامت بھران رمالی کی ہوتو اتنی زیون حالی نہ ہوئی اور سہا آنسوؤں کے اور علامت عافیت
 کے بھی بہر ہر ہونے اور علامت کی دلیل رعافیت پر ہونے ہیں۔ آنسوؤں کی اور شیشی کا بھی لی لاکھنا چاہیے اور اسکا بھی
 خیال ہر کہ آنسو ترقین نکتے میں یا علیظ اور گرم ہونے ہیں یا سرد اور پناہ دیکھتے ہیں یا ہون اور ان کے۔ روشنی سے مرئیں کو فرات
 پیدا ہوتی علامت وی ہر اگر تاریکی کو زیادہ دوست رکھتے ہیں مرض ضرور ملک ہوگا کہ اگر کسی ہر کی شدت کہ جو سے تاریکی پسند کرے
 اور اگر وہ پوچھ مرئیں کو اندہ جس میں پیشینہ کی رغبت ہوجا ہر عفو طوت روح نفسانی کے ہوئی ہر نہ سماہ کا شہر جانا ہر ان اسکے کچی
 شہر کی طرف دیکھتا ہوجا کسی طرف آنکھیں بہر کہ کھلی ہوں سوی ہر اسے آنکھوں کا پتھر آنا کتے ہیں۔ زیادہ چرک آنکھ میں صبح ہونا اسطرح
 کہ پوچھتا جا سے اچھ پرتکنا چلا آئے بہت ہی نین ہر۔ اور خشک کچھ آنکھوں سے برآمد ہونا روی ہر ایسا چرک آنکھ میں ہوجا ہر وقت
 غریبی کے انضاج اور پختہ کرنے پناہ سے پیدا ہوتا ہر اور اسکی ہیبت ہر وقت کہت کے ایسا معلوم ہونا ہر آنکھ کے اندر کوئی چیز نہ ہو
 نفسی جاتی ہر اور جیتی ہر اور اسکا نشہا آنکھ سے باہر نکلنے کا ہر۔ ہر ممکن نہیں ہر اگر پختہ کیا جا سکے کہ ہر چرک ہوجا کہ وقت مطلوبت کے جو ہم
 کی طرف آتی ہر پیدا ہوا ہر جو اسکے کہ طبیعت جسم مطلوبت کے انضاج اور پختہ کرنے سے عاجز ہر ایسی کہ آنکھ ہر وقت پیدا ہونے
 اس چرک کے خشک انداز رکھی ہوتی ہر اور علامت میں کی آنکھ میں غالب ہوتی ہر اسی وجہ سے ہر چرک بھی خشک ہوجانا ہر
 نچلا ایسے علامت کے جو مناسب علامت روی کے ہیں ایک یہ بھی علامت ہر کہ حدہ چشم ہر وقت کھلی ہونے آنکھ کے
 ایک چیز متزل کھڑی کے جلا کے پڑے اور آنکھوں کے کونے میں جا کر یا لہو چرک نچوا کچھ ہوجا سے اور اسطرح بار بار جلا
 پڑا کرے اور کتا سے پرتہ پوٹے کے جا جا کر چرک ہوجا اگر سے اسکو دلالت قرب موت بہر ہر۔ آنکھ کا سرخ شدہ یہ
 ہوجانا اور سرخ باقی رہنا ہر کی حدت میں علامت روی ہر اور دلالت کرتا ہر کہ داغ میں درم گرم یا فہمدہ میں واقع ہر
 اور سرخی چشم کا انتقال طاووسی خواہ آسمانی رنگ کی طرف نہایت روی ہر نہ آنکھ کے ڈھیلے باہر نکل آنے خواہ آنکھ کا

بڑا ہو جانا اور تارین کا سائے زیادہ پیدا ہونا دلیل ہے زیادہ اکثر تارین میں سے کچھ ہوسے تھکے ہو جہر کثرت مواد حارہ کے خواہ اس وقت
 دماغ کے متوم ہونے سے پیدا ہوتے ہیں سیلون کا سوتے وقت تھکے رہنا بدن عادت کے علامت رومی اور ہونے
 سیلون کا خشک ہونا علامت رومی ہے۔ اور حالت بدترین آنکھ کھلی ہو اور آس کے قریب ادھکی لجا میں اور پلین کو مریض
 کو خبر ہو اور آنکھ تھکے دلیل ہلاکت کی ہے اور قاتل ہے۔ آنکھ کا زیادہ پھیل جانا جہاں بنیان اور ضعف کے قائل ہے۔ بعض
 اطباء نے کہا ہے جس شخص کی دونوں آنکھ کے نیچے چھنی سو رہا بر سید رنگ پٹھے کے دو میں دن پھنسی پڑنے کے مرنا لگا
 اور تیرین کی عوارض اسے زیادہ ہوتی ہے وہ علامت جو ناک سے ماخوذ ہیں ناک کا پیچیدہ ہونا اور سین
 زخم پڑ جانا علامت رومی ہے۔ ناک کا مٹیہ جانا ہی رومی ہے ناک خواہ تھنون میں لگا کر کوئی چیز سوکھنا اور بدون ناک سے
 ملائے سوکھنے کے اور قادر سوکھنے پر تویہ بھی علامت نینوں ہی خود بخود ناک میں بوسے شک یا کھی اور کھن خواہ سوکھ ہی
 مٹی کی آبی علامت ہے جو رواجی حیات حادہ میں ناک سے ٹپکن علامت قریب موت کی ہے۔ عطہ آمد چیزوں سے
 مثل کچھکی ہونچہ کے جینکے آبی دلیل موت اور لظان جس مشامہ کی ہے ناک کے ذمی ہونے خواہ ہلاکت خسرت
 ہونے سے رفات کا پیدا ہونا ہی علامت ذہن ہے۔ ناک کا کھلا نا اور بار بار ادھکی ناک میں ٹانگی خواہ کھنی سے
 آسکا میں وغیرہ صاف کرتا ہے حالانکہ اندر بیڑی وغیرہ نہیں ہو بلکہ صاف ہو علامت بد ہی ناک سے پانی بہنا ہوا علامت ہے
 علامت جو احوال کان سے ماخوذ ہیں کان کی خوشک ہوتی اور آسکا منتخب ہونا اور صدمت گوش کا سمٹ جانا
 نینے ادھی مگر خواہ بارہ سوکھتے جاے رومی ہے۔ کان کا میل جب کہ اندر ہے اور مٹھا ہو جاے حالینوس کے کہ
 علامت رومی ہے اور خواہ اٹھا جو پہلے حالینوس کے زانہ سے نئے آنکے نزدیک مہلک ہے۔ کسی نسیم کا الم کاٹن ہر
 ہی مادہ کے پیدا ہونا خطرناک ہے اور قائل ہے لیکن کہ بعد رس الم کے طربت کان سے جاری ہو اور الم میں سکون ہو جاے اکثر
 ہلاکت سے ان ہوتی ہے اور یہ حکم اخیر واسطے مشامہ کے ہے اور جو ان آدمی بعد صدمت الم کے قبل جریان رطوبت اور تھکے
 مریض نے نین علامت جو ذہنوں کے اعتقاد سے ماخوذ ہیں دانت جہاں حیات حادہ میں یا خالی ہوا
 دانت پینا ہے کہ کھا رہی ہو علامت رومی ہے بعض اطباء نے کہا ہے جس شخص کے دانتوں پر رطوبت لزج بکثرت جم جاے
 اور وہ تھلے تپ ہوا سے علامت ہوتی ہے کہ اسکی تپ میں شدت ہوگی اسلئے کہ اس سے معلوم ہونا ہے کہ حرارت
 شدید ہے اور دادہ لزج جو در میں متخل ہو گا پیدا ہوا ہے۔ ہر وقت دانتوں کی صفائی مریض کا متوجہ ہونا شرط ہے بلکہ
 عادات ہمیشہ اسطورہ جاری ہونے علامت اچھی نہیں ہے۔ دانت پینا اور دانت پر دانت پھیرنا اور اسے
 ہر وہ دن عادت سابق کے علامت ہے کہ بیشتر متدرج ہوں ہے اور اگر جنون پیدا ہونے کے بعد یہ کیفیت علامت
 ہو دلیل ہلاکت مریض پر ہے ان اگر کوئی شخص جو یہ ضعف منسل ناک سے نینے چڑھے کے تھوڑے سے سبب دانت
 سارکے اور اسکی عادت یہی ہو اسکی نسبت بہ حکم نہیں ہے۔ دانت کا رنگ سبز ہو جانا علامت ہے جو خصوصاً وقت
 جنگو نیا کتے میں علامت جو زبان اور تھوڑے وغیرہ سے ماخوذ ہیں زبان کا سیاہ ہونا امراض حادہ میں ذہنوں حالی
 کی مرثاتی ہے۔ مٹھ کا خشک ہو جانا اور لعاب دہن سوکھ جانا علامت جدید نہیں۔ اگر ابتدا سے عرض میں تھکے خشک اور

اور نستی میں خشونت بہد ہو بعد کے سیاہ ہو جائے تو قائل ہر خشونت باہر دھوین روز۔ یہ بھی جانتا تھا وہ روئی کہ بہت بری ہوئی
 شہر سے امراض حادہ میں دلیل ہلاکت کی ہے اس لیے کہ وہ ولات کرتی ہے فساد کل اختلاط پر۔ اور نچا ہونا ایک بونٹھ کا دوسرے پر بشرطیکہ
 خلقتی جو عیلاست ردی کے چھوڑ دیا جو نیک کامیات حادہ میں زہون ہے۔ دونوں ہر نیک کامیات حادہ میں افزا اہتمام ہے کہ
 کرنا چاہیے درست بنانا اور دونوں کا سرد ہو جانا عیلاست نچھری ہے۔ بعض اہل علم نے کہا ہے کہ جو وقت زبان پر بھی حادہ میں جہاں اشل سیاہ
 پٹے کے آگے آئے خواہ مثل دانہ ریزی کی ہے پس موت قریب ہے اور اس وقت جو آہنیں تیز ہوئی خوشی کی زیادہ ہوئی ہے خشونت
 و ترس بانی بل پر عام کی ہے کہ زبان کی خشونت میں بخوبی نال کرنا لازم ہے شاید اسکا سبب ہمال کسی شو صانع کا ہو۔ یہ بھی جانتا
 ضرور روئی کہ زبان کا مخاطب غائب ہے ہر حال میں کہیں ہونا ہو کہ لازم نہیں ہے کہ جب تک جو ہر اس مخاطب کا خواہ اسکا جزو بخاری بعض اعضا سے
 شاکر کے چشمہ و الاہ جو عیلاست جو حالات حلق اور رھری اور قصبے کے ماخوذ ہیں، اشتقاق سے بند ہو جانا مفید ہوگا
 بیک دفعہ غیر ذمہ ان کے ردی اور نشان بدون برآمد ہونے کت کے خفیت ہے اس لیے کہ زیادہ سے کت برآمد ہونا خشونت
 ہوتا ہے کہ قلب میں زیادہ گرمی اور خشونت اقدر ہو چکے کہ انحال ریب کے مصلح ہوں اور نیز انحال حجاب کے تباہ ہو جائیں اور اس میں کہ ہر
 یا ستوا و اشتقام مکن ہوا اور زیادہ بر وقت نمونے و دم کے ملحق میں بدون وقوع کسی اثر عظیم کے نہیں ہوتا اور کسی اشتقاق کثرت بلکہ اکثر
 سبب بلغ کے ہونا ہے۔ بالکل اگر کسی قوی میں غوا نیک شدہ پیدا ہوں پس موت قریب ہو چکی ہے اس لیے کہ قلب جو جراثیم حرارت کے
 ہوسے بارہ کا زیادہ خارج ہونا اور اشتقاق اسکی جانبی براہ بند کر دینا پس اہتمام قلب کا نیز جانا ہے اور سور و مزاج قلب کا اہتمام ہونا ہے
 باہن و جب مثل حیات کا نہیں ہونا۔ اسے صی طرح گردنیں ختم ہونا ہے تاکہ اسکی وجہ سے طبع سے لقمہ اٹارنا مکن ہو خواہ جو بے ذوال فقرات گردن کے
 پیدا ہونا ہے چند تھیں کے ہر حال اس سے زیادہ آفت اور شرمی میں اور زمین۔ اسے صی طرح اترنا لقمہ کا پڑھواری دلیل نہیں ملتی کہ
 اسے صی طرح اجود کے کہ ہانی ناک کی طرف چڑھ کر نکلے اور ہر وقت تنوک کا بند پڑھنا یا کرے یہ بھی دلیل ردی ہے اور ہر جو عیلاست
 جو معدہ اور رقم معدہ سے ماخوذ ہیں چکی امراض حادہ میں ردی ہے خصوصاً بعد اس سال کے چکی سے بہت خون ہونا ہے
 اسے صی طرح معدہ میں اہتمام پیدا ہونا اور خفقان معدی باوجود حرارت ہی کے ردی ہے عیلاست جو اعضا سے متخف
 سے ماخوذ ہیں شندی سائن امراض حادہ میں ردی ہے کہ اسکو ولات موت ہر حرارت عزیزی کے ہے۔ اسے صی طرح مختلف سائن بھی
 ردی ہے۔ اور جو سائن مشابہت کے کی سائن کے جو کہ رگ جاسے اور اشتقاق ہو اگر سے وہ بھی ردی ہے۔ اسے صی طرح سوتلے جو ہر جو اختلاط
 عقل کے پیدا ہونے کی ہے کہ وہ سور متخف جو ہر جو ورام کے اطراف معدہ میں پیدا ہوسے زیادہ ردی ہے۔ جو لوگ کہ انکی موت کا وقت
 ماخوذ ہوتا ہے اس وقت اٹکا بہت پھول جاتا ہے اور سائن انکی ہم ملی جاتی ہے اور سرد اور دراز ہوتی ہے عیلاست جو رگ کی صورت
 اور رنگ سے ماخوذ ہیں۔ بقراط نے کہا ہے جو وقت چھوٹی رگین زدک ہوتا ہے پشانی اور ہلکا و چتر گردنی کھڑی ہوتی ہیں جہاں
 ردی ہے۔ جو رگین ظاہر جسم میں نظر آتی ہیں انکا رنگ ملاو سی اور رازغالی نال نشینی ہو جانا خواہ جو مقدار رگ کی پہلے سے خواہ
 تھی اور اب اسکی رنگ پڑھا ہر جو ہے نہایت ردی ہے عیلاست رو ہے جو استر خناسے بدن اور رھری خط
 سے ماخوذ ہیں بدن کا ڈھلا ہونا اور ہر اسلونی سے لقمہ میں پیدا ہونی اور خستہ کھی بہت کثرت اختلاط غیظہ کے ہوتے ہیں جو پشانی
 ہیں مع ہون اور کھی جو چھٹی تمام بدن کے اور شدت اختلاط میں کھی پیدا ہونے سے اور کھی جو ہر فرما نصف تو ہے جو عقل کث

مرکز بین دردم نوزادہ و دالہ اور شیلانہ نو تاکہ کچھ ہوا ہوگا۔ تمدن شراست کا اگر عہد کے چوبیس اوہ اہل پلوتھ اہل بن ہی اور اگر برون
 یح شر سہیف میں تمدن پیدا ہوا وہ دیکھ سلان بحاجب فوق: وہ کا علامات جو باعتبار مفعی گئے ماخوذ ہیں شمش کا امراض علامت
 میں جو خود باہر نکل آتا وہ دلیل ردی بر علامات مرد پر جو عقینب اور انہیں میں کے حال سے معلوم ہونے سے ہیں
 عقینب کا نرم ہونا دلیل بر ہی اس عیروج دم پیدا ہونا عقینب کے مرض حادہ ہوں۔ عقینب کا اور عقینب کی مسٹ جا اس مدت عزیز کی
 کا اور موت ہر دلیل ہی۔ اول مرض میں اختلاص ہر مطلق مرض پر دلالت کرتا ہی اور اگر اس مرض میں است ایجا ہی اگر صاحبہ میں
 ہی ہو علامات شدت پر یہ جو بواسطہ رحم رحم کے دریافت ہوتے ہیں رحم اور فرخ صورت کا بھی حادہ میں بہر نکل
 دلیل نوری بر علامات جو اس طرف سے کہ بدن کے ماخوذ فنون اطراف میں علامات بر ہی چند قسم کے ہیں: پہلے ذہن
 بعض فکر کیفیت اطراف کے جیسے اطراف کا سرد ہونا آخرت ہی حادہ سے باوجود کہ اطراف پر ہوں اور تپ پر ستور ثابت رہا
 اور آری سے علامت ردی ہی اگر امراض فرخ خواہ حیات فرخ میں بر اطراف چدران بد میں حیات حادہ میں جب بر اطراف مرد مطلق
 چرف کا ہونا ہی یا فرخ ہونا جہاں برت عزیز کی کا خذ اشقی کا غم غم طاری ہونا خذ اشقی کا غم غم طاری ہونا خذ اشقی کا غم غم طاری ہونا
 بعض اہل صحت ہوتی ہی کہ اولی مرض میں ہر بواسطہ حادہ ہوں۔ اس ہی طرح بلکہ ذوال بر اطراف کی تہر سے عقینب پنجاگے اور اگر
 عود نہ کرے۔ یہ سب امور دلیل ہیں کہ خون بدن کا ظاہر سے پھاگ کر باطن میں کب طرف جلا گیا ہی وہ سب کے ہر م اندر
 جسم کے موجودی۔ تہر رنگ ہونا غم اور ہون کی انگلیوں کا اور ناخن کے علامات ہلاکت کی ہی سبب رخ رنگ ہونا غم
 کا خواہ عقینب رنگ و فخر کیا وہ ممکن ہی یہ نسبت تہر رنگ ہونا ہے کہ ہر اگر بعد صبح ہو سائے خواہ عقینب ہوں۔ کیکے نکل
 اطراف خواہ تمام جسم میں یا جہاں سے ہیں موت فریب ہی اور نہ یک آپہو بھی ہی سبب کے نکل دلالت کرتا ہی صفت قوت نفسانی پر اور
 کوفت صفت چلرت عزیز ہی پر اور سنی اور عقینب رنگ فساد اور غم اختلاص ہر دلالت کرتا ہی سیاہ رنگ ہونا ہی صفت کوفت
 اور یہ صفت سرخی کیکے ہوتی۔ اور باہر اندر چند اور قسم کے علامات پیدا ہوں مرض کا ہلاکت سے بچ جانے کو مہر ہوگا اور جو
 ہر انسان صحت یعنی سے متغیر ہونے میں جس اریں صفت کہ وہ ساقط ہو جائیں گے۔ اسحاق اطراف اور غم کا عہد ہر دت باطن کے
 دلیل موت ہی۔ ہر اقامت علامات ردی کے ہر غم وضع اور شکل اطراف کی لحاظ کیے جاتے ہیں جیسے شیخ اور خوب باہر مہر
 ہنال کیکے شیخ ہو کہ وہ ضرور نکل کر تا ہی۔ کہ از عمر ہر زبان کے اور شدت ہی کی دلیل موت ہی علامت جو سونے اور جانے
 سے ماخوذ ہیں دن کو نڈ آتی اور رات کو نڈ آتی علامت جدید میں ہی۔ اور رات دن کی صفت نہ کیکے شب و روز کے
 ہوتے ہیں سے بہت بر ہی کیکے کہ جنونی کا سبب نشاد و باغ ہی کسی قسم کا نشاد کیون نہ دون بن اول روز ہونا اسلم نہ را
 یہ بہت امور عقینب نواب حیات میں بد ہیں مگر ابتدا میں اکثر ہوتے ہیں اور مضر نہیں ہوتے۔ یہ بات کا واقع ہونا ہر عقینب
 میں صفت ہو ردی ہی کیکے کہ یہ بات ہو جو صفت قوت کے پیدا ہونا ہی جو ہر صحت و دل کے اور جو صفت ہر
 کے ساتھ اختلاص عقل ہو اور اگر یہ صفت ہو جو صفت خلط ہار دے کہ ہونا ہی۔ زیادہ خذ اشقی اس مرض میں کیکے عقینب
 پیدا ہونا ہی اور دیکے ہر اور اطراف ہی واقع ہونا ہی ردی ہی جیسے جس میں کے بعد صفت اور سکون مرض میں پیدا ہونا
 علامات جو ہر متعینوں کے کا ہونے سے دریافت ہوں کیکے کے ہر شے چہا خواہ ہر سے شیخ کرنا ہر وقت ایسے حال کے

جیسے اپنے بدن خواہ کپڑوں سے کوئی نہ نینبا ہے خواہ دیوار سے کیے چھڑا کر ہی علامت زبون ہو اور اسکا سبب معلوم نہ کیا جا
 ردی کی بظرف و مانع کے ہو کہ اس وجہ سے ناموجود غشی نظر آتی ہے جب وہ بخارات انحر خواہ رطوبت جسے بظرف نہ آتی ہے
 علامات جو درد کے اعتبار سے دریافت ہوں وہ شہیدہ اشاک کے حیات مادہ میں علامت ردی ہو کہ ان علامات
 اشتراق شہیدہ اور درم علیہم ہست بلع ہشامہ کہتی ہے۔ اگر کسی عضو کا درد شدید ہو تو وہ فتنہ تجسس ہے اور کسی طرح کا انحرور کا
 باقی رہے اور کوئی سبب ہر کون درد کا ہو یہ علامت بھی ردی ہے علامات جو زور و زو ربات کرنے اور سکوت
 سے ماخوذ ہیں سکوت قوی بہت ہے علامت ہی اور کلام لہلہ اور غنیمت ہی علامت جمیدہ اور خلاف اسکا ردی ہی ہے۔ سکوت جو
 طبعانی ہو اگر وہ سانس بدلات کرتا ہے اور عضل زبان کی اشتراک اور غنیمت جسم کی اشتراک بہ دلیل ہی اور شرح خود بہ دلیل خود
 ہے بہ دلیل ہی کہ قیقل جو مہمہ کلام ہی وہ جاننا ہوتا ہے۔ مریض اگر صین بخران میں کلام کرے بہت اچھی علامت ہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ
 کہ مرد کو با کچھ رحمتا ابتدا سے ماہوس ہوا ہو اور کسی پیرتیرہ جزا ہوں کہ مہمہ نکالت نکالی۔ اور کثرت کلام مرد کو مگر کوئی دلیل ابتدائی
 نیندان اور نشانات عضل بہدونی ہی علامات جو حالات عقل سے دریافت ہوتے ہیں نیندان کے ہمراہ اگر کثرت
 حرکت اور سر میں محکم اور نیربان خواہ نختے میں محکم ہو بہتر ہے اور اگر نیندان میں سکون اور لطیمان ہو تامل نیندان ہی علامات
 جو حرکات مریض سے ماخوذ ہیں کثرت احتیاط اور کثرت تعلق علامت اچھی نیندان ہی اور زیادتی بخار بدلات کرتی ہے
 مریض کے سر کی طرف اٹھتا ہے۔ کونا اور ہمانا نڈا ہار کا اور پھر ہتھ جانا ہر ساعت کا علامت ہے جہاں کہ ہو جہاں کہ ب اور آنت نماط
 عضل اور غنیمت نفس اور خاق اور ذات الیہ کے پیدا ہوتا ہے گردنات الیہ میں اچھلا کودنا اور نیندان نہایت ردی ہی اس لیے کہ
 اس مرض میں اکثر نیندان اور غنیمت نفس پیدا ہوا ہے۔ وقت یہ حرکات پیدا ہوتے ہیں اگر کچھ ہی اور اسباب سے بھی
 ہوتے ہیں۔ اگر بعض حرکت سے بیماری ہو کہ یہ تکلف متحرک ہوں اور توشب اور ریلوں ہی اس نقل کے ہمراہ جو بھی
 ہے۔ ناسخ کا رنگ تیرہ ہو جاننا حضور موت بہ دلیل ہی۔ اگر غنیمت نیندان ہی علامت ردی ہے اور اگر جو بخران ہی کے ہو تو بہتر ہے
 یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ اگر مریض کو خوف موت زیادہ ہو یہ امر خافی اور خطر نیندان ہی علامات ماخوذہ جمالی اور لغزالی
 کے اعتبار سے جمالی اور لغزالی کی پیدا ہوا ہے اسطر جہر ہونی کو طبیعت اعضا سے عضلانی کو واسطہ دفع فضول کے
 حرکت دینی ہے ہر وہ عضو جس میں فضول جمع ہیں نخت ہو اور مادہ فضول کا قلیل اور موجب ہو اس دفع کی خندان حاجت نیندان ہوتی اگر
 عضو کو نخت نیندان کوئی ہو اور مادہ زیادہ ہو اسوقت دفع فضول کی ضرورت ہوتی ہے پھر اگر بدن انتقال حرارت طرف ہر وقت
 ہو اسوقت طبیعت کو اعانت دفع فضول پر مٹی ہے اسوقت وقوع تشلاب وغیرہ کا ردی نیندان ہو کہ اگر ذرات بھی ہوتی ہے کہ
 طبیعت ناخوشگوار ہوا ہے نیندان ہوتی ہوتی کہ نخت مادہ ضعف قوت کے اور یہ امر عمل ہی خندان و نیندان ہوا
 علامات باعتبار چیزوں کے جو مریض کو دکھائی دین اور نختاب میں بیماری اشیا دیکھتا ہے جو اس کے نظر سے
 مناسب ہوں ہیں مثلاً جگر بخران عرق سے ہونے والا ہے وہ خواب میں ہی دیکھتا ہے کہ جسم میں داخل ہوا ہو اور انا
 دخول پر عام کے ہی علامات ماخوذہ مجھوک اور پیاس سے اشتہا کا بظرف جو جاننا امراض غنیمت میں ردی ہے
 اور امراض مادہ میں بھی ردی ہے گرانہ نیندان ہی سببے امراض غنیمت میں۔ اور حاصل ہے کہ بظنان غنیمت و نیندان

ولادت کرتا ہی خواہ قوت نفسانی کی موت پر یا قوت طبی کی موت پر۔ اگر حیات محرقہ تین باس باطل ہو جاوے و دلیل مہیٰ خصوصاً اگر کزن یا
 باہ ہو جلتے اور باس باطل ہو تو کزن استحکام کا جو پر قانی استدلال پر محمول ہیں پریشان آئیں اذنا مع ششے ساتونین روز
 سے پہلے پڑا ہی اور ایلچ قتل اور فنج ماہہ کے اگر عرفان ہو ان اگر تدارک اس فنا و عرفانی کا اس سال سے پہلے سے جیسا کہ مستحق ہے
 گمان لباہری اور قیاس بھی متعلق اس قول کی سخت کاری یعنی کثرت ماہہ کی دفع ہو جائیگی۔ اور گھلا یہ حکم ہو کہ بحران قبل ساتونین روز کے جو کہ
 محو نمین ہو نا ہو جسے عرفان ہی ردی اور اگر عرفان بعد ساتونین روز کے ہو پھر ہی بحران بعد نمین کی واسطے جو ایک مرض متعلق ہے خطیر ہے
 ششہ اس کے بمرلو اور علامات سلاست حال مریض موجود نمون۔ اگر عرفان ہو تو ہر مہم خواہ نم خواہ چار مہم ہمراہ علامات محمودہ کے آثار
 ہو اور کوئی آفت بطرف بخیر خواہ صلابت اور درم نہ تو وہ محمود ہی اور اکثر بحران نام اس طریق سے واقع ہوتا ہے اور اس بحران کی علامت
 پر پشت چھ اعراض ہیں مرض کے پیدا ہونے ہی ولادت کرتی ہے اور مائی بر لہد کب ران کے خفت نمودی بلکہ اعراض میں زیادتی دلیل ہوتی
 ہے۔ نیمحو علامات روات عرفان کی ہے کہ صفراوی دست کثرت آئین اور جوش سفرا میں پیدا اور سوختہ اختلاط براز میں برآمد ہوں اور
 ششے وقت میں ہمارے مرنے کا خوف نفاذ ہوتا ہے ہر اگر اس سال با فضل جس سے نتیجہ کمال آدہ کا ہو جائے خواہ ایسے نانا انداز
 نامحکم سے برآمد ہو اور قوت بھی قوی ہائی ہے البتہ سخت مرض میں بہت جلد ہو جاتی ہے علامات جو ورموں سے ماخوذ
 ہیں جو قوت ہی ماہہ کی وہ ہے اور ام نہائیں ستھن میں ران اور درم اطراف پیدا ہوا آئین ترطبات زیادہ ہی نسبت اسکے کہ پہلے در
 پیدا ہو کر تپ بہر صفت عارض ہونی ہو اگرچہ پڑا ہی ہے۔ جو اور ام پنج گوش میں پیدا ہون اور کنگی انکی تیغ اور ریم سے نو دو کی
 روی ہوتے ہیں گریہ کہ بیدار ہو رہنے ورم کے کوئی اور استفرغ ماہہ کو دفع کرنے اور اگر تہ امور یوں اور نہ پختہ ہوا اور کنگہ نور
 بہر استفرغ قوی پیدا ہوا پھر اور ام کی روات تھین ہی اور فقط اور ام مذاکی نفع سے بھی فریفتہ ہونا چاہیے جو قوت ششے اور ام کا
 صلاخ خراج کی طرف سلام ہو اور تمام اختلاط نفع شو کہ اس وقت فقط نفع ورم کا دلیل خوبی پر نہیں ہو سکتا جسے اکثر ہی صورت واقع ہوتی
 ہے اور گمان اختلاط مرض کا ہوتا ہے اور سب اذنان مریض کو ہلاکت عارض ہوتی ہے۔ جو ہنسی اور ورم کہ نمود اور جو کہ پختہ جیسے
 وہ بھی ردی ہے مگر ہر دو بار بار آمد ہو کہ وہ علامت بہتر ہے اور قوت ملیبہ ہے پر ولادت کر گیا اور شیر جو کہ بیض لوگ اس بات کے خاکہ کرتے
 ہیں کہ وہ مہا ہنسی ششے برآمد ہو جو کہ پختہ جاتی ہیں ششے واسطے پھر ایسی خرابی اور ضرر متصور نہیں علامات جو پھوٹ و
 پھنسیوں وغیرہ سے ماخوذ ہیں اگر نحو ہسیا کی شکل کی ہنسی حیات حادہ میں برآمد ہوں بہت پر سلامت ہی اور اگر ہی
 نور شمر جائیں خواہ جو شش اور نور ان بلکہ ماہہ کا جو کثرت کے ہو دوسرے روز مریض مریضے گا۔ بہن کہ خور نکازنگانی نیری
 خواہ مہیٰ خواہ آسانی خواہ زردی بائل ہونا پڑا ہی گرد زردی سب بہن کتر اور سب تہا۔ بعض اہل اسے کہا ہے کہ اگر مریض کے زانو
 کوئی کڑھل کوسے سیاہ کے برآمد ہو اور اسکے گرد سرخی ہو بہت جلد مریضے گا اور اگر مہر برآمد ہونے اس اندک کے پاس روز
 تک زردہ رہے گا انکی موت کی علامت ہے ہی کہ عرف سرد بدن سے نکلے۔ یہی کہتے ہیں کہ اگر دو آئین ہر کسی اہل طرف گردنگی
 کوئی شوشل تخم بید انجیر کے مٹکلے اور اسکے ساتھ تمام بدن میں صفت بیض یعنی سپید دانے ہو غلبہ صفرا کے ہے جہاں میں مریض کو خواہ
 اگر چیزوں کے کھانے کی پیدا ہوگی اور سیونین روز مریض ہو۔ زبان ہر جو شور و ملک پیدا ہوتے ہیں انکا ذکر تفصیلی مریض خاصہ میں ہو چکا
 ہے۔ یہی کہا ہے کہ اگر تپ میں کسی قسم کی کیوں نبو گل اٹھلیوں میں دونوں باقر کے ورم سیاہ مثل دانہ شکر کے نما ہو اور اس ورم میں

در وقت پدید آمدن چرخه روزمره اسهال و اگر افی سر او رسات بھی اسے مرین کو مراض ہوتا ہے پھر باوجود ان امور کے اگر طبیعت نہ ہو
 اس طرح پیدا ہوتا ہے اور کسی اس طرح میں مواد اسائن اس قدر سبب ہوتا ہے کہ غیر معین اسرار کی ہونا کی علامات جو لرزہ لاحق
 ہونے سے ماحوذین لرزہ جو کہ برابر کسی پب شدہ میں گئے اور قوت ضعیف ہو ملک ہی اور بحال نبات قوت بیچ ہم اسے
 کا آنا تفریک کی وجہ لرزش کے تپ زائل ہونا چاہئین اور سب سے بدتر لرزہ کی جو باوجود غنای قوت اور عجم آنے کے اس کے بعد
 سفید واقع ہو کہ بعد اس کے تپ میں سکون پیدا ہوا اور اگر استفرغ اسے میں باوجود نبات قوت کے عارض ہونو دریافت ہوگا
 کہ غلط حرکت ہی کرنا اس قدر ہو کہ طبیعت اسکی دفع سے عاجزی اور یہ علامت مدی ہے۔ اور لرزہ کا ایک ہی مرتبہ عارض ہونا ہی اسکی طبیعت
 قول فضل اور حرکت ہی میں ہو سکتا جو طبیعت زائد کے عارض ہونا ہی خواہ کسی اور وجہ سے حکم استفرغ کا جو استفرغ مانع
 اور بیضی اسماں یا قوی وغیرہ سے اسکی علامت ہے کہ بعد نسیج مادہ کے واقع ہوا اور جس غلط کا کھانا ناسا ہی کو نکالے اور سبب
 واقع ہوا اور اس کے بعد سخت ہوا ہے۔ غلط کے تمام وکالی عمل جانے کے بدتر ہو استفرغ و دانی خواہ طبیعت ہی شیناخت ہی کہ وہ غلط
 ہو کہ وہ سے غلط نکلنے شروع ہون اور استفرغ مدی وہ ہی کہ کھو کہ استفرغ سے جرد اور خطا و چون سیاد یا غلط ہو برآمد ہو خواہ
 غلط ہون اور رضول کے دفع ہوا وہی حکم ہی کا بھی ہے۔ اگر استفرغ شروع ہو کر کسی کسے واجب ہی کہ اس کے اخراج کی اعانت ہو
 تفریح کی جائے۔ اگر غلط استفرغ میں ہوا وہ تو نسیج مادہ میں ہوا ہی اس کے فائدہ کا لگان میں ہو سکتا۔ استفرغ ضعیف اور قلیل عرق سے
 ہوا وہ رعاف وغیرہ سے دلالت کرنا ہی کہ طبیعت دفع مادہ کی طرف متحرک ہوئی کہ قادر دفع ہونو ہی ہر اگر اس کے ہمراہ علامات ہون
 موت ہر کرین گے اور اگر علامات بدنون طول مرض بر دلالت ہوگی اسکا ہم چھیننے کے عرق کا برآمد ہونا اچھا بحران ہوا
 عاودہ اور زمین جو طبیعت ہون اور آوارام چارہ میں اور اور ام احتالین بیان وجہ زیادتی عرق کا عرق کی افزائش یا بسبب قوت
 اور قوت یا بسبب قوت اشتداد و دفعہ کے اور نہ خلسہ نعت ماسک کے ہونو ہی زیادہ بسبب کہ جباری عرق کو سبب ہوا جاتین کی سبب اس میں
 ہونے کی وجہ سے اور کی عرق میں جو جرد و اشتداد ان امور کے ہونو ہی عرق کا یہی دستور کہ اگر پھر پھر اسے خوب بار بار دینا
 اور اگر بحال خود چھوڑ دیا جائے بند ہونا ہی بیان ان احتضا کا چھین عرق زیادہ برآمد ہونا ہی اور زمین کہ جس عضو میں مادہ
 مرض ہوتا ہی جس میں عرق زیادہ نکلتا ہی اور جس عضو میں مادہ مرض میں ہونا اس میں عرق بھی کم برآمد ہوتا ہی اور اسے طرح طرح
 اسباب بنیق مسام پیدا ہون ان میں بھی عرق کم نکلتا ہی اس طرح جس سبب ہر مرین سونا ہی اس جانب بھی عرق کم برآمد ہوتا ہی اسے
 کہ جو یہ اتصال زمین خواہ فرش کے اوپر مضغاف اور سنگی مسام پیدا ہونو ہی اور جارجزی اور اس کی خشک ہوتے ہیں کہ طبیعت کی
 روانی کو کم زمین ہونو ہی اور نہ اس طرف سے بیبا نکلتا ہی۔ بیشتر شے کی طرف جو احتضان سے بیسیہ شہ و غیرہ احتضین میں عرق زیادہ
 ہوتا ہی بسبب احتضانے الگی جانب کے بیسیہ سبز اور حباب اعالی سے سرد و گردن کے زیادہ نکلتا ہی بسبب اس نفل جسم
 خشکتر زمین یا وہ بیبا نکلتا ہی بیان ان وقتوں کا احتضین عرق زیادہ برآمد ہوا یا تم نوم اور خواب میں بسبب سردی
 کے عرق زیادہ برآمد ہونا ہی اس لیے کہ صرف ناروغز ہی کا رطوبات بدنی میں بوقت نوم کے زیادہ ہونا ہی اور یہی وجہ کہ لوٹنے
 کی نوم میں سخت ہونو ہی اور یہ امر حرکت مواد کا بطرف باطن کے ہی فقیر اطرف نے کہا ہی کہ عرق کثیر حالت نوم میں ہون و جو
 کسی اسے سبب کے جو سترم برآمد عرق کا ہو دلیل ہی کہ صاحب عرق نے غذا اس قدر رکھائی ہی کہ اسکا کھل میں ہونا ہی اور

تذوق

متداعزل سے زیادہ مہر اگر فضا اس قدر نکامی ہو اور عرق ہر وقت خواب کے برآمد ہو معلوم ہوگا کہ بدن اس شخص کا محتاج متفرغ ہوگا اور سبب اسکا یہی کہ عرق کثیر باوجود صحت قوت کے بدن اس کے کہادہ بین کثرت جو اور وہ مادہ مزاد رخی طبی کے ہونے کی علت اور یہ کثرت باسب قوت ہے ہوتی جیسے امتلا سے قریب سے منہ بہد کمانے کسی چیز کو امتلا اسوقت پیدا ہوا جس امتلا کو جو کہ اور ریاضت وضع کو ذمی ہی اور وہ ہینا جو خود بخود محض فعل طبیعت برآمد ہو وہ بھی اس امتلا کو وضع کرنا ہی یا امتلا سبب ہے کہ ہونے منہ غشوی فذامی سے مع ہوتے ہوتے موجب امتلا سے ہونے ہوں اور اس امتلا میں جب تک ایسا متفرغ ہو بدن کو خوب پاک کر دیا گیا ماس کے کوئی اور ترمیر کا فی نہیں ہوتی اور ہینا اسے امتلا میں فقط فرق اجزا منضولی کو وضع کرنا ہی اور باوجود قوت کے وہ اجزا طبیعت کا قبیل بھی ہوتے ہیں اور جو شرفا سہ ہوتی ہی اور اس شرح میں اس کے دشواری وہ بذریعہ عرق کے وضع نہیں ہوتی اور یہ شرح عرق کے ایسی امتلا میں طبیعت زیر با حفظ فاسدی ہو کہ ضمیمہ ہو جاتی ہی۔ یہ بھی جانتا ضرور ہی کہ بعد حرارت عسری تو کئی ہوتی ہو تھل ہوا کا مضمی ہو تا ہی اس لیے کہ قوت اجتماع سواد کی نہیں ہو جیتی ہی اور شوہر متوازی مادہ جو پیدا ہوا ہی ہر وقت تھل ہوا ہوتا ہی پس ہر وقت قوت حرارت خیزی عرق برآمد ہوگا اگر ایک اور اسباب مخالفت قوت کے مع ہوں اس واسطے عرق کو عندال طبیعت سے خارج کئے ہیں کہ وہ برآمد عرق کی یا توجہ امتلا کے ہوتی ہی یا سام میں زیادہ دست ہو اور باوجود قوت ہضم جید سے عاجز ہو خواہ حرکت شدید برطوبات کو رفیق کسے سے وکر ان ایام کا نہیں عرق زبان یا کہ برآمد ہو اکثر امراض لوی میں عرق سے یہ خواہ تیز رو زبر آمد ہوا ہی اور جو تھے دن یہ امراض کثیر بذریعہ عرق کے بحران پاتے ہیں کہ گناہ اور نار اور جو جب تیز ہو جن کئی کئی ہوا خواہ اکثر سون یا چوتیس دن روز بہت کم عرق برآمد ہوا ہو جو استدلال کے بذریعہ عرق کے وجود استدلال عرق کے یقین کہ بذریعہ پس کے عرق کا گرم اور سرد ہونا دریافت ہوتا ہی اور بذریعہ رنگ کے اسکا صاف اور زرد خواہ سبز ہونا معلوم ہو سکتا ہی اور پھلنے سے اسکا شیریں اور تلخ خواہ ترش ہونا اور باہت ہونا ہی اور سو گھٹنے سے یہ معلوم ہوتا ہی کہ وہی یا خوشبو وغیر ذلک اور زرد اسکا تریق کو ریح ہونے پر دلیل ہی اور مقدار امکانی کثرت اور قلت پر آگاہ کرتی ہی اور عمل عرق سے شلابیش اور پشت اس امر کو ظاہر کرنا ہی کہ ہوا سٹکے گا یا تھوڑا عمل کر عوقوت ہو جائیگا اور جس عضو سے زیادہ برآمد ہو مرض ایسی عسوں میں ہی۔ اور وقت برآمد ہونے عرق کا دلات کرنا ہی کہ ابتدا سے مرض ہی خواہ امتلا یا اختلاط اور انجام کار عرق کا اس بات پر دلیل ہی کہ سبب ہینا برآمد ہونے کے مرض میں خفت ہوتی ہی یا نہیں بلکہ اذ ہوا ہی کی اور زرد خواہ قشر ہو تو پیدا ہوا ہی عمیالات جو کیفیت سے ماخوذ ہیں سرد ہینا ہر وقت حرارت معی کے جو بہت ردی ہی خصوصاً اگر سرد اور گردن سے مطلق اور عرق مندر غشی ہوتا ہی اور اگر عرق سرد نہ ہو بھی مندر غشی ہی پر سرد عرق کو کیا ہو سکتا وہ بہترین امت عرق ہی کہ سوچو وہ غشی ہو دلیل ہی ذہنیکہ غشی آئندہ ہر دلات کرے۔ پھر اگر تپ شد ہو اور عرق سرد برآمد ہو موت قریب ہی اور عرق بار دہر دہر بقوت حرارت غریزی کے نہیں پیدا ہوا اس لیے کہ جب حرارت غریزی ساقط ہو جاتی ہی برطوبات کی حفاظت نہیں کر سکتی بلکہ برطوبات کو چھوڑتی ہی پس برطوبات کو مشرق کر دینی ہی اور حرارت غریبی کو پورے ان برطوبات میں تیز پیدا ہوتی ہی ہر جب حرارت غریزی ہمارا سے سے پیدا ہو جاتی ہی ہمارا اپنی کیفیت اصلی پر اگر سرد ہو جاتے ہیں عرق جو حرکت کر کے رکھنے ردی ہی اور عرق کثیر طول مرض ہر دلات کرنا ہی جو کثرت مادہ کے اور اسے مریض کو فصد اور اسماں اور پھینک کے غیہ

نہیں ہی بکوجنہ نرم اور میٹھی۔ بعد برآمد ہونے عرق کے اگر سخت مرض میں منوطا مستحب نہیں ہرچہ اگر کوبہ شرح عرق کے
مرض کی اذیت زیادہ ہوگی عیلاست رومی ہی اگرچہ تمام بدن میں عرق برآمد تو عرق شائع ہو مشرق ہو نام بدن میں اگر ایسے مرض میں برآمد ہو
رومی ہی کثرت زیادہ ہر دلات کرنا ہی۔ مگر ایک سبب عرق کا رطوبت ہوگی جو با برش کثیرین زونی ہی۔ اس وقت عرق بدن ہوا
روایت کے ایک روایت نسبت اس عرق کے روایت کی جو حرارت قوی اور کثرت اخلاط سے پیدا ہو بہت کم ہی اگر کثرت اور
عرق کی ہو کہ اولان تب پیدا ہوتی ہی اور تب میں طول ہوتا ہی اگرچہ عرق کے پھر ہری عارض ہو بہت نہیں ہی بلکہ رومی ہی اس واسطے
کہ اقتصر اور کولات انتشار غلط رہی ہر ہوتی ہی جو موزی ہو بدن میں اور عرق کا برآمد ہونا اس بات پر دلیل ہوتا ہی کہ جو عرق کے
متغیر بدن کا مادہ موزی سے ہوا بلکہ اخلاط رومی سے جقدر ایسی شیمی کی اس کی حدت قوت کی ہی ہو ہونے رطوبت کے
مع شغل گئی اور اسکا مثل بذریعہ عرق کے ہو گیا اور عرق باقتصر یہ اس پر دلات کرنا ہی کہ مادہ کثیر ہو اب نہیں ہی کہ ممکن ہنہ
عرق سے اسکا مثل ہو جائے۔ جو قوت اور دشمنین منت پیدا ہو اور پینا ہی پر مٹھو اس عرق برآمد ہو یہ عیلاست نون
پھر اگر کثرت ساقط ہو جائے سوت واقع ہوگی۔ عرق بہتر جس کے ذریعہ بکجران تام اور جدید واقع ہونا ہی وہی عرق سے
جو برآمد بکجران واقع ہو اور تمام بدن میں برآمد ہو اور بہت سائیکے اور بعد برآمد ہونے کے مریض کو سخت معلوم ہوا اور کثرت
جو دت اور خونی میں وہ عرق ہی کہ اگرچہ تمام بدن میں برآمد ہو کر اس کے ہونے سے سخت مریض کو پیدا ہو۔ سنا صمد ہی کہ عرق کی حرارت
اور بدت کی کیفیت اور اس کے رنگ اور پورہ انداز اور مت دار کثرت اور قلت اور زیادہ شرح کو ابتدا ہی با ابتدا اور اسکا انداز
جو چیز ہر عرق کے تب وغیرہ سے ہو اسکی قوت اور ضعف اور کیفیت بعد برآمد ہونے عرق کے سخت اور قتل سے ہوا اور
اسو کا مایا کو ناضر و رومی اور نہیں اور برادر حکم کا ہی۔ یہ بھی جانتا ضرور ہی کہ جو شخص مرض سے نفعیہ ہوا ہی اس کے بدن سے
عرق کثرت نکلا ہی بہت بجا ہے سواد کے اور اگر ضعیف اسکی بجا ہے کہ جہاں عیلاست جو نبض کی بہت
سے ماخوذ ہیں نبض طریقی اور نئی اور نشاری جو شدید ہونشا ریت میں خواہ جس نبض کی وجہت زیادہ ہو رومی ہی اور غزل
بر وقت ضعف کے رومی ہی۔ اختلاف نبض کا حسین انقطاع شدید ہو اور حرکات نبضت ہو کہ تدارک اس ضعف کا ایک
نبض واحد جو نہایت قوی ہو اس طرح ہر ہو کہ یہ نبض قوی متصل اور مضہ توی سے نوبہا اوقات بعد میں یہ تدارک پیدا ہو
اختلاف بر ہی اور رومی ہی۔ کہتے ہیں کہ اگر کلا میں طرف کی نبض متواتر ہو اور ذہنی تفاوت اور عمدہ ضعف بھی ہو دلیل رومی
ہی۔ یہ بھی جانتا ضرور ہی کہ اکثر آدمیوں کی نبض طبعی مختلف رومی ہوتی جو حال کدہ مریض نہیں ہونے لہذا اسکی تفاوت
بھی وجہ ہی ورنہ غلط واقع ہوگا حکم کہ یہ پھوٹنے کے سرسام و سوزی خواہ منراوی اور درم ہو کہ جن برات نماہ
ہوا اور اور درم بوزیر شریعت واقع ہوں ان سب کا بکجران نام بذریعہ رعات کے ہوتا ہی۔ سرسام کے رعات میں کسی شخص کی تفسیر
کی خصوصیتیں ہو ان اور درم ہی اسکی رعات اسکی شخص سے ہونا ہی جو عضو تورم کے سیدہ میں اور قریب ہر سے
اور رعات محرق ہیں بکجران بذریعہ رعات کے ہونا ہی مگر کسی شخص کی تفسیر میں نہیں ہی۔ اور ذات الریہ کا بکجران رعات سے نہیں ہی
اور ذات الجنب کا بکجران سوسطی کہ بذریعہ رعات اور نفث کے بھی ہوتا ہی۔ اور حلالہ نام کا بکجران بھی کسی رعات سے ہوا کہ
ایسے رعات نافع اسکی دی جو ایلم افراد سے نطق ایام میں مثل باج سات نو وغیرہ کے ہوا کہ ترہ سے روز واقع ہوتا ہی۔

اگر تیرے اور پانچ بچوں اور ساتویں اور نویں روز نینک ہوتا ہے۔ اگر فریہ رفاغ کے بعد سبھی کی وی ہو اور یہی وی رہاقت ہو جائے کہ
 رعاف تندرہ ہوگا مگر ضمیمہ اور خفیت ہونے والی ہو تو سبب لیم بقراط کے اعانت رفاغ کی گئی جیسا ہے اس طرح کہ کب گرم ہوتا ہے
 اور کب سرد کن جیسے اگر رعاف ہو کہ رعاف مفرط ہی آپ سرد کے ذریعے ہو کہ ان سبب فرخاؤد مجر شہر رعاف ہر اس طسوت
 جس تختے سے رعاف ہو رہا ہی لگا میں گے تاکہ انار قریب حاصل ہو۔ عہد رعاف وہی ہی جو بطرف جانب ڈون کے واقع ہو اور رعاف
 رعاف کا رعاف اس قدر اچھا نہیں ہے۔ غائب اور لائق تر اور ام واسطے رعاف کے وہ بین کہ جوان سے اوپر ہوں تاکہ وہ
 درہر کے قریب ہوں اور مٹنی اور جو درم سلب اور سخت کہ قریب نمبر کے ہو گیا ہو اور سبت دون کا ہو گیا ہو اس میں سیدریم سبب سے اور سبب
 جانے کی ہوتی ہے اور عمر ان ذریعہ رعاف اسکا سین ہوتا ہے اور کسی قسم کا بخوان۔ ایسا جو درم بار کو داغ بین ہو اور رعاف لریں
 سرد ان ذریعہ رعاف کے سین ہو اور لائل جو رعاف سے ماخوذ بین رعاف تسلیل تری اور اس شہرہ وی رعاف فریہ کی
 زمین خون سیاہ برآمد ہو اور خون سرخ کا رعاف تندرہ وی ہونا کی خصوصیت جب سردی بین کہک ہو۔ جو رعاف جو دمون رونا
 واقع ہو دولت دشواری جسم ان پر کر لگا۔ بعد ان حید ذریعہ رعاف کے وہی ہی جو ساق و دون میں واقع ہو اور لائل
 جو چھینک سے ماخوذ بین جینک اگر زمانہ نئی میں آئے بہتر ہی اور اوائل مرض میں جینک دلالت نکام کی ہے اگر کسی سلسلہ
 علاج پر احکام ہر ازہ کے کتاب اول میں نے ان جگہات میں گفتار عام پر نسبت ہر ازہ کے باختمبار ہو چکی ہے اور اب
 کلام طو لانی جیسا مناسب بحال امراض مادہ وی سبب ہر ازہ کے کہ حاضرہ روی۔ اور پو بھی جانا خاصہ فریہ کی
 جس میں رعاف کے بدن سے عرق کثیر برآمد ہو جائے اسکا بخوان نام ذریعہ اسماں کے زمین جو تا حالات ماخوذ ہر ازہ کے
 اختلاف الوان ہر ازہ سے نکلے اسے فضول کے سبب رنگ مختلف ہوں دو وقت بہتر ہے۔ اول قویہ اسماں بخوانی اور ذریعہ
 نفع کے ہر ازہ بخوان جید واقع ہو اور اس میں علامات مودہ مودی پائی جاتی ہیں۔ دوسرے بعد چہینے اسماں کے جو سبب اخلاط مختلف
 کی ہے اگر ہر ازہ رنگ مختلف ہو وہی اچھا ہے اور دونوں صورتوں میں اختلاف لون ہر ازہ سے بدن کے صفات ہونے اور
 نتیجہ پر دلالت ہوتی اور سبب کی جاتی ہے۔ سولہ سے دونوں وقت کے اور سبب اوقات میں اختلاف لون ہر ازہ اسحاق اور
 ذوبان اور کثرت اخلاط فاسدہ پر دلالت کرنا ہے۔ ہر ازہ متضخ جو ہر ازہ کو ن کے اور رعاف ہر ازہ کے جو جو وقت
 ولادت خوا قبل کما نے فدا کے لٹ کے اپنے فضول ہر ازہ وی دفع کرتے ہیں امراض ہر ازہ وی ہے۔ ذرہ ہر ازہ جس پر صرف ہر ازہ
 غالب ہر اول مرض میں دلالت غلبہ سردی ہے کہ اگر فریہ اور فریہ اور آخر میں جب زمانہ اخلاط کا ہو اب ہر ازہ دلالت کرنا ہے کہ ہر ازہ فریہ
 ہو اور اسے دلیل جب ہے کہ ہر ازہ سردی کثرت کھلی ہے اور مرض میں سخت حاصل ہو خلاصت روی ہے سبب اسکا کثیر ہر
 علامات روی کے اور سبب متوط وقت کے فریہ کے اس سے سخت مرض میں پیدا ہونو دلیل ہوتی ہے اگر چہ ہی غلبہ کی ہو جیسے
 ایسے ہر ازہ کی رو اہت مخصوص جی لازہ سے زمین ہے۔ جس پر الیہ جگہا ہست پیدا ہو اور کسی جو سبب چہینے کا استعمال
 ہونا ہو ذوبان اور رعاف اس کے پہلے ہر اول ہوتا ہے اور یہ دلیل ہے کہ اسکا زمین ہی اسلئے کہ مودہ کی پہلے
 سے ہی ہر ازہ میں پیدا ہوتی ہے اور جو وقت ہر ازہ میں کوئی شیخی سردی سے زمین سے پہلے ہر ازہ کی اور ذریعہ ہر ازہ
 ہو جائے اور ہر ازہ غالب ہو اور یہ سبب امور رعاف مادہ بین ہونے ہیں ایسا ہر ازہ ملک ہے جس میں اسماں کے ہر ازہ میں گور ہر ازہ کے

ایک شوق بڑھ جائے دریافت کرنا چاہیے کہ یہ صدمہ بجز کالی اور اسکا ناصدہ کہ لذت ایمن ہو تا ہی اور براز بست جلد برآمد ہو تا ہی اور کوی
 سماہی صدمہ چون آئینہ شش براز کے ہو تا ہی اور یہ صدمہ بجز سردی رودی ہو تا ہی جو وقت براز میں سے نکلے نرس کے ایسے براز ہو جاتا ہے
 امراض میں ایسا بڑھ سکنا ہو تا ہی بیان احکام جو قوت سے متعلق ہیں قی کا بیان بھی کتاب اول سے فن کلیات میں ہو چکا
 لکن اس مقام پر بھی بعض احکام قوت کے بیان ہو چکے خواہ احکام جدید کا ذکر ضرور بجز پیش کردہ مناسب مقام کے ہوں۔ قی کا نام ہند
 ہی ہے جو مرکب غلط بنو اور صفر سے جو بظہیر کے دو خون میں خوب آمیزش ہو اور بہت غلط القوام ہو اور حقد رقی صرف سے بننے لگتی ہے
 جلی کی ہر آئینہ زنون ہی ایسے کہ کھنص مفر ذی شدت حدارت پر دلالت کرتی ہے اور نرس لمبی شدت بروزت پر عمل لگاتا ہے جو
 قی سے ماحوظ ہیں چکارنگ مخالف مادی قوت کے رنگ کے شکارنگ قی کا سپہ پانی ہو خواہ زرد ہو یا ہی قی رودی یا
 ملافت رنگ قی مادی کی یہ رنگ ہیں جیسے ہنر خواہ کرانی خصوصاً اگر نشین سے ہو ہو خواہ ہنر کا رنگ ہو خواہ اسرقانی ہو خواہ ہنر
 رنگ ہو اور سب سے ہر ترقی زنگاری اور سیاہ بالخصوص۔ اگر قی کے ہمراہ مریض کے بدن میں تشنج پیدا ہو تو وقت قتل کرتی ہے اگر
 قوت مریض کی قوی ہو کہ وہ دن تک بقاے حیات کی امید ہو سکتی ہے۔ لیکن طبیب کو لحاظ اسکا ہنر وہی کہ رنگ قی کا کسی
 ہی کو لے کر جو سے ہنر سیاہ ہونا ہو۔ اگر اگر تہہ قی کو نہ مین یہ سب انوان مختلف برآمد ہوں وہ قی نسبت ددی ہی ہے
 ہر وقت ہر طرح کی رودی ہے۔ اور خالص ایک حسب طاقی قی ہی رودی ہے جیسا اوپر مذکور ہوا بیان احکام کا جو بول سے
 متعلق ہیں سے ہنر سب سے احکام کی بول کے فن اول کتاب اول میں جہاں بیان اعراض کاری بیان کر دئے ہیں اور اب
 اس مقام پر بعض احکام مذکورہ بالا اور علاوہ ان کے اور بھی احکام بول جو مناسب اس مقام کے ہیں ذکر ہوتے ہیں۔ پہلے ہم کہتے
 ہیں کہ اگر بول میں علامات نضح کے ہوتے جہاں خواہ نضح قوی کے علامات معقود ہوں خواہ بلاک مریض کا عمل کرنا ضرور زمین
 ایسے کہ اکثر ایسی صورت میں مریض کو خلاص کسی اور استفرغ کے ذریعہ سے جو بوج قوت کے واقع ہو جاتا ہے کہ اس متعلق
 اختلاف ہوتا اور ختام سب مغل جانتے ہیں اور کبھی کبھی غلط مرض کا اگر علت زیادہ ہے بھی ہو جاتا ہے اور کبھی بحران مزہیزان کے واقع ہونا
 ضرور ہوتا کہ اس غلطی میں روارت شدید ہو کر یا ہنر غلاب ہونا نضح کا بول میں اکثر علامت رودی ہی اور دلالت کرتا ہے قوت بد مرض کے اور
 اکثر دلالت ہو سکتی ہے کہ مرض میں طول ضرور ہو گا۔ اسی طرح بول رنگ صحیح آدمی کے حالت مرض میں باقی رہنے اور طاقی
 زیادہ ہونا اور انحصار اسی حالت میں گذر جائیں۔ جو بول زمانہ تیز مرض میں تیس رہا ہو جائے اور تیز اسکا روز تیز تر ہوا ہو وہ نسبت
 اسکی ہے۔ کبھی بول امراض وہابی میں جن صدمت اور قوام اور لون اور رسوب میں طبی ہو تا ہی اور مرض قریب بسلاکت پہنچ جاتا ہے
 یہ بھی جانتا ضرور ہے کہ اکثر اوقات بیمار کے بول رودی ہونے میں تو اقم خون اور رسوب میں و نیز دیگر علامات روارت بول
 سے ظاہر ہوتے ہیں کہ سب اس خرابی کا دفع بحالی ہو تا ہی خصوصاً امراض خادہ میں جو سبب بجز اور نواسی بول کے ہوا ہیں
 علامات جو بول کی قلت اور کثرت پر مبنی ہیں جو شخص ایک مرتبہ تھوڑا پیشاب کرے اور دوسری بار بہت اور کثرت
 مریض میں بول کے عارض ہو یہ علامت بدی اور سیات مادہ میں اسن علامت کو دلالت ہوتی ہے کہ طبیعت کو سب تھوڑی
 ہمارہ مشدود اتنی ہے کہ کبھی مرض غالب ہوتا ہے اور فضول متبہ ہو جاتا ہے جن اور کبھی طبیعت غالب ہو کر حشران فضول بزرگ
 بول کے کہتی ہے۔ اسی طرح کیفیت بول کی قلت اور کثرت میں غلاظت یا دہر لیسل ہوا ہے کہ مادہ ہذا پیشواری نضح کو قبول

سیاہ چند روز بعد از آن کم ہوا کہ وہ کئی روز ایسی حالت نکلتا ہے کہ رگتوں میں سیاہ اور امراض میں غلیظ ہو کر برائی ہو کر بول سیاہ
 باہل برقت اور لطافت ہو اور اگر کین نقل متعلق ہوتی ہے وہ سڑک میں ٹھہرا ہے اور وہ اس کی تیز ہوا اور نکلوان غلظتوں کا بول میں امراض
 نساؤ کے ہونے اور غلظتوں کی خبر دے گا۔ عمدہ احوال میں بول سیاہ کا یہ ہے کہ عرفات خون سیاہ ہے وہ دلالت
 کرتا ہے کہ وہ تیز اور غالب ہے اور کثرت سے بول کے ہمراہ عرق بھی ہوتا ہے۔ اس کے برآوردہ تازہ بول ہر ایک جہازت بہت کم
 ہوتا ہے۔ جہازت غلیظ ہو اور بول متعلق اور سادہ کے دفع اور عرق سے غلظتیں ہر وہاں ہوتی ہیں اگر اس بول سیاہ کے ہمراہ (جس میں کوئی
 شکر متعلق گول اور مروڑی مضمحل اور سادہ کے معنی متعلق کسی قسم کی ہونے اور نہ وہ زمین میں اور نرم شرابیت کے پیچھے اور عرق سفید بار
 موت مریش پر دلیل ہے اور اس طرح کا نمہ و شربت میں شکر چھوڑا اور اس طرح کا عرق منصف قوت پر دلیل ہوتا ہے۔ بول رشقی
 لائی ہوئی سیاہ ہے جو ہنہ رقت کے طول مرض پر اور ہر سواد کے درازت یہ دلالت کرتا ہے۔ وہ بھی کہتے ہیں کہ بول سیاہ اور
 لطیف جس شخص کے راہ اور بول سے خواہش تمام کی ہو تو یہ امر باہجہ۔ بول سیاہ اور فرق جو قوت سخیل یا شکر جو مایہ اور غلظت
 بھی نمودار ہو اور باہر رقت مریش کو پیدا ہو جبکہ کے مرض پر دلالت کرتا ہے کہ یہ غلیظ ہے کہ یہ غیر اوسا۔ اس کا عرق
 سے بطرف غلظت کے اور سواد سے بطرف شکریت کے ہوا ہے نقصان حسرات اور وقوع ہضم پر دلیل ہے اور نقصان حرار
 اور سردی آہنم کے ہمراہ ہونے کے بعد عرق امراض کی تو حسب ہی اور میان مفرد مرض کی کثرت نہیں ہوتی۔ لیکن کوئی نساؤ ہو کہ سردی
 ایسا جاسے کہ وہ ایسی کماقتیں نہیں ہو سکتا اور ہر سواد کے ساتھ واقع ہونے میں ہکا اگر یہ نساؤ باعدت ہو بہت جلد دیکھتی ہے
 درم پیدا کرے گا۔ وہ بول سیاہ جو حیات نساؤ میں نمودار ہوا اور زمانہ طول میں حیات ہو اور اس کے ہمراہ درم سردی گردن
 ہی ہو جو جو زوال عقل پر رفتہ رفتہ دلیل ہے کہ جو رات میں بول بہ نسبت مردوں کے اہل ہونا ہے اور غلظت باخودہ حمرت
 بول سے امراض حادہ ہیں جو قوت بول بیخ میں رقت ہو اور دیگر غلظتوں سے بول کے ساتھ ہر ایک جہازت میں حیات کے ہونا
 ہونے پر دلالت کرتا ہے اور غلظتوں کی ہونے تو سرعت موت پر دلیل ہے۔ مگر حال میں التباب شدید پر دلالت اس کی ضروری ہے۔ رقت
 بول ہم سردی کے امراض حادہ میں درم اور غلظتوں عقل پر دلیل ہے۔ بول سخی غلیظ امراض حادہ میں اگر نمودار ہوا اور تھوڑا
 ابوی ہو برآمد ہو نظر ناک ہی اسلئے کہ ایسا بول حسرات شدید اور اضطراب ہر دینہ حرطیت پر دلیل ہے۔ لیکن اگر کثرت برآمد ہو
 اور نقل زیادہ ہو دلالت کرتا ہے کہ نساؤ مرض کو طبیعت سے متفرق کر دیا خصوصاً حیات تکملہ میں۔ محض خون کا ہر تازہ امراض حادہ میں
 قابل ہی اس سواد کے کہ نساؤ سے شدید خون پر دلالت کرتا ہے کہ زمین تیزی اور غلیظان ہی اور سادہ ہی بول سے عرق اس وقت غلظت
 کا ہونا ہے جو سبب اتلا سے تمام وین قلب کے پیدا ہوا ہے اگر یہ خون بطرف قلب کے متوجہ ہو اور سادہ کا جو غلظت ہو مایہ اگر اسکا بلان
 واقع ہے کہ بول میں ثبات سرخ نساؤ و ریات امحالی ہون، لیکن اگر غلظت پیدا ہو جاسے بعد اس کے نقل بکرت اپنا جہازت نہیں ہوسکتا
 اور درم سردی ہو جو طول مرض ہوان کا سبب ہے کہ نساؤ عارضی کے قول فیج نہیں کرنا اس آہت سے ابتدا میں غلظت نساؤ اور جب غلظت ہوان
 رتوں بہرمت پیدا ہوا اسکا بحران ہر دینہ عرق کے ہونا اسلئے کہ نساؤ بطرف عرق کے باہل ہی اور تیزی بول میں شاپ بول پر قاتی کے
 ہونا کہ فرق زمین اور بول پر قاتی میں وہی کہ بول کپڑے کو رنگین نہیں کرنا خلاصہ یہ ہے کہ بول سرخ جیسا نقل بھی سرخ ہونے عام اور غلظت پر
 دلالت کرتا ہے اور طول مرض پر بھی اسلئے ہونا ہے خصوصاً سردی جو قوت شدید ہوا اور باہل کبر ورت ہو۔ بول اس وقت بھی حادہ ہونا

سوقت بل بسیار با پیدی روجا کے روی اسی طے کہ پید ہو یا شستہ کا سر کی طرف مسوا دہہرولات کرتا ہی اور سیاہ ہونا اسکا
 تیری کیفیت مرض پر علامت جو رسوب کا ماخوذ ہیں جو رسوب کا اسکا قوام اور رنگ ایسا مختلف ہو جو کثرت مغلظت اقلظت
 ہرولات کرے روی اور نہایت روی اور سب ہی جیکے اجزا چوٹے چوٹے ہون کہ یہ رسوب اس بات ہرولات کرتا ہی کہ کثرت
 رخ ماہہ پر جیتہ درجوں کا کثرت چوٹے ہونے سلاست ہے پکنا ہونا رسوب کا اگر خونی حال ہرولات کرتی ہی عینت بیاض کے کہ کثرت
 جیکے بل من نقل پکنا ہونہن رضای اور جیکے نقل سپید ہو مر جانی بیش بلکہ نیش ثقلت ہو اور حسبہ اس کے برائے ہون اسیطے
 کہ قوام کی درستی سے قابلیت معنی کی زیادہ بہر ہوتی ہی ہیست درست رنگ کے ایسا سلاست نقل و لالت کرتی ہی کہ مغلظت مرض سے
 لایان تاثیر میں ہونے جیسے کہ رسوب چوٹے اجزا چوٹے چوٹے ہون ہونہن و لالت کر نیگے کہ کثرت نے اہنا نقل رسوب میں زیادہ کیا
 اور مرض نے عین کہ نقل نہیں کیا۔ رسوب جو بلو گت اور نین کے ہون کہ اسکی پیدی میں ایشیا ہونی کی اسبشس زیادہ ہو بہت روی ہی اور
 خارج ملطبت سے ہی۔ رسوب خام ہی روی ہی۔ جس رسوب کی فوقانی جانب باریک اور متحرک جو انفسل ہی انس رسوب سے
 جیکی اوہو جانب سطح اور سبہ جو اور اسی رسوب متحرک کو زیادہ و لالت اس بات ہی کہ مرض کا مٹی قریب ہی اور مرض حادی جس
 رسوب سے پہلے رقت بول نہ ہو او نقل منقود و نولکدہ ابتدا سے سو جو و لالت کرتا ہی اس بات پر کہ مغلظت میں کثرت ہی کہ اسبہ و لالت
 نہیں ہی کہ مغلظت میں نفع ہی بلکہ نفع سوقت دریافت ہوتا ہی کہ رسوب بعد زمانہ نفع کے آتے اور ابتدا میں بول مستقیم ہو اور پہلے
 رسوب کہ ہوتا ہو اور بعد نفع کے زیادہ ہوا ہو اور حسبہ تک یہ مین ہون و لالت ہی ہوگی کہ ماہہ مغلظت اور نیش کثرت ہی اور مرض ہی نقل
 ہی۔ اسے طرح رنگ میں زیادہ ہونہن رسوب کے خبریت اور نفع ہرولات نہیں کرتی اور کبھی زیادہ ہی رنگ کی کثرت ہی اور نشت
 حرارت اور کثرت ہی کہ پید ہوتی ہی اسیطے کہ بھوک مین رنگ بول کا بڑ حسبہ نام ہی اور نقل کہہ جو جب آئی۔ رسوب سے
 کثرت خون اور نفع کی تانیہ ہرولات کرتا ہی اور مگر رسوب سے رخ کے حیات عموقہن کہ اوہم ہی باجا ہا ہی اگر رسوب سے
 ہا میں ان برابر باجا ہے مرض میں طوکا اور حران کی امید آمدن تک نونگی ایسا رسوب سے جو مطلق ہو اور اسکو میلان اوہو جانب جو
 جو وقت لطیف بول میں باجا ہے امراض حادہ میں اختلا مقل ہرولات کرتا ہی پھر اگر ایسا رسوب جو مطلق ہو تو کثرت ہلاکت کا ہی
 اور اگر قوام بول کا مغلظت ہو یا شرمع جو اور رسوب متعلق ہنسنے لگے اور سفید ہو تا جاے سلامت مرض میں مدلیل ہوگا۔ جو رسوب
 بچل بارہ گوشت کے حیات حادہ میں ہونہن و لالت نفع کے پیدا ہو اس بات پر مدلیل کہ اہنا سے کت کہ کرتا ہی اور گردہ سے مین
 اور اگر اسوقت نفع موجود ہو اور ہا ہی نوجو اہنا کو گھلا دے سے حالات گردہ پیرسیا امراض گردہ میں بیان ہوا و لالت کر لگا۔ جو رسوب
 شاہہ چھلی کے ہوگون کے سفید اور سخت جو اور خلاست نفع کی نوا اور می حادہ جو دریافت کرنا چاہیے کہ کثرت ہے اور کثرت
 اور رگون کو چھلایا۔ اگر مین ہون تو یہ جھلکے شانہ کے جانا چاہیے۔ رسوب نخال ہنسنے بچل ہو ہی کے ہی شانہ کے
 ہنسنے ہرولات کرتا ہی اور اس بات پر کہ تہ اندر اور عرق جن سے مطلق ہی۔ اور فرق درمیان اس رسوب کے جو شہہ پوسٹ
 ہی کی ہو در درمیان رسوب نخال کے ہی کہ نخال میں باجوہ و لالت امشانہ کے نفع بول اور خلاست قوام ہی ہوتی ہو علامت
 چھکا اعتبار چند احوال کے اجتماع سے حسبہ و لالت کے لون اور قوام وغیرہ سے ہوتا ہی
 اول آن علامت کا چھٹی بول سے مذکور ہوتا ہی۔ بول ہی وہ بول ہی جیکارنگ اور قوام شاہہ بول کے ہو اور یہ بول اگر حسبہ

روی تو لیکن جبوقت اور دلک سلامت پر دلیل کہیں اس بول سے بکہ اندیشہ نہیں۔ ان اگر رسوب بڑی ہو تو نہایت رومی کی
 غلامی سے یہ بول کہ رسوب خالص بڑی رومی ہے اور وہ ایسا ہوتا ہے کہ قتل کے رنگ میں ہر ذی اور سہمی جی بولی نظر آتی ہے
 جبوقت بڑی عمد بول سیاہ کے پیدا ہوا دلیل خوبی کی ایک مہیا حکیم روغن سے لکھا ہے بڑی میں سے بکہ برتر ہے یہ ایک ایسا
 مرض میں جو اور جبوقت و لائل روات کے موجود ہوں اور جسے دن بول بڑی مہیا بولن کے تھتے روز ہر جہاں کی
 خوبصورتی اور برون علامات رومی کے ساتھ برون روز جو بول دفعہ نمونہ سے تفریح پر کہ علامات رومی پیدا کرے امراض حادہ میں
 موت پر دلیل یہ اسلئے کہ یہ بول متوطن قوت پر دلیل ہوتا ہے جو دفعہ پوزندہ موت اعراض کے پیدا ہو۔ بول دہمی بیشتر احتمالاً
 پر دلیل مونا کی اسلئے کہ یہ بول مویشنگی کے پیدا ہوتا ہے۔ جس بول میں خون کے رنگ نکالے گئے جی حادہ میں ہر آدمی میں
 اگر اس کے جراثیم کی پیدا ہو علامات رومی ہی ہر اگر سیاہی بھی لیکے ساتھ جو بہت رومی ہے خون کا میثاب جی حادہ میں ہر آدمی میں
 شدت اور استراق اور شگافے اور غرض اور ان رنگوں کے جو ہام حادہ اول مقب بین نہیں ہوتا اور خون کا سبب ہونا جو بہت شدت
 حرارت کے ہوتا ہے۔ بول پیدا اور قوت میں نہ پختہ نہیں اور صحابہ طے لکھ اید سا ہو اور اسکا رنگ زرد ہو جسے بڑی عظیم ہر وقت
 کرنا ہی اسلئے کہ استولات ہنظر اب اور شدت تیزی ادا ہر ہوتی ہے۔ بول سیاہ رقیق کے حکم ختم فصل سابق میں نسبت
 انکسارت جان ہو چکے۔ بول رقیق اشتر اندکے حیات حادہ میں جبوقت تفریح بظرف سپیدی اور غلظت کے ہوجانے بعد اسکا
 سنگد رباتی سے اور تیرہ رنگ مثل بول شکر اور برون شکر نکلتا شرح ہو اور سیداری اور رقیق جی جو دو خون چانکے نتیجہ پر
 دلیل ہوتا ہے کہ اس کے بعد موت واقع ہوتی ہے جو شکر علامات حادہ ان علامات پر غالب ہونے اسلئے کہ بول اشتر میں قوت
 برون شگافہ صفا صفا وی اور حادہ کے نہیں ہوتی اور اس میں غلظت اور نرمی برون صورت مرض کے پیدا نہیں ہوتی اور برون اسکا
 کہ نظریہ اس احوال ادا میں ہو۔ بعض ایسا کہ قول کی کو خونی رنگ کا بول چہ شدت دار میں محمود ہا ہر نہایت رومی جو خصوصاً اگر کموم کو
 مرض عرق اس کا بھی ہو علامت اور یہ جو کیفیت حرج بول سے ماخوذ ہیں جبوقت وہ بعض چوتھا جی
 حادہ میں ہی دفع بول قلیل پرت اور برون خونی اخراج ہول کر سیکے اور ہر وقت پشاب کرنے کے اور یہی پیدا ہو کر قمر خود درم آت
 بول میں نوازش میں تو اثر اور نہت پیدا ہو جس علامت رومی ہی اگر جی دہمی حادہ میں بول کا اعتبار اس جو جانے اور دوسری
 شدت اور عرق کی کثرت ہو دلالت حدوت کرنا ہے۔ جو بول نظر و نظرمی خفیف میں (اس کے اعراض میں سکون ہی بڑی
 و دلالت رعایت بر کر گھا سبھ اگر جی حادہ سے تہ جو حالت رومی ہر دلالت کر گھا جو دماغ ہر طاری ہوتی ہے اور پ خفیف اور سبب
 ہنرت امتلا اور ضعف طبیعت پر دفع کی دلیل ہوگی جو بول برون ارادہ کے حیات میں خارج ہو سبب اس کے
 ختمت قوت ناسک اور یہ ہونا کسی آفت کا دماغ میں ہونا ہے اور یہ کیفیت پیدا ہونگی برون اس کے کہ مادہ تیز اور گرم دماغ تک پہنچے
 اور اسکی اذیت میں اعصابے عضل بھی شریک ہوں مثل شانہ وغیرہ کے علامات رومی جو بول میں ہوتے ہیں بول قلی
 اور اسکا اور تہ اور غلظت رومی ہی اور جو بول کہ بول کے نتیجے اور پشنگ مثل دماغ کے ظاہر ہو بہت جلد تک ہونا ہی اذیت ہوگی
 اسکا رنگ مثل ہا زہ لیم کے ہوا اور یہ ہر غالب ہوقت ال ہی علامات رومی چہ اجناس مختلفہ کا بیان اور یہ کہ امین سے کون
 سال کی جبوقت قلی اور مٹس ہنتر ہوا اور اسکا مثل جمع ہونہ علامت خفاں ہی جو وقت میں ہا زہ لیم میں جو اور بول میں ہی

بہار

اختلاف ایجاب سے اور تو ادرست کا رنگ بھی مختلف ہو واضح ہوگا کہ طبیعت مبتلا سے اخلاط غفلت اور امراض مختلفہ کی یہ کہ ان سبکی
مشاققت کی محتاج ہے اور یہ مقادست ضرور احراک طبیعت کو عاجز کر کے گی۔ جو وقت بھی لازم میں برودت غالبہ حشریمہ کی اور بوزن
اور برات اندرونی اور شدت شستگی کی بجائے ہوس مرض قابل ہے۔ جو وقت و انتہائے کئے ساتھ اختلاط عقل بھی مجمع ہو مریض قریب
سلاکت ہوگا۔ اگر چہ کہ وہ ہفتہ اسماں سوداوی عارض ہو اور شکم میں سوکرتس اور لزج اور الم جو سوزش پیدا کرنا ہے سبب ہوا اور غفلت
اور ششی بھی عارض ہو میں یہ علامت موت مریض کی ہے۔ جو وقت چینیائی سے عرف سرد برآمد ہوا اور چاشنی زرد ہو جائیٹ خواہ سبز اور
سوت میں نامن کے تغیر پیدا ہوا اور زمان میں ورم ہو جائے اور زبان پر بخاواہد میں کسی اور کلمہ غور عرب یعنی نئے طرح کے
دہلے پیدا ہوں بس موت قریب ہے۔ جو وقت اطراف ششہ جب میں وضع طربالی ہو اور احتجاج بھی ہمراہ تب کے ہوا اور باہنہ آنکھ
کی حرکت بڑی ہو حسرتالی اور رویوں عالی کی ضرور امید کرنی چاہیے اسلئے کہ اختلاج ریلح نافذ ہر دلالت کرتا ہے اور ضربان پودہ و مریض
اور شدت حرکت رگ سے پیدا ہوا ہی عرق کثیر اور بطن میں منسربت شدید متصل حرکت عظیم کی ہوتراہ جنوں مرض کے ہوتی ہے۔ سچھی
قابل کرنا ضرور ہے کہ اکثر ضربان اور اختلاج اندرون اشکام سینہ ہو چمت بلکہ فقط ظاہر مرق میں ہونا ہے اور یہ ضربان ششہ
سینہ کی اگرچہ ورم ہی اسکے ساتھ ہو لیکن اگر ورم باطن عظیم ہو الیہ اسوقت منسربان مضر ہے۔ اگر ہی حال ضربان
دیفرہ کا میں ہر ذنگ راراز ہے اور ورم اور تپ میں نکلین پیدا ہوا تو ظاہر ہے ورم بہت کرخون جاری ہوگا اور بیشی تر اس ذریعے
مریض کو خجابت اس طرح ہوتی ہے کہ دل کثرت برآمد ہوا ہے اور مادہ ورم براد بول دفع ہو جاتا ہے اور منتقال مادہ کا بجانب اطراف
مضروبنا قانون کی طرف دفع ہوتا ہے۔ چوں کہ پودہ امراض کے صنفیت ہو گئے ہیں جو وقت ان مریضوں کو نفس متواتر اور عرشی عارض ہو پیر
قریب موت ہونے میں اور چار گھنٹے سے زیادہ نہیں روکتے۔ جو وقت کوئی شخص چھی مرقہ میں گرفتار ہو اور دفعہ سخت اور
سکون حرارت میں ہونے کا اندر ان کے پیدا ہو کہ نہ کسی طرح کا استفرغ بظاہر ہو اور نہ انتقال مادہ کا اور دفعہ ہونا ہوئی ہر ذنگ
ظاہر ہوا اور نہ ہول سے گرم سے بظرف ہول سے سرد کے ایسی شمر خواہ وہ کسی شمر میں گیا ہو اور انہیہ مریض کی حرکت فوراً منتقال
اور کون پیدا ہو جائے حکم اسکی موت کا فوری کرنا چاہیے۔ جو وقت کوئی مریض تپ میں مبتلا ہو اور دفعہ اسکا قلب پھرنے لگے اور
جنس شکم ہون کسی سبب معلوم اور معروف کے پیدا ہو چمت سبب مرجعاً ہے۔ جو کوئی مریض گرم میں مبتلا ہے اور پیلے اسکا بول
مستطیبت ہونا ہو بعد از ان غلیظ ہونیا سے اور انجزا میں رنگ کی پودہ جو شست کے پیدا ہو اور رنگ بول کا سپید ہوا اور ایسا
مستغرق الیہ باقی رہے گا کہ اسے کا چناب ہی اور تپ ہونے کا قصد اور ارادہ کے چناب ہو اگر سے اور بیداری اور قلی کی زیادتی ہو
پیلے اسکے بدن کی دو تون جانب میں شرد ظاہر ہوگا بعد از ان مرجعاً ہوگا۔ کہتے ہیں کہ اگر سے پیلے چناب ہوتا ہو اور پھر مریض
پہچا مسجود اور کہتے ہیں اسکے ماند ہونیا سے اور اسپرکت بھی نمودار ہو بعد از ان ناک سے دو تون طرف خون سیاہ روان ہو یہ علامت
پہچا اور زردی ہے۔ بعض نئے علامات رویہ پیراہہ تجربہ ایسا ہونے ذکر کیے ہیں اور قیاسی دلائل سے اسکا اثبات بہت دشواری ہے
جو کہتے ہیں اور انہیہ پیراہہ تجربہ ایسا ہونے ذکر کیے ہیں اور قیاسی دلائل سے اسکا اثبات بہت دشواری ہے
پیدا ہوا چوتھے بیویہ بہت سے نمودار ہوں اور نیز جنوں اسکے کھانگی خواہش اور رغبت پیدا ہو بہت علامت چناب کا ہے
بھی کہتے ہیں اگر کسی آدمی کی کسی پیراہہ مسیح اور سخت پیدا ہوا اور اسکی آنکھوں میں جارٹش شدت پیدا ہو جتے روز چناب کا

جس شخص کے جسم میں دانے مثل موم کے اسکی انگوٹھ کے نیچے برآمد ہو سو میں روز زمرہ چائیکا۔ اور بر میں شریعی کو بہت دوست رکھنے کا اور خصوصاً حلائے شیرین کو۔ کہتے ہیں کہ مرض شدید کوئی کون ہو اگر وہ فتنہ عارض ہو اور اس کے بعد قیظہ عارض ہو دسیل سوت کی کہتے ہیں چیرت محمود خواہ اور کسی مرض کو اور ام یا قروح زہم عارض ہوں بعد از ان اسکی عقل زائل ہو جائے جسب چائیکا۔ کہتے ہیں جب کسی آدمی کے بر میں خواہ چھریں نزل۔ یعنی ڈھیلا بن عارض ہو اور آگین درد نوا اور اطالی بن اس مرض کے ناک میں کھلی پیدا ہو دوسرے روز زمرہ چائیکا کا خواہ تیسرے روز کہتے ہیں اگر کسی شخص کے زانو پر شل کو کے دانے گول یا سیاہ پیدا ہو اور اس کے گرد سرخی بھی ہو بہت جلد چائیکا چھاس روز اسکی ہلاکت کا انتظار کرنا چاہیے اور علامت اسکے موت کی ہے کہ سرد پستیا نکلے علامات طول مرض کے طول مرض یا جو بھلا نیت احشاکے جو تابی خواہ تیرہ روز اور نینا نہ و کرنے سے اور ہر حال طول مرض میں فم مدہ ضعیف ہو جائے اسکی طویلے کہ طول مرض سے بزال اور ناتوانی جسم میں آجائی یہ علامات طول مرض کے نفع میں دیدار اور ناخوش ہونی اس قسم خاص کے نفع میں جن سے نفع برکت لال کیا جائے کہ بار سوب اور ششہین ہونے میں نفل میں ناخوش ہو جو شملی بہت ہو خواہ پختہ سوب امر برآمد ہو۔ ایضا لاغری جن اور خصوصاً چہرہ کی کھٹا ہر موی طول مرض بردسیل ہے۔ اسی طرح اگر مرض حادہ میں نبض عظیم اور چہرہ چولہا چولہا اور سر شہایت خفقہ ہوں اسسے گرد بے نوبتیکن و ریافت کرنا چاہیے کہ کھل مواد کہ ہوتا ہی اور مرض میں طول ہوگا۔ اگر جو ان کے علامات قبل نفع اوہ کے پیدا ہوں اور قوت سابقہ منوعہ علامات سوت کے پیدا ہوں۔ مرض میں طول ہوگا۔ یہ بھی جائشہ ضروری کہ خوف بولانے والی چیزیں اور آرام جو درد بجران واقع ہوں اور نکلے ہونے سے بد کوئی ضرر پیدا ہونہ فائدہ اور سجال خود باقی برین تو فریح طول ہوگا خصوصاً اگر بیماریاں ابتدائے مرض سے شروع ہوں اور آخر مرض میں نکھوڑے علامت ہانکہ کا اچھا ہی اور کشر سرت سے برآمد ہو ناحق کا بھی طول مرض پر دلیل ہوتا ہے۔ جو وقت ہمراہ استفراغ قلیل کے جو دالات کرتا ہے کہ طبیعت نے مقابلاً وہ لیے حرکت کی ہے اور باوجود شکر کے وضع مواد سے طبیعت کا جسروہ نے کو تمام اور کمال ظاہر کرتا ہے خواہ یہ استفراغ غرق ہو خواہ رعات خواہ اسہال وغیرہ حاصل ہوئی کہ جب ایسے استفراغات کے ہمراہ اور علامت جدید پیدا ہوں یا علامات رومی ہمراہ ان استفراغات کے موجود ہوں طول مرض پر دلیل ہونگے۔ اگر سوب سرخ چائیس روز تک برابر باقی رہے اور سپید نہ ہو طول ملی دیکھا آئیگا مید بحر ان اور زوال کی ساتھ دن تک ہوگی۔ ابتدائے مرض میں اعتلام و لیل طول مرض ہوتا ہے۔ اگر علامات طول مرض کے اولیٰ مرض میں طے نہ جائیں ہوگی دالات قوی نہیں بلکہ نزل ان علامات کے جو مید زمانہ ابتدائے طے نہ جائیں اور طول مرض میں لیل ہوں۔ اگر ایسے علامات جو مرض کی سرعت زوال پر دلیل ہوں اور نکلے نظور کا زمانہ او وسط ایام خواہ او آخر ایام مرض میں طے نہ ہو سوت حکم انداز میں نال کرنا چاہیے اور سوچنا چاہیے کہ یہ علامات کس دن تھے او یہ دن تندر کس دن کیوں تھے یا اور چھریں ایام انداز کے ذکر ہیں انکی مرعات کرنی چاہیے اور حال قوت اور سن اور نبض اور فضل اور مزاج اور حال حرکات مرض کی کیفیت اور بیت اور تقدم و تاخر میں اور انکی اوقات میں نظر کرنی چاہیے خصوصاً متناہی حیات معادہ اور ان حیات کی طول اور قصر میں کہ یہ اور از قسم رکت ہیں خواہ از قسم سکون اور جیسا کہ سب بھالی علامت ہو ویسا حکم کرنا چاہیے علامت اس بات کے کہ مرض میں بحر ان مقضی ہو گیا یا بطریق محسّل اگر قوت قوی ہو اور مرض میں حدت ہو اور فوت ہوتا ہے مرض میں زیادہ ہو وقت دار اور

کیفیت نوبت کی برتی جاوے اور سن لو فصل ایسی ہو کہ تھسریک مادہ کو بطرف بجران کے داخل کرے اور کون مادہ کی باعث نہواو
اسطرح نفع خواہ عدم نفع کے علامات ہانکو اور خوف دلاسنے واسلے سے بوجہ ہون اور نکلنے ذریعہ سے سبابت انتفتہ مرض خود واقع ہوت
دیراقت جو وہ مرض بذریعہ بجران کے دفع ہوگا اور اگر شیخ مذکورہ از قسم کلی قوت اور شدت اور نواب کم اور کثرت میں ہر ایک میں بجران اور علامات
بطور کے موجود ہوں مرض متن طول ہوگا پس خواہ بذریعہ عمل کے ہلاکت مریض ہوگی خواہ زوال مرض کا بھی بذریعہ عمل ہو جائیگا اور اگر مریض اور
انتفضی طول کے ہوں اور مریض اور سے سرعت زوال مرض کا بھی ایسے ایسی سموت میں بکرات مرض کے خاص ہونے اور وقت میں مریض
اور قسم کی احتمالی زوجگی۔ سو مت اور حیات پر استدلال براہ قوت اور بذریعہ قیمن کرنے واسلے علامات ہر ایک قسم کے کیا جاتا ہی احکام نفس
کے کس اور دوا دارہ واپس آنا مرض اول کا سب سے براہ ہر جو مریض قوت کے پور کھسکے ہر اور بالفور علامات ہلاکت کے ہونے پر
اگر سو زبرد مریض یا طیب سے کس واقع ہو بتوری بہ نسبت اس کس کے جو خود بخود باوصف خواب تہیر کے پیدا ہو۔ سنبلا خان خطاوت
جو موجب کس ہوتی آئن سخات کا زیادہ اشمال کرنا خواہ ایسی دواؤں کا جسے شہاسے طعام اور روتی ہضم کی بہت جلد ہو جائے
کھفہ علی یا قرصن خواہ اور جراثیم جنین قیمن بناوہ ہر جو بقیر مادہ کا بعد بجران رہ جائیگا اور اس کے افران خواہ تحلیل کی تہیر طبیعت خواہ
ضاعت سے منو کس پیدا کرنا ہی علامات کس کے جس شخص کی تہ بد بکھران کے ہر شہرا کھراخان نام اور جید ہر شہر سے
ضموضا اگر بکھران ہر ریہ جہری یا بکھران خواہ بذریعہ جہر کے ہوا ہو اور شلاصہ یہی کہ جو بکھران بذریعہ افران مادہ کے بطرف جہا کے
ہوا ہو اور جہر تہین سکون اور ذہنت پیدا نہو کس واقع ہوگا۔ کبھی کس ہر استدلال جو بصفت قوت اور ضعف انتہا اور ضیقان سے کیا جاتا
ہی اور حثت نفس اور حثت ہضم اور شاد طعام معدہ میں اسطرح کہ غذا ترش ہو جائے خواہ بطرف و جانبیت کے داخل ہو اور شہرہ ہضم میں او
نوائی جگہ اور محال میں انتہاج پیدا ہو اور نوم میں شاد واقع ہو اور بیداری اور جنگ سے اور بایں میں شدت ہو اور جہر پہ قیج نہاہ پیدا ہوگا
یہ علامت کس کی بہت بڑی ہی اور جہرہ سناہنج اوہ کی ہلاکت میں علی الخفوس ورم اس ہلاکت اور اسطرح اسکا باقی رہنا اگر قیج چہرہ کا نائل ہو جا
نہو لانا کس کے یہی ہی کہ بدن مریض کا قبول طعام اہمی طرح کرے اور جو پختیظ تہیر کے لاغری بدن کی زائل ہو خصوصاً اگر کس سے
اور ارض روی روز بروز رنگا نکلو اور شدت اور وقت نوبت اس مرض کے جو پہلے تھا ہو کرے۔ کبھی استدلال کس ہر بذریعہ قیمن کے کیا
جائے اگر مریض جن سرعت اور توانائی روح جاسے اور شہات بجرانی جو برآمد ہو کر اندر کی طرف غائب ہو جائے اور بول سے بھی استدلال کیا جائے
اگر کس کے بقدر زیادتی رنگ کی زردی خواہ شقرت یا حمرت سے باقی رہ جائے یا حام ہو کہ نہ کس قیمن ہی اور شہرہ سبب ایٹھا استدلال
بذریعہ بول اسوقت بھی کیا جائے کہ مریض صحت یافتہ کا بول بہتر بول طبی کو نہ ہو ہونا ہو۔ بعض فضول کس ہر زیادہ دلالت ہی بہ نسبت
بعض فضول کے جیسے شریعت کے کس زیادہ واقع ہو تہی بہ نسبت اور فضول کس کے۔ اور بعض اقسام مرض کے بھی زیادہ دلالت کس کے
ہیں اور کس میں اعانت زیادہ ہی کس کے واقع ہونے پر جیسے حیات اور ام اگر بولنے زوال کے بقدر کہ تہا بہ حرارت باقی رہ جائے
ہر مریض خواہ صبح اور سرد بارہ و گدہ اور مٹھال درد شقیقہ خواہ درد سر سے ہنیر کہتے ہیں اور مریض نواز ل اور جو امراض کہ نول سے پیدا ہوں
رہ چشم وغیرہ اور امراض نفس کے اسباب موت کے سو مت کے مدد و ش کا سبب یا ایسی غمی ہیں جس سے مزاج خلک کا نازد ہوتی
خواہ ایسا سبب ہو قوی کو متھال کو بنا ہی پس حرارت عزیز کی بکھ جاتی ہو۔ فساد مزاج قلب کی وجہ سے جو سو مت واقع ہوتی ہے یا اللہ شہرہ
یا فظا کس کی کیفیت میں کیفیات جہا رنگا سے پیدا ہو جائے خواہ کوئی کیفیت غریب ہی نہ ہو کہ پیدا ہو خواہ احتیاس مادہ نفس کا

بوسق اور امتیاق کے پیداموت بہرہ ماہ کے مریض اکثر بوسق مریض کے مرہا تھے ہیں اس واسطے واجب ہے خیال اس امر کا کہ وہ
چہتہ نشین لیکن اور کئی علیٰ تنگ ہونے پائیں اقسام ہوتے جو حیات میں واقع ہو سکتے ہیں اور علامات کیفیت
توت مریض کے انہی چیزیں ہیں جو موت کے وقت مزاج اور دوری کے عارض ہیں یہی تو اور موت کے مریض
اور مریض جو موت کے بعد باطنی اعضاء کا نظریہ باطن کے دفع ہونا ہی اور طبع نسبت گہرا میں غلبہ طبیعت اور جو حیات کے
کرتی اور موت حرکت اولیٰ امر میں ہے کہ اس وقت اس امر میں کی زیادہ ہوتی ہے خصوصاً اگر قوت نسبت ہو زیادہ کر دے کر
اور حال ہی کو کہ نسبت کی شکل مثل خلق کے ہی حوالہ سے نسبت ہی گہری ایک کو بھاریے۔ اور یہ قبل دور موت کی نوعی ہوتی
اس میں کثرت کے واسطے طبیعت کے مریض سے واقع ہوتی ہے۔ جس کے قہر کی موت ہو رہی ہے جو زمانہ انقطاع میں ہے اور موت کی
اور یہ موت کم اور زیادہ ہوتی ہے اور اگر ہوتی ہے تو زمانہ انقطاع نسبتی اور خاص میں ہوتی ہے زمانہ انقطاع اولیٰ میں اور یہ نسبت
زمانہ انقطاع نسبتی میں گویا موتی نسبت میں ہوتی ہے اور حرارت نسبت متفرق ہو کر جو طبیعت ان علاج مادہ مریض کے ساتھ
نفسی سے روح اور حرارت نسبت جو قلب میں ہے (اور اسکی حاجت اس سے پہلے کی جمع اوقات میں تھی) اس سے پیدا ہوتی ہے
اور اس غلطی سے موت ماضی ہوتی ہے۔ اکثر یہ بیمار جو غمی کے وقت مر جاتے ہیں اور بعض لوگ یہ شرح آہستہ آہستہ
میں اور کئی انقطاع میں دو روز قریب ہی ہو جاتا ہے کہ قوت میں استرخا اور کھل حرارت غریزی کا ہونا ہی اسہل سے گان انقطاع
یعنی کھانا ہونا ہی مریض دونوں انقطاع کی ایک الگ ہے انقطاع واسطی اور مریض میں نفس قوی ہوتی ہے اور انقطاع ایک کا دوسری نفس قوی
اور ذہنی ہوتی ہے انقطاع نسبتی میں نفس مستوی اور انقطاع باطن میں مختلف ہوتی ہے اور نظام سمج سے خارج ہوتی ہے اور
انقطاع کلی میں مریض کی موت بدون اسباب سخت اور درشت ہے جو خارج سے طاری ہون میں ہوتی اور مریض کا ضعف
ہونا ہی اور وقت طاری ہونے سے اسباب سخت کے مردہ ہی جیسے حرکت شدیدہ اور قیام جو قہر پیدا کرے یا ضعف سے
زیادہ اور کئی ایسے اسباب انقطاع غریزی میں ہوتے ہیں ایسی ہوت سے پہلے عرق لزویج و ازمنہ زیادہ ہونا ہی سبب نہیں آتی کہ
زمانہ انقطاع میں مریض اور مرنے سے پہلے عرق مختلف مال بہرہ موت پیدا ہونا ہی اور عرق تناسل اور گران میں براہ ہونا ہی انقطاع
میں اور اگر علاج نسیج میں مختلف ہو اس وقت موت بعد عرق کے ہونے اور اگر علاج اس وقت نہ ہو موت بعد عرق کے واقع ہونے
سبب موت جو امر میں تھا زمین ہوتی ہے اس وقت ہوتی ہے جو وقت بحران حیدر امراض سلیمین ہوتا ہے مثلاً اگر بحران مریض کا اور
میں تھا تو موت بھی ازواج سے نسبت میں ہوگی اور اگر بحران کا وقت طاق و نوبین کی قوت میں افراد میں ہوگی یہی حیاتیات ضروری کو
اور مریض موت بروقت غمی نوبت کی ہوتی ہے اور اس وقت بیمار مریض کے اعراض زہری پیدا ہونے میں جسے انقطاع عقل اور شدت کرب اور
اور جس عمل کی کامد کے پیدا ہونا ہی اور اگر میں تاریکی اور صبح ہوا اور ظن غمی پ کے اولیٰ نوبت میں موت واقع ہوتی ہے کہ جن میں اگر یہ
موتی اور مریض غیر زیادہ ہوتی ہے اور نسبت نفس کی رومی اور نسبت اور کل میں نسبت اور مصلحت یہ ہے کہ اس نسبت میں جب شدت
اس اعراض کی ہوتی ہے موت واقع ہوتی ہے جو زمانہ ابتدا کا ہو جو زمانہ تیز کا یا غمی کا اور موت زمانہ تیز میں جو اس
اور مریض ایسی غمی میں ہونا ہی اور مریض کی موت واقع ہوتی ہے۔ اگر علامات موت کے وقت بوقت مجبور اور نامل دست کے جب
اس میں دلائل کے نظر سے جو ہم بیان کر چکے اور بنائے جہاں مریض کو حرف کرنا چاہیے اور اگر بے جا میں جان

چہ اگر باوجود علامات مذکورہ کالائے اور علامات رومی میں یا تھے بہا میں موت کے اہل سبے بچھڑ کی زیادہ کرنا چاہیے اسی
 کہ وہ علامات اس کا مانی کے تقویت کر چکا ہے اگر نواب افزادی ہوں ساتوں روزہ جمہ پانچواں اور نواب ازلون ہونے سے دنی خصوصا اگر
 کی حرکت تیسرے ہر علامات موت کے بچھڑ ان کے ضعف قوت میں پیدا ہونا اور وقت کا مقابلہ مرض سے عاجز ہونا
 اور علامات بچھڑ میں تاثیر ہونی خواہ مرض قوی ہوتے سر تک اسکی اسی ہو کہ ہر واحد ان علامات کا دلیل ہی کہ موت بدون ہجران کے وقت
 ہوگی اور اگر نہ ہوتے ہوں دلالت زیادہ ہوگی بیان حالات کا جو ضعف اور ترقیہ لوگوں کو لاجت ہوں ناقصین سے
 دو لوگ جو نازنی سے صحیح ہوں گر اہی ضعف اور تقاہت باقی رہتا ہے لوگوں کو کس برنٹین ہوتا ہے جنب اسباب مذکورہ باب کس
 پائے جانے اور کئی اکی قوت مند ہوا کشف ہو جاتی ہی اگر تہرے سبب بھال لنگے جیسے ہم آہین ذکر کرتے ہیں کچاے
 اور یعنی ایک امر کو عارض ہونا ہی کہ فزا وغیرہ سے کفر فائدہ انکو نہیں پہونچتا اور لنگے دن میں طاقت اور توانائی ہر معنی ہی اور ز
 خراجات لنگے ہن ہن اکثر پہا ہوتے ہن اکثر ترقیہ لنگے دن کا کوئی نہ ہوا ہون انقلاب سے جو پہلے تھے اور کھی لنگے دن کے
 بعض اعضا میں نشا و عارض ہونا ہی کہ ترقیہ زیادہ اسی طرف دفع ہونا ہی اور کھی لنگے لے لہر اصل لاجت ہوتے ہیں جو نسبت امر اض
 کے ہذا دستور ہونے ہیں اگر تہرے ہذا ہر نسبت امر اض کے بافرط کھی ہو شغل زبان اور فالح اور فرج بارہ اور کس
 اور صرح اور صلاح لازم اور شقیہ وغیرہ عارض ہونا ہی اگر تہرے میں مبالغہ کیا گیا ہو اور قدر ضرورت سے زائد ہو گئی جو اور
 اکثر خارش لنگے دن میں پیدا ہوتی ہی اور گرم ہالی میں ہند سے زائل ہو جاتی ہی اور لنگے ہال اکثر سپید ہو جاتا ہن
 لنگے دن کے ہر کسرت حص اور آنکے غذا کا شعور انہیں باقی نہیں رہتا اور رطوبت عرقی ہو ہالون کو سیاہ ہانی کسرتی کہ وہ ہند ہوتی
 ہر تھیسے کسرتی ہب شک ہوتی ہی پیدا ہو جاتی ہی بھر جب اکی تقاہت دور ہو جتی ہی ہال سماہ ہو جاتے ہیں جیسے کہیں شک
 ہنٹینے کے ہند ہر ہر ہوتی ہی تہرے ضعف لوگوں کے وقت سطحے ناقہ کی تہرے میں زنی کھی ضروری اور زرم کی کا
 بہت حال ہر زنی کیا جاتے اور کوئی فنڈ سے نقیل لنگے دن پر وارد نہ کیا جائے اور نہ کسی کسرت خواہ عام گرم سے اسکی
 تہرے کی جانیے اور تہرے سبب انکو اور خاطر جن جنی کو سخت گو اڑن وغیرہ سے بھی اسکی حفاظت ہر ضروری اور تہرے ہر بانست
 استعمال نہ اسکو پہونچا گیا ہے اور زرم ریاضت سے ہند اگر کئی منا سب ہو کہ ایسی ریاضت اسکو نافی ہی اور ست سود ہن
 اور کئی تہرے میں شمول ہوں کو ہن لنگے دن میں زیادہ پیدا ہو اور ضروری کسرت سے ایسے حال پہونچن کو سخت اور سرد
 ہن ہر کسرتی اور جمیع استمرافات سے خصوصاً جملہ سے باز رکھن شراب مشعل ناؤ کو نافع ہی خصوصاً جو شراب لطیف اور سرد
 ہوں سے زیادہ و قدر زیادہ قابل عافیت ہے کہ جو توسع فذاتین جبکہ ہجران ہر ہر ہو اتھانے عنایت مرض میں بھر گیا
 واقع ہوتے تھے ہونئی خاطر تھے ایسا شخص کس مرض کا جو کہ متعدد ہونا ہی اسواسطے ہر فزا غداخواہ اٹھنے قبل اسے اسکا ہر
 کہنا چاہیے اور کھی ایسا ناؤ محتاج استفرغ تہرے مادہ کا ہی عالت نقاہت میں ہونا ہی منا سب ہی کہ اسمال لطیف سے آسکتے
 مادہ کا افرغ کرین خصوصاً اگر ہر زین میں مضر اویب کا معلوم ہو خواہ کسی اور غلط کے رنگ اور قوام کی ہر ہل ہو جس غلط سے تہرے
 اس کے ہن میں پیدا ہوئی تھی اور شستہ سے طعام میں خلل پیدا ہو اگر ایسی کیفیت پیدا ہو ناؤ کہ ہر ایک سب سے رشتہ میں ہی
 اور اسکی قوت مرض میں جانیے کہ ہر زنی ہر مدان استفرغ کرنا چاہیے اور کھی ہمتیاج صلہ رقتیہ کے ساتھ ہی ہوتی ہی

جو پھر اس حال میں برہم اور تقویت پر زیدہ غذا کے کچھائی پر کرے غذا کے دو الٹی جو مسل ہی جیسے شربت ورد اور گندہ وغیرہ سے
کچھائی پر یا اس میں قوت اور یہ سہل کی ہی است یک کہین جو مسل جون اور نہ آدو الٹی کے مزاج کے موافق اور مخالف مزاج میں
کے ہون جیسے آوے پینا اور قوت بندی خشیت اور زکین وغیرہ صفراوی مزاج کے واسطے اور کبھی اور بار بول سے نظر
پر نہ تے ہیں کہ حفظ اور اسے اپنے عروق کا نتیجہ جو جانائی اور کبھی یہ فعل حرارت شورہ سے حاصل ہو جائے جو جیسے شیارین کو
لوغیرہ۔ منسکی حاجت ناکہ کوبت کہ ہوتی ہے اور خون کے اجزائی سے یہ ہر ایہ گر کبھی ایسی بھی ضرورت ہو جائی ہے اور پھر
آفتاح سزا و سبوتاں کر کے کادیل ہوتا ہے اور دیگر علامات بلذخون کی بھی ولات کرتے ہیں خصوصاً آوٹ کا کہ بقدر قیاس معلوم ہو کر کوئی نین
اکا مادہ ایسی بقدر باقی ہے اور جو تخمینہ چھ ماہے برآ کر ہون۔ کبھی طب کو حاجت مفید مجموعہ کی ہوتی ہے بقدر رداست خون
اور میں کہ بقدر ناکہ کھلائی ہوئی رہ جاتی ہے اس وقت استمزاج خون ناسد کا خسر و ہونا کر اور تو سب خون حاصل کی ہے
اور نہ وہ جب ہوتی ہے۔ مگر اس اندر میں مناسب ہے کہ جو استمزاج از قسم سہل خواہ مفید وغیرہ کے کیا جائے اس میں رخی
اور نرمی ملحوظ رہے اور دفعہ کوئی سحر کرب زنجبائے۔ دن کو موافقت ناکہ کو مسز ہونا کر لنگے کہ ہر کوہلا کر دیا کر اور کبھی ہونہ
ہی جو ناکہ کو خواب کی گرمی سزارت غریزی میں انماشن اور خیر داری پیدا کرتی ہے اور جس ناکہ کو نیند نیندین ہوتی آتھ سیکے
بدن میں تب ہوتی ہے اس لیے کہ ماورین خامی پیدا ہوتی ہے اور عارض غریزی میں کس قوت پیدا ہوتی ہے بقدر قیاس اسے نسبت
جمعہ تا قیاس میں خواہ اسکے بدن فقیر اخلاط سے پاک ہوں کہ نون یہی ہے کہ جو تدبیر خذائی نسبت ایسی حالت مرض میں جہاں
رہی ہے مثل شور بار اور آب جو وغیرہ کے دو تین روز خواہ عورت سے دن وہی تدبیر جاری رہے خلاصہ یہ ہے کہ بقدر قوت کے
بحران حالت نقابت میں آنے والی اس دن تک تدبیر غذا ہی وہی جاری رہے جو پہلے ہوتی تھی اور بقدر قوت تھی ایسا
روز کے انفرائش غذا میں ایسی کچھائے کہ خون صالح بخونزی پیدا ہو۔ اور جہاں ناکہ آنگا بدن بخونزی اخلاط سے پاک ہو اور بقدر قوت
کے کچھائے کہ گرمی اور ردی تھی اسکے تخمینہ ہی سہر کر کہ کلینت تیز جیاب سے ورنہ اسکے بدن میں کی غذا سے گرمی پیدا ہوتی
اور اسکا حال اہتر ہو جائیگا۔ اور جس شخص لاغر اور نعبت ہو سکے جو بہت جلد اسکو فریضی اور خدخال کی طافت لانا چاہیے اس لیے کہ قوت
کی باقی ہے اور سیکان بدن پاک نہوا کی تدبیر غریزی اور میں کرنی چاہیے۔ اگر اشتہا قوی کبھی سے زیادہ ہوا اسکے صدر میں
بتوا سوجو دی اور اگر اشتہا قوی کہ ہضم بخونزی کر سکے تو وہ غذا اپنی طاقت سے زیادہ کھانا ہے اور بقدر اسکی طبیعت قابل مشا
غذائی ہے اس سے زیادہ کھا کر قوار اسکے ہضم بہتین ہونا ہے اور وہ غذا بعد ہضم کے اسکے بہتین پھلتی ہے یا اسکے بدن میں
اخلاط کثیر و موہوم کہ طبیعت کی تدبیر میں صرف ہے اس لیے ہضم کی طافت توجہ بہتین ہوتی ہے یا اسکے صدر کی قوت سابق ہوتی تو
ہام میں کی قوت اور حرارت غریزی سابق ہوگی پس غذا میں تغیر بخونزی نہیں کرنی کہ جس سے طبیعت اس میں امتیاز کر سکے
اور ایسے لوگ مگر اول صحت میں جو پیش علمام کی کرتے ہیں آخر انکا حال یہ ہونا ہے کہ انکی اشتہا سابق ہو جائی ہے اور اس
کرات اور امتلا اخلاط ردی کی روز بہ روز فریضی جاتی ہے۔ اگر بقدر صحت کے اشتہا کم ہو اور پھر بڑھے جتے زیادہ ہوتا ہے
یہ بات بہت خوب ہے اس سے کہ پہلے اشتہا زیادہ ہو اور پھر کم ہو چاہے پھر اگر اشتہا جو نہ کسان رہے اور باوجود ہضم
بہتین تغیر حیات قوت اور فریضی کی ہوں پس قوت اشتہا کی اور قوت اشتہا جیسے عصب کی پھر کہ جس سے طرف قوت معده آیا ہے

ساقط نہیں ہر ایک صبح جو گرفت ہنہم اور آدھنہم سے فم قدر مدد کی ساقط ہی اور نہ بیٹ ہی۔ مناسب ہے کہ تا وقت کو بستہ رہے گوشت جو ہوا
جو زہا سے صبح سے گوشت جدید سے بھی گانا کا کھلا تین اور عادت براس شخص کو خفا اور غلبہ غذا میں نہ آنے دین جب تک کہ عرق
میں بقدر مادہ کا باعث منق مسات ہوا وہ ابھی سے عروق کا تابی ہو۔ سکین سے کمی صحیح مہا پیدا ہوا ہی بکثت ضعف امعا کے اس
اور ترش چیزوں کے استعمال سے۔ بخیر تہیرہ قین ایک تہیرہ بھی ہے کہ انکو اول سے خالص مرض کی طرف تہا میں بہ نسبت اس جو
سماں انکو مرض لاحق ہوا تھا۔ بخیر تہیرہ قین کی مرعات اس کے ہر وقت رکھی ہے جسا کوفہ مرض اس مرض سے ہوا تھا انکو
مان کی ضرورت ہی اسکا مقلد بناؤ کہ جسے مہرب برسام کو خوف خشونت سے نہ کا مرض برسام سے پیدا ہوا تھا مناسب ہے کہ بعد نزول غلظت
کے بھی خجال کریں کہ اسکے سینہ میں خشونت پیدا نہ ہو۔ جامہ بن تاؤ کے دن سے اس قدر عرق نکالنا چاہیے کہ اسکا کلمہ صیف بھی
تخل ہو جائے اگر جامہ بن جا کر تاؤ کے دن سے عرق کثرت برآمد ہو بیگ اسکے بن میں کثرت نشوونما کی ہی استرو سے بالمشافہ
زنا نفاہت میں بھی مضر ہو گیا اب حیات میں مذکور ہوا ہی تغذیہ ناقہ کا واجب ہے کہ غذا ناقہ کی کیفیت میں ایسی ہو کہ اسکا کلمہ صیف
نشوونما رسوبت ہنہم ہو جائے اور جو کہ پرائس کو صبر کرانا ضروری اور پراس کاروکن نہ چاہیے۔ اکثر انکی بھی ضرورت ہوتی ہے کہ عرق کا
مزاج خالص مرض ساقط کے ہوا کہ بقدر مرض کو برطرف کرے اور احتیاط بھی ایسی غذا دینے کو مستغنی ہے۔ یہ بھی جانتا ضرور
ترادہ علی غذا سے تغذیہ بن کا جلد ہوا ہی اور گرانی اس غذا سے کم پیدا ہوتی ہے اور غذائے غلیظہ اور کثرت اسکے خالصت میں طعام کی
قسم سے جو خواہ شراب کے اشام سے۔ سرد جزین لقیہ کہ ہرگز نہ دربی جان میں جب ہوا ہی تغذیہ جرات کی ضرورت دہی ہو گیا اسکی تغذیہ
حرارت اور درودت میں متدل سے کرنی واجب ہے جین حرارت لطیف سے رطوبت کے ہوا و نزول اسکا سدہ بر آسان ہوا اور
ہنہم کے اور مقدار میں انکی غذا اسقدر ہو جسے بخوبی ہنہم کر سکے اور امعا سے اسکا انفصال ابھی طرح ممکن ہو اور تدریج زیادتی بخلاف
کی ہوتی ہے اگر سدہ میں نسل پیدا ہوا اور نہ قرا خواہ سرعت انخار اور درین ہنہم ہونا پیدا ہوا اور اگر انہیں سے کوئی چیز نزول اور نہ پسند
معلوم ہو مقدار کم کر دینی چاہیے۔ اگر وقت نکلتا سدہ پیدا ہوا اور سدہ میں غلظت اور کثرت معلوم ہو اکثر ایسے وقت میں تب پیدا ہوتی ہے
یہ طریق بھی واجب ہے کہ دفعہ کوئی چیز مشروب کا استعمال نہ کرے کہ اکثر انہیں خطر ہوتا ہے۔ ناقہ کی غذا دینے کا وقت وہ ہے کہ ہوا
حرارت اور درودت میں متدل ہو جیسے گرمیوں کی فصل میں اول شب اور چاند زمین و پہر دن چشمے۔ لیکن اگر ضرورت بخلت دہی ہو
سے مثلاً مہو کہ سے مہر طاقت ہو اسوقت واجب ہے کہ اسکی غذا کے دو حصہ کرے اور تھوڑی تھوڑی کھلا میں جسے شکم نہ
سبب سرد پانی سے تغذیہ کو پھانا ضروری ہے کہ اکثر بعض اشخاص کی حرارت پر گران باری پیدا کرنا ہی اور اکثر جو شخص بیخ ہوا ہی اور
نہیں ایسا دیکھا ہی کہ سرد پانی پینے سے حالت نفاہت میں آومی مر گیا ہے۔ یہ بھی جانتا ضرور ہے کہ آستمانہ کی بھی وجہ ضعف
سدہ کے خواہ ہوا ہوا جماع افراط کے مدین پیدا ہوتی ہے اول سے جہاں اکثر ایک حالت متغلی سے پیدا ہوتی ہے اور بھی وجہ ضعف
ہے کہ چونکہ جذب کیلوس بہت کم کرنا ہی اور لون بدن اور براز میں جو رقیق اور سپید ہو یہ ضعف بخوبی ظاہر ہوتا ہے اور آشت ہما کہ ہوا
ہے۔ کمی سبب آستمانہ افراط کے تمام بدن اور حدت متغلی سے آستمانہ کی ہوتی ہے۔ کمی بہت ضعف قوت بدن اور جرات تغذیہ
کے خواہ مخنی ہو جب ضعف مدہ قلت آستمانہ پیدا ہوتی ہے ہر ایک قسم قلت آستمانہ کی تدبیر جیسے معلوم ہو جائے کہ کرنی چاہیے مگر تغذیہ
اور مرضی کا لحاظ ضرور کرنا چاہیے۔ یہ بھی جانتا ضرور ہے کہ کچھین مفرطی بہت ہی عمدہ دانا قین کے واسطے ہو خصوصاً جب کہ انکی

ہشتما تا ماہ ہو بدیضت مس کے اور پوکہ ستر محل منوی سمدی و مریج کا جو سر کہ میں ی اس سے ان ہوتی کر اور دینوی سمدی جو سبت
 کچھین منجلی کے گرم ہین بیسے فرس درد وغیر وٹنے اکثر کس کا خون ہوتا ہے صرکات مرض کا بیان اوقات اور سب مرض
 کی ایذا میرات میں متصل بیان ہو چکی ہے اب یہ ماننا چاہیے کہ حکما اور اسکے کبھی بدستی میں زیادہ ہوتے ہیں بہ بات اسکا مرض پر
 ولات کرتی ہے اور کبھی درد کی حرکت بہ طرف نقصان کے ہوتی ہے یہ دلیل ہی اسخطا طر مرض کی اور رات کو سکت امرض اور امر
 کے امرض میں شدت زیادہ ہوتی ہے اسواسٹے کہ وقت شب طبیعت کو اشتغال طرف افتضاح مادہ کے زیادہ ہونے اور بہ حرکت
 نایخ ہو کر جذبہ تابد مرض کی ہوتی ہے مثلاً درد و سہر اوقات بحیران اور بحیران کے ایام اور ورس کے بحیران کے
 ہست کا مرض میں اور اول حساب بحیران کا بیان ہوش اہل کتے ہیں کہ اول مرض حوت سے شمار ایام بحیران کا کیا جاوے اور
 رانہ کی کہ مریض اسوقت آثار مرض نہیں ہے مگر اعضا اور بلبل مبات میں دریافت کرنا ہی اور پیش لوگ یہ کہتے ہیں کہ مین کی کہ مریض سے
 مریض صاحب فرسش ہونے اور سبب بخوری ہو گئی اور مضر فعل کا جو مرض کے بخونی واضح ہو گا ہی اسوقت سے شمار ایام بحیران کا کہ
 جا ہے۔ مرقواس نزاع اور افتضاح کا مین حیات میں ظاہر ہوتا ہے جو دفعہ مریض ہونے اور حیات کی خوب ظاہر ہوتی ہے اور سب
 این بول وقت پوشین نہیں رہ سکتا ہے جیسے مریض مریض کی شب و دفعہ شروع ہوا چکی ہے اور ابتدا شب کی خوب ظاہر ہوتی ہے اور سب
 سے پہلے وہ مریض ایسا خوش حال تھا کہ لے کسی طرح ایذا اور تب محسوس نہوتا تھا اور ناگاہ مو گیا خواہ عام مریض اول ہوا خواہ اور
 قسم کا تب ہو چکا اور یکایک تب آگئی لیکن جن تہ زمین ہاتھ بانوں خوشا خواہ درد وغیرہ مقدم ہوتا ہے خواہ اور مریض کے آس پہلے شروع ہو کر
 بعد ازاں تب شروع ہوتی ہے جیسے حیات میں بہ اختلاف شمار ایام بحیران کا بل سکتا ہے یا اسے نزدیک را صحیح اور بدیضت شروع ہوا
 بحیران کا ہے کہ خاص تب کے وقت ابتدا کو اول پوم شمار کرین اور وہ زمانہ وہی ہے جو وقت شروع مریض انسان کا حالت عملی اور سب
 سے بخوبی ظاہر ہوا ہے اور ابتدا مگر خواہ درد سہر اور عیا وغیرہ کا کچھ اعتبار نہیں ہے جیسا مریض اول کہتے ہیں اور اس طرح صاحب فرس
 ہوا خواہ اور نونا بھی قابل اعتماد کے مین ہو سکتا ہے لے کہ اکثر مریض صاحب فرسش نہیں ہوتے اور پوجود ہی ہوتی ہے۔ اگر نا کہ
 بیدار نہ رہتے مریض ہوا روز و ولادت صاحب کرنا چاہیے کہ محض خطا ہی گوا کے خائل ایک قوم ہیں۔ اور اکثر زمانہ عامل کو تب بید
 دوسرے خواہ تیرے روز و وضع محل کے مریض ہوتی ہے بیان سب ایام بحیران اور سب کے دو روں کا اکثر لوگ سب
 مقرر جو نے زمانہ بحیران امرض جاوے کا ماہتاب کی حرکت اور درد سے بخوبی کرتے ہیں اور خیال کرتے ہیں کہ وقت ماہتاب کی نامی ہوتی
 سال میں پہلی ہوتی ہے کہ کہ زویر اسی وقت کے اقسام مغیرات کے پیدا ہونے ہیں نفع مغرات اور اغذیہ پیری فوت فری مین ہوتی ہے
 خواہ عدم نفع اور عدم بنعم جو بھی جس ماہ کی استعدا ہو اور اسی دھوے بر ایک استعدا لال تجربہ کیا لاتے ہیں کہ ریا کے پانی کا
 جبر اور سر رہنے میں سب اختلاف زیادتی تو فرس کے ہونا ہی اور کیفیت حدوث جبر اور مری کی ہے کہ جسوقت سے ماہتاب کا نور جبر
 جا تا ہے دیالی میں زیادہ ہوتا جا تا ہے یعنی یہ منا پانی کا شروع ہونا ہی اور جتنا ماہتاب کا نور زیادہ ہوتا جا تا ہے اسقدر بیانی کا مد زیادہ
 ہوتا جا تا ہے تا ایک نہایت زیادتی کو جانے پہنچ جائے اسوقت اتنا سے مد کو آب دریا پہنچ جاتا کہ جب ماہتاب بندر حصون تاج مریض
 ہر مینے کے گشتا جہنمے گشتا اور کی پہلا مین شروع ہوتی ہے پھر جب جانے چھپ جاتا ہے آخر مینے کے ایام حیات میں اسوقت
 آہستہ کو پانی ہو چکا ہوتا ہے و شروع ہوا تھا اسقدر کم ہوتا جا تا ہے اور پھر جب ماہ حیات سے محل کر شکل لال نظر آتا ہے اور سب

شروع ہوتا ہے اور یہی سلسلہ چلے اور مد کا ہم چلا جائے تا مطلق اور کشتی کے مسافر اس بات کو چہی جانتے ہیں اس طرح جو لوگ کنارہ
 بحر اعظم کے ہیں انکو اس قول کی بخوبی تصدیق ہے اور روزانہ جنر اور مد کا طریقہ اور یہ جو مفصل کتاب قوم میں مذکور ہے۔ اور
 تجربہ نامیہ نور فرمایا ہے کہ حیوانات کے سروں کا بجا بقدر زیادتی نور کے زیادہ ہونا جانا ہی حتی کہ چوہوں میں تاریخ قمری اعظم بلا مہرہ
 میں بقدر بجا مد و مد میں سر میں بخلائی اور تا صبح میں اس قدر زمین ہوتا نصاب و غیرہ جو ذبح حیوانات کا پیشہ کرتے ہیں وہ اس سے
 بخوبی آگاہ ہیں۔ قیصر تجربہ پر نسبت سرعت نسج اور بخوبی میل درخت ہانے باردار کی خواہ زیادتی نکارامی اور لغوات کی زیادتی
 در زمین قمر کی جب زیادتی نور کی ہوتی ہے اور یہ لوگ یہ بھی جانتے ہیں کہ رطوبت بدن انسان کے قہر سے اثر پذیر ہیں اس لئے
 کے احوال میں غرور اخفات ہوتا ہے نظر اخفات احوال قہر کے اور بقدر منظور اخفات احوال قہر کا شدید ہوگا بدن کے رطوبت کے
 حالات اخفات میں زیادہ ظاہر ہوئے گی بہت شدید زمانہ منظور اخفات احوال برائی کا وہی وقت ہوگا جو وقت قہر بلبر اس وقت کے
 ہونے سے جس نقطہ پر کوئی تغیر ہم انسان میں ہوا ہے یعنی ایک سو اسی درجہ بر مثلا اول درجہ بل ہوتا ہے اور کوئی مرض
 جسم انسان میں پیدا ہو پھر آخر سبب میں ہاں ہاں ہو اس دن نہایت قہر کڑائی کا ظہور ہوگا اور اس سے کم ظہور اشتداد کا وہ دن ہے
 کہ قہر وضع تریج پر اس نقطہ کے پہلے یعنی نوے درجہ کا فاصلہ مثلا در میان مبداء قہر اور مقام قہر سے جو جیسے مثال غرور
 آخر جو نور کا شمس کا اور جہاں اظہار کا وہ جب کرنا ہی کہ دورہ قہر کی تعریف ہو پھر تعریف کی تغیر یعنی قہر جو مابے جیسا مثال
 مذکور میں ہم بیان کر چکے ہیں۔ یہ لوگ کہتے ہیں کہ چونکہ وہ درہر کا ہے ۲۹ روز سے اکتیس روز اور شمالی ایک دن کی چھوٹا
 آخر گھنٹے کے تغیر ہوا ہے تمام ہوتا ہے اس میں سے ایام اجناس یعنی حماق کا زمانہ کم کرنا چاہیے کیونکہ قہر کو ایام حماق میں پھر پھر
 ہوتی ہے اور یہ زمانہ قہر زیادہ دن اور نصف اور ثلث ایک دن کا ہونا ہے جو بر ہر ماہ ہے ۳ دن کے یعنی دن اور اسی گھنٹے کا یعنی زیادہ
 بقدر تغیر اس مقدار کے کہ میں ان اور نصف روز باقی رہے گا یعنی ۲۹ اور اس کا نصف ہے ۱۴ یعنی سو اتر دنوں سے جو دن اور اس کا
 اور اس کا نصف ہے ۶ یعنی چھ دن اور پانچ گھنٹے ایک دن کے یعنی ساتوں روز بحر ان کا اور اس کا نصف ہے ۳ یعنی تین دن اور پانچ
 سو لوگوں ایک دن کی یعنی چھ دن بحر ان کا اور یہ چھ دن درجہ اساد و درہر اسکا ہے۔ اور میں لوگ اس حساب کو دوسرے طور پر لیتے ہیں
 زمین اور اس حساب میں بخور اس اس وقت ہے یعنی وہ لوگ دو دن اور آٹھ گھنٹے یعنی چھ گھنٹے ایک دن کو ایام حماق کے مثال کر سکتے ہیں
 تعریف شروع کرتے ہیں اس کی تعریف اس طرح ہے کہ ایام حماق ۱۳ اور اس کا نصف ہے ۶ اور اس کا نصف ہے ۳ یعنی چھ
 اول سے حساب دوم آخر تعریف میں بقدر ایک نصف قہر کے زیادہ ہونا ہے کہ جو حساب اول میں آخر تعریف ہے ۳ اور
 حساب دوم ہے ۲ میں بقاعدہ تغیر کو جو کہ ہے ۱ اور ۱ اور ۱ اور ۱ یعنی ساتوں حساب دوم میں زیادہ
 لیکن اس دوسری راہ سے میں بقدر تعریف اور اس راہ بجا ہی سلیکے کہ اکثر تجربہ میں روز بھی بحر ان واقع ہوتا ہے اگر سارے سے تیر دنوں
 تعریف اول چہرین تیر میں روز بھی بحر ان میں ہونا چاہئے اور مصلحتاً مذکور ہوتا ہے۔ اس سے ایام جو اور مذکور ہوئے وہ از سر
 اور اوقات میں کر ان میں اختلاف عظیم نظر ہونے میں ہے وہی او اور سن سے کھلا ہے میں اور در اس صبح بھی اتنی کا نام ہوا
 اور اگر گھر خواہ دو اور در بینات کھلائے ہیں۔ جو وقت کوئی مدت ان ایام مذکور کے مثلاً چھ گھنٹے خواہ ساتوں روز کی جو
 ہونے روز بحر ان کا ہے اور مادہ صلیح ہو اور عاصمی بنوہر وقت نسبت اس مدت کے مرض میں کوئی تغیر ہوا جو کا جو صلیح

اور خوش حالی میں برپا رہے اور روز بجران کا آئے اور آٹا بجران کی شش بروج چون اور ماہ اور دیگر احوال فاسد ہوں جو تیسرے بر وقت
 انتہا میں اس مدت میں زمانہ بجران کے ظاہر ہوگا اس سے فساد اور زہون عالی مرض کی وریض ہوگی سبب امراض خواہ اسے اس
 منزل میں اور ایک مہینے سے زیادہ وہ باقی رہے ہیں اس کے بجران کا حساب حرکت شمس سے کیا جائے گی اگرچہ امارت عتد
 کرنا بجران کا ان اوقات مخصوصہ میں ایک مشکوک امر ہے اور اس تجربہ میں گنجائش بحث اور بحث کی زیادہ ہے اور کوئی دلیل بہانہ
 اسے ثبوت پر گمانی نہیں تاہم جن جو بگتی ہو سیکھن طیب کو مناسب ہے کہ جو شش کثرت مشاہدہ اور تجربہ سے معلوم ہو ہی
 اور صاحب اور علاج کا کرے اور اسکی علت واقعی کی شناخت کے درپہ ہوا سلیے کہ بیان اس علت کا طیب کو وہ سیکھ
 سلم تک پہنچائی اور طبعیات خواہ غلطے اولی تک عیب نامہ لکھو اور جب ہی کہ طیب ایام بجران کے وجود کا قائل اور تیسرے سبب تجربہ
 ہو جائے خواہ ستائیس بجران اور تین اوقات مکرورہ کا بطور اصول مومنونہ کے مان لے خواہ اگر اسکے دل میں شک باقی رہے ہے
 ہنوز ضرورت سماج کے مصداقات سے اس حکم کو منظور کریں۔ یہ بھی جانتا ضروری کہ اکثر اظہار و اس زمانہ کا نام رکھتے ہے
 کہ اگر اسکو دور کرنا حاصل فضیلت جو مقدار جو وہ بھی یوم بجران ہو اور بجران سے اسکی تضعیف کرتے جائیں حاصل فضیلت
 یوم بجران ہوتا ہے اور بجران کوئی دن نہ پڑے تاکہ آثرین فضیلت کا حاصل مساوی ساڑھے چھ ہیں کہ ہو جو زمانہ دور
 مہینہ نقصان ایام حماق کے فرض کیا گیا ہے۔ مثال اس دور کی رابع اور رابع سے دیتے ہیں اسلیے کہ یہ دونوں ان
 ہیں اس کے فضیلت سے (یہ وجہ اعتبار ایام بجران ان امراض کے ہیکے لائق رابع اور رابع ہے) ہمیشہ یوم بجران پیدا ہوتا ہے
 اسلیے کہ رابع جن امراض کے واسطے لائق ہے جب سے دو چند کرین ساتواں دن حاصل ہوگا اور جس مرض کا بجران چوتھے
 دن ہوتا ہے اور اسکا ساتواں دن بھی ہوتا ہے اور دوسری فضیلت میں جو دھواں روز پیدا ہوگا یہ بھی یوم بجران ہے اور تیسری فضیلت
 میں ستائیسواں روز پیدا ہوتا ہے وہ بھی یوم بجران ہے مگر عشرہ نبات کا روز سے زیادہ پورا ہے کہ چوتھے بعد کسی عشرہ کے
 ہی برابر بجران کا دن ہے اور دونوں دورہ جو رابع اور رابع کے ہیں عشرہ نبات سے اس بات میں کہ ہیں کہ پوری فضیلت
 ہر ایک دور سے کی بجران سے کسے ہو سلیے کہ جو کس اور جمع ۱۰۰ دن میں واقع ہوا ہے اسکی رعایت کرنی پڑتی ہے اور اسی بات
 سے جن ہفتہ میں یوم میں پورے ہوتے ہیں ان میں ہفتہ کے شمار نہیں ہوتے پس رابع پہلا پورے جاڑوں کا
 صد روز ہوتا ہے اگرچہ اوقات ۱۰۰ خواہ ۱۰۰ گرا اسکی کسے دورہ میں نکل جاتی ہے کہ وہ ساتواں دن قدر
 ۱۰۰ جاتا ہے کہ وہ ۱۰۰ ۱۰۰ ۱۰۰ اور سولہ گھنٹے ہوتا ہے اور تیسرا بجران گیس رابع میں دن ہوتا ہے کہ وہ ۱۰۰
 ۱۰۰ = ۱۰۰ ایسے دس دن اور تین گھنٹے ہیں اس تیسرے بجران میں دوسرے دور کی بری ہی کسے نکل جاتی
 ہے اس طرح ہر کہ روز یا روز ہفتہ شکر رابع سوم اور چہارم میں شمار کرتے ہیں پس چوتھا بجران بروز چہارم ہوتا ہے اور اسوقت پونچھ
 کسے دور کے کسے رابع چہارم روز چہارم اسواسطے مقرر کرتے ہیں جن میں سابقہ دم کا اثر اور رابع چہارم کا متحد ہو جائے اور چہارم
 حساب رابع اور رابع کے ہر طرح سے یوم بجران تیسرے ہر جو کہ ہر نقصان تیسرے رابع کا کرتے ہیں پانچویں بجران
 جو تین روز پڑا ہے اسلیے کہ چوتھا اور گیس رابع میں روز شکر کا گیا ہے اسکے لحاظ سے ۱۰۰ دن اور ہر پڑھائے جاتے ہیں دن
 نماز تین روز پانچواں ہونا چاہیے توضیح شمار ایام بجران کی یہ ہے ۱ + ۲ + ۳ + ۴ + ۵ + ۶ + ۷ + ۸ + ۹ + ۱۰ + ۱۱ + ۱۲ + ۱۳ + ۱۴ + ۱۵ + ۱۶ + ۱۷ + ۱۸ + ۱۹ + ۲۰ + ۲۱ + ۲۲ + ۲۳ + ۲۴ + ۲۵ + ۲۶ + ۲۷ + ۲۸ + ۲۹ + ۳۰ + ۳۱ + ۳۲ + ۳۳ + ۳۴ + ۳۵ + ۳۶ + ۳۷ + ۳۸ + ۳۹ + ۴۰ + ۴۱ + ۴۲ + ۴۳ + ۴۴ + ۴۵ + ۴۶ + ۴۷ + ۴۸ + ۴۹ + ۵۰ + ۵۱ + ۵۲ + ۵۳ + ۵۴ + ۵۵ + ۵۶ + ۵۷ + ۵۸ + ۵۹ + ۶۰ + ۶۱ + ۶۲ + ۶۳ + ۶۴ + ۶۵ + ۶۶ + ۶۷ + ۶۸ + ۶۹ + ۷۰ + ۷۱ + ۷۲ + ۷۳ + ۷۴ + ۷۵ + ۷۶ + ۷۷ + ۷۸ + ۷۹ + ۸۰ + ۸۱ + ۸۲ + ۸۳ + ۸۴ + ۸۵ + ۸۶ + ۸۷ + ۸۸ + ۸۹ + ۹۰ + ۹۱ + ۹۲ + ۹۳ + ۹۴ + ۹۵ + ۹۶ + ۹۷ + ۹۸ + ۹۹ + ۱۰۰

یہ بحران موصول ہوا کیلئے کہ آخر روز بحران اول اور اول روز بحران دوم کا مشترک ہی بعد ازاں ۸ + ۴ + ۱۰ + ۱۱ متر بحران ہو کر
اور یہ بحران متصل ہی بنتے اسکا اول روز آخر بحران مقدم سے جہا ہی پھر ۱۱ + ۱۲ + ۱۳ + ۱۴ ہو تھا بحران ہی اور یہ بھی موصول ہوا کیلئے
کہ روز باہر جمع ہو کر تھے بحران میں مشترک ہی ہو چکا اب دو دن مشترک کیلئے گئے تھے جو تھا اور بگرا رحوان لہذا یہ دونوں پانچویں پھر
مضافہ کیے گئے اس وجہ سے بحران بیسویں روز بظرف نامی اور یہ دو روز پھر بھی متصل ہی موصول نہیں ہوا باہر عات میں بالاتفاق ہی مشترک
جہا رہی ہوئی کہ رابع اول اور دوم موصول ہوا کیلئے کہ روز چہارم و دونوں میں مشترک واقع ہوئی اور دوسرا اور تیسرا متصل ہی پھر پندرہ روز
موصول ہوا کیلئے کہ ساتواں روز وہ تو تین شمار کیا جاتا ہے پھر جب چودھویں روز سے پھر ہلکا پانچواں روز رابع کا شمار کیا جاتا ہے آپس میں
وہا کے اختلاف واقع ہوا اقل اطلاق بقدر احوال بحران کے اختلاف قاصد سابقہ بظرف نسبت مضافہ کے ابتدا میں پانچویں روز
کے چودھویں روز موصول قرار دیتے ہیں پس ترتیب اس طرح ہوتی ہے کہ سترہواں روز وہا باہر عات یعنی پانچویں روز مشترک میں موصول ہوا کیلئے کہ وہ
میں جسک شمار کرتے ہیں ۱۱ + ۱۲ + ۱۳ + ۱۴ + ۱۵ + ۱۶ اور پانچویں پھر ۱۶ + ۱۷ + ۱۸ + ۱۹ + ۲۰ رابع ششم ہی اور خلافت قاصدہ ہے کہ چودھویں روز کو موصول کرنا چاہیے
کیلئے کہ ہر ایک رابع موصول کے بعد رابع موصول ہوتا ہے اور حساب مابین کے کہ کیوں کہ تیسرے مابین کا آخری اگر تیسرا رابع موصول
شمارا جاتا ہے اور اگر دو مابین متصل ہو کر تیسرا موصول تیسرا ہی میں ان روز آخر مابین سوم پڑے گا اور وہ دونوں دور رابع اور پانچ
کے حساب سے بیسواں روز بحران قرار دیا جائے گا کہیں رابع ششم اور مابین سوم کا آخر بیسواں روز ہوگا اس طرح ہر کہ مابین اول
اور دوم متصل شمار کریں اور مابین سوم موصول شمار کریں اور کیسواں روز مضافہ مابین عات شمار کیا کرتوں مابین کو متصل قرار دینا اگر کہ
قاصد سے کی رعایت کریں کہ دو مابین متصل کے بعد تیسرا موصول شمار کریں تو روز تیسرا بحران اور آخر مابین سوم ہوگا۔ پھر بیسویں روز
کے بعد وہ وہا باہر عات کا اس طرح ہر کہ کیسویں روز سے شمار کریں پس چوبیسویں روز بحران پڑے گا اور رابع متصل ہی کہ نسبت اجزا
معرض کے رابع ہفتم ہی اور تیسرا مابین متصل ہی اور اس کے بعد تیسرا بیسواں روز بحران کا رابع آٹھ موصول ہی اور مابین چہارم متصل ہی اور
بعد کیسواں روز رابع آٹھ متصل ہی بعد اس کے چونتیسواں روز رابع دہم موصول ہی اور مابین پانچویں متصل ہی اسکے بعد چالیسواں روز مابین
پانچ موصول پڑے گا اور وہی قاصد کہ ہر دو مابین متصل کے بعد تیسرا مابین متصل ہی اور موصول واقع ہوگا اور بیسویں روز میں اتنی سے روز تیس
بنیات ہر مابین چلنے کے بھی تمام ہو گئے اور یہ مقدار نہایت اور انتہا سے زیادہ بحران امراض حادثی کی وجہ سے دور سے میں نہیں کے دو
تمام ہو جائیں کل بحران خواہ ان مرض کا باعتبار تاثیر قری کے صلیف ہوگا اور مرض مزمن ہو جائیگا جہا سے سات روز جو وہ روز کا ایک اور پھر پانچ
شمار کیا جاتا ہے اور وہ اس کے تین ہفتے یعنی بیسویں روز بضعیف خواہ زیادتی فرض کرے کیلئے علی الاطلاق روز ہفتم خواہ پشاد خواہ مابین دہم
ایام بحران قرار دیتے جائیں گے اور ان کے درمیان جو عشرات پڑتے ہیں میں سے پچاس اور پندرہ وغیرہ اگر جو وہی ایام بحران ہو جبکہ عدد ہر کو
بالا میں گراہ کہ مرض مزمن ہو چکا ہو چھت ماہیر کے انکی طرف چند ان الفاظ نہیں ہے اور اطلاق سولے بقدر احوال بحران کیوں کہ نقل کا کھانا
وغیرہ اسکے قائل ہیں کہ زیادہ عات میں بعد جہا رہم کے شمار ہواں روز ہوم بحران ہی کہ متصل ہی اسکے بعد کیسواں روز بحران متصل
اور موصول ہی اسکے بعد بیسویں متصل ہو کر اٹھاسواں موصول پڑتا ہے اسکے بعد بیسواں روز متصل ہی اسکے بعد تیسواں
مصل پڑتا ہے بیسویں سے جو متصل ہی بیسویں سے اور یہ لکرا سبج تمام چوتھا کہ تعین اطلاق نے یا بیسویں اور نسبت ایسویں
کہ ایام بحران سے شمار کیا ہے اس طرح کہ انھوں نے دو رابع بعد بیسویں روز کے جو ہوم بحران متصل قرار دئے ہیں گراں شمار میں پانچواں

تھے تاجی بہت کوشش کی یہ اس لیے کہ امراض مزمنہ میں اعتبار راجع کا ساقط ہی جیسا اور بیان ہو چکا اب بظرف غور دیکھا جائیے کہ ان
 یونہی نے فی سبیل بحیرات راجع اور مابین میں کسی سے مناسبت کی ہے اور کیسے مصلحت قائمہ بخیر ایام بحیران کی کہ تہمین اور چھ سلسلہ
 سبب اور نفع نام صحیح مطابق قائمہ و تاثیرات قمری کی بر فاضل اور وصل میں آئے قطعاً ساقط کر دیا ہے۔ پورے روز کے بحیران جسدہ مرین اعلیٰ قوت
 میں روز تک اجنبی سے مرض سے قوی رہتی ہے اور بعد از ان قوت ساہو عات کی شروع ہوتی ہے جو بیسویں روز تک پس جب مرض میں کو میں روز
 مرض میں گزار جائیں اسکے مرض کا بحیران بحساب ساہو عات ہو جب بیان بالاکر ناچا جیسے کہ کو کو مادہ اور مرض غلیظ ہو جائے اور اگر کا غلیظ
 کے نزدیک ایک سو بیسویں روز اکثر بحیران جید ہوتا ہے یہ نسبت بیسویں روز کے نتیجے سے روز ہستم ستر بیسویں روز کی فیصلت پر اور یہ اعتبار
 کے گواہی دیتا ہے بحساب مابین کے ستر چھ گھنٹہ ساہو عات کے مابین روز کے افضل ہونے پر گواہی دیتا ہے بحساب
 مابین کے اس لیے کہ قیصر مابین اپنے اقبل سے متصل حذر ہوتا ہے چنانچہ اور پر بیان جو اس صاحب سے ابتدا مابین سوم کی چودھویں روز سے
 ہے اور ابتدا اسکی بیسویں روز ہوگی اور جو کہیں روز سے سلسلہ راجع عات کا ستر چھ ہوا ہے اسی دن سے ساہو عات کا ستر درج
 ہی جید نے بعد روز چہار دم کے ساہو عات شروع ہو گا اسی دن سے راجع بھی شروع ہو گا اور وہ روز وہی روز چہار دم ہے اسکا چوتھا روز ستر بیسویں
 روز چہار دم شماروں اس وجہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ جس طرح بیسویں روز بحیران بحساب مابین سوم کے ہی اس طرح ستر بیسویں روز بحیران بحساب
 افضل ہوا ہے بحیران کی قوت۔ بقدر اظہار جالیوس کے تجربہ میں ایک سو بیسویں روز بحیران جید کا اکثر ہونا دست مینن شہر اسی طرح سٹائیس اور اٹھارہ بیسویں
 روز کے بحیران جید ہونے میں اختلاف واقع ہے کہ اگر کا غلیظ لے سٹائیسویں پر اٹھارہ بیسویں روز کو ترجیح اور فضیلت دی ہے اور ستر
 اکتیسویں اور تیسویں روز میں اور چوتیسویں اور پچیسویں میں۔ اور چالیسویں اور چھتیسویں میں۔ بحساب مابین سوم کے ہی اس طرح ستر بیسویں روز بحیران بحساب
 اختلاف واقع ہے کہ سلسلہ اور احباب کیا جائے تو غلط واقع ہو گا۔ یہی جاننا ضرور ہے کہ بعض امراض کا بحیران
 سات مہینے بلکہ سات برس کے بعد ہوتا ہے اور چودہ برس اور ایک سو بیسویں برس تک بحیران کا امتداد ہوتا ہے۔ بعض اہل علم نے اب
 خیال کیا ہے کہ بعد چالیس روز کے بحیران کسی مرض کا با استفراغ قوی نہیں ہوتا ہے اور واقع میں یہ سلسلے صحیح نہیں ہے بلکہ ستر بیسویں
 نے شاہدہ کیا ہے کہ با استفراغ قوی بعد چالیس روز کے واقع ہوا ہے اور یہی کچھ ستر بیسویں کے بعد اربعین کے بحیران با استفراغ قوی ہونا
 اسکا ہو کہ پہلے مرض میں حدت از سر نو پیدا ہوئے تب با استفراغ قوی سے بحیران ہو خواہ کس مرض کا ہو کہ بعد اربعین کے ہو۔
 خواہ مرض میں ترکیب جو اس طرح پر کہ حدوت مرض مزمن کے چند دنوں بعد ایک اور مرض مہاد پیدا ہو اور دونوں مکر ایک ہو جائے
 اس وجہ سے بعد اربعین بحیران با استفراغ قوی سے ہو سکتا ہے کہ مرض مزمن میں کچھ مجال نہیں ہے طبیعت آہستہ آہستہ انفعال مادہ کا کہ ستر
 کرتے بعد اربعین کے اسکی دفع اور افزائی پر ایک ہی روز فائدہ ہو اور با استفراغ قوی بحیرانی اسی روز واقع ہو سکتا ہے جو ستر کے وقوع آہستہ
 بحیران کا بعد اربعین کتنو ہوتا ہے اور اکثر یہی ہوتا ہے کہ بعد اربعین بحیران با استفراغ قوی نہیں ہوتا اور ناقص بحیران سے خواہ مزید حیران
 کے چنگے مادہ کی حرکت برہم ہوتی ہے بحیران بعد اربعین ہوتا ہے خواہ مادہ خستہ رفتہ متصل ہوتا ہے۔ بقدر اظہار کیا ہے کہ اگر بحیران
 کے جفت بھی ہوتے ہیں اور شائق بھی ہوتے ہیں مگر افراد میں طاق دونوں کی قوت بنا بر تجربہ ہے کہ بحیران میں زیادہ اور شائق
 ایام افراد زیادہ ہیں ایام ازواج سے مثل چھٹا چھٹا آٹھواں دسواں چودھواں بیسویں اور اس مثال میں بعض اظہار
 اور اگر کا غلیظ دونوں کے مذہب کے موافق شمار ایام کا ہوا ہے۔ مثال ایام افراد کی تیسرا پانچواں ساتواں دنوں کے

سترہ دن ایک سو ن ستائیس دن اکھن سو ن چالیس نو سو ن اس مثال میں جو معتدلات اور دوران روزیام اور دن میں شمار کیا گیا ہے اسے باجہ تیز کیا ہے اور کہا گیا ہے کہ جو صاحب امر اور فاعل معتدلاتیہ دو دنوں روزیوم ہجران ہو میں سکتے اور شہر اگر پیش نظر معتدلات کے قیام میں واقع ہوئی ہو تو قبل از انکہ بخوبی اور بسط حکم علم ایام ہجران کا معتدلات کو براہِ واجب بکلام معتدلات سے سادہ بویا ہے بلکہ اس قول کی کوئی اور تاویل صحیح کہا جاسکتی ہے۔ یہ بھی جانتا ضرور ہے کہ اکثر ایام ہجران میں انتقال ہو جاتا ہے جس دن ہجران کے مع ایام دریائی ہمنزل لیا کہ ان کے ہو جائے ہیں لیکن کیفیت اکثر عید میں روز کے پڑھوئی اور خواہ ہجران استغفر خ کا ہو یا خرچ کا یہ بھی جانتا ضرور ہے کہ ہر روز ہجران حید اگر عطیات بنھا ہر مومن نہایت برائی اور موت پر دلالت کرتا ہے جیسے اگر عطیات دردی ساتویں روز خواہ جو دعویں روز پید ہوں کہ انکی دلالت ہلاک مر میں پر زیادہ ہوگی مناسب ہے ایام ہجران کے مقدم روز ہجران آئندہ یوم ہجران سے وہی مناسبت رکھتا ہے جو وہی مناسبت سے پہلے کے متعلق ہو جیسے ساتویں اور چودھویں اور مردوم ہجران سے چونکہ گھنٹے کا زمانہ ہی خواہ تمام اس مدت میں آثار ہجرانی کا جو درخواہ غیر میں خواہ زمین ہو خواہ ارات میں خواہ دونوں میں ہر حال ایام اجوری میں بذریعہ غایت قوی ہیں کہ شاید زمین میں ہر شہر ہجرت ہجرت ہوتی ہے اور میں ایام ہجران ہجرت غایت غایت میں اور ہفت ایام متوسط ہیں اور ان کی تفصیل ہم بیان کرتے ہیں کہ پہلے ہم یہ کہتے ہیں کہ اول یوم ہجران روز چہارم کی گرفت ہے کہ ایمن اکثر مید و قوع ہجران کی نہیں ہوتی مگر روز چہارم جو ہجرت مناسبت تصنیف کے مندرجہ روز ہجرت کا گننے میں اس دن واقع ہجران کی خبر ہوتا ہے اور ساتویں روز یوم ہجران قوی ہے اس کی خبر چھ روز ہجرت اور ساتویں روز ہجرت کے ایسا ہے کہ اول طبقہ عالی ہیں مشہور دینے کے لائق ہے اس لیے کہ نصف متقابل اور مع دور قری پر واقع ہو گیا ہے ہجرت روز شل چودھویں روز کے اگرچہ قوی نہیں ہے لیکن وہ امراض مفرادی متکاوردہ اسے ادھین ہوتا ہے جیسے حمی غیب وغیرہ اس دن اگر میں گیا ہجرت روز ہجرت ان قوی ہے ہجرت چودھویں روز کے سچو ہوان روز بھی روز قوی ہے اس لیے کہ یوم متقابل دور قری ہجرت اور شہر ہجرت چوتھ قوت کے ایک وجہ ایمن ہے کہ جو روز ہجران ایسا ہے کہ اسے مناسبت روز چہارم سے نواستین قوت احکام ہجران اور سلامت آثار ہجرانی کی نہیں ہوتی چہا کہ اس دن ہجران نام اور حید کی امید کہا سے سترہویں روز یوم ہجران قوی ہے اور جو ان کی مناسبت تصنیف میں ہے جیسے نون روزہ قوی تر ہے اور سترہویں روز کو تیسویں روز سے وہی مناسبت ہے جو گیا ہجرت روز کو چودھویں روز سے ہے جیسے کہ روز ہجرت دہم را بوع اول ہے تیسرے سا بوع کا اسی طرح گیا ہجرت روز را بوع اول سا بوع دوم کا ہے۔ اشباح ہوان روز یوم ہجران ہے مگر گتر ایمن ہجران واقع ہوتا ہے اور گتر امراض میں اشباح ہجرت روز ہجرت ہجرت ایسویں روز کے سچو بیوں روز اور اکثر بیوں روز بھی گتر ہجران ہوتا ہے اور اس سے کم سینتیسویں روز ہجرت ہجرت ہجرت ہجرت واقع نہیں ہوتا ہے کہ اس کے قریب چالیسویں روز موجود ہے سچو بیوں اور روز ہجرت چونتیسویں کے قوی تر ہجرت ہجرت چونتیسویں روز بھی صلاحیت ہجران قوی کی ہجرت اکثر بیوں کے رکھتا ہے اس لیے کہ آسمان میں را بوعا کے واقع ہے یہ بھی جانتا ضرور ہے کہ جن امراض کی نوبت افراد میں واقع ہوتی ہے جیسے شب خواہ اور امراض عادیہ ان کا ہجران شب ہجرت ہوتا ہے اور اکثر ان امراض کا ہجران ایام افراد میں واقع ہوتا ہے کہ یہی ایام نوبت امراض مذکورہ کے ہیں اس واسطے حمی غیب میں گیا ہجرت روز اشباح ہجران کا گیا جاتا ہے اور چودھویں روز زمین کی بجائے ہجرت ہجرت سے کہ اگر نوم میں تندرک خواہ تاخیر پیدا ہو اگرچہ بھی

شب کی ساتویں غربت میں اسطفا ایسا ہوتا ہے کہ تیرہویں روز واقع ہوتی ہے پس بھران بھی تیسرے یوں روز ہوتا ہے۔ جن امراض کی غربت ازواج میں ہوتی ہے جیسے ربیع وغیرہ انکا بھران میر ہوتا ہے اور گمشدہ ایام ازواج میں انکا بھران ہوتا ہے۔ اگر انکا بھران باجوری رہے ہوتا ہے کہ بڑھنے والی میں شام گئے گئے کہ جن کا انہیں بھران جبر الکتب ہوتا ہے جن ساتواں اور گیارہواں اور چھٹا اور سترہواں۔ کبھی دوسرے کسی مرض کے مطابق غار ایام بھران ہوتے ہیں دوسرے مرض کے ہوتے ہیں مثلاً سات دوسرے بھران کے مطابق سات دن محرقہ کے ہوجاتے ہیں یعنی ساتویں دوسرے غیبین سے نجات ہوتی ہے اور کبھی بقیہ کے مرض مزین مینون اور برسوتین موجب شام امراض مادہ ہوتا ہے جس میں ربیع سات مینون تمام ہوتی ہے جیسے محرقہ سات دین اور ان امراض کا انڈا ہونا یا نخل انڈا ایام امراض مادہ ہوتا ہے شلابو نما مینون ربیع میں سنہ رساتوئن کا ہونا ہے اور تقدیم اور تاخیر کسی ان امراض میں مثل امراض مادہ کے واقع ہوتی ہے اور غریب ہم بیان کرینگے ایام جو وسط مینون واقع ہیں جن ایام کا اوپر کی فصل میں بیان ہوا ہے ایام باجوری اصلی میں اور بھرب اصول اور قواعد خاتمہ بھران کے وقوع بھران کے وہی ایام میں اور تیسرا کسی حکم کو نام بھران کا انہیں ایام میں کرنا چاہیے۔ لیکن کبھی بظہر بعض وجوہ اور اسباب عارضی جو خارج سے پیدا ہوں خواہ نفس مرض سے جو سرعت حرکت مادہ ہوا یا بطور حرکت مادہ بارہ کے خواہ پوج موت اور ضمن بدن مریض کے خواہ اور امراض میں بہت سے جیسے بیداری مضر پیدا ہو کسی امراض میں کی وجہ سے مثلاً سلمہ کتب علی کو نئے سے خواہ دینی اسباب سے مثلاً کئی دماغ وغیرہ کے خواہ نفسانی جیسے خوف وغیرہ جو بافر لپٹا ہو الغرض ایسے وجوہ سے کبھی ایسا اتفاق ہوتا ہے کہ بھران مرض میں تقدیم خواہ تاخیر ہوجاتی ہے اور ایام مذکور بالا کے پہلے خواہ لٹنے پیچھے بھران واقع ہوتا ہے اگرچہ بھران جب وقت کا فاقہ تمام بھران واقع کے مینون ہوتا ہے تاکہ اس سے کہ ہوتا ہے اور اگر کبھی قوی عارض ہوتا ہے بروز یوم خمیس بھران واقع ہوتا ہے اور تقدیم اور تاخیر واقع ہوتا ہے اگرچہ کو عارض قوی ہی گھٹنے وقت اصلی سے تاخیر پیدا کر کے غیر وقت میں آثار بھرائی پیدا کیے ہیں اور اگر بھران ضعیف ہوتا ہے اسکا اثر فقط مقدار ہوتا ہے کہ بھران اپنے یوم اصلی میں ہوتا ہے مگر شوری اور بھران نام ہنوسکا الغرض جو ایام کے انہیں بسبب ایسے عوارض کے کہ خلاف قاعدہ ربیع اور ربیع کے بھران واقع ہوتا ہے ان ایام کو ایام واقع فی الوسط یعنی ایام درمیانی کہتے ہیں ایسے کہ وہ ایام دریان ایام بھران کے واقع ہیں اور ان ایام کے واسطے بھی چند احکام خاص ہیں مثل ایام بھران کے ایک کے بھران سے جو ابھی مذکور ہوئی اور یہ ایام جیسے تیرہواں خواہ باجھوان خواہ چھٹا خواہ نون۔ یا تیرہواں میں۔ بس تیرہ اور باجھوان ان اول بھران روز بھرا م کو گیرے ہے اور نون ان پنج میں ساتویں اور گیارہویں کے واقع ہے۔ کبھی چون واقع وسط میں دو ایام بھران کے ہر اولی اور ثانی واسطے بھران کے ہونا ہے اور یہ دونوں روز بہ نسبت اس درمیانی روز کے اولی مینون ہوتے جیسے نون روز درمیانی بہ نسبت ساتویں اور گیارہویں روز بھرائی کے۔ اور کبھی جو یوم بھران دربان دو یوم واقع فی الوسط کے جو وہی لائق بہ نسبت دونوں ایام درمیانی کے ہونا ہے جیسے ساتواں روز جو بیچ میں بیٹھے اور آٹھویں روز کے واقع ہے۔ پہلی موت کی دلیل ہے کہ ایام بھران دن کا بھران نون دن واقع ہونا ہے لکن بہ نسبت اسکے کہ ساتویں دن کا بھران نون دن تک موخر ہوجائے اگرچہ یہ دونوں باتیں یعنی تقدیم گیارہویں کے نون دن اور تاخیر ساتویں کی نون تک اکثر واقع ہوتے ہیں قوت اور ضعف ایام واقع فی الوسط۔ نون دن جو یوم درمیانی ہے دو یوم قوی ہے اور تمام ایام واقع فی الوسط میں وہی دن قوت میں ہوتا ہے۔

یہ ہے پانچ تا بن ستر ہفتے دن کے کبجران کا ہونا ہی خصوصاً عسقر اور تا بن عین علاوہ یہی کہ باوجود طلمات ردی سے
روز بپارم تین گنی کبجران ساتویں دن ہونا تاہی اور کشر نوین دن ہونا تاہی کشر بین اکثر کبجران ساتویں دن چوتھے
دن کے انداز کے بعد ہونا تاہی علاوہ یہی کہ کشر بین کبجران ہونا تاہی اور نوین دن یا ستر گنا ہونے دن کا
ہونا تاہی یا کشر ہونے دن کا اور گنا ہونا تاہی دن ہی ہونے دن کا ستر ہونا تاہی اور ہونے دن کا یا ستر ہونے دن
یا اٹار ہونے دن یا بیویں دن یا اکیسویں دن کا ستر ہونا تاہی اور ہونے دن کا یا ستر ہونے دن کا یا ستر ہونے دن
اور اٹار ہونے دن کا یا ستر ہونے دن کا یا ستر ہونے دن کا یا ستر ہونے دن کا یا ستر ہونے دن کا یا ستر ہونے دن
تیس سے تیس دن یا چھ دن روز کا ستر ہونا تاہی اور اگر کبجران ردی ہونے وقت تیس دن یا ستر ہونا تاہی اور ہونے دن کا
دن ستر ہونے دن کا ہونا تاہی اور اگر ردی ہونے وقت تیس دن یا ستر ہونا تاہی اور ہونے دن کا یا ستر ہونے دن
اکثر سے عہد کے خلاف واقع ہونے تین خطبہ لاکھ کبجران بن اکھراٹ ہونا تاہی اور ہونے دن کا یا ستر ہونے دن
ہونا تاہی اسکے سوا اور دن کا اندر واقع ہونا تاہی اور ہونے دن کا یا ستر ہونے دن کا یا ستر ہونے دن
اور گنا ہونا تاہی اور ہونے دن کا یا ستر ہونے دن کا یا ستر ہونے دن کا یا ستر ہونے دن کا یا ستر ہونے دن
کوئی تغیر نہ ہو روزانہ کے واقع ہونے مرض کے ہادی حرکت بن سرعت ہوگی جسے جو تھے روز کے بعد یا چھ دن ہی کوئی تغیر نہ
یوم جہاد کے پیر ہونے طلمات ہجران کے جہاد واقع کر پیر لے خواہ ہجران بن کبجران کے ہونا تاہی اور ہونے دن کا
ہونا تاہی اور ہونے دن کا یا ستر ہونے دن کا یا ستر ہونے دن کا یا ستر ہونے دن کا یا ستر ہونے دن کا یا ستر ہونے دن
ہونا تاہی اور ہونے دن کا یا ستر ہونے دن کا یا ستر ہونے دن کا یا ستر ہونے دن کا یا ستر ہونے دن کا یا ستر ہونے دن
کرنی چاہیے کہ اس دن تغیر طبیعت کی زیادہ دوسرے مناسب ہونے چاہیے کہ اکثر ایسی طبیعت کے اگر است آئے طبیعت کی امانت چھ
ہو کہ تغیر نہ ہو اور کبجران ہونا تاہی اور ہونے دن کا یا ستر ہونے دن کا یا ستر ہونے دن کا یا ستر ہونے دن کا یا ستر ہونے دن
طبیعت کو دو دوسرے وہ تغیر نہ ہونے ہونا تاہی اور ہونے دن کا یا ستر ہونے دن کا یا ستر ہونے دن کا یا ستر ہونے دن
تغیر نہ ہو اور ہونے دن کا یا ستر ہونے دن کا یا ستر ہونے دن کا یا ستر ہونے دن کا یا ستر ہونے دن کا یا ستر ہونے دن
اس امر کی بھی ضرورت ہے کہ جو امور ایام ہجران میں تغیر اور تبدیلی کرتے ہیں انکا بھی لحاظ ہونی چاہیے کہ ان سے اور وہ اوپر معلوم ہو چکے ہیں
طریقہ شناخت ایام ہجران کا دو طرح کا ہے ایک تو شناخت ہجران مرض کی علی الاطلاق یعنی شناخت اس بات کی کہ اس مرض کا
ہجران کس قسم کے تغیر وغیرہ سے ہوگا دوسرا طریقہ یہ کہ ایام ہجران مذکورہ بالا کے اس مرض کا ہجران کس دن ہوگا چاہیے
ہونا تاہی اور ہونے دن کا یا ستر ہونے دن کا یا ستر ہونے دن کا یا ستر ہونے دن کا یا ستر ہونے دن کا یا ستر ہونے دن
ہجران قرار یا جاہ پبلی بات کی شناخت دو وجہ سے ہونی ہے اول تو مرض طول اور کوتاہی سے اور دوسری طابع امراض اور
وقت سے امراض کی شناخت ہونی ہے ستر لال طول اور کشر سے مرض کی بیماری العنقا اور عامی پر ہونا تاہی اور
کوئی مرض ایسا ہو کہ چھتے خواہ تیس سے روزانہ زوال ہونے کے اسلئے کہ اس میں زیادہ حدت ہو اور ساتویں دن

اسکا زوال ممکن ہو گا بعد ساتوین دن کے ایسے مرض میں اگر علامات نفع کے قریب بروز چہارم بخوبی ظاہر ہو جائیں امید
 بھران کی ساتوین روز ہو سکتی ہے اور اگر علامات طول مرض کے دستے ظاہر ہوں جو اوپر بیان ہو چکے ہیں مسلم ہو گا اگر اسکا بڑھنا
 ساتوین روز بہت دیر کے بعد ہو گا اور یہ بھی دریافت ہو گا کہ نجات اس مرض سے بدون محسبان کے بذریعہ تکلیف وغیرہ کے
 ہوگی اور اگر دونوں باتوں میں سے کوئی امر ظاہر نہ ہوئی ہے تو نفع قریب برافغ ہو اور نہ انکا طول مرض کے نمودار ہوں
 امید ہے کہ درمیان روز چہارہم اور ہفتم کے مرض کا زوال ہو جائے۔ مرض کی طبیعت سے استدلال بھران پر ہوں کیا جائے اگر کوئی
 دن میں جس حرکت امراض صفا ہوگی اولیٰ ہی اور ایام ازواج میں حرکت امراض بارہ وغیرہ کی ہوئی ہے تیسریں یوم بھران کی پسند
 وجود سے کیا جائے یہ بقیہ اس دورات اور عدد اوقات محسبان اور زمانہ بھران اور استحقاق ایام اور روز قوت میں جو ہر ایک دن کی
 میں قیاس اور اس سے استدلال ہے جنت روز میں مرض میں سے واقع ہونے کی وجوہات اور نوبت اور اوقات دن لائق بھران مرض
 چارہم کے پڑنا بھران سے استدلال اس طرح ہوتا ہے کہ تین دنوں میں آنا زحمان پیدا ہونے میں سے زیادہ تحمل شدید کس دن
 ہو اور ہر ایک کس روز رہا پس روز بھران وہی شمار دیا جائیگا لیکن اگر کوئی اور دلیل اس دن کی بھران ہونے کو منع کرے اور
 دلیل میں قوت زیادہ ہو اسوقت بنا چاری وہی روز بھران شمار دیا جائیگا جس میں مقاسات کم تھے مثلاً صحت شدت امراض
 بھران اور ہر ایک غور آنا تھا اس کے بعد اور کئی دن رعات خواہ اسماں یا فاعراض ہو اسوقت ہم بھی تجویز کریں گے کہ روز
 بھران دو دن میں تکلیف شدت دیر ہوئی نہ تھا اسی قسم کے استدلال سے جو برطبق زمانہ بھران ہوتا ہے حکم وقوع بھران
 کا یوم درمیانی میں ایام نفع کے کیا جائے یہ بڑھیکہ روز آخر کا حکم بہ نسبت بھران کے قوی تر نہ ہو۔ استدلال بنظر قوت ایام اور
 بنظر طبیعت ایام کے اس طرح ہوتا ہے کہ مثلاً ساتوین شب کو برآمد ہونا عرق کا شروع ہو اور آٹھویں روز میں سے شام تک
 پراثر نکلتا رہے پھر اسوقت یہی حکم کرنا چاہیے کہ بھران ساتوین روز ہو گا۔ آٹھویں روز اگر چہ کا زوال آٹھویں دن محسوس ہو
 اور اگر اس کے خلاف ہو کہ عرق تیرہویں روز سے نکلتا شروع ہو اور چودھویں روز تک برابر نکلتا کرے اور تب چودھویں روز آخر سے
 بھران کا حکم چودھویں روز کیا جائے گا ایسے کہ آٹھویں روز اور تیرہویں روز حکم میں ساتوین اور چودھویں کی نصرت میں نہیں ہے اور
 موت کا نتیجے روز واقع ہونا اولیٰ ہے جو علامات بالکل کے بہ نسبت ساتوین روز کے اور دسواں بہ نسبت نوین روز نظر وقوع
 موت کے اولیٰ ہے۔ استدلال اجتماع احکام بموجب بیان گذشتہ کے کرنا چاہیے مثال میں چودھویں روز کے ایسے کہ اگر چہ عرق
 کا ظہور تیرہویں روز ہوا، مثلاً اگر تیرہ عرق اور زوالی محی دونوں کا اجتماع چودھویں روز ہو کہ ہوا ایسے یوم بھران وہی ہے استدلال
 بذریعہ ایام انوار کے اس طرح ہوتا ہے کہ جن میں مخالفین اور دیگر بظہور نہیں ہے اگر چہ تھے روز علامات انوار کے پلے تھے جن میں بھران
 چاہیے کہ بھران منسوب بروز ہفتم ہے گو زوال مرض آٹھویں روز ہو تو بھران ساتوین روز بھران ہو گا اور اگر علامات انوار کے گیا چودھویں
 پڑے ہوں بھران چودھویں روز ہو گا بیان بہ نسبت اکثر امراض کی طرف بھران کے یہ بات اور یہ معلوم ہو گیا ہے کہ جو امراض نہایت دیر چہ
 دن انکا بھران ساتوین روز تک ہو جاتا ہے اور جو امراض قریب بحدت ان امراض کے ہیں انکا بھران چودھویں روز خواہ سیویں روز
 ہو جاتا چاہیے اور ان امراض کے متصل چکی حدت ہے انکا بھران چالیس روز تک ہو جاتا ہے اور چالیس روز کے بعد ساٹھویں خواہ آٹھویں
 بھران امراض ہفتہ کا ہونا ہے اگر چہ تھوڑی شدت ایام ازواج ہوتی ہے ہر نہایت روزی ہے اور اکثر تھوڑے روز داخل کرتی ہے

اور اس فعل کا تازا جوتھے روز ہوتا ہے اور غصہ ایسا ہوتا ہے روز بروز ہوتا ہے اور ازین قبیل اور علامات بھی روی سرسام و غم کے پیدا ہوتے ہیں بحران گیا جوین روز ہوتا ہے اگرچہ مدت کے ساتھ پیدا ہوا ہوتا ہے کہ ابتدا اکثر انکا سرسام کی بعد جسے خواہ جوتھے روز کے ہوتی ہے اسکے بعد ایک اسبوع میں بحران واقع ہوتا ہے اور وہ روز بروز ہوتا ہے بحران کا بیان بیان تک ختم ہوا۔ فرق تیسرا اور رام اور شور کے بیان میں اور ان میں تین قتلے ہیں مقالہ پہلا اور ماحوہ اور فاسدہ کے بیان میں کتاب اول میں بیان اور رام اور سانس اور رام اور سانس کا ہونا جو شخص اس مقام کو جو اب ہم تحریر کرتے ہیں ملاحظہ کرنا چاہیے اسے لازم ہے کہ قواعد مذکورہ کو یاد کرے اور انکی طرف رجوع کرے اسلئے کہ اس مقام پر فقط قواعد تیسری باقی ماہرہ کو جو جب وعدہ کے ہم بیان کرتے ہیں بیان اور رام اور شور کا جو درم خواہ فرسٹ سے یعنی وغیرہ یا وہ حار سے پیدا ہوگا یا غیر حار سے اور مادہ حار سے جو درم پیدا ہوا یا وہ مادہ خون پر خواہ اور رطوبات جو قریب مزاج خون کے ہوں یا مادہ صفراوی سے خواہ جو رطوبت قریب مزاج صفراوی غلط کے ہونے سے جو درم پیدا ہوا یا وہ خون صالح سے ہوگا یا خون فاسد سے پھر خون صالح یا قریب یا غلط اگر خون صالح غلط سے پیدا ہوا اسکو غلطی کہتے ہیں جو گوشت اور جلد و نوکین پیدا ہوتا ہے اور زمین صربان بھی ہوتا ہے اور جو درم خون صالح قریب سے پیدا ہوتا ہے غلطی کی وہ قسم جو فقط جلد میں عارض ہوتا ہے اور ہر نمک اسکا اثر زمین پر ہوتا ہے درم کو شری کہتے ہیں زمین اور زمین صربان زمین ہوگا جو درم خون غلط فاسد سے پیدا ہوا اس سے اقسام چار اقسام کے پیدا ہوتے ہیں جو زمین اور فاسد میں ایسے خراج کی روایت اور اترق اگر شدید ہو جائے جمرہ پیدا ہوگا اور اترق اور خشک ریشہ حادثہ کر گیا اگر زمین اقسام میں سے بدترین اقسام وہ ہے جسے نار فاسی کہتے ہیں جو درم خون فاسد قریب سے پیدا ہوا اس سے وہ قسم غلطی کی عارض ہوتی ہے جو مائل لطیف جمرہ کے جو اور زمین روایت اور خشک ہوتا ہے پھر اگر وقت اس خون میں زیادہ ہو تو غلطی پیدا ہوگا اور اگر روایت زیادہ ہو تو جمرہ پیدا ہوگا جس میں نفاذات اور نفاذات اور اترق اور خشک ریشہ ہوتا ہے صفراوی درم کا عروض ایسے ہوتے ہیں لطیف سے ہوتا ہے جو نہایت لطیف ہوگا اسکا اعتبار اس مقام میں جو ظاہر جلد کے اندر ہوتا ہے زمین ہوتا ہے اور مادہ لطیف سے ہے حرقت بھی ہوتی ہے اور اس درم میں غلطی داخل ہے ساعیہ تہا کا عروض نہایت لطیف صفرا سے ہوتا ہے ساعیہ کالہ صفرا سے ردی سے پیدا ہوتا ہے جو صفرا اس سے غلط ہو اور سوکھش زمین کم ہو اور یہ نسبت صفرا سے مذکورہ کے کچھ اندر کبھی زمین صربان ہو اور زمین صربان سے پیدا ہونے پر بھی ہونے پر بھی صفرا سے غلط ہوتا ہے زمین صربان کا حساب کم ہوتا ہے اور غلط خواہ غلط اسکی دیرین ہوتی ہے اگر اس سے زیادہ غلط مادہ میں ہو گا کالہ پیدا ہوگا پھر اگر یہ صفرا اپنے تمام کی غلطت میں خون کے تمام سے بڑھ جائے اور ردی بھی ہو جمرہ ردی پیدا کر گیا اور ان سب صورتوں میں مادہ ردی اور لطیف ہوتا ہے اور بعد از ان کہ لطیف ہو اگر اسکی لطافت اس درجہ پر ہو کہ طبیعت سے اسحاق بدن سے دفع کر دیتی ہے اور سولے جلد کے اور کسی جگہ زمین صربان یا قریب جلد کے درم گرم کا مادہ اگر زیادہ ہو اور درم بھی مقدار میں غلط ہو وہ از قسم اور رام طاعونبہ مناسبت سے ہوگا اور داخل اس قسم میں ہوگا جو بنام برافیا معروف ہے جسے تھے اقسام اور رام ردی کے مذکور ہوئے جس سال دیا جاتا ہے ہر اسی سال یہ اور رام بھی عارض ہوتے ہیں جو اور رام حار دین اور ردی زمین جب تک زمانہ انحطاط کو نہیں پہنچتی درم اور زمین ہوتے ہیں اور معدہ زمین اچھی طرح جمع نہیں ہوتا بلکہ عضو متورم کے افساد پر زیادہ مائل ہوتے ہیں

اور یہ ساق عین پر چشمہ ورم اور کثرت ماوہ سے نہیں ہوتا ہی بلکہ اکثر جو جنت ماوہ کے اضا و سپد ابو تاویز پر بھی یہ جانا نشہ و
 کما اور ہم کھینچے اور عا لیس ایک ہی ماوہ سے ہوتے ہیں اور اکثر ہر ک چند ماوہ سے ہوتے ہیں یہ بھی جانا نشہ ورم کی
 کہ جو ورم ظاہر ہو مومس جو اور آئین شہان نواہین قح اور ہم نہیں پڑتی اور حوا بلطن میں اسی طرح کا ہوا نکالنا جو ہم میں کو
 قلعہ نمونی کا بیان فلسفونی کی پشت ناخت اور اسکی علامت عرادت اور التہاب اور زیادتی ہم اور تہ وادہ است اور نہ ان
 کسی ہوگا اگر اندر کی طرف فرور شدہ ہو اور قریب شہان کے ورم ہو اور اس عضو میں کوئی تجمہ اسباب حس سے آیا ہو اور اسکی کثر
 اس کے جو ہما سببے خالی میں اور نیک حال اوپر کے ابواب میں کوئی مد کو ہر چکا ہو نو اور شدہ عضو مومس میں شہان میں زیادہ اور شدہ
 ہی مظہر ہوگی اسی قدر ورم میں شہان اور ورد سانی کی اشد ہوگی اور تحمل اور بیخ اسکا سمیت بت ہوگا اگر فلسفونی کسی عضو حس میں
 پس ہوا اس کے مایع درو شدہ ہر ورم ہوگا کسی قسم کا ورم فلسفونی کون نو اور حسب در میوئی جمیونی لیکن اسس عضو مومس ہر
 ہوگی تب نمایان اور ظاہر ہوگی گو پستل از ورم وہ لیکن مضمی نہیں اور ت سال طور کے زمین۔ واضح ہو کہ فلسفونی زبان ہوائی
 میں بیٹھو اسے جس کے ہر ایک التہاب کے اوپر علی الاطلاق بولانا ناخدا بعد از ان ہر ایک ورم گرم کو کٹنے لگے اس کے اندر
 ایک ورم گرم جو بنات مذکورہ بالا تصف ہو اسی پر اطلاق کرنے لگے گر خالی التہاب سے یہ ورم نہیں ہوتا اس لیے کہ حقت ان
 خون کا اور اندہ او ساقد اور راہوں کا جو عا تا و فلسفونی کسر بظ اور ماوہ اور ماوہ سے عارض ہوتا ہے اور اکثر نیک کے ہر اوچرہ یا صلابت
 ایچ ہو تا اور اسکی پیدائش کے چند اسباب ہوتے ہیں کہ بعض اقامت لگے اسباب ساجت کے چرلے ہر یہ تے ہیں اور ہم ہلا
 اور وارت اخلاط مع صفت عضو باہل کے خواہ بعض عضو قابل کا ضعف اگر یہ امثالے اخلاط اور وارت نہ ہوگی اسباب ہوائی
 اسل فتح اور قطع اور کسر اور خلع کے خواہ قروح جو کثرت کسی عضو میں پیدا ہوں اور انکی جتنے سے جو درد کے ماوہ اسی عضو کی
 طرف تھے کھے خواہ ہو یہ صفت عضو کی وجہ سے حدت ماوہ زیادہ ہوگی ان قروح کی طرف اس قدر ماوہ داخل ہوتے ہیں کہ ایک
 صفت کو بند کر دیتے ہیں اسی مثال یہ ہے جیسے ہر اوچرہ اور جرب مومس کے اور ام عارض ہوتے ہیں مواضع لیا
 اس اور زیادتی طین کی بقدر زیادتی ہر کے ہوائی بانی ہر اور تہ وادہ اور التہاب سے تہ و ماہی اسکا کچھ پیدا ہوتا ہے اور اب اس زمانہ میں
 مع ہوا اگر مع کے قابل ہو اور اسلک طاکا زیادہ اسوقت سے شروع ہوتا ہے جیسے ترقی اور ضعف پیدا ہو فلسفونی روکی
 کی اسی عضو میں پیدا کر دیا ہے اور اکثر یہ اور ہر بزرگی ورم اور کثرت ماوہ کے ہی عارض ہوتے ہیں اور کھی جو جنت ماوہ کے
 ہی پیدا ہوتے ہیں اگر ورم صغیر ہو یہ بات سب پر لٹا ہر کہ جو ورم صغیر جاتا ہے اسوقت شہان میں آرام تک میں سکون پیدا
 ہوتا ہے اور ورم کے میں ہونے کی علامت یہ ہے کہ شہان میں زیادتی ہو اور حرارت بھی بڑھ جائے اور پھر وہ خون مقدار و لند ہر ہر
 تنفس کی شانت میں سے ہوتی ہے کہ نفع میں دشواری ہو اور رنگ چرہ ہو جائے اور تہ وادہ شہرہ پیدا ہو یہ بھی جانا نشہ ورم کی
 کہ جب تک طبیعت ماوہ کو مستور نہ کرے کسی طور ورم فلسفونی کا نسا ہر بلکہ میں نہ ہوگا یہ بھی جانا نشہ ورم کی کہ شور دلی جب شہ
 زمر قریب قریب پیدا ہوں خبر دین گے کہ ایک دل بیت بڑا اور شبست پیدا ہوگا ان سے لگدو جب یہ کہ مریش اور ام باطنی
 آہ ہر کاسی اور کو ہر او ناس سے بھلا یا بائے اخلاط فلسفونی اگر فلسفونی کسی سبب ماوہ سے پیدا ہو اسوقت ہر کاسی حال دستور

نہیں کہیں کہ تو بہوں اسکے نذرانہ خواہ بعد مدت ورم کے اخلاط اور مواضع سے پاک نہایت تو بہاں میں استلا ہوگا کہ ہو اگر سرد
 ورم کے بدل مواضع سے غالی اور پاک ہو اسوقت ورم کا علاج خاص جو بظرف نفس و دم تکھیجا جائیگا کہ بیشتر در زمین جو خاص صاحب
 ورم کلامی ہو کہ اخراج اس مادہ کا کرن جو غیب ہوا اور جس نے ورم پیدا کیا اور استرخ مادہ کا زہر ہوا اور حرقہ یا دوا دوسرا
 بیشتر ہے یہ مادہ دیکھا جائیگا کہ مجھوں کو باقی اور روغن میں خوش زمین اور فقط بھی بیٹھنے کلا نے کھانیت کر جاتے ہیں
 خصوصاً اگر ورم کا مادہ زیادہ ہو اسوقت بیٹھنے کی ضرورت شدید ہے اگر ورم کے ہوتے وقت خواہ چند حدت ورم کے
 پریش استلا سے اخلاط جو اسوقت ہی نظر رہے کہ مرئیات ورم سے چھوڑنا جائیں ورنہ غیب مادہ کا پرست عمل ورم کے بہت زیادہ
 کلا سے استفرغ مادہ کا زہر دیکھنے کے لئے لازم ہے اور بیشتر ہر سال کے بھی ضرورت ہوتی ہے جو بہت فصد اور اس سال سے فرار غمت
 اسکے بعد استعمال مرئیات کا کرنا چاہئے اس میں ورم کا علاج قریب ہی اس میں کہ علاج کے جسکا تشبیہ استلا سے بدنی ہوا اور قیوں میں
 علاج میں بہت است اس ورم کے جو بہت استلا سے دین کے ہوئے ہو گیا ورم زیادہ رواج کا علاج میں ہے جسے کہ اسے
 اسکی اصل آگہ ہو ورم اس سے کہ محتاج ذوق کا ہے جس ورم کا سبب سابق ہوا اور بادی نمودا جب یہ کہ ابتدا سال ہی استفرغ
 سے کریں اور ہر ہفتہ راج جیسا استخوان ہے کہ فصد خواہ اس سال وغیرہ مشط صاحب سے کرن اور حاجت بھی اس میں بہت
 ہوتی ہے کہ جن اخلاط سے پاک نہیں ہوتا اور کئی وقت مختلیم اور بظرف مہرے مرض کے استفرغ اور قلیل مادہ کی ضرورت ہوتی ہے
 خواہ وہ بہت مادہ کا بطرف جانب سماں کے واجب ہوتا ہے اسلیے اگر بہت کثرت فضول کی تو بہاں ہم عضو میں کمی و غنور اور ضرر بہت
 جو تندرستی جو ضعیف کر دیتا ہے اور جو عضو کے مواہد بن کے اسی عضو کی طرف کھتے ہیں اگر جو مواہد فضول ہوں کہ استفرغ اور
 الی اسکا میں جو جو سرد و طہا نے مقام پر ذکر ہو چکے ہیں ان سب کی رعایت واجب ہے اور یہی اور بلکہ حاضر وغیرہ
 اور لائق نظر کے نمونہ اس امور کے و فصل استفرغ میں فن کلیات کے ارج ہیں انکا خیال کرنا ضرور ہے جو کونسا بہت ہے کہ اس
 ورم کے علاج میں اجتناب سے اوج سے کرن سبلے ان مقامات کے زمینیں کتاب اول میں بتنے مستثنیہ کیا ہے کہ وہ ان اندازہ
 رواج کا پائزہ زمین ہے جو بہت زیادہ نزدیک اسانا ہو مرئیات کا اضافہ رواج کے بہراہ کرنا چاہیے اور چون مزید پڑھا جائے
 مرئیات کی کمی زیادتی کہتے ہیں کہ ہرگز زہر مٹوئی مٹوئی زیادتی کرتے ہیں اور جب زیادہ مٹوئی اور ذوق کا پوسنے اور مجھوں
 اور رعایت کو بہرہ ماننے اور قدر ہی اٹھا کو پونجے جائے اسوقت مرئیات کی مقدار غائب ہوتی ضرورت ہے بہت رواج کے اور زمین
 سرف اور بقیوں کا اہتمام نہیں کرنا چاہیے اور بعض اقسام جفنات مرض کے لیے ہیں کہ زیادہ مٹوئی میں اسکے استعمال سے صحت نامحال
 ہوتی ہے اور مرئیات مزید کا استعمال اس مرض سے کہتے ہیں کہ اسات میں خوشی ہو جائے اور در زمین اور ام اور کون پیدا ہوا اور جھٹ ہی
 دوا ہی جس سے شفا حاصل ہوتی ہے اور خواہ ورم اور وہ ہونے کے لائق ہونے کے باقی نہیں ترسے زہری اگر کہ سب اتفاق ہو ہی صحت
 ہو کہ سرف اور کمرانی رجا ہے اسکی مقدار اسقدر ہوتی ہے کہ جسکی قلیل دلتے جا کر تھی ہو کسی جو بہ استعمال رواج کے وضع شدہ مراضوں
 اسکی ہے کہ اس اتفاق مادہ میں سہا ہو گیا ہے اور عضو شورم میں گویا یہ مادہ مرکب ہو گیا ہے اور بیشتر رواج سے کسی سے ضرر پیدا ہوا ہے کہ مادہ
 ورم بطرف اعضا سے زمین کے راج کرنا ہے اور کئی رواج سے ورم میں صلابت پیدا ہوتی ہے اور کئی ضرور ہوا ہے کہ عضو شورم
 بال ضروری اور باقی ہوا ہے خصوصاً اگر رواج سے علاج کنوا و زیادہ ایشا میں کیا جائے یہ بھی جانتا ضرور ہے کہ کثرت صبح سے ایشیا

ادویہ کی ہوتی ہے جو مرضی ہون اور عاذب ہون اور کبھی انہیں اودہ میں لگ کر کہ بقدر تیز رہتی ہے کہ وہ مانع ارغالی نہیں ہوتی
 مخرج کرنا ایسے مواد کا لطیف اعضا سے ہے کہ ان سے بخوبی ذریعہ استخراج کے حامل ہوتی ہے ان جو اعضا ایسے ہیں کہ ان سے
 مواد چھین کر اعضا سے تیز دماغ کرتے ہیں جیسے ایلا وسط قلب کے اور اعضا سے تیز ہر جلد و رقرہ کے واسطے اعضا
 تیز کے مخلوق ہونے میں کہ ان کے مواد کا راجع الیہ نسبت اعضا سے تیز کے بہت تیز اور ہرگز مناسب نہیں ہے اور اس کو ہنسنے تھا
 مناسب ہیں جن کی تحقیق کے ساتھ بیان کرنا ہے کہ جب خوف اسکا ہو کہ درم باہل بسلامت ہو گیا ہے اسوقت ایسے مریضات کا استعمال کرنا چاہیے
 نہیں کہ بقدر تعین ہی ہو اور تیز قوی پیدا کرے اور دیر راہ میں جو متوسط ہیں انکی مثال یہ ہے جیسے عسارت بقول بارہ و جنگا
 اگر ڈر کر کہنے لگے ہیں اور مواد مائع متعدد میں بیان ہو چکا جیسے عسارہ حشرہ اور کرد اور کاسنی اور غصی الاراعی وغیرہ اور عسارہ غلیظ
 خاص کر اور انہیں اودہ کے اجرام کو کہ خفاہ کے قابل ہیں اور عسارہ اسخول ہی ازین قبیل ہے اور قریہ وطنی آب سرد کی اور کبھی اس علاج
 میں نقطہ ہی قدر کافی ہوتی ہے کہ اسخج کو سرد کرنا ہے اور آب سرد میں ڈبو کر استعمال کرن کا کچھ کا فائدہ قوی زمانہ ابتدا میں ہے اس طرح کہ
 انار اور وحی العالم اور سوخج جو خوب پکا یا گیا ہو خصوصاً مسہر کو خواہ سان ملا کر طبایع سے کافی ہوتی ہے بہت عمدہ ہے اگر اس سے زیادہ
 قوی دو کی حاجت ہو مندر اور اوقیا اور فانی اور فوغل اور رنگ اور دو گاس جو بنا م حشرہ الادرام اور جو بنیا تصریح شیخ کے ہاں
 میں لگانا مفید ہے وہی گاس بھی بہت مفید ہے کہ زمانہ ابتدا میں کبھی تجفیف اور دم میں جعفران سے بھی اعانت ہو بخوبی ہے ایسا
 اور دم میں تیز پیندہ اگر ناظر تاک ہے اور اگر تیز غصہ کی زیادہ کرے اکثر خبر با نداء عضو متورم اور فانی اس خلط کی ہوتی ہے
 جو درم میں بھری ہوتی ہے اور رنگ درم کا بوجہ تیز زائے کے سبز اور سیاہ ہو جاتا ہے اگر اسکا خوف ہو مقام درم پر ہما اور جو
 اور زلمات کا خواہ ایسی دو کا جین ارغالی قوت ہو کر ناچاہیے پھر اگر تیزی خواہ سیاہی ظاہر ہو جاوے استعمال شرط کا کہن اور دم
 چاکت دین اور اتظلیح مواد اور شیخ کا اسوقت کچھ ضرور نہیں اور یہ تیز اسوقت مناسب ہے جب مادہ کو گرگاہا ہو زمین کو بہت انصاف
 کر رہا ہے کہ اکثر انصاف موجب ہوت عضو کا ہونا ہو شرط کے بھی چند قسم ہیں ایک قسم انہر ہوتی ہے کہ بعض ظاہر جلد میں اسکا اثر زیادہ
 اور کوئی قسم انہر نہیں اندرون جسم کی طرف زیادہ مال ہوتی ہے انہر من مقام درم اور حال عضو متورم میں قسم کے لائق ہوا سی کا استعمال
 کرنا چاہیے اور بعد استعمال شرط کے فطول آئے یا خواہ شوز سے کرنا چاہیے اور تمام ایسا دیر سے جو ارجا تیز کرن ضرور کرنا چاہیے اگر
 حاجت پانی جو پھینکی خواہ فطول کی ہو فقط مریضات پر اقتدار کرنا لازم ہے یہ بھی جاننا ضروری ہے کہ استعمال ایسے اودہ کا نہیں ہر قوی ہو
 بہت سے درم میں اور مملات تو یہ کا استعمال تیز درم میں ہوی ہے زمین تابا مکان اس سے احتراز کرنا چاہیے اسلئے کہ تیز شدہ
 وہی ضرور پیدا ہو گا جو ابھی مذکور ہو چکا ہے اب سرد کے استعمال سے وہی ضرور متورم ہو چاہیے کہ ترک کرین ایسا
 درم تیز کے اوزار درم میں تیز سرد کرنا چاہیے اور تحلیل شدید سے درم میں شدت پیدا ہوتی ہے اگر انہر سے درم میں جو
 تکسین وضع کوئی تیز کرکنی ضرور ہو آب گرم اور روغن جو مرضی ہیں اور اسطرح ضما وجوا ہی غرض سے لینے اودان کے
 پستے جاتے ہیں اودہ معمولیہ سے ان سے احتراز کرنا ضرور اسلئے کہ اودہ یہ ضماہ صناد میں اس مادہ کے جبکا انصاف
 ہونا اور ان گل ارغالی آب سرد میں گھول کر خواہ روغن گل میں گھلو کر استعمال کرنا چاہیے روغن گل اور دم کے واسطے دوشی
 جو گل شیخ اور زیت سے نایا ہا ہے اسلئے کہ زیت میں بھی کبھی قدر تحلیل خواہ عدس کو ہر گل شیخ کے

پر شیش کے استعمال کرن خواہ مرد و بیگ روغن گل کے ہمراہ استعمال کرن اگر ان او ویسے برآمدہ کو شوخ و ازین علی ال
 دو اولن کے استعمال سے کچھ ترتب اثر شو بلباب کا استعمال کرن کہ ابتدا میں سستی بخندیا اور انتہا میں بھی بخندیا ہو سکتی
 تھمتے تھو اور شک اور کس اور بارونج بھی ازین قابل ہو اور اکثر شراب نیہرین روغن گل میں ملا کر بلک شہر اور کو رو کر
 سوم کسی پارہ صوف کو آلودہ کر کے خزا صوف زوفا کر سوں بن سہر کر کے اور چاڑھوں کو کر کے خولوا مشیح کو شہر است خاگر
 خزا سہر کر اور آب سرد میں ڈبو کر بھی بخندیا بخندیا ان کی کشتہ واسطے ممکن حج کیے ہوتی ہر اگر درم کا حال ایسا نظر آنے
 کہ آب پیو ڈرا ہوا چاہتا ہی اسوقت تیرم کو کھٹا ترک کرنا چاہیے اور ایسی نمبر کرنی چاہیے جس سے بیج او قبیح پیو ہر چہ درم
 زانہ فٹما کو پیو ج باسے شہت اور باوند خوشلی اور تخم کنان وغیرہ کا استعمال خزا درم کا ایسا ہے بلکہ مزاج و اعلیوں اور باطلیوں کا
 استعمال خزا درم ہم قاطعا بخندیا پیدا کرنا ہی اور لطفت یہی کہ اسکی تجنیف سے وہ بہین شدت میں ہوتی اسی طرح اسکا
 استعمال بروقت سکون پہنچانوتی کے مناسب ہی اور جو وقت خوف جمع مواد کا خزا اسوقت بھی اسکا استعمال است کرنا چ
 اور سبب یہی کہ اس مزاج کو لگا کر اوپر سے پارہ صوف شراب قابض میں ڈبو کر کہیں اگر درم کا موضع بھی ہو بہ نسبت
 موضع عدیائی کے حاجت بخندیا کی سے زیادہ ہوتی اسلے کہ خشنے اپنے بزرگ اصلی کی طرف ہو یا بوسے ہی
 خزا درم ہی نمبر اور تصرف اور اندک تجنیف سے بہر جب ہر ناہی اور جس گوشت میں شہر امین کہ بہین اسکو حاجت بخندیا کی
 کہی کہ نسبت سے بخندیا کی قبل از فیض کے ہوتی ہی اور پیشتر عضو شہر امین کے درم کا جذب بطرف عضو خندیا کے اوپر
 خزا درم کے ہمراہ اسکا علاج اور تشریح کرتے ہیں جو درم مقلق قبیح کا ہو چاہیے کہ اسلے کہ خزا درم خزا درم اسکا
 کرن اور او ویسے بلک کا خزا درم کر اور درم کے کرن اور جو کو درم ہر ازہم خزا درم خزا درم کے کھانچن چاہیے کہ ہر وغیرہ کے
 و بخندیا کھانچن اسلے کہ اشلی سے ایذا اور الم ہر بخندیا ہر خزا درم کا بیان باب حد و شہر امین اور اسکا وقت خزا درم کے کتاب اول فی خلیات
 بخندیا بیان ہو چکے کہ اس بیان سے اہمیت اسکی بخندیا اور یافت ہو چکی اب وہ اسکو خفا غنفونی اور جوہر کے دریا میں فارق ہون بزرگ
 کہ جوہر بخندیا خزا درم خزا درم سے بخندیا ہر خزا درم اور خفا غنفونی کی سترجی سے سیاری خزا درم بخندیا پیدا ہوتی ہی اور اکثر اسکی سترجی
 جلد میں ہوشیدہ اور اندر کھلوت ہوتی ہی اور جوہر کی سترجی موضع درم کے سس کہ ختنے بہت جاتی ہی اور خزا درم بخندیا ہر خزا درم
 خزا درم کے پیدا ہوتی ہی اور خفا غنفونی اور خزا درم خفا غنفونی بخندیا ہر اور خفا غنفونی کی سترجی ایسی بخندیا ہر ہی ایک خزا درم
 خزا درم کی سترجی خزا درم کی سترجی اور خزا درم کی سترجی بخندیا ہر خزا درم بخندیا ہر خزا درم بخندیا ہر خزا درم بخندیا ہر
 خزا درم بخندیا ہر اور خفا غنفونی اندر جلد کے بھی ریوست ہوتا ہی خزا درم خفا غنفونی بخندیا ہر خزا درم بخندیا ہر خزا درم بخندیا ہر
 میں آہلہ ہر خزا درم اور خفا غنفونی میں یہ بات اہمیت کہ ہوتی ہی اور خزا درم خفا غنفونی بخندیا ہر خزا درم بخندیا ہر خزا درم بخندیا ہر
 خزا درم بخندیا ہر کہ ہاتھ کے وہاں سے خوب بخندیا دیتا ہی اور خزا درم زیادتی خون کی خفا غنفونی بخندیا ہر خزا درم بخندیا ہر
 زیادہ ہوتی ہی اور خزا درم خزا درم بخندیا ہر خزا درم بخندیا ہر خزا درم بخندیا ہر خزا درم بخندیا ہر خزا درم بخندیا ہر
 کی اس قدر تیز ہوتی ہی کہ جلد اور بشہر سوختہ کر دیتی ہی اور خفا غنفونی کی سترجی اور خزا درم اس قدر بخندیا ہوتی
 خفا غنفونی میں خزا درم اور درم پیدا کرنا اسکو جوہر خزا درم کے اہمیت سے نسبت خزا درم کے زیادہ ہوتا ہی اور خزا درم

اور درد کا گھبراہٹ ہو جائے اور کثیر خستہ و جب مارض ہوتا ہے پھر وہ ہر مارض ہوتا ہے اور ناک کے بیچ کی ہڈی سے درد کی جہت اور ہڈی اور ہڈی سے ہڑھنے و دم تمام چہرہ میں پھیل جاتا ہے۔ اگر درد چہرہ ہو تو نشتے کسی ہڈی کے جلد کے بیچ سے پیدا ہوتا ہے۔ اور کثیر خستہ و غلظتی اور غلظتی درد میں جو فرق ہے اس کا بیان فن کلمات میں جو پیکار ہوا ہے اسکے اعادہ کی ضرورت نہیں ہے علاج شہر مکیا اس مرض میں پہلے استفرغ بن کاسل صفر اوی سے کرنا چاہیے پھر اگر حاجت ضد کی ہو ضد ہی کرنی چاہیے۔ زیادہ فائدہ خص کا ہیوت سے ہے کہ مادہ اونون جلد کے چین ہو اور اگر انڈرٹ کے جلد مادہ گوشت تک پوست ہو ضد کا فائدہ اس وقت کثیر ہیوت سے نہ ہو اور کثیر سے ضرر کا گمان ہوتا ہے۔ بعد ضد کے اگر ضرورت نہ کہ ارسال کی جو کرنا چاہیے اور پہلے غلیظ اسکا کہ ضرور ہے کہ مادہ ضد کو اور موی میں کثرت کی ہٹی ہے اسی حساب سے اجڑائے ہسل کی تجویز میں عمل کرنا چاہیے بعد فرغ کے ہسل سے تبرید مادہ کی تیز بڑھتی سردات توئی کے جو غلظتوں میں کرنی چاہیے اور جو اوڈی غلظتی کی تبرید ہو اسٹے ذکر ہوئی ہیں انھیں کا استعمال کرنا چاہیے سرد پانی بھی عمدہ ہے یہی وقت کرنا چاہیے اور سرد پانی کا استعمال ہے کہ رنگ عمدہ کا تغیر ہو جائے۔ اگر درد خاص ہے غلظتی ہے ہی تو تیسرے بعد استعمال کے نزال ہو جائے گا کہ اسکا رنگ تغیر ہو جائے اور لون میں نقصان پیدا ہو اور حاصل یہ ہے کہ کثیر خستہ کی بڑھتی ہوئی کیسے کہ لیب اور وضع التہابی عمدہ میں زیادہ ہوتی ہے اور استفرغ زانگی حاجت غلظتی میں ہے کہ اسکا ہوا ہوا اور غلظت ہوتا ہے۔ سردات جو پہلے سے عمدہ میں استعمال کیے جائیں ضرور ہے کہ قبض کی قوت تبرید سے زیادہ ہو زمانہ اسکا تبرید میں بڑھتے نسبت قبض کے زیادہ درکار ہے اور باہر اندہ استعمال تبریدات میں اسکا لحاظ ضرور رکھنا چاہیے کہ مادہ کی عضو باطنی کی طرف رجوع کرنے خواہ کسی عضو شریعت کی طرف توجہ نہ ہو اور اسکا بھی خیال ہے کہ عضو شورم میں سیما ہی نہ آجائے اور تری اور فساد کی راہ پیدا ہو اگر ان سردیوں میں سے کوئی امر ظاہر ہو جائے ہے کہ ضد قبض اور تبرید کو اختیار کریں پھر اگر عمدہ خلدیہ اور ڈرا پھر تازہ جہت رصاص اور شراب بازو کو برگ چند کے ہمراہ میں جوش دیکر علاج کرنا چاہیے۔ اور جو روک آئین غلظت غلیظ توئی ہو اور تبریدی ہونے سے استعمال کریں جیسے صوف کہ سوختہ یا شستہ مارتے ہر بعد درجہ کثرت ہے ہر صورت میں اس کو کثیر جو صورت کے درخت کے چین کھانی ہو سنا چاہیے بارہ درجہ موم ہندوہ درجہ کثرت رصاص نور ہر چہ کہ نہ ہر مسول پانی سے ہندوہ ہم روغن آس پنج اوقہ۔ ایضا ایک ہم ہم اس سے بھی سبک تھا و جہت رصاص اور غصا زہر سداب اور روغن گل در دو موم کو کپا کر کے گرم طیار کریں غلظت جاو رسیم کا بیان نکلیگا کہ خواہ چند دانہ ہوتے ہیں کہ پیدا ہو کہ ورم نیا کرنے ہیں مگر ورم خود نیا پیدا ہوتا ہے اور کثیر خستہ اسکی بڑھ جاتی ہے اور ورنہ پھر ہر ہر سبب تر اس ورم سے قرض پیدا ہوتا ہے اور کثیر خستہ شورم شربت جاتی ہے اور ان سبب زون کے حساب اسی طرح سے بیان ہو چکے ہیں رنگ ناک کا مال بھصرت ہوتا ہے اور التساب اور قوام اسکا تو لول جیسے سخت طیار سے کہ گول ہوتا ہے اور کثیر دانے غلظت کے چڑھے اور جیسے ہوتے ہیں مگر ایک قسم غلظت کی جہاں موم اور روغن کی کہ وہ اصل میں ایک ہوتے ہیں اور انکی حسیہ میں با رنگ ہوتی ہیں جیسے نکلے ہونے اور چین نگر کے ہر دانہ میں شہد کی کے کاشنے کی ہی ہوتی ہے حاصل ہے کہ ورم ورم جلدی ہو اور اسکی ہوا اور اسس ورم میں غصوں کی قوت نہ ہوا سے غلظت کثرت ہوتی ہے اور غلظت ورسیدہ فصل جیسے کے ہوتا ہے۔ اور ایک نگر آکا لہ ہوتا ہے اور جیسا اور ہر نگر اور پیکار اور وقت ہے شورم شرح جہت آئین اور غلظت جہد کریں ہا تم تعین ہوسو موم ہونگے علاج قبل کا نگر وغیرہ جو ایسے اور ام میں اگر ان میں ایسے معالج کی سطح ہو تو کثیر

خاطر کا کرن اور جیبا استفرغ واجب ہو اسی طرح کا کرن مکہ چلے علاج متوجہ کا کر کے انھیں قریح کو اچھا کر دین اسی سے علاج
 کس بیغرائی دریش ہوتی کہ یہ پودر کو کمر مقام بخواہ تمام اول کے قرب و جو ارین یا عبید اس عتداس سے دو بارہ
 پید ہوتے ہیں اور جیل کو سترایا کرتے ہیں۔ مارا کین ہر راہ شمرنا کے شفرغ مادہ نلا وغیرہ میں بہت نافع ہوا جس طرح عتداس سے
 نڈا کا علاج کرنا چاہیے وہ یہ نہ کہ نڈا کال کے علاج میں کین عطاب سے اجتناب کرنا چاہیے جو جرمو کے واسطے عمل ہو شہین
 اس کے کہ تربط قریح کے مناسب نہیں ہوا اول جرمو میں خل کا ہوا اور کرد اور نڈو فروری العالم اور مطلب اور جیل سے خرفہ کے
 استعمال کرنا جائز نہیں بلکہ اگر تیرہ ضروریوں میں کو کے حضور مشاک کو پیکر استعمال کرن کہ اس میں شہیت ہی خواہ بازنگ اور سلیو
 میںے ورد۔ اور عدس مہدا کے سوئی شہر سوست اور شاخ انگو کو ہوا استعمال کرن۔ اور اگر کشتہ اور قریح کا خوف ہو
 ان دو یہ ہر دو کے ہر ایک سے قدر شد وغیرہ خواہ دقاق کندر جبرادہ کر کے اور وہ پانی جو انگو کی لکڑی سے ہر وقت جلائے کے
 یکا ہی بہت عمدہ ہے۔ بڑی کی بکنی۔ اور فضا کا ڈھرا اور سر کے۔ اور جو وقت تترج ظاہر ہو قمر ص اندرون شراب خالص
 خواہ اس کے کہ جین آئینش پانی کی خواہ عصارہ وقت را الحار خواہ نمک یا نظہ مرغ اور سداب اور نظرون اور فلنسل یا نظرون
 پیشاب رشک کے جالیوں میں کو یہ طریقہ بند ہی کہ ایک شش انبوہ کے ہر وغیرہ کے کنارہ سے نائین کو اچھا کر دین
 اور نوک دار ہوا اور ایسا ہو کہ غلہ کی پینسی اس کے اندر سما جائے۔ پھر میں ہی شی کو اس پینسی پر کر لگا کر پینسی کے اس زور سے
 گزرائیں کہ غلہ کو کات ڈالے اور جس سے بے بنیاد کرے زکون کا نڈو رکرنے کی تدبیر یہ ہے کہ انھیں تمام میں داخل کر لیا
 یہ ہو چو کہ انھیں ہضری چاہیے بہت کمال بن اور دروغ غلہ خواہ گلاب کو ظاہر کرن علاج جا ورسید کا غلہ کے
 اقسام میں جا ورسید شاہ ہر علاج میں غلہ سے کو جو سہل صفروری امین ویا پیاے امین کیقدر شرکت تیرہ کی ہی ضروری ہے
 اور اگر کیتدر رفتہ و اول کرن یہ سب سے بہتر ہے اس لیے کہ اس کے ادو میں ہر اور صفرنگے سودا اور فہم کے بھی آئینش ضروری ہے
 ہی۔ اس کے بعد زور اور کزازک مندر میں اور نار کے چھلکے گل امینی ان سب بڑا کو سر کر اور گلاب میں جمع کر کے ہر قدر کوز
 جو نفع بداند کوے اور زیادہ سر کہ کچھ ضروری نہیں ہے اور کے ذریعہ سے اس دو کو کھائیں۔ دودہ تازہ دوسنا اس ترش کے لیے
 نہایت مناسب ہو جب زمانہ آئینہ کا گزربا سے چاہیے کہ سہک علاج کا ہر علاج شراب جنس خواہ اور کوئی قوی تر جز آئینہ کر کے استعمال
 کرن اور شہر ملک آئینہ شہید کی ہو ورق یا ورق کوٹ کر آئینہ غلہ میں داخل کر کے استعمال کرن اس سے زیادہ قوی تر ہے
 کہ نڈا اور کبریت زرد سوختہ اس سے لطیف ہر ہر شراب کے طیار کرن سوا خوب تازہ انگو کے پانی سے جو ہر وقت جلائے
 پیکتا ہر جگرہ باجم اور نار فارسی کا بیان ہے دونوں اسم بھی ہر ایک پینسی ہر ہر کال ہو اور منتظا بننے آئینہ دار اور سوزان
 اور خشک رہنے پیدا کرنے والی جو بولے جاتے ہیں اور اس پینسی کی سوشس اور عراق ایسی ہو کہ جیسے آگ کی سوشس خواہ
 لگانے کی ہوتی ہے۔ اور کبھی بالخصیس نار فارسی اس شہرہ کو کہتے ہیں جو از قلم نڈا کال محرق منتظا کے جو زمین سی ہو لینے
 پینسی جو اور تیرہ جاتی ہو اور رطوبت بھی ہو اور مادہ صفرادی زیادہ ہو اور سواوی کم ہو اور قرضس کسب میں کم ہو اور بہت سے
 چھوٹے چھوٹے اس تمام ہر ہر آرمون جہاں منتظا مادہ ایسی ہو زمین غلبان اور جوشن زیادہ ہو جو پید ہوا اور جگرہ ہر ہر
 سوزہ کا اطلاق اسپر کرنے ہیں جو مکان جناس کو سب یاہ کر دے اور پزل کو سب کے سیاہ اور خشک کر دے اور صفت اس کو

اور رطوبت کی مقدار کم ہو جائے اور سود اور تیز رفتاری کے اندر کی طرف فرو رفتہ اور تیز رفتاری خواہ ہماری اسکا کہ جو ہم اسکا کہ تیز رفتاری سے
 ہاتھ سے مسری کے اور کبھی شہر کا وجود نہیں ہو تا بلکہ اول میں جرم پیدا ہوتا ہے۔ اور مزاج اس کی ابتدا میں کبھی نہیں ہوتا
 ہوتی ہے۔ اور جرم ہر کچھ موجود اور تیز رفتاری میں بھی آبلہ پیدا ہوتا ہے اور جرم سے ایک رطوبت ایسی ہب کرتی ہے جسے
 کسی عضو پر درخ لگانے سے جو ہر جاننے کے رطوبت برآمد ہو اور تمام نافذ کا رنگ مرادی ہوتا ہے اور سیاہ زیادہ اور تیز
 ہب کرتی ہے اور سوکھش اس میں شدت اور گرد گردائے کے سوکھش نئی رتھی ہو اور اس پر جرم کا صدق نہیں ہوتا ہے
 بلکہ ایسی کیطرت میلان زیادہ ہوتا ہے خاص نام جرم کی اسی بر اطلاق کیا جاتا ہے بلکہ جہت ناری ہو اور اس میں جب تک کی چکاری
 کی ہی ہو۔ سانس ناری کا نظور ان دونوں قسموں میں زیادہ ہوتا ہے اور بہت حرکت کرتی ہے اور جرم بہ نسبت اسکے زمین
 طار ہر ہوتا ہے اور انڈر کی طرف زیادہ ہوتے ہوتا ہے۔ گو کہ اسکا مادہ ہزاروں قبائلیں سے اور کادہ ہوتا ہے لیکن یہ مادہ نارفارسی
 میں زیادہ حدت رکھتا ہے۔ اور جو قسم ان دونوں میں سے جو ہر صفراوی مادہ کے عارض ہو اسکے صفراء میں جس قدر
 پیرا ہر کفر خلط مادہ سوداوی کی ہوتی ہے۔ اور اسی قسم کے ان دونوں مادہ کی آمیزش کی وجہ سے خشک ریشہ پیدا ہوتا ہے
 ہوتا ہے بلکہ نارفارسی میں بلکہ صفراوی کا ہوتا ہے اور جرم میں سوداوی کی شدت ہوتی ہے اور کبھی مگر یہ کہ ہر ایک نارفارسی اور جرم کو
 اسکے ایک عام اور مشترک نام سے نام رکھتے ہیں مثلاً جرم کیمین اور پھر دو خون قسم خاص کیطرت تقسیم کرتے ہیں خواہ دونوں کو
 نارفارسی سے سو سو مگرین سے عام مٹی کی نظر سے بعد ازاں تقسیم کرتے ہیں۔ خواہ ہر ایک مٹی کا ہم جہاں کہہ جائے اور یہ سب
 صورتیں نام اور تیز رفتاری کی اصطلاح اجماع میں مرجع ہیں مگر کچھ فرق چند ان میں ہے۔ کبھی ہمراہ نارفارسی اور اس صفت نڈ اور چاہو
 رومی کی حیات شدہ ہو یہ ہوتے ہیں چینی روارت زیادہ ہوتی ہے اور مہلک ہوتی ہے اور کبھی ہی نارفارسی خواہ
 جرم ہو جو باکے پیدا ہوتی ہے اور اکثر شہر تیز رفتاری کے ہوتی ہے اور مال بہ سوداوی ہے جسے کہ ابتدا میں سیاہ ہوتی ہے
 خصوصاً جس سال و بازادہ ہو صلاح نارفارسی اور جرم کیمین پہلے فسد کوئی ضروری نارفارسی کا خون صفراوی کا، استفراغ ہوجائے
 اور اگر مرض خوی ہو کہ خوف اس سے زیادہ منظور ہو فسد ایسی گہری چاہیے کہ نوبت غشی کی ہو۔ نیچے اور کبھی حاجت ہوتی ہے
 خصوصاً جس مگرین کے چمکنے لگانے کی ناکو خون بہتہ اور گٹھا ہوا اس میں سے سب کچھ جابے کہ اس خون کی طبیعت مگرین کی ہے مگر
 یہ تیز رفتاری ہونے اور مادہ کے نہیں کچھائی ہے۔ علاج موضعی سے جسے خاص مقام کا علاج حمرہ بجانے ملے کہ کرنا چاہیے
 مگر لطف میں زیادہ تیز رفتاری چاہیے جس طرح جرم زمین اور لکڑی چکے اسلئے کہ اس مرض کا وہ بطرت خلافت کے مال ہے اور اس
 وجہ سے کہ اس مادہ کی خوشبوی مقدار بھی بطرت باطن کے نہیں جانتی ہے اس وجہ سے کہ مادہ ہی ہے۔ اور زیادہ تسبیب کا ہونا
 کہ اس مرض میں جب تیز رفتاری سے اسلئے کہ مادہ غلط ہے اور در زمین شہر میل ہوتا ہے اور مہلکات کا استعمال نہایت مہین جانے کی وجہ
 ظہور مرض کا ہو اور نہ وقت سکون اتنا ہے کہ اس وقت کیفیت مادہ میں ادویہ مہلک زیادتی پسند اگر کچھ لگا۔ ایسے ادویہ جھنڈا ہونا
 کہ راجا پیسے نہیں کیے تیز رفتاری کے ہر انہی سبب میں جو اور کچھ ہندو دفع مادہ کا بھی کرتے ہیں۔ جیسے بارنگ اور عدس اور زرد
 رومی میں ہوسا زیادہ ہونا اس لئے کہ اس سے صفا طیار کرتے ہیں اسلئے کہ جس رومی میں بیوی زیادہ ہوتی ہے وہ لطیف زیادہ ہے
 یعنی اسی قسم کے آؤ خفاوات جو تیز رفتاری میں مذکور ہیں۔ ایسا مادہ کو سہرہ کنگوری خواہ چھت مگرین کو اسلئے

سرکہ میں داخل کر کے منہ اگرتے۔ اس لئے جبیدہ سے وقت میں اور بعد اس وقت سے یکے پر تو کہ نہ ترش کو بجا کر کے سرکہ میں اس لئے
 کہ نہ کرین کہ نرم ہو جائے پیدا زمان خوب بیکر کسی کپڑے سے پر لگا کر استعمال کریں۔ یہ دو اور وقت مناسب ہوتی ہے اور بہت دلو اور ہنہ
 مرض میں اگر کہ مرض کو کچھ ہی لمبے وقت کی اور آہن سے اپنے لئے نورو خوار کو مکن انتہا کے وقت جو طری سے منہ سے آدھ ہنہ
 اور اسکے پتے بھی مع سوچے اور زریب اور انجیر اور شراب اور خشک سنبھالہ داخل کرتے ہیں اور تیسرے پتے کو کہ مسوسا
 اوہی ہر گورہ سے منہ چار کر گریں۔ مٹھو ایسی اوہی کے جو لائف استعمال کا کثرت اوقات کے ہیں انہوں اور قابضہ اور دو ذراع
 سے سوہی گتے ہیں۔ سے سخی رنگ کی بھگڑی پوست مار کر دو دو مہر جو خاس ایک گرم تر اور ہنہ اور ہم سے لکھن ایسی دو آہن کی
 وقت تک استعمال ہوتی ہیں جب تک کہ قدم پیدا نہ ہو جب قدم پیدا ہو جائے اس وقت صحت قوی کا استعمال پسند ورا کہ یہ
 دو لے از روں خواہ اولے فراسیوں یا فاسون یا لو اور دوس کے قریں باد لے فیور شراب مٹھو یا مٹھج میں لگا کر منہ کرین
 ۔ اس طبع جو آہن عمر متفرق اور غدا ہر کیجئے علاج میں مذکور ہوئی میں لکھا استعمال کریں۔ سے مسوسا اور کو منسا و کا استعمال
 اس اوقات میں ہر روز دو مرتبہ کیا جائے اور رات کو بھی ایک مرتبہ خواہ دو مرتبہ منسا لگا لیں۔ جن دو آہن سے صحت جو ذریعہ
 میں پیدا ہوتی ہے یا مقدر لگا استعمال کرنا چاہئے نہیں ہے کہ اتنے زوارت مرض میں زیادہ ہوتی ہے۔ و جب ہی کہ گورہ اگر وہ منسا
 باوت اور موضع استراق کے باقرام گل ارسی اور سرکہ اور یا منا اور ملاوہ چہ میں چہ ہر سرد اور نوز میں نوز خوار چکی یا تیسرے
 قریب و ہر مع لگا یا کریں جسے صحت زوفا شراب میں لگا کر استعمال کریں۔ جب انتہا میں سکون پسند آتو اور قروہ
 باقی رہ جائے یا کھلا علاج ماکر اسے اور نہ ہم یا لاطولین سے کرین خواہ جو ہر ہم شروع سنا کر کے واسطے قرا یا دین میں مذکور
 ان سے علاج کو نہ سمجھ کر نہ جو روقن اور ہر سب علاج کے کہ فارسی کے سکون انتہا اور باقی رہنے قروہ کے لیے
 بہت مزید قضاخات اور نفاخات کا بیان نفاخات کی حدیث کے وسط سے جو باہر ایک صورت ہے جو کہ فلبان انہا
 سے بطور ظاہر ملے کے ایک رطوبت مند قلع ہوتی ہے اس طرح بڑ کر دفع و احد میں ماہہ اس رطوبت کو لیکر لطیف و نجات ملے کے
 مسو کرنا ہے۔ اور جو کہ نحت بلکہ نفاخت زیادہ ہو جائے اس وقت سے اس رطوبت کا لٹوہ ملے میں پڑنی زمین ہونے پانا بلکہ نفاخت ہے
 باقی رو باقی ہے پانی تبرہ ہے سے بعد میں کسی ہلاک لٹوہ پسند ہوا ہے اس طرح بیان بھی کیفیت نٹوہ اور ہوتی ہے
 اور دوسری صورت اسکے حدیث کی ہے کہ کہ پتے ایت کے خون ہی بھگور ہوا ہے اور نہ نفع پسند ہوا ہے علاج
 نفاخات اور نفاخات کا نتیجہ ہرین کا اور قصد وغیرہ جسے معلوم ہو چکا ہے پس سو کرنا چاہیے اور دیگر تہا سب نفاخت
 دیگر کے بھی جسے اور رامض مناسب میں مستدح ہیں۔ وہی بیان بھی جاری ہیں اور تہا سے معلوم ہیں اس مرض کے ہر
 کہ باقی میں پتہ کر کے خواہ پوست انار خواہ پوست خانہ سے رشت انار پانی میں خوش دیگر موضع مرض پر بعد طبع اولین کے بھگور
 منسا کرنا چاہیے۔ اگر نفاخات سے چور نے پیدا ہو جائے اور خاص تھا نفاخات کے پتہ زوفا منسا و ہر ہر ہر کو کئی
 ہلکوی اور ہر باکر ٹوڑنے سے زور ہو گا لگا کسی سوئی وغیرہ سے اس میں سولخ کریں اور جو رطوبت اس شرح میں ہے
 کھلا زمین اور باہر بھگور نفع بھی جو بھگور کھلا کر ناہم اگر جو بھگور منسا کرے ضرور سوئی وغیرہ سے پسند کرے نہ فری نام نہ
 کمال ذاتی چاہیے یہاں سے رطوبت کے نکلنے کے دوران سے عالی میں با تو ہوا چھوٹا چھوٹا کر فرسہ ہے

مرہم مفید اور مرہم ساج وغیرہ سے علاج کریں نہ خود مٹا جب ان مرہم میں لیدر سادہ اعلیٰ کریں اور مرہم حورہ کا استعمال اس وقت کریں جب
 مصلحت لگے خواہ شکر کی نوبت ہو نہ چہ اور لگا علاج خواہ اور علاج مناسب اس وقت کے ذکر ہو چکا لگا استعمال کریں گے و و
 مرگ مرہم سنا باطل نیت کئے ڈیرہ رطل زرخ ایک رطل مرہم ساج کو نیت کئے میں اس قدر بچان کر نیت کی چپک جاتی رہے اسکے
 بعد زرخ و ہیکر چکر کریں۔ ایسا ایک دو ایسی ہی جو مٹا کر یعنی خفہ یعنی بہاری اور جو مٹا کر لگانے کے لائق ہی مٹا کر ہی کر لیا
 یعنی ان اعضا کے ہی جنہیں حاجت تخفیف کی زیادہ ہی سقلطظا اور قلفطیس اور خمر جو بورہ ارسی و دوز پانچین پیکر استعمال کریں ان کو
 لکڑی کی ہلکی نشہ بین لاکر بھی مفید ہی جب ان ہونڈوں کی پیر پان بھی کر جائیں اور گوشت فاسد ہو جائے اور گوشت صحیح باقی رہے
 اس وقت خالص ہونڈوں کا جو علاج ہی اسی طور پر سماج کرنا چاہیے۔ اور شہر امکندریہ کے اطبا ایک لکڑی سے ان دونوں کو
 کر دیتے ہیں جسے سارا لباس کہتے ہیں اور نیز نازش اور طرنا مکیس و دوزن ان میں لنگے امقاط کے واسطے بہت مفید ہی مثال ہونڈ
 کوشکریشہ کے مفاصل کے بعد لقیہ کا علاج مثل علاج خرابات کے کرنا اور انہیں زہرات میں منقول رہا بہت ہود تدبیر ہو ولسے مچھڑ
 قدر مائی ہی اور متاخرین نے اپنی طرف اسکی نسبت کی ہی عزیزت و صبر کندہ زیندہ زنگار ہونڈوں لیکر ہونڈوں مچھڑ
 کے گل اتنی شامل کریں اور گولیان بنا کر کھین بقدر حاجت سر کرخواہ پانی بن گولی کھکر ملا کر بن اور ملا کر کے پھری ہر دو بارہ دو کو
 ملا کر بن تاکہ اس میں خوب سا تھنض پیدا ہو جائے اور سٹ کر خشک ریشہ پڑ جائے اگر اس پتہ کی کئیچے رطوبت ہوگی خود بخود کڑی کڑی پتہ
 ہونڈوں نے کی ضرورت ہوگی اور پتہ ہی تیز ہر جاری رکھیں تاکہ سب تمام سے پتہ پان چھٹ کر کر پتہ میں شہری کا بیان۔
 شہری ہی کو کہتے ہیں اسکی صورت ہے ہیکر چھوٹے چھوٹے دلنے اور چھوٹے مثل نفاخات کے مال سرخی ہوتے ہیں اور کھلی انہیں زیادہ ہونڈ
 ہی اور کرب پیدا کرتے ہیں اور اکثر وقت نام ہر بن میں پیدا ہو جاتے ہیں اور کھسی انہیں پتہ سے ایک قسم کی رطوبت بھی روان ہوتی پتہ
 شہری دوسری ہوتی ہوتے۔ اور رات کو اکثر اس میں شدت ہو کر تھی ہی اور کرب اور غم بھی اسکا ششکو زیادہ ہوتا ہی۔ سب حد
 اس مرض کا ایک جنہ گرم ہونای جو تمام بدن میں دفعہ دوران میں آتا ہی اور وجہ اسکی دوران کی یا یہ ہی کہ خون مفسرادی ہونای
 ہوتا ہی خواہ پتہ ہونڈوں کی اس میں شدت ہوتی ہی۔ صدف لوی خون سے جو شہری پیدا ہوتی ہی انہیں سرخی اور حرارت
 زیادہ ہوتی ہی اور شوراسکا بہ سرعت ہوجاتا ہی۔ اور پتہ میں ان سب امور کی کمی ہوتی ہی کہ لہنی کی شدت رات کو بہ نسبت
 کے زیادہ ہوتی ہی اگر شہری کسی موضع وسیع میں برآ ہو ہوتی ہو اور وضد نہ کھولی جائے غب پیدا ہونے کا خوف ہونای
 اور وجہ ہی کہ فسد اس مرض میں ایسے وقت کھولیں جو دریاں زمانہ ابتدا اور نوبت نانی کے ہو۔ اور صریح محی غب دائرہ خواہ غب
 میں بروقت راجت کے زہر وقت شدت ہی کے ضد کھولتے ہیں اسی طرح اس مرض میں ہی ضد کا وقت اختیار کریں علاج شہری
 اگر قلب خون کا ہی سبب بعد کھولنی چاہیے اسکے بعد حمل ہو سکے تو سہل صنف کے استعمال کریں کہ بلید و حصہ اور ابلایح صفت
 ایک صنف شہریت ہونڈوں کے تین درہم کھینچ و اعلیٰ کر کے استعمال کریں اور رطلین اس مرض کی تیز ہندی اور آب انار میں خود
 آب انار خوش کاسک اسکے جھلکے کے اور ضیا نڈو شش اور مارا لراب اور اقرا سہل پٹا شیر چین کا نور و اعلیٰ ہی جو آب انار کے
 اور آب گرم کا پیا دن بحر میں چند مرتبہ اس مرض میں بہت مافح ہی اور دریش کی طبیعت نرم کرنا ہی۔ ہونڈوں کے خیا نڈو ہونڈ
 مصفی کا بقدر شہرین اور کبے۔ خذ لنگے لائق طغشیل یعنی سور مشجو سر کر بن پکائی ہو اور سر کر اور نیت ہزار و شہر انڈام ہوا سر کر ہوا

شب گھوڑا روڑیت کے اور راز الہ رب لیکن اگر غلط مرض کی پورنی ہو استفرغ زاوہ کا بدن سے زبردیہ بلکہ اور صفت ماسکی ترقی سے
 کہ مجموعی استدارتین درجہ ہو استعمال کرین خواہ جزا سرد و ترو مانوہ ایک اوقیہ ہمزاد زرد لیکر درجہ کے دین۔ پانسفر کو مگر سرگوشی میں آئینہ
 کے بائیں خواہ آب منورہ میں گل منجم اور آب آجروہ جدید بیسنے نئی اینٹ کا پانی بلائین سا عرض میں غم کی شکرست جو لیکر درجہ کا پاؤ
 میں درجہ منجم خواہ تین درجہ منجم کشت لین طلب میں استعمال کرین۔ ہر قسم کی شرمین ازرو سے تجربہ کے یہ وہاں سفید پوتی پر فروغ دو درجہ منجم
 لیکر درجہ گل سرخ صفت درجہ کا خوراک فریط آب انار شش میں بلائین خواہ ہنار شکر اہل کا استعمال کرین اکلم اور شاد و مخصوص
 اور فریق در میان خانقرا یا اور شفا قلو س کے ان امراض میں کلام کرنا نظر شاست امراض مذکورہ بالا کے است
 ایسا ہی۔ اب ہم کہتے ہیں کہ عضو جانی من فساد اور غرض ماسکی ایسے سبب سے پیدا ہوتا ہے جو اس عضو کی روح حیوانی کو فاسد کر دے
 خواہ روح حیوانی مذکورہ کو اس عضو خاص تک وصول سے منع کرے خواہ وہ سبب مفید روح ہی ہو اور مانع حصول ہی ہو مفید
 روح کی مثال جیسے سوم خار و اور بارود جو نظر لپٹے اود اور جوہر کے مفاد اور مخالفت روح حیوانی کے ہیں خواہ اور دم اور
 شور اور قریح رومی جو پھلتے ہوں اور اودہ الکاحی ہو۔ یا وہ قریح جتنکے سائلین میں طیب کے نفاک کرنے سے کسی قسم کی حیانت پیدا
 ہو جائے جیسے قریح غازی میں روغن بیکھالے سے گوشت نشفن ہو جائی خواہ اور دم گرم کی تبرید شدید کرنے سے مزاج
 عضو کو فاسد ہوتا ہے۔ وصول روح کا مانع سد ہوتا ہے اور یہ سد با عرضی اور باوی ہے جس طرح بعض اعضا کو بہت زور سببی وغیرہ سے
 لکرا ہوا ہذا اگر کیفیت اکثر ہے کہ عضو کو فاسد کر دینا اس لیے کہ روح حیوانی کا وصول اس عضو تک نہیں ہو سکتا ہے جو قوت کواظ
 میں نفس روح حیوانی پر اس عضو خاص کی منتظر ہوتی ہے اسے یہ بندش نہیں کر دینی اسی وجہ سے مزاج اسکا فاسد ہوتا ہے
 اور ہلاکت عضو کی واقع ہوگی کبھی اجتناب روح کا ہو کسی سدہ ہونی کے ہوتا ہے جیسے ورم گرم رومی اور ثابت اور غلیظ
 ہو کر منافذ اور مداخل نفس کو میں سے آدورفت حیات روح حیوانی کی بند کر دے اور اس انداز سے باوجود ہتھکاس
 روح کے فساد مزاج میں بھی پیدا ہوتا ہے جو اسناد و اجناس فساد کر لے زمانہ ابتدا میں جب تک عضو خاص کے من فساد کا
 عارض نہیں ہوا ہے اسکو قاتل کہتے ہیں خصوصاً اگر ابتدا میں ظفری ہو پھر جب اس مرض میں ایسا استحکام ہو جائے کہ کسار
 کی من مائل ہو اور یہ کیفیت اسی وقت پیدا ہوگی جب لحم اور اسکے قریب کی ہڈی ابتداً خواہ ورم کے بعد فاسد ہو جائے
 اسوقت اسکا نام شفا قلو س ہے اور کبھی خانقرا ایسے شفا قلو س پیدا ہوتا ہے۔ بلکہ خانقرا ہو کہ ہمیشہ شفا قلو س پیدا ہوتا ہے اور یہ سب
 خرابیاں گوشت میں عارض ہوتی ہیں اور ہڈی وغیرہ میں بھی پیدا ہوتی ہیں۔ جب اس مرض کا درجہ پہنچے کہ عضو کے فنا ہون
 ترقی روز بروز نظر لگے اور شربت باہر سے اور چیز کردنی فاسد سے ہو یا میں ورم میں پیدا ہو کر گرد کے عضو کے فساد کا ذریعہ ہو
 وقت میں جو بخ اس عارض کا نام اکلم ہے اور جو حال کیفیت نسو ماؤف بر طاری ہوتی ہے اسکا نام غرض موت کہتے ہیں۔ اور اگر
 مادہ خدا اور ظیفہ نونا بہت نام خاص ہیں ابقدر کرین کیون ہونا بلکہ کسی طرف سے دفع ہو جائے معالجات خانقرا کا علاج ابتدا
 میں ہو سکتا ہے۔ اور اس سے امید صحت بھی ہوتی ہے۔ جب گوشت میں فساد سبب ہو گیا لازم ہو گا کہ تمام گوشت اسوقت
 نکال ڈالیں۔ جب معلوم ہو کہ عضو کا ٹنگ سفیر ہو چلا ہے پس معلوم کرنا چاہیے کہ طریق بغض میں گیت ای اسوقت بہت جلد
 ایسے مطع کا استعمال کرین جو مانع غنوت ہو جیسے گل ارشی اور گل منجم سرگوشی میں ملا کر استعمال کرین ساگر اس ولسے کو فساد

نومگر کے پیچھے کے دونوں کچھ چارہ نونگا کا مختلف طریقوں سے اور مختلف مقامات سے پکھنے کا استعمال کرین اور چوک کھانین اور جو کرین قریب شہر کی ہون خواہ مقابل کے بہت میں واقع ہین اور جو تری این انکی فصد کھولین تاکہ خون فاسد کا اثر ابع ہو جائے کر ان تدریج کے ہر ماہ مو وضع ماؤن کے گرد کی بھی حفاظت ایسی ہلا وغیرہ سے کرتے رہین جو نہ کر رہو چکے ہین اور کھانین کے مقام پر ایسی چیزین رکھین جو مخالف عضوئت کی ہون اور خوب ملے سے اذرحجم کے اثر کرتی ہون جیسے آرد کرسنہمراہ کھین خواہ آرد یا بنا زرد صواب زمین ننگ کی ایشیوشس ہو۔ بخود طلاؤن کے یہی کہ حلیت طلا کرین اور مرقہ قرین لینے گوشت راگما کرین کا دولے عجیب ہی۔ زرا اور مرقہ اور عصا ہر ورق نیک ایک ایک حصہ زنگا رصف حصہ پانچین استدرہمین کہ شہد کے شکل کا رصا ہو جائے اور قمرہ ہر طلا کرین اور گرد قمرہ کے بھی لگائین بھلاؤن دو اوان کے حواض عدوت اکلا کے ہین یہ دو ای کی رنگار اور پھنگری اور شہد ہونن لیکر بطور لطف کے استعمال کرین کہ یہ دو ای مانع عفونت خواہ مانع حدود و شاکل کی اور صفت اضعف کو سا قطرہ دیتی ہے اور صحیح مقدار کی حفاظت کرتی ہے۔ اگر نوبت ورم اور فادون کی گزر کے تریل شروع ہو گیا ہو تو ہر ہی سی ترتیب بھی پیدا ہوتی ہے اور یہی طریقہ شروع عفونت کا ہی اس وقت واجب ہے کہ زرد اور مرقہ اور مرادہ ہونن ہر چکر کھانین تاکہ خشکی پیدا ہو۔ اس طبع اسی طرح اگر نزل اور قلیقہ رگو استعمال کرین بہت مفید ہے خصوصاً ہنراہ سر کر اور ورق جوڑ کے اور اسی طرح خمار الحار اور اسکا عصا ہر اگر طلا کرین۔ پھر اگر تھوڑا سا گوشت شکر گلاب سے قطع کر ڈالنا چاہیے۔ یا اگر آدیا جائے ہر نیمہ قرص انزروت کے اور اس سے فوری تودہ داری کر لکھ فیون کے ذریعے گرا دین اور بیدگرا دینے کے چرنی نے اسکا تدارک کرین لینے چرنی انہر کرین جب عفونت کی وجہ سے حدت و دوائی برطین ہو جائے تب کھم کو ہونا تھا ہر سے بھی ہافظ کر دین تاکہ کھم صحیح گوشت باقی رہ جائے نزل احمہ کا پختن طہر وقت تریل اور نفس کے بہت بہتر ہوا جب نفس ظاہر ہو جائے اسکا طین قدر متھن کی تاثیر کرنی جائز ہی در نہ پڑی دشواری واقع ہوگی۔ اور اگر گرد ورم کے متھن زائد پیدا ہو جائے اسوقت اس دو اسکے استعمال کی نہایت تعریف کرتے ہین۔ کہ مویق ہر عصا ہر بیخ کے ہنراہ کرین اور میری رے میں یہ دو راہ چیر نہیں ہی بلکہ ایسی دو اسکا استعمال موضع صحیح پر کرنا چاہیے تاکہ عفونت کو منع اور روع مادہ کر جب کسی شہد عضوئت کواکت ڈالین اور جب ہی کہ اسکے گرد داغ دین اسکے کہ متھنا سے خرم اور جو نیاری ہی ہے۔ خواہ اذق کا وہ ہے جو حرف ہین اسکے درم سے داغ دین خصوصاً جو عضوئت کواکت قبول کرتے ہین خواہ بوجہ اپنی حرارت کے خواہ بوجہ قریب اور بجا ورت ان فضول کے جو اعضا سے مذکور سے جاری رہتے ہین جیسے مذکر اور دروغ وغیرہ۔ ہنراہ ہر اور علاج کو ہم اس مقام پر بیان کرتے ہین اور قرق متھن کے باب میں ایسی خبرین مذکور ہون گی جو اس فصل پر اضافہ کے آتے ہین طلہ و عین کا بیان قدامت اطبا عامون کا استعمال اپنی زبان یونانی میں ایسے معانی کے واسطے کرتے تھے کہ زبان عربی میں اسکا ترجمہ ہو سکا۔ اذق عامون وہ ورم ہے کہ جس کے اندر دی ہین پیدا ہو خواہ جو عضوئت سے حال ہی اسکا ورم جیسے وہ لحمیہ ہن خواہ پستان اور بیخ زبان میں ہو خواہ جو گوشت جیسے ہی اسکا ورم جیسے وہ لحم غدیدی جو زہر مسمول ہے خواہ اپنے سے ہر بیخ زبان کے قریب ہی اور ان میں فیصل اور کوم کے ورم کو طاعون کہتے تھے۔ بعد ازاں استعمال لفظ طاعون کا ہر ایک ایسے ورم کو واسطے ہوا جو واضح مذکورہ میں ہی ہوا اور ہنراہ ورم حار اور قال بھی ہو کہ اسکا جو بہت کی طرف تریل

جو کہ مضر جنس و دارم ہو اور قوت و جوار کے مقامات کے تھکنا کو غیر کر کے اور شیر اس ورم سے خون اور تیز و غیر و شرح ہو
 اور زام کی کیفیت روی قلب تک بذریعہ شریکین کے ہو چکر بورت فی اوشی اور خفان کی ہو کفائل ہو اور شاربہ و دوسری امراض
 پر نسبت طاعون کے جو ہوئی ہے یہ وہی ورم ہے جو اب نام و جنس کو سوم ہر اور اوائل اعلیٰ اسکا نام تو آثار رکھتے تھے لیکن
 پھر درجہ کو عروس اس ورم کا اکثر اعناساے فیضہ بین ہو جسے البط اور اریخو اریس گوشت وغیرہ اور اسکی نسبت تالی
 وہی قسمی جو البط یعنی تریٹیل اور اریخو یعنی کش ران میں جو اس نسلے کو یہ احصا قریب بین ان اعناساے کئی ریاست کامل ہر
 جیسے قلب اور باغ۔ اسطرح طاعون غیر قتل کے اقسام و طاعون ہی حکارنگ سچ ہوئے کے بعد جبکہ رنگ ڈرد و او اور نکلنا
 مالک پر سیاہی ہوا اس کی وجہ سے کوئی ہلاک نہیں ہوا اور دفعہ نہیں مرنای۔ طاعون اکثر زمین بلا زمین پیدا ہوا تاکہ زمین و
 کی کثرت جو زبان بوانائی میں اکثر اسطرح ایسے امراض کے واسطے موضع جوئے ہیں جو شاہ طاعون کے ہیں جیسے مکر فوس
 اور تو ماٹا اور قوملا و تو مکر گماری زبان میں ان اسار کی سمیات کی زیادہ تفصیل نہیں بلکہ علاج بذریعہ فصد کے
 استخراج کرنا بھی۔ نظر وقت کے اسکا عمل ممکن ہوتا ہے اور کبھی بظرف روزت اس غلطی کے جو برآمد ہوتی ہے استغناء غیر زہر فصد کے
 واجب ہوتا ہے۔ بعد فصد کے واجب ہے کہ قلب کی نقویت اور حفظ بر توجہ ہوں اور ایسی دوا نکھلا استعمال کر دین جن عطریات
 اور تیز ہر شہا حاش ایچ اور لمبو خواہ ربوب فلاح اور دیگر ذرا کے خواہ ہی اور نار ترش اور سوکھانے کی چیزیں جیسے گھریخ
 اور کافور اور صندل وغیرہ تجویز کرین اور غذا میں عذس جو سرکہ میں پکا یا ہو خواہ مخصوص خاص جو ایک قسم کا کمانا ہو اور دیگر
 کے گوشت سے پکا کر پتہاڑ کے مکان کی نزہت اور آرائش برف کے ٹکڑوں اور دیگر بید سادہ اور نشہ اور کلاب کے
 چوٹوں سے خواہ گل نیلو وغیرہ سے کرین اور قلب پر نما و میرا ورتوی جو او یہ اصحاب مختلفان مذکورہ جو چیکہ میں آئے کرنا چاہیے
 خواہ جو او یہ اصحاب و بان کے واسطے کسی گئی ذہن ملاحظہ ہے کہ غیر حساب و بائی کی کرنی ضروری ہے اور خاص ورم طاعون
 خواہ جو قائم تمام طاعون کے بلکہ اسکا علاج او یہ ذکر ذرا ذیل ہے کہ چاہیے۔ ابتدا میں الہی دوا جو تیز دوا و شربہ
 کرے۔ خواہ اسخ کو سرکہ اور بائی میں خواہ روغن گل باروغن فصل خرابوغن دخت مصطکی باروغن آس میں یوکر استعمال کرنا
 یہ غیر ابتدائے مرض کی ہے اور پچھنے گا اگر ممکن ہو لاطین اور جملطوت وغیرہ اس سے بعد شربت کے علی جو جاری رہے اور
 اور تیز کرین اور تیز ہونے میں دوزہ بہت زیادہ ہو جائے گی۔ پھر اگر ایسے مجرب کی حاجت ہو جو مادہ لطیف کو چوسنے کا ہوتا ہے
 اسادہ طاعون بطور پھوس کے جو اسکی زیادہ فیسی باقرب باہتمام فیض کس طرف متوجہ ہونا چاہیے اور اگر ہمہ مزاج کے تپ
 ہی ہو تیز ہو تو شمع میں رنگ کرنا چاہیے۔ اب اسنو کہ ماوہ بطرف غلٹنے کے بل ف کے زیادہ دوزارت پیدا کرے۔ فنج تیز یا فظول
 کے کرتی چاہیے اسطرح کہ باوہ اور شربت خواہ مستحبات لطینہ کو باہتمام جوش و دیگر فظول کر دین اور ایسے مستحبات کا ذکر فرمایا
 ہے علاج میں باہر سے کئے ہیں کہ تو ماٹا اور یو لوس کو ضاہر جاوشان اور رزق اور زلیات اور زنج غظلی کا جس میں تھوڑی آراشق اور شربہ
 اور شربہ ہی جو خواہ دین سے سوڑک علی منہ ذی اور قیر و ملی باچرک اور ذیل شہدگی کے چھینکا اور زمرن کر دین جو کہ
 باغ کر لیا اور کلب البطم یا فظون ہر آہ انجی کے خواہ ہمہ کھیر سے جو ایک مہوہ مثل ابریکے ہو یا ففضل ان اور امہ کے
 بیان میں جو خرد دین ہے ہر امون جو دارم عدوی مثل طاعون کے نمون بھی جو بد ذبح کرانی کے پیدا ہونے میں

اور کبھی وجہ و خاستہ پہلی کے ظاہر ہوتے ہیں اور کبھی قروح اور اورام دو سے قسم کے طبعی اطراف میں طبعی اورام کو پیدا کرتے ہیں پھر جسے مواد ان اورام کے بنا رہی ہوتے ہیں اور ان طرق اور راہوں میں ہر کوم اندوی واقع ہوتے ہیں اور انکی وجہ کوم ضد ہیں ہر وہاں جو جلیب تھے ہیں جیسے اسیہ اور ایلط کا کی حال جو کہ لنگے درم کا عارضہ اس شخص کے پڑن ہوا کہ جو کہ جبکہ بڑن کی با
تسریح اور تبا نون میں ہیں۔ اور کبھی یہ اورام ہر وقت اسلئے ہر دن کے مادہ سے پیدا ہوتے ہیں اور کبھی ہر دن یا دن چند بار ہوتی اور ان اورام کا علاج مختلف اور اورام کے جو جیسا معلوم ہو چکا ہے کہ لنگے علاج میں ابتدا دفع مادہ سے نہیں بھجائی جاتی اور ان میں عجلت دفع مواد کی ہوتی ہے۔ اشرف سراج ذریعہ ضد اور اسماں کے اس مرض میں ہر ضروری باقی اور اقسام کے علاجیات کے استعمال میں جب تک بخونی انکنفوت توقف کرنا چاہیے۔ مثلاً اگر وہ درم ایلطو بھجوان خواہ جوہر و فوطیہ کے کسی عضو کو ستر
بہ طرف عضو میں کے ہو ایسے مادہ کو روکنا اور منع کرنا چاہئے نہیں بلکہ اسے بھجوانے کے کچھ طرح اسی عضو کو بھجوانے کے لئے چاہیے جس طرح بھجوانے میں ہو۔ خواہ ذریعہ دوا یا مجربہ وغیرہ اور اگر وہ درم جوہر کثرت مادہ کے پیدا ہوا اور اسلئے
مطابقت اسکا ہوا سو وقت اشرف سراج مادہ کرنا اہل معالجہ اور غذا کی تنظیم اور طبیعت بھی ضروری اور اخلاص کا استعمال کرنا چاہیے
بلکہ حریات کھنساں کرین اور حریات کا استعمال بھی ہر دن اشرف سراج مادہ کے جائز نہیں ورنہ اکثر عضو تو درم جوہر کثرت مادہ
ان کے گزند ہو جائے گا لہذا جب حریات کا استعمال منظور ہو پہلے اشرف سراج مادہ کا کر کے بعد ازاں جذب مادہ کا بھجوانے
جستے کرین۔ دافعہ کے استعمال میں ہر ضرورتوں کو کہ روادہ کا بھجوانے کے خواہ جسے کہ وہ ہر نوجا سے اور حریات
استعمال میں بھی منظور ہے کہ مادہ کی مقدار زیادہ ہو اور اشرف سراج مادہ اور انالہ اور مادہ حریات کی ضرورت کے امان دینا ہے۔ اگر وہ
شدت جو اس وقت تک نہیں درو کی ضرورت کرنی چاہیے اس طرح ہر کہ صوف کو زیت گرم میں ملو کر استعمال کرین اور اگر تین شور اسکا کئی
شریک کرین تا ایک اور دین تکین پیدا ہو جائے کہ درم میں تحلیل اسکی وجہ سے ہوتی ہے۔ آواہل میں اس کے استعمال سے درد
زیادہ پیدا ہوتا ہے اگر دین ہوا سے پاک ہو خواہ جوہر اشرف سراج کے پاک کیا جائے۔ پھر تحلیل و درم کی بھجوانے کرنی چاہیے۔ کبھی
فقط آرد گرم کے استعمال سے حاصل ہوتی اس سے بہتر ہے کہ آرد جو کا استعمال کرین اور کبھی جس و امین قوت تحلیل کی زیادہ ہوتی ہے
استعمال سے درم میں زیادتی پیدا کرتی ہے لہذا اس قوی دوا کا استعمال کرنا چاہیے۔ مگر جو وقت منظور ہو کہ جذب مادہ کا
اعضا سے جسے بھجوانے درم کے ہوجا سے اور اگر جذب کرین اعضا سے ریشہ کی نسبت خوف پیدا ہو۔ اگر ازلے سے درم
تلفظ زیت کو گرم کر کے درم پر پھینکنا منزل درم ہوتا ہے اگر درم کسی گرم خوش تھنہ نرم گوشت میں ہوا و عضو تو درم شریف ہوجا سے
پس ان اور خیمہ اور شہ مادہ سے کسی طرح کا خوف اور کوئی آفت منظور نہ ہونے مادہ درو کرنا کچھ مضر نہیں ہے اور اگر اسمان ہر درم کا بھجوانے
مستی کے محسوس ہونے کی تدبیر ضرورت کرنی چاہیے خراجات حارہ کا بیان خراج دہلیہ کی وہ قسم ہے جو اولاد ہوا
صح مادہ پر شامل ہو۔ شاید لفظ دہلیہ کی ہر ایک درم ہر واقع ہوتی ہے جو وقتاً فوقتاً بھجوانے اور اہل میں اس درم کے ایک
مقام ایسا ہوجان انصاف مادہ کا ہوا کرے اور بعد ازاں اس مقام میں انصاف مادہ کا ہوجانا مادہ وہاں ہونے و دین
تھیں۔ ایسے درم کو خراج جب کہین گئے کہ مادہ اس درم کا کھارے اور اس میں اجتماع مادہ کا ہوتا ہے۔ کبھی درم گرم کی تدبیر
بھجوانے ہوتی ہے کہ مادہ جو تحلیل مادہ کے لفرق اتصال باہن درم میں بھی ہوتا ہے۔ اور کبھی اس طرح سے ابتدا نہیں ہوتی بلکہ

برست اور مہار صحیح کی ہو کر آخر کار جن برقت غیبی کے جمع مادہ کی ثوبت ہو جاتی ہے۔ ہم ان دیورات بارہ کو جو شمال اور جنوبی اور شمال
 حصی اور جنوبی ہیں شل ٹکڑیوں کے اور اسی میں سے ناندڑا کیے اور اسی سے شری میں شل ٹکڑیوں کے ہیں۔ آئین سٹو میں لڑکائی
 اور ازان کو حراتیات عمارت کا بیان کر لیں۔ علاوہ یہ ہو کہ بعض اہل علم نے ایسے دیورات کو شمال ایسے ہی اضلاع پر جو ان میں بنامہ ہو جاتا ہو
 کیا ہے۔ لیکن بھی ہم انہیں اور ام و تر حراتیات کا ذکر کرتے ہیں جن میں اجتماع مادہ کا ہونا کی اس لیے کہ یہ حراتیات جب ابتدا کرتا ہو جو کسی ایسے مادہ
 کے جسے طبیعت نے وضع کیا ہو اس کا نسو ذہلہ میں ممکن نہیں ہوتا اور نہ گوشت میں اسکا قسرب اور ناجا ممکن ہوتا ہے۔ بلکہ اس سے تفرق اولیٰ
 غابری پیدا ہوتا ہے جو یہ ضلالت ہی مادہ کے اور اندر انہیں شریات اور سورخوں کے جن میں یہ مادہ متفرق ہوا ہو پختہ ہو کر حراتیات
 اور اکثر اوقات ان اور ام کے سیکر پر ایک نوک تیز اوچی لبب ہوتی جاتی ہے اور یہ نوک اس پھوٹے کا ٹھکانہ کی دشت شمس
 اگر وہ حراتیات کا مادہ جو اسوقت یہ نوک منور اوچی ہوتی ہے۔ حراتیات شروع ہو کر اجتماع ان میں ہوتا ہے اور سب اجتماع
 کے مادہ میں چلی اور نفع پیدا ہوتا ہے۔ بعد ازان خود بخود پھوٹ جاتے ہیں اور کچھ تقویت اضلاع کی بھی ضرورت ہوتی ہے جس سے
 استعمال اور یہ حراتیات کا انہیں اس فرض سے کہ تہن ماکہ طبیعت کو نفع مادہ میں مدد سے اور ٹکڑا ہوتے ہوئے انکا آبائی ہو سکے اور
 اس مہیہ کی ضرورت نہیں ہوتی ہے۔ حرتہ ریکو ہونا زیادہ اونچا ہو اور نوک اسکی زیادہ باریک ہو اور اس میں سرخی زیادہ نمایاں ہو
 اور تہہ اس کے ضلالت میں حرات زیادہ ہوگی اور نفع اسکا زیادہ سرعت سے ہوگا اور سبعت شگافہ ہونا جو عامے کا خصوصاً وہ
 چھوڑا بلکہ جو شکل منور ہی برآمد ہو اور جو بوزلا اس کے برخلات بست اور چوڑا ہو سرخی اس میں کم ہو اسکا مادہ عنایت اور روی اور
 عامل بطرف باطن کے اور رد اس میں بہت کم حرکت مادہ کی قلیل و درگاہ ہو ایسے پھوٹے کی نہایت ردی وہ قسم ہے جو اندر
 کی طرف پھوٹے کہ جو رطوبت خواہ روح وغیرہ اس میں ہو کر گزرتی ہے سب کو خاسد کرتا ہے۔ ایک قسم پھوٹے کی وہ بھی جو بلکہ
 باہر دونوں طرف پھوٹتا ہے سب عہہ پھوٹنا پھوڑا ہوگا وہی ہے جس سے اس عضو خاص اندرونی کی تخلیق حاصل ہوتی ہے
 پھوڑا پیدا ہوتا ہے اور اس عضو اندرونی کے مواد چکنے کی راہ بطرف خارج بھی گشت اور اور ایسی ہو جسے مسدود کرنا
 اندر کی طرف پھوٹے قہیب ہی بہ نسبت اس کے کہ باہر پھوٹے خواہ بطرف اس پھوڑے کے پھوٹے جسکو مرقع محیطہ کہتی ہیں
 جو اس میں طرح پھوٹنا خارج و داخل کا بطرف دونوں میں مقدم کے بہت بہتر ہی بہ نسبت اس کے کہ بطین کو مرقع محیطہ پھوٹے ایسے
 کہ دونوں میں مقدم داخل کے رطوبات کی راہ بطرف خارج کے مرقع اور ناک او کان سے ہو کر بہت گناہ ہے۔ اور اگر داخل
 کا پھوڑا بطرف اس نسا کے جو داخل سے محیطہ ہی پھوٹے خواہ بطرف بطین موزن کے مرقع سے اس مادہ کو باہر چکنے کی راہ
 نہ چکے اور نہ پھوڑا پھوڑا کرے گا۔ ہر ایک عضو کے لائن انہیں ہے کہ ان میں پھوڑا نکلتا شلٹا شلٹا میں پھوڑا اکثر نکلتا ہے اس لیے
 انحال میں اضلاع میں علی ہے کہ تہن اور مرقع ان اضلاع کی گشت وہ ہے کہ مادہ موجود کی گشتے اور تہن میں چکنے کی ثوبت
 نہیں ہو جاتی اور نہ کوئی چیز اس میں ان مواد کے مداخل میں ایسے پائے جاتے ہے کہ جو جس کے مادہ کو شخص کر دے
 ایسی چیز جو تہن میں پھوڑا گزرت کوئی پھوڑا پیدا ہو کسی اثر تقسیم اور ریشتر کو ہم سے ہوگا۔ سب پھوڑوں سے بزرگ پھوڑا جو بطرف ان اضلاع
 میں پھوڑا ہو جن میں مصاب کثیرہ موجود ہیں اقسام حراتیات کے پختہ ہو سکی مدت بھی مختلف ہوتی ہے۔ بطرف لطافت اور غلظت ضلالت کے
 اور نظیر خارج ضلالتی حرات اور بردت اور اعتدال میں پختہ اور سب اور جو ہر عضو خاص کے جس میں پھوڑا نکلتا ہے

ہو کر کچا نام جتا اور پختہ مانا اور اسکے مادہ کا قح کی طرف سہیل ہوا اسی وجہ سے ہوتا ہے کہ کما غریزی کی ایمن قلت ہوتی ہے خواہ وہ ہر مادہ حسیہ کے غلیظ ہو اور ایمن خرابیوں کی وجہ سے بہرائی پیدا ہوتی ہے کہ اندر کی طرف قح پڑتی ہے اور باہر بڑھتی ہے جس کے پھر دریافت نہیں ہوا اسکے کہ اندر کی طرف ہوتی ہے اور خارج کی طرف مادہ غلیظ سے نمایاں ہونے میں دیا۔ مادہ کا حال ہر کہ کبھی اپنے قح پر برکت نثر ہائی اور کبھی نہیں ستر جیسا مادہ چون غلیظ ہو سیکھتے برکت نثر نہیں ہوتا اور اگر قح میں نفعی سمائل قح پیدا ہو بہت سبب غریزی پیدا ہوتی ہے اور جتدرا سپر گوشت کی قلت اور کثرت ہونگی اس جتدرا غریزی بھی کم و بیش ہونگی اسباب خارج کے اور ایمن مرد کے پیدا ہونے کے اسباب یہ ہیں کہ اسٹما اور کثرت مادہ اور فنا و مادہ کچھ پیدا ہو اور ان تینوں کے اسباب متحدہ اور رابستہ روی اور وائسرا جن پر کچا کچا اور اسٹراغ ظاہری سے نوحہ و آفات نفسانی مثل غم اور ہم جو مضغون کے بہن عارض ہوں۔ ایک قسم حسیہ کے ایک قسم حسیہ کی جبکہ نام تیسویں ہے وہ ایسا چھوڑا ہوتا ہے کہ بہت ہونے کے اسکے نیچے جو گوشت مچھا ہوتا ہے گوشت اچھا اور نیچے جب نظر آئے گا اسکے لید بھی گوشت سے مدد کرے ہوتا ہے۔ ایک قسم چھوڑے کی وہ ہے جیسا نام تین ہے وہ گولی چھوڑا حسیہ ہوتا ہے اور جس کے یہ چھوڑا حسیہ اس وقت سے ضرور لائق ہوتی ہے اور اکثر یہ چھوڑا حسیہ میں نکلتا ہے کبھی اور ہمت میں پڑا ہوتا ہے اور دلائل ورم کے چھوڑے سے ہونے پر جب ورم میں مزاج کبر اور صلابت اور حسرت پیدا ہو گان کرنا چاہیے کہ اس ورم سے چھوڑا پیدا ہو گا و لائل نفعی اور حالات نفعی کے جب چھوڑے میں نرمی اور دروہ میں سکون پیدا ہو معلوم کرنا چاہیے کہ چھوڑے میں نفعی شروع ہوا ہے یا حکام مدہ سے مدہ ہر وہی ہے کہ سپید اور چکنا ہو اور راکہ کہ یہ ایمن پیدا ہوا اور سولے سے حرارت غریزی کے اور کسی حرارت وغیرہ نے ایمن تصفیہ کیا ہو اگرچہ شرکت حرارت غریزی سے چارہ نہیں ہے لیکن غلبہ تصرف کا حسرت غریزی کی چھوڑا چکے ہونے کی شرط اس واسطے ہے کہ تین مادہ معلوم ہو کہ غلیظ مذکو کو قوت ہائیم سے استفاد کیا جائے اور یہ بات نہیں ہے کہ غلیظ مادہ و طبع اور کثرت عامی اور غیر مطیع اور بلوہ میں شدت کرابت کی نوبتی اس واسطے ضروری ہے کہ غلیظ سے ایسے چھوڑا پیدا ہو کہ اس شخص سے مطلوب ہو کہ رنگ جھنسا آگلی کا سپید مدہ کو اس رنگ کی طرف ہر رنگ ایسے ہی وقت طبیعت کرے کہ چھوڑا صرف نام ہے ہر مدہ روی دور ہے چھوڑا ہو جو چھوڑے سے ولات عفونت پڑی اور جو کہ عفونت نفعی کی سند ہے۔ اسی وجہ سے روی ہو گا اور استیلا اور غلبہ حرارت غریزی پر ولات کرے گا جب مدہ مختلف الاچرا رنگ رنگ مختلف فرام کا برآمد ہو جس میں بھی مدہ جید کی مخالفت ہے۔ جو مدہ کسی جن میں پیدا ہو عفونت خود نفعی یا مدہ و دت خواہ کسی اور قسم کے استحالہ سے خالی ہو گا باطنی چھوڑے کے و لائل جب کوئی ورم گرم جاشن پیدا ہو اور اسکی جیسے قشر زدہ اور عجات غیر مرتب اور سے نظام عارض ہوں اور دروہ میں شدت ہو اور اوائل متن طول برکت میں ہر چیز میں ایک مدت لگتا اور ترک کی گھنٹی بجائے اور فضل ورم کا پڑھنا جیسے اس وقت نہیں کرنا چاہیے کہ ورم کا چھوڑا ہو گیا اور اب اس ورم کا مادہ جمع ہوتا ہے۔ یہ درجہ ذابین شدید اس واسطے ہوتے ہیں اور جتدرا غریزی قریب ہونا چاہیے کہ شدت گھنٹی جاتی ہے کہ ابتدا میں حرق اور چھٹا ہوتا ہے اور حرق اور نرقن اتصال جو وقت پیدا ہوتا ہے اس وقت دروہی پیدا ہوتا ہے اور بنا ہوا ورم اور دروہ وقت حصول نرقن اتصال کے پیدا ہوتا ہے اور جو وقت مادہ ورم مدہ جتا ہے حرارت شدید میں کی اس میں ہوتی ہے اور اسباب بھی کم ہو جاتا ہے اسی وجہ سے تب جو بشرک قلب کے عارض ہوتی ہے اس میں بھی تخفیف نمودار ہوتی ہے۔ یہ بھی چاشنی باضر وری کہ صلابت نفس کی گواہ منہ اور پورا شاہدی ورم سے خارج ہونے پر۔ پھر اگر حالات خارج اور

اور بیل کے اٹھان میں غلابہ ہون اور نہیں میں صلابت پیدا ہونے تک قطنی حشر جراثیم پر کرنا چاہیے اس لیے کہ اس کی کیفیت تھکنے اور جذبہ طور
 علامات اور مہ کے فضل میں صلابت پیدا ہونے کی بھی بوجہ درم صنایق کے (یعنی اس پر د کے جو شاہد محیطی پیدا ہوتی ہے۔
 طبی کو اس میں اس جانب کا جذبہ حشر جراثیم ہی مذکورہ نقل اور گرانی ہی جانے کے اور بربر و وجہ اور درم کے جو کسا، تڑو لائل قطن
 خراج باطنی کے جب اندرونی پھوڑے کے دلائل پیدا ہو کر اعراض میں سے کثرت اور خشر بردہ اور درد وغیرہ کے
 کسب قدر مکن پیدا ہو اور گرانی اور نقل باقی رہے یعنی کرنا چاہیے کہ درد مستحکم ہوگی اور نفع ہوگا جو وجود لائل کے تفسیر میں
 پھوڑے اندرونی پھوڑے کے پیدا ہوتے ہیں بعد مکن اور اعراض کے پھر جب دوبارہ اعراض میں قدرت
 پیدا ہو اور نفع میں جینا اور نفع اور شدت نقل نمودار ہو اور عجات فنا ہو کر کسان عارض ہوں زمانہ بوجہ ڈیکے جب شے کا قوت
 میرا گرانی ن رز و فتنہ پیدا ہو کر نقل اور قوت میں کون پیدا ہو جائے معلوم کرنا چاہیے کہ اس بوجہ ڈاؤٹ گیا جبکہ وہ کا ستر
 بعض بیماریاں سے جو اور جذبہ حشر سے مردہ تھکنے (خواہ بول یا بڑا یا کبھی اور طرف کے) اور دھراہ میں جو عرصہ اندرونی واقع ہوتی
 نفع پیدا کرے پھر تو پھوڑا پیدا ہو کر کچا ہنر پناہ ہر کے ہونا چاہیگا اور قوت کا قبول اور نفع میں غرض ضرور ہوتی ہے۔ اگر اندرونی پھوڑا دھرت
 جانتے اور بہت ہی سیم وغیرہ میں سے برآمد ہو گا کثرت افزاج درد سے خفتان اور نفع میں کثرت عارض ہوتی ہے اور پھر اگر کسینہ درد پھوڑا
 گرانی اور خراہ کی زیادہ ہوتی ہے اسحاق ہی پیدا ہوتی ہے پٹھا ہسری پھوڑا و کثرت عارض ہوتی ہے اور علاج ابتدائی اور ام کے شکر
 ان مایا جات سے بوجہ، او کا بطرف غشو حشر کے خوف نہ ہو گیا اور بڑو کر پھوڑا کی اور باقی تفسیر جو ام اور جلال جراثیم کرنے اور نفع
 پر جذبہ حشر جراثیم عام اور ام مار دین اور جذبہ حشر نکش پھوڑی ہوں شکر کی اور اور جذبہ حشر سے غش جو درد ہی کہ تھکنے کی کثرت
 اور تھکنے اور نفع سے مکن، یہ ایک طرف تھکنے استواری کے ساتھ جاری ہو شکر کی مرض حد متا ہے زیادہ خالص نہ تھکنے کی
 کا نفع لائل مادہ کا تھوڑے دنوں تک کون اور اس کے بعد پھوڑے نکلتا کرتے اور تھکنے کی تفسیر کون اور قوت کی کثرت
 میں انہام مہنچ کرتے ہیں کہ اس کی حالت رہتے اور کی جو عمل روحی خواہ کیا رہی پھوڑے کے تھکنے سے
 جو کہ خراج اور دیکھو پھوڑا ہی غلط قوت کا نوبہ ہے۔ اس لیے کہ اکثر لوگ جو پھوڑے اور زہول قوت کے مزاج تھکنے ہیں بلکہ وہ جب پھوڑے
 ہر وقت کران رہے کہ نفع قوت ہو سکتا اور جو نفع قوت کے مکن کا کھاستہ مال کرنا رہے اس طرح کہ جب عذاب فرما سے
 اور بیل کو وہ تھکنے ان اگر پھوڑا اندرونی اعضا میں ہو کہ اس وقت طبیعت تفسیر کی ضرورت ہے۔ دوسری تفسیر طرفہ سد اور اس کی
 سے خارج ہو اور اسکا استعمال بغیر ضرورت وقت کے ہنظر ازہو آج و تفسیر ای وقت کجائی کی کہ مرض غشیر ہو اور پھوڑا
 بہت ہی زہول کا عندال سے ہر ما جو ام اور نفع کے استظار میں بلاکت اور زیادتی روایت پر وقتاً فوقتاً تھکنے کا لہذا
 خواہ باقی تھکنے آیت ہو کہ قوت مرض کی صحت مادہ کی انفعال پر کالی نہ ہوگی اور اگر قوت انفعال کا کیا جائے اس تفسیر کا کچھ تھکنے اور
 اختلاف نفع کی تاثیر ہوگی اس لیے وقت پھوڑے کو پاک کرتے ہیں اور پاک کرنے میں پھوڑا کا خیال کرتے ہیں کہ انفعال
 کر یہ جو تھکنے پھوڑے کے ہیں انہیں ہر دور وغیرہ آدھری صحت کرے کہ ان اعضا تک کہ ہے کہ پھوڑے میں خطرہ غشیر ہے
 ہی وجہ سے اگر تھکنے معلوم ہو کہ اسکا نفع اور غلطی ہے کہ اثر نفع کا قبول نہ کرے یا اسکا خوف ہو کہ عارضہ ہی اعضا وقت میں اس قدر قوت ہے
 کہ نفع ہوگا خواہ اس قدر قوت ہے کہ ہو کہ انفعال مادہ میں تفسیر کرے گی اور ان مادہ کا بطرف نفع کے جو کہ حق نفع کی کثرت یا کثرت

قریب مصلحت کے عارض ہو تو ادھار سے تریب کے قریب بیوز پیدا ہو کر چاک کرنے سے اس کے افشا کا خواہاں ہونے کی اہلیت
 ہو سکتی ہے کی کثرت کا خیال ہو۔ اور اگر انضاح ہاؤ کا مذکورہ اوویہ غریہ اور منجھ کے کوڑن بچھو ورنہین کی کہ اوویہ منور کے استعمال
 سے بیخیزی ہو ہوگی کہ اوویہ نسیم کو جو بری کسی کی طرف سے مانع ہو اور اوویہ منجھ حرارت معینت پیدا کرے کہ اس سے منجھ کا کل
 نور کے افرض بہ نسبت تو تین ایسی بڑی کھانے نفس مادہ بر اعانت ہوتی ہے۔ اسی وجہ سے ایسی صورتوں میں منجھ سے پہنچنے لگانے
 پائیزین اور اگر چاک کرین و وہی عقیق ہو اور وہ مندر شرط اور ربط کے اوویہ ایسے متعل ہون جن قوت دلیل کی اور منجھ سے
 کرنے کی شدت ہو اور وہ جب کہ چاک کرنا اور پہنچنے لگانے میں عصب عضوی کی جست طول میں ہو۔ ہاں اگر ارادہ ہو
 کہ فعل اس عضو کا باطل ہو منظر خوف و قوح خشخ کے اس وقت لیف کو مرض میں قطع کرنا چاہیے۔ اور اس خوف کے
 امید بلامت کی ہونی کی سائز طول لیف کا طول برن میں ہوتا ہے جو اس کے منجھ سے جدا ہونے کا مخصوص ہے اور اسی طرح اکثرین بھی
 طول برن میں ہوتا ہے جو اکثریت شعبہ اور شاخون کے۔ مگر چند حصے مخصوص کے جیسے جبہ جب عضو کو چاک
 کرین خواہ برین پہنچے لگھ میں چاہے یہ کہ روشن خواہ جو اسی ہو کہ اس میں جب رنی کا لگاؤ قریب اس کے نہ چاہے۔ اور اگر وہ
 و حونے کے چارہ ہو تو تمد اور پانی یا شہراب اور سرکہ سے و حونین سبب ورم اور التهاب میں بعد چاک کرنے کے
 شدت پیدا ہو تو سدس کا افشا کرین اور اگر اس وقت رجاحت نہ ہو اوویہ منجھ اور مریم کا استعمال کرین۔ یہ بھی جائز ہے اور
 کہ چاک کرنا چھوڑے گا مورت چھوڑے گا اور مریم اور ناصو کا لگن اگر چارہ کا رسی میں منجھ ہو اور کوئی اور جیلہ سولے چاک کرنے
 کے نوٹ ہو جو بری ہو اور مناسب اس میں بھی ہو کہ جو مواضع میں ایسے ہیں کہ ان میں رگین اور پتھے کم ہیں لکن منجھ ہو جائے۔
 یہ بھی جائز ہے اور وہی کہ جو ہوتے ہوئے منجھ منور ہون اور باندہ ہون اور سرکہ لگنا باریک ہو لکن حاجت چاک کرنے کی بہت کم
 ہوتی ہے منجھ کے اور نہ بعد منجھ کے بدبیر منجھ پیدا کرنے کی اور جیلہ انضاح کا ظاہر ہی چھوڑ دینا
 اوویہ منجھ کو ضروری کہ انکی حرارت مسترب حرارت ہون کے ہو اور ان میں تغریہ بھی سہ قدر ہو ان میں اوویہ میں سے درج
 اول میں یہی کہ بطول آب گرم سے اور تغریہ آرد گرم یا آرد جو سے کرین اور ٹیون ٹھہرے چاک اگر خدا کرین بہت
 عمدہ ہے اور روئی چھوڑ دینی اور زیت اور سوم اور زعفران اور دقاق کندہ اور زیت ح روغن گل اور چھوڑ دینی سوئی خواہ منجھ
 اور لی کا استعمال کرین ایضاً ایک مناد و بجز شک شہرین اور بادوست اور کین ہوتا ہاؤ قی شہرہ اور آرد ہوی خصوصاً
 اگر ان میں نوفا ووستہ ہی ہی شریک ہو خواہ اس میں نمودر اسانک جو بیکر افراط ہو منجھے پانی میں جو ش کرین اور کھجی اس میں چھوڑ دینی
 خواہ روغن بھی زیادہ کہتے ہیں۔ اس سے زیادہ قوی یہی کہ منجھنے کا لم ہوا ہلک بطول کے استعمال کرین۔ اور جو
 اوویہ زیت اور بیہریت بیع شودر کے مرکب ہون اور مر اور لاؤن اور دایتج اور سرکہ اور منجھ اور زون سے رطب اور رنج
 قلعہ الماریج ویم الاغزین کا استعمال بھی مفید ہے اور مریم جالینوس روغن پیدا بجز ہون سوم منجھ صفا اگر اس مریم کو زیت میں
 لگلاؤن اس میں بیع ہریم و لوس حکیم اور مریم ہا بلقیون اور نمدہ یہی کہ دوسرے جو ہر جہر خشکشا اور اشق سے بطا کر کے پھر
 برین شاہر اسی کہ وہ سے تدبیر ہر کی چھوڑ دینا کے بعد منجھ کے اگر کہہ دے کی ایسی موت ہو کہ کہتے
 ہو جائے کے بعد مریم ہر جہر ہر کی نہ ہو اور جہاں چھوڑ دینا ہو وہاں بر رگین اور آرد اور عصب کی کثرت ہو اس وقت

اور جب ہی کہ چھوڑے گو پاک کریں اسوا سطح کہ اگر ایسے چھوڑے کو ایسے وقت ہی چاک نہ کریں اور مرد کو کمال خود باقی
 رہنے دین خود فاسد ہو جائیگا اور فساد پیدا کر کے عروق اور لیف اور احصاب کو متراویجا اور فساد ایسے چھوڑے کی طرح
 اس وقت شرب ہو تازی کب تو عین اصل کے ہو۔ چاک کرنے میں چھوڑے کے اسکا خیال ضرور رہے کہ ہمان ہو چکا
 ہی اور دکھائی دیتا ہی ہی بلکہ کو چاک کر دینا چاہیے اور راہ چاک کرنے کی اس طرف اصل کے ہونہ اس طرف جد سے چھوڑے
 مرد کا دشوار ہو۔ اگر چھوڑے کو چھوڑے اور اس کو چھوڑے کو شق کریں فقط راہ کو کھولتی چاہیے اس لیے کہ سین کا قاعدہ ہی
 اپنے پیچھے بیٹے سے اسنے جانتا تھا کہ اسنے سیدہ نہیں ہوتا ہی اور اگر مقدار میں چھوڑے کو اور شریعت ہوتا رہے چھوڑے کو چھوڑے
 شق کرنا چاہیے۔ یہ بھی جانتا ضرور ہے کہ جس مقام میں مرد ہو جس کرنے سے معلوم ہو جاتا ہے خصوصاً اگر چھوڑے
 کو اسکی سے بائیں اور دوسری انگلی سے اسکو آٹا ہو اور چھوڑے کو اسکی سے بائیں اور دوسری انگلی سے بائیں یہ بات ہی
 اور انگلی کے جانے سے کی قدر بن جاتی اور ہوتا ہی بائیں اور دوسرے ہٹنے کے بعد سین مرد بھرا ہوا ہی وہ اپنے اپنی گت
 آتاری بائیں اور بائیں سیدی کے اسکا رنگ نائل ہوتا ہی بائیں ہوتا ہی اس لیے کہ جب تک فنج سین ہوتا رنگ میں کئی
 باقی رہتے ہی اور مقام کبھی مرد کا الہ سبزی اور زردی ہی ہوتا ہی اگر وہ اچھا ہوا اور ہی ہو۔ ستر اور کچھ ستر نسبت شرافت کے
 چھوڑے اور بائیں فقط اگر کے ذریعے اسکا امتحان ہجرت اور صبح میں ہو سکتا ہی گو اگر کے چھوڑے کو کسی ستر ذرا
 اور میں چوکتا ہی۔ جب ہی کہ چھوڑے کے چاک کرنے میں چھوڑے اور طبعی سے ہونے ہیں ان میں شرط
 یہ چاک کریں اور بائیں چھوڑے پر چاک استرہ کا واقع کرن سولے کسی ضرورت خاص کے اور جن اعضا کے رہتا اور
 رگون میں شور بہ ہو خواہ پر سے ہون ان اعضا میں استرہ کو لیف کی طول میں رکھ کر چاک کرنا چاہیے اس لیے کہ اگر خیالی
 کے چھوڑے کو سیدھی طور سے چاک کریں پیشانی جلد کے چھوڑے پر چھوڑے کی بلکہ مختلف وضع اشرو کے چاک کرنا چاہیے
 آڑھے حصے تک کے چھوڑے کی چھوڑے کا چھوڑے کے عرض میں چاک کریں۔ جب چھوڑے کو چاک کر جائیں اور جہاں آتش میں چھوڑے
 کھا لڑا میں ہمدان واجب ہی کہ گوشت اور جلد کے اتمام کی تدبیر بہت جلد کریں تاکہ جلد میں حریت اور صلابت پیدا ہو سکے
 وہ سے ایسی کیفیت ہو جائے گی کہ چھوڑے اور چھوڑے ہوا ہوا اور میں لہندی ایسی پیدا ہوگی جو ہر روز سنی
 ہو چھوڑے دو بار چھوڑے کی صورت پیدا کریں اور چھوڑے اسکی صفائی چوک اور ریم سے کیا ہے کی چھوڑے جلد تہہ کا
 حقیقت ہنر کا ہونے کے ہوجائیگا۔ اور قبل از انکہ دونوں ہضمین چاک کی وصل ہو جائیں انکا تہہ ضروری اور اگر احتیاج ہو تو
 کے چھوڑے پر کھانت کھا کر داخل کریں تاکہ چوک وغیرہ کو پاک کرے اور ذوقی اندر زخم کے جا کر کھجائے اور بعد صاف
 کرنے کے دونوں ستر اسپین ہلا کر ایسی بندش کریں جسے ہم آئندہ سطر میں لکھتے ہیں یعنی وہ بندش جو نار اور فرج نما
 کے واسطے تجویز کر چکے ایکو بیان بھی استعمال کرنا بہت خوب ہے۔ اور جو شرط اور ہمان ہو چکے ہیں چاک کرنے کے
 انکا لہذا کریں اور جو مقام نہ ہوئی نفع یافتہ ہو چکا ہی اور برہ گوشت میں گوشت کی زیادتی اور سبب مقام سے زیادہ بڑا ہو
 اور شرا میں اور آواز ہی اس مقام سے زیادہ دور ہیں بہت کل مقام ماکوٹ کے اسی مقام کو چاک کرنا چاہیے
 اسکی سے کہ گما ہی کہ چھوڑے اگر ستر میں ہوا سے برابر چاک کریں اور بالوں کی جڑوں سے چاک کرنا چاہیے اسطر

کے رہنے میں اور طویل بین واقع ہونا کہ مسام شکاف کو بعد وصل اور جوڑ کے بال چھاپا بن اور بعد سے نفاں چاک کرنے کا نظارہ
 بن باقی رہتا ہے اور اسی حکم کا یہی قول ہے کہ اگرچہ سراج مومض چشم کے مقابل بین واقع ہو اسکو عرض بن چاک کرتے ہیں اور
 اگرچہ ایک بین محو تر پیدا ہونے سے سستی سے چاک کرن گے اور چند رناک لانی ہی اس بقدر چاک کا زحم طولانی نظر میں گئے
 اگرچہ ایک کا مجبوراً قریب کر کے ہو گا اسکو اس شکل سے چاک کرن گے جسے جانڈ کا سر ابرہا ہونا ہے اور زہا ہلا سکا بیچے کی طرح
 اور اگر کاسے خواہ نک اصل میں محو تر پیدا ہو اسے بھی چھاپا چاک کر نیلے اسلئے کہ ترکیب خلقی اس مقام کی سدی ہی اور شہین کے
 اہما کی شکل پڑوئی سستی ہونے پر دلالت کرتی ہے کہ گوش کا پھوڑا بھی برابر اور سدھا جاکر کرنا چاہیے ذرا صین اور مرضین اور دونوں
 اہما اور نظر بیان اور دونوں کتن راں میں سے بے کسے مجور سے طول میں چاک کیے جاتے ہیں۔ اسی حکم نے کہا ہے اگر قریب راں کے
 بیچوں اٹھکے سے شکل متبرہ چاک کرن گے اور بعد سے مراد یہ ہے کہ طول بدن میں بھی اور مرض میں بھی بقدر واقع ہو اسی
 حکم نے کہا ہے کہ اگر اس مقام میں چاک تیرینو کشکا اس بات کا رہیگا کہ پھر مواد جمع ہو کر احمہ پیدا کرے۔ اور اسی شکل سے جو مجور
 قریب کے قریب ہونے سے بھی متبرہ چاک کر نیلے بن جنال کہ اس عضو میں رطوبت زیادہ جمع ہوتی ہے وہی رطوبت سے متعلیٰ ذرا صین کی ہوتا ہے
 اور اولیٰ اور سلیوں کا پھوڑا شکل سے چاک کرنا چاہیے اور چند اور قریب کا حراج بط سستی سے چاک کرے۔ یہی حکم ہے کہ اسے نفاں
 اہما کی ہیشہ سے کہ چاک شکل کیانی تا بقدر واقع ہو دونوں سابق اور دونوں عضو کا پھوڑا طول میں چاک کرنا چاہیے اور نیچے
 نظر متبرہ کا مذہب ہونے سے یا سے یہ بھی جانا ضرور ہے کہ چاک کرنے کی صورتیں مختلف ہوتی ہیں بہت اختلاف مقامات اور مواضع کے
 اگر کہہ کے قریب مجور ہوا اسکا چاک شہیر اور شکل انکھی وضع سے ہونا چاہیے اور تاک کے پھوڑا چاک طول انف میں اور شہرے
 اور قریب کان کی شکل سستی کرنا چاہیے اسلئے کہ ترکیب اس مقام کی سستی واقع ہے اور شہین کے اہما سے اہلی صورت نظر پر ہوتی
 ہوتی ہے گوش اور ذراع اور ران اور عضدان سب مقامات میں شکل سستی طول میں چاک کرنا چاہیے اور اس طرح عضل نظر کا
 اور شہت کا مجور بھی ہوا ہوتی ہے اور ران کا اور بیل کے پھوڑا چاک عرض میں بھی لینا چاہیے ایسا ہونکہ اس میں جوڑ ہے
 اس طرح جو پھوڑا بقدر کے قریب ہو اسکو عرض میں چاک کرنا کہ پھر پیدا ہو کر ناموں نہ ڈالے۔ ان میں اور قریب میں بط سستی کرنا چاہیے
 طول میں اور جب اور اضلاع میں ہلائی تاکہ قرن ہونے بندش ہو سکے اسلئے کہ وضع سلوئی اور سطح ہری اور جو گوش سلوئی ہونا
 ہو وہ بھی ایسا ہی واقع ہے۔ اسی حکم نظر میں نے کہا ہے کہ ہوا گوش کی وضع پھوڑے کے مقام سے دیکھنی چاہیے اور لینے عضلہ کا
 خیال رکھنا چاہیے اسلئے کہ ہم چاک کرتے ہیں احتیاط اسی بات کی زیادہ کرتے ہیں کہ ایسا ہونو کوئی کچھ عضل وغیرہ کچھ
 اور چاہیے کہ موضع انعام اچھا ہو جی ہو کہ باسانی اس پر گوش بھر جائے اور ہر وقت خراج کی بہت بہت اسی طرف مرفوف رہے
 کہ چاک کرنے وقت کوئی شہرین خواہ ہری رگ اور شہر اور لینے عضلہ کی کٹ نہ جائے۔ بعد چاک کرنے خراج عظیم کے اگر کوئی عظیم ہو
 جو ناہ و مجور چاک ہی اس شکاف سے جہاں جو پھر اسکو اسی مقام تک زیادہ کھو دینا چاہیے اور اگر خراج عظیم ہو اس میں چاک اور شکاف
 درمیان ہلا چاہیے اسکے بعد گشت نہایت بائیں تا بھر کی زخم کے اندر اگر جہاں تک اہلی کا سر ہو چکے چاک کرنا چاہیے مجور ہوا
 چاک کرنے کے واسطے پھر اہلی کو لاندہ لاندہ ہری تہر کرنی چاہیے اور اس طرح کرتے جاہن تاکہ تمام پھوڑا چاک ہو اور سب آلائش نکل جائے
 اگر کوئی ملسیہ مقام متعل بن ہو کہ اہلی آلائش کا کھلا ہوا مقام سے ممکن ہو۔ یہی حکم ہے مجور کو چاک کرنے کے ہر طریقہ اس مقام کی شکل

مستبر ہو اور اگر کسی شکل ہو کہ ایک ہی طرح کے چاک کرنے سے ساری لاش پھوڑے کی شکل نہ جاے گی اس مقام کے پھوڑے کو نیچے سے دو دیگر خواہن ہو کر ہے چاک کرنے کی جو چیز اس کے واسطے سیدھا ہے۔ اسی جسم کے گماہی کر کے پھوڑا کسی فضیل میں خواہ کسی عضو شریف میں ہو خواہ کسی ایسے مقام میں جو ہڈی سے قریب ہی خواہ غنا کے نزدیک واقع ہو اس کے چاک کرنے کی جلدی کرنی چاہیے۔ قبل از انکہ نفع اس پھوڑے کا مستحکم ہو جائے اور پھر پھوڑے سے اعضا اور اس کا مذکورہ بالا لین کی طرح کا فساد و خرابی نہ ہو۔ میں کہتا ہوں کہ یہ سب تدبیرات جو بیان ہوئے ہیں ہوتی ہیں جن کو سولے چاک کرنے کے اور کوئی تدبیر نہیں ہے اور اگر کسی امید ہو کہ پھوڑا خود بخود جھوٹ جائیگا اور تینا ترانہ اسکے پھوڑا جانے میں درکار نہی اس میں کسی عضو کا فساد و خرابی پیدا ہو کر نہ جائے کہ جسے بربارت کرنی مناسب نہیں ہے۔ اسے بطرح اگر اوپر سے پھوڑے کے ہتھال سے امید توٹ جانے کی وجہ سے چاک کرنے پر حسب اہمیت لیکن کبھی بعض اوقات پھوڑا ہی ہوتی ہیں کہ انکا ہتھال خاص مقام چاک کرنے کے ہوتا ہے اور اکثر وہ وہاں جلد کو گھسیٹ کر چاک کر کے پھوڑا برباد چاک استعمال ہوتا ہے زیادہ گھرا کر تپا کر تازی اور اندر کی طرف خوب درآئیں پھوڑوں کی شکل کا فتنہ کرنے والی دوا جو پھوڑے سے ملے اور سے نظر ہوں اور زیادہ رورادت انہیں نوا ب گرم سے انکی نفع جو ماتی ہی اور فقط گرم پانی سے انکا اغما ہی ہو جو ماتی اور پھوڑے کی عضو ت ہوتی ہے لہذا آب گرم سے ضرر شدہ پھوڑے پختا کر لیے کہ آب گرم کی جہت سے مادہ انکی طرف کجھت آتا ہے۔ اگر کسی پھوڑے کی کیفیت آب گرم کے ہتھال سے آہنی ہوتی نظر آے اور روروز دراصل پھوڑا تاجاے اس پھوڑے کے جلد پھوڑے ہر عضو کرنا چاہیے اور یہ معلوم کرنا چاہیے کہ پھوڑا خراب ہے یا نہیں ہے۔ یہ بھی جانا ضرور ہے کہ کبھی جوں کے ہتھال سے ہر ایک درم صحت اور پھوڑا صحت جھوٹ جائے یا خرابی اور شمد کے خیر اور خون حوس میں پختہ کر کے باج کی ترو نمازہ ہر کس اور وقت یاس اور ہر چہرہ اور بل کے جو شمد کی جہت سے تھمتے میں ہوتا ہے۔ باہر ہم اوپر سوس خواہ موم اور رقیق اور سکہ ہر واحد اور کل اور وقت یاس اور شمد ضعف مصل اور رنگارنگین اور قید اور زیت بقدر کفایت لاکر استعمال کریں اور درملے قوم بہت ملوڈ خوب ختم ہائی کہ اس وقت پھوڑا موم چار اور قید بطم چار اور قید کیریت زرد تین اور قید نظرون تین اور قید ان سب اجزاء کو مل کر تین چار تجربہ میں بد و اوپیکل ہے سلب حب القطن اور جو زینج خوش سب ایک سبیل ہے اور جو پھوڑے سے قشریہ اور کیریت بطرح جو دود و خیرہ جو شمل بلیا ہو اور فصل بطرح اور شول بیخال کجھو تران سب کا عصارہ بنا کر استعمال کریں بہت جلد توڑیگا ایشاد و غلیون کو اس خیال اور صابون کو تین میں ملا کر فساد کریں۔ بخیر ان او وی کے جو قائم مقام بطرح چاک کرنے کے ہیں ایک دو اور ایک درخت طب اوصل ملا کر کو پھوڑے میں لیکر لگ پھوڑے بعد از ان نصف ہوم تک پھوڑے سے ہٹا رہنے دین تین ہر کو ٹوت جاے۔ اس سے زیادہ قوی ہے کہ کبھی اوچو با جو ہونو بھابھا بانہا ہوں دونوں کو ڈوڈہ گوڑے پانچین بھگوئیں اور تھمارین اور پھر کر چوہا اور کئی ای پانچین قیلنے زمین اور صاف کرتے جائیں تاکہ اثر شورب کا اس پانچین اسی طرح پیدا ہو جائے بعد از ان تانبے کے برتن میں آنر نرم پراس پانی کو جلانے کہ سبہ ہو کر تک ہو جائے۔ ایک حصہ اس تک سے اور چار حصہ نوشادر لسا ہا ہل میں گولین اوکسید سٹیل پڑھی اس میں ش۔ یک کریں اور استعمال کریں خواہ ذرا بیج کو پیکر توڑا زیت کنا سمین داخل کر کے کوٹنے کی آج جو نرم ہو کر تین سب ایک ذات ہو جائے بعد از ان مثل مرہم کے میں اور صنادید لیکر تین حصہ صنادید اگر اس میں بائنی بہت داخل ہو گیا کہ پھوڑا بائنی اور میں اطمینانے کیلئے یعنی ٹومری کو واسطے توڑے پھوڑے کے ذکر کیا ہے جو درملے محل دن پھوڑے کی عضو بد و خیر

لگائی جائے بڑھشکے پہلے اس شوکی شونف اور تھنل کی تہ پر موچی جو ہندو لیسے کہ ادا تیکے جو بی اثر پیدا کرتے ہیں اور این سونف
 چارہ موجود ہے۔ الفرض ایسی دوا کے کر رہا تھا۔ لے سے اتھین ظاہر ہو گا اور چند شکل پیدا ہو جاتی مانن کو اسے چھتہ تہ
 دو لاکہ استعمال اور تہ تہ کیبے ایمن اود پیلنے کی شرکت ضرور ہے کہ کی سوزے کی مصلحت نرم ہوتی جائے
 اور من مہنوسہ پانچ ہر گزہ کا ذوال مویجے اور تھنل جو جیلے اور مصلحت کی قدر مہنوسہ سے من باقی ہو وقت فقط اود پیلنے کا استعمال ہے
 لساو پیلنے اور مصلح ہر کی بہت ہے۔ پورہ زنی ضرور خیال کو تر نورہ زرخ قروانا اور مین انکی کندر عکات بطیم شکل اور دق مین
 لاسے ہی ہوتی ہے اور جمع ان انرا کا سرکہ اور زیت کھنکھے کا یا ناہی۔ جو دوا بذریعہ لیسن کے طیار ہوتی ہے خواہ انھوں
 بنائی جاتی ہے یا قاضیہ اور سوخ اور بورق سے شمد ملا کر طیار کر کے تہن پر ب و این ایسی تہن کر کے استعمال سے
 مینے موضع علاج کو آب گرم سے دھو کر باک اور صاف کرنا ضروری اور دوا کا قبض کا کھنکھے یا مارنیشا اور ہر مینش یا ہادیم و مین یا ہلا پھر ہوا
 رتھج مانن ملا کر حد مین لگائیں اور جہان برن جو دوا ہنانی دیر تک رکھیں کہ خود بخود کھنکھے چلے اور گر گئے اور حید وقت یہ دوا طیار ہو
 نورا استعمال کریں کہ بہت مہلک ہو گئے۔ ایک دوا نوشادر سے بنا تہن اسکا نسخہ یہ ہے نوشادر ایک جز بارہ جز مہلک جز مہلک
 ایک جز اور زلت جز زیت کھنکھے ایک جز اور دوا فلت ان سب ہسٹریچ طیار کریں اور جب دوا ان سے کچھ فائن مرتب ہو
 مہر جو ب بیان بالا جاکے کی طرف حاجت ہوگی خواہ داغ کلائیے کے تہ پر کھنکھے اندرونی چھوڑوں کی تہ پر مہر
 اور مصلحت کی تہ پر زہریدہ استفراغ کے کرنی چاہیے اور اگر مہر اور بارہ از صاب ہو تا مہر بارہ پول شرح مراد کو ہوتا ہے اس وقت تہ پر
 کی ضرور ہے اسلئے کہ فرج مراد ویل ہے اس بات پر کہ سب خون مین در دات پیدا ہوتی ہے جب بولن و ہر از کی اصلاح ہو جائے
 اور طبیعت سحر صناعی و رانی کے کھنکھے اور فاسد کھنکھے اور اب فاسد خون کی سبقت رہانی اور طبیعت
 فرج کے رجوع کر کے دفع طبیعت سے آیا ہے۔ پس مہلک استفراغ کے نفع مادہ فرج کا اود یہ منصف ہے جو ہندل مین جیسے سہرا
 قریق لطیف اگر تھوڑی تھوڑی ملائی جائے۔ اور زیادہ اٹھا و نفع دینے پر اس مادہ کے جو اس سے نفع نہ پائے ایسی دوا
 جو طبیعت اور جنت ہوں جیسے مراد اور اینٹی اور عام افادہ کہ مہلک شراب رتیق کھل باض کے استعمال کرنا چاہیے اور اود ہر مہلک
 مین ہے۔ تریق اور شرود و لیس اورام و سیا کا استعمال کریں دما مینل کا بیان دما مینل جمع دل کی ہے۔ دل بھی مہنوسہ کی تہ پر
 اور کثرت ل کا ہیرا ہونا در دات ہشتم سے جو خواہ اشتہار کثرت کرنے سے خواہ انزین قلیل اور تھوڑا واقع ہوں۔ بد تریق
 بری تہن جو اندر کی طرف زیادہ غار ہوں علاج دما مینل کا جب دل ظاہر ہو جائے اسکا علاج قریب تہن دن کے مثل علاج
 اور مہار کے ہے اور مہنوسہ تہن کے قلیل اور انضاج کی طرف متوجہ ہونا چاہیے کھی مٹل ہو جائے اگر کثرت نہ پڑا ہوتا ہے اور تہ پر
 ہی ہے کہ کھنکھے نفع پیدا ہوتا ہے۔ مگر دل کے علاج سے غافل نہ رہنا چاہیے کہ اکثر انجام کار مین اسکے بڑا مہنوسہ اور ہیرا ہونا
 مین ضرور ہے ایمنان کا لایق ہی ہے کہ استفراغ مہنوسہ اور جب بذریعہ فضلہ و رسال کے کریں۔ اور اگر دل مین ضرر مین جو اور تہ پر
 پر چکا ہو اور ہون نفع کے چارہ خواہ ہر تہ پر کرنی چاہیے۔ جو کوئی کثرت فرج و قیل مین مہلک جو مہلک سال کے اس سے تہ پر
 پاتا ہے۔ اور عام کے زہر سے اود کی مہنوسہ صفت پیدا کرنی چاہیے اور باض سے بھی مخالفت جلد کی پیدا کریں۔ مہنوسہ مینل کے
 انھرم و دھن کوٹ کر باہر اور انھرم و شہ خواہ فقط انھرم و شہ کی استعمال کریں۔ مگر جو اسے نفع مادہ دل کو لے بہت

نفس میں اس سطح زیب کو پورا اور انجیرین کو جو تھکرا خواد ہر اہ انجیر اور شکر کے روغن سو من میں ملا کر استعمال کریں۔ اور دل کی جڑ اور کب
شہور میں ان میں سے ایک اور ایسی سفیدی کی کہ آسانی سے بیخ پیدا کرنی ہی سکے پیرہ او قیہ غیر ترش و او قیہ مخم و کو قیہ برز قیہ و کب
پیرہ او قیہ غیر انجیرین او قیہ حلیہ مخم کنان کہ بیخ و دہم و دہم میں جوش دے کر استعمال کریں کہ اول سے مسئلہ ہے۔ اگر دل بہت سخت ہے کہ ان
درم کا پیرہ نامت و خواہد اور حرارت اسکی شہمی ہوتی ہو اور فضل امین زیادہ ہو چاہے کہ جس کر کے امین باوہ انہی اسکی نفس
کو تین ہندوازان مقام دل کی نجاست کو تین اور یہ تو سیر است کہ اور مہن نہ کرنی چاہیے ورنہ خون صدیدی شکل جاہنگ اور خون غلیظ
باقی رہے گا اور اس مقام میں فرد صلب اور سخت پیدا ہوگا اور جب دل میں نفع پیدا ہو جائے اور از خود منکرے چاک کرنا چاہیے
خواہ او وہ عاودے سے بال ہے کے ذریعے جیسا او پر مذکور جو چکا ہے خواہ جاکے بیان میں۔ دل کی توڑنے والی بہت عمدہ و
ہی کہ مخم کنان اور خیال کو برز او غلیظ کا استعمال کریں تو تھک بکام بیان یہ درم سردی کی گوشت زائے سے ایسے گوشت میں جو سخت
اور کم تر ہو پیدا ہوتا ہے اور اکثر مقصد اور سبج میں عارض ہوتا ہے۔ کبھی یہ درم سلم ہوتا ہے اور کبھی غبیش اور سولم ہوتا ہے صلح
تو تھک بکام بیان ہو تو بہت اونچا اور بڑے ہوسے نوسے سے کات ڈالنا چاہیے بعد اسکے استعمال مرجم مذکور کہ کریں اور کبھی توڑ
کہ اسکی مزاج یک ہوتی ہے اسکی جزا شہم خواد گوڑے کے بال کہ سنگ مانہ منے سے کٹ جاتی ہے۔ اور کبھی ایک بریک اور
علاقہ میں وغیرہ سے بقدر تحمل اور برداشت بدن کے استعمال او وہ کب کا جاتا ہے بعد از ان صلح ترخم کی مرجم سے کرتے ہیں
مقالہ دو سرد اور ام بارہ کا بیان اخلاط و خللا و ریزہ میں جو بدن نامم مقام اخلاط با مددی ہیں وہ بلغم اور سودا اور جوج ان
دونوں سے مرکب ہوا اور ان سب چیزوں کا ماہن فن کلمات میں کوئی چوچا۔ ہر حال اور ام باوہ بلغمی ہو تو تین یا سو او بی با کبھی
خواہ مرکب بچ اور اوادے سے جو درم فقط بلغم فانس سے پیدا ہو اسکو درم رخسے نے ڈھیلہ کہتے ہیں خواہ درم مانی ہو جیسے کسی
عضو میں بہت مابانی صبح ہو جائے جیسے ہتھکالے مانی میں کبھی کبھی ہوتی ہیں خواہ دطانت پیرہ ہوں جیسے صلح استے توڑی ہونا بہت
درم ہو خواہ ایسے اور ام جیکے اوپر کی جلدت جو جیسے خنا زرا اور سخت توڑی خواہ اور سوداوی درم مثل سفیر و اور سرطان کے
اور سرد و اور سرطان میں جو فرق ہے اسے ہم آئینہ ذکر کرنے کے۔ یا اور ام ریجی ہوں انکی دو زمین ہن سوج اور بڑے بیخ اسوقت بہت
ہو مانی بچ بیشتر ہو اور بیخ میں خلط بجات کی ہو اور قیہ کی پیدائش اس سرج سے ہوتی ہے جو شام و اندھن میں جمع اور گرتی
ہوتی ہو کبھی یہ اقسام اور ام باہم مرکب ہو جاتے ہیں اور کبھی انکی ترکیب اور ام خارہ سے بھی ہوتی ہے ورم رخو بلغمی جب کبھی
ماہم او فیا ہسی یہ ورم پیدا اور سختی ہو مانی اور امین حسارت نہیں ہوتی اور بقدر مادہ ترسین زیادہ تر مانی آسانی ہا
ڈھیلہ ہونا ہے اور ایقدر انکی سے زیادہ و بنا ہے اور باوجود بجانے کے کہ بقدر ممانت امین است درم ہوتی ہے جو بیخ میں
میں ہوتی اور بہت ذراہ زیادہ غلیظ ہونا ہے اسقدر سخت اور مائل بہ برودت زیادہ ہونا ہے۔ اکثر یہ قسم او ذی مانی نما اور بلغم
سے پیدا ہوتی ہے اسوقت یہ ورم از قبیل سوج ہونا ہے۔ او ذی مانی اور ورم سوداوی میں فرق یہ ہے کہ او ذی مانی سختی اور کورہ سے تیرلی
کم ہوتی ہے اور اگر کسی جوش وغیرہ کے لگ جانے سے او ذی مانی ہونا ہے مانی سے مادہ بلغمی کے لئے جو موعن خاص کیلئے
اور کسی مادہ کو جذب نہیں کرتا ہے اور ایسی وجہ سے سولے ورم بلغمی کے اور کسی قسم کو درم پیدا نہیں کرتا کہ مختلف اور زری خورد سے

جب اس تدریس کے فراغ حاصل ہو چکے ہیں ابتدا میں اس ورم کا روع ایسی دوائوں سے جنہیں تخفیف اور تحلیل دہنوں ہوں اور جب ہی اور ضرور ہی کہ ابتدا میں مکان ورم کو رومال وغیرہ سے خوب یعنی بالمش کرین لے کے بعد استعمال محضات کا کریں اور باقی کا ہونے والا بہت راہیں ہرگز جائز نہیں ہر اور عذر تدریس پر کہ ابتدا میں حدیث کعبہ کو کل مخرج میں خواہ مار بوق میں ڈبو کر ورم پر تجربہ کیا کہ جو اس مخرج میں تخفیف اور تحلیل دہنوں موجود ہیں اور جن میں مرض بڑھا جائے سرکہ اس مخرج کے ڈوبنے کے واسطے بڑھانا اور تشریح میں کتر ہینار کا راجا ہے اور تشریح کے وقت زیادہ ترش جو نہایت درجہ حوضت کو بھونچا ہو اور تھما کر اس مخرج کے ذریعے استعمال کریں گے اور یہیں ماروں میں چوبقوت شدہ تحلیل ہن ملادین ایسی تھی کے زمانہ میں اس مخرج کو آب خاکستر زنجیر اور انگور دلوٹا وغیرہ میں ڈبو کر استعمال کریں اور ضرور یہ کہ اس مخرج مذکورہ اطراف ورم میں بانڈھا جائے کوئی جگہ حوضت سے اسے اسانہ کو مادہ کی طرف خاص میں بڑھ کر نہ لے بھی ہر وقت غلنے اس مخرج کے خرقہ ہا سے پیچیدگی ہوگا یا ان تیلے اور آب خاکستر ہا سے مذکورہ ہن ڈبو کر استعمال کرتے ہیں اور گورم پر ایک ہی خرقہ اس سطح استعمال ہوا کرتا ہی ہوتا ہے۔ آب پاک جیسا اور ہر بیان جو پچا زیادہ تھوی ہو روغن گل و سرکہ اور کمریت سوختہ بھی نہایت درجہ غلبہ رکھتی اور خود کمریت تھما بھی سوڈسند ہی اور خود آب کمریت کے ہر انہت اچھا ہی اور نفع عجیب پیدا کرتا ہی۔ یا زینا ابتیل سے ورم میں تھما خواہ ہمراہ بعض محضات کے ساتھ جیدی اور رباط کو با زینا شہرہ کا مادہ ورم کا غلیظ نمونہ بہت نفع کرتا ہی اور رباط کی ماسن میں منغل سے شروع کریں اور رباط فوق کے ملتے چلے آئیں۔ عصارہ آس کا استعمال زمانہ ابتدا میں خوب ہو اور بعد زمانہ ابتدا کے اس عصارہ میں اور او یہ ملا کر استعمال کریں۔ گورم کی عضو صعبی کیفیت میں بہد ہونے خواہ کسی رباط یا وتر میں عارض ہو اس وقت دوائیں ایسی چیزیں ملانی چاہئیں کہ جنہیں مخرج کے ہر اقلین میں جو اور اگر باہر سے ورم سے مقامات میں پیدا ہو جو ہات مذکورہ بالا میں دردی ہو پہلے مصلحین و صبح کی روٹا رطب اور پنخ اور قری وطنی سے جو زیت سے بنائی جائیں کرنی لازم ہو اور رطلو شہرہ سیاہ قابض کا کر کے اس کے ساتھ ہار مارا مادہ وغیرہ کا کریں۔ بہت عمدہ ایک مٹلا ہو کہ مراد حوضن اور سرد اور صبر اور زعفران اور افاقینا اور گل ارمنی نحوڑی ہی بلکہ سرکہ اور آب کرنب میں گوہر میں ایک شہرہ رگ جھاڑ اور زیت اور رنگ اور گل ارمنی سے سرکہ ملا کر ضما و طیار کریں اور شام میں ورم کہ نہ میں ہوتے ہوں سے ہو پتھال کو تر کو خوش دین اور چونہ میں قوام درست کریں سے منہ ہندو نہ آئیں دوائیں سے زرم صبر کو گوہر ہتے ہیں اور بعد از ان مٹلا کریں۔ ایسا ایسے ورم کے موضع پر زیت کو ملا کریں اور اس مخرج کو ادھ کر کہیں بلکہ کر باہر میں دوائے خیر یعنی نافع ہی۔ زیادہ نافع ہی وہ دوائی کہ برگ سون کو زرم زرم آج میں بریان کریں اور رطوبت ایک ٹچو ڈرو ورم پر رکھیں کہ صعب الشغ ہی۔ زیادہ نافع ہی وہ دوائی وہ نون کو سرکہ میں پیکر خواہ مارا راہ میں پیکر ملا کریں۔ بخلا قوی طلا کے ہر جگہ سرکہ کا ڈا اور گندہ اور میڈا اور شہرہ الزردہ اور بنیل اور اسٹینین یہ سب نافع ہیں اور صحیح دوائی جو اور ام کے واسطے مفادات اذویہ میں مذکور ہیں خواہ جو قراہوں میں مذکور ہیں انکا استعمال کریں اور کبھی زمانہ حوال کے بانوں ہر جو ترال عارض ہونا ہی سے زبردہ سیب کا جسی جھاڑو ہاتے ہیں سرکہ میں پیکر ضما کرنا بہت مفید ہوتا ہی اور ہر وہی زبردہ ہر جو کو شہرہ سے کہیں برآمد ہو اور قریو یا سرکہ اور پیکر ہی میں ملا کر بھی مفید ہی۔ فطولات میں آب کرنب اور شہرہ اور پنخ پوسٹ تریج کا استعمال کریں۔ جو ترال نافع کو مستفاد ہی ہر خواہ امر افراض سے کہے تابع اسکا بطلان اور زوال اسی صلاح سے مناسب ہر جو موافق

اس مرض کے سی سلع کا بیان تو مری و بندہ لمبھی کر کے تین کہ اس میں اخلاط چھوڑے ہوئے ہیں وہ اخلاط طبی ہو
 بین خواہ ظہور سے کوئی اور تھیں یہاں کہ تو مری میں چھوڑتی رہی جیسے گوشت لمبھی خواہ کوئی گرہ بیچا اور خواہ کوئی شری غلیظ سلسل
 شہد کے خاد اور کسی قسم کی کوئی شہ پید ہوئی یہ ضرور صاف و جو مری جو معاصر اور چور کے اندر پیدا ہوتی یہی خواہ کوئی چھبہ سخت کہا
 بسکا اعصاب و مادہ سوداوی سے بہترین ہے۔ کہ جینے کے لمبھی سیوہ سطلے جو بڑا کبابی کہ اسکی اصل لخم ہوتی ہے اور پورے غامض
 ہونے پورے کے غلیظ ہوگی یہ اور بھی۔ پیشہ کو تہہ کے کہ سناہ سلع کے کہ دیتی ہے اگرچہ واقع میں وہ سلع میں ہوتی اس میں اور سلع
 میں فقط اسقدر فرق ہوتا ہے کہ ہر طرف کے زائل میں ہوتی اور سرگئی نہیں رہی۔ بلکہ بین اور سیاہ سرگئی یا شہرہ و بوجہ
 کے ملکہ پیدا ہوتی ہے اگر ابتداء میں سندس کے ذریعے علاج کیا جائے زائل ہو جائے گی اور تحمل ہو جائی کہ سلع کا علاج
 جو سلع ضدی ہو اسکا علاج کاٹنے اور چاک کرنے سے کرنا چاہیے فقط ایسے شوخو لہر علاج اس تو مری کا چوبی ہو سکتا
 اسکے اور اقسام کی تو مری جو مذکور ہو چکی ہیں۔ اسٹائل حکم نے کہا کہ سلع کا علاج اسطرح کر کہ پہلے اس جلد کو کھینچ کر تو مری
 کے اور ہری بائیں ہاتھ سے اور سر تلخ براسکا کھینچنا ممکن ہو اسی طرح اسکے کھینچنے زمین اسلے کہ اس میں احتیاج اس امر کی
 ہے کہ تو مری کا نظرف ہو لظہور کر کے ہی شق منورے یا نے کہ اگر بھت جائیگا چھلنے کی آسانی کو روکیگا جب جلد اور والی ہری
 کھینچنے کھینچتے بد ہو جائے اس وقت تو مری کو ہر مری چاک کرنا چاہیے۔ اسلے کہ اکثر یہ بھی جو کبابی کہ حجاب لہ کا اسلے
 ہر اور کچھ جانا ہے۔ لہذا اتنی دیر کرنا چاہیے کہ حجاب مذکور بخوبی نمایاں ہو جائے۔ سب ماڈان جلد کو دونوں طرف سے کھینچ کر
 اور کبھی سلع کو کھینچنا شروع کر کہیں لینے گوشت سے اسکو جدا کر کہیں اسلے کہ اکثر کبھی کبھیاں ممکن ہوتا ہے اور اکثر جو زیادہ حاصل
 کر کے گوشت سے چھیلنا دشوار ہوتا ہے اسوقت اسکو قادیں لینے رانی وغیرہ سے اور میں لینا چاہیے تاکہ تو مری کی کبابی
 صحیح اور پوری شکل آتے ہیں یہ سب سب سب استوار اور درست ہے۔ جب ازواج اسکا ہوسکے اور جلد وہاں کی زیادہ ہو موضع خست سے نیچو
 چھوڑنے ہونے متدار سلع کے پس خون کو پھیر کر زخم کو مارا نسل سے ڈھونڈ لین اور نسل کے ٹکا ملا دین اور اگر جلد بھتھا
 ہو لینے جو پورے تو مری کے عظیم ہونے کے جلد پر مٹی کی چھینی زیادہ ہول سے کات ڈالیں بعد از ان علاج کر کہ اور اگر توری شہ خواہ
 کر کے سجادہ کر گئی ہے کہ چھل جائے اسکا آسان ہے اسلے کہ چھل لینے میں کو بوجہ نہیں اور اگر محتاج ہو پورے کبابی ذریعہ قادیں کے جو اور پورے
 شدت انفصال حسد وغیرہ کے خوف ہو کہ سولے سلع کے اور بھی کوئی چیز کھانے کی ہے جس سے چھل سکے اسکو نکال لیں اور حقیقتاً
 چھروہ سولے سلع کے حاد و لکڑا آنا انتظار کر کہیں اور زخم کو کھلا رہنے دین کہ ایما نہ دیکھ سب کاب اس پر کبھی کبھی اس سے باقی
 کہ پھر عود کر کے کا خوف ہو۔ اگر مری مقدار کی تو مری نکال لینے سے کہ گزما ستام سلع میں پڑ گیا ہے اس میں روئی بھری چاہیے
 اور زخم پر زخم کے انشا اللہ اسکا کبابی چھل جائے اور اگر چاک کیا ہی اسوقت واجب ہے کہ سارا کبھی سن زین تو مری کی نکال لینا چاہیے
 کو زخم پر چھلنے کے عمل اسکے اسلے کہ اگر تو مری سبھی مقدار میں باقی رہے گی پھر عود کوئی اور اگر وہ چھل اسکا ممکن ہو پورے تو مری
 یعنی سبب سبب کے منایت عمدہ ہے اور اگر کسیہ کہ سببہ رتداریانی روجا سے وواے حاد و زمین ٹکا کر باقی مان کر اور دیا چاہیے
 جو سلع مونی اور شنگل عمل کی ہے اسکا حق علاج ہے کہ کو کوشش کر کہیں کہ اسکا کبھی پختہ نہ پائے اور جو سبب ممکن ہو ایسا ہی
 کہیں کہ سلع سے کبھی کے عمل نے اسلے کہ ایسی تو مری کا کبابی کہ اگر سبب جائیگا پھر اسکا ازواج بہت دشوار ہوگا پھر مشا

جو ہوسو نہیری کے پھٹنے سے واسطے جیسے اب یہی کہ اس میں جو باقیان ہی اس پر تھکے گا دین تاکہ کجا اور
 جس طرح جو جائے۔ اور ضبط اور مستحکم ہو جائے اور اسی رباہات کے ذریعے باز دین اگر امین سے رطوبت زیادہ ہا کر
 اور دین ہو۔ مریش کی قوت کی تیزیز رہید نمونہ اس کے کرنی چاہیے۔ اور سوتے وقت ایک نگرانی زیادہ کرنی چاہیے کہ اگر کسی سے
 وقت تیز غشی ہادی ہو جاتی ہو۔ واجب ہو کہ جس شخص غشی عارض ہونے کا خوف ہو اسکا علاج مناسب ال کیا جائے۔ اور
 ہو گا نہ کہ مزاج ہوتے ہیں امین تھل سلج اور اچھے کھانے کا نہیں ہوتا اور نہ او یہ عاودہ کا استعمال ان کے مناسب ہونا ہی ہو کہ یہی
 مرض کے بھی انکی ہی کیفیت ہوتی ہو کہ اس تیزیری کی امانا ہو چنانچہ امینیں مناسب نہیں ہوتی اور سولے چاک کر سکتے اور
 کوئی تیز کے سال نہیں ہوتی پس واجب ہو کہ ایسی تیاروں کے پھوڑے چاک کرنا ہیں اور جو کچھ امین کے تھل کے
 سے خارج کرنا امین اور کبھی سے سغ سے متضرر نہوں بلکہ روز کبھی میں جو کچھ جمع ہو جائے اسے نکال کر گرم روغن زرد ذالاکین کہ
 ہی تیز کے کہ متضرر ہو کر خود بخود کر پڑیکا مسلح علی اور شمد کا علاج عمدہ یہی کہ پہلے لگی ہو چکے کھیرا کی مشورہ کرین ہر روز
 زنجبیل تیز آورہ کا عصارہ کرین اور اولی یہی کہ پہلے جلد کو جھیل ڈالین بعد اس کے اچھڑ مرم وغیرہ کرکین۔ کبھی بعض او یہ عاودہ
 ہی اچھی طرح سے جلد کو جھیلنے جن کہ جو مقدار مطلوب ہی اسے مقدار جھیل ڈالتے ہیں۔ جیسے چونا اور ساہون اور خاکستر
 کو جکا ڈکر اوہر جو کجا ہی پھوڑے کی توڑنے والی دو اٹمین، ایضا چا جھڑ چونا اور در شراب سوختہ دو درجم اور نظردون واکم
 کیرو ایک درجم ہند بار بار الرادین جو شسین او یہی کے ڈیو میں بھر رکھین اور مقام سلج پر پکایا کرین تاکہ تر رہے خشک ہونے
 پائے۔ یہ دو اٹمیل ہی سینے سون اور غدد کے واسطے بکار آندی۔ خرق زنجبیل اور صحر قشور سخاس یعنی تانبے کا کھیل
 ہر ذرا نے سے پیدا ہوتا ہی چار حصہ اور کھل میں ملا کر طبع بظاہر کرین یا تخم آونگن اور قشور سخاس اور زنج سے روغن میں ملا کر طبا
 کرین مسلح علی کے واسطے ایضا بہت جمیادی اور ب پھوڑوں اور اولم عاودہ کو مفید ہی اور امین کوئی غلط لین نہیں ہو۔ لانا
 قشور ہرزہ اشق مثل شدگی کے جسے کی بیٹ حناک البطم جب ہر اجنوں بیکر عاودہ ملایا کرین۔ کھ لائی ہونی او یہی
 ایک و ایسی ہی کہ امین زیادہ لفع اور کوشش نہیں کر پورہ ارینی اور اسکا نصف حصہ سربق لیکر روغن گل اور موم کے پھوڑے
 موم روغن ملیا کرین ایضا پورہ ایک جنبہ رلق قطار ایک جزو زرخ ایک جزو ب کو کجا کر کے استعمال کرین۔ جو غدد
 کہ مناسب سلج کے ہیں اور یہ ایک قسم کی تغذہ اور مٹی سے پیدا ہوتے ہیں اگر کجا اسنہر ان مکن جو اور مثل توڑی کے کھل کرین
 اور ان کے اجزاع سے پٹھے وغیرہ کو کچھ تر نہ ہو سچے خواہ کسی اور جنو قریب کو گزند نہ پہنچے بلاتال ایسے اجزاع کو دینا چاہیے
 اور اگر غدد ہاتھ ہاتھوں میں خواہ ایسے مقام میں جو پٹھے کے قریب ہی پیدا ہوں خواہ ان کا قریب غدد سے ہوا سکے کھانے
 کے رہی ہونا چاہیے اسلئے کہ ایسے مقام کے غدد کے نکالنے سے مرض پیش نہیں ہوتا جو جاتا ہی بلکہ اس غدد کو پاٹنا
 کر کے کوئی ونٹی نہی تیز یا زہری چاہیے کہ اسکو ہضم کر دے اور باودہ ہو جائے ایسے غدد کی علامت یہی کہ اگر کسی سے
 مشورہ غدد پیدا ہونا ہی غدد کا بیان کبھی بعض احسانین درم غددی پیدا ہوتا ہی درو جیسے رٹھہ کا پیل یا شل جوزہ کے اور
 ایسی مقدار میں کم بھی ہوتا ہی اور اکثر یہ درم غددی کھندست اور پیشانی پر ظاہر ہوتا ہی اور ابست امین یہ درم ایسا ہوتا ہی
 کہ اگر ہاتھیں جب راہو جاتا ہی اور پھسرل جاتا ہو کہ کسی پھد حفرق ہونے کے پھر نہیں ملتا جو علاج ضد و کجا علامت

نشل سلع کے جو اور کبھی نہیں تھری کانی ہوتی ہے کہ کسے تو زمین اور ربوہ ریزہ کو فائین حدازان اسقدر حرکت دین کہ زمین سا آدہ ہلکا
 ہوا جاوے اسکے بعد اسرب وزنی اور مگر اور چھینے سے اونچا کرین بیٹھے اس کو کوا سیر باغہ مدین تاکہ اسہم ہو جاوے
 تھریا اگر سرب کے نیچے کوئی ٹھلا سے باضم لگا کر رکھیں۔ جو اوپر ڈکھو رہے حکم میں ان پر بیٹھم اور مست حاسب کے بھی کتوں
 بندن اسچر علی جائے کر ایسی ہے۔ دو بار عود میں کرنا ہے جو رخداد یہ کا بیان بھی چھوٹے چھوٹے بخور غدوی ہوا ہوتے تھے
 علاج انکا سرتو کر جو بطوت میں ہونکا لڑائیں اور جو با ساجوڑیں اور اسکے بعد اسرب کی بندش بطور ربان بالا اسیر کرین فوجیلا
 کا بیان فوجیلا ایک درم غدوی کی اور تیار جو ایس اور میں گوش ہوا سی کو فوجیلا کہتے ہیں۔ بیٹھے بیان عام ہر بیٹھے
 اور ام کے کہ دیا ہے اور اب کر ماریں کی کچھ ضرورت میں ہے علاج فوجیلا کا علاج بھی مثل علاج اور ام غدوی کے ہے اور مثل علاج ان
 اور ام کے موہیں گوش پیدا ہوتے ہیں۔ اور خاص دو اس درم کے واسطے خاکستر خمہ کلان بیٹھے سنگلی کی را کچھ زالی
 چربی جو لگ آدوہ نولگا استعمال کرین وہ واسطے نظر ہے۔ ایٹھا نولے کی را کور دین سو میں ہلا کر رانی کرین بیٹھے را کور
 رھنے دین اور جب کہ نہ ہو جاوے ہنعال کرین خنازیر کا بران خنازیر بھی سلع کے منابہ ہوتا ہے اور فرق ہے کہ کنازیر کو خنازیر
 اور جیل سے الگ اور جدا نل توڑی کے نہیں ہوتا کہ کنازیر کو خنازیر سے متعلق ہوتا ہے۔ اور اکثر جب عارض ہوتا ہے تو خنازیر
 میں عارض ہوتا ہے اور ایک حجاب عسی اسکے واسطے ہوتا ہے۔ اور کنازیر ایسا پیدا ہوتا ہے جو زیادہ عظیم ہو اور اکثر ایک
 خندہ خندہ سے بہتے خنازیر پیدا ہوجاتے ہیں۔ اس بارہ میں خنازیر اور نایل کیا ہے۔ اور کبھی کرین کسی بزرگ کرین گوند
 خواہ کھلی کے ہوجاتی ہیں۔ جسے انکو کسی قدر لے ہن گوند سے ہوتے ہوں مثلاً صدر ہے کہ کنازیر خندہ مشہور ہے ہوتے تھے
 اور بعض خنازیر کے ہمراہ وردھی ہوتا ہے اور سی خنازیر کے ہمراہ ورم گرم بھی ہوتا ہے اور بعض خنازیر کے ہمراہ دھن ہوتا
 ہے اسکے علاج خنازیر اور شوار ہی اور شیشتر سی خنازیر کے علاج میں چاک کرنے کی اہتاج ہوتی ہے جسے بھی مذکور ہو چکا ہے
 اکثر لوگ تلی گون کے اور مڑو ب المراج ہوتے ہیں انہیں اسقدر عارض خنازیر کے زیادہ ہوتی ہے اور اکثر تمام
 مروض ساری کار خندہ اور زمر صلی ہے۔ کیا ہے کہ نام خنازیر کا سی وجہ سے خنازیر رکھا گیا ہے کہ منابہ خنازیر کے ہونا ہی شکل میں خندہ
 شراہ منابہ میں منابہ خنازیر کے ہونا ہے جو خندہ خنازیر کے خنازیر کے گوند کی شکل منابہ خنازیر کے ہوتی ہے۔ خنازیر کی دھن
 منابہ اسلم ہے جو کون کو عارض ہوتی ہے۔ ساہر زیادہ خندہ اور پختہ وہ قسم ہے جو شہ بان اور جوانوں کو عارض ہوتی ہے علاج خنازیر
 صلی جس پر ہما دال خنازیر کے معالج میں استفرغ اور تلطیف تدبیر ہے اور استفرغ میں تھہ طریقہ یہ ہے۔ اور جب
 اسل سے لیم غلیظ کا اسل کرنا بھی ضروری خصوصاً جو بسم واسل معروف ہے۔ ایٹھا تدبیر تحصیل شہر جوان
 لیکر تریب وودرم کے استعمال کرین یہ سفوف باوصیفہ مزج لیم غلیظ یعنی پیدا کرنا ہے اور تھہ خراسن اسباب
 ہوتی ہے خندہ بھی خنازیر میں نافع ہوتی ہے جو کون خنازیر کی منہ کھلنی چاہے جیسے اور تدبیر تلطیف ہے کہ غذا ہائے غلیظ سے اور
 نکلے میدانی کے پینے سے اجتناب کرین اسی طرح محمد اور اسٹا اور گرنگلی راہ سے ناامکان اثر اور کرین اور جو پیران
 کے استعمال سے مادہ سرین پیدا ہوتا ہے سب کو عیوڑین اور یعنی حرکات ایسی میں کہ نکلے سب سے سرکلیف میلان کو لگا
 ہوتا ہے جیسے عہہ میں دیر تک سرکو کرنا خواہ کر کو ع میں دیر تک سر جھکا لے رھنا خواہ چھانچا لکھ اور پھو ناخس سے سرکلیف

بہن کے نائل ہو، مہر مہر رکھنا، سب امور سے احتراز کرین، خواہ این افعال سے ہو، ایہ طرف سر کے پنجب جو تہ من جیسے کلام
 کثیر اور پھیلا، اور دل تنگ ہونا، انہیں بھی ترک کرین، مجامعت اسحاب خنازیر کو موافق نہیں ہونی اور اکثر مسخر ہونی، وجہ اسکی یہ ہے کہ کج
 میں ہند رقت نہیں، یہ کہ اسفترغ مادہ خنازیر کا کر کے خواہ ہو، داخل خنازیر کے ردی اور قوی ہو اسکا استخراج کر کے بلکہ
 مادہ کو جذب کر کے قلیظ کر دیتی ہے، اس واسطے کہ خون رقیق کا استخراج بوجہ مجامعت کے ہو جاتا ہی اور قلیظ باقی رہ جاتا ہے۔ اور
 چونکہ خنازیر ذبول اور خلل خود بخود پیدا کر چکے ہوں، اسکی کیفیت اور حالت اولی بہر اعادہ کرنی ہے، خلاصہ نمبر خنازیر کی نظر منظر مرض کے
 شاہدیت سے دوس کے ہے۔ اگر خنازیر بڑے بڑے ہوں، اکثر جراح انکا علاج کوسے کے ذریعے سے خواہ دولے عاد سے
 نہیں کرتے بلکہ حتی الوح ایسے خنازیر کے علاج میں کوسے وغیرہ سے اجتناب کرتے ہیں، بیان نظر کے ایسی نرا بہرہ ہونے
 اور قطع خنازیر کی ہوتی ہیں۔ پس ضرور یہ کہ ایسی قسم میں خنازیر کے اسفترغ اور منفرغ اور قلیظ غذا اور استعمال او یہ جملہ مؤخر یہ زنی
 کرین۔ یعنی مرہم رطل جیکا کو عید نہیں کی ہے اور اسکا شوشہ ادا دین، من نکور ہے۔ خنازیر قادمہ متفرقہ میں بہت موثر اور کثرت
 اور جذبہ نہیں پایا، لیکن اس مرہم کا استعمال برفق اور زنی کرنا چاہیے، جن مرہم سے سفین خنازیر میں سپدا ہوتی ہے جیسے
 مرہم یا یلون اور بھی اس مرہم میں ایک اور واسطہ شریک کرتے ہیں کہ اسکی شرکت سے عمل اس مرہم کا زیادہ ہوتا ہے جیسے
 بیج سون، خصوصاً نظر اس خاصیت کے جو بیج نکور میں یہ خواہ بکری کی لیگی خواہ بھیر کی لیگی خواہ حرفت بائی اور کر بیلی کی حسب اور
 ریب کو ہی اور جو انگریز قبل ازینگی کے ٹوٹ کر گرے اور سپدا اور خشک ہو جائے اور آرد باقلا اور بادام تلخ اور مصل یہ دو اور
 اس مرہم پر اضافہ کرتے، اسکے لائق ہیں۔ ایک اور مرہم بہت ہی عمدہ اسکی صفت یہ ہے۔ آرد باقلا آرد جو بیلی چربی کندک اور چغندر
 شب یا نی اسل اسون، نفت رطب لصف، جزر مجموعہ، اجزا کو زیت کندہ میں بطریقہ معلوم حق کرین، اور چربی اور زیت کو زیت میں گدھا
 کرین۔ ایک اور مرہم ہے جو خنازیر سخت کو ایکفترغ خواہ ہفتے سے کم تین دن میں تحلیل کر دیتا ہے، اس مرہم کا موجود جائیدوس
 ایک کونسنے قاطا حاسن بن، چھوڑ کبکب، ہرائی اور مخم، منکن کریت اور سمندر، جین زراوند، مغل اشق، زیت کندہ، موم مجموعہ اور وہ ہے
 مرہم دست کرین۔ منجھرا او یہ کے جو خنازیر پر رکھی جاتی ہیں، یہ ہی کہ زیت کو آرد جو خواہ منخل میں آئینہ کر کے استعمال کرین، خواہ
 بیج کرف، مسوق اور بیج کبیرا، مقل اور ترس، ہرہ، شند اور سرکہ کے خواہ کچھین کے خواہ سرکین گاؤ کچا، ہر سب اجزا کر کے خواہ
 سرکین، حوش و کران سب اجزا پر مخم خنازیر خواہ زیت کو اضافہ کر کے استعمال کرین۔ یہ دو ایسی بہت عمدہ اور جلاہد جزو ہرہ اور طویل
 ایک جزو شند میں کچا کر کے استعمال کرین، ایٹنا بیج کر گیا اور رق فارہرا، حلق البطم کے کوت کر خون دونوں کے خاک کتر لیکر استعمال
 کرین، ایٹنا آرد کر سہ اور بکری کی لیگی اور بھیر کی خصوصاً پہاڑی رشک کے چنیاب میں بھیر کطح طیار کرین۔ ایٹنا یہ دو اور
 مکی ہوس جزر اشق، مات جزر، دقیق، بلوط، بیج جزر، قوچکو، بار زوچی، کتہ، جن اور شند کھی کے چھنے کا فٹلہ، ہر ایک ایک جزر کھی
 کوت کر استعمال کرین، ایٹنا کھی ہاؤن وغیرہ، پن دہن، منضغ یا منضغ اور رربانج، ہر واحد ایک رطل فٹہ، جن اوقیہ سب کو کچا کر کے
 استعمال کرین، یہ قطع نہت مانع اور جید ہے۔ منجھرا او یہ جید ہے، منضغ صنوبر، شرم خنزیر، جین، نمک کی آمیزش، منو فراسیون، زنجار
 سب اجزا ہون، لیکر قلیظ کرین، ایٹنا رتینج، ایک جزو قشور، سمناس، دو جزو شب یا نی اور زنج ہر واحد چار جزو ان او یہ ہے
 قلیظ طیار کرین۔ منجھرا او یہ جید ہے، دو سے قطر ان اور دولے قشار، المار اور دولے کد کش اور دو واچ جکانا، ہندوس،

جود واجبات میں سے سانچے بنائی جاتی ہے اس میں سے مادہ برد و ایڑی کر مرہو ہوا سناں لیکر کسی دنگ کو گل جلت کر کے اس میں ہلکا
تند وصل کر کے توڑ وغیر دین رکھیں جب خاکستر جو جاسے سر کر اور صفعت و وزن اسکے شمد ملا کر استعمال کریں۔ سنبھلا او بیہیدہ
دود و لکی جو فرمانا سے اور حرف او پختال کو ترہہ اور نیت کے بنائی جاتی ہے۔ اور یہ سب او یہ جود احد انہی نافع ہوتے ہیں اور یہ
اکر کہ سہ ہرہ ان او یہ کے اور ستاد حق کر سہ نہ ہرہ سر کر اور شمد کے اور جرد زفت اور موم کے ایضا ترہہ علی اور زطون اور
رائج اور دقن کر سہ شمد اور سر کر میں آمیز کر کے استعمال کریں۔ پنج موسن اور خوشن کان کو شراب میں جوش دین اور بعد جوش کے
پختال کو ترہہ بحال اور مناسب وقت اور مرض کے ملا کر استعمال کرنا چاہیے کہ اس سے بطور شمد کے بنائیں عجیب الشفیع
چناب اونچی کا اور اسکو بستہ کر کے لگانا بھی اس مرض کے علاج میں مجرب ہو چکا ہے خواہ بطور مرہم کے اسی چناب میں سو لکی اٹلی
وغیرہ ملا کر استعمال کریں۔ مناش میں سے مدہ لکڑی بھی منشا عجیب الشفیع خنزیر کی چہرہ وغیرہ کے مثل ہے حکیم کندی کا قول ہے گو سہند
کے یہاں کے نرم نرم ہوتے جو انکے سکر پر ہوتے ہیں وہ بھی اس طرح مفید ہیں کہ لکڑی کو سہند کو کے ہتھ تک ہر روز درج
پلاٹن غالباً خانہ زریخ وہن سے جانا رہے گا۔ واجب ہے کہ ہر جیسے میں ایک سفتر پلاٹن ستا ایک زائل ہو جائے یہ بھی
چھاننا ضرور ہے کہ بعض خنا زریسے ہوتے ہیں کہ ان میں سرطانیت بھی ہوتی ہے ایسی ہی سرطان کے علاج میں واجب
ہے کہ او یہ عارہ مذکورہ بالا در حق گل میں ملا کر چند روز نال کر کے استعمال کریں تاکہ مدت او یہ عارہ نال کے چھانے اور جوش زری زیادہ گرم
معالج میں انکے علاج میں بانسٹرا استعمال او یہ عارہ کا ذکر کریں۔ بلکہ فقط آدھ گشت دم جہراہ آب کشنیر کے اور اس سے توئی
ترہہ کر کے کرلی جہراہ و چند وزن اسکے حصص چو آب کشنیر میں ترکی ہو اسکا استعمال کریں۔ اور آب کشنیر جہرہ و غالب رہے
خواہ کوئی اور جہرہ و حسب شاہدہ حال کے زیادہ رہے سنے ایسی او او نظر انتہاب خواہ وقت انتہاب کی کسی بھی مناسب ہو
سکا لمانا رکھیں جسے شفا کو سوزنا در حق عمل بھی ایسے وقت نافع ہے۔ اگر خنا زری کے علاج میں احتیاج عمل جہاں کے بزمیہ
رہے کے ہو چاہیے کہ جو خنا زری قریب قریب بڑی رنگوں کے ہیں انہیں پہلے بائیلہ نام چاک کریں خواہ جو خنا زری قریب قریب
کے ہیں لکڑی ہوشاری سے درست کریں اور جی الوس اگر لگے چاک وغیرہ سے کسی طرح کا صدمہ رونق شرفیہ اور صدمہ
ہو چنا ہو چاک کریں۔ ایک حراج سے بعض خنا زری متصل عصب کو چاک کرنا اور براہ خفا آدھ جہرہ حسب راجع ہنئے جو جہرہ
نام راجع باب ششخ میں موسوم ہو چکا ہے اس پر چارہ امین کی آواز باطل ہوگی۔ کبھی باوجودیکہ احتیاط کمال کی وجہ سے عصب
جراحت نہیں ہوتی لیکن ٹھیکر بقدر نمایان اور ظاہر ہو جانا ہے جو ہر دو دن کے اور اس وقت سے اسکا مزاج نادرست ہو کر نسل خاص
عصب کو باطل کر دیتا ہے تا ایک ماہ جب اسکی تسخیر کر کے تین اوڑھنے مزاج اصلی پر مود کرنا اور جب اسکا نسل پورا
اور درست ہوتا ہے۔ کبھی جب مزاج کی خطا سے نشرو دلچ پر پروج جانا ہے اور زیادہ بڑائی جب ہوتی ہے کہ دو دلچ خانہ تک نشر کا صدمہ
ہو چے اسے واسطے ضرور ہے کہ جب ارادہ کسل اور پھیلنے کا جائز ہے کہ اسے کرن چاہیے کہ جود شدا متصل خنزیر کے کر لیا
چھیلے اور پالی کو زریہ و اسے حادثہ کے ماقہ کرے اور جانب ماؤن کے پھیلنے پر متوجہ نہ ہو کہ عصب کے مجربات میں
ایک نبات ہندی ہے جسے پیچھے کہتے ہیں اور وہی اکثر ٹیلا اور اونچی زمین پر ہوتی ہے اور جو کو چا پالی کہتے ہیں اسکے سوا
اس مرض کے واسطے حکم لکیر کا کئی بھی ہے کہ اگر خنا زری میں سرطانیت بھی اور ناصور کی ذمیت ہو چکے اور ناکل پیہد ہو چکا ہے

اسکا فائدہ کم نہیں ہوتا بارہا تجربہ کیا ہی اور کتب مشرفات میں اسکا ذکر نہیں ہوا اور ام صلیبہ کا بیان درم صلب وہ ہے جسکا شیرہ
 نام ہے ستیسوز، خالص وہ ہے جسکے جہز اس ہو اور ام بنو اور اگر شور میں ہی جس باقی رہ جائے اسکو شیرہ وس خالص نہ کہتے ہیں
 درم شیرہ غیر خالص اس درم کو کہتے ہیں جسکے جہز اس ہو اور جہز میں اسکو جس بنو گیا ہے۔ درم شیرہ وس بھی سولہ قطر اسکا
 پیدا ہوتا ہی اسولہ پہلی ہے یہاں ہوتا ہی اور اسکا رنگ آباری سینے شکل سرب موختہ ہے ہوتا ہی اور کبھی شیرہ وس کا حدوش
 سولہ قطر بنو سے ہوتا ہی اسکا رنگ برن کے رنگ کی طرف مائل ہوتا ہی اور کبھی بعض بنو سے شیرہ وس پیدا ہوتا ہی۔ سینے
 جس بنو میں کی طرح کی صلابت عارض ہوتی ہو۔ شیرہ وس خالص کا رنگ اکثر تل اسرے کے ہوتا ہی اور امین نمود شدید اور صلابت
 زیادہ ہوتی ہے۔ اور کبھی اس میں چھتے سے پڑتے ہیں اور کھر کھر ہوتا ہی اور ویسے درم شیرہ وس سے نجات اور صحت ممکن نہیں
 ہے۔ کبھی وہ شیرہ وس جسکا رنگ مثل لون بدن کے ہے مقل ایک عضو سے دوسرے عضو کی طرف ہوتا ہی اسکا نام فوکوس کہ
 جاتا ہے۔ اور کبھی جہ کے جہز سخت اور عظیم ہوتا ہی نہ امین ہست ہی ہوتی ہے اور کبھی تل مقل ہوتا ہی۔ جو شیرہ وس ہوا ہے
 ہوتا ہی باستعمال شیرہ وس ہندی تھوڑا تھوڑا ظاہر ہوتا ہی اور بڑھتا جاتا ہی اور شیرہ وس شمسِ خفونی و مومرہ سے پیدا ہوتا ہی
 خواہ کسی خالی مقام کے پھوڑے سے پیدا ہوتا ہی۔ اکثر اشیا میں جو صلابت عارض ہوتی ہے جب درم حار کے ہوتی ہے اور
 اور اگر شیرہ وس کا علاج مبروات یا زہر سے کرین طسارن کی طرف مقل ہوجاتا ہے۔ شیرہ وس اور سلطان کا قرب اور جب
 موجب کثرت اور تل التباب اور قتل ظہور ضربان اور خفا سب زبان کے اور ظہور رگون کا گرد ورم کے یا رگون کا ظہور نوناس کے
 دریافت ہوتا ہی علاج جو درم شیرہ وس ایسا ہو کہ امین جس ہوا اسکا علاج کرنا چاہیے یہاں زیادہ پہلے بن کا شیرہ اس سطل سے
 جس سے مرض پیدا ہوا ہے کرین اور اکثر شیرہ بزرگہ ضد کے کرتے ہیں۔ اگر خون میں کثرت سودا کی ہو اسکے علاج میں اعتماد ایسی
 داؤن ہر کرنا چاہیے جو تحلیل اور تلین ساتھ ہی پیدا کرین اور جو دو تحلیل اور تخفیف پیدا کرے اس سے اسکا علاج نہ کرنا چاہیے
 کہ اس سے بندت تجو پیدا ہوتا ہی اسلیے کہ ماہہ غلیظ میں تخفیف پیدا ہوتی ہے اور لطیف کی تحلیل ہوجاتی ہے۔ اور واجب ہو کہ
 اسکے علاج میں دو دورے کیے جائیں ایک دو درہ میں تحلیل ایسی دوسرے میں زیادہ تخفیف کی قوت ہو اس واسطے
 کہ دوسرے محل اکثر جھفت بھی ہوتی ہے اور جس دو امین ترطب کا اثر ہی اس سے تحلیل کتر پیدا ہوتی ہے اور دوسرے محل کا درجہ
 برات دوسرے درجہ سے لیکر تیرہ درجہ تک ہو اور تخفیف کا درجہ اول سے زیادہ نہ ہو۔ اور دوسرا دورہ معانیہ میں کا کرنا چاہیے
 اور یہ دورے دونوں متعاقب ہوں اور ایک کی اعانت دوسرا دورہ کرتا رہے اور تحلیل کے دورہ میں عضو متورم کو تل
 فضلے خاص سے باز رکھنا چاہیے اور اسی عضو کی جانب مقابل کی طرف جذب غذا کرنا چاہیے اس طرح یہ کہ عضو مقابل میں کثرت
 پیدا کرین اور امین ریاضت ایسی پیدا کرین کہ اپنی فضلے خاص سے زیادہ غذا کا طالب ہو اور عضو مقابل جو متورم ہے اسکی غذا کو
 اسی جذب کرنے اور جب دو درہ تلین کا لئے فضلے سے عضو متورم کو پر کرین اور اسکی تمہیر یہ کہ عضو متورم کو دلک وغیرہ سے
 قابل جذب غذا کرین اور زفت کا طلاء کرین او یہ مخلصہ اور تلین کی قوت اور صنعت ہمتہ اور مقل اور کثرت تجویز کرنی چاہیے ایسی
 شدت صلابت اور صنعت صلابت کا بھی قوت اور یہ میں محاظ رہے اور ترکیب اودہ کی ایسی ہو کہ امین دونوں تو میں مستم
 ہوں۔ حمام میں کثرت ٹھہرنا ایسے بیماروں کو نہ چاہیے اسلیے کہ ماہہ لطیف کی تحلیل ہوتی ہے اور ماہہ کثیف جمع اور فراہم ہو کہ

اشنی زیادہ ہونے لگا کر باور تھی قوت تمام سن میں نہ کہ مادہ کثرت کی تحلیل پیدا کرے۔ جن مصلحت میں کیتھر تحلیل ہو وہی بہن جیسے کھوم
 و صابنی اور مرغابی اور بطی جیسنی اور چوچکا ڈا اور نرگہ وان اور ابابیل خصوصاً بچہ ہاسے ابابیل کی چربی اور کرے کی چربی اور
 گڑھے کی چربی بھی بہت عمدہ ہے اور چربی اور زرد جانوروں کی جیسے شیر اور بھینڈا اور تریچہ اور چنیا وغیرہ کی ازتسم لوشری اور سوسا
 کی تڑا چربی شکاری طائروں کی جیسے باز اور بجا حبسہ۔ و۔ واجب ہے کہ ان چیزوں میں مثل خشک سینے اشق اور مثل اور شورہ
 اور سیدہ اور مثل کی بروقت آمادگی تحلیل کے ملائین اور تڑیاہ و دو امین بروقت آمادگی تحلیل کے استعمال ہوں۔ سب چیزوں کے
 بہتر شوم زکوردہ بالائین شریک چربی اور تریچہ کی چربی اور لعاب جلد اور کتان پر کوان بن تحلیل اور تلمیں و وونن کی قوت ہے۔ و جب
 کہ ان چیزوں میں اور بھی دیگر کثرت میں نمک کی شرکت ہوا کیلئے کہ نمک سے تجذیب پیدا ہوتی ہے اور مصلحت زیادہ چربی
 ہے بلکہ ان ادویہ کا اثر مثل آفتاب کے اور دھوپ کے ہے جو کہ جس طرح دھوپ میں نور تحلیل بھی جاتا ہے اور نرم بھی ہوتا ہے اسی طرح ان
 ادویہ میں بھی قوت ہو کہ تلمیں اور تڑویب و وونن پیدا کرین اور درجہ تجذیب تک پہنچاؤں۔ نملان اور ویدہ مملہ کے
 جن میں تلمیں بھی بہت مثل منطی اور زیت کھنہ اور روغن منسا اور روغن سوسن اور شورہ ہے اور لادن اور سیدہ ساٹا اور زردنا
 رطب ہے اور بہتر ہے کہ کھلی میں زیادہ انہو اور رطوبت میں اشہ ہو مصلحتی بھی متبریب متبریب اور ویدہ مذکورہ کے ہے اور روغن
 دروغن سوسن اور انجیر اہلی اور روغن میدہ انجیر میں تحلیل اور تلمیں ساٹھی استدر ہے کہ قدر کفایت سے زیادہ ہے۔ نملان تک کے
 لچھت روغن بزر اور بھگت روغن کچھ غیر مضر ہے و وونن کو جوش دیکر اور بعد مغز جوش دینے کے اہل ایہ ایشہ ہے
 اور استعمال کرین و وای جیسے جس سے تحلیل وغیرہ حاصل ہو یہ ہے کہ قمارا اعمار اور خشکی کی جرد و وونن کو جبکہ مصلوح بنایا کرین
 اور وونن کے جہر امید بھی شریک ہو بہت عمدہ ہے ایضا جوت ورم میں نرمی بنایا ہو جاسیے کہ پٹنے سر میں اشق کو محلول کرنا
 بہت وونن تک اور مصلوح کی طور سے استعمال کرین اور پھر دوبارہ تلمیں کی تدبیر کرین۔ سواد شورہ اور جاذبہ کو بچائین یا شورہ اور اشق اور مثل
 کو بچی کر کے پین اور روغن لبان اور روغن سوسن ملا کر اور تڑیاہ سا لعاب جلد اور لعاب کفان داخل کر کے جب مثل جسم
 کے ہو جائے اسوقت استعمال کرین چرک تمام بھی اس بارہ میں زیادہ نافع ہے اگر اور ام صلبہ کے مرہم کو داخل کرین اور اگر ذرک
 تمام دستیاب نہ ہو اسکے عوض میں تھلی اور نظرون داخل کرین۔ انہو جلد بروقت تحلیل کے وہی مناسب ہیں چنانچہ زرد
 تحلیل کے واسطے بیان ہر چکے اور خندا نار بس اور قویاؤں بھی مفید ہے۔ اگر ورم میں زیادہ غلظت ہو اسوقت سہہ کر کے
 استعمال ضرور ہے کہ قلعہ پیدا کر کے قوت میں عضو کے سستی پیدا کرنا ہی خصوصاً اگر عضو تورم عصبانی ہو کہ اسے عضو تورم
 سر کے ادو کو زیادہ چھوڑ دینا ہی اور زیادہ تحلیل ادو کا اس سے ہو جائے اور جو سبب خارجی مادہ کے تحلیل وغیرہ
 میں اثر کرنے والا ہے اسکی اطاعت کرنے پر اور ویدہ عصبی عصبانی کو زیادہ آدہ کر دینا ہی مفید استعمال سر کے لیکن استعمال سر
 کا اور شریکے اشق اور پھر مذکورہ من آخر مادہ ورم میں ہونی چاہیے اول زیادہ میں اسکا استعمال مناسب نہیں ہے اور جس وقت
 تلمیں میں پانچواں واقع ہوئے اسکا استعمال ہو یا وہاں تلمیں میں تحلیل کے فزات ہو چکے ہوں اسوقت ہر نرمی استعمال سر کا
 کرنا چاہیے۔ اگر سر کے استعمال میں نرمی کا ہی نظر ہے گا ضرور شے کو ضرور کھاؤ اور پھر پیکر لگیا۔ زیادہ تر جرت طبع کے استعمال
 میں سر کے اسوقت مناسب ہے کہ ورم مذکورہ کسی عضو ملجی میں پیدا ہو اور مثلاً جیسے طحال وغیرہ میں ورم مقبرہ وس ہونگی

کبھی محل متورم ہر کر ٹھاکر کرتے ہیں اور تقریر موشع کی سرک سے کرتے ہیں بعد اسکے باوجود ٹھاکر کرتے ہیں بعد از ان اشق کو طلاء کرتے ہیں۔ لیکن ابتدائاً بہت کم اور نکالیاب کرتے ہیں اسکے بعد قوت زیادہ کرتے ہیں بعد اسکے رفتہ رفتہ تلخین تک پہنچتے ہیں۔ واجب ہے کہ ورم پر ایسا روغن لگانا چاہیے جن میں قوت قبض تلخ نہ ہو ایسا روغن بہ نسبت پانی کے بہت مناسب ہو خصوصاً سرخ و زرد شبت تر و نامازہ سے لے کر طیار کیا جائے اور اگر اور نامازہن صلابت پیدا ہوئی ہو اور اس صلابت کی وجہ سے ورم مستحیر و آبدار ہو اور اسکا علاج مستطما سے کرنا چاہیے۔ ایک علاج عمدہ اسکا یہ ہے کہ چھارہ تھنوں سے پیچ کر بن خصوصاً چھارہ رچی یعنی ناک آسیا سے بہت بہتر ہے کہ سرک سے پیچ کر بن اس سے بہتر ہے کہ مارشیشینا ہے کہ سرک میں ملا کر پیس کر بن اور واجب ہے کہ پیچ کر اور تھنوں میں مسدود رہنا اور تاہم کر بن کے عرف نمودار ہو جائے اور پیچ کر مارشیشینا چیکر ہر اسکر کے ملائے ہیں وہ بھی فنیع کوئی ہے۔ اور سرک کے استعمال میں رفق اور نرمی کا لحاظ پر ضرور ہے ایسا نہ ہو کہ ترقیق زیادہ لطیعت کی اور قلیب زیادہ کثیف کے پیدا ہو اور ایسا نہ کہ قوت محسب کی باطل ہو جائے۔ اور حد فراطر استعمال سرک کا بہت دین رومی کے لئے مناسب ہے کہ اسکے استعمال کے واسطے فترات مقرر کر بن اور زمانہ پیچد میں ایسی پیچد کا استعمال کر بن جبین تلخین کی قوت ہو جب انتہی کو پہنچے پیچد عنونی ایسی دواسے کر بن جو اوپر نہ کو رہوی اور طلاء اور یہ مناسب کر بن اور یہ ترکیب عضوی کے ورنہ میں انشاء اللہ تاملے بہت اسلم و صلابت مقاصل کا بیان کہی مفاسل میں صلابت ایسی عارض ہوتی ہے کہ اسکی ترکیب کو مشق کرتی ہے اور آبائی حرکت مفاسل میں پیدا نہیں ہو سکتی ہے اور جس باطل نہیں ہوتی اور کبھی یہ صلابت محسبانی ہوتی ہے اور کبھی بھی ہوتی ہے اور علاج سب کا وہی ہے جو سلمو ہو چکا مسامیر کا بیان سمار ایک گرہ گول اور سپیدا ایسی سپیدا ہوتی ہے جیسے کپل کے سر پر گرہ ہوتی ہے اور اکثر یہ گرہ جو خراش کے خواہ بعد سراجا ت کے پیدا ہوئی ہے خواہ خراشا کے علاج کرنے کے بعد سمار پیدا ہوتی ہے بعد از ان تمام قسم میں مسامیر کی کثرت ہوتی ہے اور اکثر اسکے حدود کا مقام پانوں اور پانوں کی انگلیاں اور اسانسل بدن ہے کہ چلنے پھرنے سے مانع ہوتے ہیں۔ واجب ہے کہ اسے چاک کر کے نکال لین خواہ باقر سے ترچی کر کے ریزن اور سرب کو جو ذنی ہو لکٹا تین اس مقام کے سمار میں جہاں اخراج ممکن ہو اور اکثر سمار کا جب علاج نہیں کرتے ہیں بطرف سرطان کے رجوع کرتا ہے سرطان کا بیان سرطان ورم سوداوی ہے اسکا قولہ اس سودا نے احتراق سے ہوتا ہے جو مادہ صفراوی کے احتراق سے پیدا ہوا جو اس مادہ کے احتراق سے جبین مادہ صفراوی ہلا ہوا ہو اور لکر احتراق عارض پیدا ہوا ہو اور فقط سودا سے عکری سے یعنی جو سودا اعلو ورم ہے۔ سقروس میں اور سرطان بن فرق کہ سرطان میں درد اور حرمت اور خرابی ہوتا ہے اور سب جلد بڑھتا جاتا ہے جو کثرت مادہ کے اور اتخاف بھی اس میں زیادہ ہوتا ہے اس لیے کہ اس مادہ میں جو شش اور غلیان زیادہ ہوتا ہے جو تازہ حیوت ہے۔ مادہ سرطانی منضصل ہو کر کسی عضو پر گرتا ہے۔ ایک مسرق سرطان ان اور سقروس میں یہ بھی ہے کہ سرطان سلجے گرد چند ریشہ اور رگین ایسی چھوڑتا ہے جیسے گنگنے کے پانوں میں اور یہ رگین وہی ہے جس میں سنج نہیں ہوتی تین جس طرح فلتونی میں پھیلی تین بلکہ سرطان کے پانوں خواہ رگین مائل ہر سو ڈالے اور کدوت اور سبزی ہوتی تین۔ کبھی سقروس اور سرطان میں یہ بھی مسرق ہوتا ہے کہ اکثر سرطان کا حدود بہت دانی ہوتا ہے اور ورم صلب یعنی سقروس کا حدود جو بہت متعال ہے کہ ورم عارض سے ہوتا ہے اور یہ سرطان

کے حار سے ہوتا ہے۔ اور سرطان میں جس باطل نہیں ہوتی اور تھیر و س ناس میں جس باطل ہوتی ہے اکثر عرض سرطان کا اسکا
 مختلف میں ہوتا ہے اور اس سے عورت میں یہ مرض کثرت ہوتا ہے اور اعضا سے عیب یہ میں ہی اکثر پیدا ہوتا ہے۔ اول طور اسکا
 خفی اور پوشیدہ ہوتا ہے اور جب ظہور سرطان کا ہوتا ہے پھر بڑی دستاوری واقع ہوتی ہے اور پہلے ورم سرطانی نکسا ہر جگہ ہوتا ہے
 سکے پتہ کے علامات نمودار ہوتے ہیں ابتدا میں ایک دانہ باج کے شکل کا چھوٹا اور سخت پیدا ہوتا ہے گول گول اور تیرہ گول آنکھ
 سیدھ حرارت بھی ہوتی ہے۔ بعض اوقات دم میں سرطان کے درد شدید ہوتی ہے اور بعض اقسام میں درد کم اور اس کا بسن اقسام کے تابع
 تھوچہ ہونے کا ہے۔ دوسری قسم میں حرارت کے لئے صفراوی خالص کے عارض ہوتی ہے اور بعض قسم سرطان کی ثابت دہی اور غرق
 نہیں ہوتی ہے اور کبھی انتقال قسم متفرج کا لظرف غیر متفرج کے ہوتا ہے اور کبھی علاج بذریعہ آہن کے سرطان میں تھوچہ پیدا کرتا ہے اور اسکا
 بائیں ہوتی اور سخت و بڑا استعمال ہدیہ کے پیدا ہوجاتی ہیں۔ اس ورم کا نام سرطان شاد و دوجہ سے رکھا گیا ہے اول یہ کہ عضلین اور
 دم کا تشبہ اور رنگ کرنا مثل شیش اور پیلے نے سرطان کے اس آکر سے ہونا ہے جسکے ذریعہ سے سرطان کو خشک کر دینا ہے
 شست اور جلال وغیرہ۔ یاد ہے تھیر ہدیہ کے اسکی صورت استدارت وغیرہ میں اور رنگ میں اور باؤن وغیرہ میں جو گرد اس ورم
 ہوتے ہیں مثل سرطان کے ہوتی ہے سرطان جو علاج کارگر اور جسکے فتنے کی امید اس ورم کی ابتدا میں ہو سکتی ہے اور جس سے
 سرطان سے کی روک اور ٹھہرا دینا اسکا جقدر ابتدا میں نمودار ہو کہ اس سے زیادہ بڑھنے نہ پائے خواہ متفرج نہ ہونے یا
 اور اکثر ایسے نمودار اگر ابتدا میں استعمال کیا میں شاید صحت بھی ہوجاتی ہے۔ مگر جب شکل ہو جائے تھیر امید صحت کی نہیں ہوتی اور اکثر
 سرطان کا باطن میں پوشیدہ ہوتا ہے اور بعض اسکے علاج میں درست تھیر ہدیہ کے قول بقدر اہم عمل کرین اسکے کہا ہے کہ ہرگز اسکی تحریک
 نہ کرنی چاہیے اسلئے کہ تحریک اسکی کرے گی تھیر ہلاک ہوگا اور اگر بحال خود اسے مجبور دینے اور کچھ علاج نہ کرین اکثر زیادہ
 سلامت جان میں صحت کی رہتی ہے خصوصاً اگر فذائے صفا کر کا استعمال کرنا ہے اور وہ غذا ایسی ہو کہ تھیر ہدیہ مرتب پیدا کرے اور وہ زیادہ
 بیضے جن مادہ میں نرمی حرارت کی ہو پیدا کرے اور وہ مادہ سالم آفات سے بھی ہو جسے باہر التھیر اور مکے متفرصتی اور نرمی ہتھیر شست
 وغیرہ اور اگر ایسے سرطان باطنی میں حرارت بھی ہو جنھیں مفرج طرح جایا جاتا ہے اسکا سکے وغیرہ نہ نکالا جوسہ اور سی طرح جو فذ بقول
 سرطان سے پھار ہوتی ہے حتی کہ توکاری کر دئی بھی فائدہ دیتی ہے۔ کبھی جو اس نے قسم کے سرطان ذائل مل سکے ہوتے ہیں کہ قطع کے
 جان میں نہ لگے اسکی طرح سے ممکن ہو کہ سرطان کی بنا اور جرم مشعلیہ اور کچھ اسکا اثر باقی نہ رہے اسکی تھیر ہدیہ کے جو سرطان
 ابتدا میں انفعال ہوا اسکو ایسی مسج قطع کرین کہ جو چیز میں گرد ورم کے از قسم خود اور حین دم بھی کٹ جائیں اور جن چیزوں
 سرطان وغیرہ کو نہ مادہ وغیرہ کی لٹی ہے اسکا بھی اثر اولت ان باقی نہ رہے اور کبھی ایسا نہ ہو کہ سرطان کا گرد و پیش کے عود ہونے
 سے ہو جائے اور بعد قطع کرنے کے خون کثیر اس سے جاری ہو کہ رہا سما باقی مادہ تھیر ہدیہ اس خون کے چھانے اور جس کا ٹھن سے پہلے
 تھیر ہدیہ کا پڑھنے اور جسکے ہوجا جو میداس قطع اور تھیر ہدیہ کے حقد قوت کے واسطے فذ سے جید کٹ اور کیفیت میں ہوتی ہے اسکا
 اور تقویت عضو کی کرنی چاہیے۔ اگرچہ کانا سرطان کا اکثر خسر اور شاد و ریادہ کرتا ہے اور کبھی بعد کاسٹ کے داغ کرنے کی حاجت ہوتی ہے
 اور مشیر داغ کرنے میں خطرہ عظیم ہوتا ہے جو وقت سرطان قریب اعضا سے نسیکے ہو۔ میں اسکا اصل نے حکایت کی ہے کہ ایک
 عیب نے ایک پستان جو متورم اور بوم سرطانی تھی جسے کاسٹ ذالی بعد کاسٹ کے دوسری پستان میں پھر ورم سرطانی پیدا ہوا

۱۱۱

گمان ہے کہ اسکا سبب زمین پر کہ بوجھ قطع کے دوسری پستان میں سرطان پیدا ہوا بلکہ دوسری پستان میں پہلے سے مادہ مطلق
 جمع ہونا جاتا تھا اور سبب تعلق اس مرض کا نورو اس پستان میں اسوقت ہوا جب تدریج قطع کی اس پستان میں کی گئی اور کبھی بچی کا
 ہونا ہی کہ مرض سرطان کا بوجھ انتقال کے ایک مقام سے دوسرے مقام میں پیدا ہونا چنانچہ ظہر احتمال پستان کے درم
 سرطان کا یہی ہی تدریج اسما کی درم سرطان میں یہ کہ چند مرتبہ چند دنوں تک متواتر سے دونوں کا فاصلہ دے کر چار شرت ال
 انہیوں ہزار مارا بلین کے اور مارا اس کے بلین خواہ بلوغ انہیوں ہزار انہیوں کے اور لوگ قوی مزاج میں لگنے واسطے ایا رت
 خرفی کا استعمال کریں بیان او ویہ موصیعیہ کا خاص درم سرطان پر لگانے والی داؤن سے چار قسم کے اغراض تعلق ہوتے
 ہیں ابطل سرطان کا اصل سے اور تھکی سالی اور اس غرض کا حاصل ہونا دشوار ہے۔ دوسری غرض یہ ہے کہ زیادہ بڑھنے سے
 تدریجی کہ شرح نمونے پائے جو تھے اگر شرح ہو گیا ہی اسکا علاج کرنا جس واسطے ابطل سرطان کا کیا جاسے چاہیے
 کہ اس میں قوت تکمیل کی بوجھ نسبت اس مادہ رومی کے جہاں بطل سرطان میں حاصل ہو گیا ہے اور قوت دفع کی بوجھ نسبت اس مادہ
 جو مستعد اور مادہ کی سرطان میں حاصل ہونے اور آتے پر اور تدریجی واجب ہے کہ ایسی دو امین قوت شدید متواتر اور تدریجی
 پیدا کرے اسلئے کہ قوی دو امین یعنی جن سرطان میں شرفساد زیادہ پیدا کرتی ہیں۔ اس وجہ سے واجب ہے کہ او ویہ لڑا
 جناب کرین اور تفری ای فائدہ کے او ویہ مدینہ منسو لکا اختیار کرنا اولیٰ ہے جیسے تو تیسرے منقول کہ اس میں روغٹ سے معلوم بھی
 جان میں جیسے روغن گل یا روغن خربری جس واسطے اوہ کہ روغن مطلوب ہو امین قوت قطع مادہ کی چاہیے اور فائدہ سے مرض خواہ عضو
 خاص کے غدا کی اصلاح بوجھ بیان بلا کے اور تقویت اسی عضو کی بزرگی اور او ویہ راہ کھ مشورہ کے اور استعمال مطلقا
 کے جیسے مطوح براہہ سنگ آہ اور براہہ جبرائیل یعنی جن حصے کو اور وغیرہ براہہ رکھتے ہیں جسے مان کہتے ہیں اسکا استعمال
 کرین خواہ کرمل کے روغن سے کت سنگ اور سرب کا کسی رطوبت کے ذریعے سے شمار روغن گل جو ادب کثیر وغیرہ کی یہ روغن جیسے
 یہ مثل کر کرمل وغیرہ پر بل چکا کر گرتے کے ذریعے سے پیدا کرتے ہیں اور اسکا استعمال کرین۔ البتہ انکو کہ بیکر نما کرنا بھی ضرورت
 درہ نافع ہے جس واسطے منع قلع مطلوب ہو اسکے واسطے وہی مطلقا مذکورہ کافی ہیں جو واسطے منع زیادتی مادہ
 مذکور ہوتے اور جن مطوح میں لزج نہ ہو وہ سب اس غرض کو پورا کرینگے اور بھی نافع ہونگے۔ خصوصاً اگر ایسے مطوح میں کرمل
 وغیرہ کا پھین اور کھنچ ہی ہیں داخل کیا جاسے اور اگر ان سب داؤن میں گل مخوم اور گل ارینی اور زیت نفتاق اور
 ہی عالم اور سپیدہ کاشتری حصہ ہر برگ کا جو لاج اسنبول ہیں فطری ہی داخل کرین یہ ترکیب بہت ہی جید ہے۔ بجز ان
 داؤن کے جو زیادہ نافع ہیں اور اسکا نفع جید ہی ہے کہ سرطان خربی نازہ کا مادہ لکھ میں خصوصاً اگر اس میں استیل ہی
 کرین زیادہ مفید ہوگا۔ جو سرطان متفرق ہو گیا ہو اسکا علاج عمدہ ہے کہ ہر وقت اسے پیاہر چرکتان آب غیب اضمحل
 ہو کر رکھا رہے اور جب خشک ہونے لگے ہر وہی بانی اسہر چکا تے رہیں خواہ آب فح ہیستے مندم اور گان اور سپیدہ
 فطری کہ لیکہ کہ ہم گل ارینی میں منقول دو درم ہم کو لگا کر کے اگر سرطان میں رطوبت ہو بطور ذرور کے استعمال کرین
 اور خشکی سرطان میں جو بطور ہم کے استعمال کرین روغن گل کی شکر سے لکھا ہم طیار کرین۔ کبھی خاک سرطان اور روغن
 کے قیر و ملی کا استعمال اس درم کو نافع ہوتا ہے اور جو دی کہ ہوزن یا زیادہ سرطان کے اعلیٰ ہی داخل کرین کبھی دو

تو یہ اور وقت سے استعمل اب فرزند اور ناب استعمل ہو کر نافع ہوتی ہے مستحکم جسم کو بزرگ سے یعنی مجربین کے مرتبہ اگر کبھی کبھی نفع نہ لے
 لے کر کچا ہون ایسا عمدہ دستیاب ہو اور کہ چہرہ شہتا دو سال کا سلطان اور اتنی مقدار عظیم کا جبکہ بان بمانہ سے خالی نہیں ہے فقط اسی مرتبہ
 کے ذریعے چھاپا ہوتا ہے اور اوقات اربعہ میں اسکا استعمال افعال اور آثار لائق اوقات اور جس کے کرتا ہے اور حسب ربات کردہ
 سے یہ دریافت ہو اگر اب اس ورم کی صحت میں کمی طلح کا ترہ و نہیں ہوتا اور لہر مدخلے مزدکرتہ اور ام ریگی اور نفاخت
 محض نکل گیا بیان یعنی اور ام ریگی بخار زم سے پیدا ہوتے ہیں اور وہ اور ام شہتا تیج اور تہ کم ست ام تیج کے پورے
 تین اور بیض اور ام سحر ریگی سے پیدا ہوتے ہیں اسکا نام نفخہ ہے اور اس میں بد اخفت اور چمک بھی ہوتی ہے اور کبھی اگر نفاخت
 ضرورت ان پر پڑے آواز بھی پیدا ہوتی ہے خصوصاً اگر نام جگر حقیقہ رتورم ہی سب پر صدر ہا خد کا نہ ہو پونچھے اور صفو تو روم
 میں کہ یہ قدر نفاخت اور خلا بھی ہو جیسے معرہ اور اسما اور درمائی جگہ ان جلیوں کی جو گرد ہڈیوں کے ہیں خواہ گرد جزی اور غسل کے
 پر غشا جلی ہے یہ سطح جو پردہ اور جلی گردہ اوتار کے ہے اور کبھی یہ ورم اندر نفاخت کے نتیجے میں ہوتا ہے کہ اس سے متعلقہ ہوا کے ذریعے
 پیدا ہوتی ہے اگر تا ہی اور بعد شترق اتصال کے ورم ہیچ میں آجاتا ہے خواہ جین میں پیدا ہو کر ان اعصاب سے متعلقہ کو پناہ
 شگافتہ کر دینا ہی ہیج کا قاعدہ ہے کہ باقی رہتی ہے اور ہوجہ گناہت کے مجتہد میں ہوجاتی ہے اور غلاظت ہیچ میں ہوجہ کشف
 اس عضو کے جونی ہوتے ہیچ محیط ہوتی ہے اور اس عضو کے ساتتہ بند ہوتے ہیں۔ کبھی کسی عضو میں جیسے
 ذرا نو وغیرہ ایک ورم سامعوس ہوتا ہے جب اسے چاک کرتے ہیں غلط ایک قسم کی سرج عمل جاتی ہے اور صبر و حذر اور باقی نہیں
 ہی علاج جو ورم دہمی شہتا تیج کے ہوا اسکا علاج مثل علاج تیج کے ہے اور نفخہ کا علاج یا محتاج شفا حاصل چاہا ہوتا ہے
 اور غسل اس نثر کا جو کبیلہ میں ہوجو ہے اور شہتا تیج سام اسکا موضع مذکور میں زمانہ دراز تک رہتا ہے کہ علاج کو چاہیے کہ چہر
 غایت لطیف ہونا کہ وہ وہ ہوجہ لطافت پسنے اجتناب سے کچھ ہونی خواہ ہوا اندر انزک سے اور کبھی حاجت وضع صحیح جسم یا شرط
 کی بھی ہوتی ہے اور یہ ضرورت پس نفخہ کی ہے۔ اور نفلہ او یہ ہوضیر کے روغن ہاے گرم مثل زیت لطیف الایسٹراک اسید
 سلاب اور کون اور بزور لطفہ مثل تخم کرنس اور امینون اور ناسخاہ و فہرہ کے طبیخ ہون اور درام عم مغلزہ ہی استعمال کرنی چاہیے
 خصوصاً اگر یہ ورم بھی اہتہ ہے و تریجین پیدا ہوجواہ اہتہ عسلیجین۔ لہذا زم ہی کہ چوک کہ بوزنی کی پیچہ میں رکھ کر ایک تابنا سیدہ
 ہتہ پر مقدار الین کہ اسکا قوام مثل گونہی ہی کے پیدا ہوا اور استعمال کریں۔ کبھی نمبر اور نوزد سے ورم طیار کر کے ہتھول
 کرتے ہیں ایک مرتبہ متعل مزاج بہت عمدہ ہے کہ جیکہ جسرہ بل سے ورم کی نسبت ہوا ہے۔ زوفانے شک میں ایک قیر علی
 ہر موسم اور در وقت سے بنائی ہوا ہر زوفانے سائیدہ کو پھر کین اور اسکا مرتبہ طیار کرن خواد لطون بنا میں سے ورم ریگی ہوجھو
 معضرت ہیگی کو ٹنگی اور کنگی کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے اور جب یہ اس ورم میں او یہ عمارہ اور جریج کے استعمال سے ہتھاب
 کرتے ہیں تاکہ عصابین وحشت ہوجان او یہ کے پیدا ہوا اور ذرا سترار یعنی ناگواری اور زبون عالی پیدا ہوا ہو لگا کر لینے ورم کا
 علاج ہر ذریعہ مملات کے کرن اس دو ذین مسکت و وج کبھی شہر یک کرنا پر ضرور ہے جیسے صیغ زیت ملاک صوف زوفانین ذبو کر
 استعمال کرن اور باوجود ورم کے کہ تھرتھرت بھی ہو رو ٹنگل میں صوف زوفان ذبو کر خواہ زوفانے زکو روغن گل میں
 مملول کر کے استعمال کرن اور یہ سب او یہ بیگرم گل سحرارت مستعمل کرنی چاہیے اور اتنی ہی زہو ہے بٹے کہ وہ او سرد ہوجا

۱۵

اس لیے کہ ہر وقت ایسے ورم کو منسوی اگر ایسے ورم میں ابتدا سے دردی عارض ہو موضح ورم پر درون متعلیٰ نون میں شکر
 بوج کی قوت ہی اور مادہ ابتدائی کو خش فساد اور باطن سے بھی کرتے ہیں جیسے روغن نغبتہ اور روغن گل میں کہ سیتھ در روغن نغبتہ
 ہی شربک ہو جب کہ سیتھ نغبتہ سپید اہو و این عملات زیادہ شربک کر دین جیسے نظرون اور سر کر کے بعد مارا مارا اسکے
 بعد مزاجم حملہ جیسے اوپر مذکور ہو چکے عرق مرئی کا بیان ہندی زبان میں اسکو نارو کہتے ہیں اسکے ابتدا بستر سے ہوتی ہے
 کہ بدن کے کسی مقام پر پہلے ایک واتہ سا پیدا ہو کر پھول جاتا ہے اسکے بعد آبلہ ہوتا ہے پھر ایک ٹوٹ کہ ایک وراخ پڑتا ہے اور
 سوراخ سے ایک چیز نرخی نائل بہ سیاہی مثل کر دقتا فو قتا جڑتی جاتی ہے اور کبھی وہی شکل کی شے کے شکر بھی ہوتی ہے جلد
 کے نیچے جیسے کوئی زندہ چیز حرکت کرے گو پاکیزہ کی حرکت کر رہا ہے اور شاید کہ نارو و حقیقت کیڑی پیدا ہوتا ہے تا اسکے
 بغل لپٹانے لگانے کا یہ کہ نارو ایک حیوان ہے جو بدن انسان میں پیدا ہوتا ہے اور بعض کا قول یہ ہے کہ لیت کا شہدہ ہے جو قیام
 ہو کر فیظ اور سخت ہو گیا ہے اس شہدہ نارو کے نکلنے کا مقام دو نون ساق پر دیکھا گیا ہے اور سینے دو نون ہاتھ اور بھلو متین
 ہی نکلنے ہوتے دیکھا ہے اور صیان کے بدن میں اکثر زمین پر نارو نکلتا ہے جب نارو کو اس قدر کھینچیں کہ پورا نہ نکلے اور ٹوٹ کر
 بجھا ہے بڑی مسیت پیدا ہوتی ہے اور وہ بھی زیادہ پیدا ہوتا ہے بلکہ اسکا کھینچنا دروپیدہ کرتا ہے گو ٹوٹ نہ جاے چاہا بنو بس
 کتا ہے کہ مجھ اب تک اسکی کوئی ماب صیح معلوم نہیں ہوئی اور نہ اسکی حقیقت پوری دریافت ہوئی اور نہ کوئی ایسی فتح چیز دریافت ہوئی
 کہ اس پر اعتماد کروں اور جو یہ کہ کجا بلیوس نے بھی نارو نکلنے ہوے انکو سے نہیں دیکھا میں کہت ہوں کہ سب
 نارو کے حدوث کا خون گرم اور ردی اور سوادنی خواہ نغم محرق غیر جید مع شدت میں مزاج کے ہوتا ہے اور کبھی بعض شہدوں
 کے پانی میں ایک خاصیت ایسی ہوتی ہے کہ نٹھے نارو پیدا ہوتا ہے اور اسی طرح بعض اشقام مقبول اور شرکار ہوں کے برائحت
 نارو پیدا کرتی ہیں اکثر جن شدتوں سے نارو پیدا ہوتا ہے وہ گرم خشک ہوتے ہیں اور حقیقتہً ماہہ مولدہ ہار دھا اور تہنہ
 ہوتا ہے اسقدر روئی شدت ہوتی ہے اور کبھی ایک ہی شخص کے بدن میں چالیس اور پچاس نارو مختلف ہیئتات پر پیدا ہوتے
 ہیں اور باہرہ مریش کو صحت ہو جاتی ہے اور اس مرض سے نجات پاتا ہے جو بدن مطلوب میں ان میں تولیہ نارو کا بہت کم ہوتا ہے
 اسی طرح جو لوگ استقام اور اغذیہ رطب کا استعمال کرتے ہیں خواہ جو لوگ استعمال شہدہ کا بہت دار سنا تب کہ نٹے ہے
 ان کے بدن میں بھی نارو کتر نکلتا ہے اور اکثر بار و مدینہ منورہ زاد ائمہ شرفیہ کے باشندوں کے بدن میں زیادہ نکلتا تھا
 اسی وجہ سے اسکا نام عرق مرئی منسوب بطن مریش کے رکھا گیا ہے اور بلاد خورستان وغیرہ میں بھی نارو نکلتا ہے اور بلاد
 مصر و خیرد و گرناد میں بھی پیدا ہوتا ہے مترجم کتا ہی ہندوستان میں زیادہ کثرت اس مرض کی برودہ گجرات اور کوہ
 آجودہ ہورنگ ماژو اثر و جرجولٹے سے بلادین کہ قرب سندر کے آباد ہیں وہاں کے لوگوں میں شی جانی و شین علاج اول تو
 نارو کے نکلنے سے حفاظت اور حرارت کی تدبیر کرنی چاہیے ان بلاد میں جہاں کثرت نکلتا ہے اور یہ عمر بھر مخصوص اسی ماب میں
 کہ نون لفت سب اور مادہ کی کچا دے مثلاً خون فاسد کا استفراغ بزرگہ بقید باسلیق یا صافن کے جلدن کی مضد مناسب ہو کر
 اور تریہ اور تصفیہ خون کا شربت بلبلہ زرد اور سیاہ سے اور سبب و نغبتون خواہ استعمال آب نقاب سے یا مخصوص اور مثلاً
 بلبلہ نعل کا ہر سنا اور شہدہ سے مرکب ہو گیا جانتے اور شرب بدن کی اغذیہ مرکب اور استعمال سے خواہ اور تریہ

جو تھماتا کہ تھمے میں متغیر مذکورہ جو کچھ ہیں انکا استعمال کریں۔ جب اثر نارو کا سہل پہل ظاہر ہو تو تیسرے حساب یہ ہے کہ اس عضو کی تھمات
تھمات سہرہ مرتبہ سے جیسے عمارت بارہ معدودہ صحنہ صندلین اور کارفور کے بعد تیسرے دن کے ایشا خاص موضع ماؤف ہرگز
ایک کوبی کہ تھمہ ازخرف ماہ ہر دو لین۔ بنو غلاہا ہے حیدرہ کے یہ غلاہا ہے صبر اور صندل اور کارفور اور مرد اور بڑے قطفو ناشر تین روز میں ہر کوبی کا
اگر ماؤف پت نہ چلے اور ماؤف خزاہ آہ تو دار جو ہونے لگے ایسے وقت اکثر نافع فلور اور زیادتی مرتضیٰ اور پیر نے والی مادہ کو بلطف و ستر
جس کے اور سو خجیف ایز او گلچینے کے یہ تھمیر ہوتی ہے کہ مریض نے روزی تین روز برابر ایک درہم مشرہ و باصرہ کو استعمال کرے خواہ ایک ہفتہ
درہم اور دو سکرہ روز پورا درہم اور تھمیر سے روزی ہر درہم استعمال کرے اور خاص مقام ہجیرہ کو غلاہا بھی کرے خواہ نارو کے کھجور کھجور
کے لعاب اور زوحیت کو ملائے اور اس طرح آہستہ آہستہ ظہور میں نارو کی تھمیر ہوگا اگر کارفور نارو اور نازک چلے آئے اس وقت تھمیر تھمیر
یہ کہ ایک تھمیر اور پھیر کرنے کے وہیل ہوا اور کسی جیسے ہر فرق اسے تھمیرا بازے اور بربانک عہر کے کہ تمام و کمال نازو اور
باہر چلے آئے اور وقت کردہ نچا سے سبت تھمیر تھمیر یہ کہ ایک کھرا خاص کا ایسی طرح سے لینا چاہیے کہ کسی کی وجہ ہر خاصا
کرتن اور وہی وزن اسکو اندر سے باہر کی طرف جذب کرنے میں کافی ہوگا اور باسانی جذب کر لے گا توٹ رستے کا احتمال اس میں تھمیر تھمیر
ہی اور باسانی چلے آئے میں نارو کے زیادہ کو کشش کرنی چاہیے۔ اس طرح ہر کوبیہ عضو ماؤف کی خجیف اور اسکا اٹھانہ کرنا تھمیر
نظول آب گرم کے اور لعاب تھمیرہ کے اور ادیان کے جو بارہ جون اور حرارت لطیف بھی انہیں ہو خواہ اور تھمیرات جو ازخرف
ہون کر لے تھمیر سے نارو کا ازخرف باسانی جو چلے کرنی چاہیے۔ کبھی ایسی تھمیراتے خروج نارو کا باسانی انہیں ہونا چاہیے
بھیض ایک ہوتی ہے کہ روغن خیزو خواہ روغن بنیق بلکہ روغن بان کی تلخ کرین اگر کسی ہر چھاہ وقت کا استعمال کرنا چاہیے یعنی اگر تھمیر
نیا دو دشواری نہ پید ہو کہ ہر چھ و غیرہ کھانے کی ضرورت ہو۔ اگر حدت ٹیب منتفی اسکا تھمیرہ چاک کر نیسے تمام و کمال نارو کا ازخرف
ہو چاہیگا اور کوئی اور مانع چاک کر نیسے تو بلا تھمیرہ چاک کرنا چاہیے اور چاک کر کے نارو کو کھانہ لڑا میں سا اور اگر ازخرف نارو کا تھمیر
جذب مذکور آسان ہو اور نہ چاک کرنے سے بھی پورا نکلا اسکا آسان نظر آئے اس وقت نارو کی تعین اور شلنے کی تھمیر ہر تھمیر
روغن روکے کرنی چاہیے جیسے اوپر مریض اور ام کے باہر میں تھمیرہ ہو چکے کہ تھمیرہ کے بعد تمام و کمال شل آئیگا۔ جیسے ٹیب تھمیر
کرنی چاہیے کہ استعمال دو بیجاہہ کا ہرگز کر کے اسے اسے اور یہ کمال کارا کٹر بلطف اکلے کے ہونا ہے۔ اگر اوہ میں تھمیر تھمیر
تھمیر ہاشم چاہت خلعت کے کریں اور تھمیر بلطف اور تھمیر اس طرح ملا کریں تمام و کمال شل آئیگا خصوصاً اگر ہجاب ہیشے تھمیر تھمیر
اور تھمیر چاک کرن اور ایک سلائی کو اسی مقام پر داخل کریں اور اٹھائیں جیسے اونچا کریں اور تھمیرہ شلے رازن اور رنگ کھانہ تھمیر تھمیر
تھمیر کہ اس طرح اگر تھمیر کرتے رہیں پورا نارو چل آئیگا۔ اگر ٹوٹ کر نارو اندر کی طرف رھجے اور پونڈہ ہو پھر مدون چاک کر کے
کوئی چارہ تھمیر چاک کر کے اسکا پنا جب لگ جائے اور ہر ازسرو اسکا تھمیر نظر آئے تھمیر وہی تھمیر کریں گے اور اس طرح تھمیر
اور موضع چاک شدہ کا علاج شل چلجہ ہر اجا سے کے کہا جائے فقط تھمیر امتیاز تھمیر کے بائین ماہیت جہادہ کا بیان
اور اسکے سبب کا جہادہ ایک مرتضیٰ روہی ہے کا جد و فث ہر وقت تھمیرہ ہر روز کے تمام دن میں ہونا ہے۔ یعنی مرہ سوہ و تمام
دن میں پھیل کر تمام اعضا اس کے مزاج کو فاسد کر دیتا ہے اور ماہیت اور شکل اعضا کی بھی بگڑ جاتی ہے اور تھمیر اسکا فساد اس قدر زیادہ
تھمیر ہوتا ہے کہ اعضا کا اتصال جو کہ سبب و تھمیر خاص ہر روز وہی ہلاک کر دیتا ہے تا ایک ہر تھمیر کے ہٹانے میں اور تھمیر تھمیر

جذام کی مختلف ایسی ذکویہ اسرار طام عام تمام بدن میں پیدا ہوا ہے یعنی کبھی متفرق ہوتا ہے اور کبھی تفریح منین بھی ہوتا ہے۔ کبھی جذام کی کوئی قسم ایسی ہوتی ہے کہ مجزوم زمانہ دراز تک زندہ رہتا ہے۔ سلسلہ سودا کبھی ایک ہی عضو خاص کی طرف وضع ہوتی ہے اس وقت قفا خواہ ہر فرد سراسر طام بحسب احوال مذکورہ بالا پیدا ہوتا ہے۔ اور اگر قفا مذکورہ تفریق ہوتی ہے تو اگلے پیدا ہوتا ہے اور اگر طرافت جلیس کے وضع ہونے سے برض پیدا ہوتا ہے خواہ ہنق اسود اور تو بالینی داد و فیروز پیدا ہوتا ہے۔ کبھی قفا سودا وہی تمام بدن میں منتشر ہوتی ہے اگر اس وقت غموش بھی اس غلطی میں پیدا ہوگی سودا ہی عارض ہوگی اور اگر منتشر ہو کر ٹھہر جائے اور منتشر نہ ہو جو ذمہ پیدا ہوگا۔ جذام کا سبب فاعلی جو مقدم مرض ہے ہر سو مزاج کبدا کا یعنی جگر کا مزاج مائل ہے حرارت اور بوسمت ہوتا ہے اور خون میں ترقیق پیدا ہو کر سودا بن جاتا ہے خواہ سبب فاعلی جو ذمہ تمام بدن کا سودا ہو تو ذن لکڑی سبب جذام کے ہوتے ہیں اس طرح جگر کے خون بسبب ان دونوں سو مزاج کے کثافت اور بردت پیدا کرتا ہے۔ سبب مادی جذام کا استعمال ایسے غذاؤں کا جو مولد سودا ہیں اور جن اغذیہ سے لطیم پیدا ہوتا ہے وہ بھی سبب حدوث جذام اس وقت ہوتی ہیں جب سردی اور سستی بعد استعمال ان اغذیہ کے پیدا ہوں اور حرارت ان میں عمل کر کے لطیف کی تخلیق کرے اور کیفیت باقی ماندہ کو سودا بنا دے۔ اسی طرح باوجود شکم بھر ہونے کے کھانے سے اجتناب نہ کرے اور بید حرکت ہو کر بھوش بھوش بھاٹھ کے کھاتا رہے۔ امثالاً اور خوش بجا بھی سبب مادی منام کی ہوتی ہے۔ اسباب معین اور حدوث جذام کے یہ ہیں کہ مسامات کا انسداد ہو جائے اور بوجہ انسداد مسام کے حرارت اور برسی اندرون جسم کے محقق ہوتی ہے اسی وجہ سے خون میں بردت پیدا ہو کر غلیظ ہوتا ہے خصوصاً اگر طحال یعنی مرض طحال کا بوجہ شدہ کے عارض ہوا ہو اور خاص طحال میں ضعف پیدا ہو کہ جذب سودا انجولی کر کے اور خون کا تغیر حلط سودا وی سے بھی طرح سے جو سکے خواہ قوت و اندھا حش میں ضعیف ہو اور اس درجہ ضعیف ہو کہ جو کچھ غلط سودا وی کو طحال نے جذب کر لیا ہے انکا دفع و دفعی مقصدہ اور رگ کی طرف روانہ کر سکے خواہ مسامات راہ اندفاع کے بند ہوں۔ کبھی ان سبب معینوں کی اعانت نساہد ہوا بھی کرتا ہے اور عجز دین کے تریب اور متصل رہنا اور ان سے افتتاط کرنا بھی معین ہوتا ہے ایسیلے کہ یہ مرض بھی نچلا امر اض منولہ کے ہے اور کبھی بوجہ درائش اور خرابی مزاج نطفہ کے جس سے مولود پیدا ہوا ہے خواہ بوجہ نساہد اس رحم کے جمان اس نطفہ نے نساہد یا باقی بھی جذام پیدا ہوتا ہے اور وہ فساد اس رحم کا ہے کہ مثلاً انعقاد نطفہ کا یا م حیض بن ہو جس وقت حرارت ہوا فتلی کی رسالت کے مجراہ ہی ہو جائے مثلاً غذا انڈر قسم چھلی اور گوشت بریان اور خشک کے خواہ اور کھوم فیظ یا گوشت چمکا ہو خواہ سودا سے غذا اختیار کی ہو لائق ہی ہے کہ جذام پیدا ہو گا جس طرح کہ اسکندر ربیع میں چونکہ اجتناب سے زیادہ ہوا ہے چھلیم بھی زیادہ پیدا ہوتا ہے۔ غلط سودا وی جب خون سے ختی ہے اگر تھوڑی سے ہوے زیادہ سودا پیدا کرتی ہے ایسیلے کہ خون میں سے کٹنے سے دو وجہ سے غلامت پیدا ہوتی ہے اول تو جو ہر حلط سودا وی کا فیظ ہے دوسری تو تجمید کی اس غلطی میں جو ہر بردت مزاج کے ہے اور جب خون کی تغلیظ ہوتی ہے اسکی رطوبت کم ہو جاتی ہے پھر حرارت بدنی سے اس خون کی تخفیف باسانی ہو سکتی ہے۔ کبھی مجزومین کے خون کی غلامت اس قدر بڑھ جاتی ہے کہ اگر فصد انکی کھولی جائے تو کبھی بوش ایک شمشل زیت اور بالو کے سیاہ سیاہ گلیٹی ہے جو ذمہ تمام کو دارالاسد بھی کہتے ہیں وجہ اسکی بعض اطباء یہ بیان کرتے ہیں کہ اکثر یہ مرض شیر کے عارض ہوتا ہے معین کا۔ نول کہ چونکہ مجزوم کا پھر وہ اول درگاہ مثل شیر کے حصے کے ہوا ہے

کھانا

سودہ چہرے کا ماشا۔ سمنہ اسد کے ہونا ہے اس سے دار الاسد کہتے ہیں اور بعض لوگ یہ سبب میان کرتے ہیں کہ چترنگک مجزوم کو جو شخص پکڑے اسیر شش شیر درندہ کے حملہ آور ہوتا ہے اس وجہ سے اسکا نام دار الاسد رکھا ہے۔ اگر جزام مرض صغیر اور نفعیت ہو علاج دشواری اور قوی جزام کا علاج نظر قواعد معارف طبیہ کے ممکن نہیں ہے۔ جب یہ مرض شروع اور رناتہ ابتدا میں ہو اس وقت زیادہ قبول علاج اور تہیر کرنا ہے اور بعد رسوخ کے بہرگز قابل علاج نہیں رہتا ہے۔ جو قسم جزام کی سودا سے معروسی سے پیدا ہو اس میں بیجان اور اذیت زیادہ اور اعراض اسکے نہایت سخت اور سوزش میں قدرت اور تقرح بہت پیدا ہوتا ہے لیکن علاج کے قابل ہوتا ہے۔ اور جس جزام کا مادہ سودا سے نقل خون ہے وہ نہایت اسلم اور اسکے اعراض میں سکون زیادہ ہوتا ہے اور تقرح نہیں ہوتا ہے جو قسم جزام کی سودا سے مجزوم سے پیدا ہو مشابہ سودا سے نقل خون کے اعراض میں ہوتی ہے لیکن قبول علاج و تہیر میں کرتی ہے۔ اس مرض کا خاصہ ہے کہ ہمیشہ اعصاب کے مزاج کو فاسد کرنا ہوتا ہے اسلئے کہ اس مرض کی کیفیت یعنی سردت اور بیہوشی خلاف کیفیت ماہ الحیوۃ یعنی روح کے ہے کہ وہ فارغ ہے ہر تا ایک جب اس مادہ کا اثر اعصاب سے ریشہ تک پہنچتا ہے ہلاکت واقع ہوتی ہے۔ جزام کی ابتدا اطراف اور اعصاب سے نرم سے ہوتی ہے کہ اس مقام کے بالی براگندہ ہو کہ بالوں کا اور ان مقامات کا رنگ سفید ہو جاتا ہے اور بیشتر نوبت تقرح کی بھی ہوتی ہے۔ پھر تھوڑا تھوڑا تمام بدن میں پھیلتا اور اثر کرنا ہے۔ یہ بیان تک کہ اگرچہ اول تولد اس مادہ کا افسانہ میں ہو جب بھی اول اثر اسکا اطراف ہی میں ظاہر ہوتا ہے کہ چونکہ اطراف زیادہ ضعیف ہیں اور مادہ کے اثر قبول کرنے پر زیادہ مستعد ہیں بلکہ مجزوم اکثر مہر جانا ہے اور اثر مرض کا افسانہ کس موٹے بھی نہیں پاتا یعنی باوجودیکہ کثرت مرض اور زیادتی کا درجہ بیان تک ہوتا ہے اور پھر افسانہ محفوظ ہوتے ہیں اور اسی طرح اعصاب سے بھی سالم ہوتے ہیں مگر اطراف سب خواہ اکثر ماؤن ہوتے ہیں اور موت ایسے مریض کی کوج جزام اور سوزش کے واقع ہوتی ہے۔ اور چونکہ سرطان ایک معنوی نام ہے جزام کو کہتے ہیں اور جس معنوی سرطان پیدا ہو اسکی سختی اور اسکا مود حالات اصلی پر مترب نہیں ہوتا پھر جزام کہ سرطان عام ہے اور تمام بدن کو فاسد کر دیتا ہے اس سے نجات کی امید کیوں کر ہوگی۔ ہاں اتنا فرق ضرور ہے کہ جزام میں ایک ہی چیز تمام بدن میں ہوتی ہے یعنی مرض ظاہر ہوتا ہے اگر استعمال علاج قوی کا کریں اشتعال وقع مرض میں ہوگا اور جو اعصاب سے ساذہ ہیں یعنی سودا و سی غلط سے سالم ہیں ان میں بار نہ ڈالیں گے اور سرطان میں یہ بات نہیں ہوتی ہے ہلاکات جزام ہوتا ہے رنگ کی سرفرمی نائل ہے سیاہی ابتدا کرتی ہے۔ اور آنکھوں میں تیرگی نائل ہے سرفرمی پیدا ہوتی ہے۔ سانس میں تنگی آواز ڈھکی جاتی ہے اسلئے کہ یہ اور تصدیق یہ کہ ایدا ہوتی ہے۔ اور چھینکین زیادہ آتی ہیں۔ آواز میں فتنہ پیدا ہوتا ہے جسے عوام لوگ ماک میں بولنا کہتے ہیں۔ اور بیشتر ناک میں سدہ پڑ جاتا ہے اور خشم یعنی نقدان قوت نشاء پیدا ہوتا ہے اور رناتہ میں کمی کا نوبت یعنی بارنگی پیدا ہوتی ہے۔ سینہ اور چہرے کے اطراف میں پسینا زیادہ لگتا ہے۔ بوسے بدن خصوصاً پسینا اور سانس کی بوسہ سنن یہی مرہو ہوتی ہے۔ اور جو اخلاق اور مادات اعراض غلط سودا و سی کے ہیں سب نمودار ہوتے ہیں مثلاً نیت فاسد اور عقیدے کی کدکشی۔ سوئے وقت بکثرت ایسے غریب دیکھا ہے جو سودا و سی مادہ پر دلیل ہوں اور سوئے وقت لے ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے تمام بدن پر بار غلیظ ہوا ہے اسکے بالوں میں انتشار شروع ہوتا ہے اور سیدھے ہو جاتے ہیں خصوصاً جو بال

چہرے پر ہونے میں خواہ چہرے سے لے کر وجہ بال ہیں کہ وہ سیدھے ضرور ہو جاتے ہیں اور کبھی بالوں کی بڑھان میں لٹکات پیدا ہوتا ہے اور ناعن پھٹت ہلکتے ہیں صورت بڑی اور رخسار بوجانی ہے اور چہرہ بوجہ بھر بھری اور صبح کے بوجنا اور بھیا نکب بوجنا ہے اور رنگ سیاہ ہونے لگتا ہے اور تمام معاصر ہونی کے خون میں ابجد پیدا ہوتا ہے اور بدن پر کھوی کھری (چھ صورت میں شبلیہ اس جوان کے ہونے سے بوجانی زبان میں طاغوس کہتے ہیں) پیدا ہوتی ہیں دونوں ہونٹھ ہونٹھ اور سیاہ ہو جاتے ہیں شبق نفس کی استقدر ہوتی ہے کہ ذمت مسر النفس کی ہونے لگتی ہے اور بہر جو ایک دمہ کی کم نفس میں نمودار ہوتی ہے اور آواز ہلکا ہوجاتی ہے اس کے بعد برہنہ فرسے پیدا ہوتے ہیں۔ اگر جذام ساکن ٹھوٹھنی مادہ جذام کا متحرک ہو تو ناک کا فخر و ت سرفٹے لگتا ہے اور اسی طرح جو خفروت اطراف اور جوڑوں پر واقع ہیں ان میں بھی ناکل پیدا ہوتا ہے اور صدر بڑھتی یعنی رطوبت پر ہونے لگتی ہے اور آواز ہست اور ٹھنی ہو جاتی ہے اور تمام بدن میں کوئی بال باقی نہیں رہتا جو کہ نہ جاسے اور رنگ ہست ہی سیاہ ہو جاتا ہے۔ مہن مجذوم کی شعیف ہوتی ہے اسلئے کہ قوت میں اس کے ضعف پیدا ہوتا ہے اور حاجت ترویج کی ہوجے بروہت مرض کے کتر ہے اسی ہست سے ہلی ہوتی ہے اگر کوئی اثر ضرور ہوتا ہے اسی واسطے کہ جب مسرفت اور ستم تو اثر کا ہونا ضرور ہے جیسا کہ فحکلیات میں ثابت ہوجا ہے علیل ج و واجب ہے کہ جذام کے مرض میں سادرت اور ہلری استفرغ مواد کی کرن اور تخفیف عام اثنا جلد کر ڈالیں کہ مرض کا استقرار نہ ہونے پائے اگر دریافت ہو کہ بدن میں خون فاسد کی کثرت ہے بہت بد نفسد کرنی چاہیے اور خوب گہری نفسد کر کے اخراج اس خون کا کرن اگر جہہ دونوں ہاتھ کی نفسد کیوں نہو اور اگر یہ بات نہیں کثرت خون فاسد کی دریافت نہو چہرہ نفسد کر کرنی چاہیے اسلئے کہ نفسد بڑی رنگو لگی اکثر مجذوم کو زیادہ نفسد ہوتی ہے اور اسکی مسرفت بہ نسبت شفعیت کے زیادہ ہوتی ہے لیکن ایسے مرض میں نفسد کی اجازت متفرق اوقات میں دینی چاہیے کہ چھوٹے گون کی نفسد کھولی جاسے جیسے عرق جبہ اور دو اوجین اور ناک کی رگ و قیرہ اور بڑی رگون کی نفسد کر کے میں خون مسرفت کا ہو اور خون سودا دی بار و ظاہر بدن میں دریافت ہو کہ یہ نفسد بہ نسبت مجامست کے زیادہ مانع ہوگی ہی طرح چونکہ لگنے سے بھی زیادہ مانع ہے۔ لیکن اکثر اوقات تو ایسا ہی ہوتا ہے کہ اس مرض میں نفسد کی ضرورت زیادہ ہوتی ہے ایک یہ بھی ضرورت نفسد کی ہے کہ شبق نفس خواہ مسر نفس کو نفسد زیادہ مفید ہے اور کبھی دو اوج کی نفسد کی بھی ضرورت ہوتی ہے جب کہ کتہہ الصوت کی شدت ہو اور خوف اسکا ہو کہ اشتقاق پیدا ہو جاسے۔ جب مجذوم کی نفسد کھل جاسے پھر اسے ایک ہفتہ تک راحت دینی چاہیے بعد ازاں استفرغ و دوسرے قسم کا کرن اور مسہلات میں ایارج کو فادیا اور ایارج تخم فضل کو اختیار کرن اور ان مطلوبات اور جو بے سے استفرغ کرن جو امتیون اور اسلو خود سبغان بیلہ سیاہ بیلہ کالی خرق سیاہ لاجور و جرجرائی ہے مرکب ہون اور اگر تخم فضل اور ستونیان کو ان اجزائے تیارہ مرکب کرن کہہ نظر نہیں خصوصاً اگر خلتا مسرفی بھی میراہ خلتا سودا نو ضرور ہے کہ اجزائے مذکورہ بالا ہر صہ اور قشار کھار کو امانہ کرن اور بادریطوس ان بیماریوں کے واسطے بہت عمدہ ہے اور ایارج شیعہ خصوصاً اگر ستونیان سے اسکی تقویت کرن میں مجذوم کا عمدہ سہیل ہے خصوصاً اگر کسی قدر خرق بھی داخل کرن تو لہو جیڑی کو شربت کرن سگری کی نعل میں واجب ہے کہ ادبہ میں جنیف کا کھانا مارے اور بطن میں کوئی دوائی الاثر نہ دالیں تاکہ مادہ کو ٹوران اور جوش میں لے آید اور بعد اسکے تعیل میں خلتا کے اسی طرح اخراج خلتا کے واسطے الی دوائی تیار کرن

جو ڈون خلد کا پیدا کر کے مطبوخ مجزومین کو دسے بلبل زرد بلبل سیاہ مکر دس درجم ناخواہ پانچ درجم ہیرا سنگ نفسہ درجم ہیرا
 شہ بر آوردہ نصف درجم شہ امبرق پانی بن جوش دین اور جب نمک باقی رہ جائے توڑ کے صاف کرین اور انچودہ ہر شہ صاف
 داخل کر کے استعمال کرین۔ ہر نیم چھ روز کو می ترسخ و درغن زردگی کرنی چاہیے اور بعد ایش کے دھوپ بن شیخہ تاکسین کچل غلغلاہ
 شہر قدم تھے در دہنہ بائیں ایلٹے پلٹے اور ہیٹ اور شہ کے پھل لیتے اور روئی شہ کے ساتھ کھائے در و اور باو ایجی مکر جو موی ساتھ
 روئی پانی چاہیے اور ہر دو رنج حد پر درکار ہر چہ لوگون کامرین مستحکم نہیں ہوا ہی نقطہ ایک ہی استسراش انکو کافی نہیں ہر مکر
 ایسا جو تاہم کر ایک مہینے میں دو مرتبہ خواہ ہر مہینے میں ایک ہی مرتبہ استسراش کی ضرورت ہوتی ہے جیسا استا برہ حال مرطین
 کی حکم کرے اور استسراش زرد اور یہ معتدل کے کرنا چاہیے۔ کبھی ایسی ایک دو امبر روڑا نکالتے ہیں کہ ایک دست خواہ دو ہر نکالنا
 آتایا کرین وہ دو اس قسم کی ہر کھالیں دن تک مقدار شربت میں کم کر کے دیکھائی ہے اور یہی اوہو سپاہیہ جو امبر مکر جو کھالیں
 میں سے کوئی نہ کوئی دو اس کام کے واسطے تجویز کیجاتی ہے۔ جو دو اور زیادہ تو می ہے جیسے خرین و حلیہ خونہ و دسہ ترقوی
 بقدر اکثر اسکا استعمال سال بھر میں ایک مرتبہ فصل ربیع میں اور دوبارہ فصل خریف خواہ اس سے بھی زیادہ اور دو ایک مرتبہ
 استعمال کرتے ہیں۔ مجزوم کے دماغ کا متعیر بھی بزرگہ ان خرفون کے جو امراض سر کے 'بواب میں مکر جو پیکے میں ضرور
 ہے اسی طرح جو صوط امراض سر کے ابواب میں مکر جو پیکے میں اکٹا بھی استعمال کرنا چاہیے لیکن یہ صوط و انفضل میں ان میں
 ہر شہ کدایک درجم منسارہ پنکشت تین قواطل پانچین جوش دین تاکہ سب پانی حل جائے اور کسی طرف انکے تین بیجاقت کھین اور
 جب تک کافی جو دونوں تخنوں میں ناس لیا کرین اور جب بکثرت ایسی ناس کا استعمال ہو چکے جسے خشکی پیدا ہوتی ہے کو کوئی صوط
 مرطب ایسا استعمال کرین جو صوط سانی کی تبدیل کرے۔ یہ بھی واجب ہے کہ مجزومین استعمال سے ایسی دوا کی جو بھنٹ
 اور جلی رطوبت خریزی جو بارزین اور رعب اور قمر سے بھی آتا پھانا چاہیے سا اور ایک جوں سے دوری جو کو طرح جو نافع اثر
 ہوا سے اول کے ہر کو ہر نا چاہیے اور ہر ایک متعیر کے بعد اوبان کا استعمال شہرا کرنا چاہیے جیسے درغن بادام ہر اوہ و شتاب مکر لیکن یہ
 اس وقت درکار ہے کہ ہر مرتبہ تعیر ہو چکا ہو اور دس کے پیدا ہوا ہے کہ قوت ہر اور ہر صبح کو بعد نفاسے حاجت اور دفع نفوران سے
 ریاضت اسے گرائی جائے اور اوڑا زہلند سے ہر عطا خواہ کوئی اور مشق آواز کی کرنا اور جنین ضرور ہے اور اوڑا زہلند کراسی پر ٹھہرنا
 رہنا چاہیے اور کو ہرمانگی شش کرین اور کشتی لڑین اور بعد ششیشے کے ایش اور دلک انکے ہر نکا کیا جائے جب پھینا نکا
 ہو چھہ دالین انکے مہر کہ جنوں میں اوبان معتدل سے تہرین کرین اور ہارون میں اوبان مرطب سے اور اکثر اوقات مقرباٹ و ہر
 ہر استعمال مناسب ہے ایسے کہ اوبان میں انکو متواتر کی حاجت زیادہ ہوتی ہے جیسے بلبل اور ناز و ہر اوہ سر کے کھانہ و ہر شہر شریخ ہر
 کے ہر اوہ سے دو دھکے مناسب ہوتی ہے اور ماسی واسطے جب میں زیادہ ہرہ جائے اسی کا صوط بھی کرنا چاہا تاہم اگر
 سنی کا ہر ہر انی چاہیے۔ ہر ہر ہے کہ پہلے استسراش کرین اسکے بعد ترسخ کیجیے جب استسراش کرین اسکے بعد ترسخ و دین
 اس اور درغن مصطکی اور درغن قلع گرم یعنی شگوفہ انکور سے اور درغن و ارشیشمان اور درغن قسط سے اطراف ہر کرنا چاہیے
 اسکے بعد مصلیٰ کو چاہیے کہ آدھے گھنٹے تک انھیں رامت دے اور پھر زردیہ ہر و فیرہ کے ہر کر کے بعد اوبان کسی قدر آستین
 پائے اور اکثر اسکے ہر کی ترسخ میں حاجت لطاف کے جنہن نظر و ان اور کبر جت ہوتی ہے اور حب انفار اور

اور تشریح جو کچھ کہتا ہے اسکے ذمہ خواہ آدمی وغیرہ کے کھاتے پر ہر بلکہ رانی اور صغیر اور رطل اور دار رطل عاقر قرقص اور حردول اور صبر اور فوسخ کے ہوتی ہے اور انہیں ادویہ سے نفاذ کرنے کی اجازت ان لوگوں کو ان کے ہرن کے ادا حال پر دینے چاہیے۔ بلکہ بیشتر اصحاب فریون تک کی ہوتی ہے اور یہ تو ہیرا سو ف کرئی جیسے جب مکھن اسیے استعمال کر لیا جائے تاکہ ان کے نقر کی تحلیل ہو اور پسینا ان کے ہرن سے برآمد ہو سیکے کہ پسینا مجزوم کے ہرن سے نکھنا نامہ جیدہہ مجزوم کے علاج میں کبھی ان کے ہرن کی ترویج کر پادہ پسینا اور تارمان یعنی نقر خان سے صحیح کجاتی ہے در کبھی ایسی ادویہ سے تریخ ان کے ہرن کی تیز و خوب میں ضرور ہوتی ہے بہت عمدہ ان کے عام میں نمانے کے واسطے وہ پانی ہے جس میں حلیہ اور صابون سپید کو جو ش دبا ہو مجزوم پر دیا جب کہ کھانچ پر ہیرا کر کے جو دوا میں ان کے پینے کے لائق ہیں سب سے بڑھکر تریاق ماریوق ہے جو بشرکت سانپ کی پوست کے طیار ہو دینے اور نقر خان اور تریاق اربعہ اور دیگر ادویہ چنانچہ اسکا میان آگے ہم کر لینگے اور کبھی انہیں ادویہ سے صوف بھی کرتے ہیں اور تھنا اقرص افامی بھی استعمال کرتے ہیں بوزن ایک شقال کے ایک اوقیہ شراب میں جو غلیظ ہو خواہ انہیں اقرص کو ملا کر استعمال کرتے ہیں اور اقرص مفضل بھی مفید ہیں۔ یہ بھی چنانچہ ضرور ہے کہ سانپ کو گشت خواہ چرمین قوت اور شرایینے گوشت کا جو بہت عمدہ دوا ہے مجزوم کے واسطے مگر مناسب نہیں ہے کہ سانپ زمین شورہ مارا ہو خواہ ریگستان میں یا ناکا یا زمین نرم خواہ کنارہ دریا کا ہو کہ ان مقامات کے سانپ میں زہر کم ہوتا ہے اور منقبت بھی کم ہوتی ہے اور نایا سانپ زہر دار ہو کہ جس سے ضرر بیاں پیدا کرنے کا خواہ ہلاک کر ڈالنے کا بہت منظور ہو جیسے اکثر اقسام سانپ کے مشہور ہیں جو نرٹے ٹیکرے پر ہوتے ہیں نمونہ باندن نمور ہا بلکہ ساڑھی سانپ حضور صا سپید رنگ کو اختیار کرنا چاہیے اور سرد و زم اسکی ساتھ ہی کات کر ملا حظہ کریں اگر سیلان خون کا بکثرت ہو اور دیر تک تڑپتا رہے وہی مطلوب ہے ورنہ اسے ترک کریں اور جس میں بہت نہ پانی جائے اسکو اختیار نہ کریں کہ موافق اس مرض کے وہی سانپ ہے جو سرد و زم کاتنے کے بعد دیر تک تڑپے اور خون ان کے ہرن سے بکثرت جاری ہو پھر بعد ازاں کہ اسکا تڑپنا بر طرف ہو لائیش سے پاک کر کے اسی طرح سختہ کریں جیسا ہم آگے بیان کریں گے اور پختہ کر کے خود گوشت کو اور شور یا بھی کھلانا چاہیے۔ جس شراب میں سانپ مر جائے خواہ چھو نہ پیدا ہو اسکے استعمال سے ایک قوم نے محض برآہ اتفاق خواہ بنظر قصد ہلاک کے مجزوم کو ہلاک کر دیا کہ وہ مر جائے اور اسکے گرد سے راحت ملے مگر پختہ ہر ضد سے مزوں مجزوم کو شفا سے عاجل حاصل ہوئی خواہ یہ شراب حکم عالم کے واسطے پیدا کرنے میں کھفاجات کے ہلاقی تھی یا اس سانپ کو فقط برآہ اطاعت کسی خواب اور رویا کے کھلا یا تھا۔ ایک افامی کا بھی بہت مفید ہے مجزوم کو اور شور یا افامی کے ساتھ کئی بہ تدبیر ہے کہ سانپ کا سرد و زم کات کر صاف کر کے اندرونی لائیش سے کرات اور شہت اور محض اور تمور سے تک کی شرکت کر کے ہلاک میں بہت سے پانی میں تاکہ ہر اہو جائے اسکے بعد پڑیان اور پسینا ان میں ہرن کو الگ کریں اور گوشت تپنے دین سے گوشت کھلائیں اسکے اور شور یا ہلاک دین اس طرح سے کہ میدہ کے روئی کا کھرا کھلا کر تمور یا شور یا ہلاک میں خواہ ایک گرا روئی کا کھرا کر پی جائے کہ کبھی مرہا سانپ کے کبوتر بچے بھی پختہ کرتے ہیں تاکہ خوش ذائقہ ہو جائے۔ اس کا نفع بھی ابتدا میں کچھ بھی ظاہر نہیں ہوتا اور تمور سے دونوں بعد دفعہ اسکا مائدہ بخوبی ظاہر ہوتا ہے۔ اور کبھی مہمت اور مافیت مریض سے پختہ چند روزتہ وال مفضل مریض کا ہو جاتا ہے۔ علامت ظہور ناکا

اس مرض میں ابتدا سبب مذکور کے اور نیز علامت پہنچتی اس وقت کی جب اس سماج کو بوجہ استغنا کے کریں ہے کہ مجذوم کا بدن
 چھوٹنے لگے پھر اکثر ایسا ہوتا ہے کہ بعد امتناع کے عقل اسکی نائل ہو جاتی ہے اس کے بعد پوست بدن کے گہر برنی ہے پھر اچھا ہوتا ہے
 اگر مجذوم کو سدر لینے زوال عقل نمودار نہ بدن اسکا بھول جاسے مگر بھی تو ہر کرنی چاہیے جب تک اثر مذکور میرا ہو گیا
 را طبائے مجذوم کے علاج میں ایکسٹ بھی دوایاں کی ہے کہ سود ساختھ لینے کا لاجوبہ نہیں ڈال چکا ہو کویج کر کے دفن کریں
 یہاں تک کہ اس میں کیرے پڑ جائیں اور کیروں سمیت نکال کر خشک کریں اور جسکو جزام باقراط عارض ہوا ہے
 دن ہر دو تریوزن ایکسٹ درجیم کے کھلائیں اسکے اوپر شراب مسل بلائیں جس چیز میں قوت سائب کی ہے اسکی انش بھی
 مجذوم کے بر مفید ہے جیسے اگر دغن زیت میں سائب کو پستہ کر کے انش کریں اس طرح کی یہ بھی دوا ہے۔ کالاسائب چھینچل
 ڈال چکا ہے تیسے لیکر ایک دیک بن رکھیں اور پڑنا سر کا ٹھکانہ اور فیروہانی ایک اوتیہ شیطیح تر دناڑہ جج لوف لینے اور وہی کا سود
 اوتیہ داخل کر کے انش نرم میں پستہ کریں تا ایک سائب خوب مہا ہو جائے بعد ازاں اسکی برنی اور پسلی نکال کر بدن کے بال تڑوا کر
 ماش کریں اور آٹھ دن تک تھپی تہر کر تہ رہیں یہ امر تہرہ بن آچکا ہے کہ اسکا دوا انفودہ کے استعمال سے مجذوم کے بدن کی کھال
 گری جاتی ہے اور حوا سدیونی ہے اور اسکے بدلے جلد اور گوشت میج میرا ہوتا ہے ملا وہ ہے کہ تہر تہج جسم مجذوم کی اور وہ مرطوبہ
 استعمال سے جس میں حرارت باقتدال ہو بعض اوقات بن جسے پس زیادہ ہو بہت مفید ہے اسی طرح ان ادویہ سے سوط
 کرنا بھی روغن ہمشہ کر نس میں تھرا سا روغن تھریکا داخل کریں۔ التناہر لی درمرہ جانور کوئی اور چربی گد سیاہ اور سپید کی اور
 چربی ٹیورہ کی اور اسی طرح روغن قسط اور اور اشیشخان اور روغن ہوسن کی ماش بعد تھقیہ کے اطراف کے ضرور کھینچانی ہے اور
 قبل تھقیہ کے ہر گھر خریش جانر نہیں ہے ورنہ انفراد مسام پیدا کر کے مضر ہوگی۔ مشردہات جیدہ میں سے ہزار جلی اور دولے مہا
 دودھ کے ذریعہ سے بھی علاج اس مرض کا بہت عمدہ علاج ہے خصوصاً صاحب فیتق کے نفس یا مسر نفس خواہ بجز الصوت
 پیدا ہو اور جو زمانہ فترت اور آرام وہی کا دوا استعمال کے درمیان میں ہوتا ہے اسوقت بھی دودھ کا استعمال مناسب ہے
 لیکن دوا جب ہے کہ دودھ کا استعمال دوشنے کے بعد فوراً کریں کہ ابھی اسکی گرمی باقی ہو چھینچکا دودھ زیادہ مفید ہے اور اسی قدر
 پلانا چاہیے کہ ہنسی ہو جائے اور اگر تھاسی ہر اکٹھا کریں بشر لیکہ یہ بات نکلن بھی ہو سکتی ضرور اور ادویہ کے ترک سے ہر مذہب
 وہ بھی جائز ہے اور اگر ملانا دوسری چیز کا ضرور ہے اور بے آمیزش کے چارہ نہ ہو اسے جہر تھقی لینے صاف اور پاکیزہ روٹی کے کھنڈ
 ارکان اور کوئی چیز نہ داخل کریں خواہ شور یا گوشت حلالان وغیرہ کا لائین جو آئینہ ہم میان کر کے۔ اور جب سانس کسی قدر
 درست ہو شنگے لائین ہے کہ دودھ کو ترک کریں اور ایسے حرین اور تیزیزین استعمال میں لائیں کہ تھہا ہا کر کے لفظ انھیں تک
 صحت سے تاکہ کسی اور تھقی کی ضرورت نمودار واستفراغ ان چیزوں سے کہ لائین جو اوپر مذکور ہو چکی ہیں پھر دوبارہ اگر تھقت
 ہو دودھ کا استعمال پھر کریں اسی حد تک چھینچا ہے اور واجب ہے کہ یہ تھہر سال بھر میں چند مرتبہ کریں
 ۔ جن بیماروں کا مرض مستحکم ہو چکا ہے انکی قصد کرنی کچھ ضرور نہیں ہے اور نہ انھیں مسہلات تو یہ دینے کی ضرورت ہے۔
 اسلئے کہ مقصود انکے معالج میں کچھ ازالہ مرض نہیں ہے اور چونکہ انکے فتول میں حرکت پیدا ہوتی ہے اور ان فتول کا ہنسا
 بدن سے نہیں ہوتا اور نہ اسکا اخراج ممکن ہے فقط تھقی انکے نمودار کی اسدا سٹھ کیا ہے ہر تاکہ لطف استعمال کے

ہو لہذا سہلالت خفیہ اس مرض کو دور کر سکتے ہیں اور خارج بدن سے وہ واسطی استعمال کی جائے جو امتیاش اور مکمل ہوا کرے۔
 مشروبات مٹانے میں سے انکے واسطے ایک یہ دوا ہے جسکو ڈیڑھ اوقیہ قطران سویرہ اوقیہ عصارہ کرنب پر ہی تین اوقیہ سب
 لاکر مکی استعمال کریں اور شام کو بھی یا بارہ ذرا قبل دس قیراط ہماہر تین اوقیہ شراب اور روغن زرد کے استعمال کریں خواہ
 بعد ایک جوزہ کے ہر اوشمہ کے خواہ مفصل پوزن دس قیراط ہماہر شراب غسل کے ہر گنا تو ام مش لوقی کے ہر جوزہ کو کونین یعنی زرد
 یا بیخ و درہم ہماہر شہد بقدر کفایت کے شل لوقی کے استعمال کریں۔ عصارہ خود بخود تین قوانوس سے چھ قوانوس تک انکے واسطے مناسب
 ہے اور گیسو چھلی کا بھی کبھی کبھی بطور بازر کے تھوڑی مقدار لگا کر مصلیٰ تین گرو حنی چیرین جو مٹا کر ہم میں ہرتی بن اور تیز پزی
 لگا استعمال جائز ہے خواہ بطور بازر کے تھوڑی مقدار لگا کر مصلیٰ تین گرو حنی چیرین جو مٹا کر ہم میں ہرتی بن اور تیز پزی
 بن جیسے نفل سیاہ وغیرہ کبھی بزرگی اور داغ دینے اعضا سے مخصوصہ یہ بھی لکھا علاج کیا جاتا ہے جیسے یا فوخ اور در زین
 سر کے داغ خود اور روشن اور تھا اور دونوں ہاتھ کے معاصر اور پاؤں کے جو بزرگیوں سے لگتا ہے کہ ابتدا کر وض حجام
 میں مقدم سر پر جو یا فوخ سے اور ہر ایک داغ لگانا چاہیے اور دوسرا داغ اس سے نیچے فغاص کے نزدیک سینہ جہاں بال سر کے
 بطن پیشانی میں آگے بن ابرو کے اوپر اور ایک داغ سر کے داغی اور ایک بائیں طرف اور ایک سر کے نیچے فقرہ ہتے اور ایک
 اوپر اور دو داغ نزدیک و دور دو ٹکے چکا قشر بن نام ہے اور ایک داغ حلال پر اور یہ سب داغ ایک ایک ایک اور ایک
 سے لگائے جائیں اور سر پر ایک داغ لگایا جاسے چاہیے کہ بڑی لگ ہو نیچے تاکہ بڑی لگھائے گو یہ بات چند بار میں میدا ہو کر لگنا
 خیال بھی ضرور ہے کہ صدر داغ لگانے کا داغ تک نہ ہو نیچے کہ اسکے مزاج کو فاسد کر دے ایسے کہ اکثر ہمال چکا ہاتھ تک نہیں
 ہوتا اکثر و کئی ہلاک کر لیتے ہیں مرکب ادویہ جو حجام کو نافع ہیں بزرگی اور بیٹی جو قائم مقام لوقی کے ہے اس مرض
 میں اور بخلا تھین ادویہ کے دوا السلا حجام بزرگی کے نیچے ہمت سے ایسے ہیں کہ انکو حکما سے بندھنے ذکر کیا ہے اور حجام میں
 لگانا فادہ پورا پایا ہے ایک مشہور نسخہ ہے اسلہ سیاہ شیطرح ہندی کہ دس درہم دار نفل پانچ درہم شیبہ اڑھائی درہم کمر
 روغن گادین لست کر کے بزرگی شہد کے سجون کریں مقدار شربت ایک مثقال سے دو درہم تک بعد تقیہ دن کے اگر اسکے جواز
 ہو وزن دو المسک بھی شرب کریں اسکی حضرت کا خوف بالکل جاتا ہے کہ دوا المسک شہد جلی کے واسطے بزرگی نادر ہے کہ
 ہر صفت ایک سجون کی جگہ نام بزرگی البرہ اور اسکو جو اندران دارو کہتے ہیں جو نافع ہے حجام کو اور ہر ص اور ہر بق
 تو با اور مارا صفر اور حکم اور جرب کہتے کو بھی نافع ہے اور عقل میں ثبات پیدا کر کے انسان کو دوسر کر تی ہے اور محافظ کے واسطے
 بھی نفع ہے اور مرض کو نفع ہے اور یہ وہ دوا ہے جسے ملہ بند و سنان نے اپنے بادشاہوں کے واسطے ایجاد کیا ہے لفظ اسکے
 لفظ لیلہ آملہ شیطرح ہندی ہر ایک جودہ درہم جو زہو اقسو رکندراہ در او خواہ در نفل دار نفل و نفلو یہ ناریہ یعنی ناریہ اور
 مار شگ اور گندس اور عصارہ اسقل ساون ہندی ہر واحد آقسو مثقال بیش کو بدست عمدہ چار مثقال یہ سب دوا کریں کو
 یہ کہ جھانی جا بن اور بیش کو جبر گانہ ہیا چاہیے اور ہینہ والے کو ضرور ہے کہ اپنا منہ اور ناک کے نیچے بند کر کے اور
 قبل نیک کرنے کے روغن گاد سے ان مقامات کو چکنے کرے اور پھر اسکو پیسے اسکے بعد متفرق بینی ہمت عمدہ خواہ عمدہ شجری
 وزن ایو حمانی من ابتدا وی لیکر کرے کرے کہ ایک نھی دیک میں رکھے اور اسقدر پانی ڈالے جس میں قند کھل جائے اور

کسی قدر فزونی ہو جائے اور اگر کسی اور تار سے اور خوب طرح بنوں اور وہ تار کو رچھڑھڑ کے اور اچھی طرح ملا کے اور بعد خوب چمکانے اور پسے کر لیاں بوزن ایک مثقال کے ہا کرین اور نمانہ ایک گولی ہمراہ آ کر گرم خواہ نیکہ کے تناول کرے صفحت ہجوں ملائکہ وہ بھی اور اسے سنہری اور شہ زمردی کی اور یہ دو ابھی تانت ہے کہ نابونیکہ پر آگندہ ہونے کو اور بال کے سید ہو جائے کو اور بریجینہ جو کہ اور سخفان کو کش کرے کہ ہا اور خوب طما میں اگر فزولہ پیدا ہو خواہ اسماعیل محفوظ اور استقامت اور سرخان بیمار ہو یا قلت ندرج اور ماسور کو سفید ہے اور ہیری بن لطف جوانی پیدا کرتی ہے اور حکم اور قروح کو بھی دوتندہ مشقہ اسکے سیلا خدی بننے جلا بن کر تو کی جو پاکیزہ اور منقول ہو دو سو ساٹھ مثقال اس دو کا نام سلا حرا سو اسیٹھ رکھا گیا ہے کہ ہاڑی بکرا میں دنوں سمست ہوتا ہے ایک تھپر اس ہاڑی کے میٹاب کرنا ہے جکا سلا حرا نام ہے اسکے میٹاب کی تاثیر سے وہ پتھر سیاہ ہو جاتا ہے اور پیش ہار کے پکبلا اور شریق ہو جاتا ہے الغرض دو سو ساٹھ مثقال سلا حرا اور ہلبہ ہلبہ آملہ اور دو ہشت بننے غارا اور قرح فزولہ ایسا سلا حرا اور دربانہ اور دیگر اور طبا شہ اور کر نجا اور برخ اور زانیٹش اور ناؤ قیر بننے آگیر کمرہ چار مثقال اور مثل پیسنگ گل دو سو ساٹھ مثقال شکر طرہ و ایک سو ہالیس وہ ایک سو چالیس مثقال تر سرخ چاندی خالص ٹاس اور ہوا اور سیلا اور نولادہ اور واحد اٹھ مثقال چھاد فزولہ کو لاکر کتہ کر کے اور کوٹ بھان کر ہراہ اور وہ ایک سو پندرہ و بارہ بھانین اور سب دواؤں کو شہد کے ذریعہ سے پلاٹن اور کسی ہنترنگ کے برتن میں رکھیں اور ایک مثقال اسکی مقدار شہرت ہے شہر گو پندرہ کے ساتھ خواہ ہراہ آج گرم کے اگر اس میں شہد کر فتنہ ایسا پتھر مثقال اور ارض زرد چوتیس مثقال کرین ہنتر ہے اگر بعد پلاٹن شہد وغیرہ کسی قدر آج بھی دکھادین نہایت عمدہ ہو گا ایسے کے پلاٹن سے آئینہ اسکی شہدی اور ایک دن میں لوجہ اعانت حرارت خارجی کے مزاج یکوالا کے کیفیت اسراق نولادہ کی لوسہ کے چہرنا میں اور بعد از ان ایسا ہلبہ آملہ پانی میں چش و دین اور بعد چوش دینے کے پانی کو صاف کرین اور تہتے کی دیک میں لکھیں اور اسکے نیچے نرم آج کرین اور نولادہ کے پندرہ و نو اس میں گرم کرین جب سمجھ ہو جائیں اسی پانی میں بھان پتھر دو بارہ لگائیں اور کرین اور پتھر بھانین اسی طرح ایک سو شہد بھان کر اس پانی کو تھار بن جو کچھ نقل اس میں بنشین ہو وہی نولادہ کا کشتہ ہے ایسا زان اس دیک کو جو کچھ ہم ایسا بنا دو گا و پتھر کر ہاٹن اور نولادہ کے کمرہ گرم کر کے اس میں بھانین اور کسیر تیرا اور سا کھامی نقل جو کچھ موجود کرین تاکہ اٹھ مثقال اسکا نقل اور اٹھ مثقال نولادہ کا جو سیٹھ پانی میں برادہ ہوا ہے جو چوبہ ٹھانہ مثقال ہو یا ایسی طرح ٹاس کو بھی بھانین کر اسکا نقل بھی اٹھ مثقال کو ہونچے اور چاندی سے اجڑائی کی تیرہ پندرہ پندرہ سو ہن کے ایسا باریک برادہ کرین جیسے منی منی ہوئی ہوتی ہے اور اسکے اسکا نقل خزانہ نکال میں کسی لوسہ کے برتن میں پلاٹن تاکہ بخوبی حل ملے اور نولادہ کے پانی میں پکاتے سے احرار کو کسی قدر رنگ پکے میں شہد کر کے کرین کہ اب قدر سوختہ ہو جائے اور پندرہ مثقال اس میں سے بھی لیا چاہیے اور سو نامی اس طرح پندرہ کر کے ایک مثقال سیلا بھی سو ہن سے برادہ کرین اسکے بعد کسی ظرف آہنی میں دو ٹون کو رکھ کر مالغ قابل کر چوش و دین تاکہ سب پانی مچھائے اور سو ہاڑی سیرا باقی رہے اسکے بعد اوان دستہ میں اس قدر میں کہ خوب باریک ہو جائے اور بعد از ان او ذیہ میں آئینہ کرین تصفیہ سلا حرا کی تہہ ہے کہ آج تک اب اور بولن بقرو و نوٹون کو سلا حرا پر کسی ایسے جدید برتن میں رکھ کر ڈالین کہ سلا حرا کے اوپر کتہانی آجاسے دس دو سو ہن تناز کے رکھیں اور پندرہ ایک گھنٹے تک پندرہ زان خوب پلاٹن اور پانی اس سے جدا کر کے کسی نئے برتن میں رکھیں اور تین دن تک اس پانی کو دو سو ہن میں دینے دے اور جو کچھ نقل اس پانی میں پتھر جا لے ہو گا لگ کرین پتھر بار و دیگر

طرح آب خشک اور بول بقرہ پھر ڈالیں اور وہی تریبہ چاؤ پر گزری کریں گے کہ من مرتبہ ہی طرح تریبہ کریں اور بعد ازاں کس روز وہ چوب
 میں رکھیں تاکہ غلینا ہو جائے اور ساتھ شہدے ہو جائے تو امین اور سیاہ مثل فار کے ہو صفت سلا حد صغیر سے اور اسکے
 شائع بھی مثل مثل سلاح کہے کے میں سلاح صغیر ایک جزو اور کوڑیئے مثل چار جزو دیگر دو نون کے ہوں زن شہد خاص اور سب کے
 برابر شکار اور نصف وزن شہد کے و وزن گاؤ ملا کر کسی شیشہ کے برتن میں رکھ چھوڑیں اور ایک شقال مہیا اور گاؤ بجرم کے ہر اہل سوال
 کو ن صفت دو الکی جو نافع ہی جزو کم کو ہلہ سیاہ خستہ برآوردہ ہلہ زرد و ایضاً خستہ برآوردہ زرد و کھیل مکدوس و سہم نامٹو اوچھ
 و سہم سیرا ہینگ مین در ہم زہیب خستہ برآوردہ نصف لوک بارہ رطل بغدادی مین جو ہوزن مین دو اریق کے ہی جوش دین اور
 جب دو ٹلٹ لینے آتمہ رطل پانی چلی سے اور چار رطل باقی رہ جائے اور نالین اور صاف کریں اور خوب چھوڑیں اور صاف کر کے شہد بقدر ضرورت
 ڈالیں اور بقدر ایک رطل کے مقدار شربت ہی اور جس طرح مر لیش پھٹا ہی بدون ٹھوک انکے بدن کی ماش روشن کا دے کر کے لے دھو یہ
 مین بچھائیں اور انھی دیر تک بچھائیں کہ سینا برآوردہ اور اگر طاقت و فاکر سے ستر قدم ٹھیلنے کی تکلیف انکو دین اور تھوڑی دیر تک
 لے دھو انھی کرٹ اور تھوڑی دیر تک بائیں کرٹ لٹائیں اور کسی قدر میت کے پھل اور اسی طرح ہیکے پھل لٹائیں اور روٹی اور
 شہد بقدر سیانہ اور معتدل ایک ہفتہ نفاذ دینے ہر روز دو کوڑیئے کوڑیئے کے استعمال کریں صفت طلا کی واسطے جزو
 کے کالا سانپ جو کھیل گرا چکا ہو یکوڑیئے کرین اور کسی دیگر مین اسے رکھو اس پر پرانا سکہ آتمہ او فیدہ اور پانی ایک او فیدہ اور
 شہد طرح بندی تر دنازہ اور پنج لوف مکہ دو او فیدہ سب کو آتش نرم مین پختہ کریں تاکہ سانپ بالکل مہرا ہو جائے بعد ازاں کہہ سے
 وغیرہ سے ایسا صاف کریں کہ بڑی اور سبلی وغیرہ جدا ہو جائیں اور بعد ازاں مثل کو کسی شیشہ کے ظرف مین رکھ دین جب ارادہ
 استعمال کا ہو یکھاگی دونوں اہر دو اور سر کے بال ہوا کر اسی دو کو تین دن تک طلا کریں دوسرے اطلالہ اور یزج اور ہلہ اور املہ
 ہر واحد جوڑیئے یکوڑیئے الفان مین پختہ کریں اور مقام مناسب ہر لگا مین لیکن اس دو اسکے لگانے سے پہلے جو شہد پختہ ہو
 اور گلخانے سے اس مقام کو دھو لینے کی ضرورت ہی غذا محبذ مین کی وہی چیز ہی جو سرخ اہل صغیر الگھوس ہو جیسے گت
 املہ فارو دکا جو مہر و ف اور شورہ رہن اور انکا شورہ با طیار کر کے استعمال کریں اور پھلی تر دنازہ جو خشک نموتی ہو اور اسکا گو
 سبک ہو اور اس مین با زہر کی جی شرت کریں جو ضروری مین جیسے اوپر انکا بیان ہو چکا بہتر غذا محبذ و م کی جو رقت شہر کی
 روٹی اور خندروس یعنی چوار کی روٹی اور حیر سے جوان دونوں سے بنا مین جائیں اور بقول رطب اور کبھی حاجت اسکی بھی
 ہوتی ہی کہ اس غذائین چقدر خورہ مولی اور گندنا بھی ملا مین سہ قطعات کے استعمال سے نفلت کرنی نہ چاہیے خصوصاً قبل تہیہ کے
 جیسے کہ روزانہ یا پنج اور کرٹ وغیرہ ایسے کہ ان دو اون سے اگلی غذا کا امر خوب درست ہوتا ہی اور فضول غذا ہی کا
 تنقیہ ہو جائا ہی اور فضول کو آمادگی اندماغ پر بخوبی ہوتی ہی اور جب ادویہ محمودہ کا استعمال ہو جب بھی اس تہیہ کا استعمال
 کرنا چاہیے چھلی ٹھیک مین اس مرض مین غذا سے جیدہ اور ہم مر لیش کو زیادہ آمادہ کرتے مین چھلی کے استعمال پر جس وقت اسے تم
 کرانی کی حاجت ہوتی ہی خواہ جس وقت اسے سہل دینے کا ارادہ ہونا ہی کہ سب کا استعمال بھی مر لیش کو جزام کے واسطے شہد
 درجہ مفید ہی اور یہ فائدہ محض براہ خاصیت کے ہی۔ اور روٹی جہادہ و دودہ اور شہد کے بھی نافع ہی اور انچرا اور انگور
 نازہ خشک اور بادام بریان قرطہ اور حب صنوبر اور جو چیز ان ادویہ سے بنائی جاسکے وہ بھی نافع ہی۔ اگر مہم ہو جائے

دون مہرین دوسرے نڈا وہی چاہیے پہلے ایک مرنبہ کی فضا انکو مشہور سا اور شراب لہ استمرل بروقت ہون مرض کے مناسب
 نہیں ہاں مہر ہی سی شراب کے مضائقہ نہیں ہے اور جب درجان مرض میں سکون ہو اسوقت اگر شراب دین سے جو بہت بہت نہ ہو
 مقدار استمرل تناول کیسے جائز ہو جاوے اور بکون وغیرہ کے کہ پڑھنے میں انک طلاع دار الشعلب یعنی بال خور کا
 کرنا چاہیے اور جلد وہ چیز میں جو باب دینت میں ہم میان کرینگے انکے علاج کے واسطے مفید ہے فن چوتھا تفرق القصال
 کا بیان سوسے ان چیزوں کے جو سئلن چیز اور کسر کے ہیں اور اس فن میں ہمارے مابین مقالہ پہلا جراحات اور زخموں کا بیان
 بیان عام تفرق القصال کا ہم نے کتاب اول فن کایات میں بیان تفرق القصال کا جسقدر اس مقام کے مناسب تھا
 کر دیا اور باقی ماندہ کا حوالہ اس مقام پر کیا تھا اور اب پہلے ہم محلا چند احوال ایسے بیان کرتے ہیں جنکا معلوم ہونا قبل از بیان
 تفرق کے ضرور ہے اب ہم کہتے ہیں کہ اکثر بعض ایسے امراض جگہ انصال کا بنا رہا ہے اور ان میں تفرق القصال پیدا ہوا ہے ان میں
 اس امر کی فوٹوش ہوتی ہے کہ چند زخموں اور انک انصال بظرف شدہ ہو کر رہے اور جیسا حال انصال کا پہلے تھا اس طرح پھیر
 ہو جائے اور یہ بات حکم زاید میں مقصود ہوتی ہے اور بعض مقامات کے تفرق القصال میں اس امر کا خیال ہونا ہے کہ ان امراض
 ایک دوسرے سے تماس اور آمیزش بدستور محفوظ رہے گو انصال اور وصل سابق ہو نہ کرے اور یہ بات پڑی کے تفرق
 انصال میں مقصود ہوتی ہے ہاں لڑکوں کی پڑیاں چونکہ بدرجہ نرم ہوتی ہیں ان میں کبھی حالت سابقہ برعود کرنے کا خیال اور مصلحت
 کی امید ہوتی ہے پٹھے اور رگوں کا یہ حال ہے کہ بعض اہلیا لکھا بھی دوبارہ جوڑنا اور مثل سابق کے ہونا محال جاننے میں بلکہ وہ کہتے
 ہیں کہ ایسی اصلاح استعدا ہو سکتی ہے کہ تماس انصافی محفوظ رہے یعنی دونوں کسر سے آپس میں متصل ہو کر ٹھانے اور پچھلے میں کچھ اضافہ بھی
 نہ رہے یہ نہیں کہ جو رگ رگہ و احد مثل حالت سابقہ کے ہو جائیں سا اور ایک تو م کی یہ رہے ہے کہ دوبارہ جوڑ کر لیکڑات ہونا نقصان
 میں ناکھن ہے پٹھے میں ہندان دشوار نہیں ہے جالیئوس نے براہ تجربہ اور قیاس اس رکنے کو باطل سمجھا کر انکار کیا ہے اور کہا ہے کہ
 شرمین کا التمام اور ایک ذات ہونا مشاہدہ اور تجربہ عقلی دونوں کی مخالفت نہیں ہے شمشادہ کی یہ کیفیت ہے کہ باسلیق کی
 نیچے جو شریان ہے اور کبھی کی شریان اور سابق کو خود جالیئوس نے جوڑتے دیکھا ہے اور قیاس یہ ہے کہ بڑی البستر بوجہ زبانی مصلحتاً
 کے ایسا عضو ہے کہ بدن میں اس سے زیادہ کوئی عضو سخت مخلوق میں ہوا ہے گویا اخیر درجہ ملاہت پر واقع ہے کہ سوائے انصال
 وہ بھی بقلت التمام نہیں قبول کرتی ہے اور گوشت آخر درجہ نرمی میں واقع ہے کہ زیادہ لٹم ہوتا ہے اور جیسا ہے کہ انصال
 محال خواہ نادر ہے اسی طرح گوشت کا عدم التمام مہیڈہ قیاس ہے اور عروق اور شرمین نرمی اور سختی میں پڑی اور گوشت
 کے درمیانی ہر قیاس معترضی اسکا ہے کہ اس صفت میں بھی میں زمین یعنی بالمشبہ گوشت کے قبول التمام میں کہ میں
 اور بہ نسبت پڑی کے انکا التمام پہل اور آسان ہو پس مناسب ہے کہ انکا مقدار ذلیل کا شق عروق اور شرمین میں ہے اور بدن بھی
 نرم اور تر ہو جوڑ جائے اور اگر ایسا نوال التمام نہ ہو سکے مگر یہ قیاس جالیئوس کا بریانی نہیں ہے بلکہ خطابی کی البتہ قسم معلوم ہوتی ہے
 مہڈا چند ان امراض کے قابل نہیں ہے اعتماد اس مقام ہے فقط اس تجربہ پر ہے جو کہ مشاہدہ جالیئوس میں آچکا ہے جو تجلی بیان پڑتا
 کا بعض امراض ایسے ہیں کہ ان میں اگر جراثیم واقع ہو ضرر فظیم پیدا ہوتا ہے اور اکثر نوبت ہلاکت کی ہوتی ہے اور شاد
 نادر کوئی بیج بھی جاتا ہے جیسے مشادہ اور گردہ اور دماغ اور اعصاب و دماغ اور جگر اگرچہ سلامت موت سے بھی

لکن ہر طبع کی ذمہ غلیظ ہو کر قلب میں کسی ہی نفع جراثیم کیوں نہ پہنچے اسکے بعد جراثیم کی آمد نہیں ہوتی اکثر ہر شخص کی جراثیم لہن کی ہوتی ہے جب اسکو ادھائی اور چھکائی باروانی شکم عارض ہوم جالیگا اگر جراثیم ہند مقام پر ہوگی وجہ اور وہ کی شدت ضرور ہوگی پیسے روئس مثل خواہ عضلات کی تمامی کے مقامات جو عصبانی ہیں اور جب تک ورم پیدا نہ ہو ہی معلوم کرنا چاہیے کہ زخم اندرونی جانب میں ہے کہ انفرام مواد کا باطن آنکے ہوا پس جراثیم کے واسطے کسی قدر مادہ نہیں پہنچتا کہ جو ورم پیدا کرے سبوا حکام اور قواعد باب قروح میں مذکور ہیں انکا تا مل بھی جراثیم کی تہ میں درکار ہے اسلئے کہ اکثر امور قروح اور جروح کے مشترک ہیں اور وہ ان تک ان احکام مشترکہ کا ذکر جتنے فقط باہرین عرض کیا کہ مناسبیت اور وقتت ودون جن بھی بیان عام جراثیم کا گوشت کا زخم یا سیدی شکل پر اور بسبب ہونا ہے یا گول اور دواضایہ ہونا ہے خواہ ایسا زخم ہو کہ مقدار گوشت کی کسی قدر گھٹ گئی ہو اور کبھی زخم ایسا گہرا ہوتا ہے کہ اندر کی طرف زیادہ اور باہر کم نظر آتا ہے اور کبھی گھلا ہوا کہ بخوبی باہر سے نظر آتا ہے یہ جملہ اقسام جراثیم کے خون کے بند کرنے میں رسا ان ہیں اور ہر ایک کے واسطے مشترک ہے اور اس خاص تہیر کے بیان کے واسطے ہم نے ایک باب جدا گانہ تجویز کیا ہے کہ یہی سیلان خون کا تہیر معطل ہونا ہے کہ اتنی مقدار پر خون کا کلکان زخم کے واسطے مفید ہے کہ ورم کو مانع ہونا ہے اور تہیر یعنی پھنسی چھوڑا ہونا اور تہ بھی ہونے نہیں پاتی اسلئے کہ عمرہ تہیرات جراثیم کی ہی ہیں کہ تہ میں ورم پیدا ہونے سے تہ اور جب ورم پیدا ہونے کے ہر طرح کا علاج اور ہر ایک طرح کی تہیر ہونے کی ہے پھر اگر زخم کی جگہ میں ورم ہوخواہ رض اور فرخ عارض ہوا ہو تو زخم کے درمیان میں کسی قدر خون ایسا جمع ہو گا جیسے آمادی ورم پیدا کرنے کی خواہش بن جانے کی ہوگی ایسے زخم کا علاج بدولت اصلاح اور تہیر اس خون کی ممکن ہونگا پھر اسکا علاج بطور ورم کے کرنا چاہیے۔ اگر مقام رض میں کسی قدر خون جمع ہوا ہو اور مقدار اسکی تہیر بھی ہوسکتی جلد اسکے تحلیل کی تہیر کرنی واجب ہے اس طرح ہر کہین کہ اسکا احالہ رقیق کی طرف ہو جائے اور تحلیل بھی اسکی کرنی چاہیے اور یہ عرض ہر ایک زخم حار اور گرم سے پوری ہوتی ہے اور ان اشیا کا بیان اوپر ہو چکا ہے اور اسواسطے واجب ہے کہ سیلان خون کی اعانت کرین اگر نکلنے میں خون کے کسی قدر نقصان پیدا ہوا ہو۔ پھر اگر زخم بسبب اور مستقیم ہوا اور کسی قدر گوشت ساقط نہ ہوا ہو اسکی تہیر فقط بندش سے ہوسکتی ہے اور پکائی اور رطوبت کے ہتھمال سے بچنا چاہیے اور حفاظت اس امر کی ضرور ہے کہ دونوں باڑھوں کے بیچ میں کوئی زخم از قلم نہ ہو اور بال وغیرہ کے نہ پہنچ جائے جو ملنے انعام کی ہوا اور مزاج اس عضو کا جو زخم بریدہ ہے بھی بخوبی درست کرنا چاہیے اور خوب گوشش کرنی چاہیے کہ سوائے خون طبعی کے کسی طرح کا خون غیر طبعی کا جذب ان مقام تک نہ ہونے پائے۔ اگر زخم کی مقدار بڑی ہوا اور کنارے آپس میں نمل سکیں اسوجہ سے کہ ہتھمال ہے اور در در و در رتوبہ پھیلنے کے پوگئے ہیں یا اسکی شکل مختلف ہے خواہ کسی قدر جو ہر حکم کا اس جگہ سے کم ہو گیا ہے اسکا علاج اسکے لگانے سے کرنا چاہیے اور بعد مانگے لگانے کے ایسی تہیر جید درکار ہے کہ اس میں کسی قسم کی رطوبت جمع نہ ہونے پائے استعمال زیادہ احتیاط سے اور استعمال مسافات کا جو آئندہ مذکور ہونے میں اس عرض کو پورا کر لیا۔ اگر زخم گرم ہو اور اسکی بندش کبھی کافی ہوتی ہے اسکے الصاق میں اور پکے کھولنے کی ضرورت نہیں ہوتی ہے اور کبھی بشرط امکان ہوتی ہے اور یہ ضرورت اسوقت ہوتی ہے جب بندش با ستواری سے کہ زخم کو مانع نہ ہونا چاہیے آئندہ ہمہ تفصیل بیان کرینگے خدا جاننا بندش مل نہ پھیلے

خاص مقام پر گرہ ہے کی درست بندش نہ ہو سکے پس بوجہ تنگی پیدا نہ ہونے کی انقباض ہوا کا اسکی طرف ہوتا ہے اور ضعف
 حضور کا مین انقباض ہوا پر ہوتا ہے خواہ وجہ اور رد کی وجہ سے جذب ہوا ہو یا نہ ہو خواہ اور وجوہ جذب ہوا کے ہوتے
 ہیں بیکذا کریم باب فردج من کرے گئے۔ جس کی زخم کے کھولنے کی ضرورت ہو اسوقت روئی وغیرہ منہ پر دھپے جذب رطوبت خواہ غیر
 روئی کے ہی فردج رکھے چاہیے خصوصاً اگر بندش ٹھیک مقام فور پر درست نہ ہوئی ہو جیسا کہ ہمیں ذکر ہو چکا خواہ زخم کی جگہ ایسی ہو
 کہ مادہ روی کا خارج ہونا اس زخم سے بدون یوجھے اور صاف کرنے کی ممکن نہ ہو خواہ زخم میں کوئی بڑی دانت ہو خواہ زخم چھٹ کر
 نا صورت ہو گیا ہو خواہ اس میں رطوبت ردی بہت زیادہ ہو چکی ہو کہ اسوقت وہ زخم شروع کے حکم میں ہے جراحات کے تمام سے
 نکل گیا اس لمن چالیسوس سے کہا ہے کہ زخم حجاج ایسی بندش کا جس سے دونوں سر سے بچا ہو جائے نہی دقت ہوتا ہے
 ارادہ الصاق و الرغام کا کلیا جاسے لیکن ارادہ یہ ہو کہ اس میں از سر نو گوشت پیدا ہو اسوقت کچھ بندش کی ضرورت نہیں ہے
 مگر ایک مرتبہ حجاج بندش کا ہوتا ہے تاکہ جو جرح وغیرہ اسکے منہ پر نکل جائے اور پھر ایک مرتبہ حاجت بندش کی ہوا دھپے ہوتی ہے
 تاکہ وہ اسے طے اس مقام پر پھر ہی رہے۔ اسی حکم کا قول ہے کہ اگر کسی زخم کا جرح وغیرہ دغ ہونے کے واسطے جو مکان ایسا ہو
 کہ ارادہ صر سے مکان جرح دغ ہو سکے گا ہے اسے کسی قدر چاک کر دین اگر یہ خاک ٹھیک اسی جگہ پر واقع ہو جو مکان قابلیت
 خروج و دخول پر رکھتا ہے۔ بحال اللداس سے بہتر کیا ہے۔ درنا اسکو شکل پر چاک کر دین کہ باسانی ارادہ صر سے مادہ
 نکل کر اسی مکان تک پہنچ جائے۔ وہی حکم کہتا ہے میں نے بہت سے زخم ایسے چھ کر دیئے ہیں کہ انگا گرا زانو میں تھا اور منہ بظن
 یہ ان خواہ ران میں اسکا منہ تھا ایسے زخم کے علاج میں یکے چھ اسکی حاجت نہ ہوتی کہ انکے واسطے کوئی اور منہ پیدا کرنا جو زانو سے
 نیچے ہو نا بلکہ میں نے ران کو اسطورہ نصب کیا کہ زانو زخم کا اوپر ہو گیا اور زانو کا نیچے ہوا اور بندش کی کہ ضرورت نہوئی۔ اسی طرح بھی
 ساعد اور کت کو میں نے اس صرح شکا دیا ہے کہ زخم کا منہ ہمیشہ نیچے رہا اور ریم وغیرہ سب اسی منہ کی طرف سے نکل جایا گیا یہ
 قول جانیسوس کا تھا میں کہتا ہوں کہی زوات ایسے تمام ہر واقع ہوتی ہے کہ بدون بالکل کاٹ ڈالنے کے اور عضو جرح کے جدا
 کرنے کے بچا رہے نہین ہوتا ہے۔ اگر زخم سے بہت سا گوشت نکل گیا ہو اسوقت حاجت ایسی اودیکہ ہوتی ہے جو نیا گوشت پیدا
 کریں اور نقشہ وہی ہے جو مختلف رطوبات اور مائع جذب ہوا اور کانی نہیں ہوتی بلکہ اکثر ایسی دوا مفروضی ہوتی ہے جو مختلف اور
 مانع ہوا واسطے کہ جس مادہ سے انہا تمہ ہوتا ہے اسکو ردع کرتی ہے کہ کسی فوراً و رفقسان بڑی کا ہوتا ہے کہ وہ گڑا ہوا
 پھر نہیں سکتا ہے بلکہ وہ گڑا باقی رہتا ہے جیسے کہی ہے بھی اتفاق ہوتا ہے کہ دوا کے استعمال سے گوشت زیادہ از مقدار طبع
 پیدا ہوتا ہے۔ جس میں زخم کے زخم میں گوشت جدید پیدا کرنا منظور ہو واجب ہے کہ فتل سے محمود جدید الگھوس اسکے واسطے تجویز کریں
 کہی دوا جو بہت کم ہوتی ہے اس میں یہ طاقت نہیں ہوتی کہ نئی جلد بھی پیدا کر دے بشرطیکہ جلد بالکل کٹ گئی ہو بلکہ اس جلد کی
 جگہ سخت گوشت ایسا پیدا کرتی ہے کہ اسپر بال نہیں آگتے۔ مگر گون کا حال ہے کہ اگر کٹ گئے شیے جدید پیدا ہوتے ہیں اور مثل گوشت کے
 ان میں انبات از سر نو ہوتا ہے بسلفن اقسام جراحات کے ایسے میں کہ ان میں خطرہ زیادہ ہوتا ہے جیسے وہ زخم جراحات عصاب اور
 صل میں واقع ہوں انکا بیان ہم احوال عصب کے جراح کرینگے اور اکثر ایسے جراحات کے تابع اعراض ہوا ردی ہوتے ہیں
 جس طرح کہ زخم کما ر مثل کاغیر لون اور سقوطا مضمض پیدا کرتا ہے اور سقوطا مضمض بعد از زخم اور دوا مضمض کے عارض ہوتا ہے اور خوب نشی کی

ہوتی ہے اور قوت ساظہ ہو جاتی ہے اور کبھی ایسے زخم کے بعد بھی پیدا ہو جاتا ہے اور اسی طرح وہ زخم جو زانو کے آگے نزدیک رصفہ ہونے کے
 جڑی کے جو بلورڈ مکنے کے واقع ہے؟ پہونچنے کے بعد بھی مراضہ اور منکر پیدا ہوا تو تین اور وہ اعراض منسلک ہیں کہ اکثر آتے جان
 بری ہوتی اگر ایسے جراثیم میں جو قتل ہونے سے پہلے واقع ہوں شیخ واقع ہوا اور قبول طالع کا نوبہ کے اس مسئلہ کو عرض میں قطع کر دینا چاہیے
 اور اس کے فعل کے بطلان پر راضی ہونا چاہیے لیکن جب تک اصلاح تشیح کی ہو سکے اس تہرہ میں ناخبر کرنی چاہیے خواہ اگر اختلاط
 نقل کی تو ہر کسی اور ذریعہ سے ممکن ہو مسئلہ کو قطع کر دینے سے یہی حال رکھنے زانیہ کے جراثیم کا ہے اور یہی ضرر اس سے بھی متوقع
 ہوتا ہے اور کبھی اندلیخ شق چلبلی کی ہوتی ہے یعنی اس شکل کا، چاک اور احصیاط منفضی اسکی ہوتی ہے کہ اسکے اور ام اور ضرر و حرج
 قصد اور اس سال سے مرد چاہیے اور انجام کو منہ کرین تا ایک دو دن سر سے بخوبی مل جائیں اور پھر تہرہ التمام کی کرین دو وہ
 ہنسنت کھم اور او دویہ خاتمہ اور ازالہ کا بیان دو اسے ہنسنت کھم دی ہے جو خون صحت کو بستہ کر کے گوشت بنا دے اگر ایسے
 دو امین تجھیف زیادہ خون کے درد کو موضع جراثیم میں روکے پس مادہ گوشت بچھکا پیدا ہونگا اور اگر دو امین قوت جلالی زیادہ
 ہوگی خون کو رقیق اور اس کا کر کے جو مادہ موجودہ کھم سے مفقود کر کے لے لہذا واجب ہے کہ اس دو امین نہ ہلے شہرہ ہوا ورنہ
 زیادہ تجھیف ہو بلکہ ایک حزمین پر تجھیف بھی ہو اور کسی قدر جلا بھی کریم و فیرہ کو پاک کر دے اور زیادہ فیض مستدہ کی ضرورت نہیں ہے
 اور حرارت اور مردوت میں یہ وہاں قدر احتیاج جراثیم اور قدر کی محتاج ہے اگر حرارت زائل ہونے والی ہو علاج باقی کرین کہ زوال
 ہو جائے اور اگر جراثیم غیر زائل ہو لینے اسکا زوال بقدر مستدہ ہونا ہو بلکہ کسی قدر باقی رہی ہو اسکا علاج بالمثل اور بالمشکل کرنا چاہیے
 کہ ماکار حار سے اور بار دکا بار سے اور ناخبرہ و اکی مرعات بھی واجب ہے یعنی جس مقام پر اور جس موضع پر دو الکالی گئی ہو اسکا مالہ
 بھی ہر وقت ملحوظ رہے ایسے کہ اگر ماضی استعمال ہو گا خرابی مزاج منہ کی زیادہ ہو جائے گی۔ اور یہ طہرہ میں ہونے جو زخم کی دو دن
 پہونچنے کو اگر چھبلی ہونے ملاوین اور اس دو کو زیادہ احتیاج تصرف اور عمل کی زخم میں نہیں ہوتی فقط زخم کے سطح میں اثر کر کے لوہی
 فراوت اور تڑپ کے جو کہ ہر سطح میں اور دو دن سردی میں زخم کے ہر وصل پیدا کرتی ہے اور اگر کسی قدر خون موجود ہو وہ دقت
 ملحوظ کی تجھیف کر کے اس قدر خون جو انسان زخم کے واسطے کافی ہو چھوڑ دیتی ہے اور تجھیف خون کی اتنی جلد کرتی ہے کہ فیض نہیں
 پڑنے پاتی اور یہ بات اس دو سے جب ہی ممکن ہوتی ہے کہ قوت تجھیف کی اس میں زیادہ ہو لیکن ضرور ہے کہ اس میں قوت جلائی
 نواہیے کہ جلا اور التمام میں ضد ہے وہ ہے کہ فرض اس دو کی استعمال سے ہے کہ جو خون موجود اور حاصل ہے
 اس میں لس اور چپک پیدا کرے اور جالی دو سے یہ خون رقیق ہو کر بھج جائیگا اور جس مادہ کے پیدا ہوتی سے امید
 چسپدی کی ہے وہ مادہ کم ہو جائیگا اور وہ خون جس سے وہ مادہ پیدا ہوتا ہے وہی کم ہو جائیگا۔ دو سے ملحوظ تجھیف کے متعلق
 کی محتاج نہیں ہے جیسے کہ ہنسنت کھم کو اسکی حاجت ہے ایسے کہ ہنسنت کھم کو حاجت ہے کہ مادہ سیلان کر کے اسکی طرف آئے
 اور تجھیف اس سیلان کو منہ کرتی ہے اور دو سے ملحوظ محتاج مادہ کی نہیں ہے بلکہ جو مادہ موجود ہے اسی میں اثر کرتی ہے
 ایذا اسکو تجھیف تو ہی اور قبضہ اندک کی حاجت ہے۔ جو دو اصل اور خاتمہ ہے یعنی زخم میں ہر تڑپ تڑپ کی غرض سے
 مستعمل ہوتی ہے اسے اجبتان قبضہ کی ان دو دن سے بھی زیادہ ہے ایسے کہ اس دو کو حاجت خشک کرنے اس سے
 کی جو باطن خشک ہے یعنی جلد میں جو رطوبت زخم کی ہے اسے خشک کرنے کے بعد جلد میں بھی جب خشکی پیدا ہو اس وقت

تک اس دو کو فعل تحقیق کرنا پڑتا ہے اور رطوبت غریبہ اور رطوبت اصلہ دونوں کو فنا کرنا اس دو کو لازماً ہمراہ اور دو دونوں
 اقسام نقد رطوبت فریہ کو خشک کر کے ہن اور رطوبت اصلی میں اسی قدر خشکی پیدا کر کے لگی اگر ضرورت ہے کہ سپیدگی پیدا ہو اور
 قوام بننا پڑے اور جو ہر اصلی رطوبت ہن کی ہونے سے ہائے۔ جو دو احوال ہیں اور گوشت گراہنے کے واسطے خواہ
 کہ کھانے کی غرض سے مستعمل ہوئی ہے اس میں ہلاکی زیادہ ضرورت ہے زخم وغیرہ کا چاک کرنا کھولنے کے واسطے
 مہینوں کی قوت ہے کہ زخم کو جو مقام زیادہ بلند و اسی جگہ سے پاک کرنا چاہیے اور جو مقام رکیک خواہ ریشم اور تلاء
 یا پیریاک کرنا چاہیے اور خشکاب کا تھما اسٹریٹ جو مدھرا ہوا ہے زخم و زخمی ہو کر رکھ جائے اور اسکی نکاس افضل کی
 طرف ہونی چاہیے اور ہریان بھی ہو چکے ہیں اور پاک کرنے میں اسنو کا خیال ہے کہ جو کھنکھن میں اس عضو میں لگا چکا اور اڑنے
 اور ہیرے قویہ کا پچا دھیس اور مصل بیان کر دیا۔ سب اچھی طرح لٹو ہن اور خراعات اور چھوڑے پاک کر کے ہن جو خوشبو
 اور قوام دیکھئے، انکو دوبارہ لکھنے کی کیا ضرورت ہے ہوائے ان مقامات کے جو جھنسنے کر دیا کہ وہاں ضرورت اس مخالفت
 کی نہیں ہے اور سب جگہ ضروری ہے کہ ان قواعد کا لحاظ رکھیں۔ ہاں البتہ اگر یہ پینے کش ران اور زیر لٹل میں چاک اس طرح پڑے
 کہ جگہ کے جہاں کسی قدر نورا اور بھی پاک کا اثر ہو چکے ہاں بعد ازاں اس پر جھنسات ایسے رکھیں ہن بن لندہ نورا اور وہ جھنسات
 جلاول اور یہ سفردہ ہن بخوبی اور تفتیل تمام جگہ ہن۔ وفاق کندر ایسے وقت کندر سے افضل ہے ایسے کہ وفاق کندر
 میں قبض بہت زیادہ ہے۔ جراثیم اور زخم کا علاج اگر پاک کرنے کے ذریعہ سے کرن افضل ہے کہ پانی اس مقام پر نہ لگے
 پائے اور اگر مریض کو بے اختیار ہونے کے ہونے مارہ نویسے ہنود وغیرہ پس واجب ہے کہ زخم کو مرہم وغیرہ سے چھپائیں تاکہ
 اثر پانی کا زخم تک نہ پہنچے خواہ تیل میں لٹاؤ کہ زخم کے اوپر رکھ لیں جو اب عام اور رطوبات عام میں اور پانی میں مانع
 خواہ کوئی اور جلا اور تیر جس طرح لگن ہوائے کرن تو گہرا ان زخموں کی جن میں ورم اور درد ہو ایسے جراثیم
 اور زخم متاع نرمی اور رفق کے ہونے میں اور اسکا اعتقاد یا جو کم کرنا چاہیے کہ اند مال جراحت کا ہونے سنگین ورم سے نہیں
 ہو سکتا ہے اور ورم کی سنگین اسی چیز سے ہوتی ہے ہن اول تیر یا اور تحقیق ہو اور اس اثر کے بعد دوسرا اثر اٹھا چکا بھی اس میں
 موجود ہو۔ اور یہ بھی جانتا چاہیے کہ ایسے جراثیم کا علاج جملہ وہی ہے کہ اور ام کا علاج جس طرح ہوتا ہے۔ اور خاص
 علاج ایسے زخموں کا از سر تاپا ایسا جسکا نفع عام ہے اور جملہ اعضا میں نافذ اسکا یقین ہے کہ ایک انارشیہ میں لیکر شراب
 عصف میں اسے پختہ کریں اور یوں وضع تجویز کے اوپر ضا د کریں۔ واجب ہے کہ حال ورم کا بنو بقا مل دیکھیں کہ انعام
 کا راسکا کس طرف ہوئے والا جو مثلاً اگر مرہم سیاہ کا استعمال کریں اور اسکا استعمال سے سرنی دیکھی پڑتی جائے اور چھانے
 پیدا ہونے لگیں اسوقت مہر دات کی طرف زیادہ مائل بننا چاہیے اور مرہم امیض کا استعمال مناسب ہوگا اور اگر مٹیلے خواہ بعد
 استعمال مرہم اسود کے استعمال مرہم امیض کا کیا ہو اور قریب خواہ صلاحیت زخم کی برتری ہو چھو استعمال مرہم اسود کا کریں
 جراثیم احتیاطا ہری اور باطنی کی تہ ہر کئی باطن یا ہن میں کسی عضو کے شق ہونے کا خواہ تھپتھپانے کا اگر
 ہوا اسکے علاج کی غرض ہے کہ پھر سے التمام ہو جائے اور ان کی طرف خون نہیں ہونے پائے اور شرف خون لطیف ناز
 اسکے بھی نہ ہونے پائے پہلی دفعہ کے پورا کرنے کے واسطے اگر ہلاک ہن یعنی خشک زخمی کو سرکہ میں پختہ کر کے

استعمال کرتے ہیں برآمد کار ہو جائیگا یا قتل ہو جائے گا اور اگر ایک درہم خوراک اختیار کریں جب بھی مراد حاصل ہوگی اور کھلے ہضم
 ایسی شے ہو کہ اسکے استعمال کے بعد چھ روز دوسری دوا کی احتیاج باقی نہیں رہتی اور دوسری غرض یعنی منع نزف الدم کے
 واسطے ڈیرہ دانگ بزرالینج نامہ العسل کے پوراہ استعمال کریں نواہ جلا دویہ جو باب نزف الدم میں مذکور ہے کہ ان میں
 سے جسے چاہیں اختیار کریں جو زخم اور شکلات ظاہر میں ہو اسکے واسطے قول ابقراط عالم کابینہ اگر مرقاق دہن کو چھارے کے بعض
 اصحاب پر کھل آئی ہو اسوقت پہلے اس بات کو یقینا چاہئے کہ اسکا کون سا حصہ بن ملائی جائے گی اور انکے انقسام کی کیا تدبیر ہو اور انکے
 اندر لہجائے کی کیا صورت اسکی پیدا ہو سکتی ہے اور اگر شرب یعنی ہر وہ مایہ باہر کھل آئی ہے اسوقت اسکی تدبیر میں خیال
 واجب ہے کہ وہ کھینکے کہ استوار بندش سے اسکی بندش مناسب ہے یا نہیں اور اس بندش سے جراحت میں انفعال ہو گیا ہوگا
 اور نہ اسکے لگائے کی گنجائش ہے یا نہیں جالینوس نے نثر شرح مرقاق کو ذکر کیا ہے اور ہم نے بھی نثر شرح میں اسکا بیان کر دیا ہے
 جالینوس کا قول تو یہ ہے کہ جو جب بیان مذکور نثر شرح کے مناسب ہے کہ اگر موضع ہر دینے وسطا بدن میں خرق اور شکلات
 ماضی ہو گیا ہو موضع خرق میں نائے لگانا خواہ اور تدبیر کرنا کتر خطر ناک ہے اور خضران دہنوں جانب دانتھا و بار میں طرف
 میں مقدار پارانگشت کے ہر دینے درمیان جسم سے وارت ہن رہا لینوس کہتا ہے اگر شتی موضع بہرہ میں وارت ہوگا ضرور
 امعا بھی کھل آجئے گا اور امعا کا پھر انور کی طرف پھیرنا ضرور دشوار ہوگا اسلئے کہ امعا کو جو چیزوں کے جوئے تھی وہی دہن
 جھے جو طول بدن میں وارتے ہیں سب سے ناساخوان عامہ اور اسی وجہ سے جب ایک مصلہ بھی ان دونوں میں سے منحرف اور کچھ بگا
 بعض امعا طرف خارج کے ضرور کھل آئے گی اور امعا کے باہر کھل آنے سے شکلات اور زخم میں تو اور بلند ہی پیدا ہوگی۔
 اسکی وجہ یہ ہے کہ جو عضلہ خضر بن میں ہے اسکی تنگ گیری سے یہ لگی ہوئی تھی اور وسط میں کوئی اور عضلہ قوی ایسا نہیں ہے جو آ
 راک کے پھر اگر ایسے اسباب آمادہ اور مہیا ہوں کہ جراحت عظیم ہو جائے چند امعا باہر کھل آئیں گے اسوقت انکا اندر
 داخل کتر اور اپنی اصلی جگہ پر واپس کرنا بہت دشوار کام ہے اور جو ٹوٹے چھوٹے زخم میں بھی اگر احوال امعا کا بہت بلند
 لگیا ہے پھر لکڑی یا بوجھتے ہیں اسکی وجہ یہ ہے کہ جبکہ ریح پیدا ہوئی ہے اسکی پیدا ہونے سے زخم چھول جاتا ہے اور اسی وجہ سے قفا
 اور شکلات اندر داخل نہیں ہوتا ساسی وجہ سے اسلئے حرامات وہی ہے کہ باوجودیکہ مرقاق کو اپنے ہمار ڈالا ہو کتر قدر اسکی ختم اور
 اور معرقین مستدل ہو پھر جالینوس نے کہا ہے کہ ایسے زخم کا علاج محتاج چند اشیا کا ہے پہلے تو امعا کو اندر کی طرف پیسے لیجا نا اور
 جو آنت باہر کی طرف کھل آئی ہے اسے اپنی خاص جگہ پر پونچا دینا چاہیے۔ دوسرے یہ ہے کہ بعد اسکے کہ اسکو اپنے اصلی مقام
 پر پونچا دینے نائے لگا کر ریت سے یہ کہ بعد نائے لگانے کے اُسہر دوائے موافق اور مناسب لگائیں چوتھے اس امر کا خیال
 رہے کہ پوری کوشش کیجئے کہ امعا سے شریف کو ان تدبیرات کی وجہ سے کسی طرح کا ضرر خواہ ایدلانہ ہو چکے۔ اس میں
 کہتا ہوں کہ اگر زخم بوجھتے ہونے کے ایسا ہو کہ جو آنت باہر کھل آئی ہو وہ اندر بچھرنے کے اسوقت مصلح ہر وہ واجب ہے
 کہ تغلیب اس ریح کی کرے جس سے انتفاع پیدا ہو یا اس شکلات کو بڑھادے اور ریح کا اختلال کر دینا زخم کے بڑھانے سے
 بہتر ہے اگر قدرت تغلیب چھوٹا ہے پھر آنت کے چھول ہانٹنے کا سبب بردت ہو آئی ہے اس وجہ سے واجب ہے کہ اسلئے کا کھر آبگرم
 میں ڈوبوئیں اور پھر کھریک کریں رشراب خالص کے ذریعہ سے اگر تکبیر کرینگے ایسے موضع پر وہ بھی نائے

بہتر ہے اس واسطے کہ شراب میں تسخیر پانی کی تسخیر سے زیادہ ہے اور اس کا قوت بھی تیزی ہے۔ پھر اگر ماٹھل نہ ہو اور یہ علاج کچھ اثر کرے
 سو سنت زخم کے برعکس کی توجہ کرنی چاہیے اور بہت مناسب ہے کہ جس سے زخم کو بڑھائیں وہ آگہ ہے جو بنام میٹھا تو اصیر مسروپ ہے
 اور وہ پھریاں اور پاؤں کو چسکا کرنے کے واسطے جرح لوگ بہت تیز ملتے ہیں اور ایسی طرح جگہ دونوں سے بہت تیز ہوتے ہیں
 مذکورہ پاجیہ بہت مناسب شکل مرین کی کھوپڑی کرنے کی بشرطیکہ جراثیم کے دھوئیں ہیں۔ شکل ہے کہ اسے اٹھا کر کمر بن اور اگر زخم
 اور سر کے دھوئیں ہے انکے ٹھنڈے کی شکل میں رکھنا اور دو دن صوفیوں میں عرض اصلی مرض کے ٹھنڈے کی سی ہے کہ جراثیم
 باہر نکل آتی ہے اور اس کا بوجھ نہ پرنے پاس کے جب اس غرض پر اطلاع حاصل ہوئی واضح ہو کہ اگر زخم داہنی جانب ہو گا
 مرین کو بائیں جانب مہلان ضرور کرنا چاہیے اور اگر زخم بائیں ہو تو دایستہ شق کی میلان ضرور چاہیے یعنی جانب زخم کے بائیں
 چوڑھ کر نقل میں ہونی چاہیے اور یہ فائدہ جمیع اقسام جراثیم میں عام ہے اور عظیم الشان ہے اور بہت کا اسی مقام پر مہل
 جس موافق سے اسے حضور نصیرت ہے بعد از انکہ وہ اندلی طرف داخل کر دی جائے بشرطیکہ جراثیم جو اس بات کے
 پورے ہونے کے واسطے ایک جوڑی رسن خود آئندہ چتر کے کار کار ہو گا اور اس سے غرض یہ ہے کہ مقام اس جراثیم کا باہر
 تا حد میں گرفت کر کے وہ دونوں سے زخم کے فادینے چاہیے اور دونوں کو کچا کر کے جسد ضرورت ہو تو زخم کو کھولنے بائیں اور
 آت کو اندر داخل کرنے بائیں خواہ ٹانگے لگاتے ہیں اور جہاں ٹانگے لگائے ہیں آت بھی زور سے گرفت کیے رہیں ایسا شو کہ ٹانگہ آت
 ماہے خواہ دھیلوا جائے تا ایک نام زخم کے ٹانگے لگ جائیں اور باستوری خیانت سے فران حاصل ہو کر قسم و فوسے نہیں
 شوگی یہ صفائی اور درستی نہ حاصل ہوگی۔ آب میں اندر کے ٹانگے لگانے کی ترکیب عمدہ بیان کرتا ہوں کہ اس طور سے زخم اندر دینی
 کا مینا اور ٹانگے لگانا بہت عمدہ اور بے خطر ہے اس کا ہون کہ جو کہ غرض اصلی نیا طاعت اور ٹانگے لگانے سے ہی ہے کہ بائیں
 اور مرائی کے وصل پیدا ہو لہذا واجب ہے کہ ابتدا و دخت اور ٹانگے لگانے کی اس طرح چکر سنی چاہیے کہ باہر سے سوئی اندر کی
 دباؤ اور ہر ایک ڈوب کی اعتبار باہر کی طرف سے کریں جب سوئی ڈوب جائے اور اس مفصل تک پہنچے جو طول بدن میں سیدھا ہو
 ہے اس وقت کہ پردہ کا وہ سرا جو اسی ہاتھ کی طرف دلت ہے اس میں سوئی کو زیادہ نافذ نہ کریں بلکہ اس سے ٹھیک اور دوسرا صفاق کا
 سے بکر سوئی کو اس میں پرست کریں کہ اندر ہی چتر دوسری یا چتر میں مرائی کی سوئی کی ٹوک داخل ہو اور باہر نکلتے آتے اور جس
 زخم کو اور دھریا ڈوب لگانا ضرور ہے یعنی بدھ زخم مائل ہے اور دھریا اور ہار ٹانگے میں داخل ہو جائے ایسا شو کہ اور دھریا
 ڈوب رہے کہ انکے عمل ہانے کا زیادہ خوف ہے اور پورا ڈوب صفاق کے اس جانب میں لگا کر باہر بطور جلد کے سوئی کو نکال
 لائیں اور دونوں سر سے کٹے اس جلد بیرونی کے وصل کریں چتر زخم کی میلان ہے چتر سوئی کو اندر کی طرف لچکائیں اور دوسرا
 کا جو جانب مخالف میلان زخم کے ہے اسے دوخت کریں اور اسی طرح ہر ایک ٹانگے کو پورا کریں کہ جس طرف زخم مائل ہے اور دھریا
 صفاق کا اور جلد بہ نسبت دوسری جانب کے زیادہ ملتا ہے اور اسکی دوخت میں استحکام زیادہ ملحوظ رہے اور ٹانگے لگانے
 والے اس ترکیب کو اپنے تجربہ میں کہتے کہ ایک طرف زیادہ دیا دیکھ کہ ٹانگہ لگائے اور دوسری طرف دھریا لگانا چاہیے
 دو ٹانگے کے درمیان میں نہ صل میں ڈوری کی تعداد ہے کہ زیادہ فاصلہ نہ ہو چاہیے بلکہ جسد لگنا اور قریب قریب ٹانگے بطور چکر کے
 دینی ہوتے ہیں۔ ہر زیادہ اتصال میں ہر ضرور ہے کہ چونکہ سولف و وزن کے مشعل ہونگے اتصال ہے کہ سب وزن لکر ایک ہو جائے

اور جاک سا پید ہو کر فائدہ دہشت کا ہر طرف ہو جائے یعنی سب لائیکس جانین اور دونوں باقیہین الگ الگ ہو جائیں جسے نسبت
دور ٹانگے لگانے میں خوف ہے، یہ کہ خوبی وصل پیدا ہو گا لہذا واجب ہے کہ فاسلہ مناسب چھو کر ٹانگے لگائیں جس سے وہ سے ٹانگے لگائے
مگر سخت اور مغتوی ہوئے تفریب سے زانی خون زخم اور دندانہ دہشت کے ہمارے ڈالنے پر صین ہو گا اور اگر کم زور مش کے ٹانگے کے
جو کا خود ہی ٹوٹ جائیگا لہذا ایسا ڈورا اختیار کرنا چاہیے کہ درمیان بشہر ہزار ہون سبٹے ہوئے کے جو بیٹے کسی قدر مٹ لیں
کی اس میں استحکام بھی پیدا ہو اور مضمین چکا دھاگا بھی بنو سی طرح اگر لوری بلدی میں سوئی کو واس کر کے اگر چہ چھ جلتے سے من پہلی
لیکن ختم کے اثر خواہ باہر بہت سے اجزا ایسے رہ جائیں گے لگا لگا انجام در دست ہو گا اور بہت سے اجزا چھوٹ جائیگے کہ ان میں
پیدا ہو گا لہذا اس میں بھی جانب امتدال ٹھوٹا ہے۔ رجالیئوس نے یہ بھی کہا ہے کہ زخم حکم کے ٹانگے لگانے میں غرض ہے کہ صفاق
مراق سے ہونا ہو جائے اسلئے کہ اسکے الصفاق اور ہون ہونے میں دشواری ہوتی ہے اور وجہ اسکی یہ ہے کہ صفاق مغتوی صانی ہے
بعض لوگ اس طرح یہ ٹانگے لگاتے ہیں کہ جو باہر مرقان کے خارج کی طرف ہے اس میں سوئی گھرو کے اندر ہونی باہر میں
سے داخل کرتے ہیں اور دونوں کنارے صفاق کو چھوڑتے ہیں اور پھر جب ڈوب پورا ہو گیا دوسرا ٹانگہ لگاتے ہیں اور
اسی ٹانگے میں صفاق کا کسی قدر بجز شامل نہیں رکھتے اور بعد ازاں دوسری طرف سے صفاق میں بھی ایک ٹانگہ لگا کر ہر طرف چھ لگاتے
ہیں یعنی مرقان کے ٹانگے الگ اور صفاق کے الگ رہتے ہیں ایسا نہیں کرتے کہ چاروں طرف سے صفاق اور مرقان کے یکجا کر کے ایک ہی ٹانگے
میں داخل کرتے ہوں اور اس طرح کی خیالت اگر چہ ایک قسم کی ایذا پیدا کرتی ہے اور جب تک خیالت سے فرار نہیں ہوتا ہے ہی
کو کلکین زیادہ اٹھائی پڑتی ہے لیکن منایت درجہ کا استحکام پیدا ہوتا ہے اور نوا م جرح جو کہ چاروں طرف کو یکجا کر کے ایک ہی ٹانگے
لگاتے ہیں گو وہ جلد لگا دیتے ہیں مگر اس طرح کی خیالت میں وہی ضرر تفرزا وہ چھ بانٹے کا جو بیٹے سمیت مغتوی ختم کا حال بیان
کیا ہے اس میں بھی مغتویں ہے جیسے بعض درزی پڑا ہے کہ ایک ہی ڈوب میں ہی دیتے ہیں کہ اس دہشت کا بھی وہی حال خراب
نظر آتا ہے اور صفاق اور مرقان کے الگ الگ سینے میں کبھی یہ فائدہ ہوتا ہے کہ صفاق مرقان کے چھ چھب کر اتصال تکمیل پیدا کرتی ہے
پھر اسی تکمیل سے کہا ہے کہ بعد ٹانگے لگانے کے اوپر ٹھہر کا استعمال کرنا چاہیے۔ بندش کی حاجت ایسے جراثمت سے زیادہ
اور صوف کو سریش اور روغن زیت میں جھگو کر بطین اور مالہین پر اس طرح لیٹھیں کہ چاروں طرف سے لپٹ جائیں اور
مغز اوپر لیٹھ سے ایسے ادھان اور لعایات زخمی کو حققتہ دینے کی بھی ضرورت ہے اگر جراثمت امعانک ہو چکی ہو
بنت نکل کر باہر ہو چکی ہو اسکی بھی تی بروبی ہے جو ہم نے ادھر بیان کی ہے۔ مگر اس وقت حققتہ شہرہ سودا اور قالیق سے
کرنا چاہیے جو بگرم ہو موصوٹا اگر جراثمت نافذ ہو کر مصلحتاً تک پہنچی ہو اسکے اچھے ہو جانے کا تقنین میں ہو سکتا ایسے
کہ جرم اسکا رقیق ہے اور رگون کی اس صاحبین کثرت ہے اور طبیعت معارضہم کی قریب طبیعت مصب کے ہے اور بکثرت انفساب
مرا کا انہر ہوتا ہے اور حرارت اسکی شدید ہے اسلئے کہ معارضہم بہ نسبت اور اسلئے بگرم سے زیادہ قریب ہے اسکا زخم کو مگر
بمجا ہو سکتا ہے اور اسافل بطین کی جراثمت میں بگرم کو داکرے اور نہ ہر ات کی جراثمت اس جہت سے ہوتی ہے کہ اسکی
کی طبیعت بھی ہے اور بگرم کا الصفاق اور پونہ زیادہ ممکن ہے۔ بہ نسبت مصب کے جالیئوس نے کتاب حیلۃ الہر میں کہا ہے
کہ غرض صحیح کے بروقت پھٹ جانے مرقان یعنی صفاق کے پہ ہونی چاہیے کہ اس میں ایسے ٹانگے لگائے جائیں تاکہ

صفاق اور مرقاق میں باہر اتصال پیدا ہو جائے ایسے کہ یہ عضو عصبانی ہو اور انعام دہر میں قبول کرنا ہو اور یہ عرض اسی طرح کی جائے کہ سہ لوری ہو سکتی ہے کہ دوسرے کے درمیان اور مضبوط لگانے جائیں جو جمنے میں ان کو دینے میں کہ ان کو ٹوٹ جے اور چھبیدی پیدا ہوتی ہے اور ہر ایک ذوب میں واجب ہے کہ مرقاق کے ساتھ صفاق کی بھی دوخت ہوتی رہے۔ وہ کہتا ہے کہ جب کوئی آنت باہر نکل آئے شراب اس وقت ہی لاکر گرم کریں اور اس میں نمون کو ڈوب کے آنت ہر رکھیں تاکہ اس کا اتنا ہی گرم ہو جائے اور سمٹ جائے اور اگر شراب مذکور دستاب نہ ہو یعنی اور سیاہ ناقص جو لقمہ قبض پیدا کرتے ہیں نہیں پہنچا کر ان کو گرم بھی نہ لین۔ نقطہ آب گرم سے تاکید کرنی چاہیے تاکہ امتزاج امعا کا ہر طرف ہو جائے اگر اس قدر نہ سمٹے کہ اندر داخل ہو سکے زخم کو زیادہ چاک کر دینا چاہیے بقراط نے کہا ہے کہ اگر شراب بطن ہو جسے جراثحت کے باہر نکل آئے اگرچہ تھوڑی ذمہ باہر رہی مگر عفونت ضرور پیدا ہوگی اور شراب میں بہ بات بہ نسبت اور امعا کے زیادہ ہے اور تیز بہ نسبت بگڑ کے سیکھے کہ معا اور اطراف کبدا گردیر تک خارج میں ٹھہرنے کے تاہنگہ بروقت خارج بھی ان میں اثر کر کے اضمین سرزد کر دے پھر بھی جب اضمین اندر کی طرف داخل کرینگے اور زخم پور جائیگا امعا اور اطراف بگڑ اپنی طبیعت اصلی کی طرف خود کرینگے اور شراب کا حال ایسا نہیں ہے اگر تھوڑی ذمہ بھی خارج میں ٹھہرے گی اور پھر سے اندر کرینگے جو مقدار باہر آئی ہے وہ ضرور متعفن ہو جائیگی اسی واسطہ لہذا پتہ پتہ کرنا کہ مقدار باہر لگتی ہے نہ سے فوڈا کاٹ ڈالتے ہیں اور ہر مقدار باہر نکل آئی ہو اسکو ہرگز اندر کی طرف واپس نہیں لے جاتے۔ اگر کسی کے شراب میں اس خاصیت کے خلاف مدم تعفن پیدا داخل اندرون کے پایا جائے بہت تخیل اور اندر ہونا اور نالیسی ہے کہ ایسی خاصیت تپائی جائے۔ اگر شراب سے کوئی مقدار باہر نکل آئے اس وقت معلوم کرنا چاہیے کہ قابل کاٹنے کے ہے یا نہیں اور اسکا زخم قابل ٹھکانے کے ہے یا نہیں اور اگر سیاہ جائے تو کوئی کمزور و سخت کریں پھر اگر زخم بھرنے میں لینے وسط بطن میں ہو وہ زیادہ خطرناک ہے اس واسطے کہ اسی جگہ اطراف ان عضلات کے ہیں جو کھم بہرہ شیدہ ہر ٹسے ہیں اور حکم اس سے متذہب ہوا ہے اور اگر زخم خضر میں ہو اور خضر میں دونوں جانب میں وسط بدن کے واسطے اور بائیں بقدر چار انگشت کے واقع ہیں یہ زخم اسلام ہے کہ اس مقام میں اطراف فضل عصبیہ میں کوئی شے نہیں ہوتی ہے۔ لیکن موضع بھجڑ کے تاکہ ٹھکانے بھی نہایت دشوار ہیں ایسے کہ اکثر مہار اور نچی ہو جاتی ہے یا باہر نکل آتی ہے اس مقام کے چھت جلنے سے اور اسکا زخم پتہ پتہ رو کر نادر ہونا ہے وہ دشواری کی ہے کہ معا کو جو چیز ملائے اور گرفت کیے ہوئی تھی وہ بھی دو عضلے سے جو طول بطن میں دراز ہو رہے ہیں اور خود بھی ہیں اور سینے سے رکب تک لینے استخوان مانہ تک اترتے ہیں اسی واسطے جب اس مقام میں جراثحت واقع ہوتی ہے ان عضلات کو قطع کر دینی ہے اور اونچا ہونا معا کا اشد ہونا ہے ایسے کہ جو عضلہ خضر میں اسی معا کو گرفت کرے وہ ہی ہے اور جب یہ کہے گیا پھر کوئی عضلہ کو جو بقوت اسکا مضاد کو کرے باقی نہیں رہتا پھر اگر باوجود کٹ جانے اس عضلہ کے جراثحت بھی قلیم ہو ضرور ہے کہ چند امعا باہر نکل آتیں اور اونچے بھی ہو جائیں ان کا اندر کی طرف داخل کرنا بہت دشوار ہوگا کیفیت جراثحت کی بندش کی اب زخم ظاہری اور شگاف کے بندش کا بیان ہم کرتے ہیں اگر ارادہ یہ ہو کہ زخم اور شگاف میں الخیام پیدا ہو وہ ترکیب کرنی چاہیے جو ایک عالم ہے اس صنعت کا بیان کی ہے اس مال کو پتہ پتہ لے کر اگر کبکھو اس پر کہ اسکا زخم اور شگاف ختم ہو جائے بشرطیکہ زخم ہر اثنو اور شگاف بھی زیادہ واقع نہ ہوا ہو ایک ہائی اسکا

اگر دائرہ دہشت دینی چاہیے اور اگر زخم اور شگاف نظر ہو اسکی بندش کے واسطے رفادہ مثلث درکار ہے۔ اگر مقام پھر زخم کا منہ ملی ہو اور خالی ہو تو باوجود بندش منہ کی حفاظت اور ٹانگے لگانا بھی ضرور ہے اور بندش بطور مثلث کے نہایت عمدہ ہے بہ نسبت افلاک مربع کے تمام اقسام میں حراست اور شگاف کے ایسے کہ بندش بطور مثلث کے فقط چاک اور شگاف کو سمیٹتی ہے اور ایسی بندش اس صورت پر ہوتی ہے کہ ∇ اور بندش بطور مربع فقط شگاف اور چاک کو بچا کرتی ہے چاک کے چاک کا حفظ مستقیم درمیان دونوں مثلثوں کے ہوا در دونوں رفادہ بطور مثلث کے ان بن سے فرض کرو ایک بس ہے اور دوسرا ج ہے اور دونوں درست ہانڈے جاتے ہیں اسی شکل پر جو اوپر لکھی ہوئی ہے پھر جو وقت بندش اس موضع کی درست ہو جائے اور دونوں سروں سے رہا مانی استوار ہی ہو اس صورت میں گرفت رباط کے موضع شگاف نہ کی بہت مستحکم ہوگی بہ نسبت اسکے کہ بندش مربع ہوتی اس واسطے زخم کے ملانے کے واسطے سولے دوسرے واسطے کے اگر اجائز نہیں ہے اور چونکہ رفادہ مثلثہ کہتے ہیں اور شکل بندش کی یہ ہے جیالینوس نے کتاب جلد البرہین لکھا ہے کہ ایک شخص کے ایسا زخم ہوا ہے جس نے شاک اسکا فاقہ رقیب ارمیہ کے ہونچا تھا اور زخم کا منہ قریب رگیہ کے تھا جیالینوس کہتا ہے کہ جسے اس زخم کو دیکھنا عاک کرنے کے اچھا کیا ہے اس نے ہرے کے اس کے رگیہ کے بچے دیکھے تھے کہ آہنی کہ جس سے زمین کو پھارتے ہیں جیسے فیلہ خواہ پھاڑو اور گلکو رگیہ کو اچھا کر دیا اور اتنا سیدھا کیا کہ اس زخم کا منہ اچھا ہو گیا اور سہولت سے تھہر پڑے ہوئی اس میں ہر بہت سے زخم جو سانی اور ساعد میں تھے انکو بھی باسانی اچھا کر دیا۔ پھر جیالینوس کہتا ہے جو پھر اور شاکرہ کر لیا اسے ایک معلوم ہو چکا ہے کہ جو زخم ایسے لگتے ہیں کہ الٹا خون مرہ ہونیکا محتاج ہوتا ہے یعنی انکی صحت موقوف اس بات پر ہے کہ مرہ پڑے تب صحت پیدا ہوگی پس خون کا اندر اس زخم کے تھہر رہتا تاکہ کل رطوبت جس قدر اس مقام پر ہے بطرف مرہ کے متغیر ہوتا بہت عمدہ ہے اور تھیر حالت زخم کی واسطے بہر صحت موثر ہے۔ اور جو زخم زیادہ پھیلے ہوئے اور کسی ہونے ہونے پہلے ہی ایسی بندش کرنی چاہیے کہ دونوں سروں کے آپس میں بل جاتیں یا ان اگر سروں کے ملانے سے وجہ شدید پیدا ہوا سو وقت بہت ہے جو مناسب نہیں ہوتی خواہ اگر زخم میں ورم پیدا ہوا ہو کہ وہ بھی بندش سے بہت صحت پیدا کر سیکے اگر وہ بندش نرمی سے بھی کی جائے پھر بھی وجہ تھیر پیدا ہوگی یا کوئی مفضلہ عرض میں ٹوٹ بھٹ گیا ہو کہ وہ بھی جمع ہو سکے گا بلکہ اسکے اندر کب قبیلہ رکھیں گے اس خوف سے کہ ایسا تو قبل زخم کے پھرنے کے جلد میں انجام اور وصل پیدا ہو لینے سے منہ کا زخم ہونے پھر پانے اور جلد مندمل ہو جائے اور اندر چور رہ جائے۔ پھر جیالینوس کہتا ہے کہ یہی خالی ہے کہ جو وقت ہم جلد سر کو چاک کریں اور زخم میں دونوں سروں کے کوئی شے ایسی رکھیں جو اس چاک کو بھر دے زخم کے دونوں سروں کے جلد بطور شانداران تھہر کے شق ہوتی ہے اس وقت ایسی بندش کی حاجت ہوتی ہے جو اسکو باہر کی طرف کھینچ لائے۔ اگر حراست طول میں واقع ہو اس وقت اگر کسی بندش کافی ہوتی ہے اور زخم کو بہت استحکام کے ساتھ جمع کر دیتی ہے اور اگر چہ وجہت عرض میں ہوا تھا نائیکے لگانے کی اور سینے کی ہوگی اور جن قدر زخم گہرا ہوا دنا مانی ٹانگا گہرا لگانا چاہیے اور ٹانگے کا گہرا لگانا بہ نسبت زخم کے بڑھنے کی بہت اچھا ہے۔ پھر جیالینوس کہتا ہے کہ ہم بھی باضطرار زخم کے بڑھانے کی طرف توجہ نہیں دیتے ہیں جبکہ وہ حراست نیچے کی طرف ہوا در جو خوف ہو کہ اگر اسکو کھول نہ سیکے تو اس کی جانب اس زخم کی تھیر جانے کی اور انکی طرف چور ہوتی رہ جائیگا

کائنات میں کائنات کا خود بخود ہو جائے اس واسطے کہ دو اسے مل لکھیں، انہیں کہ لکھ کر ہم میں زیادتی پیدا کرتی ہے، تاکہ ایک مندر بلجھارم اور فوٹو
 لکھیں، میں بھی زیادتی کرتی ہے، اور اسی زیادتی کے ذریعہ سے درجہ انزال تک گوشت کو پہنچاتی ہے۔ بلکہ اس دو اس کے استعمال میں
 شہرہ بخوار رہتا ہے اور ایسے وقت اتنی قوت کی استعمال کی جائے کہ جب یہ دو اس کی پیدا کر کے اناحل خاص کر کے لکھ کر مندر بلجھارم کو
 پیدا کرے جو قدر ضروری ہو اور فوٹو پیدا ہونے سے دو اسے مل اپنی انتہائے فعل کو پہنچ جائے تاکہ جلد اور گوشت دونوں ساتھ
 ہی اس کیفیت پر درست ہوں کہ دونوں برابر اور ساتھ ہی صلح مفوضہ جرح کو درست کر دیں اور نہ مقدار مناسب ہر ہر حکم کو جانیں
 جو کوئی جرح اس وقت اور صنعت کی رعایت نہ کر لکھتے ہیں، کہ انہیں زخم کا اور نشان قرص کا جلد کے اوپر پیدا ہونا چاہیے تاکہ وہ
 پیدا نہ ہو اور رطوبت کے ساتھ کرنا چاہیے اسکے بعد رنگ دو واجب کرنا نہ چاہیے، پڑھ لکھا قریب ہونے سے مناسب اور ایسے وقت اس دو اس کو
 اسلامی و غیرہ کوک سے زخم کو پہنچانا چاہیے۔ اور یہ خاتمہ عیسے ریشہ باریک اور تنگ درخت صنوبر کا لکھ کر اسکی قیروطی اور رطوبت
 بنائی جائے اور ریشہ باریک قیروطی سے بیان قیروطی اس دو اس کے ذریعہ اور عروق یعنی ہڈی مخصوصاً آنا ہڈی بہت
 مرہ ہے اسی طرح پنجان سوختہ اور زرد اور سوختہ میں قوت انزال کی زیادہ ہے اور پختگی زیادہ نام اور ہر گز پختگی اسی طرح بلجھارم
 اس دو اسے کہتا ہے یہ رجل حقیق کر کے تعبیر کی ہے، جیسے بعض شرح کلام لغز نے سمجھا ہے اور میرا یہ خیال ہے کہ مراد بقول لکھ کر
 وہ لکھ اس کے جسکو صل العراب کہتے ہیں اور جو کتا پر بیان لکھتا ہے اسکی پلیدی اور سو سوار کی میٹھی مگر اس میں بہ نسبت کہ پلیدی
 قوت جان زیادہ ہے پس ضرور ہے کہ اسکا انکسار بشہرت اور یہ فالقبض اور اصل السوس اسکا کوئی اور پوست باریک اصل بادشہ
 اور تیل سے کیا جائے۔ قروح پاک کرنے والی دو اس کا فعل عجیب ہے، بلکہ رطوبت قروح کا مزاج عار ہو اور درہم میں ان میں برابر ہونے
 اسی دو اس کے مندر اور تیل ضرور مہر و خصوصاً اطراف معتد زرد لکھ کر میں ساور ہے کبھی اور وہ میں لزوج اور تعلقا ریحی دہل کچی ہے اور
 یہ دونوں زخم اور وہ کالک ہیں اور مقدار گوشت کی کم کر دیتے ہیں لیکن اگر زخم میں رطوبت شد بہر جو اول ہی کرتے ہیں خصوصاً
 اگر پختگی کو جلا کر استعمال کریں اس وقت قوت رطوبت قوت کالک سے کم ہونگی اور اگر بعد جلائے کے دھو دہلین پھر قوت انزال
 کی زیادہ ہو جاتی ہے۔ زنگار اور جو دو این قوت اکل کی زیادہ رکھتی ہیں انکا استعمال کرنا ہون اہل علم اور تیسرے قوی بغیر اول کے
 مناسب نہیں اور اگر بعد ایسے تیز کالک کے استعمال جائز ہے تو انہیں جراثیم میں جراثیم میں رطوبت زیادہ ہو جس کا حرقا کر بعد جلائے
 کے دھویا جائے اور مال کے واسطے بہت عمدہ ہے، فالقبض اور مرنگ اور سفیدہ بھی مفید ہے ان دو اسکی ساخت کی کیفیت یہ ہے
 کہ مراد سنگ اور سفیدہ سر کہ میں گھول کر استعمال کیا جائے اور اقلیم کو میں کر اور عمدہ ہے، تاکہ اقلیم کو جلا کر اس میں دہل کریں
 اور فالقبض بھی شریک کریں اور رطوبت اس اور سر کہ اور شراب فالقبض میں تر کریں کہ جذب ہو جائے اور بیشتر لزوج سوختہ بھی اسپیش
 کرتے ہیں اور لگتا ہے اور ناز و بھی شریک کرتے ہیں اگر جراثیم اور قروح میں رطوبت زیادہ ہو مرہم کتان اور اسکا فوٹو عجیب ہے
 چارہ کتان دھویا جو اول پاکیزہ لیکر پہلے اسے کوئیں اور ایسا باریک کریں کہ مثل خار در سر کہ کے جو جائے اسکے بعد ریت
 جو قوی القلی ہے یا رطوبت اس کو لیکر اس میں قحور سا شورہ ڈال کر پھلان میں اور پھلانے کے بعد کتان سا پتہ ہے میں ڈالیں اور مرہم
 طیار کریں اور استعمال کریں۔ یہ مرہم عجیب النفع ہے اور مرہم اسود بھی کبھی انبات تک کرنا ہے اور اگر مرہم اسود کی قوت انبات کا
 زیادہ کرنا منظور ہو اس میں قحور ہی کندر اور جوا شہر کہ سب کا وزن برابر وزن اور ہر مرہم اسود کے پھاڑا کر دین

ذروں و رخصتیں پیدا ہوں اور وہ انک کو ایک حصہ خیر برما میں اور مراد اور ناز و ہر واحد رخصت جزو میں کہ فرود کر کے ذروں
 دوسرے صرف سو فیصد بارہ عدد انار کو یک چورخت سے سو گھر خود بخود گھر میں متوالہ عدد و غلط نہیں ہوں انار کے بارہ سنگی پالا
 ہر پتیسو اور اقلیا را بنایا بیخ سو سن ہر واحد ہر جزو دق کندر پوست با یک درخت منہ پر کا ہر واحد چھ حصہ پوست انار پیدا ہوا
 شب بمانی ہر واحد آٹھ جزو نازو یکو ہر جم دو سر ذروں و نوہ استخوان سوختہ مراد رنگ ہر واحد دو در یک کندر ہر واحد تین در ہر واحد تین در ہر
 ماہی ایک ایک در ہر ذروں کی صفت و در اسید چارج رصاص تجر کل شب بمانی ہر جزو ان پیکرا ایضا اصل السوس جاوشی ہر جزو
 نازو دو و شقال دق کندر ایک شقال صفت مرہم کی جو شلح کے واسطے مفید ہے جو کجلا کر روشن گل اور بدغن اس لہر پڑھ
 تلی میں مخلو کر کے قیر دلی بنائیں اور وہ نمبٹ کچھ خراج اور قروح کے اوپر کے ابو اب میں صفت اور وہ نمبٹ کچھ کی
 مفضلاً بیان ہو چکی اور یہ بھی مذکور ہو چکا ہے کہ اور وہ نمبٹ کچھ کا مزاج کیسا ہونا چاہیے یہ بیان پر بھی جانا ضرور ہے کہ اور وہ نمبٹ
 کچھ کا استعمال اس وقت کرنا سب ہے کہ موضع جرات چرک وغیرہ سے اچھی طرح پاک اور صاف ہو چکا ہو اور قاعدہ جرات
 استخوان واقع ہو یعنی زخم کا مقام ٹھنڈے برسی ہو اور کوئی چیز تجر ح نہ ہوئی ہو لہذا ہم ہے کہ اس بڑی کچھ خوب پاک کرین اور کچھ طرح
 کی کو دت خواہ کسی طرح کا سنا دہی میں سو اسے کہ چون کے اور سولے رطوبت خاص کی جو بدی میں ہوتی ہے اور کچھ بانی نہ ہر
 کرے کہ اسکی تخفیف کر کے ہوں خصوصاً اگر بڑی سر میں ہوا اسکے صاف کرنے کا اہتمام زیادہ کرین اسوا سیکلے ہو ہی ناست
 اور اسکی رطوبت بخلا ان اسباب کے جو بولع اہبات کچھ کے بدی ہر ہوتے ہیں اور وجہ بڑی کو چیلین اور خشونت اس میں
 پیدا کرین جو مادہ اسکی طرف ایسا آئیگا کہ تازہ گوشت پیدا کرے جو بوجہ خشونت کے زیادہ ثابت رہتا اور پوجہ کینے ہونے کے
 چسل کرے جا چنگا یہ بھی جانا ضرور ہے کہ بعض دوا میں یہ خاصیت ہوتی ہے کہ کسی بدن خاص میں اہبات کچھ کرتی ہوں اور دوسرے
 بدن میں نہیں کرتی ہے اسکی وجہ یہ ہے کہ کسی بدن میں زیادہ تخفیف پیدا ہوتی ہے اسکی وجہ سے اہبات کچھ نہیں کوئی ہے اور یہ بات ملاحظہ فرمائیے
 بڑی پیدا ہوتی ہے خواہ اور دوجہ جو بخولی مذکور ہو چکے مانع اور مقوی اس دوا کی نوبت اہبات کے جو تے ہیں اور کچھ بھی کوئی دوا
 بعض اہبان میں بافراط جلا پیدا کرتی ہے اور کسی بدن میں بافراط جلا پیدا کرتی ہے خواہ مطلق حالات اثر اس سے ظاہر نہیں ہونا جو اکثر میں
 دوا میں حاجت کسی نہر تخفیف کی ہوتی ہے خواہ ایک مقدار میں ہلا کی حاجت ہوتی ہے اور دوا میں تخفیف اور جلا جلا جلا جلا جلا
 بحسب مزاج بدن کے ہونا ہے نہ کہ علی الاطلاق بہ نسبت ہر بدن کے ایک ہی درجہ کی استیاج تخفیف اور جلا کی اس دوا کو پوجہ چرک پڑھ
 ایسی ہوگا اسکی مقدار بہ نسبت بعض امور کے مختلف ہو جائے اور اسکی تاثیر بھی ایسی چیزوں میں کیساں ہوگی جن میں نوبت ایضاً انک صفت ہے
 یعنی یہ دوا بھی اثر مختلف و مختلف بدن میں پیدا کرے گی اور جو دوسرے مختلف ایسی ہوگا اسکا اجتناب بہ نسبت اس بدن کی خشکی کے
 کم ہو جس پر جلا علاج اسی دوسرے کرنا منظور ہے بلکہ بدن مذکور کے اہبات کچھ میں یہ دوا قاصر ہے کی بلکہ ضرور ہے کہ دوسرے
 نسبت کچھ کا میں زیادہ ہو بہ نسبت خشکی اس بدن کے جسکا سنا جو اس دوا سے کرنا ضرور ہے اور اسی وجہ سے کندر تر اہبات کچھ
 نہیں کرتی خشکی رطوبت درجہ اعتدال سے برسی ہوتی ہے تجربہ ایسی ہی ہے جسکے ذریعہ سے جفاف اور خشکی کا کچھ چھٹا نایا
 اہبات کچھ کا مستر رہنا خواہ چرک اور صبح کا پڑنا دریافت ہو سکتا ہے اگر دوا یافت ہو کہ اثر تخفیف کا آمد پیدا ہونا ہے کہ
 اتنی تخفیف میں اہبات کچھ کا دشوار ہے اسوقت کسی نہر ترطوبت ضرور کرتی چاہیے اور اگر چرک زیادہ پیدا ہونا ہو تو اسے پھانسی

کی دبا دنی درکار ہے اور بس نغم میں انبات کچھ بالا ستر ہوتا ہے اسے کمال خود اور بہ قوت خود وجود دینا چاہیے۔ کبھی بعض ابدان کو
 سانسٹ بعض ادویہ خاص سے ایسی ہوتی ہے کہ اسکی علت تجویبی میان نہیں ہو سکتی لہذا واجب ہے کہ دو امین چند قسم کی ادویہ
 سمیت اور قوی شامل کر کے استعمال کریں۔ سر ہم کا بانا اور جو حاجت سر ہم کے استعمال کی ہے اسکا میان تجویبی ہو چکا ہے کسی
 دو امین فقط ترطبیرا اختصار کرنا جائز نہیں ہے اور نہ فقط تخفیف رکھی گئی چاہیے بلکہ دونوں فاعلی کیفیتوں کی رعایت ضرور
 ہے جس طرح پہلے ہم ذکر کر چکے ہیں اور نہ ترطبیر اور تخفیف پر اکتفا کرنا بعد لحاظ دونوں فاعلی کیفیتوں کے ضرور ہے بلکہ باہم مدد
 مال قرص اور حالت مزاج کی بھی ضرور ہے اسلیئے کہ دن کبھی رطب اور تر ہوتا ہے اور قرصہ میں بڑست ہوتی ہے اور کبھی بدن
 اور قرصہ دونوں میں رطوبت ہوتی ہے اور کبھی دونوں یا بس بن پہلی صورت میں واجب ہے کہ دو اسے ضعیف کا استعمال
 کریں جیسے دقیق کندراو آرد بنافلا اور آرد جو قرصہ اور اگر بدن یا بس ہو اور قرصہ میں رطوبت ہو اسوقت احتیاج ایسی ادویہ
 کی ہے جس میں قوت تخفیف کی زیادہ ہو بہ نسبت ان ادویہ کے جو طبیعت کھم میں یعنی جس قدر تخفیف ادویہ نیت کرتی ہے اس سے زیادہ
 قوت تخفیف کی اس دوا میں ہونی چاہیے جیسے زرد اندا اور اصل جاوشیر اور نلج سوختہ۔ اور باقی جو صورت چند صورتوں میں
 بالا کے رہی اس میں متوسط درجہ کی دوا کا استعمال کرنا لازم ہے جیسے ایزر سالیئے چ سوسن اور دقیق ترمس۔ کبھی بعض ادویہ
 میں ایسے ادعا صاف ہوتے ہیں کہ ان ادعا صاف کی حاجت ادویہ بندت کچھ ہوتی ہے جیسے تخفیف اور جلا د فیہ لیکن جو نگریہ ادعا صاف
 ان ادویہ میں نافراط ہوتے ہیں اسی جہت سے یہی ادویہ بنظر شدت تخفیف کے اس چرک کو جس کرتی ہے جو زخم میں پڑتا ہے اور
 اس مادہ کو جو سیلان میں ہے مانع ہوتی ہیں اور پودہ زیادہ جلا کے نوبت اسکی پہنچتی ہے کہ وہ دوا کمال ہو جاتی ہے جب
 یہ دوا کسی دوسری دوا سے آمیزش کے بعد استعمال ہو۔ اور دوسری دوا جو مضا د کفیت میں اس دوا کی ہو اسکی قوت
 مسرت کو توڑ دیتی ہے اور تبدیل پیدا ہوتی ہے اسوقت اسی مجموعہ مرکب میں فاعلیت اور مال کی پیدا ہوتی ہے۔ واجب ہے کہ
 رنگارنگ جس قیرو طی خواہ مرہم میں شریک کیا جائے بقدر دسویں حصہ مجموعہ اور ان ادویہ مرہم کے ہواور یہ وزن رنگارنگ کا
 اسوقت درکار ہے جب ایسے ابدان کے علاج میں استعمال ہو جسکی بڑست زیادہ ہے اور بار ہوا ان حصہ کل کا رنگارنگ اس بدن کے
 واسطے مفید ہے جو مرطب ہو اور جو طریقہ امتحان کا صفحہ گذشتہ میں بیان ہو چکا ہے اسکی بھی رعایت کرنی ضرور ہے۔ مشاجح کو ماضی
 ایسے ادویہ کی ہوتی ہے جن میں حرارت قوی ہو اور جذب کی قوت زیادہ ہو جیسے زنت اور کندھاو آرد جو آرد یا قلد آرد کر سنہ
 یعنی شتر کا آبا اصل السوس زرد اندا قلبیا چوب جاوشیر۔ اور جو وقت کوئی دوا اپنی فائدہ سے منع ہو جائے یعنی کسی طرح کا مادہ
 اس سے ظاہر نہ ہو دوسری دوا اختیار کرنی چاہیے اور جس سے بھی کچھ فائدہ ظاہر نہ ہو جو خاص علاج قروح کا ہے اسکا استعمال
 کرنا چاہیے جرحت شجاع کامیان بڑی کے شجھ کی تیر اور جو اعراض سے پیدا ہوتے ہیں اور خوفناک ہوتے انکی
 تقصیل اور مصلح کے طریقہ باب استخوان میں مذکور ہیں دیان دیکھنا چاہیے اور جو قروح بڑھی سے خارج ہوں انکے التھام کے وسط
 نقطہ ذہبی چرکائی ہے جس میں تھوڑی سی تخفیف ہو فقط دوا سے لاسی کا چھڑکنا کافی ہے اور دوا سے لاسی کی ترکیب میر اور میر اور کتر اور
 دم الاخوین سے ہوتی ہے اسی طرح دیگر ادویہ ضعیفہ جو چھڑکے علاج میں مذکور ہو چکے ہیں اگر اس قسم سے خود کھلا سلان ہوتا ہو ادویہ مذکور
 اور باب زرف الدم سے خود کھنڈ کر دیں۔ فلذا میں ایسی شخص کے فرام فرمایا کہ اسکا استعمال کرنا چاہیے اور اسکا استعمال ضرور

کہ بنا بر شامہ اور تجربہ ایک قوم کے رخ کا بھی سمنا جو اتوی دماغ بھی ہے اور جاس نرف الم کا ہے اگرچہ بعض لوگوں کی نسبت بالی بھی بتوی کرتے ہیں ماسی طبع آتا ہے بخون کا استعمال خزاں میں کرنا چاہیے اور صفا دھی لڑائی کا لگانا چاہیے۔ ایک دوا ہے جید کہ جراحت اور نرف الم کو مٹانے کو مفید ہو یہ کہ غیر قرش اور خشک کر مکر بھی مکرین اور اسے تر کرین۔ اور سرد مریہ ہونے کی تہیہ ہے۔ کچھ آدھ دو جو جیدہ روقا سے ترین لاکر استعمال کریں رخواہ آدھ جو اور فونج کے چہ استعمال کریں جو اسکے رخ کو مفید ہے اور یا تو نرد تہیہ باب نظام میں بغضیل کر کے ہو جو مکر مفید ہے اور مرض اور فسخ اور وئی اور سقظہ اور حرق اور صدمہ اور نرف الم و غیرہ کے بیان میں کتاب اول میں مذکور ہو چکا ہے کہ فسخ اور ہنک کے کیا سنے ہیں۔ اور وئی کے سنے یہ ہیں کہ کوئی عضو اپنے منصل سے کسی قریبٹ جاسے لیکن بیمار ہو جائے تو اور اسکا آرتراخواہ نزل ہو جانا بخوبی ظاہر ہے نرف الم کا اطلاق اسپر ہو گا اور وہیں نسبت وئی کے بھی کسرتی کو کہتے ہیں بخوبی ظاہر ہے اس رویت کو کہتے ہیں کہ باطاعت غصیل میں کسی قرد نرد پیدا ہونے سے بڑا ہو چکے اور اگر یہی قرد نرد غصیل کے جو کچھ ہم اس میں پیدا ہو جو اذیت ذوال غصیل میں ہوتی ہے اتنی بڑا پیدا ہو سکا نام وئی ہے۔ بعض المبادہین کو اور اس کو کہ جس سے بننے وئی مراد وئی ہے یا م عام موسوم کرتے ہیں اور بعض لوگ وئی کو یعنی ذوال ایک جانب مفصل کے الماط کرتے ہیں جیسے ایک جانب کسب کی جہاں ہو جاسے خواہ سرخ سینے باریکی ہو نرد دست و پا کے کوئی جانب مفصل ہو اگرچہ یہ انفصال بخوبی ظاہر ہو اب ہم جس چیز کو سینا بیان کرنا ضروری جانتے ہیں اور اس میں کلام کیا جاتے ہیں وہ فسخ ہے جو مفصل کے وسط میں عارض ہو خواہ ہنک جو اطراف میں مفصل کے عارض فسخ اور ہنک کا بیان جس وقت کسی مفصل میں فسخ عارض ہوتا ہے اسکے اجزا میں چند نرد رکنا ضروری ہے اور اس میں پیدا ہوتا ہے اور خون کا الغصاب جو نکلے اسکی طرف نکلتے ہوتا ہے لہذا درم بھی باضر و پیدا ہوتا ہے اور نکر قرار اسکے احوال میں ہے کہ خون مجمع ہو کر متعفن ہو جاسے ایسے کہ اکثر امیڈ اسکے نکلنے کی شانس سے ہوتی ہے اور خضر مسکوہ راہین جو صدمہ فسخ سے ہنک ہوتی ہیں خواہ وہ نکلے جو جو یہ حد و دست و دم کے داخل کی طرف پیدا ہوتی ہے اور یہی وجہ ہے کہ اگر اسکا تدارک بخوبی نہ کیا جائے تو اس عضو کا پیدا ہونا ہے اور جیشہ راویہ فسخ اور سقظہ اور صدمہ جیسے کو فسخ کے چند نامور پیدا ہوتے ہیں چاہے ہنک علاج میں مبادرت کریں ایسا نہ ہو کہ بطرف سرطان کے نائل ہو جائے اور ہنک اسکے بطن میں دو بارہ انفصال اس ایسا کا جو شقعی ہو گئی ہے اگر نڈا در اسکے دہرا ہونا کچھ ضرور متعین ہے بلکہ فقط سنگین دست کی تہیہ کرنی چاہیے علاج کبھی اس مرض میں سولے نصد کے کوئی پارہ نہیں ہونا بلکہ اصحاب صفا بطرف نصد کے مبادرت کرتے ہیں اور اگرچہ برن کا خضر بھی ہو چکا ہے جو کچھ نصد ضرور کھول دیتے ہیں مگر نصد کے بعد تو استعمال ائمہ بانندہ اور شمشادہ کا کیا جائے جو ہرہ خربی پیدا ہوگی جو محتاج علاج خوب اور گرد امیکہ کے ہو اور فسخ مادی کی تہیہ بڑا ریبہ تہیہ برادر فسخ کے کچھائی ہے حواء فقط تہیہ سے یا فقط قبض سے اور اگر اس تہیہ میں تاخیر ہوئی اور خون کی آمد نرف الم کی شکاف اور ضل میں شروع ہو جائے اور آفات مذکورہ بالا کے مرض کا خوف پیدا ہو جائے علاج میں اس خون کا اخراج پہلے ضرور ہے تاکہ یہ خون نافع ہو و انفصال کا اپنے حال اصلی پر نہ ہو۔ اگر ممکن ہو تو یہ خون بزر در پڑھنا سیاہ مارہ کے تحلیل کر دیا جائے بشرطیکہ سمات میں تسخیف پیدا ہو جائے یا خود ہی قبل از تہیہ کر کے تسخیف ہوں۔ چوتھے کے مقام میں جو چیزیں دکھائی جاتی ہیں انکا بیان بھی استعمال کیا جاتا ہے۔ ایٹسنا جو او یہ خون مردہ کے نشا فہ ہیں اور اس خون کو نڈا کر کے ہیں انکا بھی استعمال کرنا چاہیے اور جو اعدا حائلہ اعبار اور نامگی کے ذوال میں لکار آدھ میں وہ بھی مفید ہیں چلائے کے

۱۰

جی جڑا ندرہ و نیم سے نو تہرہ اور تکلیف پر مین مواسک بھی استعمال ضرور اور پختہ راجعی جو سکتا ہے۔ جو شہد و دفرہ مین
تخلیل پر مین جیسے فقرا لہو و دود قسط اور قنطاریون غلیظہ جہراہ سکنجبین کے اور سکنجبین کی ضرورت اس نظر سے ہے تاکہ تہجد
انقطع کے تخلیل پر مین ہو جو اوپر مرد اور خون کو شفت کرتی ہیں جیسے آرد جو اور زرد دانے رطب و زریہ پانی مین کو کرک اور
اس سے زیادہ تو می جیسے نو تہرہ کو بھی جہراہ آرد جو کے خصوصاً اگر یہ صدمہ سر مین واقع ہوا ہے اور خلاصہ یہ ہے کہ جس چیز مین ارشاد و زارت
لطیف ہو وہ ہکا آرد کہ تخلیل لطیف کرتی ہے اور تخفیف لطیف جی اس سے پیدا ہوگی اسلئے کہ جس چیز مین تخلیل اور تخفیف شہد و
اسکی تاثر بہ ثلث ہوتی ہے اور رطب مین تخلیل کر کے کثیف کا مین کرتی ہے اور مسامات کو بند کر دیتی ہے جو بوجہ تخفیف کے پس مضر ہوگی
لہذا وہی سبک دو اس مقام پر اکثر کھانی ہو جاتی ہے جہاں تفرق اتصال قریب جگہ کے عارض ہو اور اندر کی طرف
غائر ہو۔ اور اگر تفرق اتصال قریب جگہ کے نہ ہو خواہ چند قطر حکتا تفرق اتصال پیدا ہوا ہو اور اندر کی طرف غائر ہوا اور
ظاہر جگہ سے دور ہوا اور بدون شرط کے چارہ نہ ہو اور حال مر لطف کا البابو جیسا کہ اور مرق و قروح رمدی مین ہونا ہے اور جو شت
لگنے کسی اسکی کیفیت نہ ہو اسلئے کہ مضر و بکا مادہ کبھی بطرف بند کے جذب پاتا ہے اور جلد مین افراج ہونے کی ثوبت ہوتی ہے اور بلطف
اتصال جس سے ہم بحث کر رہے ہیں فائض اور غائر ہوتا ہے اسی وجہ سے مطیع اور یہ غلیظہ کا نہیں ہوتا ایسے وقت مین استعمال جذبات
توی کا ضرور ہے کہ تہجد یا شرط لگائے۔ اور کبھی اس سے بھی زیادہ دشواری اور خرابی پیدا ہوتی ہے اور مضر و آؤت موم ہو جاتا ہے اور
مارج تک ورم نمایاں ہو جاتا ہے ایسے وقت مین وجہ ہے کہ بہت جلد تہجد نہیں کریں کہ ورم متعجب ہو جائے اور ہر پٹہ جگہ سے تہجد
وہ متعجب ہو چکا ہے اسکا مادہ مین چاہئے تاکہ درد مین بعد مہ پیدا ہونے کے سکون پیدا ہوگا اور تخلیل مادہ کا بوجہ تہجد کے ہو جائیگا اسلئے کہ ورم
سہر حال کبھی کبھی متعجب ضرور ہو پاتا ہے اگر زردیہ علاج اور فضا رطبت کے تہجد مومست چھپا ہے بلکہ تہجد کے خود بخود بعد از تہجد کے
تہجد ہر کئی گھنٹہ کی اور یہ مضر ہے مرن لہجہ کے بھی ہو جاتی ہے خصوصاً اگر ان اور یہ مرقو کی اعانت حرارت غربی بھی کرے اور مسامات مین
پیدا ہو لہذا اس تہجد کے اور یہ مضر ہے مرن سے جو دو امانت سب فرقت ہو فضا لگتی رہتی ہے اور جہ بندش اور ہشمان
تہجد کے واسطے درکار مین انکی نسبت اس طرح بیان کیا ہے کہ اگر مرض یا موم پیدا ہو اسکی بندش کرنی چاہیے کہ رباط لغز وضع
مخ اور مرض پیر استوار اور محکم ہو اور تہجد و فہرہ کا مرن اور برکی طرف دور تک پھینا جائے اور نیچے کی طرف بہت کم ہما سنا
مناسب ہے اور زیادہ جیرہ اور فادہ کی مسان کچھ حاجت نہیں ہے اور نہ اسپر زیادہ گرم چیز طلا کونہ کی ضرورت ہے اسلئے کہ یہ چیز بہ
فراج اسکا ہے کہ خون مردار کی تخلیل ہو جائے۔ اور اوپر کی طرف رباط کا زیادہ بچھنے کا محتاج اس واسطے ہے تاکہ اسکی طرف انقباض
کسی رطبت کا ننوا و جسر اوپر کی طرف ہی کا لیا جائے مرن لازم ہے کہ تہجد ڈھلا رہنے دین اور چاہیے کہ وہ کپڑا باریک اور تیلخا و غلیظہ
ہونا کہ بندش سے بچت نہ جلیے اور بہت جلد اتصال بطون کا اس سے ہو جائیگا کہ اسے اور مضر و آؤت کو اوپر کی طرف اندر کی طرف
تاکہ انقباض رطبت سے امان حاصل ہو جس طرح نزف الدم مین بھی نہیں تہجد کر رہے مین اور اس علاج یعنی بندش کا وقت قبل
درم کے ہے اسلئے کہ جہ مضمون ورم پیدا ہوا پھر سوائے بندش متدل کے کسی طرح کی سخت بندش کا تہجد نہیں کر سکتا ہے چہاں کہ اسی
زردیہ بندش کے بعد مین کہ سو وقت زیادہ ضرور پیدا ہوگا اسی واسطے ایسے وقت مین جڑا لہو و دود ان اور گرم پانی ہو سچانے کے علاج
کرنے مین جو قدر مطلع مرن کے ہون انکا علاج یہ زردیہ اور زردان کرنے اس مرن کے کرتے مین اور مرن کو اسپر بگھو تہجد

لما کہ فہمین زیادتی میا ہوا اور اس تیز کو ہندوستان میں زیادہ استعمال کو تیز بلکہ چسپا کر کے سیدہ کو تو دروئی سے بانٹتے ہیں
 کبھی یہ غد سے بڑھ جاتے ہیں اور ان میں نفع پیدا ہو جاتا ہے پھر لکھنے خواہ اور لوہا کرنے کا سدھہ سقلا اور کوفت کا الم
 اور انکی ایذا بوجہ نفع اور رضر کے پہنچتی ہے اور اس میں خطرہ اور اندیشہ بسبب تفرق اتصال استخوان کے ہوتا ہے تو وہ
 اس تفرق اتصال کا اندیشہ ہوتا ہے جو احشاک کی جھلی یا عصب یا عروق کبار میں واقع ہو ایسا اس میں خطرہ شدت
 الم کا بھی ہوتا ہے اور جقدر جتنہ آدمی کا بڑا ہوگا اندیشہ اس سدھہ کا زیادہ ہوگا اسی واسطہ الحال اگر مردن جہر میں زیادہ
 گتہ میں مگر انھیں زیادہ اذیت نہیں ہوتی ہے کہ جوان اور سن آدمی کو گرنے سے ایذا پہنچتی ہے۔ اور گرنے اور کوفت اور رضر
 پہنچنے سے فرد بھی پیدا ہوتے ہیں اور انکے تدارک میں بھی احتیاج انھیں تدریس کی ہوتی ہے جو پنے اوپر بیان کیے ہیں۔
 کبھی سدھہ اور سقلا سے آفات ظہیر پیدا ہوتے ہیں کہ قلب کی کوئی جانب منقطع ہو جاتی ہے خواہ معدہ کے کوئی شوق قطع
 ہو جاتی اور آدمی فی الفور مر جاتا ہے مصلحت تدارک اور علاج کی بھی نہیں ملتی ہے کبھی ایسا سدھہ پہنچتا ہے کہ بول و ہرارت
 ہو جاتا ہے خواہ بلا ارادہ بول یا براز جاری ہو جاتا ہے اور کبھی ققدم اور رعات شدت بسبب القطار کسی رنگ کے جو میں ہوا
 عارض ہوتا ہے خواہ جو رگ جگر میں اور طحال میں ہے اسکی القطار سے رعات شدت بھی عارض ہوتا ہے اور کبھی مع شکم اور
 سدھہ نفس اور القطار صوت اور نیند ہو جاتا کلام کا پیدا ہوتا ہے جس شخص کو کوئی سدھہ یا سقلا پہنچے اور کلام کرنا بند ہو جائے
 اور اسکا سر نیچے جھک جائے اور سانس اور کفر جائے اور پیشانی کی رنگین پھول جائیں خواہ گوشت پیشانی کا بڑی سے جدا ہو جائے اور چہرہ
 زرد خواہ سبز ہو جائے ایسا شخص کو یا مدہ بشکل زندہ ہے اور تھوڑی دیر میں مر جاتا ہے۔ لکڑی کی چوٹ جسکے لگی ہو خواہ کسی شہر
 کی ضرب اور سدھہ کلا ہو ایسے پہنچے اور توڑاۓ الدم خواہ اسہال عارض ہو وہ بھی مر جاتا ہے حال اس شخص کا یہ جسے فی
 خون کی ہو اور خون کے جہرہ فذا بھی برآمد ہو مضمونہا اگر ظاہر جسم میں درم بھی پیدا ہو تو پھر اگر کسی درم باطن میں بھی پہنچ
 جائے اور ٹھہر جائے اور مہسکون کے فی میں اسکے مرہ برآمد ہو وہ بھی اسی بگھر مر جاتا جہاں آگ کی آہٹیں اسی بگہ سے مصلحت اٹھان
 نہ پانگا۔ جس شخص کے سوراخ گوش یا خوکان میں چوٹ کا سدھہ پہنچے اور خون کثیر جاری لاہیہ ہے کہ درم پیدا ہو اور بعد دم
 کے ہلاک ہو جائیگا جس شخص کے سر پر سقلا کا سدھہ پہنچے اکثر اسکا کلام کرنا بند ہو جاتا ہے اگر قریب روز تک اسکا ہی حال رہا
 اور کسی طرف ملکی کسی پیشی نہ ہوئی لاہیہ ہے کہ تیسرے روز سے انکی احتقان کی تدریس کریں اور ساتویں روز تک انتظار کریں پنے کسی قسم کی
 تحریک دورانی وغیرہ کریں جس شخص کو سدھہ سقلا کا پھوٹا ہو اور موضع سقلا سرخ نہ ہو جائے معلوم کرنا چاہیے کہ وہ مضمون
 مضمون ہے علاج اگر سر اور طبع عارض نہ ہو اور نہ نرف الدم پیدا ہو واجب ہے کہ عضو سدھہ لینے کو فہم کی خواہ جس مضمون
 سدھہ سقلا کا پھوٹا ہے انکی تدریس مصلحت کریں اور کوئی ایسی چیز اس پر رکھیں جو مضمون کو مضبوط کرے اور یا اپنے معالج کو ضرور ہے کہ
 پنجویں شناخت کرے اور شبات باش اور باطن ان خاطر پینے اور اک اس لہر کا کرے کہ اندر جسم کے کوئی سبب لیا تو نہیں ہے
 جس سے اطلاق اور مضر اور پید ہوگا پھر اگر اصیاط زیادہ مطلب ہو اور متعقباتے حال کے نظر سے نصید و واجب ہو
 لازم ہے کہ نصید کو لینے میں جلدی کرے۔ اور حقہ لینے زرقہ کا استعمال کریں اسکے بعد اگر ممکن ہو کہ اسنوار سی موضع کی آہٹ
 اور بندش بھی ہو سکے شاید کہ شفا حاصل ہو جائے بشرطیکہ اس طور سے تدریس واقع ہو جو ہم لکھے گی ان کے بیان کرینگے بشرط اس امکان کے ہے

سست ہونے سے اس کا استعمال کرے۔ جو ادویہ ایسی ملکہ انکی حاجت ہوتی ہے وہ بہن کے نشہ و ہون اور شدہ اور مغری بھی ہوں اور
 تخمیل مادہ کی خرمی اور رخا سے کریں جسے کہ فسخ مین درکار ہوتی ہیں اور دو اسے طہ اور الصاق پیدا کرنے والی خاصیت ہیں
 اور داخل بن بھی درکار ہیں۔ جو وہ دایم بنے اور کھانے کی لائق اُس شخص کے بن جسے فسخ خواہ کہ وقت یا سقط ہو سچا ہوا بن
 ہو مابقی مائلں جہاں شراب کے اور اُس درخمن کے جو ہام رست کے مشہور ہے۔ غذا مانگ اور جس سے بہتر کوئی چیز نہیں۔ کہیں جہاں
 کا استعمال بعد استعمال ختم کے خواہ پانے زرا د نہ چینے کے مع ایک مثقال نوہ العینج جسے ہمیشہ کہنے مین شراب اور گل مخموم کٹر
 کیا جاتا ہے۔ اُس کے بعد لائے جو خاص مٹی ہو اور ارمنی اور سماں اور فرخ موت زیادہ نافع ہو نا کہ اگر التمام پیدا کرنا چاہے
 بہانی بھی ہو پے نشہ بید کے نافع ہو اور نفع اسکا زیادہ جو۔ زرخ مین فوت مجیب ہو کہ جسقدر زرا د درکار مین سب کو کھنا
 کافی ہے کہ التمام بھی پیدا کرتی ہے اور تخمیل خول مر دار اور منج ورم اور منج آفت آئندہ سب کو مفید ہوتی ہے بشرطیکہ اگلا
 استعمال کیجاے۔ عصارہ قنطاریون کبر اور زرا د اور قطار مرقل جب ہمراہ سنگھین کے یہ سب اجزا استعمال ہوں نافع ہوتے
 ہیں۔ المطلق طبیعت کے وسطے الماس اور زرخ با دام کو استعمال کو نہ مین قرص جیدہ زرا د پینے مین جز اولک مشمول نوہ
 چہار جز گل مخموم تین جز ان سب کی قرص تیار کریں۔ او وہ مو طیبہ مین سے زہرہ اور مر ہوا اور مصلکی اور سفات سے
 جو وقت مہما د کریں خواہ ہلا مین اسکی بھی خاصیت مجیب ہو اور نفع اور کسر اور وئی اور نفع اور ضربہ اور سفطہ اور صدر کے
 معالجہ مین مفید ہو اور صحت کامل پیدا ہوتی ہے اور التمام بسرعت اور درد مین تسکین حاصل ہوتی ہے اور اگر کوئی چرت
 کسر کرنے کے کوئی چیز مکرور اور نرم ہوگی جو سخت اور قوی کر دی ہے اور وہ یہ مسدود ہے انا قنیا بھی عجیب الفتح ہو اور
 اور چیکو بیجی بہت سہوہ ہے اور مرہ اور گل ارمنی اور گل مخموم اور نو تک اور سماق اور جہا نا چھا ہوا اور گندم
 سا میدہ بھی مفید ہے۔ مصلحت سے انزروت ہے اور مکا دات سے برگ سرد پانی مین پختہ کر کے اور سوخو کر زرا د نیش
 لاکر اسی طرح برگ نفل لینے جھاڑ مین ہی نامہ ہے اور اس مین شہد مانی داخل کریں صفت دو اسے مر کب
 مسات مین جز قنطاریون ابھی عنزروت ایک ایک ہزار عرفان تھوڑی سے سب کو ملا کر مہما د کریں یہ مہما د مجیب الفتح ہے کہ اسکی
 فوت انور تک ہو چکی ہے۔ پھر اگر جوٹ گلے سے سوائے درد شدہ کے اور کوئی ضرر پیدا نہوا ہوا اور خوف ایسے درم نظر جہا
 ہونے کا نہ ہو جسکی اصلاح کے واسطے تفتیحہ مین کابلجٹ ضرور ہونا ہے اور نہ خوف تقرح کا ہوا اور نہ اس چوٹ کے خاطر
 ہر کوئی عضو محفوظ اور تنہی شکم ہو اسوقت وہ جب ہے کہ بہت بلد تیر اور سفائی بڑا بیدار گرم و دفرہ کے کریں اور اس ذہیر کے
 لائق وہ مر لینی ہے جسکے پشت پر خواہ جسکے ہاتھ یا ران پر چوٹ لگی ہو کہ بہت ہر ایسے شخص کی نسبت تسکین وہ اور ہر
 نہایت مفید ہے میان صدر سے اور ضربہ کا جو شکم اور احشامین پہونچے بہت سے امور اور اقسام اسکے کتاب سوم مین
 ہم استفرا بیان کر چکے ہیں کہ اب یہاں کچھ بیان کر لینگے حاجت نہیں ہے بلکہ اسے عمل کرنا چاہیے اور غذا ایسی چھوٹا کھجے جو
 اور ہر وہ جو جیسے لبالب اور سرمق لینے مسدود جہا زادی اور سفرا ت سے یا زنگ بہتر ہے اور ابتدا مین مصلحت سے ہر
 کوئی جز ملین بھی داخل ہو جیسے فشرہ و غلبہ خواہ بار تنگ اور کاسنی جہا ہ الماس کے استعمال کریں۔
 جہا ت سے اس مقام پر ہے بھی ہے کہ برگ اسدخول ایک جز لیکر کو مین اور اولک اور کھارہ واحد نصف جز اور ربع جز و عشر ان

سا تو ان حصہ ایک جزو کا مقدار شربت اس مجموع سے دو درہم عمر آتب گرم کے استعمال کریں۔ سو فوہ اجزائے مذکورہ ذیل سے ہیں
 ترکیب قرص طیار کرین نسخہ کہ باوس جزو گل سرخ پانچ جزو افاقیت سے منسول ایک اوقہ سنس بیدی چھ جزو اظہار الملک سنس بیدی
 چار جزو رقتور کرکندر چار جزو رطل ارضی سات جزو انرفران ساتھ جزو زعفران ساتھ جزو زرد آتش جزو ان سب اجزاء سے آب یارنگ مین قرص پیو کریں
 اگر قرص باخشوش بعد تجاؤد مرض کے زمانہ ابتداء سے متعین ہو یا عمر اور تعداد اس قسم کا مفید ہوتا ہے دیگر کفر نفع شامی کو مطبوخ برتائی مین
 یوش دین تاکہ پانی نہ بیکر کے نرم ہو جائے اور باسانی میں سکے اور اس میں سے بمقدار ایک درہم کے لین اور لاقن سے میں سرخ گھڑ
 سوزہ سینس عطلی افاقیت سے منسول ہر واحد سے چودہ جزب کو آب سوزن شرد اور آب یارنگ اور آب کبرہہ مجھے ہند زیادہ ہے اس میں
 گو نہ کہ مراد کریں اور یہ بھی عام ہے کہ ہر وزن ما کر مراد کریں بیان حال اس شخص کا جو کہ قرصے اور زیر بند سے مارا جائے
 تاکہ کوئی شخص کو قرصے اور سن دقیر سے مارا جائے اس پانی کے عوض آب نیم دہانا چاہیے اس طرح کر کے جبکہ دین اور اسکا پانی تیار کر لیں
 اور جو ادویہ معدوم اور سادہ کو جو کچھ لکھا ہے خصوصاً گل سرخ بست بندہ ہے۔ ایضاً زرد زیندہ اس مجموعہ دہرہ دہرہ جو ادویہ آتب
 گرم کے پلاٹین۔ چوت کے مقام پر لگانے کا عمر وہ دوا ہے کہ پوست گو ہند کہ بعد ذبح کے نوراد و فیضی ہو اور تیز داسکی گرمی
 اور طبیعت کم نہونی ہو اسے زعفران لگانے کا چھیدہ ہو جائے اور اس سے جبرائیل کے کہ اکثر کبھی بلکہ بن اچھا کر دینی جو اور دوسرے
 اور نشان زخم کا باقی نہیں رہتا اور درم کی بھی قبیل ہو جاتی ہے اور عقوت موضع سے بھی بالغ ہوئی ہے خصوصاً اگر اس پوست کے
 تھے تو مولا مانگ پیکر اور بست باریک کر کے چھو لین سکیم وہ مٹی جو بھیجے اور چھلے سے زرد ہو کر چھوڑائی جاتی ہے اور اس میں
 بھی کسی قدر شور بست ہوتی ہے اس کمال پر پھر کے بن نسخہ مروج اور سفیدہ ہموزن نیکر و دلون سے مراد ضیا کرین یا ڈیو
 بزرگ و مردن گل اور نوم کے جائین ایضاً تیر اور زعفران برابر لیکر طلا طیار کریں اور بعد استعمال ان ادویہ کے پھر نشان آبی
 چھائے گا زینج کے لگانے سے اسکا اظہار اور ذوال ہو سکتا ہے کہ برنال کو چھراہ چھ نفل کے استعمال کریں۔ بلکہ لوگ اس مقام میں
 مراد کا علاج بھی بیان کرتے ہیں جہتہ اسکامیاں کتاب زینت مین کیا ہے وہی کا بیان ہنر ملاح دئی کا جو مفاصل مین واقع
 ہو ہے کہ البہ اور قرص کو اس پہ بطور مراد کے استعمال کریں اور لگانے سے دن کہ وہ درست اور صحیح ہو جائے۔ جہتہ بڑوں کے
 تو نئے کے بیان مین ادویہ چند ایسی کہی ہیں کہ وہ بیکے سب دئی کے علاج مین بکار آتے مین نظر کتاب بڑا وہاں ملاحظہ کرے اگر اس
 مقام پر درو باقی رہ جائے بعد دستی دئی کے اسکی رعایت بوزلیہ بندش کے کرنی چاہیے در نہ کچھ پروا کرنی چاہیے علو ز سے
 و فیر دئی کر کے لگنے کا بیان صحیح کے سے خواش جلد کے ہن اور سطح جلد مین الفتا را در مچیں یا ان کسی درشت شے کے چھو نے
 سے مراد ہے جو اسکوا اصطلاح مین صحیح کہتے ہیں۔ کبھی صحیح کے ہمراہ درم پیدا ہوتا ہے اور کبھی ہر دن درم کے بھی صحیح مراد ہوتا ہے کبھی
 تمام جلد مین صحیح پیدا ہوتا ہے اور اگر سے پھل جاتی ہے اور جھل کر منقطع ہوتی ہے خواہ لنگ جاتی ہے اور اسکے الصاق اور طمانے
 کی حاجت ہوتی ہے۔ اسکا علاج ایسی چیزوں سے کرنا لازم ہے جو اب جبرامات مین مذکور ہو چکی ہیں اور نا امکان واجب ہے کہ
 جلد کو قطع نہ کریں بلکہ جلد چھائیے رہیں گو زندہ تہرے کے چھلانے سے یہ فائدہ حاصل ہو کہ آخر مین الصاق پیدا ہوگا اور اگر اس چیز
 الصاق پیدا ہوگا بزرگہ مرادہم کے ملائی جائیگی پینے جو مرادہم خاص ایسی غرض کے واسطے مانجے جاتے ہیں۔ کبھی جوئی جلد
 مین اگر صحیح ظاہر واقع ہو اس پر الصاق دوا کا جردن بندش کے درکار ہے۔ ان اگر جردن بندش کے ممکن نہ ہو اسکی

بازو اور پوجت ہو اسکے کرنی چاہیے اور ہر تری ہی کہ نہ ہو الی اعانت سے دو مختلف کا اثر ہے پہلے یعنی لکھی ہوئی رہے نہ خفیف تک
 خفیفے مونسے وغیرہ خواہ کفش پائی وجر سے جمع پیرا ہو اسکا علاج یہ ہے کہ رہے یعنی پھر کسی حیوان کا خصوصاً جگر یا کچھ یا لکڑی
 پر لگا دین دی پتھا کر دینگا اور اگر دم میرا ہوا ہو پورا پورا پھر کے کو جلا کر خواہ روغن گل اور برتال مسج کا استعمال کرن میں سادہ کرے
 سو خفیف النفس ہو اور قابل اعتماد ہو تو کی مگر لکڑی کے واسطے نچوڑا اور یہ نامہ اور طوطی اور مدلہ مکمل وہ دو دوا میں میں من بخور لکھا
 ہو جسے اقا لیا اور دوا و خصوصاً زوتہ سوزنیہ کہ اگر اسکا استعمال خفیف سے کر کے میں کرن شاید یہ کافی ہو گا خواہ صحت خفیفے ہو مگر اگر کچھ
 شے کے عارض ہوئی ہو اس میں بھی ہو اور کافی مفید ہو ساور اکثر اوقات میں نظارہ ہوا ہض کا استعمال کافی ہوتا ہے۔ ایک قوی دوا
 یہ ہے کہ سپیدہ اور اشق اور روغن گل اور روغن اس روغن پیدا نچر اور روغن سوسن کو لیکر اشق کو پانی خواہ شراب میں محلول کرن
 اور ان دونوں سے مرجم ملتا کرن اور کبھی تھامہ اور سنگ شراب اور ساق کے ساتھ خفیف ہوتا ہے اور سچ اور سچ خفیف کے دم کو کشت
 کرتا ہے۔ مغز لظولات کے خصوصاً اگر شقاق جو بھٹکے کے پیدا ہوا ہو یہ ہے کہ کباب مدس کو اور طبع کشت اور آب دریا نچر کم استعمال کرن
 اور تغذیر و دردی شکر کرن۔ لیکن تمام جلد اور کئی ہو اس وقت سے ورم کی نظر سے ایسی دوا کی حاجت ہوتی جس میں خفیف قوی اور نرم
 قوی قوت ہو اور اسکا علاج بھی مسوسین سے نالی نہیں ہے بیان و خزا و خرفق اور کائے کا لکڑی کا خواہ میکان اور ہڈی کے
 کچھ چھٹا و خفیفے زہہ وغیرہ ملے کا پختا اور خرفق مطلق شگاف کا پیدا ہونا یہ دونوں قریب قریب ہیں ایسے کہ دونوں صورتوں میں
 ایک جسم تیز اور لوک دار سخت اندر جلد کے نفوذ کرتا ہے اور اس وجہ سے شگاف اور جلد کا پختا پیدا ہوتا ہے۔ خرفق اتنا ہی کہ کوئی
 تیز پارک چھبے کی اس وقت شگاف پارک پیدا ہوتا ہے اور کبھی کوئی چیز موٹی چھبے کی اس وقت شگاف موٹا پیدا ہوتا ہے۔ پس
 و خزا اصطلاح اطباء وہی صدمہ ہے جو پارک شگاف پیدا ہوا اور پھوٹا ہو اور خرفق تیز سے تیز وہ ہے جو عظیم ہوا اور جکا کچھ پڑا ہو
 اور شاد و خرفق و جودنگی اور چھوٹے ہونے چھبے والی شے کی مقدار طول میں چھوٹے ہونے پر بھی دلالت کرتا ہے یعنی ہونا
 اس قدر ہو کہ شاید جلد پھیرہ کہ گوشت تک نہ پہنچے۔ اور ایسا و خضر کم رکھنا ہے اگر اسکے دوسرے ہوں اور خفیف خفیف کر نہ ہوں
 کہ اگر اسے مجال خود چھوڑ دین گے خود بخود درست ہو جائیگا اگرچہ گوشت فاسد میں واقع ہوتا ہے اگر وہ گوشت خضر اور ردا ردا
 کہ وقت الہتہ و دم اس مقام پر پیدا ہوتا ہے اور فرمان بھی عارض ہوتا ہے خصوصاً اگر زہر و خضر ہوں اور بطور چھبے کے ایسے واقع ہوں
 کہ ہٹکا وصول گوشت تک ہوا ہو ایسی صورت میں بڑا علاج از روئے فائدہ کے یہ ہے کہ پہلے نسکین درم اور وچ کی کیجا سے اور تیز
 جراثیم کی چنداں حاجت نہیں ہوتی خرفق کا حال یہ ہے کہ وہ محتاج تیز جراثیم کا ہوتا ہے اور جراثیم کی تیز کے پیرا
 تیز وچ اور ورم کی بھی ضرور ہوتی ہے اور جراثیم کی تیز ہر مناسب جو تھی وہ اپنے مقام پر کچھ بی مذکور ہو چکی اور ہقدر
 کافی تیز ہے سب کا ذکر باب جراثیم میں تفصیلاً ہو چکا ہے اب اس مقام پر جکا ذکر ضروری تیز و خزا و خرفق سے وہ بھی ایسی
 کہ بدن میں جو چیز چھبے کر چھبے رہی ہے کا مٹا ہوا خواہ لوک کسی جگہ یا کوئی کوفہ کی اسکا پہلے اخراج ضرور ہوا اس لوک کا نکالنا کبھی
 پر تیز آلات کے ہوتا ہے وہ آلات کسی ایسے چیز کے ہوں جو ان لوک وغیرہ کو تیز کچھ لین جسے اخراج لصول کا یعنی تیز
 وغیرہ کی کانسی کا بزرگہ کلنس کے ہوتا ہے جسکے سر سے پردہ کائے سے ہوتے بن تاکہ اچھی طرح گڑ جائے اور قاعدہ عام
 ہے کہ جس آلے سے لوک وغیرہ نکالتے ہیں اسکی لوک لوٹ کر رہا ہے کا خوف ہوا اور جس چیز کا نکالنا کمزور یا غلط رہا ان کے ردا

کرت

اس آلاء کے ہونے کی وجہ سے جو ان کے خوبی محبت اور گرفت کرنے کی مکیو اور دبا ہے کہ کھلانے کے طریقوں سے سب سے زیادہ آہستہ کر کے اور اگر
دو لوگ اپنے اپنے نافذ ہوئی ہے اس جانب کی توسیع کرنی چاہیے جس سے اسکا کھلانا آسانی ہو اور بقدر حاجت اسکو پھیلانا چاہیے اس آلاء کا
نواہ پوجے کا ٹوٹ کر نہ جاننا اسکا سیدلہ ہے جو کہ دفعۃً اسکو حرکت توئی نہیں چاہیے بلکہ ہمیشہ اور لوگ دفعہ کو پوجے کے جسد راہی کے
چھتا اندر کی طرف ثابت ہوئی اندر بلانے کی تو سب کرنی چاہیے تاکہ وہ نوک اپنی جگہ چھوڑ دے اور جنبش جن اسگردی نکل آئے خدا کو
یہ تو برہمی مناسب معلوم ہوئی ہے کہ چند روز تک اسے تھپتھپانے تاکہ خود اپنے مقام میں جنبش پیدا کرے اور بعد ازاں نکل آئے اس فیضان سے
لبعض ملانے اس بارہ میں جو کما جو ہم سے بعینہ میاں کرتے ہیں وہ یہ ہے کہ نہ تیر و فیر کی نوک کا نکالنا محتاج اسکا ہے کہ پہلے ہند
اسہام کو دریا ت کرین اسلئے کہ بعض اقسام کی ساخت لکھی سے ہوتی ہے اور بعض ساخت کی تو اور ہائیں دفعہ سے ہوتی ہے
اور گاٹسی تیر کی خواہ تیرہ کی آن رو سے اور تازہ اور نقلی اور شاخ کی خواہ اوہڑیوں کی خواہ کسی قسم کے پھرنے کی خواہ لکھی اور تو وغیرہ
کی ہوتی ہے بعض کی آنی خواہ گاٹسی گول ہوتی ہے اور کسی کی سپہلو خواہ چارہل کی ہوتی ہے اور کسی میں ایک ہی آنی خواہ دو یا تین
ہوتی ہیں اور کسی میں ایک ہی آنی نوک دار ہوتی ہے اور کسی کے آتی میں نوک نہیں ہوتی اور نہ گاٹسی میں نوک ہوتی ہے بقدر تیرہ تار کی
خواہ تھیلے تیرہ بادی میں خواہ بانگ لکھا کے کہ انکی نوک نیچے کی طرف مائل ہوتی ہے اور بعض کی نوک شمار ایسی ہوتی ہے کہ اگر
بدر و گرنے کے جسم میں سے کشتیوں میں تیر کی نکل آئے تو بعض کی نوک آگے کی طرف مائل ہوتی ہے تاکہ خوبی اندر اسکا ہونے کو تھیلے
انہی مشابہتوں کے ہوتی ہے جب اسے باہر کی طرف کشتیوں ایسا پیدا ہونگا اور تیر کا کھانا دستور ہوگا بعض کی آنی مست تیری ہوتی ہے اور اسکا
کمانہ بقدر تیرہ نکل کے ہونا ہے جسے وہ تیر خود سٹی کو لاتے ہیں اور بعض کی بقدر ایک اوٹکل جسے ہوتی ہے اور اسکا نام ذنا پیرہینے ذنا مالہ
دار ہے اور بعض کی آنی خواہ گاٹسی اکہری ہوتی ہے اور کسی آنی بر جند لوہین باریک باریک بنائی جاتی ہیں کہ اگر تیر کے سرے خواہ تیر کے
ڈالہ نکال لین بہ کچھ اوسے کا اندر جسم کے رچھانا ہے جسے کوہن میں گرنے ہوئے برتن اور فول و فیر کے نکالنے کے واسطے کا مشابہت ہے
اس شکل کی یہ گاٹسی دفعہ بھی ہوتی ہے بعض تیر کی گاٹسی خواہ تیر کے انی میں سرسی خواہ ڈالہ پوسٹ کی جاتی ہے اور بعض کی آنی
خواہ گاٹسی سر سے اور ڈالہ پوسٹ ہوتی ہے بعض کی سلطنت میں استواری اور مضبوطی کی جاتی ہے اور بعض کی آنی وقیرہ میں استواری نہیں
ہوتی اس سے یہ غرض ہوتی ہے کہ جب بدن میں گرنے اور باہر کشتیوں سر سے اور ڈالہ نکل آئے اور انی وقیرہ پوسٹ سے ملے بعض کی
اور گاٹسی کو تیرہ میں جھاتے ہیں اور بعض موسم نہیں ہوتے الغرض حسب اختلاف ساخت تیرہ کو اسدر جتناوت پر ہوا جھانکے کھانے
کے دو طریقہ مقرر ہیں ایک بزرگ جذب اور کشش کے دوسرے بزرگ دفعہ کے اسلئے کہ اگر تیر وغیرہ خارج میں جید کے پیچھے اسکا نکالنا بہرہ
ہو تا ہے اسی طرح جذب کا استعمال کیا جانا ہے جب تیر میں جسم میں در آئے اور جس موٹس میں تیر کی پیکان ہے اگر نکالی جائے مرتبہ الدم
مسلک مارض ہوگا خواہ اذینت شدہ رہی اسلئے جو کہ نقل دستور ہوگا۔ دفعہ کے ذریعہ سے تیر وغیرہ اسوقت نکالنے میں جب گوشت
میں پوسٹ ہو اور جن اجسام میں اسکی گرانی پیدا ہوتے مقدار میں کم ہوں اور اس میں چاک کر گشت کوئی نالہ مشغول ہے اور خواہ
جو ضرور کے پوسٹ کر رہی ہے جرح ہوتی ہے پوسٹ سے ہم جذب کا استعمال کر سکتے اور ہم ظاہر میں نظر آتا ہے جو جذب بھی استعمال کر سکتے
اور اگر پوسٹ ہو اور نظر آتا ہے اسوقت وہ طریقہ اختیار کر سکتے جو بظاہر ظہور کیا ہے کہ اگر تیر کو اس شکل پر پاتی رہا تو خواہ تیروں میں
رہی ہو اسکا اور اسی صورت پر ہم کر سکتے جو وقت انی خواہ گاٹسی دفعہ نکالنے کے بعد مرفوت نکالنے کے بعد مرفوت اذیت اور درد کے

باون مستند اور تڑپنا وغیرہ اس سے صادر ہونے میں مناسب ہے کہ تیر کے موٹے سے اسکی تحقیق کریں اگر مگر کرنا محض کا دشوار معلوم ہو جائے
 کہ سے بہت کریں اور جہاں تک ممکن ہو اسکی شکل ایسی درست رہیں کہ دکھانے میں ہرج اور وقت میں ہونے والے کھانے کی ترکیب خواہ
 اور تڑپنا وغیرہ تیر کریں اور اگر گوشت میں یوست ہوگی تو چاہیے کہ ہاتھوں سے خواہ لکڑی جوڑ کر یا بشرفیکہ وہ لکڑی بیٹے تھری تو
 اور اگر لکڑی تھری ہوگی جو حصوٹھا لکڑی اور دوسری فی فی نیو پھر لکڑی گریٹھیے چاہیے کہ بزریعہ موچنے یا سنی خواہ کسی اور لکڑی سے
 اپنی اور دکھائی کھانے بہن نکالیں لہذا در بعض معانیات مگر گوشت کو جھاڑنا بھی درکار ہوتا ہے اور در بار بار چاہے لگانا چاہیے اگر ایک مرتبہ
 پاک کر نہ لے لکھنا ممکن نہ ہو اور اگر پیکان تیر حضور مجروح کے آگے نکل گیا ہوا اور جہر نہ ہوست ہوا ہے اس طرف سے لکھنا ممکن نہ ہو
 کہ وہ مقامات پاک کریں بدہر کو تو کر لکھا اور اسی طرف سے نکالیں ہذریعہ جذب کے خواہ ہذریعہ دغ کے اگر لکڑی بہت پیکان رہ جائی ہو
 اور اگر لکڑی الٹک جو کسی ہو پس اسے کسی اور چیز سے فرغ کرنا چاہیے اور پیکان وغیرہ کو بطرف خارج کے نکالیں اور مناسب ہے کہ اسکا
 دفع کرنے میں کسی معصوب خواہ شریان کو قطع نہ کریں اسکا پیکان دو دھرا ہوا اور موٹے سے اسکا بہت تلک جانا ہے ایسے پیکان کو اس لکڑی سے
 میں داخل کریں جس سے کرنا کر لہذا اسلئے کہ اگر پیکان نکلے اور ہم نے دیکھیں کہ اس میں چند مواضع حضور میں بیٹے لکڑی ہونے میں ہذا
 اس سے زیادہ غار اور نوکین اس میں بار یک بار یک پیکان نکلے اور ہم نے دیکھیں کہ اس میں چند مواضع حضور میں بیٹے لکڑی ہونے میں ہذا
 اسے نکالنا چاہیے۔ اگر ان نوکوں میں سے کوئی اور نوک خواہ کاٹنا خواہ مگر نظر نہ آتی ہو ان وقت زیادہ نقیض کرنی چاہیے اور خوب تلاش کر کے
 جو اذیہ نکال کر ہڈ چکے میں پھر اگر پیکان وغیرہ کے چند نوکین ہوں اور لکھنا آسکنا سخت دشوار ہوا لازم ہے کہ پاک زیادہ پڑھا کریں
 ترکیب ایسے کوئی ایسا حضور نہو جس سے سیان خون کا خوف ہونا کہ جب خوب تھکھلی سے باسانی ہم اسے نکالیں اور بعض اشی
 میں پاک کو ایک تل میں داخل کر دیتے ہیں تاکہ گوشت اسکے ہمراہ نکل آئے۔ پھر اگر زخم میں سکون اور متورم نہ ہو گیا ہوا اور
 درم گرم نہ ہو چوہیلے تانے لگانا چاہیے پھر ایسا علاج کرنا چاہیے کہ گوشت کو اگا دے اور اگر جراحت میں درم گرم عارض ہو اہو
 سانس میں ہر کہ اسکا علاج نفل اور رضاد سے کریں نہ ہر میں جھاسے ہوئے تیر ونگی تھوڑی دلی ہے کہ جہاں تک گوشت میں
 اثر زہر کا پونچا ہے اور جہر سے تیر گرد لہذا لہذا چاہیے سب کو جدا کر ڈالیں اور کاٹ ڈالیں اور شناخت ایسی ہے کہ گوشت مجموعہ کا
 رنگ اچھے گوشت کے رنگ سے متیز ہونا ہے اور تیر دگول ہونا ہے جسے مردہ کا گوشت پھر اگر تیر زہر کا جھامو اباسی ہر ہی تک پھونچ
 گیا ہو اسکا کسی آگے ذریعہ سے ہم نکال لیں گے اور اگر اس تیر کے دکھانے سے کوئی چیز از قلم گوشت وغیرہ کے مانع ہو اسے تڑپنا
 میں اور تڑپ کر کے کسی آگے ذریعہ سے نکالیں اور شناخت اس بات کی کہ وہ تیر ہر ہی تک پھونچ گیا ہے ہر کہ وہ تیر سبدا ہوا ہے
 اور جنبش نہیں کرنا ہے اور غضب ہم سے بلائیں کسی طرف نہیں جھکا ہے لہذا ہر وہ واجب ہے کہ پہلے ہم اپنی ہر ہی کو قطع کر ڈالیں
 جہاں تک تیر وغیرہ یوست ہو گیا ہے بعد اسکے گرد اگر د اسکے کسی ہرہ وغیرہ سے ایسا سوراخ کریں کہ تیر کا نکلنا دشوار نہ ہو اور تیر
 سے ہر ہی میں کرنی پڑتی ہے جو ہر ہی نہیں اور گندہ جو۔ اگر پیکان تیر کا کسی حضور میں در آئے جسے دماغ خواہ قلب اور ریسا
 اور عجم یا جگر میں یوست ہوا ہوا اور علامات موت نہ ہو تو در ہوں لازم ہے کہ جہاں پیکان سے رخ کریں اسلئے کہ ایسے وقت
 ہذریعہ پیکان سے قلی کثیر اور اضطرار نہ کرید اہو تاہم اور تاکہ ہم محل ملاست جہاں کی ہونوں اور با انہمہ کو بغیر میں بہ نسبت
 اور لہذا کے چنی خیر بہ پیکان کا ایسے وقت ظاہر نہیں ہونا اور اگر علامات زدی ظاہر ہوں ایسے خیر افسار کریں گے کہ جس طرف کا

ہر کوڑا قسم بیان خون و غیرہ کے خوف جو اس سے الگ ہو اور پیلیم اسکا ڈاکر گذشتہ سطور میں کہ چیکے ہیں اور جو امور ہلکے اور
بیزا ہندہ عارض ہوتے ہیں ان سے کیا بیان مفضل ہے کہ چیکے ہیں اسکے بعد ہم علاج شروع کرتے ہیں اور اگرچہ زخم اعضاء
پر نہیں ہے لیکن اکثر لوگ اپنے زخم کھا کر اچھے بھی ہو جاتے ہیں اور جانہر ہوتے ہیں اگر وہ امید سلامت نہیں ہوتی جو اور نبات
عجب ہوتا ہے اور اکثر اوقات کوئی مگر مگر کھانکل آتا ہے اور کسی قدر مقلیہ ہر ہدیہ بھی باہر نکل آتا ہے جو شکر تیار اور سرب اور صمغ و عسل ہے
اور اسکی وجہ سے موت واقع نہیں ہوتی ہے علاوہ یہ ہر کوڑا کہ ہم یہ بیان کو ان اعضاء میں بعد جو طویلین فقط اسکے باقی رہنے سے زخمی ہے
موت بہر حال طاری ہوتی ہے اور اگر نکالنے کی تدبیر کرتے ہیں تو ام اور جمال یہ بھی سے خوب کرتے ہیں اور اگر اسکا خیال نکرن
اور یہ بیان کو جس طرح ہو سکے نکال لیں اکثر بیمار صبح اور سالہ رہتا ہے اور وہ یہ جاذبہ واجب ہے کہ جس مقام سے تیرہ چھو گیا اور اس سے
براہق کو رکھیں کہ وہ جاذبہ قوی ہے خواہ کس نہ کی جڑیں کھڑا کرین اور کبھی روئی اور شہد میں گونہ مگر استعمال کرن اور ایضا
برگ شمشاد سیاہ اور برگ درشت انجیر جہراہ آرد جو اور زرد الشیح خصوصاً جہراہ تلفہ میں کے اور اسی طرح بنگ کا پھل مسلم اور شیح
شیر کی جیسے اسیان اور زرد نارا اور نصل الرجس اور وہ حیوانیہ ہست سے ہیں مثلاً میوڑا کہ اسکی کھال اور تارلی اور پوڑی
میں عیسے ہونے بیان کے لیے عجب الشیح جو اسی طرح ڈاڑھ کے اوکھیرنے میں نہایت سود مند ہے اسی طرح سرطان کو پیکر
استعمال کرن اور دونوں قسم کے اگر ب اور صبح جو انات کے الفتحہ بعض کی رائیہ جو عصابہ جو ایک جانور شہرہ ہے اور شاپہ
بندش بھی چسپی ہوتی چیز کی جذبہ میں ہست موثر ہے اور وہ ہر قسم میں عصابہ کا سرد زرد نارا وندیل اور سر کتھ کی جڑ نسل جڑ
اپس میں ترکیب دے کر استعمال کرن اور خاص فاسد ہڈیوں کے نکالنے والی دوا قروح مندک کے نیچے سے ہندہ میں الکاڈا
ہڈیوں کے بیان میں آتا ہے قانون علاج آگ کے جلنے کا آگ کے جلنے کے علاج میں دوسرے متعلق ہوتی ہیں اول تو یہ
کہ آگ اور جھلا نہ پڑنے ہائے دوسرے ہندہ جل گیا ہے اسکی اصلاح ہوتی رہے آبلہ پڑنے کی مانع دوا ہے جو تیرہ کر سے
اور لوز پیدا کر سے اور خاص جلے ہوئے مقام کا علاج ایسی دویہ سے ہوتا ہے جن میں جلا بھی کسی قدر ہو اور اسکے ہمہ آفتہ خبیث
لیکن زیادہ تخفیف کچھ ضرور نہیں ہے اور اس دوا میں لوز کسی قدر ہونی چاہیے اور یا برفہ حرارت اور ہر وقت میں استعمال ہونا فریضہ
اور جبہ اصباح دونوں قسم کے علاج کی ہوینے چھا لایمیں نہ پڑنے پائے اور جلنے کا بھی علاج ہو جائے پہلے سردات سے تدبیر کرن
ہو اور ان اگر دوسرے قسم کے دوا کی حاجت باقی رہے اسکے بھی استعمال کرن ورنہ کچھ حاجت نہیں لیکن اگر جلا ہو مقام
نیچے ہو جائے اور جھلا پڑ جائے اسوقت دوسرے قسم کی علاج کا استعمال واجب ہے اور اسکے واسطے دویہ میں کچھ لویا ہے
مٹی کر اسکا چھو بک جو عیسے چولہے کی مٹی اور عدس مطبوخ اور سیاہی لینے روشنائی جو ہندوستان میں طیار ہوتی ہے اور زینہ علیہ
اور یہ کا استعمال کرن اور گندہ خواہ ملک بطلم و غیرہ اس غرض کے واسطے صلاحیت نہیں رکھتے آسکے کہ بعض ان دویہ میں سے
نہایت گرم ہیں اور قوت لوز سے عالی نہیں ہیں اور بعض میں رطوبت حد مناسب سے زیادہ ہے اور وہ حرقہ کچھ غرض اول
کے سندان اور قوقل اور شنت سپید جہرہ خواہ بھگڑی کو پیکر آب برگ حسب الشعلب اور گلاب میں مچا کر کے ہندا کرن
یا زردی بھنڈا اور روشن گل سے ہر طیار کرن ایضا کاسنی اور آرد جو منسول اور زردہ بھنڈا اور زرد من گل ایضا کرن ایضا
جہراہ روف گل کے ایضا اور اڑی اور سرکہ ایضا اور روشن گل اور روم بفرہ مناسب اسکے بعد جو نے کو خوب سا دھو کر سپیدہ اور

اسی

ہوئی اور اور وہ ضعیف تھی وہ دور ہو جائے گا اور وہ رطوبت لڑائی ہوئی کہ معلوم نہیں ہوئی اور جب یہ رطوبت دفع ہو جائے
اور جگہ ٹوٹی ہوئی پاک صاف ہوگی خوں بہا اور اہم اس مقام سے نکلے گا اور اسہل سائیدہ ہو کر دشمنہ ذکر کو پیدا ہوگی اور کس
گرفت تومی ہوگی اور اگر بڑی کارنگ اور اس سے دست دوست کی شکل پر چمکوں کا دفع ہونا پھینکنے کی ضرورت کا محتاج ہونا ہی نہیں
کرتی ہوئی جگہ میں جاننا کہ استعمال ہو کر جائز نہیں ہو اور اگر ضرور ہو اور بدون بسیار کے ہمارے نقطہ ایک رباطہ پیدہ ہوتا ہے کہ کس
اگر ہوا کس کے جراحت بھی جمع ہوا اگر پہلے جراحت کو اچھا کر کے پھر حرکت کی تہیز کریں یہ بات اچھی نہیں ہو ایسے کہ ہڈی سخت ہو جاتی
ہو اور بدنتی کے پھر دست و شہاری سے جوڑتی ہو اور زیادہ کھینچنے اور دراز کر کے ضرورت ہوئی اور بہت سے احوال عظیم اور
کلیبات خطر ایک پیدا ہونگے اور باجنہ جس وقت ہمراہ دم کے درد اور دم پیدا ہوگا اس میں اور بھی خطرہ نظر کا احتمال ہو اگر خطرہ
ترہما ہو جائے وہ بہتر ہو یہ نسبت اس کے خطرہ عظیم پیدا ہو گا اور واجب ہو کہ ایسی شکست کی درستی میں زیادہ مبالغہ نہ کیا جائے اور
اگر ہوا کس کے مرض بھی ہو اس میں اور بھی خطرہ ہی منقوس کے ترہما کے کا اندازہ واجب ہو کہ مقام در دم شکست میں ہی کھینچ لیا جیئن تاکہ جوڑ
مقام ماوت ہوا سب کھلیا ہے اور اگر خون باقی رہے گا عضو کی قوت دفع ہو نہ کا خوف ہوگا اور اگر خون جاری ہو بعد ماوت
جائے کے تو راس میں کرنا چاہیے اور اگر خوف در دم اور آفت جراحت کی محتاج اسکی طرف کرتی ہو کہ علاج واجب اگر کرین کے
تو نسا و دفع ہوگا پس اسماں اور نایطف نذا کرتے ہیں کبھی بندش کے سبب سے ایک قسم کی کھلی پیدا ہوتی ہو کہ احتیاج بندش کی
کول ڈالنے کی ہوتی ہو نواہ اسکی حاجت ہوتی ہو کہ آب گرم سے نطول کریں تاکہ رطوبات کی تحلیل ہو جائے اور بقرط کی رل سے ہوا
کہ طیل روقت اس کام کرنے کے محوری ہی خونی چوس لیا کر سے اور مرض اسکی یہ ہو کہ جس شخص کے بدن کا ٹوٹا ہوا عضو دست
کیا جاتا ہو اگر بروقت جہر کے خربق کو چوس لیا جائے تب مواد اندر کی طرف ہوگا اور جالیٹیوس خربق کے استعمال کو جائز نہیں لکھا
بلکہ جالیٹیوس سے پینے کو تجویز کرنا ہی اور کتا ہو کہ ایسی ہی ضرورت مشدہ ہو تو کھینچیں جس میں کسی قدر اثر خربق کا داخل کیا گیا
ہو پلائی چلے یہ میں کتا ہوں اگر چوڑا استعمال خربق کا مضمون کا بزنا نہ نطر اطحتا اور جالیٹیوس کے زمانہ میں وہ کیفیت
کوئی اور مزاج کی بدل گئی اور اس جہت سے جالیٹیوس ناجائز کرنا ہی تو ایسا کقدر فاسلہ زمانہ بقرط اور جالیٹیوس میں متاکیا
تعب ہو کہ ایسے قریب زمانہ میں اسقدر اختلاف ہو کہ پیدا ہوا مہترہ کتا ہی خربق شکی ہے یہ دونوں جو بزوں میں ایک کی مجموعہ
شہر و قلع ہی خود بقرط کی رائے فلا ہو جالیٹیوس کی اور جو لوگ دونوں جو بزوں کو بلحاظ اختلاف زمانہ کے صحیح تجویز کرنے میں
ان شیخ کا یہ اعتراض تومی ہو کہ ایسا کقدر فاسلہ زمانہ بقرط اور جالیٹیوس میں تھا ہوا یہ اختلاف جائز ہوا مین جب کسی ہڈی کو دست
کریں اسکے بعد درد اور خلق پیدا ہوا وقت رائے مناسب ہو کہ اسکی شکست کی تہیز کو ترک کریں اور جس قدر درست کر چکے
ہوں اسے بھی الگ کر ڈالیں کہ اکثر پیش در دست نجات اور آرام پاتا ہی فقط اسی تہیز اور ہر قسم کے اوجاع سے اسے تسکین
مل جاتی ہو طول میں جو کسہر اس کے واسطے فقط ہی تہیز کافی ہو کہ خوب مفسوہ و بندش کریں اور بہت سخت اور شدت پیش
رشت اور اقسام کس کے اس میں درکار ہی اور عضو شکست کو اندر کی طرف دباننا چاہیے اور جو شکست مرض میں واقع ہوئی ہو اسکی
درستی میں لازم ہو کہ دونوں ہڈیاں بہت سدی کچا میں اور جہاں تک ممکن ہو رعایت دفع اجزا سے سلیم کے کرنی چاہیے لینے
اور انفا اپنی اپنی جگہ پر دست ٹھہرے ہوئے ہوں جس طرح کی وضع انکی ہو اسی طرح میں اسے ہونے ہڈی کو بھی درست

لینیں۔ دونوں طرف ناکر سلطان کسی جانب بی تھو اور سو بیٹے کر اگر کسی طرف نحوزی سی بھی کجا ہوگی نسا و عظیم پیدا ہوگا جب دونوں سر سے
 خوب سے کج جائیں اسکی شیطیہ بیٹے نوک خود اگر کرج کی طرف توجہ کرنا چاہیے کہ اسے اپنی اہلی ملکہ پر پھر لاکر اسکے بعد بندش کرنی چاہیے
 پھر اگر اس تجربہ سے بھی وہ نوک و غیر وہ اپنی جگہ پر درست نہ بیٹھے جب بھی جس قدر گوشت بچت گیا ہی اب زیادہ شگاف بڑھانا چاہیے
 نہیں اور جگہ ایک ٹکڑے سے کالی کر اس میں آنتاڑ اور سورخ کریں کہ شیطیہ اس میں جنس جاسے اور اس ٹکڑے پر ایک ٹکڑا کھال کا چسپیرہ
 کر دے بشرطیکہ وہ چمچ انرم ہو اور اس تجربہ میں بھی سورخ وہی ہی کریں جیسے تجربہ کے ٹکڑے میں سورخ بنائے ہیں جسے تجربہ
 اور بزرگ درست ہو چکے اسی میں اس نوک کو چھنسا کر نمڈے اور چمچے دونوں کو اس قدر دیا جائے کہ بڑی کھل جلاے اور وہ نوک کو کچھ چمچ
 اس سورخ میں چھوٹی چمچ کر چھنسا جاسے اور پیشہ کر کے اسکے بعد باریک آری سے اسی نوک تراش ڈالیں اور یہ آری ایسی باریک کر اور
 نازک ہوتی اور جیسے کھلی بنائے دسلے چھوٹی چھوٹی آری بنا لیں وہی اسی ہی بھی ہوتی ہو اور کبھی اصل اسی شیو میں سورخ بندہ
 بزرگ بر سے وغیرہ کے کرتے ہیں جسکا کھال منظور ہونا ہی بیٹے شیطیہ خواہ کرج میں چڑھی کے سورخ کر کے جب اسکے چند کڑے
 ریزہ ریزہ ہو جائے ہیں پھر اسے نکال ڈالئے ہیں لیکن یہ تجربہ خطرہ اور آنتوشہ سے خالی نہیں اور کسی لئے کہ شہر اس نوک
 خواہ کرج کے بیٹے کوئی بیٹو کریم اور شریف ہو اگر اسکو صدمہ برنا کا جو بچا اور اس میں سورخ ہو گیا پھر کسی خرابی بڑا ہو
 لہذا ہم یہ تجربہ سورخ کرنے کی بہت سیلیم ہے نسبت اس تجربہ کے جو ہائے ذالے آلات سے کرتے ہیں اور ہلا ہلا کر اس سے نوک
 خواہ کرج وغیرہ میں بیٹے ہیں با قلع کرتے ہیں کہ اسکی تکلیف اور ابدان کی کچھ حد نہیں ہو کہبھی سورخ کرنے میں بھی ایک
 ایسی جو تجربہ کرتے ہیں کہ اسے بر سے جس قدر سورخ ہوتا ہی ذرا کم بقدر حاجت نہیں ہوتا ہی بیٹے اس میں ایک آڑ اور روک
 ایسی بنی ہوتی ہو کہ مقدار کم اور وغیرہ اس کرج کے سورخ ہو کر پھر وہ برنا بیٹھ نہیں اور ترنا ہوئے تجربہ زیادہ لطیف ہی بہ نسبت
 آلات ہزار مہینے ہلانے اور حرکت دینے ذالے آلات سے کہ پہلی تجربہ تجربہ کے ٹکڑے کی لطافت اس سے زیادہ دلہنہ اور جب ہو کہ جو کھال
 جبر کا کہ نہیں اور جن میں اس کام میں دستکاء اور چھینے ہی ننگے پاس چند قسم کے بر سے وغیرہ طیار اور درست موجود رہیں اور بر سے کی
 نوک وغیرہ خوب درست ہو دے اور صاف اور رنگ آلودہ منوان کہبھی ٹھونڈے کے ذریعہ سے نوک خواہ کرج وغیرہ ظاہر نہیں ہوتی لیکن
 اور صدمہ بر ضرر بہت ہی رہتی اور اسی وجہ سے اسد لال کیا جانا ہی کہ شیطیہ خواہ نوک ضروری اور علاج اس میں پیدا اور جبر کا بڑا تجربہ حقیقت
 کے کیا جانا ہی اور ان میں دواؤں سے خشک اور بند کر دیا جانا ہی ننگے بعد جو تجربہ مناسب وقت ہوتی ہو وہی کرتے ہیں اگر شیطیہ
 خواہ کرج ہی کا تجربہ ہو اسطرح کہ فضل میں گھڑا ہو اور بوجہ کرنے کے در پیدار کے اسوقت شگاف زیادہ کر کے تجربہ اسکی
 نکالنے کی جس قدر رکھ سکے خواہ آری سے ترشش کی جس قدر تراشنا واجب ہو کرنی چاہیے اور اگر ٹوٹی ہوئی بڑی زیادہ پارہ پارہ ہو
 ہو خواہ زیادہ دماغ نہتے ٹوٹ گئی ہو اور پندرہ روزہ ہو گئی ہو اسوقت سب ٹکڑے نکال ڈالنا ضروری اور اگر ٹوٹی ہوئی بڑی پارہ
 پارہ نہ ہو اور اسکے کا تجربہ خواہ پچھانے سے زیادہ جگہ پر صدمہ ہو چکا ہو اسے وقت جو مقام زیادہ خندوش اور زیادہ آون ہو
 ہوا ہی اور کبھی بڑی کلا ڈالی جلاے اور باقی ماندہ کو چھوڑ دین کہ اس میں کچھ زیادہ صدمہ نہیں ہو بلکہ سب بڑی کے کا تجربہ میں البتہ
 صدمہ زیادہ ہے چند وقت میں چھوڑ دینا اور شخص ہی نہ ہو سکست وغیرہ کو بندش کر کے درست کر کے چند وقت میں
 یہ پیشہ اگر نکال کر کرتے ہیں انھیں واجب ہو کہ کچھ پہلے نظر کر کے کہ ہی ٹوٹ گئی اسکا میلان اور جو کھال کو کس طرف ہو اور وہی

شناخت مجرک اسطرح ہوتی ہے کہ موطن جہان اور پچھا کی ہی اور دہر حد بہ اور کو بڑا سپید ہونا ہی مراد ہے اگر کہ جہر سے
نیماں پیدا ہوا ہے اور دہر تخریب ضرور ہوتی ہے اور جسطرح کو پچھا کا وار میلان واقع ہوا ہے اور دہر تعمیر اور گویا پڑتا ہے
اور اگر اس امر کا احساس اور ہیرا گاہی بذر لیس اور ٹوٹنے کی ہوتی ہے۔ دوسری شناخت یہ ہے جس طرف میلان زیادہ
در زیادہ ہوتا ہے اور کھٹ کھٹ بولنے کی اور اسی طرف زیادہ ہوتی ہے اس میں علما نے ہر بنا کر کے کارروائی کی ہے۔ کلاسیکاً
بچہ پروا جب کہ اپنا ہاتھ مقام شکست پر پہنچے اور وقت بار بار پھر تار سے اور اور بیچے دو دونوں طرف ہاتھ پھرتا رہے اور دست
تری سے اور آہستہ آہستہ بیچے کی طرف ہاتھ پھرا کر لے تا جبکہ اس کو مل جانا خواہ مرگ جانا پڑے یا اور کسی مفید کا خواہ کسی قسم کی فزائی
خواہ کسی قسم کا اور سرسارگ و فیر کا دریافت ہو جائے تاکہ دوبارہ اسے بجا کر بندش کرے اور جو بندش نامناسب ہی اس سے
اس مقام کو محفوظ رکھے اور منتقل اور درد شہر پیدا ہوگا اور آنگاہ کے ذریعہ کسی قسم کی درستی محسوس اور سیدھا چہ معلوم ہوا ہے
فریقہ نہ بولے اور ایسا نہ جائے کہ اب تہہ ہر نام کو پہنچ گئی اور مفید کسور ہو گیا اور درست ہو گیا بلکہ جب تک اور عارضہ
پوری ہو نہ ہو اور اسکے سب آثار ظاہر نہ ہوں مگر اگر کمینان نہ کرے اسلئے کہی درم کہ جسے باہر سے نچنی اور جانا ہے اور موضع انکسائی
راستی ہو جو درم کے دیاؤ کے پیدا ہوتی ہے اور جس پھر اس وقت نظر آتی ہے اور کج صورت اور مکی و مر کے منحنی ہو جاتی ہے
را اگر مہر نظر آتی ہے مفید کسور کو دیکھ کر اگر مفید نکستے بالکل درست نہیں کرتا ہے جو توار اور ہر شکل ہو جاتا ہے اور اگر بالکل درست
کرتا ہے فوج اور مکی سخت پیدا ہوتی ہے جس مناسب ہے کہ اسے ہر شکل رہنے دے اور زیادہ اسکی درستی کے بیچے نہ پڑے اور اگر
کسی مفید نکستے کی درستی کرتے ہیں انہی کوئی ہوتی درستی ہونے سے باز رہے اور درست ہو اور لیسے اصلی سوراخ وغیرہ
من درتے آئے مجرک کو باہر سے کہتے نچنی اور درستی اسکی جڑنے اور درست کرنے میں نہ کرے اور جس طرح ممکن ہونے درست
کرتی اور پڑنا اسلئے کہ اس اہتمام سے اگر بالفرض وہ بڑی درست بھی ہوگی تاہم مریش میں ایک ایسی آفت مظہر پیدا ہوگی
جس کا فرنا درستی سے اس بڑی کی بہت زیادہ ہے اور اس ضرر کی بہ نسبت بڑی کا نادر درست رہنا ہزار درجہ بہتر ہے۔ اگر کسی مفید
کو اپنی اصلی جگہ پھر سے اور درست جھاننے سے در بہت زیادہ پیدا ہوا اور طبیب کو مگن ہو کہ شکست کی حالت تک نہ آتے
پھر کے اس میں بیمار کے وسط پر ناز اور راحت زیادہ ہے خصوصاً جن میں لرون کے بہت سے مفید واقع ہیں جیسے زبان اور تحتانیہ ہر
سرد فیر و جب تک درست ہو جائے ہر مفید نکستے کے سوا اصل جراحی اور جبر کے اور قسم کی چیزوں سے اعانت کرنے اور دھیرے
ایک میں جو دہر میں درستی پیدا ہونے کی فصدین اور سب کا ذکر فتح کے باب میں ہو چکا اور سب سے زیادہ خون بالروحت کا پیدا
کرنے میں کامل ہے اور بہت درستی پیدا کرتا ہے لہذا یہ مجبور کا بیان لینے میں مفید کو درست کرنے اسکے اوشحات اور اوجھا
ظہر کر گیا ہے جس مفید کو بزرگیہ جبر کے درست کرنے میں اسے اسی طرح اور اوشحات اور اوجھا کرنا چاہیے جو اسکے درست ہونے
مافی ہوا اور در دہیدا نہ کرے اور سب سے بہتر ہی شکل اور اوشحات کی ہے جو بالطبع اس مفید کی ہے اور جس طرح نچنی حالت میں
نچتا اور اوجھا ہوتا تھا مثلاً ہاتھ کیہ وسط وہ شکل جس سے کہنی کے جڑ میں لڑا ہے پیدا ہوتا ہے کہ یہ شکل کھائی کے اوجھا کر کے سب
مافی اور پہلی ہو اور یانوں کے واسطے دراز کرنے میں جو اوجھا ہوتی ہے وہ بھی اسکی مثل ہی کہ پھر بھی عادت مریش کی نہیں
دیکھنی چاہیے کہ بعض آدمی شوگر خہ میں ریاضات کے جوتے ہیں کہ انکے اعضاء کا تشبیہ لہر از فرطیں جسنز لہی کے ہونے ہوا ہے

یہی ہذا رباب ریاضت کف پاگردن پر رکھنے رکھتے اسقدر مشاق جو چلتے ہیں کہ دونوں پاؤں گردن پر چڑھانے کے ہاتھوں کے ہنہن بن کر چلانا نہیں دشوار نہیں ہوتا ہوا ایسے آؤ میونگے واسطے پاؤں کو دراز کرنے سے جو نصیبہ اور اٹھانا پیدا ہوتا ہے وہ کبھی حنفیہ نہ ہوگا اور جس طرح کسی عضو میں اسٹکانا برابر اور بے شکل مستوی و سب ہوتا ہے اسطرح جس عضو کی حالت مقتضی ہوگی ایسی ہے نہ لٹکانا لازم ہوگی بلکہ کسی گامہ اور ٹیک کی جگہ کسی برابر ہی ہو جو بچیدہ اور بیٹی ہوئی ہو تاکہ بعض اُس عضو کا معلق اور بعض کو ٹیک نہ لگے یعنی جو عضو شکستہ قابل لٹکانے کے نہیں جو ایسے ایسی ٹیک اور آؤ وغیرہ لگائی چاہیے جس میں خوب دبا ہوا اور رستار سہا ایسا ڈھبنا کھیر خواہ ایسی ٹیک نہ لگائیں کہ وہ عضو بخوبی نہ لگے ہر عضو شکستہ کے حق میں لٹکانا بڑا ہی پیسے لہرا ایک ٹوسٹے ہونے عضو کی واسطے اوستھانا اچھا اور مناسب حال ہی جو جب تک کوئی تلخ نہ ہو اگر کسی عضو کو حدود واجب سے زیادہ اونچا کرین تاکہ سیدہ معلق رہے خواہ کسی عضو کو حد واجب سے کم اونچا کرین دونوں صورتوں میں عضو کو بچیدہ ہو جائیگا اور اُس میں گرہ پڑ جائیگی ایسی نہیں اسقدر اٹھانے اور نیچا ہنہن میں خطا ہوتی ہے اور جسقدر رطابت یعنی وہ رسی اور ہڈی وغیرہ جس کے ذریعہ وہ عضو اٹھایا گیا اور اُنکے سہارے ہر شہر ہر ماہ پر ربابا لٹات اور رزوا کند کا بیان ربابا لٹات ہنہن میں سے بندش کیجاتی ہوا در دو اندر دوجھان جو بندش میں مستعمل ہنہن خواہ ڈور سے اور تانے اور رسی وغیرہ ہی کے پیسے صاف اور پاکیزہ ہونے ضروری ہیں اسلئے کہ پیسے کپڑے میں نمی ہوتی ہے اور در دہمی پیدا کرتا ہے اور بار بار کپڑے اور تھلا کپڑا ہونا بہت خوب ہے نسبت کارہنہ اور سونے کپڑے کے اور فاکرہ اسکایا ہے کہ جو چیز اور بطور نماد کے لگائی جاتے خواہ بطور طلا کے مستعمل ہو سکا نفوذ بار یک دہمی خواہ لکڑی میں بخوبی ہو جاتا ہے اور سونے کپڑے سے یہ بات حاصل نہیں ہوگی اور کبھی یہ لکڑی بار یک کپڑا لگا کر ایک بھی ہوتا ہے اور اسکا جو موضع ماون پر زیادہ نہیں پڑتا ہے اور اسکی نرمی سے ضحوت بھی پیدا نہیں ہوتی اور بندش کی جگہ موضع معیج سے کیسقدر تجویز کرنی چاہیے یعنی خاص مقام ماون پر لٹکانا بندش زور سے کیونکہ ہو سکتی ہے ایسے نامحالہ لطف معیج اور درست مقام ہٹ کر بندش میں داخل کر لین کہ اسلئے سے بندش کرنی مجبور یعنی عضو شکستہ کے حق میں زیادہ مفید ہے اور اُسے زوال اور ہٹ جانے سے باز رکھتی ہے اور مضبوطی بھی زیادہ یعنی لکڑی یا پھر ایسی بندش میں انفرط اور زیادتی بھی ہوتی نہیں ہے اسلئے کہ اُس عضو کو تک موٹھ کر دیکھی اور قابل تغذیہ کی نہ رکھنے کی مراد ہے تاکہ اگر موضع معیج زیادہ بندش میں کس جائے گا جو کہ غذا اسی طرف سے آتی ہے اُسکے آسکی راہ بند ہو جائے گی لہذا باغیر اس نتیجے بندش میں نہ کرنی چاہیے۔ پھر بھی ایسی نہیں کرنی جس میں کیسقدر عضو معیج بھی داخل رہے۔ عضو میں کی طرف جو رطوبت کرنی ہے اسے بھی بچو ڈور ڈالنا ہے اور کسی قدر روکنا بھی ہے چورسی ہڈی بہتر ہے نسبت تیلی ہڈی کے اسلئے کہ چورسی ہڈی میں گرفت زیادہ ہے اور جسقدر ضرورت ہوئے سے پھیلا سکتے ہیں اور جتنا چاہیں بہت لین۔ لیکن چورسی ہڈی کی اسکی اس قدر مناسب ہے جسقدر عضو شکستہ میں لگتا ہے ہنہن ہنہن سہنہن میں جس قدر چورسی ہڈی کی گنجائش ہے اتنی ہاتھ کی بندش میں کمان ہے اور جو عضو زیادہ چورسی ہڈی میں چورسی ہڈی کیونکہ درست بند سے کی بلکہ ایسے عضو میں اگر چورسی ہڈی کا استعمال کریں گے اچھی طرح کا انتظام درست ہوگا اور نہ گرفت بخوبی ہو سکے گی اور جو عضو کو بندش کے عضو کو کور میں آئی چاہیے ہرگز چورسی ہڈی سے نہ لگائی گی۔ بلکہ ایک شکل قبیح اور برنما پیدا ہوگی اسلئے واسطے واجب ہے کہ ایسے اعضا کے واسطے تین انگل سے زیادہ چورسی ہڈی اور حد سے زیادہ چار انگل کی ہنہن اور یہ حکم زندگیہ کنارہ کلانی کا جو منسل کف دست تک ہے اور ترقوہ یعنی چنبر گردن وغیرہ میں جاری ہے۔ اگر ان اعضا میں بندش نہ ہوگی مکن شوگا کہ بندش

کرن اور ایسے کرتوہ میں گنجائش عرض رباط کی نہیں لیکن ایسے اعضا جن میں رباط عرض کی گنجائش نہ ہو جن میں ہرست سے اور ہرست سے جیسے وہ ایک
ہیں اور زیادہ پیشانہ قائم چوڑی ہی کے ہوجائے گا اور وہی مطلب حاصل ہوگا اور جو رگ نفاذ نہیں ہیں رگ کار آمد ہونا ہی اس کا عرض نہیں
نہ انگلی کافی ہی نواہ چار انگلی کا اور طول ان کا میں ہاتھ کا ہونا چاہیے نہ فارغ نہیں کہ میان جو چہ کی گنجائی کہی جاتی ہے کہی انگلی کہنے
سے عرض ہوتی ہو کہ ہی کی گرفت ہر میں ہوں اور خود ہی کو سرک جانے سے منع کرین بلکہ رفا دے لینے کہ ہی کی دو تین میں ایک ہاتھ سے
عرض ہوتی ہو کہ عضو باؤن میں جو رگ بڑی ہر گیا ہو وہ پھر جانے اور ایسی کہ ہی کے رگتے میں کوشش اتنی قدر ہو کہ وہ دونوں سرسے ٹوٹ نہ پڑیں
پڑی کے چھین خود اپنی اور کہ ہی کے چھین فرم اور ڈھیلے پن نہ پڑے اور نہ زیادہ ہندو تہہ برتہ ہو جلسے کوشش جگر سخت اور درشت ہوتا
اور جس قدر قمر بڑا ہو وہ ہی کی بندش سے رگ دیا جائے۔ اور دوسری قسم کہ ہی کی اس عرض سے ہوتی ہو کہ بندش ہی کی درستی
اور حواری اور ہتھکام کے ذریعہ سے ہوتی ہو اور کہی کہ ہی پر دوسری کہ ہی ایسی درستی کے خیال سے رگتے ہیں تاکہ ہی کا دوران
اور جیسے چھیں طرح سے بن پڑیں اور برابر ملے سے گرفت کرے اور کہی جگہ پر سخت اور تنگ اور کسی جگہ ڈھیلے ہوا اور چہرے جو پھر
کہی جاتی ہیں ان کا لزوم اور ان کی گرفت بھی عمدہ طور پر ہوتی ہو۔ اول قسم کو رباطات اور عصا کہتے ہیں اور دوسری جہرہ اور نیچے
کہ رباط کا نفاذ یہ ہو کہ کوا کو نافع ہوتی ہو اور دوسری پیچیدہ ہونے کو منع کرتی ہو۔ وجہ ہو کہ ہی اور ہیچ اور پھیرے خواہ برت
اور تہ کہ ہی کی ایسی جگہ ہوں جہاں ہر بندش ہی کی قوی تر ہوتی ہو اور اگر جس طرح کا عضو مستدیر ہو اور جس قدر ہتھکام اس قدر
میں ہی ہتھکام ہتھکام پر کہ ہی بھی چھوڑی جلسے بہتر ہو اور ہتھکام عدد و دانگ کے درکار ہیں جس میں وہ شکل پیدا ہو جائے جس سے
عضو کے استدارت کے مطابق ہو کہی ضرورت ایسی کہ ہی کی ہوتی ہو جو برت پرت ہو اور ہی ایسے بند کیے رہے اور طول میں ہر کہی
اتنی بڑی ہو جتنی ہی موقع موقوف ہو اور ہی جو چہ کہ اسے دہری اور دو منہ کی کہتے ہیں اسکا استعمال اس طرح ہو چہ
کہ وہ حد بہ اور کو جس سے مقام میں کے ہوا ہی کی حفاظت کی جاتی ہو چہ میں اور ٹیک نصف میں ہی کے خرقہ کی رگتے اور
ادھی اور دونوں حصہ بطرف مخالفت ہر ایک کی بیسی جاتی ہیں اور دونوں ہاتھ سے اسے پھینتے ہیں جس طرح سے مشہور ہوا
زیادہ محتاج تفسیر کی نہیں ہو کہ ہر شخص اسے جانتا ہو بندش کی کیفیت کی تفسیر اور تفصیل دونوں بندش مقام شکستہ
کے شروع کرین اور ہی مقام میں جہاں ہر ہی جھکی ہوئی اور مائل ہو اور ایسی جگہ سب مقام سے زیادہ بندش میں
استواری درکار ہو اور جہاں زیادہ شکست کا مدد نہ ہو چاہے وہ پانچ بندش ہی قوی تر ہوتی چاہے۔ خلاصہ یہ ہو کہ مقام
شکستہ اور میں مقام سے مواد کے ہٹا دینے کی حاجت ہو وہاں بندش کا استوار ہونا ضروری ہو اور جو اسکی وضع ہو اسکی مخالفت
بائنشر در کرنی چاہیے کہ ایسی وجہ سے درم کی حادث ہونے سے ٹھیکان حاصل ہونا ہو اور درم کی تحلیل بھی ہو جاتی ہو اور باوجود کہ
درم اور نقص استخوان سے امان ہوتی ہو کہ یہی ٹھیکان اس سہریہ کے پیرا ہونے سے نہیں ہوتا بلکہ خاص ہڈی میں پیدا ہو کہ ہڈی
استخوان تک ہو چکر چرخ کو فاسد کر دیتا ہو لہذا احتیاج کس اور ٹھیکان کے بھی ہوتی ہو اور ایک راہ کے کھلے رکھنے کی تاکہ
وہ ریم اور مدد پر کلکتا رہے۔ سب سے زیادہ تعلق اور نفاذ پچانے اور نگاہ داشت کی وہ نیچے ہو جو کسی اور کے عضو وغیرہ سے منع
موقوف پر وارد ہوتی ہو۔ علاوہ یہ ہو کہی نیچے کا عضو بھی بطرف عضو عالی کے ایک قسم کا نفاذ دفع کرتا ہو جو وقت عضو عالی
ہر نسبت عضو سافل کے ضعیف ہو ہی اور کہ ہی کی بندش میں ہتھکام بھی مناسب نہیں ہو کہ ہڈا سے عضو کے آنے سے منع کرے۔

ایانوں کی آمد کو مانع ہو کر اُس وہ سب سے بچا اور درست ہوئے تو مانت ہوگی لبقاطہ کی دستور ہو کر جب کسی دردم رفع کرنے پر ما دو چنانہ
 قروطیات رادعہ سے بندش کی اعانت کرنا تو لینے بندش میں اور قیر و طلی کا بھی استعمال کرنا ہی ہر جہاد ذیبت التفاتی اور موس کے
 آنجہی برکات کی تیرہ بظاہر ہی کی فردست ہوتی ہے کہ ہواہ خود پانی سے انکو سرور کرین تاکہ دردم جار پیدا نہ ہو اور کبھی نملین
 دردم کی روغن بابونہ اور شراب قانیش سے کرتے ہیں کہ اس سے دردم میں تحلیل پیدا ہوتی ہے اور عضو کونٹ کی لغویت بھی ہوتی ہے اور
 اگر بندش کے مقام پر تیرہ بڑ گیا ہو قروطلی کا استعمال پانچ مرتبہ کر کے اور کبھی استیاج ایسی قوی دوا کی ہوتی ہے جو جس میں تحلیل بھی ہو
 جیسے ذیبت اور عطلی اور پانی حاصل ہے ہر کہ جب بندش کا استعمال ہو اور جو تازہ ہوا اور ٹوٹ جانے کا زمانہ اور تو نہیں گذرا ہے
 دردم میں ہندو کا اس وقت مناسب ہے کہ رباط طمان کسان کے ہوں اور کوئی چیز سرد اور رادعہ بھی اسی پر لگائی جائے۔ اور کبھی فقط
 سرکہ اور پانی سے بھی کو تیسرہ دنا کاتی ہوتا ہے اور کبھی فردست قیر و طلی کی ہوتی ہے اور وہی قیر و طلی جسکو چھنے ذکر کیا ہے اور اگر کبھی کی
 بندش بعد دردم کے ہوا دلی یہ ہو کر اوان اور چھینتے ہی وغیرہ مستعمل ہوں اور کسی روغن محلل میں ڈبو کر جس میں نملین دردم
 کی بھی خاصیت ہو پانچ میں اور ہر وقت اسکا خیال رہے کہ جس ہی میں قیر و طلی وغیرہ لگائیں وہ سب نیچے کی تہ اور برت برنگائی
 مانے کہ اس سے دور کی ہر جان کا امان حاصل ہوتا ہے اور اگر اُس مقام پر فردسہ بڑ گیا ہو پھر قیر و طلی کا استعمال جائز نہیں کیا جیسے دست
 میں اگر استعمال قیر و طلی کا کرین اکثر کسی قسم کی عضو نبت بطرف عضو کے کھینچ لاتی ہے بلکہ عوض قیر و طلی کے شراب سیاہ کو لگائیں اور
 پونہ اکثر شکستہ عضو خالی فردسہ سے نہیں ہوتا ہے یہ وہی ہے کہ قیر و طلی کا استعمال تو کرین اور اُسکے عوض شراب مذکورہ
 استعمال میں لائیں اور وہ لائیں چٹ گدی کے نیچے والی شراب سے ترک کر دین ہوا کیا یہ سب معلوم ہوتا ہے کہ جو جو طلا وغیرہ ٹوٹے ہوئے
 عضو پر لگاتے ہیں انکو ایک جدا گانہ نفس میں قرار دین کے ذکر کرین۔ جب بندش کی ابتدا کرین چاہیے کہ مقام وا جب اور جو ت
 مناسب سے شروع کرین زیادتی اور کمی لینے کی بقدر استخوان شکستہ کے خواہ بقدر دردم کے ہونی چاہیے بشرطیکہ دردم بظاہر محسوس ہے
 پھر اسے لگانا کہ اسی مقام پر دو درم سے چھین بندش کرین اور ہر طرح بندش کو کستہ ہوئے کہ وقت بھی کسٹہ ہو چھین۔ یہ پہلی بندش ہے
 پہلی ہی سے بعد ازان دو درم سے کہ مقام کسہر دو خواہ تین پھر سٹار پیرٹ کر نیچے کی طرف تھوڑا تھوڑا ڈھیلا کرتے ہوئے اور تین اُسکے
 بعد تیسری ہی کو اور کی طرف اسی طرح سے اوپر کی طرف ڈھیلا کرتے ہو پشیں۔ سب یہ دو دن بیتان دفع نفسوں پر عضو کسور کے ایک ایک سے
 میں ہونگی اور اُسکے تو ام پہلی کے درست کرنے اور جو غرض اس شکل کی بندش کی ہی ہے کہ پورے کرنے پر دو دن آپس میں بیچ
 سا اور پھر نیچے دو دن چنانہ دور تک کی بندش کرنی مناسب نہیں ہے تو قبل دردم کے اور نہ بعد دردم کے اسیلے کہ دور تک کی بندش
 سے عضو کی رنگین بند ہو جائیگی اور عضو کسور کو غذا اُسکی نہ ملے گی اور بیشتر ایسی بندش مفروضہ سے عضو کبھی اس عضو میں پیدا ہو جاتی ہے
 کہ کبھی ایسی بندش جو اوپر لگھی گئی ہے نہیں کرتے ہیں بلکہ اوپر کو چڑھتے ہوئے پٹی سے بندش کو شروع کرتے ہیں پھر دو درم سے ہی کو
 نیچے اور ترے ہوئے ہاندھتے ہیں اور پھر تیسری ہی کو نیچے اور ترے والی پٹی کے نیچے سے ہاندھنا شروع کر کے اوپر چڑھنے والے کے اوپر تک
 سوچتے ہیں گویا یہ تیسری ہی دو دن رباط صا حد اور نازل کے محافظ قرار دیکھائی ہے اور زیادہ تھوڑی اور تنگی موضع ماون پر بندش
 میں کرتے ہیں۔ ان دو دن رباط صا حد اور نازل میں دو غرض مختلف ٹوٹا بن اور جس ہی سے جذب مادہ کا بطرف عضو کے مطلوب
 ہوتا ہے اُسکی بندش میں سختی اُس مقام سے ہٹ کر نیچے کی طرف رکھی جاتی ہے اور جو مقدار قیر و طلی مفروضہ سے پونچھی ہے ڈھیلا کرتے

ہیئت میں اسی کو برابر نہ جاننا ہی کہتے ہیں۔ وہ رہا ماستہ میں کہ جہاں کے اوپر بھی ہوتے ہیں اور سب سے اور مالی ہی کی بندش ہی ہوتی ہے کہ مہذبہ مہذبہ کو سمیٹ کے بند کرنا کہتے ہیں۔ قطعہ واحد سے جس حرکت کو جانا ہے ایسا ہو جائے اور اسی قطعہ کو چھیدہ ہونے اور شہر پرش سے منع کرے۔ اور اگر شکست بہت شرف میں ہو اور پوری ہو ہوتی ہے وقت جوڑی باجمعی جیسے پانچ کے ہنگامہ اور ہر ستارہ کی بندش اور سختی ہر گاہ سے برابر اور یکسان ہو اور اگر شکست کسی جانب میں زیادہ ہو اور ایسی کہ مومن کہتے ہیں وہ جب ہو کہ اعتماد بندش کا اسی طرف زیادہ رہے جہاں کہ زیادہ ہو اور بندش کو ناگون برل بدل کر پھر کرنی چاہیے اور ایک شکل سے دوسری شکل بندش کی منتقلی نہ سب میں ہر ایسے کہ اس فعل سے جو پھر شکست کو درست کرتی ہے فاسد ہو جاتی ہے نیز وہ سب اور دشمنی جگہ اور بزرگ کو چھین کر اور ایک قسم کا درد ایسا پیدا ہوتا ہے جس سے چھینگی اور التوا سے مضمود پیدا ہوتا ہے۔ بہت بڑی بندش وہی ہے جو جس سے قہقہہ پیدا ہوتی ہے کہ زیادہ شک اور سخت بندش کہ جیسے کہ در پیرا ہو گا اور اگر ڈھیلی رہے گی کبھی پیرا ہوگی اور بعض اظہ کے نزدیک تہذیب پر آئے۔ اور ایک دن بھی کو لین اور ایک دن نہ کو لین ہیں۔ تہذیب اولی اور انتہا ہر اس میں شرف کو دل تنگی بھی نہیں ہوتی اور نہ سے سخت اور بیکار کھلانے کی سخت کرنی پڑتی ہے اور کھولنے کی ضرورت اس نظر سے ہے کہ باہر و باطن دونوں طرف مضمود سے ایک ریلوے ترقی ہو رہی ہو پھر کہ اسکی سربراہ اور مرہم بن جائے کا خوف ہو اگر وہی کھول کر پھر تراج کیا جائے۔ بندش کی درستی اور اسکی محافظت شہر انکے ضروری پر کر نیک سبب یا وہ زمانہ ہی جو بعد دس دن کے جو اور قہقہہ میں دن کے ایسے کہ اسی زمانہ میں دشمن اور جوڑ کے ماستہ والی ریلوے پیدا ہوتی ہے پھر ٹوٹا ہوا جوڑ ایک دوسرے کو گرفت کر لے بعد کے سخت بندش نہ کرنی چاہیے اور مقام میں بندش کا سائنس ہینہ دین۔ نہ تک ہو کہ دشمن کی پیدائش اور اسکے فعل تمام کو مائع ہو اور اسوے مادہ رقیق کے مادہ معتدل اور بیکار آئے جو جذب کرے ایسے کہ سخت بندش کا یہی دستور ہے۔ بان جو وقت دشمن پیدا ہو کر اس قدر بڑھنے لگے کہ اسکی کچھ ضرورت نہیں ہو اور اظہ اسکی زیادہ حد سے ہوا البتہ ہفت زیادتی کی روکنے کی تاک یہ بھی تہذیب کے کہ بندش کر میں سخت اور پختہ ہوا استعمال ہی مائع اسکی زیادتی کا ہے ایسے کہ فوالین کا اثر ہے جو کہ فذائے ضروری کو مائع ہوتے ہیں اور دشمن کو مضبوط کرتے ہیں اور پھر اس میں فوڈ غذا کا نہیں ہوتا ہے۔ یہ بھی ضروری ہے کہ راحت اور آرام بندش کے کھولنے سے غیر وقت مناسب من نہ بن جائے ان قواعد کو خوب غور سے سمجھا کر یاد رکھنا چاہیے کیفیت بندش کا بیان واجب ہے کہ جس چیز سے جہاں کی ساخت کرنی منظور ہو ایسے جوہر سے جو میں سختی اور نرمی دونوں ہوں اور لازم ہے کہ کتنے نیشہ خوشہ خرا اور خوب ذہنی اور خوب انارٹھوڈ کو مائل کر میں ان میں سے جو کڑی نرم ہو اس کے کھپا میں نیشہ جہاں بنائیں مستحکم کھتا ہے ہندوستان میں چہر کی اور کٹھ اور تن اور بونہ کی لکڑی اس کام میں بکار آئے ہیں۔ مثلاً یہ جہاں خواہ کھپا میں زیادہ رنگدہ اور موٹی اسی جگہ پر ہونی چاہیے جہاں پر وہ میں شکست وارن ہونی خواہ جس جگہ سے شکست کو زیادہ استقامت ہی ہو اور کٹھارے اور پہلو جہاں کے تھلی اور باریک ہونی چاہیں اور اطراف ایسی ہلکی اور نرم ہوں کہ نیکے جوہر میں کسی طرح کی دشواری اور خرابی پیدا نہ ہو بلکہ جو خوب سپید ہو سکتی ہے کسی ایسی جو خوب دہلے اور کسی طرح سائنس وغیرہ باقی نہ رہے۔ اگر جہاں اور کھپا میں چاروں طرف سے بھی جابجائیں ہیں۔ مثلاً یہ زیادہ ہے۔ اور کوئی مقدار انکی گدی اور سختی سے زیادہ ہو اس میں کچھ خوف نہیں ہے۔ اور نہ کچھ اس میں مضرت ہے کہ جوڑ کے قہقہہ سے نہ اسقامت نقل اور جدا ہونے کے سبب کا سبب جہاں کے نیچے داخل کر لین اور خاص جوڑ کو پوشیدہ نہ کر میں

تہذیب

کھپا چونکی طولانی جانب وہی اور صدمہ عضو کسور مائل بہ حرکت ہو لینے جہر چمک کر حرکت کرے بیطن کھپا چوکانا بنا رکھنا مناسب ہے کہ
 میلان کو منس کر لیا جائے مقررہ کی طولانی ہونا اچھا نہیں ہے کہ کوا جو عضو شکستہ پر زیادہ ہو اور زیادہ تنگ کرنا بھی زیادہ ہے اور شکستہ کا
 جبار سے زیادہ جو ہونا بھی اچھا نہیں ہے اور نہ جبار میں ہوتے مزا صحت اور دباؤ زیادہ پیدا ہوگا اور جب ان میں کوئی نقصان
 نظر آئے تو اس قدر کی کردہی چاہیے کہ اعتدال وضع کا حاصل ہو یہ ضرور نہیں ہے کہ جبار اور کھپا میں اس مقام سے مٹائی ہونے پر
 لینے تنگ داسے اور اگر گوشت نہیں ہوگا ایسے مقام کا انتقال مایہ جو عصبانی اور مٹلی ہو تو تفصیلی کیفیت استعمال جبار
 کی اور تفسیر اسکی یا پنج دن کے بعد جبار کو بانہ جابا ہے خواہ پانچ دن سے زیادہ ناگزیر اور آفات سے امان حاصل ہو جائے اور نہ
 کسور تر ہو اس قدر جبار کی بندش میں تاخیر مناسب ہو اور اگر کھپا چونکی جلد یا ترستے میں ایسے ایسے آفات پیدا ہوتے ہیں کہ شلاہ اور
 اور مٹلی اور اذقات پیدا ہوتے ہیں لیکن جب جبار کے بانہ میں تاخیر کرنا اور نہ بانہ سے جائین نامم مقام جبار کی مٹلی بندش کرنی
 مایہ جس سے بلند ہونا عضو کا اور دست مشکل رہ رہنا اچھی طرح پیدا ہونا چاہیے اور اگر بدن جبار کے یہ نوک پیدا ہوں تو پھر ضرور جبار
 کو لگانا چاہیے گو اول ایام میں کیوں نہ ہو و جب اگر جبار کے ہمراہ بیچی اور گدی اور سے وغیرہ ہند جبار سے بانہ میں گنہ
 ہوتے گرفت کرن اور سبک ہون اور خوب دست زنی بلکہ پڑھین گندہ جگہ انکی نزدیک مقام شکستہ کے زیادہ دباؤ پڑھنے سے بلکہ زیادہ
 سختی بندش کی تمہور می برائی جائے کہ اس میں طبل گانہ رک بجاسے خود ہونا ہے اور اگر باط خوار میدان اور گدی اور بیچی ہونے پر
 بصر میں زیادہ سختی کرنی چاہیے اور دست تنگ اور کسور بندش کرنی چاہیے آفات بندش سے پاک بھی بات ہو کہ اگر زیادہ اور مٹلی
 ہو بندش ڈھیلی اور نرم ہو جاتی ہو اور جو باط اور پر والی کھپا چونک کے اوپر میں اون میں اسلور سے نہ بانہ ہٹنا چاہیے کہ جبار
 کھپا چونک پچھو اور اگر چھرا کر کے اپنی جگہ سے ہٹا دین اور دور کر دین اور دست وضع سے اون میں زائل کر دین و اگر جب
 کی مٹلی کھولنے میں ضرورت کا کا خاکہ کرن اور حالت ہتھیار کی میں ہرگز نہ کھولیں بیٹھے دوسرے دن ایک دن درمیان دے کر بندش
 ضرورت کے سچی کھولنی چاہیے اور یہ شرط ضرورت کی ابتداء سے ملتے ہیں اور خصوصاً جو وقت کھلی رہے ہو اور شوقت بیٹھے رہے ہو
 عارض کے وہی تہرہ جو عین اوپر بیان کی کرنی چاہیے اور جب بندش کو سات روز سے زیادہ گذر جائے بیچی کو دیر میں رفتہ رفتہ کھولنا
 چاہیے اور ہر ایک چوتھے اور پانچویں دن کھولنے میں امان خارش اور ورم سے حاصل ہوتی ہو اور شوقت کے سقد بندش کو ڈھیلی
 بھی کر دینا چاہیے اگر لٹنے لٹوہ غذا اور خون کو نہ ہو اور اگر گلن ہو کہ جبار اپنی جگہ پر درست بندش رہے اور کھولنے میں جانگزی
 میں دزدنگ نہانہ گزیر جائے اور کچھ ضرور نو پھر ہرگز انھیں کھولنا چاہیے لیکن کبھی بعض اوقات میں جبار کا کسی سبب ظاہر کی
 اور سے نہیں ہونا لیکن ہنظر عیناً اسکے در نہ بخمال اطلاع اس امر کے کہ آتے دنوں تک بندش سے کیا فائدہ ہوگا کھولنا چاہیے اور
 یہی عرض ہوتی ہو کہ جو مقدار گوشت کی کھل گئی ہو شاید لگانا تنگ اور حال کسی قدر بدل گیا ہو اور یہ بات تو یہ معلوم ہوئی ہو
 کہ بندش ہند رخت نہ ہونی چاہیے کہ ماض و موصول غذا کی بہ طرف عضو کسور کے ہوا اسکے کہ شکستہ کی درستی برکون
 ہو پھر خون صالح کے نہوگی اور جب تک وہ غذا جس میں چھیدگی اور س ہوتی ہو پھر بھی ہرگز فعال اجزائے وند کسور میں
 پیدا نہ ہوگا جبار کے مٹلے اور پھر لکڑی میں بھلت کرنی چاہیے اگر قریب سے کسی قدر نقصان اور ہونے کی جوڑگی دریافت ہو ایسے وقت جبار
 کھولنے اور الگ کر لینا بھی اور مٹلی انکھام نہیں ہونا عضو کسور تر چھا ہوا جانا ہر جبار کا بعد درست ہونا عضو شکستہ کے

بند بار سناو لہی اور نسبت ہیکہ کہ قبل از ہستنا کے کھول دینے میں ہنس جہڑی کرنی نہ چاہیے اور تاخیر کرنے میں کچھ فرسوسے ہر کس کے ہر اور جزو احتساق
 ترمہ چرب کسی عضو کے ٹوٹ جانے کے ہر اور ہضم میں پیدا ہونے والے لازم ہر کچھ بچھریں ہر دست کرنے والے اجزاع خود امکان کر بندش اور دست
 کرنے میں نرمی کرنے اور جہاں لینے کچھ پاچان کو مقام زخم سے دور رکھنا اور زخم بچھریں جو مناسب ہو خود مٹا چھریں ہم میں رفت لینے نال
 شریک ہر لے رکھنے ایک گروہ کی یہ اسے ہر بندش کو ڈونون جانب سے زخم کے شروع کرنا چاہیے اور زخم کو کھلا رکھنا چاہیے اور پتہ
 اس وقت چھری معلوم ہوتی ہے جب کہ زخم خاص مقام کس پر نہ ہو پھر وہ بھی ضروری کہ لگے کسی چیز سے پوشیدہ ہو کہ میں نکار اسکو ہوا سے بچاے
 اور پوشیدہ رکھے اور اگر زخم خاص مقام کس پر واقع ہو لینے جہاں سے ٹوٹ گیا اور وہاں پر زخم بھی بہت بوقت ایک جیلہ بندش
 کی تشکیک لینے جا بجا ڈھیلا ہونا چاہیے اسکا کرنا چاہیے کہ ہر جگہ سے ڈھیلا اور کچی ہو جی بندش ہوا اور مقام زخم میں کسی قدر ڈھیلا ہے
 اور ایسی ڈھیلا اس مقام پر ہو جیسا اسکے لاجی ہر اور گدی و فرود کو شراب سیاہ کھینچ میں تر کر کے کھنا چاہیے اور ایسی بندش کا
 طریقہ یہ ہے کہ سر پٹی کا زخم کی بازو پر لگا کر چھری کی طرف تو ریب کرنی چاہیے اور تر چھری کرنی چاہیے اور پھر دوسری چھری کی بازو پر
 زخم کے جو چھری کی طرف ہی تمام بندش زخم کرنا چاہیے اور جیسے بندش درست اور مناسب ہو ایسی خود سے لوری کر دینی چاہیے پھر
 ایسی تو ریب پیدا کرنی چاہیے تاکہ خاص مقام زخم کا کھلا رہے اور سوائے محل زخم کے سب جگہ سوراخ اور مسخ بندش چاہیے اور زخم
 پیمان اور اور چھری خوب بیکاری ہوتی ہوں اور زخم شکستہ خوب مسخ بندش چاہیے اور مقام زخم کھلا ہوا ہو لگا کر کسی غرض سے ہے
 کھول کر دیکھنا منظور۔ دن سر کے پٹی اور بندش کے فقط چھری کے مسخ کرنے سے مکمل ہکے اور چھریاں ہیں اور جہاں مسخ ہونے میں
 ان میں چھوٹے چھوٹے سوراخ بھی کر دینی چاہئیں ایسے زخم کے سامنے تاکہ دوا زخم کے انہیں سوراخوں کی راہ سے زخم تک نہ
 اور عید اور رحم وغیرہ انہیں کی طرف نکلا کرے اور پھر سوراخ اور ڈھیلا بندش ایسی ہو کہ بعد دستی اور لچھے ہو جائے زخم
 اگر چاہئیں سب کو بند کر دین اور پوشیدہ کر دین خود اولے علاج میں جب بند کرنا مناسب ہو بند کر دین اور جب کھولنے کی ضرورت
 کھولیں اسلئے کہ ہر وقت زخم کا کھلا رہنا بھی ضروری ہے وقت نہایت در پیر مفر ہر اس واسطے واجب ہے کہ زیادہ بندش
 بندش نہ ہوا اور ات کو وقت اسے چھپا دیا کریں۔ جب زخم چھپا ہوا ہے اور کچھ اسکی محبت میں کسریاں نہ رہے اگر استعمال جہاں کچھ
 ہر مکان کی حالت جہاں سے ترمہ اس کرنا چاہیے اور کچھ چڑھا دینی ایسی مقام ہر اگر گنجائش نہ ہو ملا مقام بندش کا قابل
 جہاں کے نہ ہوا وقت رہنے دین اور ایسی خبر کریں کہ صبح اور شام جو وقت زخم کا کھولنا اسکے علاج خاص کے اسلئے ضروری ہو کہ وقت
 وقت بندش سے کچھ ملاقاتی نہ چھپا دینا بندش کے مکمل جایا کریں بقراط گستاہر کہ زخم کی بندش پٹی کے وسط سے کرنی
 چاہیے اگر زخم تر و تازہ ہوا اور اگر زخم لڑھا ہو کہ ریب دینا ہوا اور یہ سب بعد لچھے کے پیدا ہوتی ہوا اس وقت اوپر سے بانڈ ہلکا
 تاکہ وسط تک پہنچے مگر یہ لچھو مقدار پٹی کی متصل جس کے ہونے و مٹا دہ پٹی ہو اور پکیر لٹ ہر زیادہ مسخ اور سخت ہو تاکہ رانی
 اور سیلان بن کر کئی سوا اور چھری طرح سے جاری رہے۔ پھر بھی سختی بندش بقدر مکمل اور برداشت کی ہوتی چاہیے اور مسخ بندش
 زخم سے ہوا اور جینے پھر لچھے کی کے زخم سے الگ ہوں۔ تر نسیب انہیں زخمی برصحتی بلے اور ڈھیلا ہوتی چاہئیں اور اگر زخم میں گزیرا
 پیدا ہوا ہو مقام خود پر بندش زیادہ سخت ہوتی چاہیے اگر ایسے لچھے پر سخت بندش کرنے سے مقام شکستہ کی بھی بندش
 سخت حاصل ہو جائے نہ وہاں مطلوب اور نہ زخم سے تو وہی مسالہ کرینگے جو ہم اہر بیان کر چکے اور اگر یہ گزیرا زخم کا مقام شکستہ

پہنچ گیا ہو وقت بندش زیادہ سخت کرنی چاہیے۔ بچہ و بچہ روح اور شکستہ و نچا اور بلند کردہ ناس شکل سے تھین برآمد کرنا ریم و غیرہ کا آسان رہنے جو ریم کہ زخم میں جمع ہوتا ہے اور گرمیوں میں اس کی کاسر دکر نافروری جو متصل اور کڑھم کے ہونا کہ ورم کے نشہ نہیں ہو اور اس مقام پر قریب و عملی اگر کڑھم لگانا چاہیے بلکہ اس کے پاس قریب کو نہ لیجا نا چاہیے خصوصاً گرمیوں میں کہ غیر مفید و اذیت بخش ہو جاتا ہے اگر میناج کسی ارادے کے ہستمال کی ہو وقت شرب نالین جو نہ کر رہی ہو کافی ہے اگر کمرہ کسے کسے رض مینے کو تنگی بھی ہو اور وقت و مکان کی حیات باقی نہ رہنے کا خوف ہو وقت بچھنے لگانے چاہئیں۔ یہ بھی جانتا ضرور ہے کہ زخم جقدر کم مفید و اذیت ہوا ہوتا ہر بندش کا اس بندش سے نوازل بطرف زخم کے چھین گئے اور اگر بندش میں خطا واقع ہوگی ضرور مہیا ہوگا خصوصاً اگر ڈھیلارہ ہوگا اور مضمحلہ زخم میں بندش بخوبی مشوگی اور اسکے سوا اور مقام میں سخت ہوگی۔ اور اگر ایسی بندش زخم پر ہوگی کہ راہ جریان اور برآمد ریم و غیرہ کی بندش ہو جائے نہ ضروری خارج ہوگا اور ذرا زخم کی اس تک پہنچے گی اور اگر بالکل خلا ہو چھوڑ دینے کے مفید نہ پڑا ہوگی اور سردی زیادہ ہو جائے اس وقت شرب مفید کی واقع ہوگی اور نوبت ایسے ایسے در وادریات کی پہنچنے کی جس سے زخم بچھڑے۔ لیکن اس کے بعد طبیعت کے لئے لازم ہے کہ بندش کی کڑھم اور مہیا لگائے کہ بندش سے کیا قریب پڑا ہوگا اسکی لٹائی پہلی سکر دے کہ کڑھم کڑھم نہ ہونے پائے اور تڑا کر دے جو باکے شکر کھائے ان پر ہی کج ہو کر کڑھم مانا اور ترچھا ہو جائے بلکہ بالکل کڑھم نہیں گئی ہو ایسا صدر ہدی پر اگر کڑھم نچتا ہے کہ کڑھم بخوبی ٹوٹ نہیں جاتی کڑھم ہی ہو کر رہ جاتی تو اس وقت دوبارہ ٹوٹنے کی حاجت ہوتی ہے۔ ایسے وقت بچھڑ کو مال و شہد کا ملاحظہ کرنا ضروری ہے جو رطوبت خواہ لعاب ترجمہ ہوتی ہیں پڑا ہے اگر زیادہ اور عظیم مواد قوی بھی ہو چھڑ دوبارہ ٹوٹنے کی کچھ ضرورت نہیں ہے بلکہ دوبارہ ٹوٹنے میں اگر خرابی ہے بھی ادنیٰ ہو کر جہاں سے چھک گئی ہو وہاں سے نہیں ٹوٹی ہے بلکہ اس سے ہٹ کر ٹوٹی ہو گی جو بد شدت گزرتی ہے شہد کے جو پیدا ہو رہا ہو اور اگر مردن دوبارہ ٹوٹنے کے چارہ نہ ہو پہلے اسکی نرمی کی ترمیم کر کے تاکہ شہد مذکورہ مسترخی ہو جائے اور نرمی پیدا کرنے والی دہی اودھ میں جو باب ملاحظہ میں کر کے کہیں اس مقام پر طبیعت بدلے اور لیرہ اور زخم اور در وادریات لٹائیے جو ایک خاص قسم کا شور پایا اور مع اور وہیہ جلائیہ اور جو نیم ہو جائے تب ٹوٹنا چاہیے اور باقیہ ہر وقت لٹول اب گرم سکا در دخول آہن کی ایک دن میں چند مرتبہ ملامت رہا اور اگر وہ ملامت نافع ٹوٹ اور شجر اور بلانا ہی بردالست کر کے زیادہ شہد کا پوس لازم ہو کہ آستے مقام کا گوشت چاک کر کے کھول دین یعنی دور تک دیشہ خواہ جھلی اور لعاب دار شہد پیدا ہوتی ہے جو چھیلنے کی ضرورت ہے اور یہی دور وہ کہ ملامت میں رطوبت زخم میں جمع ہوتی ہے اس کے کٹانے کی ضرورت ہے بعد گوشت کے کونے اور چاک کر کے اور شہد کے چھیلنے کی ہدی کو دوبارہ ٹوٹ دین اور پھر درست کر کے اور زخم کا علاج کر کے بالترتیب کڑھم بہنے کا علاج ہر دن ٹوٹنے کے اس طرح بھی ہو سکتا ہے کہ پہلے شہد کے نرمی کی ترمیم کر کے بعد ازاں ذریعہ چھیلان اور پھر کسے ایسی بندش لٹائی کر کے جس سے ہدی کی کچی جاتی رہے اور یہی ہو جائے جب یہی ہو جائے پھر جقدر دیشہ بندش پیدا ہوتی ہے وہ بھی درست اور یہی ہو جائے اور جو بدن نرم میں جیسے لٹکے وغیرہ ان میں فقط ٹوٹا اور ناسا دوبارہ کافی ہونا ہی کسر کے واسطے طلا وغیرہ کون کون سے مفید ان کے بیان ہو جب عمدہ سابقہ کہ کیا جانا ہے یعنی تقاسم کے ملاحظہ و شہد کے درمے ہوتے ہیں اور جو خارش مقام کسر میں پیدا ہوتی ہے اسکے دفع کے واسطے اور بعض قسم کی طلا کا فائدہ ہے کہ جو سختی معاصر میں واقع ہوتی ہے انکو دفع کر دین طلا مائع و رمل اور واقع خارش عینہ ناب ربط اور بندش میں چند اشارات بھی اس بارہ میں کر دے ہیں اور چند مقام کے قریب اور لٹولت بہاؤ شرب شخص کے مذکور ہوتے ہیں اب ہم پھر ٹھین چیزوں کے میان کی طرف خود کرتے ہیں اور کہتے ہیں واجب ہے جو قریب و

ایسے وقت استعمال ہوا اس میں کسی طرح کی نشوونہ نہ ہو بلکہ یہ اس کا ممکن ہونے اور کبھی ہوا اور اگر خیال مفوضت کا کسی وقت ہونے کی قدر و قیمت کا ہونا
باز نہیں ہو گا اور نیز اگر چہ اس کے چند ہوں جب بھی قومی طور کا استعمال نہ کرنا چاہیے۔ پہلے کے مہلک عملی شکست سے ہوا وہ یہ کہ کرتی ہی جو مورث مفوضت
کے ہوتے ہیں اس لیے کہ اس لیے قلمی طور کے ہوتی ہیں اور ایسا مار دینے کو مستیستان کی کیفیت تو ہم نے بیان کی ہی اور اس کی
صفت بھی درج کی ہے اور ان کا فائدہ تجلیل اول مواد کا جو عاشر اور چھٹی پیدا کرتے ہیں اور اس غذا کو جذب کرتے ہیں جو اس عضو کے واسطے
آتی ہے کبھی انکی احتیاج ہوتی ہے جو وقت منسوخ کی بندش سے اس میں خشکی پیدا کی ہوا اور حقیقت ظاہر ہوں اور مقدار اس کا معلوم ہو
اوپر کے بیان سے بیان ان طلا کو نکالنا جو د شید میں صلابت پیدا کریں اس بارہ میں جو چیزیں نافع ہیں وہ لظوظات ہیں
یونانی اور لطیف ہوں اور وہ نماد چہای خاصیت کے ہوں جیسے بیض آس اور روغن آس شہرہ علیہ جینا ج روغن کی ہوا اور روغن حنا اور زغلا
برگ آس کی اور حب الاس کی اور بیض یعنی جو شانہ درخت قرم کا جسے ہندی میں ککر کہتے ہیں اور جو شانہ بیج دربار اور کبک برگ کا
جو شانہ کہ یاد ہو یہ برکوست اور سخت کرتے ہیں اور جو نماد رنگ کو پس کرنا میں خصوصاً آس میں نفع ظاہر اور داخل کر کے شراب یرمائی
سے نہیں عمدہ قسم کو دل کرن اور پوست ہما شری مینے جو شکر نامہ ایام بہار میں ابتدا پیدا ہوتا ہے وہ بھی بہت عمدہ ہے وہ بیان تہذیب قعات
و شہد کا زمانہ تہذیب میں جب تک تازہ ہی تو ایض مذکور کے ذریعے سے عملی تبدیل کرنی چاہیے کہ تو ایض کے چھڑاؤ جس کے کہ مضبوط کر دین
اور کے حکم کو چھوٹا کر دین کے اور اس زمانہ کے بعد خصوصاً جب زیادہ پیدا ہوئی انھوں میں جو د شہد تہذیب مفضل کے ہوجھ کر پاک کرنا اور بیٹا
نور و کھاسی تہذیب سے اس میں تبدیل پیدا ہوگی اور یہ سب تہذیبات انھیں ادویہ کے ذریعے سے کرنا چاہئیں جو میں صلابت ہوں اور کھاسی
ساخت لعاب اور مہو سے اور چہ یوں اور دبا بن سے ہوا اور اگر ان میں سرک تازہ اور نیاد داخل کرن زیادہ پوست ہونے اور آس کے
تہذیب استعمال نمر اور ایہ کا اور شیرین بھی ہتھ زغید ہو کہ سب ملا کر نماد جینا میں بہت عمدہ اور سب ہوگا ایضاً شکر کو پس کر لطف ہونگا
روغن نہداد ہمارا حصہ شہد ملا کر استعمال کریں اور شیرین قرومی روغن سوسن کی تھما سفردولی ہوا کہ کبھی چھڑاؤ لگے ہر آدھ صبح دو پلٹا ہونا
سیروس میں مذکور ہوتے ہیں وہ بھی داخل کیے جاتے ہیں اور وقت مراجع میں کس قدر برودت محسوس ہو وہ اس میں جذب ہونے اور کھاسی
چاہیے اور یہ دو ایگی مجرب ہے۔ روغن کتان اور در شیرین کا اور ذخی کو پکا کر دوہ من ارابا مال البہ ملا کر استعمال کریں۔ دوسرے نسخہ کو
کریجہ ظلمی اور خشتا احرار داخل اور شیرین اور میاد شیرینی سرک میں مخلول کر کے ملا کر میں سرخ مایہ بھی اس وقت بہت عمدہ ہے اور لعاب ایہا ایما
بزرگان اور لعاب قنار احرار و شیرین اور لادن زونٹا سے رطب روغن سوسن بطلی جینی قلی لین تہذیب مفضل مع عمل بیچہ کا کسی ہونے میں
مخلول کر کے استعمال کریں حقیقت سرخ حید کی جو ملیں صلابت ہی مفاسل کی کرے۔ نسخہ اسکایا جو عاشق ایک جزو نفع ہے
نصف جزو لادن نصف جزو روغن حنا جری بطلی ہر ایک سے ربع جزو صغیرہ سا ملہ ربع جزو موم زرد نصف روغن سب مہو
کو پگھلا کے چڑا کر کریں اور ملا دین سرخ مہو جہ اشہ حینس مع بیض مقل نہر ایک ستا تھا اوقیہ روغن حنا چار اوقیہ مہو کو پس کر
سرک میں ترکیب ہر ایک ذرہ ہاون میں جو روغن سوسن سے بکائی کر لی ہو اور بیض مقل ہکا مہو بھی ہی روغن سے چکانا کریں اور ملا دین
سرخ جینا میں اور بیض مقل عمدہ ہے ہوتی ہے کہیں کیوں نہ پیدا اور برمان وہ مائل میں اہم جو سبک و سہل و کار ہیں انہم نے بیان کر دئے ہیں اور اگر
اس سے فائدہ نہ ہو چند ستر اور قسط اور بیخالی کبوتر اور قزول کا مٹا کر دین کہ یہ دوا غایت درہم کی فائدہ ہیں یہ ملیں جینا میں چھٹا
روغن سوسن کی ایک اوقیہ ملا کر ایک اوقیہ صغیرہ سا ملہ اور قزول اور جوا شیرین اور قزول ہر دھ سے نصف اوقیہ مقل لین ایک بیچہ کی چڑا

خواہ بادل کی خواہ مرغی کی یا خنزیر کی آنکھ واسطے جسکے لیے شرع میں کچھ اور سورج حال ہی تو نزدیک تھا سے اسلام کے بغیر ضرورت دوئی کے
 ہر ایک ان چیزوں میں سے دو اوقہ اس سے مرہم طیار کرین مگر جہم کہتا ہے اٹھانا ایسے مرہم کا ناجائز اسے خوش سے ہوگا کہ غیر ایشیا
 بوقت بدن پر مہین کے مخصوص صاف موم وغیرہ وقت کی چیزیں بھرنے کے لیے کچھ اور حال ہونان ایشیا کو ہر کھلا استعمال مراد ہوگا
 کھانوں ہل اسلام شہر اور انحصار علاج کے خاص در سے حرام ہیں آٹھ بعض فقہاء ہیں لیکن مشیط زیادہ متشخص ہوا در طلب شیعہ کا بھی ہو چکا ہے
 بیان ایسی چیزوں کا جو استرخا دو رکریں استعمال اسکے معالج میں تو ایض لطفیہ پر کتنا چاہیے جیسے اہل اور دوسرے وغیرہ اور بعض
 کتبہ کا استعمال اسوقت چاہیے کہ آمین مثل زعفران اور اہلیتی اور مگر کولادین اور اسٹرن بھی بہت عمدہ ہے خصوصاً صاحب آنکھ کے ساتھ دوج ترکی
 جوش دیا ہوا در خاکستہ رخت انکا ہوا چرئی کتہ اور پوست ہمار خراب اور سب چیزیں جو شدہ کے تحت کرتے ہیں مذکور ہو گئے ہیں ان بھی بیکار آند
 ہیں۔ استعمال آب گرم اور روغن کا یہ بات معلوم ہو کہ آب گرم اور روغن یہ دونوں بر وقت کر کے قابل استعمال کے نہیں ہیں
 ایسے کہ یہ جہر اور دوسری کو مانع ہوتے ہیں قبل از ہر کے صلاحیت استعمال کی رکھتے ہیں ایسے کہ یہ دونوں یکجا برآئادہ کرتے ہیں اور بعد انجبار
 کے بھی بیکار استعمال جائز اس واسطے کہ قیدیہ اور مکی خلیل کرتے ہیں اور جو عطاریت پیدا ہوئی ہو اسے دو کر دیتے ہیں اور جس وقت کولادین باطلات
 پیدا کرتے ہیں جو اعصاب میں ہیں پس حرکت ہوا آنکھ آسان ہوا سے بھی مفید ہیں اور استعمال آب گرم اور روغن اور چہرہ پوری کا
 اور نیز استعمال مع کا ہونا ان آفات سے محفوظ بھی رکھنے کا اور انکا مدارک بھی کر لگا اور درمیان زمانہ اتنا دوڑ چر کے پیدا ہونے کے جھند
 زمانہ آمین آب گرم اور روغن انعام اور چہرہ کا زیادہ مانع ہے کہ یہی اطفال کے بدن میں کھانکا استعمال کیا جائے خواہ جو لوگ تری اندام میں کتر
 اطفال کے بدن میں آنکھ کی ان میں استعمال کیا جائے ہو گریہ استعمال اسوقت کرتے ہیں کہ نماہ آنکھ کے بدن پر خشک ہو جائے ہیں اور حیوانیت
 انہما میں خشکی آجاسے پھر مزہ و مقام ماؤت پر بشرطیکہ درد بھی ہو پورن لکانے کی ضرورت ہوتی ہے اس کے بعد بیانیہ مہر جانی ہوا اور دست
 کیا جائے۔ اور اور اگر در د میں سکون پیدا ہوا اسوقت پھر روغن اور آب گرم کے استعمال کی اجازت نہیں ہے اور ایسا بھی بر وقت کو نہیں
 پہلی مہر ش کے جو ایک ہفتہ کے بعد کھلتی ہے آب گرم کا لٹول کرتے ہیں اور اس لٹول سے آنکی مراد ایک منقذت خاص ہوتی ہے
 وہ غرض یہ ہے کہ مقام ماؤت کی طرفت مادہ کو جذب کر کے میں لکانے میں لٹول کو باقیہ اور ایسا ہونا چاہیے کہ سہل کے نزدیک وہ حرارت
 میں معتدل ہوا اور اسکی برودت کر کے ایسے کہ زیادہ گرم پانی کا لٹول بہ نسبت جذب ملوہ کے کھیل زیادہ کرنا ہے جو اس بدن میں چونو
 سے پاک ہے اور خصوصاً اگر لٹول کا زمانہ زیادہ اور دریک لٹول کیا کریں اور جو بدن مادہ سے بھر ہوا ہے اس سے جذب میں ش از حد
 واجب کرنا ہے خصوصاً اگر زمانہ لٹول کا قصہ پہنلنا واجب ہے کہ پانی کی حرارت میں احتدال ہوا اور نیز بھی اتنی دیر تک کریں کہ مضمو
 چول کرنا چاہا ہو جائے اور جب بھول کر سہنتے لگے پھر لٹول کرنے کا وقت باقی نہیں رہتا ہے۔ لٹول کرنے کے احکام ہم نے باب
 قطع میں مفصل بیان کر دیے ہیں ان احکام کا خیال اس مقام پر کرنا چاہیے اور پھر اس مقام پر پسند ہے کہ اگر در و نمو ہرگز روغن نزدیک نہ
 لائیں اور نہ گرم پانی کا استعمال کریں سو اسے آستدر کی حکمتی عادت واقع ہوئی ہے ابتدا کے سر میں شیطانی عطاریت کے اور جو مفصل اب
 جہر اور دست ہونے کے تحت ہوا میں خواہ آمین صدمہ وونی کا پورن تھا یا مرض کا آئینہ و مذکور الیہ کا کرنا بہت مفید ہے جو مجبور کے تغیر
 کا بیان اور قصہ کا لینے کھانے پینے کی چیزیں جو جہر کے واسطے استعمال کرنی چاہئیں انکا طریقہ یہ ہے کہ میں شخص کے کسی عضو کے انجبار
 کی تریہ کرنی ہے جو انکی غذا ایسی ہے جس سے خون غلیظ پیدا ہوا اور اس خون میں لزوجت بھی ہونا اس سے دیشہ نرم پیدا ہوا اور بہت

سفت اور دم واکھنڈا نہ ہو جیسے پائے اور ہر سہ اور دو اور چار کھنڈا اور ہر کی کمال اور چوہ کا جو تھک گیا جاسے اور ازین قبیل اور چیزیں جو خون غلیظ پیدا کرتی ہیں اور
شہریات میں سڑاب غلیظ فالغین دینی چاہیے اور قبل میں شامیہ سلوط اور دو رو بوقت نہیں حدت ہو۔ اور تری چیزیں خون اور تری پیدا کرتی ہیں جیسے
اقران کرنا چاہیے یا سطر حن چروں سے خون میں گرمی پیدا ہوتی ہے خواہ ایسی چیزیں جو خون کے سبب ہونے کو مستحق ہیں جن جیسے سڑاب
انواع اور چیزیں کہ آئینہ معالج گرم تر ہے ہون اور خلاصہ یہ کہ انکی غذا اور سڑاب کی وہی تدبیر کرنی چاہیے جس سے خون غلیظ پیدا ہو مان اگر کسی
مقام سے کوئی مانع اور تھم جراثیم وغیرہ ہو کہ اسکا اوقفتا غلیظت غذا کا جو سقیدہ اس کے بڑے اور چھوٹے ہونے کا وصف ہے اور سقیدہ زخمت اسکی
ایذا کا جو کسی کے موافق غذا میں غلیظت بھی جائز ہوگی اور جب اس جراثیم وغیرہ کی اصلاح ہو جاسے اور اس کے ضرر سے امان اور اطمینان حاصل
ہو چھوڑی غذا جو لوگوں غلیظ دینی چاہیے اور شہریات میں بھی ایسی ہی چیزیں اختیار کرنی چاہئیں۔ شخص تدبیر میں احتیاط کا پابند ہو
اسکو لازم کہ تدبیر غلیظت سے شروع کرے تاکہ تدبیر غلیظت کے ضرر سے بچت رہے اور اسکی صورت یہ ہو کہ جیسے بھی حاجت غذا اور اسماں کی
ہوتی ہے بعد چنڈر تر کے پس استعمال اسکا ضرر ہو اور بھی حاجت اسکی ہوتی کہ تدبیر غلیظت کو ترک کرے جو سفت و شید زیادہ پیدا ہو جاسے پھر
اسوقت غذا سے غلیظ خواہ تدبیر غلیظت کے منع کی ضرورت ہوئی ہے صفت غذا سے موافق کی جس کا استعمال بوقت اقامت اس کے کیا جاتا ہے
میدہ کی روئی اور چاول کا آٹا چربی گاسے کی اور دو دان سب کو لیکر ہر سہ ایسا طیار کر کہ جو قسم عمدہ کا ہو اور دو دانکی قسم ایسی ضرر ہو کہ
اسکا فائدہ بعد اس غذا کے ہو چیر اور درست کرنے میں دو دو امیسیائی ہو کہ ایسے لوگوں کے واسطے عجیب المنع ہے اور جو امور راجع کسٹور
ہو کہ میں اور ان سب کا مذاک ضرر ہو ایسے فوائد امیسیائی میں موجود ہیں۔ کبھی دو کسر کے گوشت اس قدر صبا ہو جاتا ہے کہ کھرا اسکا کھانا
دشوار ہوتا ہے اور اگر اسے کاش نہ لیا اور خود بھی متعفن ہوتا ہے اور اپنی گرمی کی چیزوں کو بھی متعفن کر دیتا ہے جنس ہڈی وغیرہ کے لہذا اسکی عذوق
مذک کے کی تدبیر ضرر کرنی چاہیے کبھی کسے کے ہمراہ نسخ اور من بھی عارض ہوتا ہے اور بوقت رض شدید گوشت میں عارض ہوتا ہے کہ مثل
تیرہ کے پس جانا ہو اسکا علاج پختے وغیرہ سے کرنا چاہئے خواہ ان دو دان سے جو عذوق کو مانع ہوں اگر اس عذوق کی تدبیر نہ چاہیے کہا
کا رطلہ اور شترنے کی نوبت ہو چکے گی۔ لہذا اسکی بھی رعایت واجب ہو چکی اور گرم ایسا پیدا ہو تا ہے کہ اسکی تدبیر بھی ضروری ہوتی ہے اور کسی
جراثیم عارض ہونے میں انکی تدبیر جیسے یہاں ہوتی کرنی چاہیے۔ کبھی و سید زیادہ جدا امتیاج سے پیدا ہوتا ہے کہ انجیر کسٹور میں اور تری
مقدار کی ضرورت نہیں اسوقت غلیظ غذا کی ضرورت ہوتی ہے تاکہ اب زیادہ مقدار و شدید پیدا ہوتا ہے اور عیدش اسپر کرے میں اسی قسم
کی جو مذکور ہو چکے تاکہ مقدار و تولد کم جاسے۔ کبھی یو جھینٹے اور درست کو نٹنے کی اسے خاصے عناصر عارض ہوتا ہے اور بھی سیلان و یکم اور
صدید کا متفر استخوان تک عارض ہوتا ہے اور اسوقت حاجت اسکی ہوتی ہے کہ ہڈی کی شکل کر راہ صدید کی سیلان کی مند کر دین۔
تیسرا مقالہ عذوق کے ٹوٹ جانے کے بیان میں بیان عام صفت کے ٹوٹ جانے کا اسے کبھی یا سطر غلیظ غذا
ہو کہ صلیب نہیں پختے پاتی مان اور جلد میں ضرر پیدا ہوتا ہے اور جب وہم کے علاج میں مشغول ہوں اور کو ہری کے ٹوٹنے کا کچھ علاج مذکور ہے کہ تریات
پیدا ہوتی ہے کہ ہڈی فاسدی ہو جاتی ہے اور قبل زخمت خواہ بعد اس کے چند اذائق دی ایسے پیدا ہوتے ہیں جیسے عمارت اور عشت زوال عقل اور سوانح
اور چند اذائق میں اس وقت صلیب تک کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ اگر تریات سے استخوان سڑکتے ہوتی ہے اسکی شناخت یہ ہو کہ بعض آسے بار بار چھو ا
کرنا ہے اور تری ہوتا ہے پھر اگر تری اسوقت کچھ اسکی حاجت نہیں ہو کہ پہلے ہڈی کو اپنی حالت پڑھ کر لانا کچھ ضرور نہیں ہو بلکہ صلیب کو چاک کر دین
چاہیے تاکہ آئینہ عذاب سے صلیب کا ہونے پائے نہ اس ہڈی میں اور کسی اور مقام میں یا سطر کے پہلے تدبیر اسکی کی ضروری ہو کہ دیکھ

اور سدہ کا اجتماع اندھنہ ہونے پائے بان الکریمینان زیادتی درم ہو جا سکا اور درم کہ ہونے لگے اس وقت چندان اہتمام نہ کرنا چاہیے کہ
 کربا علیہ کا سرد ہوا اگرچہ بہت محمودی مقدار بھی چاک کی کیون نہ ہو اور فقط ایک ہی مقام کم کر کے محاذی جو پیشہ استخوان وقت اگر یہ متعدد و مشاف
 سے لونی ہوئی ہے ایک ہی مقام کم چاک کرنا کافی ہے جو چند خشکات کی کچھ ضرورت نہیں بائیکہ درم خشکانہ ہو کسی ایک مقام کم کر کے کربا پر کرب
 کا ایسے وقت میں زیادہ غلطی پیدا ہوتی ہے کہ گمان یہ ہوتا ہے کہ اس ہی جگہ پر بڑی ٹوٹ گئی ہے اور کسی مقام پر سدہ کر کے نہیں پڑتی پھر اس
 بات کو خوب سوچ کر دیکھنا چاہیے اور مقام خشکست کو کونجی نظر کرنا چاہیے۔ یعنی نہ ہیرات جو حد حسن طیبہ کو مائل ہے طرفت
 کے کرنی ہیں ان میں سے ایک تدریس پر بھی ہو کہ سب ٹوٹ جانے کا دریافت کریں جیسے کن سبب سے ٹوٹ گئی ہے اور گمان نہ اب اور
 کس قدر لونی ہے اور ٹوٹنے والی چیز کی قوت کس قدر تھی اور وہ کتنی تھی ہر اور کس قدر قوت رکھتی ہے اس کے خیال کرنے سے بھی کیفیت کس قدر
 اور مقدار اس کی دریافت ہو جاتی ہے کہ ایسی توڑنے والی چیز سے کتنی مقدار کس کی ہونی چاہیے۔ اس طرح جو اعتراض ہو کہ کس کے پیدا ہونے
 پر بھی جو مقدار کس پر دالت کرتے ہیں مثلاً سکتے اور سرد اور اطلان عورت وغیرہ۔ اور کئی حد تک پھٹ جانے سے زیادتی مقدار کس اور کس کے
 پر دلیل ہوتی ہے کہ ایک ہی جانب کس واقعہ پر یا چند جانب میں بیٹے اگر چند چند مقام سے پھٹ گئی ہے معلوم ہو گا کہ کبھی بھی شاید چند مقام سے
 ٹوٹ گئی ہوگی اگرچہ یہ دلیل کامل اور علامت ایضی نہیں ہے اس لیے کہ اکثر جگہ میں نہیں ہوتی اور اگر تھوٹی ہے تو بہت کم کم کبھی اندر کی طرف
 زیادہ ٹوٹ جاتی ہے اور جگہ پر کسی طرح زیادہ خشکات پیدا نہیں ہونا خواہ تھوڑا سا خشکات پیدا ہوتا ہے اس وقت باضرورت احتیاج خشک
 حال کی ہوتی ہے اور ایسے علامات کی تلاش ہوتی ہے کہ آگہ سے مقام کس خواہ غصہ کس قدر نظر آجائے اور ایسے احوال میں جگہ کے کھولنے
 کی ضرورت ہوتی ہے اور شکل صلیب جگہ میں خشکات پیدا کیا جاتا ہے اور لہر خشکات کے جگہ پر جھیل کر بڑی کھار کر کے دیکھیں گے یعنی
 جو بڑی ریزہ درہ ہوگی جو اسکا حال مصلح دیکھیں اور اگر جگہ میں خشکات پیدا ہونے سے خون جاری ہو تو فوراً خشکات کو پرکھ دیکھ سکتے ہیں
 اگرچہ ان سے اس کے بعد زیادہ اور پیمانہ یا نہ مین گے مگر اگر تھوڑا سا مین ڈلو کر اور دوسرے دن تک انہیں مذہبی رہنے دین اور کھل کر
 جو پھر بیٹے چوٹ حد مضمون تک پہنچے اور اندھنی عضو کو کھول کر سے اور نو دار کر سے اسکا علاج باب قروح میں مذکور ہو چکا اور اس سے
 پہلے بھی اسکا ذکر ہو چکا ہے اور یا شہد اور شہد اور سب اسکا نام کی جو میں جینکایان اور پر کے ابواب میں ہو چکا ہے اور برہان بھی اس کے علاج کا
 مذکور ہو گا۔ کہ تر حال بڑی کے ٹوٹنے کا یہ ہو کہ جگہ پھٹ جائے اور خشکانہ ہو جائے اور دوسری جانب جگہ کے لطفت اندرون کے نافذ
 ہونے کی بعض ارباب تجربہ کی رائے بھی ہے کہ اوپر کو لطفت جگہ سے کر کے جگہ سے اور ایسی خشکست کی آگہ سے پوشیدہ رہتیں سکتی ملک انکھ سے غیو
 نظر آتی ہے اور اسکی مثال ایسی ہے جیسے بالی سا پڑ جائے ایسی چوٹ خواہ صدہ کی تدریس ہے جو کہ اسے اس قدر چھلین کہ جہان تک صدہ چوٹ کا ہو پھر
 چھل گیا ہے وہ انز اور رشتان منٹ جائے اور اگر اس کا خیال ہو کہ کوئی رطوبت سردادی اس مقام پر گرے گی اور مقام گرگا کہ مفسد ہو اور سختی ہو کر
 سیاہ ہوجا بیگا اس وقت اس قدر چھیلنا چاہیے کہ بالکل انز اور رشتان باقی نہ رہے۔ اور چھیلنے کے واسطے مختلف اقسام کی ناتھیر وغیرہ
 موجود ہونی چاہیے اور مقدار چھوٹی تھری ہو کہ سب سے پہلے چوڑی اور اس کے بعد اس سے کم قطر والی اور اس طرح بلانیکہ بقدر مطلوب چھیل لیں
 اور چھیلنے وقت دوائے راسی لینے چھیلانے والی کا استعمال کرنا چاہیے اور یہی کافی ہو گا۔ اور وہ راسیہ بہرین جیسے ارسا اور شہر کا آثار اور وقاف کسند
 نوا اور پوست خنجا و شیر اور مر اور انزروت و ملاخوین اور جو جھفت ہو اور اس میں نزع ہوا اسکا علاج مشل قروح کے کرنا چاہیے۔ لیکن اگر
 دریافت ہو کہ خشکات خواہ صدہ جگہ کے اندھنی جانب تک پہنچ گیا ہے اور چھیلنے کی جہت سے کچھ فائدہ دین نہ ہو جب تک ماری جگہ

نہ جاسے کی آسوقت ہرگز عوارث تمام جلد کی اگر ڈالنے پر یہ دن خوب سمجھے ہوئے نہ کرنی چاہیے بلکہ تیز کر خیال کرو کہ گمان تک صدمہ ہو گیا ہو اور
حال عجاب کہ دریا منت کرو کہ وہ عجاب محفوظ ہے یا نہیں اور لہجہ و نشہ اسٹی پرانی ہو یا کہ اسے کچھ تیز ہوا ہو اگر تفسیر نہیں ہو آسوقت
آفت کے ہنگام اور تیزی اور امن ظاہر ہو گا اور دم بھی کہ عارض ہو گا اور سلامت حال طویل زیادہ ہو گی اور کسر سبب ہندار میں محدود ہو گی نہ
ظہور و تیش کچھ نہایت جلد اور اسل ہو گا اور عوارث صدمہ کا استخوان سے جسین خطرہ زیادہ ہو بہت ہو گا اور زیادہ جلاخ اور جلاخ کچھ ہو گا اور
طرح اور اجناس ہوائیے صدمات کہ عارض ہوتے ہیں وہی کسر پیدا ہو سکے اور بڑی کٹھنوں میں بھی کہ ہوا کھینچنے جلدی ہڈی تیز ہوں کہ قبول نہ کر سکیں اور
اسیلاں قیح صمدی رفیق کا اسمین زیادہ ہو گا اور حیات و تیزہ اور تہہ اور تیشی اور ذوالی نعل کا نسبت شامل ہونے علیحدہ کے اسمین
تو زیادہ ہو گا اور دو در تیز زیادہ ہو گی اسمین اور تیشی زیادہ ہو گا۔ جو او جلاخ ایسے اوقات میں عارض ہوتے ہیں بلکہ جو ہر وقت عارض ہوتے ہیں
ان سب کے ہر وقت سے بچنا اور جب ہر اگر یہ کمزور میں بھی صدمہ ہو پچھتے جب بھی صدمہ سے تیز اور تیزہ کے محفوظ اور گناہ واجب ہو ایسے کر
کے صدمہ ہو پچھتے سے خطر خطم پیدا ہو تا ہے۔ جو کہ صدمہ سے خطر خطم پیدا ہو تا ہے کہ صدمہ سے خطر خطم پیدا ہو تا ہے کہ صدمہ سے خطر خطم پیدا ہو تا ہے کہ
میں عمارت لینے تلی عملی سر کی عملی جالی ہے۔ پس اکثر ایسے صدمہ میں غلط بندش کافی ہوتی ہے اور درخت اور ہر بات کا اور تیز صدمہ ہر
کہ پہلے وہ عارض عمل کو مقام شگفتہ پر چکا میں اور اسکو تیز کر کم کر لین اس کے بعد دو نون گنا سے زخم کے ملا کر مانگے وہ نون گنا عیلاج وخت
کی ہو اور مانگے لگانے کے بعد جو دورہ را سلی لینے چھپا نیو لانا ہو اس پر چھپرکین اور اس کے اوپر گناں کا کپڑا سپیدی جینہ مرغ میں تیز کر کے
کر لین اور اس کے اوپر گڈی جو شراب قابض میں تیز کر دی جو اور شراب قابض میں تیز کر دی جو اور شراب قابض میں تیز کر دی جو اور شراب قابض میں
اور سکین اور توشوئی اور آرام دہے طویل کی تیز زیادہ کر میں اور اس کے سولانے کی فکر زیادہ ہے۔ اور اگر حاجت ہو تو صدمہ بھی کھلی جائے
ہر ایک صدمہ اور کسر میں انکی ضرورت نہیں ہے کہ صدمہ ہڈی پر بندش کچھ شے ایسے کہ بی بات ہر جگہ پر چھپرکین نہیں ہے لیکن وصیت سے
چھتے باب جبر اور کسر میں لکھا ہے اسے بیان بھی ذکر کرتے ہیں علاوہ یہ پیرا اکثر آدمی ہڈیوں کو سرور سے کاٹ ڈالتے ہیں اور ان کے
اور کھال بھی نہیں اگتی ہے اور پھر زندہ رہتے ہیں۔ ہاشمہ دار اس کے بعد جس کا درجہ چھپرکین سے بیات جانتی چاہیے کہ سر کی ہڈی تمام جسم کی
سے مخالفت ہے ہر وقت ٹوٹ جانتے کے پس یہ ہڈی سر کی اگر ٹوٹ جائے پھر درست نہیں ہوتی ہے ہر جگہ اپنی طبیعت کے جو باہر
غالب ہو اور نہ آسیر و شہ تو ہی پیدا ہوتی ہے جیسے کہ اوہ ہڈیوں کے ٹوٹنے سے پیدا ہوتی ہے اور اولی جو ہر جگہ ایک و صنعت اور کٹھن
ایسی پیدا ہوتی ہے کہ اسمین چوڑھے اور کورت کرنے کی قوت نہیں ہوتی ہے لیکن پریم کا انصباب انور کی طرف ہونا چاہیے بلکہ اسے
باہر کی طرف کھانا ضروری اگر تہجد ماہر ہو خواہ قطع کرنا چاہیے اگر کام نہ ہو اور ہڈی کے جبر کے درپے ہونا چھپرکین نہیں ہے۔ کھنوں میں سے
دن سے زیادہ اسکی تیز ہونے یا تیز جا کر نہیں ہے اور عوارث میں دس سے زیادہ درست نہیں۔ اور جسد و جلد تیز کر میں اور تہجہ تیز
ہو اور آسیر و شہ و آفات کے عارض سے دوری رہنے کی اصل انعام اور سرعت درپے علاج کے ہونے کے اسباب میں سے ایک
بھی صدمہ ہو گا اور ہڈیوں سے اسکی خاصیت نرالی ہے اور سر کی ہڈی اور شہ کی نسبت قائم ہونے کے ہڈیوں کے اس لیے کہ اوہ مقامات کی ہڈیوں
کے اوہ نقطہ بندش سے دور ہو جائے ہیں اور ہڈی جاتی ہیں اور سر کی ہڈی پر تیز اس قسم کی ممکن نہیں ہے اس لیے جو جسد است ایک مقدار
صدمہ پر ہوا اسمین ہڈی کو اس طرح لینے کی ضرورت ہے کہ صدمہ بعد حاجت کھلتا رہے۔ یہ بھی ایک فرق ہے کہ اگر صدمہ بعد از استخوان لگے
پیدا ہو گا جس پر تیز ہڈیوں ریلہ حاجت کے ہوتی ہے۔ لینے وہ تیز بندش ایسی ہے کہ مادہ کو پھڑکھڑکے کر دے کہ تیز ہو پس اس مقام سے

ہو گیا جو کبھی استخوان تک پہنچتا ہے اور موت چلو کھولنے کی ضرورت ہوگی کہ اس کے مدد کو کھول کر صفات اور پاک کر میں پھر جو خاص اس
 قطعہ میں مدد پیدا ہو اس کا کیا حال ہوگا لہذا اس بڑی کوشش ڈالنا خواہ قطعہ کرنا ضروری ہو یا اور اس کے انعام اور بچانے کو درکار ضروری ہو تا جو تاک
 لہ ضرورت سے امان حاصل ہو اور اگر خوب سیلان مدد کا اندر کھریٹ نہ ہو تو ہم بھی بڑی کوشش نہ کریں گے لیکن واجب ہے کہ قطعہ استخوان کا ایک
 مقام مناسب سے کریں اور مناسب مقام وہی جو جوان سے عیادت اور سانس پیدا ہو مدد کے برآمد ہونے کا اور گمان غالب ہوگا وہی جگہ
 سے کہ کام آئے ہو جو جگہ ہوگا اور قطعہ کرنے میں بھی سہولت ہوگی اور جیر اور درستی کی حاجت بھی کم ہوگی اور امانہ کرنے اور ہموار کرنے کی بھی
 حاجت نہ ہوگی اور نیز وہ مقام ایسا ہونا چاہیے کہ مقام حسب سے لید ہو جیسے بانو خ ایسے کہ اس کا وسط منیت اعضا سے ملتی نہیں
 ہوا اور کوشش کرنے میں صدمات کی بھی ضرورت ہوگی چاہے کہ کس قدر ربرودت نہ ہو چہ پانے کے یہ بہت ردی ہوا اور خطرہ امیرل زیادہ ہوا اور تطہیرت
 نیز کرنی چاہیے اور مہینہ تک مہر ہوتی چاہیے۔ اور اگر حجاب کسپیٹر کی سیاہی میرا ہو ایسی سیاہی بھی فقط ظاہر حجاب میں ہوتی ہے اور
 میں چندان ضرورتیں ہوا تو بھی لفظ بوجہ دو اوان کے سیاہی پیدا ہوتی ہے اس کی تہہ برکونی چاہیے اس طرح کہ کشید میں سہ چھ انسا رکھیں
 اور اس سیاہی کو دو مہینے تک مہر ہوا ہر طرف ہو جائے اور لید ہونے کے اسی مقام پر دو انے راسی ہوا اور نڈوڑ ہوگی جو کھیلنے اور گروہ
 حجاب کی خوب جگہ بھی ہوا اور چھوڑا نہ خواہ وہ حوش سے نہ چھوٹی ہو اس سے ڈرنا چاہیے جو وقت حاجت کسی چیز کی پریشان اور پریشان
 کرنے کی خواہ اس کے کاٹ ڈالنے کی ہوا اور یہ اگر کھڑے ضرورت خواہ کاٹ کر نکال ڈالنے کی حاجت ہو پس بہت جلد کرنا چاہیے۔ اور اچھی طرح
 صاف اور ریک کے پیدا ہونے کا انتظار کرنا چاہیے اس لیے کہ بر اختیار اسی مقام پر اچھا معلوم ہو تا ہوا اور اس وقت پسندیدہ ہو جو جوان میں ملتی ہو
 ملامت ہو تو ہم ہر مہینے کی خواہ فقط پیدا ہونا یا اس میں کچھ گونا گوا اس لیے کہ اگر اس جلی مریخ میں پیدا ہو گا کافی حال ورم اور مچا اور شیش بھی پیدا
 ہوگا اور کبھی ضرورت سے ہو گا لہذا اس بڑی کوشش کافی الحاح اخراج کر دین کہ کس قدر سے نجات ملے اور اس کی تجزیہ زائل ہو کر جس بحال خود پلیٹ
 اسے اور اگر بڑی میں سورانہ پڑے کہ ہوں اس وقت مجتہد کا زیادہ موقع ہے۔ اور اگر کھٹ لینے سر کی کھویری حکمت ہوئی ہوا اور حجاب
 نمایاں ہوا اور ورم پیدا ہوا اس کا مہر ہوا ہوا اس میں بھی اس قدر مجتہد کرنی چاہیے جو اچھی نڈوڑ ہوئی ہو اور اگر انتظار کرنا ضروری ہو تو دن
 خواہ تین دن تک مہر ہوا نہ ہوں لیکن اگر اس کا علاج دو مہر سے دن سے کرتے ہوں۔ کاٹنا بڑی کا یا ربک آری سے ہوتا ہے جینکا ڈکڑوڑ
 ہوا چھوڑا اور بھی جو کسے چھوڑے سورانہ کے قریب قریب بڑی کو نوٹس میں اور سورانہ ایسے متصل اور قریب قریب بہتے میں بڑی کے قریب
 ٹوٹ کر گیا ہے میں کہ چھوڑے سورانہ کے قریب قریب بڑی کو نوٹس میں اور سورانہ ایسے متصل اور قریب قریب بہتے میں بڑی کے قریب
 جو کھینچے وہ جلی جینکا نام آس رکھا ہو۔ بان گروہ جلی ہو اور پینے کے کریا ہو کر میں پھر فرشتا کے فرستہ امان ہوگی۔ اس علاج کی کیفیت یہ ہے کہ پینے
 ہوا وہ اطباء نے ذکر کیا ہے جو اسے ہم بیان کر لیں پھر اس کے بعد خاص تدبیر کا ذکر کریں۔ فرمانے کے ماہر کھیلنے سر کے بال تراش دین اس کے
 بعد دو پاک سر میں متعلق زواہی سے نامہ بر کریں اور ایک چاک پینکل جلیا لینے صلیب کے کریں اور اس چاک کو نیند لیک چاک ہے ہی جو
 فرست اور شیش سے پونچا ہو لید ازان چاک کے شیش کی جلا الگ کر دے تاکہ بڑی کھلی سے لینے وہ بڑی جینکا خالی کرنا منقولہ ہے پھر اگر
 چاک کرنے سے جوان جاری ہو چاہیے کسی خرقہ وغیرہ سے اس کو بھر دے اور نڈوڑ کر دے اور وہ کھلے اور بالی میں ڈوبا ہوا ہو۔ اور اس سے بھی
 خون تیز ہو خشک کرے کہ پھر دن اور آس ربک گوی شرب میں ڈوبی ہوئی اور زیت میں رکھیں اور گوی کے اور پٹی جو اس جلی کے
 مناسب ہوتا ہے ایک دوسرے روز تک اگر کوئی امر نازہ حادث نہ ہو از قسم اعراض دیکھ کر لید اسے ہوا استخوان خشک کی قوی کی

تشریح اور تفسیر اس طرح پر کریں کہ طبل کو شہنائی تو اسے لینے کا حکم دین جس طرح بریلان بحال اسکے ہر آسکے مبدہ دونوں کان اس کے کسی صوفت
تو اور وی سے نیک رہیں تاکہ چوت لکھتے اور ٹورنے کی آواز کان تک نہ پہنچے اور نہ تم کی نیش کو گولوں بنا و جب چشمے اور گدی و غیرہ
جو چونے سے ہیں انکو الگ کریں اور مقام ناف کو پونچھیں اسکے دو مقاموں کو حکم کریں کہ چاکر پڑوں سے مضبوط اسکو تھامیں اور وہ کپڑے باریک
اور نازک ہوں اور چوبلیک پاک ہو چکی زوایا سے فائدہ برائے اور کثرت کھیندن مراد ہماری اس حد سے ہر جو ٹوٹی ہوئی ہڈی و راجع ہوا اگر
یہ ہڈی رقیق اور ضعیف ہو یا زیادہ طبیعت اور خلعت کے بوری اور کمزور ہو تو اہل علم کو ہونے کے ضعف اطمین پیدا ہوا ہے اسکے رطوبت سے
بہی ہو کر آلات قسط سے محال ڈالی جائے اس طرح ہر کو بعض آلات سامنے بعض کے رکھیں اور جو آلات سب سے زیادہ چوڑا ہے اور
شروع کریں اسکے بعد باریک آلات کا استعمال کریں اسکے بعد وہ مریض باریک جیکو ہم نے مشورہ نام رکھا ہے ایسے کام لین اور ہڈی
اور جھارنے اور چھ لینے میں نہایت نرمی اور سبکی کو کام فرمائیں تاکہ سر میں کوئی ایذا اور گزند نہ پہنچے اور اگر ہڈی قوی ہو لائن حال اسکے
یہ جیکو پہننے پر ماخوذ ہو سے سو راج کریں بشرطیکہ وہ ہر باکو بادہ لانا نہ ہو جو اندکی جھلی تک پہنچے اور یہ برتے ایسے ہستے ہیں کہ
انہیں کسی مقام میں مناسب ایک بیلندی اور گرو سے بنی ہوتی ہو کہ اس مقدار میں تک سو راج کر کے خود بخود شمر جائے ہیں اور ہڈی رقیق
معتاد اور ہر وہ جیکو پہنچے کہ مانع ہوتی ہو پس ایسے ہی برتے سے استخوان شکستہ میں گزرا پسیا کریں اور اسے اوکھٹا لیں اور ایک ہی
شریحہ زکوہ کریں بلکہ مشورہ تصور اچھا کر لیا کہ ممکن ہو کہ اوکھٹیں اسے اس ہڈی کو اوکھٹیں اس سے بہتر کیا جاوے اور اگر نہ ہوں پڑے تو چھ سے
اور چھ سے خواہ اور کسی آلہ سے اوکھٹیں میں مناسب ہیں ہر کو سو راج بہت قریب قریب ہوں اور انہیں فاصلہ بقدر سلامتی جاننے کے ہوتا کہ
زیادہ استخوان داخلی سطح کے ہوا اور یہ بھی مناسب ہے کہ سو راج کے نیچے کسی قدر مگیا ایسی باقی نہ رہے جو پردہ سے ہی ہوا اور اس میں سو راج نہ ہونے
پائے اور اس واسطے واجب اور ضرور ہے کہ اگر شریحہ سے کا کسی قدر معاف تک پہنچ جائے اور یہ بات بدون اسکے نہیں ہو سکتی ہر کو مقدار ہر سے
بقدر جو استخوان شکستہ کے ہوا اور یہ بھی مناسب ہے کہ سو راج کرنے میں چند قسم کے برتے کا استعمال کریں جہاں جینسا موقع ہو
اور اگر شکستہ اوٹھیں مقامات میں ہو جو اتنا سے استخوان میں ہوں فقط تاکہ حید وقت ہڈی کو کھینچیں مناسب ہو کہ خشونت استخوان نہ کر
سرا کر کریں مراد یہ ہے کہ جو خشونت برتہ قطع اور تقویر کے پیدا ہوتی ہو اسے درست کر دین اور یہ کہ کھڑا ہوں نہ رہے سو میں گے دور کریں
خواہ کسی اور زبانی وغیرہ آلات آپن سے جو اس کام میں مدد دیکھے ہیں۔ لیکن اسی آلہ کے نیچے پہلے کوئی ایسی چیز لگائیں جو
حجاب اور مضائق کو چھپا دے اور اسکا اثر چھیننے میں اس پر نہ وغیرہ تک پہنچنے نہ پائے اور اس کے فرسے پر وہ وغیرہ مضائق
رہے اگر کسی کوئی لگاؤ خواہ کچھ ہڈی کی باقی رہ جاوے خواہ کتا اور شہلیہ اسکا شکل نہ سکے لازم ہے کہ اسے نرمی سے کھالیں بعد ازاں
علت ہڈی رقیقہ ہستہ تہی اور ہم سے کریں کہ یہ تدبیر سہل ہوا آسان و درجہ اقسام علاج سے اسکی آسانی زیادہ ہو جائے انہوں نے کہا ہے
جب کوئی شخص کسی سر کی ہڈی کو کسی قدر کھولے اور کوئی خیرا استخوان سر کو کھنڈ کے چاہے کہ اس ہڈی کے نیچے وہ آلہ رکھے میں گھٹا
خواہ دانہ مثل مسود کے ہونا یا ہر وہ جیکو چھٹا اور نرم ہونا ہے اور ہر جانب اسکے لطیف طول کے ہوتی ہوا جو ڈالی اسکی جو شکل دانہ مسود کے
گول ہو مضائق براسکا نہ ہواں کہ چاک کرنا مناسب ہے اور اسی گول مقام کے اوپر تھوڑی وغیرہ سے لانا چاہیے لیکن تھوڑی
ہو جس سے کام باسانی برآمد ہو اور اوپر سے ہڈی کے اس تھوڑی وغیرہ سے ٹوکھیں اور سر کی ہڈی کو قطع کریں جب ہم تدبیر

تینو تین مری جلدی کرنے والی ہیں سب سے جو فراع حاصل ہوگا اور جو احتیاطیں ہو کر بردگی کیا وہ مری ہیں سب معمول ہوتی ہیں اور اسیان اس وجہ سے ہوگا کہ وہ آسوت مروج ہوگا اور نہ معالج کو میں کی اور ا دکھا آئے گی۔ اس لیے کہ بردہ بطرت توڑی جانب آگ کے لیے ہم مشعل میور کے کہ پیکے ہیں سلسلے پر پیکار پھر اگر آتات بطرت استخوان سر کے پڑیں سب اپنا فصل کر سیکے اور کسی طرح کی نالی پیدا ہوگی اسکی وجہ یہ ہے کہ ایڑا سختی سترہ عدی کے ناخن اور خواہ زکھانی وغیرہ سے کچھ کی طرف ہوتی ہیں سر کی ہڈی کٹ جائے گی اور اس کے سر اور دم کا آگ اسیا ممکن نہیں ہے کہ جس سے یا سانی یہ ہڈی کٹ جائے اور ایک شکر کے الگ ہو جائے اور نوک کی آگ اس سے زیادہ علیل اس نام کو کہہ سکتے ہیں اور علاج یہ ہے کہ تری اور جو تینو دم کے ہونا ہی مانا ہے اور حال کے اعلیٰ اسکی تدرت کرشمہ میں اور کشتہ میں کہ وہ ردی ہے اور فوال دور سے ہماری استخوان سر کی ہڈی میں یہ جمودت کہ وہ ہڈی تنق ہو جائے اور بھی علاج جمیع انواع کسر میں پسندیدہ ہے جو استخوان سر کو عارض ہوا اگر وہ ہوتے ہیں علاج کو کر کے تیر شق کے واسطے آسکو دکریں جو حکیم پوس اور جالینوس نے بھی کہا ہے اور بیماری اعلیٰ میں اس سے مرعاسین کے ہے اور بیان کیا ہے کہ مقدار ہڈی کی اسقدر اتنی مناسب ہی ہے جو جیتقد ہڈی کے قطع کرنے کی مقدار مناسب ہے اس کے لغویں یا اسطر حصے ہوتی ہے کہ تینو ہڈی اور نیز ہوتی ہو اسکا کھال انسا ضرور ہونا ہے۔ خواہ جینی مقدار میں تمد پیدا ہوتا ہو کہ بھی اکثر عارض ہونا ہے کہ موٹ شقوق میں امتداد کثیر ہو اس وقت متاسب نہیں ہے کہ شقوق کو آخر تک نکال ڈالیں اور دور کریں اور یہ بھی معلوم کرنا چاہیے کہ اس کے سبب سے کچھ تھر زینین ہو سکتا اگر اور سب انفعال اپنے اپنے موقع پر درست اور مناسب واقع ہوں کچھ نید علاج جدید اور استعمال آلات قطع اور زخم وغیرہ کے ایک ایک اکتان کا اور مقدار مساوی مقدار زخم کی ہوتی ہے اور روشن گل میں میلو کر زخم کو جیر کر زخم پر کھین اور زخم کا موٹھ اس کپڑے سے بند کر کے پھر ایک کپڑے کو زخم کا تھارہ تین برت کا نہایت درجہ سبک اور ہلکا آسیر کھین تاکہ ساق اور پردہ و باج پر کسی طرح کا نکل اور بوجہ نہ پڑے اور اس دو برت سے خواہ غیر سے کپڑے جوڑی ہٹی کے ذریعہ سے بندش کریں لیکن بندش اسقدر کریں جسقدر گرفت کرے اور جو فرقہ زخم پر رکھا جاوے اسے ملنے اور مٹ جانے سے روکے اس کے بعد جو تدبیر خارجی مسلک التھاب ہو اور صفائے پر زور دیا جائے یا سب کا جیکو اور دیگر کتہ میں استعمال کریں تاکہ انبات لحم جلد تیر کرے اور تپ کو دور کر دے اور حجاب کی سربب پیدا کرے اسکا استعمال کریں جتنار یوں گل ہوتا ہے پھر نکالیا کریں اور تیر سے روز اس بندش کو کھولیں اور مقام ماؤت کو پھین اور جو علاج کو شست کے آگٹانے میں جلد موثر ہو اسکا استعمال کریں اور بعض اوقات میں ہڈی پھیلنے بھی عین اگر اسکی احتیاج ہو جو جمودت کو کٹی ہڈی آونچی ہوتی نظر آئے خواہ گوشت جلد پیدا ہونے کی نظر سے حک استخوان کرتے ہیں اور جبقت او یہ جراحات کے علاج میں مذکور ہوتی ہیں ان سب سے علاج کر سکتے ہیں حکیم پوس نے یہ بھی کہا ہے کہ اکثر صفائے میں نید علاج جدید کے درم جار علی عارض ہونا ہی تاکہ کھن استخوان سر کا بلند ہو جاتا ہے اور سخن جلد کا بھی اور باوجود اس ضرر کے ایک قسم کی ماندگی بھی پیدا ہوتی ہے جو حرکت طبعی کو مٹاتی ہوتی ہے۔ اور اگر ایسے لوگوں کو امتداد و اعراض اور قسم کے تیر سے تیر سے عارض ہوتے ہیں اور یہ اعراض آخر کو توبت بزرگ تریش ہو جاتا ہے ہیں اور کم کم کاپیٹدا ہونا صفائے سربین یا پوجہ اپنے ہو جائے ہڈی کے ایک قسم کی تھین پیدا ہوتی ہے یا بوجہ نقل اور گرائی قبائل سے کے کی طرف زیادہ بوجھ اور گرائی کا مد مذہب ہونے سے خواہ بوجہ بردت اور اکثر ظہام خواہ کثرت شراب کی وجہ ہن سے خواہ اور کسی وجہ سے جو خفیت ہوا اور گرم گرم جوئی ظاہر ہو اور اسکا سبب بھی واضح ہو اس وقت اسس مرض کو قطع کرنا چاہیے اور بید اسکی تدبیر سے فراع ہونا چاہیے اور اگر سبب اسکا پوشیدہ ہو اس کے از الدین کو شش یا دیگر کئی چاہیے اور اگر کوئی چیز

لینے نہ ہو فقہ اور لگ کی دکان سے سرسے کر لینے اور علماء اور شہداء میں کسی خواہ وہ تعمیرات جو اور اہم کارہ کے لائق اور مناسب ہیں
 جیسے تخیل زمین گل سے خواہ ایسے بانی سے حسین شہنشاہی اور عطیہ اور نیک نیت اور باہوتہ وغیرہ جو شہ دیکھا ہو اور اتحاد جو قریبی شہزاد اور ایک
 اور دروغ گل اور شہنشاہان وغیرہ اور کسی صورت میں جو بی مرغ کی لگا کر تربیت کر کے اس سے کرین اور گروہن اور ذرات نشت کی تربیت
 بھی آبی سے کرنی چاہیے۔ اور گناہوں کو سیدھا ایسے روغن جو تھکین حرارت کرین پتھانی چاہیے اور عیال کو آب نہ میں کسی عفو و عجز
 بنائیں اور دانش کرین۔ اگر وہ گرم کو بہت دن گذر جائیخ نہ دوائے سہل کے پلانے سے کوئی طرح نہیں کی تندرستی کرنی چاہیے کہ
 جہاد نے اسکی اجازت دی ہے۔ حکیم قوس جو احتیاطی مشورہ ہے آئے گناہی کہ اگر معاف کرین سیاہی پیدا ہو اور وہ سیاہی فقط صفا کی
 اسلحہ میں ہو اور کسی دوا کی وجہ سے یہ سیاہی پیدا ہوئی ہو اسے چھوڑا ڈالین خواہ کوئی اور جلیہ اور تریہ کرین اسلحہ کے سیاہی تک کی
 دوا لگا کر تریہ کرینی ہے اسکے واسطے فعلیہاں کافی ہے کہ شہد ایک جز اور روغن گل تین جز دو توون کو ایک کپڑے میں لگا کر
 معاف کرین عیال اور اگر سیاہی معاف نہ ہوتی خود لینے آپ ہی آپ پیدا ہو اور اندر تک پہنچ گئی ہو خصوصاً اگر اسکے جملہ اور علامات ردی
 بھی ہوں اسوقت سلامت مریض سے پاس کرنی چاہیے۔ اسلحہ کو ایسی سیاہی تھا سے حرارت تریہ کریدیں ہوتی ہے اور جلیہ ہوتا ہے کہ
 اب حرارت اصلی باقی نہیں ہے۔ مریض سے لگ دیکھے میں جگے سر ڈٹ گئے تھے اور سال بھر کے بعد لگے سر کی ہڈی ٹوٹی ہوئی تھی
 گئی اور پھر صبح رہے اور ہلاک نہ ہوئے اور اسکی وجہ یہ تھی کہ سرد نہ سر کا یا فوخ میں چوٹ لگنے سے ہو پھر تھا اور طبیعت صمدی وغیرہ کی
 یکساں طبیعت خارج کے ایسے کہ لنگہ کی طرف رویم وغیرہ کا الغیاب نہیں ہوتا تھا اور نہ معاف کیے گئے نہ پہنچتی تھا بلکہ وہ فساد سے صبح
 اور سالم رہے تھے۔ جالیہ نوس بیان کرنا ہے کہ لگتے شخص کی سر کی ہڈی ٹوٹ گئی اور کینی کی ہڈی بھی ٹوٹ گئی اور جگت بھی شدید اور زیادہ
 تھی میں نے اس ٹوٹی ہوئی ہڈی کو کمال خود چھوڑ دیا بلکہ سیدھا استخوان یا فوخ کو البتہ کاٹ ڈالا تھا اسی غرض سے جو اور کے یہاں
 معلوم ہو چکی ہے۔ بس یہی نتیجہ کافی ہوئی اور وہ شخص صبح اور تندرست ہو گیا علمی کا ٹوٹ جانا علمی جمع حید کی ہو اور مرد اس سے
 رہ نہ دی جو میں پر ڈاڑھی کے بال ادا گئے ہیں۔ عالم فن جالیہ نوس کتا پر اگر اندر کی طرف نہیں ٹوٹی ہو اور دو ٹکڑے نہیں ہوئے ہیں
 اسوقت اگر دانت کی طرف استخوان لگی ٹوٹ گئی ہو بائیں ہاتھ کی سبب اور دہشتی مریض میں عیال کے داخل کر کے اور اگر بائیں طرف
 کی لگی ٹوٹ گئی ہو دانت ہاتھ کی دونوں انگلیاں داخل کر کے خفی اور تحویب کسر باہر کی طرف اٹھائیں۔ اور دو سر سے ہاتھ سے اسکو
 سیدھا کر دین اور برابر کرین اور برابر ہونے کے بعد شانت اسکی ہمواری کی ہون ہوتی ہے کہ جو دانت اس ہڈی پر واقع ہیں وہ سب
 درست اور برابر ہو جاتے ہیں۔ اور اگر علمی کے دو ٹکڑے ہو جائیں اسکے درست کر سنے کے واسطے دو خادم درگاہیں لگے لینے اور ایک
 حرکت کے رہتے اور طبیعت تھی دیر تک میر کہہ کے دونوں بڈیاں درست ہو کر کھائیں اور بائیں ہاتھ میں جالیہ اور دانت ترچھ ہو گئے ہوں
 خواہ اپنی جگہ سے ہٹ گئے ہیں اور زمین یا ندھ دینا لازم ہے۔ پھر اگر میر کہہ کے زخم بھی پڑ گیا ہو خواہ ہڈی کا کوٹا اور لوگ لگتی اور جیتی ہوتی
 چاک کر کے اور دیکھ اس ٹوکے کے نکاسے کہ بنا کر کچ وغیرہ کو نکال لیں گے اور ہاتھ وغیرہ سے ہوسر چاک کو درست کر کے علمی
 دنگوی اور شہی جو ممکن ہو یا نہ میں اور جو دانتیں علم اور جو ڈر دست کرنے والی ہیں عید بڈوں کے اپنی اپنی جگہ پر درست شدہ جانے
 کے استعمال کرین۔ اسی حکم سے کہہاں کہ اس مقام کی بندش اسطور سے کرنی چاہیے کہ کئی کالج فقہ حید پر کھڑے دونوں کنارہ
 ہی کے دونوں کانوں پر لاکر علمی کے کنارہ پر لیجانا چاہیے اور علمی کے کنارہ سے لاکر پھر فقہ و نگہ واپس لائیں اور پھر دانت

تبرقہ فانی ملو جی

لی کے پتے زساروں پر لائی ہوتی یا فوج تک پہنچنا پھر اسی لشکر کے پتے لیاؤں اور ایک دو سرے پتے جیسانی اور سر کے پتے چھوڑ کر مین تالک سے
پیر سے بندش کے خوب پٹھے چرن اور کھٹنے پائین اور ایک سبک جیرو بھی آسکر کھنا چاہیے اور اگر دونوں طرف کی لمبی سبکی سب ٹوٹ جائیں
پا پینڈہ لاکو یا مٹوں سے خوب کھینچیں اور جب دو دن برابر جو کراہی پانی چلیخہ چائین اور باہل م چائین اور دست بھی دو دیکھ کر کہ کراہی چلی
پر دست چیر کے مین یا مینڈین پیٹھے اور نایا پیٹھے جو دو ہر سے دانت مین انکو سونے کے ناردن سے یا نہ دین تاکہ مین خدی کے پیٹھے
کی چوڑو جس طرح درست پیٹھا چاہیے اسچین لغزش نہونے پائے اور کوئی چترانی جگہ سے ہٹ نہ جاسے اور وسط پر یا ملا کھار کھار
اسکا سر انارہ لمبی پر لائیں اور غلیں کو آرام اور سکون کا حکم دین اور پونے اور کلام کرنے سے اوسے باز رکھیں اور غذا اسکی حریر و خوب کوزہ
اور اگر اس بندش کی وجہ سے مشکل مین کسی طرح کا تیر رافع ہو اور بندش کو گھول ڈالیں تاکہ گرم گرم عارض ہو اسوقت نکل
اور مٹا دے غافل ہونا چاہیے وہی مہادات جو مصلحت اسکی رکھیں گانے سنگین اور ٹھیل یا مٹا لیا ہوا استخوان تک پیٹھے لمبی
اکثر یہی ہو قبل مین ہتھ کے درست اور مضبوط ہو جاتی ہو اسلئے کہ یہ بڈھی نرم ہو اور اسچین بخ اور زخرا استخوان زیادہ ہی اسی وجہ سے
پیر جاتی ہو کسرا لغت پیٹھا ناک کا ٹوٹ جانا ناک کے اوپر کھڑے ہٹی ہو اور پیٹھے کھڑے عسرت ہو اور اس عسرت
میں کسرا عارض نہیں ہوتی ہو بلکہ اسی رض پیٹھے کو فتم ہو جانا اور چپٹا ہونا جیسے نظر میں کی ناک سٹی ہوتی ہو عارض ہونا ہی
اور ایک جانب سے دوسری جانب کو ہٹ جانا جو اور اوپر کی طرف کی بڈھی لمبی کھی ٹوٹ جاتی ہو ناک مین گرم گرم کسرا ہو پیٹھے
اور کچھ آسکی مصلحہ کے نیچے سے آکر کبھی ختم پیٹھے لطلان قوت شاہ لاحق ہونا ہو اور کبھی ترچی ہو کر سخت ہو جاتی ہو اور اسی کھی اور کبھی
پر پانی بہتی ہو پھر دست بھی نہیں ہو سکتی ہو لہذا واجب ہو کہ برز اول اسکے علاج اور بہتی مین کوشش کریں اور دس دن اوسے مٹل
نہ چھوڑیں۔ یہ کبھی جانتا ضرور ہو کہ شکست مین اگر ناک کے اوپر کے مقامات تک پہنچ جائے خواہ اربعین مقامات مین
پہلے سے کسرا واقع ہوئی ہو آسکی عمدہ تدبیر ہی ہو کہ ایک مین پیٹھے سملانی درست اور خوش اسلوب کبھی لیکر نہ رہی اور آسکی تاج
مین داخل کریں اور تمام انتہا سے جیانتی ہو کہ آسے پہنچائیں اور ماتہ سے آسکو جھامسے رہیں اور دوسرے ہاتھ سے ناک پر ابر
اور دست کریں تاکہ انکراہی جگہ پر ہوا جو کہ پیٹھے جائے بعد ازاں پیٹھے کے داخل کرنے مین بھی لطافت اور نرمی کو کام فرمائیں اور وہ
پیٹھا ایسا ہو جو شکل ہوا اور درست کرنے کے بعد کو ملاحظہ ہو اور بہتر ہو کہ وہ پیٹھا گمان کا ہو اور ارضیا طبعی ہو کہ دونوں مٹھوں مین
داخل کریں گرفت اور مدد سے کسرا کا فقط ایک ہی طرف پہنچا ہو اور کبھی پیٹھے کے اندر پہنچی ہو مٹھوں مین تاکہ خوب سیدھا اور
درست ہو اسکے بعد مٹھا کریں مٹھا کا پچھا اچھی طرح چپکا دین اور پیٹھے کو جب تک خوب درستی نہ جاسے باہر نہ نکالیں اور جب تک
استحکام اور انجبار اچھی طرح سیدھا ہو باہر نہ کریں۔ ناک پر بھی وغیرہ کی بندش کرنی نہ چاہیے ورنہ پیٹھا جاتی ہو یا ان اگر اس مقام پر بلکہ
قسم کا کوڑا کر پڑنکل آیا ہو خواہ کسی جگہ کچھ غور نہی اور اوچائی ایسی پیدا ہوئی ہو کہ اسکے جھانڈنے سے مشکل کی درست سی پیدا
ہوئی ہو اسوقت بندش کرنی ضرور ہوتی ہو۔ اور اگر شکست ناک کی اجزاسے زمین مین عارض ہوئی ہو وہ دو انگلیوں سے آسکا ہر
گرد مین ممکن ہو مٹھا دونوں ہاتھ کے سباب سے خواہ دونوں کی خضرت سے اور اگر ایسے وقت مین درم عارض ہو مٹھا
کا استعمال بہت مفید ہو کہ اسس سے درم مین سنگین بھی پیدا ہوتی ہو اور شکل کی مراد کی بھی مٹھا نظر مٹھی ہی اور قوت
درستی پر قائم رہتی ہو۔ اسلیطرح جو دو اسکر اور زیتا ور سیدھا درخاف کندر سے بنا کر کسرا چھوڑیں خواہ لیور مٹھا کے

پھر لٹین اور اگر سر پلٹ کر من کے سارے ہوئی ہو اور پاستا پاش کر دیا ہو اسکے بعد ممکن نہیں ہو کہ ایک چیز نئی حال ہو کر سے پہلے اسکے
 کہ جقدر بڑی مثل جو سے کے چنگلی ہو اسکے کمال ذالین اور برآگندہ گردین اور بعد از خروج کے دوز و کما استعمال کرین اور اگر غرضت
 میں زوال خواہد کی رسیدہ ساموئی پھر اسکو برآ کر دینا چاہیے اور بعد از ان ٹی وغیرہ سے باندھ کر درست کرین کہ وہ ایسی اصلی مشکل ہے
 جو جیسے اور ٹی باندھے کا طریقہ یہ ہے کہ بر سر منس معقول گردن سے اس وقت جدی مگر ٹی ہو یا بدین آسانی نسبت من کی اور زندگی اسطو سے بھی
 ہو کہ حاشیہ کا لٹیر ہندو پھر خواہ دوال جو ایک انکل چوڑی ہو لیکر اور اسکے دونوں کنارے سر شمشیر ہا می خواہ تشریح گارو سے یا کوئی
 اور چند روز چنوں سے آلودہ کر کے رک کے اس کنارے چھپال کرین جید مگر چکی ہوئی ہو اور جب لک کر خشک ہو جائے تاکہ اور
 تو را ایسی اصلی وضع کی طرف پیرین اور سپہی کرین اسکی اسی دوال خواہ نواز وغیرہ کو کھینچ کر اس طرح اسکی دوسرا سر اسکی لٹین کہ
 کو بھی سب جانی رہے اور گردن تک اسکو کھینچ لائین اور ایسی بندش کرین جو تاکہ کو ایسی اصلی صورت کی طرف لا کر اور اسے
 پھر اس غنڈہ وغیرہ کو کھینچ پیرین گردن کا ٹوٹ جانا بخیر کی سبب سے کسی بوجھ کے اور تھانے سے ہوتی ہو اور کسی کوئی مسئلہ عظیم
 منربت شدید ہو پھر اسے ترقوہ ٹوٹ جانا ہو یا ایتمہ پیر درستی اور جبر ترقوہ کا نہایت مشکل اور مصعب ہوتا ہو اور نہایت
 تیر لطیت کی حاجت ہوتی ہے۔ ترقوہ کے جبر اور درستی کی تدبیر میں قول اطبا کا یہ ہے کہ اگر ترقوہ ترو یک استخوان سر سید کے
 کو فتنہ ہو اور اسکی شناخت یہ ہو کہ اس معقدہ پٹھے کی طرف کھڑا تریجا اور ترقوہ پٹھے سے آدھا ہو یا بیگا علی لک کسی پر شجاکا
 لیک شخص اس بازو کو کپڑے جس طرف ٹوٹا ہو اوجہ ترقوہ کا ہو اور اسے لطیف خارج کے کھینچے اور اوپر کھیرت بھی کھینچے اور
 دوسرا ڈی گردن اور موٹہ سے کو جانب مقابل کے کھینچے بقدر حاجت کے اور طیب ایسی انگلیوں سے درست کرنا ہے جہاں
 جہاں آونجا ہو او سے زیادہ اور جہاں نیجا ہو گیا ہو اسکو اور تھاد سے اگر ایسی درستی میں احتیاج زیادہ کھینچنے کی فعل کے نیچے ایک
 کرہ بڑا سا چھینچنوں وغیرہ کا بنا ہو رگ مگر من کو اس سے قطع کرے تا انیکہ سپلیٹن تک آونجی گئے کہ لٹائے کہ ایسی تیر سے حدیقدر کھینچن
 اسطو سے جو حاصل ہو گا۔ اور اگر کنارہ ترقوہ کا اندکی طرف زیادہ جانا رہا ہو اور طیب کے کھینچنے سے اپنی جگہ پر نہ آئے اور نہ درست
 اسلئے کہ وہ اندر زیادہ محسوس کیا ہو یا سوخت بیمار کو جب لٹا کر اسکے موٹہ سے کو نیچے کھیرت لائین اور دبا میں تا انیکہ استخوان ترقوہ
 آونجی ہو جیسے پیر اسکو برآ کرین اور انگلی سے اسکو درست کرین پھر اگر باندھ بھرت سے کوئی چیز بیمار کو چھتی ہوئی نظر آئے صاف ظاہر
 ہو گا کہ ترقوہ کی دونوں لٹین اس جگہ جمی ہیں واجب ہو کہ اس مقام کو چاک کر کے ٹوک خواہ کرج کو کمال ذالین لیکن اس کام
 میں نرمی زیادہ ہو جائے اگر وہ کرج خواہ ٹوک شیے زیادہ اور کبھی ہو تاکہ سینکلی کھلی بھٹ نہ جائے اور شیے وہ آلہ جو صفاق صدر
 کا حلقہ ہو ہڈی کے نیچے رکھ دینا چاہیے بعد از ان ہڈی کو دبا کر خواہ دانا چاہیے پھر اگر درم گرم عارض نہ چاک کے مقام پر
 نکلے اور اسکا الحام اور ملا و نیا اور کار ہو اور گرم عارض ہو لگی وغیرہ و عن میں تر کرنا چاہیے اور اگر برآ بازو کا بروقت لٹائے
 کے ہر ایک ٹکڑے ترقوہ کے نیچے کھیرت اور تریا ہو لائیم ہو کہ باندھ کو کسی چوڑی پٹی سے لٹائین اور لطیف غنق کے ادخا کرین اور
 اگر قلعہ ترقوہ کا اوپر کھیرت مائل ہو اور دیا بات کتر واقع ہوتی ہو اسوقت بازو کی تعلق نہ کرین جسکے ترقوہ میں صدمہ کسر کا ہو
 اسے جت لینا چاہیے لیکر ٹوک کے لینا کرے لیکر جیسے میں خواہ جیسے پیر سے کم میں ترقوہ درست ہو کہ اسستواری یا نامی
 چوٹیاں بندش کی تشریح میں انکے میان میں اطبا نے کہا ہو کہ چونکہ ترقوہ اندر کی طرف سے جدا نہیں ہوتا ہو اسلئے کہ وہ سینے سے

متصل ہوا رہتا ہے۔ جہاں میں ہوا اور مایو جیسے اُسکو اس وقت سے حرکت نہیں ہو اگرچہ باہر سے ضربت مشدید پہنچے اور عدا
ہو جائے بہر حال اسی طرقت پر ابر ہو جاتا ہے اور جو علاج ٹوٹ جاتے کہ وقت کیا جاتا ہو وہی علاج اُس وقت مفید ہو تا ہے۔ لیکن
چونکہ اسکا طرقت شائد کے ہوا اور اس سے عدا ہو جاتا ہے وہ کنارا زیادہ نہیں اور تباہی اسیلے کہ وہ حصہ جسکے دوسرے میں ابر کھل
گواورتے سے منع کرنا ہے۔ ایسا سراسر اشد کا بھی اورتے سے روکنا ہے۔ ایسا تر قوہ حرکت مشدید نہیں کرتا ہے اسیلے کہ اسکی خست
اسی واسطے ہوتی ہے تاکہ سینہ کو عدا کرے اور اُسکو پھیلاوے اور اسیواسطے تمام حیوانات میں تر قوہ فقط انسان کے واسطے بنایا
گیا ہے اور اگر تر قوہ اور تباہی سے بچو شگافہ ہونے خواہ کسی اور وجہ سے جو ازین قبیل ہوا اُسکو بر کر کے اپنی جگہ داخل کرتے ہیں اور
اپنی یا تھ سے اور گدھی بہت سی جو اُس پر باندھتے ہیں وہی ہوتی ہیں جو منگب کے علاج میں بھی مفید ہوں کہ جو وقت کنارا منگب
کا اپنی جگہ سے تل جائے اور اسے پھر ٹھکانا منظور ہو اس امر کو بھی وہی بندہ اس پوری کرے اور جس چیز سے تر قوہ کی بندش
ہو اور منگب کے کرتے ہیں۔ چونکہ وہ استخوان وغیر وہی اور لانا نام میں گندہ اور غلیظ ہو جاتی ہے اور جب اپنے مقام سے
اور جاتی ہے ناخبر بہ کار کو ایسا کن ہوتا ہے کہ سراسر اعضا کا عدا ہو گیا ہے اور اپنے مقام سے نکل گیا ہے اور وہ اسکی غلطی
کی بھی ہوتی کہ سراسر اشد کا سو وقت بہت باریک اور تیز نظر آتا ہے اور جس جگہ سے منتقل ہوا ہے اور ہٹ گیا ہے وہ مقام مقعر
نظر آتا ہے کہ اس میں گڑھا ہو گیا ہے۔ مگر طیب ہوسنیا ر کو چاہیے انھیں علامات اور دلائل پر بنا کر کہ جو آئندہ مذکور ہوئے
میں گفت کا ٹوٹ جانا شائد میں جو مقام سریش اور چوڑا ہے وہ نوبت کہ ٹوٹا ہے ہیستروہی باریک ٹوٹیں اور کنارا سے
اور کونے جو کمزور اور نازک ہیں مورد آفت کسر کے رہتے ہیں اور جب کوئی شے کوئی شے انھیں سے ٹوٹ جاتی ہے مذریعہ
لس کے اس طرح دریافت ہوتی ہے کہ ہاتھ کے چھوٹے سے اُس جگہ کوئی شے کوئی ہوتی معلوم ہوتی ہے مگر اگر ان چیزوں میں شکست
ایسی قسم کی پیدا ہوتی ہے کہ جو اُس کے خشونت اور کسر میں پیدا ہوتا ہے وہ خشونت بذریعہ لیس کے دریافت ہوتی ہے اور خاص
جگہ کا درد اور جھینا اور گڑھا کسی شے کا اگر بیان تک نوبت ہونے بھی پیدا ہوتا ہے اور کبھی یہ کوئی علامت نہیں ہوتی ہے کبھی ہی جھین
ٹوٹ کر اندر کی طرف مائل ہو جاتی ہیں اُسکی علامت تقصیر ہے کہ اُس جگہ شکل پیالہ کی پیدا ہوتی ہے اور خفیت سے کھٹکی آتا
ہی پیدا ہوتی ہے لیکن وہ کھٹکا انا کہ ہوتا ہے جب خوب کان لٹکا کر سنیں اور اسی مقام خاص کو متصل کان کے نیچا بیچ
سماعت لگے ہوتی ہے اور جو ہاتھ اُس عضو میں داخل ہو لینے جس ہاتھ کا وہ شائد ہے اُس میں حذر پیدا ہوتا ہے اور وہ بھی لگا
ہوتا ہے علاج اُسکا تطہیغ ہے اور درد رنگ اور نال کرنا اس بات میں کہ آگے سے اُسکو جلدی نہ ہٹائیں اور برابر
کرنے میں جلدی نہ کریں۔ اور کبھی حاجم یعنی پچھون کی بھی حاجت ہوتی ہے میرے گمان میں یہ احتیاج اس نظر
سے ہے تاکہ نتیجے کی طرف جذب کر کے برابر کر دین اور اسکی احتیاط ضروری ہے جو جاتی ہے کہ مادہ جمع ہونے سے
اور جو مضر تر ہے جہاں مادہ کے مضمون ہی اُسکا دفع ہو جاتا ہے۔ تو کین شائد کی اگر ٹوٹ جا میں اور اُسکے ٹوٹنے سے
فلق اور جنس یعنی جھینا عارض ہو اور ایسا ہونے سے بالضرور اُسکا اخراج کر دینا چاہیے اور اگر یہ ایذا نہ ہو بلکہ اپنی جگہ پھری
ہوتی ہوں اُس وقت اٹکو برابر کر دینا چاہیے اور برابر کرنے کے بعد ایسے رابطات سے بندش کر دو جو تر قوہ کی بندش پر
بیکار آد ہوتے ہیں لیکن جس شخص کا شائد ٹوٹ گیا ہوتا زمانہ صحت آسے دوسری کر وٹ موٹا زمانہ میں دباؤ ٹوٹے پچھے

شانہ پزیر ہوتا ہے اس سے کہ اس کے سینہ کا ٹوٹ جانا نفس سیکو سرسینہ کی بڑی کہتے ہیں وہ بھی کبھی جدا ہوجاتی ہے اور نفلت وہی
جدا ہوجاتی ہے اور کوئی بڑی اس کے ساتھ نہیں ہوتی ہے۔ اور کبھی ٹوٹ کر اندر کی طرف گھس جاتی ہے۔ پہلی صورت لینے جدا ہونے
کی شناخت یہ ہے کہ چھوٹا اور ڈھلتے سے ایک لٹکا پیدا ہوتا ہے اور دونوں خرد اس کے جدا جدا ہونے کے چند عموماً ہوتے
ہیں اور دونوں میں بھی امتداد ہوتا ہے اور دوسری صورت لینے ٹوٹ جانے کی شناخت یہ ہے کہ اسکی وجہ سے اعراض رومی اور
اسکے اعراض ہوتے ہیں جیسے ترقی النفس اور ترقی شک ابہرینتر ایسا علیہ خون بھی تو لگتا ہے اور اکثر بعض حجاب سینہ میں تعین
بھی پیدا ہوجاتا ہے۔ ان بیماریوں کا علاج وہی ہے جو شانہ ٹوٹ جانے کا علاج ہے اور اگر بڑی سرسینہ کی ٹوٹ کر کبچے کی طرف
جھک جائے اسکا علاج وہی ہے جو پوشیدہ اور چھپی ہوئی بڑی کا ہے کہ وہ کسر کے چھپ جائے اور اگر ٹوٹ کر پیلوین کی طرف گھس جائے
اس پر وہ بھی غشیستوں کی جو صورت سے مستعد ہوا دیکھ لیا جانی ہو اور نیچے اس کے ایک پٹی سیاہی رکھی جائے گی اس کے بعد دونوں ٹہریں
کے سرے آپس میں ملائیں گے اسٹیل کے سپریمی پٹی کول بھی کول جائے سے منع کر لی ہو پیلوین کا ٹوٹ جانا مسات پیلوین کی طرف
سادہ لگتے ہیں اور اصلی وہی ہے آئین کبھی کسر اعراض ہوتا ہے دونوں طرف سے اور اصلاح کا ذہب میں چونکہ ان چھوٹے پیلوین
کے اطراف دیکھنا سے دوسری جانب کے ترسعیت کے غرض و فائز واقع میں چنانچہ فن تشریح میں بیان ہو چکا ہے لہذا ان اطراف
کو سوائے ریش کے کسر کبھی جارح نہیں ہوتا پیلوین کا ٹوٹ جانا بہت آسانی سے دریا نیت ہو سکتا ہے اور بس میں پوشیدہ نہیں رہتا
اس لیے کہ ختوف عموماً ہوتی ہے اور بے موقع حرکت بھی پیدا ہوتی ہے اور کبھی اگر کان لٹکا کر نیچے خفیت سا لٹکا بھی سنا جاتی ہے
ہو پھر اگر بعد ٹوٹ جانے کے اندر کی طرف پہلی جھک گئی ہو اور اسکی شناخت عروض سے ذات الحجاب اور نفلت الدم کی ہوتی
لازم ہے کہ پھر اور دست کار اس کے درست کرنے پر جرات نہ کریں اور اس پر مانتہ ڈالیں اس خاص طور پر کہ اسے باہر کی طرف
کھینچیں اس لیے کہ اور چارہ کار اور تیز نہیں ہوتی ہے اور تیز کر اسی صورت میں مختصر مان کر نہ کرنا چاہیے اس لیے کہ حیلہ بدون
علاج کے استعمال کے بہت دشوار ہے اور کھینچنے لگانے سے کبھی خوف اس بات کا ہوتا ہے کہ بہت سادہ اس جگہ اندہ کی طرف
لگیا ہو جائے اور بعد اجتماع مادہ کے مستعد ہوا لگمان ہو وہ بھی نہیں ہو پھر اس کے ساتھ نرمی لگ جائے اور زیادہ دیکھ نہ ٹھہرے کچھ
خوف کی بات نہیں ہے لیکن کبھی غلیل کو غذا سے نفاخ جو زیادہ نفع پیدا کرنے سے لگتا ہے میں تاکہ اسکا ہیٹ بھول کر نفع اندر کسر میں
مداخت پیدا ہو اور اسی وجہ سے کسر لطیف خارج کے ٹپٹ آئے اور یہ تیز بھی اگر یہ بعض اوقات میں ہی ضروری ہوتی ہے
کہ بدون اس کے چارہ نہیں ہوتا لیکن درم کے پیدا کرنے کا سبب عظیم ہے۔ بعض کا لین فن چہرے لگایا ہے کہ موضع شکست
کو ایسے صوف سے پوشیدہ کرنا چاہیے جو زیت گرم میں ڈبو لیا گیا ہو اور اسی کی گدائی پیلوین کے بیچ میں رکھی جائیں تاکہ جگہ
بہر جائے تاکہ نبش درست ہو سکے اور جب نبش کے پھیر سے سینہ پر پھیر کر لائے جائیں تو پھر اس سے پیدائندہ چنانچہ اسکا بیان سینہ
کی نبش میں ہم نے کیا ہے وہ نبش کے مبر کرین جیسے ترقیہ کے مرض کے علاج میں مبر کر تے ہیں اور انا مبر کرین جسکا عمل
مخصوص شکستہ کر سکتا ہے اور اگر کوئی امرشہد ہو جو نبش ہو خواہ ہی ٹوٹی ہوئی حجاب میں چھپی ہو اور اندازہ ہی ہو اس وقت جلد کو چاک
کر کے ٹوٹی ہوئی پٹی کو لگوانا چاہیے اور کول کر اس کے نیچے وہ آلہ جس سے پردہ کی حفاظت ہو سکتی ہے رکھیں تاکہ مفاصق بوجھ چھینے
پر دین کے باہر نکل نہ آئے پھر اگر درم گرم عارض ہو جائے تو جہاں جہاں چاک لگایا ہو سب کو چھ کر کے علاج کریں مگر ہر

اور اگر دم گرم عارض ہو تو نین ڈوبی ہوئی گدی اور پی سے دم کو چھپا دین اور علی کو غصہ زدن اور سکین و دم کا علاج کرین اور جس کو ٹ آسے آرام اور مین لے آسی کر دت آسے لیٹا رہنے دین کسر کی وجہ سے جو جو عادت سیرا جو شہدین جو جو امور خرفات سینے گریون مین بوجہ کر کے پیدا ہوتے ہیں انکی تفصیل یہ ہے کہ حرارت کی استدارت مین بھی رقت عارض ہوتا ہے اور ریزہ ریزہ ہوجاتے ہیں اور کسران گریون مین بہت کم عارض ہوتی ہے اور جب عارض ہوتی ہے تو مخاح کی چھان بچھو جانی ہیں اور خود مخاح مین بھی یہی کیفیت ہوتی ہے اور چونکہ مخاح کے صفات مین اور خود مخاح مین عیسر سردا ہوتا ہے عصبی کو بھی گزند اور اہم ہوتی ہے اور ارجع اس الم کے موت ہوتی ہے خصوصاً جب یہ صدمہ گردن کے گریون کو پوسیکے لندا و اوجب ہو کہ مینا سے علم قطعی ہلاکت کا دیا جاسے اور جو ہلاکت واقع ہونے والی ہے اسکی خیر بیان کر دی جاسے پھر اگر گریون کی تیسیر ہکر ہو اور استخوان موزی جاک کر شہد کے ذریعہ سے نکال سکین اس سے بہتر کیا ہے ورنہ وہی تدبیر جس سے سکین اور رام حارہ مین حاصل ہوتی ہے کرین اور اگر کسی قدر تبقیہ گریابی آدیکھے اجزا مین سے باقی رہی اسے لینے و حہ صحت کا نام شکر کہ اسکو ذرا نکال ڈالنا چاہیے اور اسکا پتا ٹوٹنے سے آؤنگلیون کے سینے ہر وقت تفتیش کے مل جاتا ہے اسلئے کہ جو ٹکر الگ ہوتا ہے اسکو حرکت بھی ہوتی ہے اور اپنی جگہ سے ہٹ جاتا ہے مین مناسب ہو کہ اسکو چاک کر کے جلد کو نکال ڈالین اسکے بعد تاکہ لکار درست کر دین اور دو واسے علم کا استعمال کرین اور اگر استخوان کا ہل لینے دو کت کے پی کی ہڈی اسفل قطن میں ایک حصص تک ڈٹ جاسے چاہیے لیکن ہاتھ کی اسبابہ تھوڑے کے اندر ڈالکر ڈٹی ہوئی ہڈی کو پھلے درست کرین واپسے ہاتھ سے تا نیک اپنی جگہ پر درست کیے جاسے پھر اگر کو معلوم اور جھوس ہو کہ استخوان مذکور بالکل جدا ہو گئی ہے اسکو بھی چاک کر کے نکال ڈالین بعد ازان جو بندش لائق مقصد کے ہو اور جو علاج اسکے موافق ہو استعمال کرین عصفہ کا ڈٹ جانا استخوان عصفہ جب ڈٹ جاتی ہے اکثر لطیف خارج کے مائل ہوتی ہے اسلئے وہی تدبیر واجب ہے کہ رد کسر مین کیجانی ہے لینے جس تدبیر سے ڈٹی ہوئی ہڈی اپنی وضع اور شکل اصلی کی طرف پھیری جاتی ہے اسی طرح کی تدبیر بیان بھی چاہیے اور ہاتھ سے ہاتھ سے خوب پرابر کر کے رہن تاکہ بخوبی درست کیے جاسے اور بندش اسکی ربا طمقصاد سے چھلی صورت بیان ہو چکی ہے کرین اگر چہ اتنا اس بندش کی منکب تک پہنچے اور اسی شی سے اسکو عصفہ طبانہ کر بندش تمام کرین بشرطیکہ منکب کے قریب یہ کسر واقع ہو بعد ازان ایک ٹی ادرتی ہوئی بانہ مین اگر جو مرفق تک پہنچے اگر کسر قریب مرفق کے ہو اسکے بعد ایک تیسری پی اور یا نہ مین جو سینے سے اوپر چڑھتی جاسے اور ہاتھ اسطرچ لٹکائیں گزادہ اور کوچ پیدا ہوا اور بالکل جھکا ہوا اور اوتر ہوا نہ ہے اگر اس مین خرابی زیادہ ہو اور بہتر ہو کہ عصفہ کو سینہ سے بانہ مین اسطرچ پر کر مرفق سے بھی زاویہ پیدا ہوتا کہ مرفق اور عصفہ کو حرکت نہ ہونے پائے خصوصاً جب مرفق کی شکست کا صدمہ ہو چا ہو اور پی پر سر کر اور باقی باقیط پانی ڈالین اگر کسر مین ابھی دم پیدا ہوا ہو اور پی خواہ گدی پارچہ لٹکان کی ہونی چاہیے چار اونگل کی چوڑی اس سے زیادہ نہیں اور ڈٹشہ ہرگز بہت روز پر چکے ہون اور دم بھی پیدا ہو گیا ہو اسوقت گدی و غیرہ صوف کی بنا کر اور روغن مناسب مین بوجہ کر کھنی اور ہاتھنی چاہیے اگر ممکن ہو اور کوئی نافع نہ ہو سات روز تک نہ رہنے کے بعد کھولنا نہ چاہیے بلکہ دو مین درنگ بھی اگر بندھی رہے بہتر ہو اور بعد اس مدت کے کھول کر کچھ چھوڑنے سے بندش کرنی چاہیے اور نظر کسی احتیاط طے کے اس مدت سے پہلے کھولنا درکار ہو جسے درکار ہے

اور اسی تجربہ کی طرت جو اطری مائل ہی کا اس تیسرے سے آفات کا دفع ہو جاتا ہے اگر یہ انجی را اور درست ہونے میں کسی قدر تاخیر ہوتی ہے
جیسے وہ گے رکھنے کی کیفیت کا بیان وہی کافی ہے جو اوپر کے ادواب میں ہر چھکا ہو اور جسیر کی سیدستیں چالیسوں ذریعہ چلی جائے
اور اگر تیز حسن اعادہ کہ جسمین اچھی طرح بندھی ہو یعنی ملکہ درست ہو کر عود کرے زیادہ کھینچنے کی ضرورت ہو اور حیدان رحمت نہواور نہ
کسی جسمین کی عانت کافی ہو طیلوں کو اور بھی کر سہی پر پختائیں کہ آسلی وضع کٹھی ہونے سے زیادہ قریب ہو نسبت مختصہ کے اور اسی ہالگی
کسی پیر سے وغیرہ ہو جو کٹھی میں ہی ہو کر نا چاہیے جنانچہ اسکا بیان مقام معلق میں ہر چھکا ہو اور جہان پر نفل کا گلیہ ہوا اس پر کچھ
ہو کہ نرم اور گدازہ ہو جائے اور اس کے بعد مرف میں کوئی بیماری نہ لگائے جو مرف کو خنچنے کی طرت کھینچنے سے استء اذ مطلق بہت
کچھ چیکے برابر اور درست کر لیا اور اگر فقط عصا یا ہاسے تو یہی بندس کسر کے اوپر اور خنچے کافی ہو اور طیل کو حجت لگا کر جس جگہ عصا یا
میش ہوا اسے چند قوی اور ندر اور آدھون سے اوپر خواہ خنچے کی طرف کھینچنا کافی ہو جو پھر ہی تیز کرانی ہو اور زیادہ وقت نہ کرنی چاہیے
اور اگر کسر وسط عقد میں ہو بندش ایسی ملکہ کریں جہاں سے متصل اور چڑھ دو نون طرف برابر ہو اور اگر کسی طرف بہت کسر کشت کا
واقع ہو اور وہ چین نہ ہو آسوقت بندش کو زیادہ قریب اس طرف سے کر دو دور ہو اگر فقط ہڈی کو صریح اور محیط جانیکا مدیر
پہر چھکا ہو فقط صریح اور شگاف نہ ہونے کا علاج کرو اور بندش اسکی مفید ملکہ کرنی چاہیے مسا عد کا ٹوٹ جانا بھی دونوں گئے نہ
ہی ٹوٹ جاتے ہیں اور بھی ایک ہی گٹا ٹوٹ جاتا ہے اور دوسرا تین ٹوٹا ہے اگر خنچے کا گٹا اگر ٹوٹ جاے بہت برابر ہی نسبت
آسکے کا اوپر کا گٹا ٹوٹنے اور صورت میں تیرائی خنچے کے گٹے کے ٹوٹنے میں زیادہ ہوتی ہے جو نسبت اوپر کے گٹے ٹوٹنے کے اور گٹا
ہو یہ ہے جو کھینچنے کا گٹا وہی ساعد ہی اور وہی سب بوجہ آٹھانے ہو گئے ہو اسکا ٹوٹ جانا طریا ہو اور دوسری وجہ یہ ہے جو کھینچنے کے
گٹے پر گوشت نہیں ہے پس اس کے ٹوٹنے سے قلع صورت زیادہ پیدا ہوگی ایسا اہمہر کا گٹا بقول علاج زیادہ کرنا ہی اور خنچے والا استء
قابل علاج نہیں ہے خصوصاً اگر دونوں ساتھ ہی ٹوٹیں۔ واجب ہے کہ بروقت گٹے بجانے کے جب کھینچنے کی حاجت ہو پھیلنے کی طرف
کلیہ کر لیا اور پختائیں اور قدر بندش کی دریافت کر لین کہ کمان تک بندش کرنی چاہیے۔ اسلیے لاگر اس صدمسکی وجہ سے آٹھانے
میں نحوڑا اور پیدا ہو یا جو خواہ نحوڑا مس اور پیدا ہو اور آسوقت بندش معتدل اور مانڈا نہ مناسب کوئی چاہیے اور اگر ورم اور درد
نہو بندش و پھیلنے کرنی چاہیے اور اگر ورم خواہ درد نہ ہو اور باقوا ہو آسوقت و عملار کھنا زیادہ واجب ہے اور جیسار کے رکھنے
کی صورت اس مقام پر پوشیدہ نہیں ہے اسلیے کہ جگہ دکھاو کی اور دکھائی ہوتی ہے لگاؤ ہی لیکن کھپا چین ہاتھی لاجبی ہون کا نام
کف دست کے برابر ہونچ جائیں اور اگر انھیں کی جڑوں تک کھیر لیں علیہ اس سے کسی قدر معتد لکھیا چون کی کم ہوتی چاہیے۔
لیکن آسوقت بھی واجب ہے کہ انھیں کے ہونڈ اور جوڑے سے نہ کریں اور جب کھپا چین مانڈہ چکین اور آٹھانے اور پر بندش
بھی کر چکین چاہیے کہ گردن سے شکل خردی لٹکا لیں جسکو ہوا اس گل خنڈا کہتے ہیں اور اس کے لٹکانے کی شکل میں اسکا
خیال رکھیں کہ اگر کسٹ فقط گٹے کی تحتائی طرف میں واقع ہوئی ہو آسوقت یہ بھی اسقدر چوڑی ہو کہ تمام ساعد کی
طولی کے برابر ہو۔ اگر ملاقات اس علاقہ باد و مال کی جسمین مانڈہ لنگ رہا ہو فقط مقام کسر سے ہوتی ہے اور سب تمام اس سے
چھایا ہو اور اسکا شمار انہیں پانچوں بالضرور التوا اور سچید کی عارض ہوگی اور ہر موکٹ دست یا الطبع مائل اور چھلکتی ہو اسی طرف
تھکے آ۔ ر۔ ط۔ ا۔ ح۔ ہ۔ کہ تعبیا اور اکثر صدمہ دار ساعد کے علاقہ کے ندر ہو اور اگر کہ اور ہا طرف ہو آسوقت لٹکانے

صحت تھی یہ چونکہ منہ سے نکلتا ہے اور دونوں کناروں سے کھینچا گیا ہے اور منہ سے اسی طرح کے گڑ اور سیاہی
اسکا اس سے الٹ ہوگا جو ہاری اور درستی شکل پر عین ہوگا اور علاقہ کا کراہنہ اور فلیق انکی ایسی ہوسکتی ہیں جنہوں نے ہر سے
اور زیادہ کٹاؤں اور درازی ہونے پائے گئی ساعدہ کیہ امر عارض ہوتا ہے جو قریب انھیں من کے درست ہو جاتا ہے اور
جوڑ جاتی ہے جو مسخ کا ٹوٹ جانا سبب باریک ہڈی جوڑ کی ماتحت اور پائون میں ہوتی ہیں اور کترہ بڈیان ٹوٹی ہیں اسلیئے کہ سخت
ہوتی ہیں اور اگر کوئی صدمہ منہ سے نکلے گا انھیں پہنچتا ہے اپنی جگہ سے ہٹ جاتی ہیں اور ٹوٹ کر جدا ہوتی ہیں لہذا انکی
علاج وہی ہے جو مصلح کے ابواب میں مذکور ہو چکا ہے اور انھیں کی ہڈیوں کا ٹوٹ جانا یہ بڈیان بھی ہبت کم ہوتی ہیں بلکہ
اپنی جگہ سے ہٹ جاتا انکو عارض ہوتا ہے۔ اطبیائے کہا ہے کہ اگر یہ بڈیان ٹوٹ جائیں دلیل کو ایک اور جی کر سکی ہے بھلا کر حکم
دیا جائے کہ اپنی متعلقہ برہنہ کی گری پر رکھے اور جتنی بڈیان ٹوٹ گئی ہیں انکو ایک خاص مہر سے زور سے لٹھینے اور درست
اور برابر کرے اور طبیعت انکو ٹھہرے اسے انکو برابر کرے اور سبب کو ہمراہ انکو ٹھہرے کے کام میں لائے اور اگر انکو ٹھہرا لیں
کا ٹھیکہ کی طرف جو ایک گیا ہوتا ہے اسے ہر کا استعمال رباط کا اور کی طرف سے کرے کہ اکثر وہ گرم عارض ہوتا ہے اور جو ٹھیکہ
یہ بڈیان مستحق ہو جاتی ہیں اسی وجہ سے بہت سا فضلہ انھیں جمع ہوتا ہے اور بہت جلد بخیر ہو جاتا ہے اور مغنیوں کی نظر لانا ہے۔ اور
اگر کسی استخوان سلای میں عارض ہو خواہ ایک ہی انتھی میں عارض ہو پھر ٹھیکہ وہ انتھی ابھام ہوتا ہے اسے خاص خبر
جو اور مذکور ہو چکی ہے کہ کرن اور تھلی کو اسکے ہمراہ باندھیں تاکہ ثابت اور برقرار رہنے اور بندیش بطور حرکت سے کچھ ضرر نہ ہو پھر
بھلا کر کسی ایک انتھی میں سبب یا باختر کے عارض ہو چاہیے کہ انکو ہمراہ قریب کی انتھی کے باندھیں اور درستی کی طرف
میں کسرو واقع ہو چاہیے کہ وہ جانسی کی انتھی میں کے ہمراہ اسکو باندھیں اور سبب کو پے در پے درست کر کے بندیش
کرن کر کے طریقہ بہت اچھا ہے اسلیئے کہ زیادہ ثبات ہو گا اور یہ حرکت بھی زیادہ تھوگی اور جو بات کہ پانچوں کی بندیش سے چھوڑنا
ہو وہی اس سے بھی حاصل ہوگی لیکن ٹوٹی ہوئی بڈیان جو آہستہ آہستہ بند ہوتی ہیں انکی بندیش کو پانچوں کے کام دین کی چوٹی ہڈی اور
ورک کا ٹوٹ جانا کو سلی کی ہڈی کبھی شاذ و نادر ٹوٹ جاتی ہے اور بہت قوت سے ٹوٹ جاتی ہے اور کبھی اسکا حصہ اندرونی اندر
کے بطور زبرد زخم ہونے اطراف کے ٹوٹ جاتی ہے اور کبھی طول میں پھٹ جاتی ہے اور کبھی اسکا حصہ اندرونی اندر
کی طرف منتشر ہوتا ہے اور کبھی سبب احوال کے بعد اس میں درد اور شش لٹھین پیدا ہوتی ہے اور ساق اور ران میں جذبہ پیدا
ہوتا ہے اور قریب قریب انھیں انور کے عارض ہوتے ہیں جو عضو میں منکب کے ٹوٹنے سے عارض ہوتے ہیں۔ جب
چوڑی ہڈی جو مصلح کے اوپر ہے ٹوٹ جائے خواہ کسی عضلہ میں کو نہ نکل آئے اسکے درست کرنے میں بہت دشواری ہوتی
ہو اور ایک طرف کو نون میں نقصان عارض ہوتا ہے۔ علاج اسکا یہ ہے کہ طویل کو ایسی شکل پر بنو کہ کھڑ کر کے نہ بیٹھا رہے اور نہ کھڑا ہو اور
درد و توجی کیاری کی اسکی دونوں رانوں میں خوب کھینچیں ہر ایک شخص ایک ران کو زور سے کھینچے اور ایک شخص اپنے دونوں ہاتھ
سے گرفت کرے تاکہ جلدی مدافعت اس شخص کی جو ران کو کھینچ رہا ہے نہ کرے اور پچھلے کی طرف اٹا کر نہ پڑے اور وہ نون کھڑ
دونوں کو نون کو نون اور قوت آسان بایں تاکہ برہنہ اپنی جگہ پر بیٹھ جائیں بعد ازاں اسپرینڈا لگاؤں بعد ازاں ایک ٹوٹے کا تھانہ لپیٹ کر
جو کپڑے وغیرہ کا ہو اور کھینچتے ہی اسے لٹائیں اور یہی تدبیر قریب ابواب ہوتا ہے کہ علاج میں اگر ٹوٹ جائے ساگر ورک سے کھولے

ایمانت سے چوتھی ہڈی ٹوٹ جائے اسکا علاج قریب ہر شکاب کے ٹوٹ جانے کے دو واجب ہر کہہ کر لیگے استعمال فرمیش کرین اور گریبان اور پٹیایان بہت درست اور برابر رکھین اور جیسا مناسب مجال اس شخص کے ہو اسی طرح نمیش کرین اور جیسا کہ ایک ہر طرح خواہ مقام ٹیک اور استعمال گوی وغیرہ کی موضع دے بہرہوران کا ٹوٹ جانا ران جب ٹوٹ جاتی ہے تو قوت کھینچنے کے ضرورت ہوتی ہے قریب استقدر کھینچنے کے کئی ہی ہیئت طبعی برآتی ہے اسکی اصلی ہیئت یہ ہے کہ جانب وحشی میں متحد ہے اور جانب النسی میں تغیر ہو جیسے شکل اسکی حالت صحت میں نظر آتی ہے۔ ران کے پیچ کے ٹوٹ جانے کا حال بخوبی ملاحظہ کرنا چاہیے اور اسکے اوپر کا گنارہ بھی خوب طرح ملاحظہ کرین اور پیچھے کا گنارہ بھی دیکھ لین کہ کونسا ٹوٹا ہے اور کون نہیں ٹوٹا اور درست ہے اور جو احوال غصہ کے ٹوٹنے کے باب میں مذکور ہو چکے ان سب کا اچھی طرح استعمال کرین اور نمیش اور کپڑے وغیرہ سے جائے ناکہ جبر کی درست رہنے کی حفاظت ہو اور جیسے خود اس طرح جوڑیٹھیے جاسے کچھ چھوڑ کر رہے۔ اگلبانے کہا ہے حیثیت ران ٹوٹی ہے اس کے مقامات اور ظاہر بدن کی طرف زیادہ بچھ جاتی ہے اسکی وجہ یہ ہے کہ یہ بچھ چوری ہے اسی طرف سے از رو سے خلقت کے اور انھوں سے اور پیوں کے باندھنے سے اور خلقت ملوک کے کھینچنے سے جو برابر کشید کرین برابر اور درست کیجاتی ہے۔ خواہ ایک سر اٹھی کا ٹوٹنے ہوئے مقام کے پیچھے اور دوسرا اوپر رکھ کر نمیش کر کے میں اگر خلقت وسط استخوان میں واقع ہوئی ہو اور جب وسط سے ہٹ کر قریب ران کے سر سے لگے ہو جالیسے کہ ایک نما لچر ایسا بنا لین کہ اس کے بچھین ادنیٰ شدہ و مثل نمز سے خواہ کمل وغیرہ کے لپٹین تاکہ اسکی ران سے گشت نہ لٹ جائے اور وسط اسکا مانا یعنی ٹیڑھ و سر رکھین اور اطراف اس کے سر کی طرف بچھ جائیں اور ایک خادوم کو سر اٹھار دین کہ پیچھے جھکا کر تھامت رہے اور اگر گسر زانو کے قریب ہے اس وقت ہم مٹی کو مقام کر کے اور سر سے لجاتے ہیں اور اس کے دو دین سے کسی ایسے شخص کو الہ کر کے ہیں جو اچھی طرح سے کھینچے اور اوپر کپڑے لپیٹتا رہے اور گنارہ کو خوب سے لپٹتے رہے اسکی طرف کا طریقہ یہ ہے کہ زانو پر ایک مٹی پیسٹے اور اس عضو کو برابر کر کے اور علییل موٹو پھیل لیتا ہو اور اساق اسکی درازا بڑھائی ہوئی ہو اگر مٹی بڑھ کر سر سے چھینی اور گرتی ہو اسے جیسے ہم نے بیان کیا ہے درست کرین اور استقدر ہڈی کسی مقام پر ران کی اونچی اور بلند ہو گئی ہو اسکو نکال ڈالین جس طرح پر ہو سکے اور جگہ تیر تیرات بدستور سابق کے عمل میں لائین کھینچے جیسے باب مخصد میں ہم نے ذکر کیا ہے ران کی مٹی لچھڑوٹ جانے کے پچاس و دین میں مستحکم اور استوار ہوتی ہے نہ اور ہم قریب کے میانات میں خیریت ہے کہ اس ہڈی کو بچھڑھلانا اور درست کرنا تو بکر مناسب ہو جبکہ ازان کا علاج سابق کا پورا ہو چکے اور واجب ہے کہ ایسے وقت میں دو دین رانوں کے بچھین ایک کو لا لگڑی وغیرہ کا ایسے طور سے رکھین جو اس ہیئت اور صورت کی حفاظت کرے۔ جس صورت سے اور شکل سے اسکو درست کرنا ہے اور جبر صورت سے جیسے ہر ایک گمان کرے اور جرح جانتا ہے اسکی درست کرین کہ ورم اور خارش کے پیدا ہونے کا ہر وقت خیال رکھین اور جب ران پر ورم پیدا ہوتا ہے وہ ورم قومی ہوتا ہے اور نہایت جلد باقار ران سوج جاتی ہے اس وقت واجب ہے کہ کھٹ پٹ نمیش گول کر نمیش حال کرین اور بعد کھولنے کے ورم میں نشت ہر ہونگی اور متفرق ہر جگہ پھیلا لات ورم کے دور کرنے کے واسطے مخصد میں آٹھ بیان بخوبی پڑھا کر قابل ہر

اور لگاؤ میں ہر دست بیچہ جائیں اور پاؤں کو جانب طول میں رکھ کر ان میں دھجی اور تہی وغیرہ لپیٹتے ہیں انکی یہ صورت ہو کہ اگر چھوٹی ہوں اور ساق پر پوری نونوں ملے اس مقدار سے کہ قطع کی ہوں ایسے قالب وغیرہ کے استعمال سے فائدہ کم ہو گا اور قدر حاجت سے بڑے ہوں مریض کو بیجا نہ دے اور اگر نہ پہنچے کا سلاوہ ہر ان اگر چھوٹی ہوں گی سب بھی مریض کو کسی قدر نفع ضرور ہو چکا۔ قالب کے لائنہ ہونے کا فائدہ یہ ہے کہ جب قدر حصہ پاؤں کا صحیح اور ناف نہیں ہو اسکو حرکت سے باز رکھ کر حرکت اس حصہ کی حرکت لڑنے ہونے مقام کو ضرور حسوسنا جو وقت نفلت اور نیند کا ہو اور اس نیند کی احتیاج لطرت ان آلات کے پڑی شکست میں ہوتی ہو اور پھر بھی جب تک اور جگہ اور تدبیرات سے فارغ نہ ہوں اور کسی طرح کی اور تدبیر کا اگر نہ ہو تب یہ قالب جیسے ڈھانا جاسیے اور نیز اسکا استعمال قبل از مہر مناسب ہو اور وہ کہ نکل قالب وغیرہ کا نہیں ہو سلاوہ یہ ہے کہ قالب پڑھانا ایک بلا اور آفت جان ہو اور سواسے تعبت اور سختی کے کہ کیا آسہلین مہر اور مناسب بھی ہے کہ جب تک اور سلیے تدبیر میں ہر ممکن اسکا استعمال نہ کریں ٹوٹی ہوئی ران کا اور ٹھانا اور اونچا کیا آسہلین چاہیے جب قدر نفلت سخت میں اور ٹوٹی اور اونچا ہونی ہو اور جب قدر بیسیلتی اور ہنستی جو ہر وقت صحت کے آسہلین نیند کے بعد بھی بغض اور سلاوہ اور اونچا اور تہی کرنی چاہیے اور زیادہ تر سفید ایسے وقت میں ہے کہ جہاں تک ہو سکے اسکے پھیلانے کی تدبیر کریں۔ یہ بھی چاہنا ضرور ہے کہ ران اور کو لاجس مقام سے ٹوٹ جائے کچھ نہ کچھ عرج اور لنگ اس جگہ بعد درستی کے ضرور باقی رہ جاتا ہو اور اگر کوئین ران اور کولے کے متصل کی منقطع ہو جائیں پہلے جھول پڑے کی اور دوبارہ بعد درستی کے مقدار میں نقصان پیدا ہو گا فلکھ کا ٹوٹ جانا فلکھ بہت کم ہوتا ہے ان اکثر کوفتہ ہو جاتا ہے اور جو صدمہ اسے عارض ہو پوزر لیس کے پھیلانا چاہا ہے کہ ٹوٹنے میں خشونت پیدا ہوتی ہے اور تھجانیے میں جو ٹھنکا پیدا ہوتا ہے اور قوت لاسہ اس پر آگاہ ہوتی ہے اور کان سے بھی وہ آواز سنتی جاتی ہے اس سے بھی شناخت کر سکتے ہیں کہ اگر مثل حالت سابق کے ہو صحیح ہو ورنہ ناؤف ہی علاج اسکا یہ ہے کہ ساق کھینچیں اسکے بعد فلکھ کو اپنی جگہ داخل کر دیں اور اگر اجزا اسکے متفرق ہو گئے ہوں پہلے اجسزا کو جمع کر کے پھر اسے اپنی جگہ داخل کر کے جیسپائین لینے اور پھر ہوانہ رہے سابق کا ٹوٹ جانا اگر ساق کی چھوٹی ٹہنی ٹوٹ جائے یہ انکسار اسلم ہی نسبت اسکے کہ تیری بڈھی ٹوٹے اور اگر چھوٹی ٹلی اور والی ٹوٹے گی جھکاؤ لطرت خارج اور قدام لینے سانس کے ہو گا مگر چلنا پھر ناممکن ہو گا۔ اور اگر تیری ٹلی نیچے والی ٹوٹ جائی ساق لطرت خلف اور خارج کے جھکے گی۔ اور اگر دونوں ٹلی چھوٹی اور بڑی ساتھ ہی ٹوٹیں گی نہایت زبون حالی پیدا ہوگی اور ایسے وقت کبھی یہ بات پیدا ہوتی ہے کہ ساق سب طرف جھکنی ہو اور کسی جانب اسکا میلان نہیں ہوتا ہے یہ بھی چاہنا ضرور ہے کہ علاج ساق کے ٹوٹنے کا یہ قیاس معالجاتیہ ساعد کے ہو اور مثل اسی کے ہو مگر ساق کا ترچھا اور کچھ ہو جانا اور ٹوٹنے کی شکل طبعی سے منحرف ہونا اگر انحراف عقند کے نہیں ہو بلکہ وہ سیدھی ہو لہذا واجب ہے کہ ایک مدت تک اسکا سیدھا ہونا خیال کیا جائے۔ اور بہت دنوں تک اسے اپنی جگہ پر رکھ کر کہیں کعب کے ٹوٹ جانے کا بیان ٹوٹنے کے صدمہ سے کعب محفوظ ہو اسلیے کہ آسہلین صلابت زیادہ ہو اور اسکی نگہبانی کرنے والی چیزیں اسکے گرد پیش بہت سی ہیں اکثر وہ صدمہ کعب کو پہنچتا ہے یہی ہے کہ اور ترچھا ہوا اور اسکی تدبیر باب خلع میں مذکور ہو چکی ہے پاستہ پاؤں کا ٹوٹ جانا

پاشنہ کا ٹھکانا بہت مشکل ہے اور بعد ٹھنکنے کے علاج بھی آسکا و شہارہ جو اکثر عیب ڈھنسا ہوا اسپر طرح ڈھنسا ہوا کہ آدمی اونچی جگہ گرے گا اسے پانوں پر ٹیک لگائے اور اوسے کے محلہ منجھلے۔ کبھی پاشنہ کے ڈھنسنے سے کوفت عظیم اور سیلان خون کا لظرف بطون غسل سے عارض ہوتا ہے اور بعد سیلان کے وہی خون اٹھین مصدمات میں بخیر اور بستہ ہو جاتا ہے اور اسرارض عظیم جسم میں اور اسقاطا غلظت اور ارتعاش متواصل اور تشنج اور ظرت پانوں کے پیدا کرتا ہے۔ اور اگر کمین و دم گرم ایسا پیدا ہو کہ بخوبی ظاہر ہو اور باہر جلد کے آسکا جھمکے آئے اور کمین تیرگی ایسی پیدا ہو جو پیلے نہ بھی ہو علامت نہایت زدی ہے اور اسکو دلالت اسی سے ہے کہ یہ دم متعفن ہو رہا ہے اور اگر دم پاشنہ پانوں کا ظاہر ہو جائے وہ نہایت مختصر ہے اور کبھی آسکا شگافہ ہوتا ہے میر ہو جاتا ہے۔ اور جب پاشنہ کا انجبار ہو اور زخمی اپنی جگہ میٹھا جاسے عینا پھر نا اسی پر زور دیکر اذیت پیدا کرتا ہے اور وہ بھی بروقت غلظت کے پیدا ہوتا ہے اور اگر ایسا جلد پاشنہ درست ہو کر مل نہ جاسے اور کس قدر کسر پائی رہے ایسا انجبار کچھ مفید ہوگا یا اُون کی اوٹھکیاں ان اگر دوت جا میں آنکے ڈھنسنے اور ترو جانے کا علاج وہی ہے جو پاشنہ کی اوٹھکیوں کا ہے اور کبھی بعض ہوشیار پجز اوٹھکیوں کو قدم کے ذریعہ سے درست کر دیتے ہیں کہ رو نہ تے رو نہ تے اوٹھکیاں اپنی جگہ پر درست میٹھا جاتی ہیں فن چھٹی کتاب چہارم سے سموں کا بیان اس فن میں ہے کہ متعالیمین پہلا مقالہ اصول اور قواعد کلیہ جو معلوم ہوں مشروہ معلوم ہیں اور اور فیصلی بیابان ان زیروں کے ملاحظہ کیے جو جوفانی زمین میں بیان خاصہ سموں مشروہ سے بچنے کا اور علاج انہیں سموں کا عام طریقہ سے جس شخص کو خوف اس بات کا ہو کہ ایسا نہ ہو کوئی اُسے ہم لکھا و سے خواہ ادا و لے اسیرو واجب ہے کہ قدمین بہت کبھی اذیت تک کی خواہ حریت غذا یا بہت شیرین خواہ جلی بویت تیز ہوگی استعمال نہ کرے سانس لے کر اکثر زہر دینے والی اسی طرف سے زہر کا ظلم اور ذائقہ چھپا دیتی ہیں اور جس گھر میں انکا اشتباہ سموں ہو جانے کا ہو وقت زیادہ و گرنے اور گشتی کے ہرگز وہ ان نہ جا میں اسلئے کہ زیادہ جھوک اور پیاس بجلی زہر کے ذائقہ اور لو کو چھپا دیتی ہے علاوہ یہ ان اگر میٹھا ہو آوی جو طعام اور شراب سے فایح ہو چکا ہے گو دمہ کئے میں اگر پہلی سے اسوقت زہر کو دھو من اور دو بائین عارض ہوتی ہیں اولی تو جو مقامات طعام اور شراب سے متعلق ہیں انہیں زہر مدفون اور پوشیدہ ہو جاتا ہے۔ دوسرے خروق و خمرہ بروقت سیر پھرنے کے سب متعلق ہوتے ہیں لہذا سموں کو گھائش نفوذ کی زمین ملتی ہے اور کبھی بعض قسم کی غذا یا ترابجہاؤں میں بھری ہوتی ہے اور ایک قسم کی تریاقیت ایسی ہوتی ہے جس سے زہر کا زہر دن علاج کے ڈوٹ جاتا ہے پھر بھی ایسے شخص پر جسے لکھا سموں ہو جائے گا وہی منظر احتیاط کے واجب کہ وقتاً فوقتاً اپنی عادت میں داخل کرے استعمال ان ادویہ کا جو واقع سموں میں جیسے مشروہ و بطوس کہ آسکا صنعت و فہ سموں میں موجب ہوگی ہے خواہ معجون ملین ازمی اسپر طرح اجیر کو ہمارا برگ خشک سارا کے میں خیزد برگ مذکور اور جو زرد و حیزد اور ٹانگ نیم کو فہ پانچ جزو اور اجیر خشک پانچ خیزد واریجی اس بارہ میں غیبی التفہذ کہ جمع سموں کی سمیت دفع کرتی ہے اور ان دو اوان کا کبھی دفع سموں میں ہی حال ہو لیکن لاج تک بخوبی دریافت نہوا کہ اور وہ ہیں یا ایک ہی۔ ایضا سموں شلغم کو جگ ڈبڑ مدور ہم ہمہراہ سلیمو خ سداب کے۔ ایضا ٹانگ بھی ایسا ہی ہے۔ اسپر طرح سموں اپنے بچاؤ کا خیال زہر سے رکھتا ہے اسے احتیاطان سب باتوں کی شخص غیر کے کہنے پانی میں فقط زہر لیکر بروقت کھانا اور شراب کی اگر کمین شکر کی مداخلت نہو دیکر بھال کر کھایا کرے اسلئے کہ اکثر خفا نہ ہو ایک حیوان سمی ہو خواہ ریتلا اور عثر شہر کھانے اور شراب میں پکھنے اور بنانے وقت گر پنا ہو اور باورچی بخیر و کو خیر نہیں ہوتی کہ وہ جانور کس وقت گرا اور اکثر ہوتا ہے

درسی جانور بعض کھانوں کی پوسے خوبس خواہ پوسے شراب کو نہایت دوست رکھتے ہیں اور وہ اگر کسی طرف جانتے ہیں اور
بھی انہیں گر کر مر جاتے ہیں مگر کھنڈور شک نہیر میں سے شراب پی جانتے ہیں اور کبھی امین کی کرتے ہیں اسی واسطے صحت و از کھان
خواہ سایہ درخت کے بیچے کی چیزیں خواہ جن مقامات پر کھاس وغیرہ زیادہ آو گئی ہر دان کے ایشیا سے پر مینر کا چاہیے۔
بیان عام سمو ہم مشروہ کا زہر کے دو صنف ہیں ایک قسم فقط منظر یعنی کیفیت کے اثر کرتی ہے دوسری صنف اپنی
صورت اور نام جو حکمان سے اثر کرتی ہے۔ پہلی قسم ذہنی ہے جو عفت پر دیا کرے جیسے اربت سمجری اور مثل اسکے خواہ شوخ
اور شوخت پیدا کرے جیسے فریون خواہ تریڈ پیش از حد پیدا کرے اور عذر ہو جیسے افیون خواہ مسالک روح میں سدہ پیدا
کر کے آمد شد نفس کی بند کر دے جیسے مر دانگ دوسری قسم جو عام جو جسمانی سے موثر ہو مثلاً پیش اور پیل جسکو لوگ ایک
قسم کا گوند بیان کرتے ہیں خواہ پیش کا گوند ہے یا قون سنبل کا یا کسی اور چیز کا اسطرح فروں سنبل اور تلخہ پلنگ بیٹھے جیتا کا پتا اور
ازین قلیل اور چیزیں ایسی ہیں جو عام اجزاء سے جو بری سے موثر ہوتے ہیں اور ایسے زہر نہایت بد اور زہون میں ایسا بغفلت
زہر کے کسی ایک ہی عضو خاص پر انکی نسبت پہنچتی ہے جیسے ذرا کچھ کہ اسکا ضرر خاص مثلاً نہر پہنچتا ہے اور بعض اقسام زہر کے
تمام بدن پر آنکا اثر پہنچتا ہے جو زہر تبیل مزاج کر کے خواہ بذریعہ تعین یا کسی عضو خاص کو مضرت پہنچا کر مملک ہو لیکن ہر
کہ اسکا اثر بخوری دیکھ کے بعد ظاہر ہو اور فوراً اثر نہ کرے علاوہ یہی کہ جو زہر عفت پر دیا کرتا ہے جسیدہ زیادہ دیر تک بدن میں
ٹھہرے روادت اسکی برہمتی جاسے گی اور قیل اسکا زیادہ ہو گا اور ایسے زہر سے نجات اور ملامت حال کی تریس ہی ہے کہ قیل
اس زہر کی خواہ جس مادے کو اس زہر سے عفت پر عارض ہوتی ہے بذریعہ تفریق وغیرہ کے کہ میں خواہ علاج بالعضد کر کے اس
زہر کے اثر کو توڑ دالین یہ بھی جانتا ضروری کہ ضرر مخدرات کا گرم مزاج میں ایک طرح سے ضعیف ہوتا ہے اور دوسری
طرح سے قوی ہوتا ہے جو اس جگہ فالتھاب ہو اسی کا حکم بھی غالب ہو گا لیکن اس ضعیف سے کہ مزاج حار قلب میں ہوا بخور
کی مقادمت کرنا یعنی زہر مخدر کا ضعیف ہو گا اور باقی نظر کہ شکر مخدر بدن حار سے اسکی تعلیقات ارواح وغیرہ کو فنا کرتی ہے اسلیے کہ
جو ہر داسے محذو رکا بارد اور قیل ہے اور روح ضعیف اور گرم ہے اور اسی قوت حرکت شرابانات کو اور آنکا جذب جو ہر قوت
حرکت القباض کے ہوتا ہے وہ بھی دواسے محذو سے زیادہ ہوتا ہے اسلیے نظر سے حضرت دواسے مخدر کی ابدان حارہ میں
شدید ہر خصوصاً صاحب خیال کیا جاسے کہ مزاج اصلی مخدر کا مفاد مزاج ابدان حارہ کے ہر شایعہ یعنی مغرت سمو حارہ کی
یعنی بہ نسبت ابدان حارہ کے ثابت ہو جاسے اسلیے کہ مزاج گرم قلب سے اثر سمو حارہ کا لغوت دفع کو دوسرا ہر
زہر کا ضعیف ہو گا اور احمکی قوت کی تحلیل ہو جانی ہے لیکن شرابین مزاج گرم میں جذب افیون قوت کر کے میں پس وہی ضرر پیدا ہو گا
جو مخدرات میں بیان ہوا اسلیے جالیوس نے کہا ہے کہ ذہن میں سے گمان میں پیش ہی خواہ کوئی اور سم قائل کسی آدمی
کو ہلاک کر دیتا ہے اور زہر ہلاک نہیں کرتی ہے اسلیے کہ زہر کا اثر قلب تک بعد مدت اور اتنے زمانہ نہ سکنے پہنچتا ہے جب خوب
بدن سے متعلق ہو جانی ہے اور وہ افعال ایسا ہوتا ہے کہ اسکے بعد سوا سے استعمال غذائی کے اور کچھ باقی نہیں رہتا ہے اور آدمی کے
بدن میں یہ استعمال قبل ازہر مولی بطرف قلب کے چاہا ہے کیونکہ اس کے مساوات وسیع میں اور حرارت اسکی شدید ہے اور اثر
کے حرکات قوی ہیں جو لغوت جذب کرتے ہیں۔ میں گستاہوں یا بھی ایک وجہ ہو سکتی ہے کہ نہایت جو در میان تو اسے قائل

جو اسے منتقلہ کسے بین اکتھایمی کی تاکر نامہ زور اور کمان سے معلوم ہوا کہ فریون نکو رائے سمیت کا پرست اس مزاج عرضیہ
مزاج عام کے جو جو این مطلق کا پید کرتی ہو نا انیکہ جب یہ دو لائبر بر قادر ہوا اور کوئی مانع اسکی تاثیر کا نہ ہو محض براہ مزاج
عام حیوانی کے انسان کی فاضل بر او را فاضل نہیوست فخرور کے جب اسکی تاثیر کا مانع پیدا ہو سو اسے مزاج کے بلکہ یہ بیخیال
بلکہ فریون فاضل مزاج فخرور کے جسم ہی ہو اور اگرچہ زور زدہ کا وہیوں نہیں ہر غذا ہر کوقب انسان تک مثل فریون کے کہتین
ہو بخجی ہر اور ملک نہیں ہوتی ہر کچھ نظر اٹانے ایک تجربہ بر بیان کیا ہو کہ بعض بو ذہبی سو رتوں نے عقوڑی عقوڑی مقدار
میش کے گمانے کی شروع کی اور اسے طرح بر صا تے بر صا تے مقدار ملک تک نویت ہو بوجائی کی لیکن چونکہ طبیعت
مادی ہوگی کسی طرح حاضر نہ ہو چکا اور حرارت اسکے استعمال پر ہوگی۔ میں کہتا ہوں کہ روقس حکیم نے بیان کیا ہے کہ
ایک لڑکی کم سن کے تھنا میں اسقدر زہری کوگری کوئی گئی اور ایسا مزاج اسکا زہر کا اثر دیا ہوا اسکے لکاب میں کے گمانے
سے حیوان ہلاک ہو جاتا تھا اور مرئی اسکے لعاب دہن کے پاس نہیں پہنچتی تھی اور عرض اس سے یہ ہو کہ یہ نو لڈی جن بادشاہ
کے پاس شب یا شہ ہوا وہ اسکے زہر سے ہلاک ہو گیا اسکے لالہ قسام سموم ہر خاص تسمہ زہر کی کبھی نظر ان حالات کے
کیا جب نا ہو جو بدن میں پیدا ہوتے ہیں متغایر میں ایک قسم کی لزع اور تقطیع اور منص سٹینے سے اور ضرور اسپدا ہوتا ہو
اور جیسے اندرونی کو کوئی شے کھائی جاتی ہو جب یہ اعراض پیدا ہوں اور بابت کرد کہ زہر اور تسمہ اور یہ حارہ و حر لغیر کے ہر جز
در مزاج اور مسک لٹنے سنگینا اور سیلاب کشتہ کا استعمال ہوا ہو۔ اگر التهاب شدید اور درد و روق کا اور بکثرت براید ہونا
پہنچنے کا اور سرخی اکھ کی اور کرب اور جیساں پیدا ہو جلد سم ہوگا کہ برہن نقطہ حرارت کا طیفہ تھا جیسے فریون اور اگر
سیات اور حذر اور سردت پیدا ہو دلالت ہوگی کہ زہر آذہیل مخدرات کے ہو اور اگر سو اسے سقوط قوت اور عرق یا در دلور
تشنی کے اور کوئی اثر ظاہر نہ ہو زہر ایسا ہوگا جو تمام جو ہر اپنے سے بدن انسان کو منفی اور منفی تسمہ تسمہ زہریں ہوگی اور کبھی
و خ سے ہی زہری شناخت کی جاتی ہو خواہ تمام بدن کی بو سے جیسے ناگوار بو ایون کی اس میں شخص کے جسم کے جو ایون کو پٹے
خواہ کسی خاص عضو کی بو سے جیسے موٹھ کی بد بو اسوقت جب کوئی بر بو زہری جاسے جیسے ارنہ بھری اور اوقو بیٹن اور
ذرات کبھی تو کے کہہ جینے سے بھی شناخت زہری ہونی چھ اسکے کہ زہر خوردہ کی تو اکثر جو زہر کو بد زہر ایک کے بتا دیتا ہو
خواہ تو کی بو سے اسکا پتالک جانا ہو۔ خواہ تو کے زہر سے اسکو سموم بیان کرے بھی شناخت کر لیتے ہیں جیسے برہن
عبد تو کرنے کے بلکہ سے دکھلائی پڑتا ہو اور اسے طرح۔ اور خون لہہ اور شہ لہہ اور اسے طرح ایون بذور اور کچھ
کے بیچانی جاتی ہو اور ارنہ بھری اور صفد زہر لہہ زہر کت علامات ردی کا چمان حیوقت سموم ہر شے
ہونی شروع ہو اور دونوں حد فہ چشم اوٹنے پٹنے لگین اور سیامی اکھ کی فاضل ہو جائے پھر اسکے بچنے کی ایسا سموم
اسے طرح اگر اکھ میں سرخ ہو جائیں اندبان باہر کل آئے اور منہں ساقط ہو جائے اور پسینا شہ صا مکتے لکے علا
زہریں ہو اور ایسے وقت میں بہت کم زہر ہوتا ہو قانون علاج زہر خوردہ کا سمومی زہر خوردہ کے علاج میں ہرگز نہ کرنی
چاہیے اور چنان تک ہو سکے بہت جلد خبر گیری کرن حیوقت دریافت ہو اسوقت منقول علاج ہونا ذہمیت زہریں بدینیں پھلنے
سے پہلے اسکا نذار ک بہت مناسب ہو۔ آب نمک گرم اور دھن کھنڈ اور دھن زیت پلا کر تو کر امین اور تو کر اسے میں برہن

کریں جس قدر ممکن ہوا بہتر ہو کہ اوہ بد مذکورہ بالا میں کیفیہ و مثبت اور لائق بھی داخل ہوا اور کبھی زیت میں مضمض اور غسل اور بھی داخل کر سکتے ہیں اور نہایت بہتر ہو کہ جو چیز بغیر منیٰ کی گرا سکتے کے کھلائی پلائی جائے اسکی مقدار کثیر ہو لیکن بہت سی غذا اور بہت سا پانی کی گرتے کے واسطے استعمال کرنا چاہیے اسلیئے کہ اگر بالفرض نہ بھی ہوگی فرسوس کا فقط کثرت محض مگر اس کا کوئی اور مشروب سے ٹوٹ جائیگا اور اس نہر پر یہ چیز میں غالب آجائیں گی اور جب فی ہر چہ کے اور جس قدر ممکن ہو اسے تو کر دیا جائے اس کے بعد بہت سا دودھ پلانا چاہیے کہ وہ بھی فرسوس کا ٹوٹ دیتا ہے اگرچہ دودھ بہنے کے فی ہر چہ سے البتہ اگرچہ شادہ و کھلم کھلم ہموار و سخن زدہ کے بھی واضح سمیت نہر کا ہونا ہر خواہ بند نہیں ہے تو اسے یا بند کر لیا اس سال کے اس کے بعد دودھ کا استعمال جو ہو چکے ہو اس کے استعمال دودھ کے استعمال سے بہتر ہے۔ القاطب علیہ السلام اور اسطیخ و کتان اور اسطیخ و شراب شیرین اور چربی پکھلائی ہوئی اسطیخ و آب خاکستر خوب انکو بھی نہایت مفید ہے اور جب ہو کہ لب کے ذرا احتیاط کریں خصوصاً اگر اعصاب اسفل کی طرف کچھ اذیت نہر کی اور تری ہوئی معلوم ہو اور اگر اسطیخ اور کبوتر خواہ شنبہ کبوتر خواہ ہو مگر زیادہ ہو لانا نہ ہو کہ اوہ تری اور سہل کا استعمال کریں اور دودھ کے پلانے سے غفلت نہ کریں اور اگر احتیاج تریاق کے پلانے کی ہو مثلاً تریاق طین و غیرہ سے بھی استعمال کریں کہ وہ اور بہت کلمہ ہوا اور غنیمت پر پہنچتی ہیں اور غنیمت صاحب ابتدا سے امر میں اسکا استعمال کیا جائے کہ نہر کو بخوبی نکال دالتی ہو نہ صرف تریاق طین و غنیمت کا حب الغار و دشتال طین و غنوم و دشتال ایسے پانچ سو سوں دودھ استعمال اور سب کو نہر میں جو کربن مقدار شربت کی مقدار ایک بندق کے لئے بقدر ہر گھنٹہ کے ایضاً حسیان زردخا سے خشک تخم نقت پری فلفل امین فلفل سیاہ و اولخل و ج ترکی انیسون تخم کرفس صحرایی فطر اسالیون اسالیون زہرہ کرمانی زہر البیج ہر واحد سے چار درجیات سنبل الطیب قلع اخضر ہر ایک سے پانچ درجیات سلجہ اٹھارہ درجی ہر واحد سے چار درجیات شند میں جو کربن کے شراب و اتا سے روزی کے ہوا استعمال کریں اگر تینا گل غنوم ہوا ہر شراب کے استعمال کریں جب بھی وہی امر پیدا ہو گا ایک قوم نے گمان کیا ہے کہ منیٰ کا فضلہ اگر فی الحال بعد کھانے نہر کے پلاوین نہر کو بڑا دیکھا لیتا ہے۔ تجملہ مشروبات کے یہی دو ہوا ہر واحد سے فرامیون حصا رہ برگ سنے نامہ دین تخم گز بند بیدستر بندق اکبر خشک سداب یہ بھی ایک دو ایسے وقت بہت محمود ہے کہ شورہ خواہ لوٹا بدو بقدر چار درجہ ملاطین اور غنیمت ہر ایک درجہ ہر ایک کے ساتھ اور اگر بعد کی گرتے کے نہایت اور سوزش پیدا ہو آب برف اور روغن گل سرد کیا ہو اہلایون اور پھر تو کر لیں اور اچھی طرح حفاظت کریں کہ صدمہ سوسنے نہ پائے اور نہ اسکی سانس و مصلیٰ خواہ قلبیہ نورس کی وجہ سے ناخفہ پانوں میں سستی نہ آئے پائے اور اس کے گرد مشورل پر یا کھین مثلاً ہندیار کھنڈ لائین خزاہ اور چیزیں کھٹ گھنٹا میں جب صورت حال بخوبی کھلیا سے اور نہر بخوبی پھیلان لیا جائے پھر علاج ایسی نہر کا کرنا لازم ہے جیسا ہر ایک کے بائیں مذکور ہوا ہے۔ واضح ہونا حقیقت حال کا دوسروں سے ہونا ہے۔ پہلی صورت یہ ہے کہ دریاقت ہو جائے کہ یہ نہر کس جنس کا ہے دوسری صورت یہ ہے کہ دریاقت ہو کہ یہ نہر کس نوع کا ہے مثال پہلی صورت کی مثلاً معلوم ہو کہ نہر از قسم مقطعات خاصہ کے ہو اسکا علاج دودھ اور کھی اور خالودہ پیلہا جو اور روغن دام اور زعفران زرد سے بنایا گیا ہوا ہے جو چیز حدت کو لاتی ہو اس سے بنا کر استعمال کریں۔ خواہ یہ یاٹ دریاقت ہو کہ یہ نہر از قسم طبعیات کے ہے تو اسوقت بہرینہ روغن کا فو اور روغن گل اور آب کبوتر وغیرہ کے کریں لیکن یہ سب دوا میں برف میں سرد کر کے استعمال کرنی چاہیے اور

افضل سے ڈیڑھ سائیکل طلب وغیرہ کا لگایا اور ہر وقت اسکو سر دیکھتے رہیں منجملہ ان چیزوں کے جو ایسے زہر کو مفید ہوتے ہیں جیسے کاکڑیا
سرگیا ہوا اور اگر احتیاج فصلی ہو تو فصل کو دل دین اور یا معلوم ہو کہ زہر از قلمتہ عذرات کے ہے سو وقت تریاقت اور دو واسطہ طبیعت
اور دو واسطہ سگ اور فاد زہر کا استعمال کریں شرابِ شالیس میل اسطرح تو مہینہ بس لسن کا بھی استعمال کریں چاہیے خواہ یہ معلوم ہو کہ زہر
جو ہر صبح کو صفر تو اسکا علاج مشرود لطیس اور تریاقت اور دو واسطہ سگ اور فاد زہر سے کرنا چاہیے اور فاد و شراب کا استعمال کریں
اور خود بطور بیض کو زیادہ استعمال کرنی چاہیے اور وہ مقام حسین رہتا ہے وہ بھی خوشبو کرنا چاہیے اور کپڑے بھی کوئی مشبوہ اور ہلکے سے بنائے
اور چھٹکین پنے درپے واقع کریں اور غم معدی کا ماش کو بھی سے اور اسکو دو تھن ہوا چھوئی جاسے اور بال کو کپڑے سے جانیں لیں اگر
قسم زہر کی بعینہ دریا ہوتے ہو جاسے پھر علاج خاص اسی کا کرنا چاہیے چنانچہ ہم تفصیل بیان کرتے ہیں۔ علامتہ یہ ہے کہ جو دو واسطہ کو
پانی چھوئی ہو یا اسی سے غرض زہر کی حدت کا فو زہر ہوا ہی اور جو ہر گھنٹہ نظر ہوتا ہے جیسے دو دو اور فاد زہر وغیرہ کہ انکا استعمال
انغراض سے کیا جاتا ہے۔ یا مراد اس دو واسطہ سے ہوتی ہے کہ جو ہر گھنٹہ نکل آئے جیسے گل آبنی وغیرہ یا غرض دو واسطہ مقابل کیفیت
زہر کا ہوتا ہے جیسے لسن کا شراب میں ملا کر پانا جیسے بچھوئے دیک مارا ہوا اور وہ مشرکہ تمام سمومہ کے واسطہ سے ہوتی اور زہر
میں جو مقابلہ زہر کا کرنی چاہیے اور اس زہر کو نکل تک نہیں پونچھے دینی نہیں جیسے تریاقت اور شرابِ لطیس اور سب قسم کے فاد زہر
جسب ہوں اور گل عوم اور تریاقت جو اس سے بنائی جاسے اور تریاقت ارضیہ اطبا کہتے ہیں کہ زہرہ دغنی اور پرک اور کھانڈ زہر کے مزہ سے بنائی
دینی میں یہ بھی کہتے ہیں کہ جب سوغرائن علاج میں عجیب النفع ہی اور دو واسطہ منظر عی۔ انجیدان اور پنج انجیدان بموزن ایک درہم شرح ازلی
دو درہم شہد میں ملا کر آب سے کھڑا استعمال کریں جو دو واسطہ سے بنائی جاتی ہے نہایت درہم مفید ہے۔ سبب تھوڑے درہم کہ اگر
شراب کے پلا میں اور فو تھج اور تھوٹھ ایشا فاقون دو درہم ہمہ شراب کے برسیاوشان اور جاززی اور تھوٹھ جاززی اور
برگ جاززی اور اسکا شور یا گوشت میں پکڑ کر پانا ایسا اور ایسا اور ایسی نلکا اسخوان خرگوش سرکہ شراب کے ہمہ جو بوزن دو دو تہ
ہو یا جنید بیہر ایک متعال اور دو دو تہ زیت اور صوم۔ ایسا کو کھرو کا پانی چھڑا ہوا تھوٹھ مخصوصا کڈرا قلعی اور جلیتہ یا طبع عیدہ اور
طبع نیسیا لیس اور تھوٹھ جسے سکینہ عجیب النفع ہے مرگب سکینہ بیج بری جنید بیہر سرپرگ نے ہر واسطہ ایک تھوٹھ متعال
وزن صحیح اجزا کا بعد ہر گھنٹہ کے رہنے کے استعمال کریں اور سب سے دو تھن ایسی ہوں گا کہ نامیہ درہم صوم میں یا غصہ مشہور ہو مفید
انکے یہ بھی کہتے ہیں کہ کوشٹ پاک کیا ہوا اور پوسٹھ الیا ہوا فو تھج تریاقت اور یہ ہو واسطہ دفع زہر کے جگلا میان صوم
چھریہ معدنیہ وغیرہ کا انیسین صوم میں سے چھریہ زنگ کی بعض آدمیوں نے حکایت کی ہے کہ چھریہ میں ایک حجر
سہی مشابہ لید کے ہوتا ہے اور وزن ایک ونگ اسی قاتل ہے اور اس پتھر کو صوم حقیقتہ میں شمار کیا ہے جو صحیح ہو ہر پنے اثر کرنے
میں جیسے مشن اور یہ بھی کہتے ہیں کہ اس پتھر کا علاج اور شش کا ایک ہے اور سب سے زیادہ فاد زہر اس حجر سہی کے علاج میں
نفع ہے جو ذیق زندہ پارہ تو اکثر آدمی بی جاتے ہیں اور کچھ خوب افسین نہیں ہے ایسی ہے کہ اسفل کبھرت بہرستو و کل آنا ہی بان
جسکے کان میں زندہ پارہ ڈالین آسے اسشدہ اور اختلاط غرض ہوتا ہے اور کبھی ذویت نفع کی ہے جو پتھی ہے اور ایک لونی
شدید اسی جانب محسوس ہوتی ہے اور شترہ کویت صرغ اور سکتہ کی ہے جو پتھی ہے ایسی ہے کہ جو ہر داغ اسکی برویت سے ذویت پاتا
ہو اور اسکا ہلنا اور پھیلنا اور پھر پیدا کرنا یہ سب امور موجب ایذا سے داغ ہوتے ہیں اور کوشٹ پارہ کا فو زہر یعنی متعالیہ البتہ ردی ہے

اور ضروری کہ قطعاً پیرا کرنا ہو اور اس سے اسرار میں مشابہ آن اعراض شارب مرنگ کے پیدا ہونے میں جیسے منفع و زحمید کی اسما
کی اور ذی الام اور نفس زبان اور نفس معدہ اور اسکے بہ پرورم پیدا ہوتا ہے اور پیناب بندہ ہوتا ہے جو علاج بہت تندرہ علاج
بعد تنقبہ کے خواہ جو تہذیب قائم مقام تنقبہ کے ہو یہی کہ ایسی دو امین ملائین جیسے مردن میں درم شارب میں بخا کر خواہ اور حاصل
دفعہ ذکر کے القیامہ اور غسل سے یقین ملا کر ختمہ کر لین بعد از ان علاج صحیح اسکا کار لین اور ختمہ ہی با رعایت تقویت قلب کے
اور دیگر مشرک سے کرنا چاہیے۔ اگر بارہ کان میں عیورہ یا ہو چاہیے کہ ایک ہاون پر کھڑا کر لین وادی طرف کو گردن چمکا کر لین اور سرنگ
اسکا اسی جانب کج کر لین جو باں تک ممکن ہو خصوصاً اگر اسی طرف کے ہاتھ میں کوئی وزنی چیز لیکر جھکے اور بھی فائدہ اخراج
کا زیادہ ہوگا اسبطل اگر اسی جانب سچو لاجھو لائین جب بھی نفع میں ہوگا اور جو بارہ زیادہ اندر ک طرف چلانا گیا ہو اور سے کی ملانی
کے ڈالنے سے کیقہ رلیٹ کر نکلتا ہو پھر وہ لوگو یا سامنے رکھا ہو اور اسکے اخراج میں چند ان وقت نہ چاہیے اسلئے کیا
جب او ساقریب ہو اور یا قریب نہ ہو مگر اس مقام کے قریب ہو جہاں تک سلائی وغیرہ جاسکتی ہو اس سے حاجت بطرف گوگرد
اور ایک ہاون پر کھڑے ہونے کی نہیں ہوتی اور اگر اس سے زیادہ دور ہو پھر اس وقت سلائی وغیرہ کا داخل کرنا کچھ مفید نہیں
ہوتا مشرک اور سیرادہ رصاص جو شخص مردانگ کھائے اسکا بدن سوخ جاتا ہے اور زمان اسکی عبادی ہو جاتی ہے
پیناب پامانہ اسکا نید ہو جاتا ہے اور کبھی برازیل نہیں ہوتا ملا کر یا تڑا دست آتے ہیں اور اسکے معدہ میں ایک گہرائی پیدا ہوتی
ہے اور اسکا ملانی پیدا ہوتے ہی تا نیکہ اگر کن رہ معائے مستقیم کا یا کھڑک لٹا ہے اور نیت سچ اسکا ہی ہو پختی ہو اور اور اعتنا میں نفع اور
بہر چری پیدا ہوتی ہے اور اسکے شکم میں ایک گولاسا سخت مثل تمہر کے اوندھ آتا ہے رنگ اسکا رصاصی ہو جاتا ہے اور اس میں
مکلی پیدا ہوتی ہے اور کبھی شقاق کی نوبت ہوتی ہے اور کبھی اسکے بعد اعراض ابلوس کے پیدا ہوتے ہیں اور تمام بدن کا رنگ
مثل سرب کے ہو جاتا ہے۔ اور یہی خرابی اور درجالی برادہ رصاص کے کھانے سے پیدا ہوتی ہے جو علاج اسکا یہ ہے کہ ہست
جلد علاج مشرک سے ابتدا کر لین مثلاً تنقبہ ایسی دو اذن سے کر لین جو قوت تفتیح کی رکھتی ہوں جیسے طبع تخم کرکس اور
انجو اور شہت اور پورہ ازمنی اور واجب ہو کہ سرور لین درم ہمارا شرب کے ملائین خواہ سہل رومی ہمارا پخال جنگلی جو تہذیب
میں داخل کر کے ملائین کہ علاج بالذائع نفع ہو خواہ استنبدین رومی اور زون فاجم کرکس اور فلنل خصوصاً لینے تہذیب ہمارا شرب کے
اور یہ سب دو امین بھی ہمارا شرب کے خواہ پوزن ایک درم ہمارا نصف درم فلنل لیکر خوب ملائین تاکہ خوب بنجاسے اس میں
سے پوزن چھ قیراط ملائین خواہ متونیا کو مارا غسل میں ملائین غذا اسکی جو ہمیشہ کھانے کے لائق ہو وہی شوربے جو گوشت
بچہ گو سفند سے بنجاسے چاہئین۔ علامت اسکی لچھی ہو جانے کی یہ ہے کہ کطیب میں انفلقا پیدا ہوا اور زمین جا رہے اور
بول کا ادار ہونے لگے۔ تھلا صد یہ ہے کہ او یہ مقہ اور جو دو امین پسینا لانے والی ہیں خواہ ادار کرنے والی ہیں خواہ
میں او زمین کی ضرورت ہو اسقید ارج لینے سپیدہ اسکے لینے سے زبان سپید ہو جاتی ہے اور اعتنا میں استرخا پیدا
ہو تا ہے اور کھانسی شدت آتی ہے اور کبھی دم لینے نہیں دیتی عقل اسکی خبط ہو جاتی ہے بدن سرد ہو جاتا ہے اور دلغ بھی
سرد ہو جاتا ہے غشی اسپر طاری ہوتی ہے کبھی اسکے حلق میں بھنسا سترہ محسوس ہوتا ہے اور اسکے لعاب لینے کو سے اور با
میں خشونت پیدا ہوتی ہے اور خشکی آجاتی ہے اور پیٹ میں شرد اسندہ میں سدرع مؤخہ میں درد شرا سیف

میں نمود اور اس میں تکی پیدا ہوتی ہو اور کبھی آہنا سے خنایک نمک نوبت پر دیکھتی ہو اور نام بدن کا رنگ سبید ہو جائتا ہو اور
یشتاب سیاہ خواہ سرخ مثل خون کے آتا ہو علاج مثل علاج ترکہ کہ ہے اور رتھوینا کو مسارہ السلسل میں اور مدرات بول
میں ملا کر لینا اور وقت بھی کرین اور کسی وقت سوئے نہ دین اور اسکے ذکر سے میں روح اتھوان اور دروغن ہوسن اور دروغن جنس
در اصل ہوتا ہے اور کسی دو امین میں آجما ہوا اور آب سرخ جو درخت وردار سے پکتا ہے۔ ایضا اسکو مل کر کھانا اور کھانا بھی مفید ہے اور
اسکے اوپر شیرہ انگوڑا پانا جاسیے جس میں لینے سنگ آنک کے کھانے سے بھی وہی کیفیت عارض ہوتی ہے جو سفیدہ کے
استعمال سے پیدا ہوتی ہے۔ لیکن خنایک اسکے استعمال سے زیادہ پیدا ہوتا ہے لہذا واجب ہے کہ علاج اسنیداج اور علاج
نظر کا بہت حلیہ کرین بعد ازان لعابات لزج کا استعمال کرین تاکہ خشونت طلق کی زائل ہو جائے اور یہ لعابات لینے میں کے
استعمال میں لینیں اور حریر ہا سے نرم کھلائیں اور رتھوینا وغیرہ کے مسمل کی حاجت ہوتی ہے اور خندہ یا زوسمل کا استعمال کیا
جاتا ہے۔ اور اگر امعا میں خراش پیدا ہو حاکم محلہ خراش امعا کا کرین اس زہر کے علاج میں ایک دیکھی دو اندک اور ہر کو کھا کر
اطراف گرم لینے انگوڑی کھنی حلیہ کریم اور حاشا کے استعمال کرین شکر گف اور سنگ گھیا ان دونوں سے وہی اعراض
پیدا ہوتے ہیں جو اعراض زہرین مقول کے استعمال سے پیدا ہوتے ہیں لیکن شکلیا سے کبھی اسامال بھی عارض ہوتا ہے اور
یہ علامت خاص ہو شکلیا کی علاج لینے وہی علاج ہو جو زہرین مقول کا علاج ہو اسکے بعد حریر ہا مرغن اور زخم لیکھا استعمال
کرنا چاہیے زنگار کے کھانے اور پینے سے مخص شدہ اور حلق میں لزع قومی پیدا ہوتا ہے اور احشامین تقطیع اور زخمی عارض
ہوتی ہے اور قروح بھی پیدا ہوتے ہیں علاج اسکا وہی ہے جو زہر کا علاج ہے اور زہر نخل علاج ہم آئندہ ذکر ہے میں برادبا میں
اور خبثت الحیدر اسکے کھانے سے وجع شدید شکم میں اور خشکی مریخ میں اور سوزشیں پیدا ہوتی ہے اور دروسر
کی شدت ہوتی ہے علاج پہلے درد مدکو ہمراہ اس چیز کے جو توتک مسمل ہو پلائیں اسکے بعد کبھی اومسک پلائیں تاکہ ان
اعراض میں سکون پیدا ہو اور بعد از روغن گل اور روغن بنفشہ اور روغن خلات سرکہ ملا کر اسکے سروں پر پچکایا کرین کبھی
ایسے مریض کو متناطیس پیکہ پاتے ہیں تاکہ اجزا متفرق نہ ہوں اسکے بوجہ جذب متناطیس کے پکیا ہو جائیں اور بعد ازان
سہلالت کا استعمال کرتے ہیں اور کبھی متناطیس پوزن ایک درہم کے ہر روز پلاتے ہیں اور اسکے بعد حریر ہا کا
استعمال کرین لینے شوریا سے روغن دار فریق ہمراہ روغن گاو کے استعمال کرین تاکہ اسامال پیدا ہو شطیکہ معدہ
سے شہجہ اور آتا ہو اور اگر ابھی امعا تک نہیں ہو پنا پنا ہو زہر لیدہ تو کے اسے دفع کر لینے شہر طیکہ ابھی معدہ میں ہو۔
سرتال اور جو نا جو مخص ان میں سے کسی ایک کو کھا جائے اسکے اعراض اور ہیں اور اگر دونوں کو کھا کر کے کھا جائے اور
اسکی کیفیت یہ ہے کہ مخص اور قروح امعا سے عارض ہوگا اور اگر زہر نخل معدہ لینے ہرتالی اور زائی ہوتی کھائے اسکا مضر
تزیب شکلیا کے ہوتا ہے اور کبھی کھانے سے زیادہ ازیت وہ پیدا ہوتی ہے اور جو مخص تقطیع جو تاکو کھائے اسکے مریض میں خشکی
در و معدہ اور جس بول اور روانگی شکم خون کے دست سے عارض ہوگی اور خود چونا اسکی پشیمان میں براند ہوگا اور کبھی پرد
اطراف بھی عارض ہوگا اور غشی بھی عارض ہوگی اور کبھی زبان پر خشکی پیدا ہوگی اور خنایک بھی عارض ہوگا علاج جو مخص
تیز رفتہ مسجرام وقت اور حال مریض کے واجب ہو اسے کرنا چاہیے اسکے بعد آب گرم اور حلیہ پاکر زہر نخل سے متقیہ کرین

بہداتان طبعی حکم کسان اور بولہ بولہ جو اجموع یہ دونوں اور عصارہ ملوکیہ ہزارہ شد کے پلاٹین اور ہمیشہ وہ دوا اور لعابات اور لزوجات اور سو ماتہ اور شور یا سے کچی سینے جس شور بے کو چربی سے بچا یا ہر حضور متاخری کے ہمارے پلاٹین اور اگر کھانسی پیدا ہوئی ہو نیز یہ حیات اور علاج نورہ کے اسکی تدبیر کریں ایضا ڈگری اور حتمہ کرنا اور چکنا کرنا اعتقاد سے اندر دنی کا اور دین سے نیرم کرکنا چاہیے اور اسکا علاج قریب ہو ہر مال کے علاج کے ایک ہی دوا اور بارہ میں نعیش اطیب نے کھی ہو۔ بولہ کمار اور گنڈا پو بعد دو دوائی کے آب گرم میں پلاٹین آب صابون کا حمال قریب ہو جو نہ اور ہر مال کے حال سے اور علاج بھی کسان ہر تراج اور شرب لینے سرخ اور سپید ہو چکر کی کے کمانے سے کھانسی رشہ یا کا اسدہ بچان ہوتا ہو کہ نوبت سن کی پہنچتی ہو علاج اسکا شیر مادہ تر کا پلانا اور کھن اور شکر کا استعمال کرنا اور شربت زرد و غیرہ کا استعمال کرنا ہنما روختہ ٹھنڈا پانی پینا آب سرد ہنما روختہ پینے سے خواہ لید جام کے یا بعد علاج کے ٹھنڈا پانی پینا نوبت سے تراج اور حدوت استسنا سے امین نہیں ہوتا ہر علاج اسکا دوا الکر کم اور دوا الملک فخرہ سے کرنا چاہیے اور کھی تھما شربت خاص کا پینا کافی ہوتا ہو میان کھی سموں ہا تہ کا جو نہ ہر اقسام نباتات کے ہیں غلابہ کے پیش بھی جو اور یہ زہر بدترین سموں ہر اسکے کھانا دلس کے دونوں ہونٹھ سو ج جائے ہن اور زمان میں بھی ورم پیدا ہوتا ہو اور انکھین سب ہونی جانی ہیں اور پنے ہلے دوا اور غشی عارض ہوتی ہو اور دونوں ساقین پادن کی بیکار ہو جانی ہیں۔ جب اس حال کو ہو چکے تھما شربت پلان حالی پر لیل ہوگی۔ اور کوئی شخص لید اس حال کے بچ بھی جانا ہو پھر وق اور سل میں ضرور گرفتار ہو کر خلاص پاتا ہو اور ان دونوں مرض میں سے ایک نہ ایک آسے ضرور لاحق ہوتا ہو۔ اور کھی فقط پیش کی پوسٹھنے سے صرخ غلابہ ہوتی ہو۔ اور پیش کا بعد پینے شیر میں تیر کو بچا ہے ہن وہ تیر جس کے دین فوراً بوجہ سمیت کے قتل کرنا ہو علاج لینے بہت حید آسے ڈگری جاسے طبعی تخم شکر سے حید از ان حصیر الکر ہمارہ روغن گاؤ کے تھوڑے تھوڑے مقدار کے لید پلاٹین اسطرح طبعی قشور بلوط عمارہ شراب کے اسکے لید اصلی علاج اسکا فادہ ہر دوا اور دوا المسک اور چدر اور بوجا ہے جو کھاس ہمارہ پیش کے پیدا ہوتی ہو اور وہی اسکی تریاق ہو (فیبارک اللہ احسن العین) اور تریاق کبیر کا استعمال کریں کہ وہ بھی ایک حد معین پر مقید ہوتی ہو بہت عمدہ اسکے علاج میں یہ ہو کہ شکر کا استعمال کریں ہمراہ تراشہ فادہ تر کے خواہ وقت دار ایک دہرم دوا المسک اور ایک فیراط مسکی۔ نعیش لوگ گمان کرتے ہیں کہ بچ کر اسی پیش کا فادہ ہر دوا اور پنے فادہ ہر میں سب پیش کے علاج میں بکار آمد ہیں اور عمدہ ہیں حضور صاودہ فادہ ہر چہرہ شایہ سرخ ہو چکر کی کے ہو اور اس پر خلط اور ڈور سے مثل خلط مرنگ کسے ہو سکے ہیں۔ ایک حیوان جس کا نام فادۃ العیش ہو اور فارسی میں اسے پیش موش کہتے ہیں وہ بھی اسکے مزاج کے ضد ہو اور پیش کئے اثر کہ باطل کرنا ہو اگر اس حیوان کے کسی عضو کو خواہ کوئی ڈھی اس کے جسم کی کھلائی جائے فوراً پیش کا باطل ہو جاتا ہو قرون اسدین اسکی ماہیت میں اختلاف ہو بعض کہتے ہیں کہ سنگیا ہی ہو لینے پیش کی جزو شخص اس زہر کو کھائے اس پر علامات سرسام کے ظاہر ہونگے اور زبان سیاہ ہو جائے گی اور اسکے نائزہ سے خون قطرہ قطرہ نیکے کا علاج پیلے علاج مشرک تو کا کرنا چاہیے اسطر جبر کہ آج اور روغن گل بنگوم ملا کر اور امین قبیل بھی دوا مشرک ہو کہ ایک متبادل فوراً ایک ادقیہ کلاب میں مھل کر پلاٹین لعاب

کے قریب ایک چھینٹی تھی نہ پریدہ مشہور ہوا کہ نور اور مندل انھیں پڑا ہوا اور سویت قلعہ ترش کا اور سویت شیر مراد یہ فٹ سے بہت
 دن میں یہ تاجا بستیا اور عمارت اور ترش کا بھی پڑا جا سے قونیوں اس دوا کو میں نہیں بھیجا تاکہ ہوں اور میں دجو سے گمان یہیسا
 ہو کہ شایہ پیش کے شایہ جو اور جہ فعات اور اعراض قراض اس دوا کے استعمال سے عارض ہوتے ہیں جو جب اللہ علیہ السلام جو
 سنس اسکو پیشہ خواہ کھانے میں استعمال کرے لہذا اس کے شکم میں اور خلی اور غشی اور زوی سب جہرہ کی تسمیہ ہونا پڑتی ہے اور غشی
 سالنہ پڑا اور بدن کا بھوننا ہونا اور سن ہو جانا اور استمناہ عقل یہا ہونا جو علیہ کرانی سر کے ارتقیں میں جو جاتی ہے اور منقطع ہو جاتی ہے
 اور پیشہ مند ما کلکتا بہت جو اور تختا اور یہ بعضی پیدہ اجونی حرلیہ اسکے مر جانا ہر ضلع ج مثل علاج میں کہ ہے بیان جید اور وہیہ
 کا جو کہ ہم میں تمیلنا اور دوسرے قونیوں جو اسکے استعمال سے کرب شدید یاد سوزش ماض ہوتی ہے اور لہذا شکم اور خلی
 تر حق ہوتی ہے اور کسی ذالی شکم کی باقراب رف ہوتی ہے۔ واجب ہو کہ پیلے کر لائیں بعد ازان نہر یہ احتیاط کریں اسکے بعد اچوت
 اور اس کے ذاب سا ملائیں بعد ازان جو علاج قون سیں کا نہ کوہ ہو چکا جو ہی استعمال کریں اور غذائیں اب انہی بخوش ماو ذاب
 اس سے بخوش پرائکتا کریں اور وہاں شراب کا بھی استعمال ضرور علیہ بیان یہ توقعات یہ سات میں شہا بہن اور وہیہ مفروضہ
 کے اور خضر صدائیں شیرم اور لبین البشر اور لبین لاصع اور ان نہر ناک دودھوں سے لہذا اور اسمال مفروضہ ایسا عارض ہونا
 جو جیساکہ قونیوں سے عارض ہوتا ہے لہذا واجب ہو کہ اتنی قوت سعی شدت اور دو تن زرد او گھن سے تو ذالی جائے اور جو خضر
 نرض استعمال کے پیدا ہوا ہے جیسے اسمال خون یا لوال الدم اسکا علاج جیسا او پر معلوم ہو چکا ہے کہ جیسے لہذا چاہیے لیکن علیہ بیان
 بہن کر لبین سہ ہر وزن دودھم کے قائل ہو جانا ہے اور علاج اسکا یہ ہو کہ استقامت اسے اور لبین شہر میں در ہم
 کے مقدار ہر قائل اور ہلک ہونا جو اور دودن کے بعد ملاک عارض ہونا ہے۔ علیہ یادہ پارہ ہو جانا ہے علاج اسکا بھی مثل علاج
 لبین شہر کے ہے جو مقوم تیسہ دودھم اسکا استعمال قریب ہو اور لینیات اور احوال اسکے پیسے سے وہی ماض ہوتے ہیں
 جو اور نہ کوہ ہونے واجب ہو کہ اسکی تمکیت منع ملائیں تو ذالی جاسے اور سویت قلعہ اور وہیہ اور وہیہ سماق سے
 ماو ز لیون اور شا قالیون اسکی مقدار بھی دودھم قائل ہو اور استعمال کے بعد اور اسمال مفروضہ عارض ہونا ہے جیسا
 رنگ ماو ز یون کو سالنا ڈون کتے ہیں اسکی سمیت زیادہ ہوا اور اسکے استعمال سے لہذا شدیدہ آہستہ سین ا اور
 اور تمام بدن میں اور نہ غرض اور کچلی اسکے دیدہ یعنی اور زیدی عارض ہوتی ہے لہذا اسکے کرا زکی نوبت پہنچتی ہے اور آوا
 نہ ہو جاتی ہے علاج لایہ ہو کہ شدیدہ مانہ دو ہر ملائیں اور دو تن زرد بھی متوا تر چلانی جائیں اور حلاب کا بھی استعمال کیا
 کریں تاکہ فساد اسکا رطوبت جو جاسے اور جب اندا اور دوسوازی زیادہ ہوتی تاق اور ضرور لیبوس دودہ واہ الطین لغوہم کا استعمال
 کریں جو جب طبیعت ٹھہر جائے اسکے بعد کچھین اور کاسنی چند روز تک ملائے رہیں تاکہ سب سے فرج جانا رہے وہی کی مقدار
 اکثر آوی اور وہ اب سب کو قتل کرنی ہے اور غموزی مقدار ذالی لینے کہ کثیر کے کرب شدیدہ اور انتفاخ شکم اور سوزش معلوم پیدا کرنی ہے اور زنج
 کثیر کا کہ خشک ہے اور زنج اور قطع ہو جس پاجیمیں کہ نہ کا درخت پیدا ہوا نہایت ردی ہونا ہے اور اگر کوئی بانی دوستیاب نہو
 لاجا ہے اسی کو بعد لقلہ اور بھی جن میں ملائے کے استعمال کریں علاج واجب ہو کہ طبع علیہ اور غموزی کو غموزی میں چکائیں تاکہ
 مانہ عجیب ہو اور غموزی خشک اور غموزی خشک اور اسکا جہ مانہ سمیت کا ترش ہے اور اگر خشک ہو اور غموزی خشک اور حلاب سے

اور یہ انکھیں بند ہوں اور ان سب دو اذان کے پہلے چٹائی کی چیزیں اور لزویات جیسا کہ اوپر لکھا ہے ہر صبح صبح اور استعمال میں ملانی یا بٹھین اور انکے بعد جھنڈے کا استعمال ضرور ہو گا اور جھلاؤ بن کر کتے میں اسکے استعمال سے شکر اور حلق میں قطع اور التهاب اور امراض عارض ہوتے ہیں اور شیر لعین احضا مصل ہو جاتے ہیں اور بعد ازاں کہ کبیر درست ہوں تو بخور بیکار ہی ہو جائیں و سواس پیدا ہوتا ہے اسلئے کہ سوسے کا اسرازی ہو یا نایو۔ جھلاؤ بن کی مقدار قابل دو مقدار کا وزن ہو اور کبھی بعض آدمی کو منجھر خاصیت کے منجھرنین ہوتا ہے خصوصاً اگر ہوا چوز کے کھانا جاسے اور میں سے کچھ خود ایک شخص کو کھانا ہو کہ وہ ہوا چوز کے نامی مقدار جھلاؤ بن کی کھنکر کھانا تاکہ بہت زیادہ تھی اور کھیا اسکے خوف اور پروانہ تھی علاج روغن بادام اور روغن کھنڈ اور روغن زرد اور شیر تازہ اور دوسوا سے از قسم شوربا کے اور از بن قیل سب چیزیں جنھیں لذت میں سکون اور سوسے سے کے درد اور سوزش اور کھلی میں کھی پیدا ہوسکے بعد گاسے کا وہی برف میں سرد کر کے اور روغن مغربہ بھی سوسے یا ہوا اور آب جو اور آب سے ڈرا کہ یہ سب سرد کیے ہوئے استعمال میں لائیں اور برف سے سرد کیا۔ پہلانی امین تھائی اور سرد کا علاج مخصوص ہوا ہے اسکا بھی کر بن سبھی مال اور یہ کے جن سے اسکا علاج کیا تاکہ وہ اسسور اور جواسکا فوڑم ہو کھینچ چیکو بند ہی میں ٹومری کتے بن ہو جیتی اور حدت کے ہلاک کر دینی ہی علاج اسکا بلادر کے علاج سے کیساں ہوا اور اذان سے اسکی حضرت بخنچی رخ ہو جاتی ہی سدا ب سردی لینے جنگلی تھی چشمن اسے کھانے اسکی انکھوں میں چھوٹے لینے ساری انکھ کا اپنی جگہ سے ہٹ جانا عارض ہوتا ہے اور سوزش اور التهاب شدہ پیدا ہوتا ہے علاج اسکا یہ ہے کہ لینے کی گرائین آب گرم سے اور زیت سے بعد ازاں منل کر کے علاج کر بن خواہ اور جو سومو منل کر کے لینے اور کھانا علاج کر بن سا فیسا سدا ب گوی گا گونہ کھی اسکا فرہ منل باد روچ کے ہونا ہی خراج اسکا گرم ہو چشمن کھانے اسکے بول و برازد و بول نہ ہو جاتے ہیں اور زبان سوج جاتی ہے اور قراقر اور نفع اور حلق میں سوزش اور دردہ میں اور جو بول میں اور سردی موعہ کی پیدا ہوتی ہے اور کھی پوجہ بھی حدت کے عام بدن میں ہی اور جھتی ہے۔ اور اکثر نوبت غشی اور حضرت نفس کی پوجہ ہی علاج یہ ہے کہ پھلے بہت جلد ہی کرائی جاسے اور اسکے بعد روغن نہ اور دو دعدا و کھنڈ اور آب جو پہلایین اور دو روغن گل اور شیر تازہ سے غوغرہ کر بن اور کھینچیں اور لال انستین ایک دو ایچھی الطب کی منل فادزیر کے مشہور ہے واسطے سافینا کے ستم اسکا اور علق الیلم اور اصل محروت اور طبع شہر ہے۔ ایضا خندید سترخ سر کہ گرم کے خواہ ہوا مشد کے سببے خیال ہے کہ شاید ہا اثر اسلین بانجا صیت ہوا ہو جہ سے کہ بدن سے اسکے زہر کو زہر تھیل رخ کئی ہے اور قیاس طہا ہر تو مقتضی اسی کا ہے کہ زہر سے علاج کرنا چاہیے اور تبریدی اولی ہے جھلمتک اسکے اسرا منل اسرا منل کتہ من اور شیرین امیش اور اسود کے ہیں اور وہی علاج بھی ہے جو خرق کا علاج ہے وہ عیسی سے اسمار عظیم عارض ہوتا ہے علاج یہ ہے کہ گرائین اور اسہال کے زہر کتے کی تدبیر کراتے وقت دودہ اور مکھن بابا ہلاکتہ زہرین اور اور اسہال کے روکتے میں رعایت بحال سم ضرور ہو اور کھی اسکی سمیت کی ضرور اور اسہال بولینا اور خنڈ یا قوکانی ہو جانا ہی کندش اور خرق پیدا اور عطیت اور عکھارہ تھا، انجسار اور سوسن کی ایک قسم اور دی اور عیشار لقیون سیاہ کندش لینے چکھانی سے مثل بے انداز پیدا ہوتی ہے اور کھی اسکی و خند سے

اختناق ہی پیدا ہوتا ہے اور یہی حال غرضتیا کا ہے اور غرق سے بھی متعلق اور دوسری چیزیں ایسی ہیں جو یا تو جمع ہوجانے یا جو کہ
اسکا دفع ہونا دشوار ہوتا ہے بلکہ اختناق اس مادہ کے وجہ سے عارض ہوتا ہے اور کئی اسماء بھی پیدا ہوجانے اور یہ سب
اعراض آدمی پر غشی پیدا کرتے ہیں اور سقوط قوت اور غرق سرد اور شیخ واقع ہوتا ہے اور غرضتیا خیرین پیدا اور غرضتیا
سیاہ اور یہ دونوں تاثیر ہیں لیکن بین جالیئوس کہتا ہے غرضتیا کی حسہ غرقین کھائی ہوا ابتدا میں غرضتیا اور مساوت
اور وضیت ہوتی ہے اور رطوبت میں بھی زیادتی ہوتی ہے اسلئے کہ حرارت غریزی مادہ کے نتیجے گھٹتی ہوتی ہے یعنی یہ مادہ کثرت
ہو دوائے مذکور سے متاثر ہوا ہے اور دفعہ دوا کا اثر اس تک پہنچتا ہے اور درہم طبیعت اسکے دفع پر فائدہ مستعمل نہیں
ہے۔ بجز جب کسی خود بخود عارض ہوتی ہے اسوقت تب میں اختناق ایسا پیدا ہوتا ہے کہ اسکا نظام اور سلسلہ کیسوی کچھ باقی
میں رہتا ہے اسلئے کہ ادرونی قوت مادہ کے نتیجے دینی ہوتی ہے اور جب بغض میں اختناق اور اسند سے حال شروع ہوتا ہے۔
اسوقت بغض کا حال چھا ہونے لگتا ہے اور کثرت میں کثرت کا لفظ صحیح حال کے نزدیک ہی آتی شروع ہوجانے اور شیخ واقع
ہو بغض میں صفت اور اختناق زائد پیدا ہوجاگا اور اگر اختناق کھو گیا تو غرضتیا عارض ہوگا اور رطوبت بھی لاحق ہوگا اسلئے کہ عارض
غریزی کھجا ہوا ہوگا اور کئی بغض میں حریت بوجہ رطوبت کے پیدا ہونے غرقین کثرت کو بھی متاثر کرتی ہے علاج واجب ہو کہ
جلد غرقین کے نکالنے کی تدبیر بذریعہ وغیرہ کے کرن خواہ اسکے نزدیک نہ پہنچے کی طرف اور تنے کی تدبیر کرن بذریعہ جنتہ فور کے
مستقیم غرضتیا وغیرہ سے اسکے بعد اسکے اختناق کا علاج ویسا کریجے یا فطر میں کھائی ہوا اور اگر جود بخود قائم ہوئی ہو اسلئے
میں جود بخود اور مت ہی وہاں پلاٹین پلاٹین اسکے آب نیکوم سے ہمہ دین لیا اسکے دو حصے ہی پلاٹین اور پھر دو بار دوا
اور اگر شیخ عارض ہو دود اور خون درد پلاٹین اور اسکے بدن کے چار منہ برائش غیر وطنی ملین کی کرن اور آب زن
مستقل کی مدامت رکھیں اور جو علاج شیخ کا جو ایسی سے علاج کرن جزیق سیاہ کے کھانے سے اسماء شدید اور
اختناق عارض ہوتا ہے اور دود ہم جو غرضتیا اسکے استعمال کر سے شیخ پیدا کر کے مملک ہوگی اور پینے بلاکت سے خفان اور
سینہ زبانی اور زبان کو کاٹ کاٹ کر زخمی کرنا اور دوا کا بہت سی پینے در پینے اور شیخ عارض ہوجاگا اور بعد اذان ملین کو
شیخ کے آثار عارضی ہو کر غرضتیا پیدا ہوتا ہے جو جزیق سیاہ کا علاج مذہب قوت سمیت کی ادویہ معلوم سے کرن مثلاً فصتین کثرت
کے جملہ پلاٹین خواہ زہرہ اور امون اور حیدرہ شکر اور پینل ہوزن لیکر مجموع سے فریب دود ہم کے استعمال کرن ہمہ دوا
شراب اور معاس شیخ پر پینے شکر کے رکھیں خواہ اور شیخ کی سینک جو دم اور فنج کو یا شان کردی ہو اسکے بعد پینے تازہ اور
ترجمہ و شکر اور شیخ زرد تازہ کے کھلائین اور شیخ دار شورہ بہ شکر اور شراب شیرین حسین پانی کی آمیزش زیادہ
ہو۔ اگر اسکے استعمال سے ذہب شیخ کی پونجی ہو دومی تدبیر کرن جو غرقین امین کے علاج میں مذکور ہو چکی اور جب باطل
بسمال عارض ہو آب سرد میں شجائین اور زکوب قابضہ اور ادویہ حاسبہ کا استعمال کرن جو مردانہ فنج مہرب گرم دانہ
جو اگر دود ہم امین سے کھائی جاسے خارش اور دم پیدا ہوتا ہے اور جزیق سیاہ واقع ہوتی ہے علاج اسکے مصل علاج قرون
کے جود آدمی ایک دانہ جو سیاہ ہوتا ہے اگر زیادہ مقدار اسکی کھائی جائے مملک ہوتی ہے علاج اسکے یہ کہ اگر امین اور
سلطت ادویہ کا استعمال کرن اور دود و صا و کھائی کی چیزیں بچھین بیان بلا اسکے استعمال کرن بھلی ریختی اور

اس کی کشتہ بین جس کی مٹی میں کستور و ہیت باقی نوا اور خوب پختہ کر تیل اسکا نکال لیا ہو آئین سمیت آجانی مرد و رسم قائل ہو جاتی ہو اور اسکا علاج مشترک عماجات سے کیا جانا ہو چید سید سنز کو جب کسی طعام میں ڈال کر دو مہت کرن اسکے کھانے سے مراض سرد سام خار کے عارض ہوتے مع ذبح کے اور ایک ہی روز خواہ دو دن میں قتل کرنا ہی خوب صحت جو قسم سیاہ اور یا پونواہ اخیر السی ہو کہ سیاہی مائل ہو عللاج یہ ہو کہ پیٹے کی گریشن آب شبت اور قویج اور سپستان سے شہد ملا کر اوپر تیرہ انگور اسکے عید جو صفت مثل حمض اترج اور ربوب قابضہ اور نرشی جو فواک سے طیار کی جاملے اور سرد کہ شراب بنا اور مادہ گا و گاد ہی عصارہ قفاح اور شہر مادہ خرناسیت مفید ہی عنصل بیرومی کے استعمال سے بلکہ عمدہ قسم کی کبکرت استعمال سے بھی فترج امعا اور ان رنگوں کا فترج حل کر کے لینے جگر کی حید اول اور نہرین کھلا ستمین پیدا ہوتا ہو اور اس سے پہلے مخص اور لقیح عارض ہونی ہو غللاج جب یہ عوارض پیدا ہوں جو ض کیا مواد دودہ بارہ ما سے آہن جو گرم کر کے دو دو مین ڈالے ہوں ہمراہ زردی ہینہ کے جو سرد مین او باقی ہو اور سفوف بزور ہمراہ مقلیا تا وغیرہ کے خائق الترمب اور خائق التمر انمین سے جو کوئی کسی قدر استعمال کر سے تنگ مین غفوفت اور لہماۃ اور مرئی مین بھی پیدا ہو کبکرت پیدا ہوتا ہو اور قتیہہ ربوب بھی مزہ ہوتا ہو اور خشکی ہمراہ ورم کے پیدا ہوتی ہو اور اسکے موٹہ سے سجاد رخانی اور خٹا جو انجم کار مین زبان اسکی بستہ ہو جاتی ہو اور صدغین مین اختلاج پیدا ہو کر اسکے لیدر عشاء اترج اور زہری رنگ کی اور اختتام پیدا ہونا ہو اور اسکے ساتھ زہر شکم مین اور کثرت ریاح کی بھی ہوتی ہو اور خائق التمر کے استعمال کرنے سے دل سے کوسر اور فطرت لیدر پیدا ہوتی ہو حیوقت ارادہ کو تھکے لکڑے ہونے کا کر سے اور دو دن انکو مین رکویت بھی بھر جاتی ہو اور سینہ مین نزل پیدا ہوتا ہو۔ خائق التمر زمین ہر قلد جو ملک روم مین واقع ہو پیدا ہوتی ہو اور بھی حسب مقامات مین لوگتی ہو زہر مین تلخ اور کر یہ الراسخہ ہوتی ہو۔ عللاج بہت جلدی کر لانی چاہیے انمین جنہرہ سے جو معلوم مین اسکے لیدر قنہ کرین اسکے لیدر پیش سمتری اور فراسیون اور سداب اور افششین اور شیخ ازہنی کے ہمراہ شراب اور لکافیسو بھی شراب مین ملا کر خواہ روغن لبان بقدر زہرہ درہم کے شراب مین ملا کر اور شراب ہترو می جو صمیم لوٹا خواہ چائے یا سونا بچھا یا ہوا و زہریش المجدید خود بھی نہایت مہتہ چیز ہو اور انکھ لینے پیریاہ مضموا افقہ بارہ کھٹکا اور مین اور بچہ گا د کا بھی عمدہ ہو اسکے لیدر روغن شوربہ آزاد و درخت کا پتہ ہیا تم کو قتل کرنا ہو اور لکڑی اس درخت کی بھی کچی مہلک ہوتی ہو۔ عللاج اسکا قویب ہو علاج کثیر کے اور مشترک علاج سے علاج کرنا چاہیے قشر آرز لینے دھان کی بیوی بنا بر قول واصل الطبار کے جو شخص دھان کی بیوی کا استعمال کرے فوراً اسکو درد فم عہدہ مین اور مرم زبان مین اور دو ہی زبان مین لاحق ہوتا ہو لیدر ان درد بڑھتے بڑھتے مری اور اسکے معدہ تک پہنچتا ہو اور اسعاب مین بھی درد پیدا ہوتا ہو اور تمام بدن مین التهاب عارض ہوتا ہو دھان کی بیوی کو سوم کے اقسام مین فومائے شمار کیا ہو عللاج اسکا لینہ مثل علاج ذرا ورج کے جو اور جسین زیت سے اسکا علاج کرین واجب ہو کہ آسمین سفر میل کو نچھپتے کیا ہو نیزہ اخیرہ نمر و رنگن کو کتے ہین اسکے استعمال سے وہی اعراض پیدا ہوتے ہین جو عنصل کے استعمال سے پیدا ہوتے ہین ایف کھن کھنسی بھی مفید عارض ہوتی ہو۔ علاج اسکا عنصل کا علاج ہی لیکن اسکی کھانسی کا لینتا تا دو ویسے علاج

یہ پانی ہے جیسے شربت غنیمت ہے کہ خواہ اور دو این کھاسی کی پوٹین ہین تری بدکی شہر زبون تر و اور سیاہی کے استعمال سے وہی اعراض پیدا ہوتے ہیں جو خرق اسود اور غاریقون سیاہ کے استعمال سے پیدا ہوتے ہیں اور طبع بھی وہی کرتا جیسے جو اسکا علاج ہو اور خاص علاج تری کا یہ ہو کہ روغن بادام حریہ حیر عیلا یا جاسے اور شترک علاج وہی ہے جو سب کا کھانگا اور بین الیٹانے کما ہو کہ روغن گل کی مقدار کثیر سے کرانی جاسے تو در تینوں کی غنیمت کو ہم نے تین پیمانہ نام اور علاج اسکا شترک سیمات کا علاج کرنا چاہیے اور سبگہ گمان ہو کہ یہ اوویہ مادہ سے ہو اور شاید کہ مادہ وہی ہو اٹلیا گتے ہیں کہ اس دو اسکے استعمال سے اختلاط عقل اور تمدن میان ناک مرض ہوتا ہو کہ ہو تھو میں بھی اس قسم کا تمدن پیدا ہوتا ہو کما ایک حالت مشابہ ہستے والے کے ہونے کے ہوجاتی ہو اور اسبواسٹے زبان یونانی میں فہرہ المتل ہو کہ اس شخص کی ہنسی ایسی ہو جیسے تو در تینوں کھانے والے کی ہوتی ہو علاج اسکا بھی شترک ہو اور یقین کی راستے ہو کہ سبب ذکر کریں اس کے بعد سے شہد پلاٹین اور دو وہ کا بیٹا اور تمام بدن میں تیل لگانا اور ادیان سخنے کی مالش کرانی اور آہر ماری کا استعمال اور دو لک اور دو یہ واقعہ شش غنیمت کا استعمال کرنا یہ سب علاج اسکے مفید ہیں طو شیون اس دو کو بھی میں تین پیمانہ ہوں اور اسب طرح اسکا علاج بھی میں نہیں جانتا ہوں۔ گئیے فریٹ سے ایسا معلوم ہوتا ہو کہ یہی لودہ ہے میں سے ہوا اور یہی احتمال ہو کہ مادہ میں سے تھو بعض اٹلیا گتے ہیں کہ اس سے نغمونی پیا ہونی ہو جو تمدن زبان میں اور جنون اور وسواس اور سقوط جنس بھی عارض ہوتے ہیں لیو پ زنجبیل کے احوال قریب قریب اغنیل حوال کے ہیں جو عقل اور انجیر میں مذکور ہوئے ہیں اور علاج بھی وہی ہو خصوصاً اور یہ ذبا کہ پیسے رب لگوا اور ریاسل وین علاج وغیرہ اور کھانسی سے متلی پیدا ہونی ہو اور غشی اور کرب بھی عارض ہوتے ہیں اور یہ سب مثل جوڑ کے ہاتھائی کی کھلی اور ماربل اور بادام کے میں ہمارو تھو خالص شہر آب کا پینا اکثر نماز میں تیر شہر آب خاص سے پیسے سے خفاق اور دو و چند قسم کے اور کتابت پیدا ہوتا ہو خصوصاً لریڈ ریاضت اور تھب کے اور اس سے زیادہ ایداکر شہر آب غلیظ اور شہر میں ہوا حق ہوتی ہو کہ علاج یہ ہو کہ بڑو لریڈ کے استعمال کرین خصوصاً اگر قصد واجب ہو چکی ہو نیز علامات وجوب قصد کے اور کرانی بہت عمدہ علاج ہو اگر باستانی ہو سکے بعد از ان تیرہ مزاج کی آب سرد اور قنقار بار اور ماہ الرائب ترش سے لو آب فواکہ اور اقوام کا فو وغیرہ سے کرین شہد پرا نا تھو اچھین سمیت الٹی ہو اور اکثر لڈا رلیٹا کی طرف سے یہ شہد لگتے ہیں سکی یو ایسی تیر ہوتی ہو جسکے سونگھنے سے چھینکین آتے ہوتی ہیں اس شہد کے کھانے سے بھی اعراض مہلک پیدا ہوتے ہیں حاصل کے کھانے سے پیدا ہوتے ہیں خواہ اڈنگن کے کھانے سے اور سونگھنے سے حلیہ اور حیث پٹ غشی طاری ہوتا ہو۔ اور تمدن اسپینہ برآمد ہوتا ہو۔ شہد کی ایک اوہ بھی قسم ہو ہیبت ہری اسکا حال اعراض اور علاج میں مثل شوکران کے ہو حلیج سداب اور ماہی کلین کا کھانا اور شہر آب جی کا نام اومالی ہو پلانا جاہیے اور کھلائی جائیں اور کرانی جائیں جب تک ممکن ہو ذوق موزیک اصلی کو گتے ہیں جو اسکا استعمال کرے اسکے شک میں قرا قرا اور رتھو بدون دست آتے کہ اور بدون دو اسکے پیدا ہوگا علاج پیسے واجب ہو کہ پانی اور شہد پلا کر اگر کلین اور حقتہ لین سے متعلق کرین اور اگر قسٹین کو مبراہ شہر آب کثیر اور کھین کے پلاٹین وہ بھی ناف ہو اور خاص ایسے شخص کی دوای ہو کہ فیض جو جیرہ استعمال کرے۔

ایسا سنبھل اور جذبہ ستر اور ملے... فیض اور سکہ اور ایک گرم سے نکلیہ کہ تین چھلی میان او ویہ سیمتہ بارہ ہوجو شامات
کی قسم میں ہیں جو شخص ایفون کھائے اس کے بدن میں خندا اور سرودت پیدا ہوتی ہواور وہ کھینے کھلی پیدا ہوتی ہے اور کھلی کھانے
کے ایفون کی پواسی جگہ سے آتی ہواور وہ راد اور کچی اور خلعت بعد اور کچی خلق اور سانس میں کوجامی اور اطراف میں تری اور
جو چیز میں زردی اور چہرے پر بھی زردی اور سویت ایسی جو اقلین محسوس ہوتی ہواور سیات لینے چٹکی اور زبان کی کھنکی
انکھوں کا اندر کھپرت فرورفتہ ہونا ان سیات اسرار کے بعد کراؤ کہ جس سے ٹوکرافتہ ہوجائے اور پسینہ سرد کھلتا ہے وغیرہ میں ستر
تی ہوجاتا ہے پوجھلا اسباب اسکے مقبول ہونے کے خون کا غلیظ ہوجانا کہ پھر خون روان نہیں رہتا ہواور روح کی تیر بیکرتا
ہواور آلات نفس میں تشنج پیدا کرتی ہوجمقدر شربت چمکلا ہواور وہ دم کی ہواور وہ دم کے اندر مٹکاتی ہوجسکو صاگر شراب
میں ڈالکر پلاٹین اثر اسکا زیادہ ہوتا ہواور ان ایفون شراب کی اتنی زیادہ ہوجو کہ معاہدات اسکے سمیت کی کرے اس وقت
زیادہ اثر ہوتا ہواور ایوان حارہ میں بھی اسکی صفت زیادہ ہوتی ہواستلئے کہ مضادات اور مخالفت اس زہر کی بدن گرم سے زیادہ
ہواور لغوی بھی اسی بدن میں زیادہ ہوتا ہے چنانچہ نصل ہم نے قانون عام میں بیان کویا کہ علیحدہ وہی قوانین شربت کوجو بار بار
مذکور ہوجکے اسکے علاج میں مستعمل ہونے کے تغیر بھی کیا جاسکتا اور وہ خون پلاکرا بھی کر لیں گے اور دیگر مانی اور ٹکس اور لورہ اثری
وغیرہ سے فرکرائی جائے اسکے بعد پھین پلاکرا اور سید بھی پلاٹین اور قوی حقہ سے امان کرین پھلا اوویہ خاصہ کے سیمین
اور فسٹین کا استعمال ہواستلئے کہ شراب میں ملاکر اور خلعت اس زہر کا تریاق ہواستلئے کہ وہی خاصہ کے
اور ہواور سرک اور سکین کے بھی اور اسطرح جذبہ ستر اور نفلس ہواور جزوی عینہ بھی ایسے سموم کواستکار طریقہ مخصوص
ترکیب سے دینے میں خلعت اور اہیل اور حید پر ستر اور فٹل سموزن لیکر شد میں ملاکر سموزن طیار کرین۔ مقدار شربت
ایک فیڈ سے لیکر ایک چوزہ تک ہواور کتر اسکی سمیت سے یہ بہات اسطرح حاصل ہوتی ہوجو کہ لیکر متعال خلعت میں درہم
کریجانی میں ملاکر استعمال کریں اور شراب کنبھی اسکے واسطے عجیب الفع ہوجسکو اگر قوی کرجانی کہتے ہوجاسے او پانی کی آئینہ
کی زیادہ متعل ہواور اسپین کس قدر داریج بھی شریک ہوجو بھی تریاق کبیر اور شہرنا اور شرود و بطوس کوشراب کے ہمراہ استعمال
کرے سے بڑھ کر کوئی دوا نہیں ہوجو۔ واجب ہواور اس سموم کا دماغ چھینک کے ذریعہ سے ہلایا جاسے اور کھچکنی کا ناس خواہ
اور اوویہ مطہر کا استعمال کیا جاسے کہ علاج ہی اسباب سمیت کے ذریعہ کرنے کے واسطے نہایت عمدہ ہواور ایان سموم کے
موتینہ وغیرہ سے اور کھپیر سے جاملین اور کبھی وقت موندنے نہ پائے اور بدن میں اسکے ذریعہ ہائے گرم کی مائش کجائے جیسے
روغن تصطا اور روغن سموزن اور سنگاٹے میں جذبہ ستر اور شنگ کواقتبار کرین اور آٹن گرم میں پھلاٹین تاکہ تشنج سے امان
حاصل ہواور شدت جارتش کی نونہ پائے اور غذا میں شویاٹے روغن دار اور مضر سخوان اور اقسام شوم کے اختیار کریں
چوز مائل کومندی میں دھورہ کھتے میں اسکے کھانے سے دواور اور سرخی و دون انکھوں میں اور خشاہہ لینے انکھوں میں پردہ سا
پڑجاتا ہواور سکون میں مستی اور سیات لینے چٹکی پیدا ہوتی ہواور ایک متعال وزن دھورہ کا مملک اور قائل ہوجو کہ ایک ہون میں
بھی قتل کرتا ہوجسکو صا ہندی دھورہ کاسموزن سمیت زیادہ ہوتی ہواور قتل سے پہلے سرد پسینہ ٹھنڈی سانس عارض
ہوتی ہواور ایک متعال سے کم مثلاً صفت درہم اباس سے بھی کم لفظ سیات اور سکہ پیدا کرتا ہواور سوائے صفت اور

نامتوان آدمیوں کے اوتو یا کو ہلاک نہیں کرتا یہ علاج اعظم علاج بھی ہو کہ بذریعہ نظرون اور بانی کے ڈکراٹمن تربیاتی جنویہ
 کار و فن زرد پیر اور شراب بمقدار کثیر پیمرا غفلت اور عاقبت قریح اور کرب الفار اور دار میتھی اور حیدر سید سنکے بھی اسکی سمیت سے
 نجات دہی جو اور اطراف کو آب گرم میں رکھتا اور تمام بدن کو بذریعہ کپڑے اور روئی کے سینک کر گرم کرنا اور توہین روئی
 بان اور وسط سے کرتی اور تا مکان خوب دوڑایا جاسے اور پوری ریاضت کرنی جاسے اور بعد دوڑائے اور ریاضت کے
 غذا یا سے چرب اور شراب شیرین کا استعمال کرے اور صبح علاج انید کا استعمال کرے یہ صبح صبح نفاح کو کھتے ہیں اور یہ پیر
 بھی دہی یا اسکے اخرا من اور دھتورہ کے یکساں میں اور ایک حالت مثل کیشرس کے اور بجلی کرنا اور وہ صبح سینے کو پی پیدا
 ہوتی ہے جو خشک اسکے زیادہ سمیت رکھتے ہیں اور دانہ اسکے بھی قریب جھلکون کے سمیت میں ہیں اور جرم اسکا بھی کبھی
 کبھی انڈیا کرتا یہ علاج اسکا دھتورہ اور انڈین کے علاج سے قریب ہے اور واجب ہے افسنتین کہ شراب میں ملا کر
 پلائیں البتہ غفلت حیدر سید ستر سداب خردل کو استعمال کریں اور سرکے بھی ایسے لگوں کو نافع ہے اور صبح محرومین کو قوت
 استعمال مخدرات کے نافع ہے اور جینیک پیدا کرنے کی تدبیر بھی یہ ضروری ہے اور عین دو دنوں سے جو دھتورہ کے باب میں بھی
 لگی ہیں اور زنت اور دوران بھی ہوتی ہے تاکہ میں پیو پچائیں اور اسکے سردن پر سرکے شراب اور روغن گل لگانا اور
 اتنی بہت نہ پائیں کہ سو جائیں بلکہ اگر سید اسے خواہ انگہ پیدا ہو بال کو اوکھیرا کثیر کثیر اور متدین کیے جائیں اور جینیک
 لانے کی تدبیر اور انھوں کی جڑوں کو چھانکے ذریعہ سے بیداری اور تیر طاری کرتے ہیں درو قنیسون یہ بھی دو ااز
 قسم خدرات کے ہے اور طبیعت بھنگ کی رکھتی ہے اور سرکے پیدا کرنے پر پہلے پہل اس سے متنی اور جکی اور منصف پینے
 شروٹا پیدا ہوتا ہے اور ایک حالت مثل ایلاوس کے پیدا ہوتی ہے اور بھی فی الوم بھی عار میں ہوتی ہے اور اسہمال
 نونی بھی پیدا ہوتا ہے اور انجام کار میں غشی بھی پیدا ہوتی ہے اور سبات عارض ہو کر موت واقع ہوتی ہے اور جسمیان
 چرتے اور ساتویں دن کے لیکن موت سے پہلے دونوں ہاتھوں میں خدر پینے سن پیدا ہوتا ہے علاج اسکا مشرک ہے
 سینے اور خدرات اسکا ایسا اسکا بھی علاج ہے جو بیٹنگ جو شخص بھنگ کا استعمال کرے اسکے اعضا میل ستر خا
 اور زبان میں ورس اور منہ سے کھٹکتا ہے انھیں دونوں سرخ ہو جاتی ہیں اور دار اور پردہ انھوں میں پڑ جاتا ہے اور
 سینے نفس پیدا ہوتا ہے کلاہ سے ہو جاتے ہیں بدن میں جلی اور سوڑے میں اور سرکے اور اختلاط مصل غافلہ ہو تا ہے کبھی
 شبیب بلب شمر کی آواز بھی لگاتے ہیں اور گاتے میں کبھی گوسے کی بولی پلستے میں کبھی گھوڑوں کی طرح ہیں مہانتے ہیں
 کبھی گوسے اور شتر مرغ کی آواز لگاتے ہیں اور کبھی بکری چرانے والے کی آواز خواہ تراغ اور ناکہ کی آواز لگاتے ہیں۔
 علاج بہت حلیہ پائی اور شداد شدید زیادہ گوارا دینے پڑا شکر کو پسند بھی ہے اور شدد کے بلکہ بلکہ خود بدون شدد کے اور نہ خواہ
 اور جب صندیر شراب میں جویش دے کر تازہ زیت کے پلائیں اور نور سنویر کا استعمال کریں۔ البتہ طبع اکھیر اور طبع شراب شیرین بمقدار
 کثیر البتہ بصل شوی پینے پڑا یعنی اور تخم قریب اور خردل اور عروت اور تخم اوجن اور جودہ اور تیر اور حویب ہو اسکا بھی استعمال
 کریں جس سے غفلت کا فائدہ ہوتا ہے اور پیرا ز اور لسن اور مولی اور اسکے بیج کا بھی استعمال مفید ہے۔ یہ بھی شروڈ پیوس اور
 تربیاتی کثیر اور تربیاتی انیوں سے نفاق مفید ہے انیوں خوردہ کے علاج میں مذکور ہو چکا ہے اور نئے پیرا

نور بالانصین ہیں اور اگر آناعلاقت خاص اسکے ہی متعلقہ ان سے استعمال سے خنائق اور ہر د اطراف اور قد و شہید اور جیسے
سائیں عسقی ہر اور نشا و بعد ایسا کہ مطلق دکھائی نہیں دیتا ہر اور تکمیل بھی باطنی ہوئی ہر اور ہر د اطراف پیدا ہوتا ہو اسکے بعد
تشیخ اور خنائق پیدا ہو کر قیل کو تہا ہر علاج پہلے خنقبہ کا استعمال کریں اور ڈگرین استعمال پیدا کریں اور عسقی قوا عد
پر جیسا بیان ہوا تھا آپا ہر شروع معالج ہر وقتہ سے کریں اسکے بعد شراب خالص بخوروی شہور می گنڈہ گنڈہ بھر کے
پیدا ہوں کہ یہ علاج نفع عظیم دیتا ہر اسکے بعد ہر مادہ گا اور آفتستین کا استعمال اور نقل ہر ماہ شراب کے بھی اور ایسی طرح بنیدیتے
اور شہاب اور پور وینا اور ہنک اور ررق غار اور جب الغار اور رب منب بھی مفید ہر اور تریاق انیون جو ابھی مذکور ہو چکا ہر
بھی بہت مفید ہر اور تخم اور انگن اور انجیدان قر و مانا میعہ یہ سب چیزیں شراب کے اور طینیق دست ہر سے تو ہر اور ڈگرین
ہر اور دودھ کے نانہ ہر اور اجب ہر اور کڈ اسکے لطن اور معدہ ہر ہر مادہ آرد گندم اور شراب کالیپ کریں بلکہ سے
مخدر اور رومی ایک قسم خاص کی کو ہر اسکے استعمال سے تیرگی رنگ کی اور خشکی زبان اور سکی اور خونی و جمید
بہت ساخن ہر اور فزنت الدم اور اسمال سبھی اور مخاطی عارض ہوتا ہر اور منبر کا مہر ایسا ہو جاتا ہر جیسے
دودھ کا مہر علاج آنکا ہر علاج خاص ہر اور شیر مادہ خرمی بلانا چاہیے ہر اور شہد کے اور شیر گوسپند
ایسا حلیت ہر اور انیون کے اصداف ہر سے سپیان جمع اساسی نافع ہیں اور سیتہ مرغ خنقبہ کے کھلانا اور ہوا و اسٹخ
کا استعمال بھی نافع ہر کشتیر تارہ جب کوئی شخص کشتیر تازہ دہا جا سے اور قریب نصف رطل کے کھا جا سے خواہ آب
کشتیر تازہ وقتہ ہی جا سے اور قریب چار اوہ کے نوبت ہو سچہ اسکے پینے سے سدا اور دارا ورا ورا ورا ورا ورا ورا ورا
سوت اور سہا اور ایک حالت مثل حالت سکر کے اور بید زبانی اور خوش بھی مثل مست کہے پیدا ہوتی ہر اور د عسقی کی پو بھی
اسکے ہر وقتہ سے آتی ہر علاج واجب ہر کہ پہلے ڈگرین خصوصاً روعن سوسن اور زیت سے خصوصاً روعن شہد
کہ اسمین کسی قدر بوق ملا ہر اور زردی بیضہ ہر ہر شہد ہر اور نقل کے اور شور با سے مرغ فریہ جمین تک زیادہ پڑا ہر
اور مرغ سیاہ بھی پڑی ہو اور آفتستین اور دار چینی اور نقل شراب میں ملا کر بھی اٹکو مفید ہر اور آب شور اور مہر اس سے
بڑھ کر کوئی علاج نہیں ہر ہر قوطونا اسبقول کو کہتے اسکی دو تہین ہنک چھوٹی اور بڑی بہت سا اسبقول کھانے سے
بھی متوسط قوت اور سقوت فیض اور ہر دت سار سے بدن میں عارض ہوتی ہر اور عظم ارضیق نفس اور قد و اور خلق اور خلا
ع صفت کے اور عسقی اسکے بعد پیدا ہوتی ہر علاج اسکا مکش علاج کشتیر تازہ کہ ہر قطر اور کماہ چور ہر دار ہر قطر ہر کماہ
کی ایک قسم ہر اور کماہ کو ہندی گھی کہتے ہیں یہ دونوں چیزیں بھی سہی چون فطر کی مغز نظر گندم اور جنس کے اس
طرح ہر ہر کہ بعض اقسام اسکے قتال اور مسلک ہیں اور بعض اقسام قتال نہیں اور نیز گنرت مقدار کے بھی
مغز پیدا ہوتی ہر اور قسم رومی ہر جو کسی ایسے مقام شہور میں پیدا ہو جیسا ان کی آب و ہوا اور خاص
کی خوبی معلوم ہو بلکہ جب وہ پیدا ہو کسی بڑی اور شراب بلکہ میں پیدا ہو جیسے ہوا م اور گزندہ حشرات کے
سوراجون کے قریب یا آن اشجار کے پاس چکی کیفیات رومی غالب ہوں سیاہ قسم خواہ سیاہ جو طاؤد ہر
اور ہر ہر یہ سب رومی ہیں اسکے استعمال سے دھج اور مرق نفس اور نفع شکر اور معدہ اور خواہی اور مرق و زردی رنگ کی

تھوڑا زہ آدب شکم اور مغز مغز اور قشر پر ہاورد غشی اور عرق بارہ پیدا ہوتا ہے اس کے بعد ملاکت ماض ہوتی ہے جو عست علاج
دوہرہ معلوم سے ڈرا کرانی جائے خصوصاً متاخرہ تربہ ہمراہ بلوق کے اس کے بعد کھتر شرخ المکور ساتھ کبجین کے استعمال
کرین اور کتری لینے امرود اس نہر کا تریاق ہے خصوصاً ہارگ کتری بری کھٹینے چکی امرود کی بی اور مری بھی اسکی تریاق ہے اور ایضاً
واجب ہے کہ کوبہ تریاق کے سری قطعی بخوری بلانی جائے اور بلوق اور نقل بھی اسکا تریاق ہے اور خیال کیو تریاق اگر کبجین
ملا کر ملائی جائے اور بلوق ملا کر اور تک ہندی اور عصیر فوہج تھرا کبجین اور بلوق کے ایتھون مانے گرم پیسے
سجھون غدا فی اور بچوں کوئی اور شراب کسہ جوئی ہو اور زراہ نذا دستہ جادو سیر اور دردی شراب او خردل اور حروف العظا
فشنین اور معصر حلی اور دو دن کا کسح اور طبع انجیر میں سفید ہے واجب ہے کہ کبجین زہر شراب سمیت کے اسی طبع سے پیسے
میں سہام اور منیہ اور منیہ ایک شہریو السعیر دم میں ڈنان کے تربہ زہر میں پیسے ہوئے ہوئے نہیں اس کے تیر کے غنی
یا بھی ملاح مناسب ہے کہ اسی حکم لکھا جائے۔ حکم نے لکھا ہے کہ فوراً تھوڑا بلانا چاہیے پس بھی اسکا علاج ہے لیکن اطباء
لکھا ہے کہ کبجی نپو لا دست اور اوچھ سے پاک اور صاف کر کے نمک سود کرین اور بریان کر کے ہمراہ دو معقل شراب
کے استعمال کرین پیسے ایک تجربہ کار سے معلوم ہوا ہے کہ آدی کار بھی اس زہر کا تریاق ہے ہر مقالہ و دستہ ہر ماسوم
حیوانی کے میان میں حیوانات نہ ہر دارگی چند قسمن میں کسی کا گوشت زہر دار ہے اور تمام بدن اسکا کبیا ہے لیکن
ہو اور کسی حیوان کا کوئی حصہ خاص سم ہے اور کسی حیوان کے بدن کی ایک زطویرت خاص میں سمیت
ہوتی ہے میران تینوں کی دو دو میں ہین کوئی نظر اپنے جوہر کے سمیت رکھتا ہے جیسے خرے ہوئے گوشت کے جڑوں
کا گوشت اور کسی کی سمیت پوجہ عارضہ کے ہوتی ہے جیسے نمک بارہ اور شہا سے معلوم ہونے کیاب ابر میں خراب ہوا
یا ڈھانک کر رکھا ہو کہ آسین سٹرا ہن آجائے اور دو دو معدہ میں بہ ہوجائے لیکن حیوانات کے خاص
اعضائے سم قائل ہین اور یہ اثر آجک جوہری ہو اور عارضی ہین ہر آنگی سال جیب چھبکی اور ذرا زنج اور مینٹک
اور آرنج بھری اور ضرور ان ایک جانور پر تک کر گٹ کے نگین ہوتا ہے اور بعض لوگ کہتے ہین کہ متناہ سو مار کے
اور دوسری قسم سبکی سمیت عارضی ہوتی ہے جیسے نمک بارہ اور شہا سے معلوم ہوا ہے اور زنج کا بیان نیز اور مثال ہوئے ہیں
اسکا استعمال سے نفس اور اوچھ میں درد مٹا دے یہ کہ درد فمعدہ سے پڑو تک پھینا ہوا ہوتا ہے اور روک اور گرد سے اور
شراب سمیت کے قویب بھی درد ہوتا ہے اور مٹانہ میں فقرح ایسا ہوتا ہے کہ درد اور مٹانہ و نصیب میں نرم پیدا کرنا ہے
اور یہ و اور اسکے گرد کے مقامات بھی سمجھ جاتے ہین اور اس درد میں التباب شدید ہوتا ہے میناب کا خطرہ معلوم ہوا
ہے اور وقت اور ٹوکرا ہوتا ہے اور جب میناب کر کے کارا ہو کہ تہی پو تو دراد رواری پر مینن ہوتا ہے اور یا تو خون کا میناب
کرنا ہے اور گوشت کے ٹکڑے چھوڑے چھوڑے میناب کی کٹوت سے کرتے ہین اور کرتے وقت بارہا سے گوشت
خواہ خون کے میناب کرتے وقت درد شدید ہوتا ہے ہونا ہے یعنی باوجود اس ایذا کے اسمال بھی اور غشی اور اشتقاق عقل
بھی عارض ہوتا ہے اور کرتے ہونے کے بعد گہرا ہوتا ہے اور غشی پیدا ہونے کے بعد میناب ہوا ہے اکثر ایذا اس جانور کے کہ میناب
ہوتی ہے اور وقت میں ایسے شخص کے فطران اور وقت کا مٹا ہوا ہے اور زیادہ نصیب ایسے حیوانات کی آسی زہر میں

ہوتی جو جب غلظت شہری ہو اور کثرت ہو لینے عیادوں کا مہینہ شروع ہو اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ اسکے بعد اور زخمیوں میں بھی مسکے یا وہ
 دینی جو علاج پہلے کی گئی چاہیے اور حقہ کا استعمال بدستور نہ کر ساقی اور اوہ یعنی اور نہ پختی اور وہ میں نظر وں کا داخل کرنا ضروری
 ہے چنانچہ شائدہ اخیر کا بھی شریک ہو مالا زرم ہو اور کر لکھنے میں خیالی تدارک ضرور کرنا چاہیے۔ اگر مناسب ہو تو غریب نفاقت مناسبت کے
 سند بھی لکھیں دینی چاہیے بعد از ان مگر سرگرد دو دو دو پکر لعیاب اسپنول اور آب خرفہ اور کھن بمقدار کثیر کھلائیں اور استعمال
 حقہ کا ایسے وقت آب سید اور خطمی اور سہیدہ پینہ مرغ اور نمک کن سہہ کر لیں تو وہ آب چو اور چاول کی پیچھا اور جو شائدہ
 علیہ اور جو شائدہ خندروس شہنے جو ارکا استعمال کریں اور شوربا سے چرب ناک روغن بادام اور چربی مرغابی اور زردی سفیدہ پخت
 اور روغن زرد اور شند اور جلاب اور دین بادام اور تریخ البقر عدہ ہو۔ ماوا غسل اور جب منور کر لیں اور دس بارہ پختیہ چو چربی مرغابی کھلا کر
 شرب العسل جو صوب مدہ وال کر جو سن و جیسے پخت خربزہ پخت جیاری مفید ہے اور دس پختیہ پختیہ شربت تفتشہ کے بعض اہل کھائے
 کہ دین سفر محل اسکا تریاق ہو اور روغن سوسن بھی اور اسطرح طین شاموس اور شرب رومانی سے استعمال پیدا کرنا بھی ایسے چو چربی
 نافع ہوتا ہے۔ اور اور تازہ پروغن گل شکانا واجب ہے مگر پچکار ہی کے ذریعہ سے جائز نہیں بلکہ کسی تو بار یک اور نرم کے ذریعہ
 سے شکانا چاہیے۔ اور بائین کا شکر استعمال کریں اور شرب کھری جو شخص اسکا استعمال کرے اسے شقی النفس اور پشواری
 سانس آتی ہے اور شری چشم اور کھلی کھانسی اور نفث دم سردیوں اور بولوں الدم خواہ بول پر رنگ تفتشہ اور در دمعدہ اور ذی فراط
 ہر در رنگ یا خون کی اور ہر زمان اور کرب اور در دایا جس سے پختی زیادہ ہو اور ایتھا جاسے یہ سب اعراض پیدا ہوتے ہیں
 اور جب اسقدر در دین کی ہو کہ ایتھا موقت ہو جائے وہی وقت اسکی صحت اور نجات کا چو اور شری جملی کا شرا ایسے پختیہ
 یا ما ہو اور در کار میں بھی ایسی ہی ہوتی ہے اور ٹیکنی لیے ہوئے اکثر شخص سرنے سے بچ جاتا ہے ہر مرض سل میں مبتلا ہونا ہی علاج
 شری کو پسند کا پلانہ بہت نافع ہے اور شہادہ حرجی اسطرح اور شری زبان چو لیسان سے لایا جائے اور تھما سے ترمانہ چو چربی اور خطمی
 کے اور پکا پوست اوٹا کر اور شوربا سرطان ہر کجا خاص کر کے کہ کسی کے کھانے پر قدرت اسکو ہوتی ہے اور باقی مایعت اور پختیہ
 کو نہیں کھاسکتا ہے اور صفیہ بریان چو تازہ ہو خواہ اسکا خون اور خرد وں پختیہ اسے ناگوار معلوم نہیں دینی ہے اس میں کسیفہ کھانا ہو۔ اور
 چو سے پختیہ پختیہ جو گرم اور تازہ ہو اور خون مرغابی گرم اور تازہ اور بول انسان بہت دون کا رکھا ہوا اور پختیہ پختیہ پختیہ
 اٹھ ابو لوس جہراہ شرب کے یا نظر ان کے بمقدار نہ کر لائی جائے خواہ لبطر طلا کے استعمال کیجاسے اور پختیہ پختیہ
 شرب میں ملا کر جب دو سولان پختیہ اسٹرائن کا آجاسے اور کسیقدر سکون پختیہ میں پیدا ہوا سو وقت خونی سیاہ اور
 سفید یا اور غار لیون اور رب السوس اور کثیر لیکر گولی بنا لیں۔ مقدار شربت ایک درم خواہ اس سے
 کسیقدر زیادہ بہرہ جلاب کے استعمال کریں علامت صحت کی ہے جو کہ کھلی کے پختیہ سے اوچین پڑے بلکہ اس میں سے
 کسیقدر کھائے اور اگر مرض سل میں مبتلا ہو اسکا علاج خاص کرنا چاہیے پختیہ پختیہ اور گرگٹ کا پختیہ کا گوشت زہاقل
 پختیہ شرب میں پختیہ پختیہ اور پاش پاش ہو جانی ہے وہ شرب بھی زہر جو جانی چو اور جو اس شرب کو پختیہ پختیہ
 دین غذا و مہمت شدت کے ساتھ پختیہ پختیہ پختیہ پختیہ پختیہ پختیہ پختیہ پختیہ پختیہ پختیہ پختیہ پختیہ
 کہ بعض لوگوں کا یہ لیان کہ ایک گھنٹے میں قتل کرنا ہے اور ہم قریب ہو کہ اسکا ذکر ہے۔ اگاتہ کہیں گے بعض لوگوں نے کھائی

کہ یہ جانور حیوانیت پر کیا ہے اور اسکا طبع اب حمام میں چڑھ کر کہیں جو شخص آس پانی میں غسل کرے بدن اسکا سبز ہو جائیگا اور بہت
لحم سبزی باقی رہیگی لہذا ان رفتہ رفتہ اپنی حالت اسکی پروردگار کی شقیق مجھے نہیں ہر علاج و طبی علاج
ہر اور جس طرح ذرا سے کلا علاج اور بند کر دیا اسطرح اسکا علاج بھی کرنا چاہیے جرد و ن ایک قسم اس جانور کی سالانہ
یعنی ہر اور آسمین ایک تشابہ بنظر بصیرت کے ہر اور جو اسکے مشابہ ہو وہ قتل ہو جو شخص اسکا گوشت کھائے اسکی زبان میں
ورم اور کھلی اور درد سر اور سوزش اور خشاہ و چشم عارض ہوتا ہے اور علاج یہ ہے کہ گنجا اور شروب نغلی اور شکر ہماہرہ روغن گاو کے استعمال
کر میں واجب ہے شیدہ تازہ ملائین اور روغن سے تریج کر میں اور اسکا مہ کرنا ہے سالانہ سرد اس کے کھانے سے کیا ہوتا
ہے جو کھریہ جانور از قسم جانوران گنزدہ کے ہر اسکا ذکر ہم کسی مقام میں کرینگے جہاں کاٹنے کا بیان ہوگا اس سے بھی اوجاع
شدیدہ عمدہ میں اور ورم مثل استسقا کے شکم میں اور گنزاہ را احتیاس لول عارض ہوتا ہے اور ایک اور شخص نے کہا ہے کہ اسکا
نام اٹیوس آٹوی وغیرہ ہے اسکا استعمال سے ورم زبان اور طبلان سفلی و راستہ خیاکار ہونا اور سیاہ ہونا و اضع بدن کا اور
سر جانچنا جیسے اسے بدنی کالا حق ہونا ہر اور اکثر اعضا اسکا گرہ پڑتے ہیں اگر علاج کسی شخص کا کر میں اور اچھا بھی ہو جائے تب بھی اسکا
کہ سقوط باقی رہیگا علاج مشتک سے اور نیز علاج افیون سے گنا چاہیے اور تر یاقات کبیرہ جیسے شرو و اٹیوس وغیرہ اور
اٹیوس آنڈوی وغیرہ کلا علاج جیسے ذکر کیا ہے کہ اسکا علاج مثل علاج ذرا بیج کے ہر اور حاصل اسکا علاج یہ ہے کہ تریاج اور علاج
ایک قبض سے خواہ دونوں کو ہر امیہ کے استعمال کر میں اور اب طبع کما فیطوس جیسے گنزدہ کہتے ہیں آسمین جب منور ہوا
اور ورق سرد اور نغم آؤ فکن جوش دے کر زیت کے ساتھ پلائین اسطرح در د بائی کھجور سے کے اند سے اور مینڈک فودج کے
ساتھ پیچھا گیا ہر اور نغہ ہے کہ گڑھون کے پیر مینڈک اور دریا کے سرخ مینڈک جو شخص اسکا استعمال کرے اسکا رنگ تیز
مائل نرودی ہو جائیگا اور بدن پر ورم طوطیوں کیل پیدا ہوتا ہے اور لینے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ تمام بدن خون لودہ ہو کر سرخ کیا ہر اور حقیقی
اور تر یخون ہوزش پیدا ہوتی ہے اور سانس بہ شوری آدو فٹ کرنی ہر آنھ میں خلقت و رتاہ کی سر میں چکر اور در و در میں ہر پو پیدا ہوتا
ہر اور کبھی شخ میں گرفتار ہوتے ہیں اور کبھی امتداد اعضا میں آسکے پیدا ہوتا ہے اور کبھی اسمال ذہ سنظار یا راتنی اور ذرا
غفلت اور شخی عارض ہوتی ہے اور کبھی مٹی اور فغول اور قسم کے بلارادہ نکلتی ہیں اور اگر کوئی شخص ہلاک ہونے سے پہلے ہی
جاتا ہو وادنت اسکے ضرور گرجائے میں علاج زیت اور گرم پانی سے قرا کر میں یا شربت کثیر المقدار سے قرا کر میں
اور بافت کر میں اور حمام میں لیجا کر عرق او پسینہ نکالیں اور اب زین گرم کر میں اور ادان گرم کی تریج اور مالش کر میں اور
دو اسے کر کہ بھی نافع ہوتی ہے اور دوا الکلب بھی نافع ہوتی ہے اور وجود اسکا سفید ہوتی ہے اور کبھی بھی نافع ہے اور شراب
کثیر المقدار ہر آنھ در ہم شخ آخواہ بانس کی حسد کے بھی اور اسی طرح سعد اور قصب الذہرہ شراب میں عمل کر کے
بھی مفید ہے اور مینڈک کے کھانے سے اشتہا سے طعام جانی رہتی ہے اور ذرا کوشی پیدا ہوتی ہے اور فساد لون اور تلی
اور ذرا ورم الغواہ ورم شکم اور دونوں ساتون کا پیدا ہونا ہے اور علاج اسکا تنقیہ اور تمام علاج فطر کا کر میں قسم دوم سردی
جنکی سمیت عارض ہوتی ہے اور بنظر جو ہر اور جسم کے آسمین سمیت نہیں ہوتی ہے اور کبھی کبھی سرد و خصوصاً اگر کبھی عیسی
ایسی جگر کبھی خائے جہاں قوی اور تری ہو کہ آسمین وہی اعضا میں جیسے پیدا ہوتے ہیں جو فطر میں پیدا ہوتے ہیں اور

ایون اور سپیدی اور کسی کی اور سیکر دودھ بھی فریکر کرین رالینا برگ خبازی ایسکر میفہ پانی میں اوبالین اسکے بعد جو چیرن میں سن
از فہم در دہ نشین ہوا آئینہ پاک کرین اسکے بعد مروانگ پر دودھ اور پیرہ قافی کو آتھانی چرو اور روغن گل چار ہر آب برگ سکوا ڈیہ برگ
کشیہ ایک ہر داخل کر کے استعمال کرین اودو یہ حرقیہ موافق غرض دوحہ کے عمدہ انشیا اس غرض کے واسطے مرقم
ہونے کا ہر اسکے چلنے کی ترکیب یہ ہو کہ چونکہ لیکر سناست مرتبہ دھو میں تاکہ اسکی تیزی اور حدت دور ہو جائے اسکے بعد برفنگل
اور زیت میں گھسیں اور ٹھوڑا سا ہوم بھی ملا دین اگر اسکی حاجت ہو اور کبھی طبی فوئیسا بھی ان اجزا پر اضافہ کرتے ہیں اور
سپیدی ہمیشہ اور ٹھوڑا سا سرکہ شراب بھی داخل کرتے ہیں دوسرا نسخہ مرقم نورہ کا چوبے کو بوسنور مذکور خوب
دو ڈوالین اور آب برگ چھندرا اور آب برگ کزب اور روغن گل اور موم ملا کر طیار کرین صفا مقام کے مناسب خواہ
پتھر اور نطفہ کا خوف نہو ایک دوا بھی ہو کہ جماد کی پتی اور فروب جلا کر چوبے کین۔ اور کو بر سوکھا ہوا اور پوست دفت
منورہ سنگلاہ اشلیج مکدوس درہم درانگ تین درہم چھت رسا صاں چار درہم چھت قنبر چار درہم ایک منسول آب سرد سے چند بار پیچ
درہم قویو لیا پانچ درہم بن قری اور رومی اور رومی اور سپیدہ قلی مکدسات درہم عصارہ الریحی کو تیس درہم مراد فارسی خواہ مدقوئی
چھ درہم تومیا سے ہر سات درہم چھتر کی گھنی دانہ لساب خواہ برگ لساب دس درہم چھت اجدید عصارہ برگ نخلی اور رضانی ہر دو درہم
دس درہم ہوسن آنا اور درجیل ہوسن آسانوئی نصف ان مکد پانچ درہم کا فور چار درہم برفنگل اور مرقم نزارہ سنگلاہ اور اسکی چربلی بڈ
حاجت ملا کر مرقم طیار کرین۔ ایک نسخہ جو زیادہ قوی ہے اور قلیل الحار ت میں اسکا استعمال کرنا چاہیے یہ ہو کہ ہر ادہ شمس
اور بردہ آہن کو طین خرخواہ طین احمر سے گل حکمت کر کے کسی نورو خواہ کبھی میں جلا دین اور قمر میں ہا کر رکھ چھوڑین اور جو وقت
مخفی کی حاجت ہو بطور دوسرے چھ کر میں خواہ روغن گل ملا کر ملا کرین دانہ نخل سے دو اور پچال کو تیار چھ کسان میں لپیٹ کر
جلا دین تاکہ جل کر خاک ہو جائے اور روغن گل ملا کر ملا کرین عجیب النفع ہے جن مقامات میں لپیٹل جانے کے قرحہ پڑ جائے اور زکرا
ہیے گنہ نامی جلا یا ہوا خواہ لبقنہ احمدی ہر ادہ سولق اور وریق آس کے ہر ایک ڈلو کرنا بہت نافع ہونا ہے اگر اسکا نفع ظاہر نہ ہو گا
پتی خواہ فروب بھٹی کی پتی خواہ فروب بھٹی کی پتی جلا کر استعمال کرین اور اگر اس سے کچھ فائدہ ظاہر نہ ہو دوسرے مرقم قرحہ خلیج کا
استعمال کرنا واجب ہے پانی سے جل جانا بھی کھولنے ہوئے پانی کے دیک خواہ اور کوئی برفن کسی آدمی کے فصد پر گہرنا ہے اور دکن
اور ہیرا کرنا ہے جو گک سے پیدا کرنا ہے تدبیر صاحب یہ ہو کہ اسکے علاج میں مجلیت کرین آہنی ڈانگلا اس میں ابلہ پڑ جائے اور صندل
اور گلاب اور کافور کو ملا کرین اور دوا کو خشک نہ ہونے دین بلکہ ہر خطلہ دوا ہر ایک پتھر آب سرد اور ہر فن میں جھگو گے
ہو گے جو پیرتے نہ ہوں کہ یہ تدبیر ابلہ ہونے سے منع ہوگی بعض ایلیا مہارت کر کے اس مقام ہر آب زیتون خواہ ابلہ دوا کو
چھرتے ہیں اور ہر تدبیر ہو کہ ان دونوں پانی میں سے کسی ایک کو آتھو جو میں ہیکر استعمال کرین اور مرقم نورہ بھی مفید ہے
اور جو دوا پچال کو تیرتے مہائی جانی ہے اور نسخہ ایسکا بھی اچھی مذکور ہو چکا ہے عجیب النفع ہے اور ایسے چلنے سے جو قرحہ پڑ جائے
ہر انکا علاج کر کے اسلیق خواہ کر کے چھت سے کر کے پتھر اور یہ سب سے بہتر دوا ہے اور ایسی طرح چھنی اودو ایک سے
چلنے کی اور ہر کے باب میں بیان ہونے میں وہ سب دکارا میں ہر طرف ایدم اور مرقم کا بیان فن کلیات میں بیان
ہو چکا ہے کہ خون کا لیکنا عروق سے ہونا ہے خواہ کسی رنگ کا ہو کھل جائے اسبب ضعف اس رنگ کے خواہ اس رنگ میں

استلا خون زیادہ حد میں سے ہو جائے خواہ وہ کوئی حرکت توئی جسے کہ چنچن اور لالہ اور کوہا چاندنا کہ اس سے جسے رنگ کا ہر شوکس جاننا اور خون لکھل آنا ہی خواہ کوئی چیز گرم خارج سے ایسی نفس ہو جو ہر وقت اندر دہنی کو جذب کر کے خواہ رنگ کسی مہر کی اور سے بہت جہا اور وہ بہب بادی قاطع ہو یا فاسلہ خواہ کسی طرح کی ستران اندر دہنی خواہ ہر دہنی اعضا میں ہر سے یا کوئی حرکت متہ تھا اور ابتلا کہ رادش ہویا رنگ سے خون بطور تنہ سے ٹپکے ہو یا اسکے جرم اس رنگ کا ڈھیلہ ہو جائے اور صفات جو اس رنگ پر اس میں متعلق پیدا ہو نہایت اولی اور اقدم و نطفہ سیلان خون کی ہر طرے راہی کہ خون میں سے شریان ہاں کہ اس سے خون کا سیلان بہت جلد ہوتا یا اس وجہ سے کہ اس کا جرم متحرک ہو اور جو شریان میں کہ کبھی ہشتا ہاں اور کبھی شش ہوتا ہاں اور جب مکان میں شریان کی منگی واقع ہوتی ہے تو یہاں فرق ایصال کے ہاں تھا پیدا ہوا یا تمام کا ہر سہا کی طرف ہوتا ہاں مکان نام اس الدم اور شریان اگر ہر اس قسم میں ہاں جو ملتہ ہوتی تو لیکن بہت دشواری سے اسکا مقام ہوتا ہاں اور اکثر ہاں کہ شریان ملتہ نہیں ہوتی ہاں اور جو چیز کہ شریان کے ہاں اس میں التھام پیدا ہوتا ہاں اور جب کہ کہہ نہیں ہونے التھام کے تنگی پیدا ہوتی ہاں ایسی بہت سے شریان میں منگی پیدا کر کے جو ریاں خون کو مائع ہوتی ہاں اور زیادہ اور لغت بلات خون کا نہیں ہوتی ہاں ہاں ہاں کل طور ترشح کے خواہ سہا سے تلی دھار جقدر سانس باقی رہ جاتی ہاں اور ملتہ نہیں ہوتی ہاں سہا سہا بہت تہہ تہہ خون لکھنا ہاں سہا کی ہر ہر شری مدد غیر اور دہانے کلک میں پھر خون کا سیلان رک جاتا ہاں اور جہاں کا تھا وہاں حرم جانا ہاں جیسے شریق کا اکثر یہی حال ہوتا ہاں اور شریق وہ رنگ نہایت ہر جلد جہاں ہاں ہاں اور ہر ذریعہ تنفس کے اور تنفس کے معلوم ہوتا ہاں اور اکثر ہاں کہ شریان کو اندر کی طرف سے یہ نیت پیدا ہوتی ہاں کہ انوری اندر بہت جاتی ہاں اور جلد ہر سوسو مسلم تہی ہاں سوسو ہلکے نیچے ہو رہا ہاں اور وہ میں کا حدوٹ ہو جو خون اور ریح کے ہوتا ہاں اور اس ورم کا سکون ہو جو غیر اور دہانے کے ہوتا ہاں اور یہ کیفیت اکثر شریق اور اور بہت شریق ران میں مارض ہوتی ہاں اور تاہیں میں بھی خود بخود ہی کیفیت ہوتی ہاں اور اکثر اسکا عروض ہر سبب کسی امر خارج کے ہوتا ہاں اور فسد سے بھی سہا سے پیدا ہوتی ہاں اور اکثر اطبا نے گان کہا ہاں کہ ہر ایک شریق شریان سے عام الدم پیدا ہوتا ہاں ایسے کہ شریان کا سنگت کبھی ملتہ نہیں ہوتا ہاں بلکہ جو عضو شریان کے گرد ہاں اس میں التھام پیدا ہوتا ہاں اور ورم شہور ہاں اور سما پیدا ہوتا ہاں اور خون شریان بند شریق ہونے کے کبھی نہیں ہوتی ہاں حالانکہ البنادقہ میں نہیں ہاں کہ شریان کبھی ملتہ نہ ہو سکتی ہاں۔ جو لوگ شریان کے جوڑنے سے مانع ہیں انکی دلیل قیاسی ہی ہاں اور تجربہ سے استدلال کرتے ہیں قیاسی دلیل ہاں کہ شریان کا ایک طبقہ تھلا دو طبقوں کے غشرونی ہاں اور غشرونی کا التھام نہیں ہوتا ہاں پس حکم ضرب و دم شکل اول کے نتیجہ ہاں کہ پوری شریان ملتہ نہیں ہو سکتی سادہ تجربہ کا بیان اس طرح ہر کرتے ہیں کہ جیسے کسی شریان کو جوڑتے نہیں دیکھا جائیو سوس نے ان لوگوں کا مقابلہ قیاس اور تجربہ سے دونوں طرح سے کیا ہاں قیاس جس مقام پر جائیو سوس نے کہا ہاں حطائی ہاں لینے اسکا معنی ہاں از قسم مطلقات خواہ مقبولات کے ہاں صورت اس قیاس کی ہاں کہ شریان ہر شریان میں ہاں ہر گوشت اور ہر سے کے اور گوشت ملتہ ہوتا ہاں اور ہر میں مطلق نہیں جوڑتی ہاں پس چاہیے کہ شریان جوڑنے اور نہ جوڑنے میں ہاں ہاں کی کیفیت حاصل کرے وہ کیفیت سے ہی ہاں کہ بہت دشواری سے ملتہ ہو اور تجربہ اپنا ہاں نے یہ نفس کیا ہاں کہ اکثر لوگوں کا علاج کیا کہ انکی شریان کا التھام جو گیا اور شایہ بحث ایسی ہاں کہ ہم اسکے بیان سے مانع ہونے چکے اور ادھر کے اجواب میں اسکو ذکر کر چکے ہیں۔ لیکن ہر ہم کہتے ہیں کہ اعضا کا حال ہر وقت ابتعات خون کے مختلف ہوتا ہاں کسی عضو سے خون بکثرت لگتا ہاں اور جب وہ عضو متکا فتر ہو جائے خون بکثرت جاری ہاں ہو جسے جگر اور ہر اور بعض اعضا ایسے

ہیں کہ آئے کم کلنگا جو اور ان دونوں قسموں میں بعض سے خون نکلتا پر فطر ہو اور بعض عضو سے ایسا پر فطر نہیں ہے جیسے پیر سے خون کا کلنگا بہت کثرت سے ہوتا ہے خواہ ناک سے بھی خون بکثرت برآمد ہوتا ہے پھیپھڑے کا خون نکلتا پر فطر ہو اور ناک سے کثرت سے خون برآمد ایسا ہو فطر ناک نہیں ہے اور جیسے برآمد ہونا خون کا مشابہ اور مرد اور عورتوں سے کہ بہت ہی قلیل برآمد ہوتا ہے پھر عموماً خون نکلنے نکلنے انجام پر بکثرت ہونچتا ہے لوگوں سے بھی خون کے نکلنے کی مختلف صورتیں ہیں کسی شریان کا خون برآمد ہونے کی صورت زیادہ ہوتی ہے اور خطرہ بھی زیادہ ہے جیسے ہاتھ اور پاؤں کے جسے برتنے شریانیں کہ آئے اگر خون جاری ہو اکثر نوبت ہلاکت پہنچتی ہے اور نبرد نہیں ہوتا ہے اور بعض شریانیں کا خون ایسا پر فطر نہیں ہوتا جیسے شریان قلب یعنی جو استخوان سر کے پاس ہے کہ ان کے خون کا بند کرنا مسل ہے اور فقط بانہ دینا امر کا کافی ہے اور اکثر چھوٹے چھوٹے شریانیں سے خون جاری ہوتا ہے اور خود بخود بند ہو جاتا ہے۔ کبھی درمیان شریان کے خون اور فطر شریان کے یہ فرق بیان کرنا ہے کہ شریان کا خون ضربانی اور رقیق اور اچھا اور توانی بہ نسبت فطر شریانی کے ہونا ہے اور مائل بہ سواد مثل خون ویر کے نہیں ہونا اور ادنیٰ اہتم ہونا ہے۔ یہ بھی جانتا ضروری ہے کہ جس شخص کو استفرغ دموی ہو خصوصاً استفرغ دموی شربانی اور استفرغ صاف نہ ہو پھر اسے اسے اور نوبت نسیج کی ہونے سے نہایت رد می ہے اس طرح اگر کھلی آئے لگے ایسا استفرغ صاف نہ ہو اور کھلی کے ہر ادنیٰ بوجہ استفرغ مذکور کے غشی بھی پیدا ہو بہت جلد موت واقع ہوگی اور ہریان اور اختلاط مثل بدم استفرغ خون کے مہلک اور رد می ہے اور اگر ہریان اور اختلاط مثل کے قریب نسیج پیدا ہو اکثر قاتل ہوتا ہے قانون علاج نزوف الدم کا نزوف الدم کے علاج میں ابتدا جس خون کی تہہ کرنی چاہیے بعد ازاں اگر قریب ہرگز یا اسکا علاج کریں اور جس نزوف الدم کی نسبت قریب ہرگز اسکا بند کرنا ممکن نہیں ہے جیسے کوئی مادہ اکال و فیر دہا ہا اجرا سے خون کا ہے کہ جب تک ازالہ اس سبب نہ کریں گے کہ بوز کر نہ ہو گا پھر اگر بوجہ ضعف مفرغ خود کسی اور وجہ کے اتنی مہلت نہ ہو کہ پہلے ازالہ سبب کریں بعد ازاں جس خون کریں جو خواہ جس خون کے ذریعہ یا اور اسے بند کر لیں اور جاسات خون کا بیان تفصیلی اگر چہ کناب اول میں ہو چکا ہے تاہم اس مقام پر بطور مراد کے کسی تدارک کر لیں اور دفع ہو کہ اسباب جس خون کے بعض وہ ہیں کہ بہت خروج کو ہل دیتے ہیں خواہ ایسے ہیں کہ جس طرف سے خون جاری ہو اس طرف آتے کہ روکتے ہیں اور مقام جریان تک پہنچنے نہیں دیتے اور بعض حالات ایسے ہیں کہ خاص مقام جریان خون سے اسکو نکلنے نہیں دیتے اور بعض حوالہ اس کا اثر کمب دونوں اثروں سے ہونا ہے کہ مانع وصول بطرف خروج کے بھی ہوتے ہیں اور خود موضع جریان سے بھی روک دیتے ہیں خواہ نوزون نایزدون کے جامع ہوتے ہیں پہلی صورت میں جو چیز خون نکلنے کی بہت مل دے اور خلاف بہت کی طرف مائل کہے اسکی یہی کیفیت ہے کہ فقط جذب بہ طرف خلاف بہت کے کہے اور کوئی دوسرا راہ برآمد خون کی بہت مخالفت میں جذب پیدا کرے جیسے جگر و موضع مجامع اگر واسطے جس نزوف الدم کے کریں دلیستہ تھنے سے مانع پیدا ہو گا اور یہ کوئی مٹا سوراخ بوجہ اس ترکیب کے پیدا نہیں ہوتا اور کبھی ایک یا مختار خروج ہر ذریعہ جذب خلاف کے پیدا ہونا بھی ہے صاحب رعات کی اس بات کی نقد کمولی جاسے جو مجامعی اسکے نکلنے کی ہولہ طریقہ نقد نسیج ہو اور زیادہ کشادہ بنو دوسری قسم سے روکنے والی نسیج ایسی کہ چھری نزوف تک آئے نہ دے وہی ایسی خون حریکے ان کی اور اسکے نفوذ کی ہو اور یہ صفت اس میں یا بہت احتراق کے ہوتی ہے یا بوجہ خود برکے ہوتی ہے اور محدود زیادہ ہوتی ہے خواہ کیفیت اور حالت خاص کسی چیز کی جیسے کئی اور

یونہی کہ اکثر وجہ قہری اونی کے جس نرف الدم کا پیدا ہونا ہے۔ قہری قسم یعنی جو خاص موضع نرف دم پر خون کو روک دے وہ ایسی ہی چیز ہوگی جو نرف دم کو بند کر دے خواہ بزرگہ بندش سختی کے یا بزرگہ نرف ختمہ بندی اور کوئی چیز سورخ میں پھینک کر کی جیسے کوئی دو خواہ کیرا وغیرہ بصرہ دین یا نظر ختمہ بندی کریں اور سورخ میں کچھ نہ پھینکے خواہ موضع نرف الدم پر خشک نہ لیتے پیدا کریں دلخ دینے سے یا کوئی دو ایسی لگا کر جن میں سے ہر ایک کے برابر جواد اور بسکلی ایسی پیدا کریں کہ خون نرف بجائے خواہ کوئی دو اسغری اور سپندہ لگا جن خواہ تجھنا پیدا کریں خواہ ادبہ ٹھیکہ استعمال کریں خواہ اس گوشت کو جو گردے کے جو زمین نگی پیدا کریں تاکہ اسے بند کر کے تیرہ مسدود کر دے۔ بات خردی ہر مات جاننے کے قابل ہوگا اگر حاجت کے چولو درم بھی ہو اکثر تہذیب اور اعمال اور احوال ہوگی ہیں لنگا کر نادر شوارہ اور گاسلیہ کہ اسوقت نہ بندش بزرگہ و درون کے لنگہ بونی اور نہ قہر وغیرہ کا داخل کرنا یا بڑیکار اور نہ استواری سے بندش ہو سکتی یا اسوقت استعمال اور غیرہ کا ضرر ہو سکتا اور نفس اور تجھنا پیدا کرنا اور خون کا تو ام کسی قدر غلیظ اور حائر کرنا اور اگر علاج بزرگہ بندش کے خواہ بزرگہ ہاک کرے گا کسی دو اسکے لگانے سے بشرطیکہ زخم میں درد زیادہ ہو گیا جائے ذہ نہایت درمی ہو اور چونکہ استبرہا مست ایسی واقع کر سکتی جہت سے درد پیدا ہووے بھی ردی ہو اٹھانا عضو نرف کا لازم ہو کہ مایع دونا تو لگا ہوا اول تو درد نہ ہونے پائے دوسرے جہت خون کا سیلان جو اسکی بہت مخالفت میں بلند کریں پس امانت خروج دم کی بزرگہ تریہ اور تعلق کے نہ کرنی چاہیے یعنی ایسے طرح اس عضو کو چھکانا اور لگانا درست نہیں کہ اگر اخراج خون کا باسانی ہو جائے کہ اگر ان دونوں نرف کو کسی نرف نندہ یعنی درد کی دبائی کا سوتوں ہونا اسی شکل پر اٹھانے میں مختص ہو کہ جس شکل میں خون باسانی کھینکے گا گان ای خواہ ہر کس وقت مستادہ حال میں نرف کے جو عرض زیادہ مناسب ہوں اسے اختیار کریں اور جب تک نرف میں ہر آسان تر ہو اور عروست ہو بغیر زیادہ ہر اسی کا محاط زیادہ کریں۔ ساب اسوقت ہکو احتیاج ایک اور بات بیان کر سکتی ہو بعد ازاں کہ ناظر کتاب ہذا اس امر کا محاط ہو کر کے کہ جن رگ سے خون جاری ہو شریان ہی یا شریان نہیں ہر لگہ دریدہ ہو اور وہی شناخت جو اوپر جمیدگی خون اور رنگ وغیرہ کے بیان ہو چکی اسکے ذریعہ سے امین کر لے تاکہ اگر شریان سے اجیرا خون کا احتمال خواہ لینے ہو یا یکی نہیں ہونے تو نہ زیادہ کار ہو اور وہی نرف الدم میں چند ان اہتمام زیادہ نہیں ہو بعد اسکے ہم کہتے ہیں کہ جذب بظرف خلاصہ جہت نرف دم نہ ہو اسکی تبرات مختلف ہیں سے ایک تبرہ بھی ہو کہ عضو نرف دم کو اہم اور ایذا بزرگہ بندش کے ہونے چاہیے خواہ بزرگہ ہر محاسم کے ایذا دی جاہیے اور جہر عضو کی طرف جذب کرنا ہو واجب ہو کہ وہ عضو عضو ماؤف کا تارک اور دونوں ایک ہی نطفہ مستقیم طوراً خواہ عر ماؤف ہو اور دونوں جہت نرف اور دونوں میں جو درد تر ہو سبب عضو ماؤف کے اسکی طرف جذب کرنا چاہیے اور تبرہ ہی کی طرف مناسب نہیں ہو جیسے اگر جذب مخالفت کرے کہ دونوں طرف کا کسی ایک جانب مسر کر خواہ ہاتھ کے جانب مخالفت کا جذب اسی ہاتھ کے دوسری جانب میں کہ دونوں جذب تبرہ میں انکا جندان ناندہ نما ہر شوگا اور پورا انصراف اور جذب نہ ہو گا اور نہ تو اسدا ایسے ہن کہ بروقت اسکے مجھے کے ناظر کتاب ہذا کو وہ اصول یاد کرے کہ ضرورت ہو جن میں ہم نے کتابت اول نرف کلیات میں ذکر کیا ہے حسان ہر قوانین استغراق کے بیان کیے ہیں۔ بندش خواہ دلگ وغیرہ جو لگ کریں اور جبکہ اس عضو کے تبرہ سے واقع ہو جس جیسے خون کی

یہودی ہی ہے پھر اس سے اتر کر دوسرے مقام پر کریں اور شریعت کے فکرتا ہونے میں ان مذہب سے اسکی امید قطعی نہ رکھنی چاہیے
 کہ میں ہی نہ ہوں کہ نامی میں اور جس غول فقط انہیں تہذیب سے ہو جائیگا لکن ان تہذیب کو معین سمجھنا اگر استعمال کریں
 اور یہی حال نصف جانب مخالف کا ہے جو بعد نظر بن بن کھولی جاسے دوسری قسم کی ایک صورت یعنی خون کے غلطی اور جائز
 کرنے کی صورتوں میں ایک صورت یہ ہے کہ مثلاً اگر کسی شخص کو رعایت و فیہہ بکثرت جاری ہو اسے اغذیہ غلیظہ لکھو جس
 کھلائیں جن خون کو غلطی اور غلطی کر دین جیسے مرس اور عمامہ وغیرہ اور دوسری صورت یہ ہے کہ محذرات اور آب سرد کا
 استعمال کریں اور بدن پر اوپر مہرہ رکھیں اور کسی مٹی جو خود بخود واقع ہو کسی تہذیب سے پیدا کیجاسے ایسی سفید ہوتی ہے جو
 صرف اللحم کو نیک کر دینی اور قسم اخیر کی صورت یہ ہے کہ اس میں فقط ایک ہی فائدہ کی رعایت دیکھ کر یہ یعنی مثلاً کبھی کبھی شریان
 متصل قلب کے ایک ہی جانب سے ہوتی ہے اور دونوں جانب اسکے متصل شین ہوتی اگر کسی بندش فقط ایک ہی جانب سے
 کریں روانی خون سے مان اور اطمینان ہو جاسے بلکہ بشر دوسری جانب سے ایک شہر متصل ہونا ہے دوسرے تہذیبان کا کہ اس میں
 ذوق جائز اور خون اسکی صرف ہو چکا ہے اور جس راہ کو نیک کیا ہے اسکی دوسری جانب سے خون اس میں نہ ہوتا ہے اسوقت
 دوسری بندش کرنی پڑے گی۔ اور قبل از بندش اس جانب کی شناخت کرنا چاہیے جہاں اس رنگ کا مبداء ہے اور جہاں سے یہ
 پیدا ہوتی ہے بعض مواقع میں مبداء اسکی طرف ہوتا ہے جیسے حق بن اور بعض مقامات میں مبداء شریان کا مہر کی طرف
 ہوتا ہے جیسے ران اور بالذات میں جب یہ مقام اچھی طرح معلوم ہو جائے اسوقت شد اور ربط کا استعمال کرنا چاہیے۔ ایک
 تہذیب اسکی یہ بھی ہے کہ موچنے وغیرہ سے رنگ کو باہر نکالیں اگر چہ اسکا لگانا مدون پاک کرنے سے غور سے سے گوشت ممکن نہ ہو اور گوشت
 سے مراد وہ گوشت ہے جو محیط اسی رگ سے ہے اور اس رگ کو چھپا سے ہو سے ہے۔ اسکی بعد ان او وہ کہ جب تکا ذکر ہم کرنا
 استعمال کر دے۔ اگر یہ رگ ضارب ہو یعنی مثل بغض کے چلتی ہو اور خوب اسکی حرکت محسوس ہو مناسب ہے کہ ختم
 کتان سے اسکی بندش کریں اسی طرح اگر ضارب نہ ہو لیکن اتنی بڑی ہو کہ اس میں سے خون بکثرت لکھتا ہو اور نیک ہوتا ہو
 اور جب تہذیب کے فراموش حاصل ہو لید ازان استعمال دو او لنگا کریں اور تین دن قی نہ کھولیں خواہ چار روز تک اور تین
 اگر وہ سے مہر کی کو دیکھیں کہ خوب چھپان ہو لی اور اچھی طرح گرفت کر لی ہے پھر اسے ہر روز چھوڑنا مناسب نہیں ہے بلکہ اور زیادہ آہستہ
 کر کے اسکی گرفت دہی قسم کی دو انگلیوں جیسی قدر سے دو انگلی ہوجاے اپنے رطوبت کے کم کر دے۔ اور اگر وہ سے اسکی خواہ
 پڑے اور کاغذ وغیرہ کے چھوڑنے سے وہ دو اچھی اور کتر جاسے مومع دو انگلی کے نیچے دبا کر ایسی تہذیب کریں کہ خون کا او جھلکے
 نکلنا رک جائے اور جس قدر دو او چھوٹ کر الگ ہو گئی ہے باقی ماندہ بھی حوالہ ہوگی جو اسے جب اگر دین اور اسی جگہ پر اس
 اور کو دو انگلی سے کر کے گرا دین اور دوسری دو انگلی جگہ پر ہل کر رکھیں اور ہر وقت دو او چھوڑنے کے عضو مجروح کو اپنے طرف
 اٹھائیں جیسا اسکی نسبت مناسب ہو اور وہی شرط رہا بن جیگا اور ہریان ہو چکا ہے اور عمرہ طریقہ اسکا ہے کہ نہ کم نہ
 سدا رگ سے اور نجا ہوتا ہے اگر شیعہ کے امعاء میں موخا در حرمین مویا اس قدر شین چھپا یا جاسے کہ نتیجے کے اعضا کو اچھا کر دے اور
 اور کے اعضا پست کر دے اور باقیہ اس شکل کے پیدا کرنے سے در دہیزا نوبہ الیسا عنوان اسکے لینے خواہ بیچنے کا درست
 ہو جاسے پھر تین روز تک ہر ایض کو اسی انداز پر رہنے دینا ایسکے خون بند ہو جائے۔ گو گوہر وغیرہ بھر کے خواہ اور کوئی چیز نہ لگائے

داخل کر کے جو تہہ پوروسی دانت چلنے کی جبکہ شریان عظیمہ ہو انکی ترکیب یہ ہے کہ پشم ارب خرد کوئی کا جالا یا باریک روئی یا لوزا نا
 کیرا کتن کا لیکر اسیہر اوہ پونہ ہر اور ادوبہ مانع خروج کو چھتہ کین اور نتیجہ یعنی مٹی سی بنا کر شریان کے اندر داخل کرین اور انکے اوپر
 نامہ میں اور کبھی فقط پشم خرگوش کی مٹی تنہا کام دیجاتی ہے اور کسی اور چیز کے ملائے کی ضرورت نہیں رحنی لیکن ہندش انہی مٹی
 اور صفائی کے ساتھ کرنی چاہیے کہ جب تک الہی مہ پیدا نہ کھلے نہ جائے اور چونکہ لہرگ کے اندر داخل کیا گیا ہے اس کے خارج کرنے کی ضرورت
 نسبت آپ ہی خود کر لینے ہے اور جتنا جتنا زخم پور ہوتا جاتا ہے وہی مابہر کھلی جاتی ہے خواہ اندر ہی اندر وہ مٹی چھتی جاتی ہو تو تہہ پور
 جاتی ہے اور وہ دب دب کر لیں باریک ہوتی جاتی ہے کہ بعض کے زخم سے مثل رشتہ باریک کے کھلتی ہے۔ رومہ بلا القام یعنی زخم پور
 اندر کرنا اور انکے اندر کوئی مٹی وغیرہ نہ کھنا انکی صورت یہ ہے کہ مٹی کی شکل کی کوئی شیخ زخم کے نوخورد کین اور اندر لہرگ کے
 داخل نہ کرین انکے اوپر گدی رکھ کر باندھین خصوصاً اسٹیج کی گدی اور پٹی ایسی درست باندھین اور خوب کسر کر کہ داخل کھلی پائے
 اور ڈھیلے ہونے کا نورا اور جذب کے واسطے نبش برخلاف اس ہندش کے ڈھیلے اور نادوست ہونی چاہئے اسلئے کہ چلی نبش سے
 غرض ہے ہونی کہ زخم کا موخہ ہم چھانے اور پہلا چھنی کا خوب تنگ اور کسا ہو اور دوسرے تہہ پور سے نسبت ہلکے اور کبیر کبیر نسبت
 اپنے باقی کے ڈھیلے ہونا مناسب ہے اور یہاں پر لینے کے جذب کبیر ہلکے برعکس اسکے جذب چاہیے۔ یہ بھی جاننا ضروری ہے کہ ہندش
 گدی اور پٹی کا باندھنا بشرطیکہ ضعیف ہون اکثر اتنے ضرر شدینے جذب کا پیدا ہو جاتا ہے اور ضعف شدگی لینے میں اور ہندش
 حاصل نہیں ہوتی اور شد خواہ ہند کرنا اس سے غرض اصلی یہی ہوتی ہے کہ خون کی آمد بند ہو جائے تاکہ الم اور زہر پوشتاں کی
 ضرورت ایلام کی ہو کچھ مضائقہ نہیں ہے کہ مٹی سے بندش کرین بعد ازاں خود اتھوڑا ڈھیلے کرنے جائیں تاکہ اکثر مضائقہ مٹی کی ہوتی ہے
 اگر گوشت کو ٹانگے وغیرہ سے سین اور دونوں اڑھین کیجا کر کے انکے لہر پٹی وغیرہ باندھین اور بیشتر فقط دونوں ہاڑھوں کا مادہ بنا اور
 ایسی رفا سے اور مٹی وغیرہ جو زخم کے ستر ہونے کی حافظ ہوں جبکا ذکر اوپر ہو چکا ہے کافی ہونا ہے اور لہر اسکے ایسی اور کبیر کبیر چھانے
 اور نبش ہیں۔ اگر کوئی رگ مثل دواچ کے پخت جالے واجب ہے کہ اسے ابتدا میں ایک ہاتھ کی انگلیوں سے ملا کر ادوبہ اور مٹی وغیرہ پور
 ہاتھ سے چڑھائیں اور لگائیں۔ رومہ پور بہرہ غلقہ کے کبھی بوجہ استوار سی غلقہ لینے لگنے والی چیز کے جو نوخورد ہر مکاف کے لنگی ہوا دیر وقت
 اس کو تھک کو پختیہ شہیے حاصل ہوتا ہے کہ وہی غلقہ اسقدر زمینا ہے کہ آخرا کر میں خون کو بست کر دینا ہے اور فاعلہ رومہ کا پیدا ہوتا ہے خواہ
 کوئی کڑ زیادہ تہہ پیدا کرے اور خون کو بند کر دے اس مقام میں گوشت پیدا کر کے کھانے میں تنگی پیدا کر کے کھانے کے بعد چھتہ لہرگ
 کو عرض میں قلع کرین پس دونوں طرف وہ ہتھکڑی ہی مرتبہ اسقدر تنگی پیدا کر لیں کہ اسے گوشت دوڑ جائے گا اس طرف ہر مرتبہ
 سیرلان خون کا ہونا ہے اور یہ مرتبہ ایسی مقام میں درست ہرنگی جو منوع مٹی ہو۔ اکثر حاجت قطع ایک شہرہ رگ کے کنارے سے ہلی ہے
 تاکہ دخول اسکا اندر کی طرف با سترہ ایسی ہو بعد ازاں اسیہر دوا لگائی جاتی ہے۔ اکثر التعمیم ہے کہ کاہرون ام اللہم کے ہونا ہے
 ہر مٹی ہر گنہ کیوہ سے استوار سی زخم کی فقط رگ کے ذریعہ سے بھی ہو سکتی ہے اگر سیرلان خون کے وجہ سے کوئی ضرر ظہیر پیدا ہو
 اور زیادہ دقت استعمال ادوبہ کی لہو اور کبھی ہر ذریعہ استعمال ادوبہ کا وہ مثل چونہ وغیرہ کہ بھی ہوتی ہے خواہ لگا دوا کھانے کے
 مقام اور یا مقام دلخ کے اور کوہن وغیرہ کے ہر ضعیف العمل ہیں کمان ادوبہ کو مقام سنگانہ پور پھر لینے میں اسی طرح زہر ابھر سے
 بھی فائدہ حاصل ہوتا ہے۔ اکثر یہ دوا میں چھتہ رگ کو موضع ماوت کی بندش کر دینے میں پس خون بند ہو جاتا ہے اگر کسی مٹی پور ہے

کہ اس نمبر سے جو خشک لہر پیدا ہوتا ہے آسانی لگتے ہو جاتا ہے اور نقطہ بانی لگنے سے خواہ وہ نئے عقادت سے کسی جسم کی پٹری اور دم
ہوتی ہے۔ مگر اندر کا خون جو وقت روئی پر آکر پٹری کی مدافعت کرتا ہے نقطہ کسی خون کی روئی کے صدر سے ہے پٹری لگتے
ہو جاتی ہے اور تھوڑے تھوڑے سے سبب سے بھی اس خشک لہر کا زوال ہو جاتا ہے اور اس کے جانی کی مدد پھر وہی دشواری پہنچا
ہوتی ہے اسی واسطے اطلبانے تجویز کی ہے کہ لگ کے سینکے سے جو پٹری ڈالنی مطلوب ہو چاہے کسی لڑکے کے گڑھے سے بھی گریست
زیادہ ہو اس سے درخ دے دیکر سینکے ناک خشک لہر ایسا پیدا ہو چکا ہو اور اوچھا اور کم زور شو اور باسانی کر کے اس پر
دو دن بن کر سے اور ایسا تنگم ہو جسے گوشت اس پر تات ہو کیا ہے اس کے لہر کو درخ ضعیف لگاتے ہیں اس سے جو خشک لہر پیدا ہوتا ہے اول
تو ضعیف لگاتے سبب سے گر جاتا ہے اور باقیہ مادہ کہ تیرہ کو جذب کرنا اور تین شہید پیدا کرنا اور جو درخ بقوت لگاتے ہیں اس کا
ردم اور رفتہ ہندی خشک لہر قوی سے ہوتی ہے اور شگاف کو زائل کر دیتی ہے اور اکثر شگاف و طبع ہو اس کو چھوڑ کر لے کر اور کھیت چینی پر
نچر مریخ لگاتے کی قہر سے ایک عمدہ اور مستعمل تجربہ ہے کہ کرسیدی ہضی کی ایک آب نارہیدہ سے لاکر کپڑے خرگوش وغیرہ اس پر
آؤدہ کرین اور مقام شگاف پر لکھیں اور باندھ دیں اس نمبر سے ہترہ تجربہ ہے کہ ریرہ در جو ناپس کر مقام شگاف تہہ کریں
اور آن دو دن اور بقول بھی امانا کر سکتے ہیں۔ تاحیات یعنی جملہ اقسام چھوڑ کر ان کے تہی نہیں لیں ان میں انہی لہر کی دولت کی
قوت ہے اور چہ نہ میں فقہ کی قوت ہے اور فیض کی قوت جو نہ میں بہت کم اور عمدہ نہیں ہے۔ جو خشک لہر اسی دولے کا وہی خواہ
معدنی کے ذریعہ سے چینا ہوا اور اس دو دین فیض بھی ہو ایسا خشک لہر ست دیر تک ٹھہرنا ہے اور عمیق بھی ہوتا ہے اگر کھ
کے غلیظہ کا قرف چھوڑا ہوا اور خود ہی غلیظہ باوجود کی کجرت کے تفرہ ہے بھی قوت لکھا ہے اور سوراخ کے بند کرنے والی دو دین
یعنی میں منسول اور ملک طبعی اور نشاستہ اور گرد آسیا اور صومغ اور کندرا در میناخ۔ ایضا اسیب عیب اور صفرع یعنی
سردک بھی نامی قبل سے ہے جیسا کہ تہہ میں ایضا کوبک شاموس بھی یہی خاصیت رکھتا ہے۔ جو دو دین ہر زریعہ تجنیف اور کاسم
جس خون پیدا کرتی ہیں میرے اور نشا کندرا در خستہ زہیب جو خوب باریک پسا ہوا اور مازہ ہر اور دھن کے سہے جلائیں اور
سندھ و بنام قوت ہو جاسے جھما دالین اسی طرح بروی سوختہ اور میناخ اور صدر الحد پر برمان یعنی چرک اپن اور کوشہ کے ایسا اور
گرے کی لہر دو دن چلی ہوئی خواہ بدول چلی ہوئی اور پھلون کی رگد اور سپی کی رگد لہر لیکہ دھو کر ان کا ٹک جڑا کیا ہو اس کے
دھوئے کے بعد یہ خاکستر زخم مغزی اور وہ کے ہو جاتی ہے اسید طرح نازہ اسٹیج جبکہ زفت خواہ شراب میں ڈلو دیا ہو اور زہیچہ
بند اسے جلا دالین اسی طرح بانو کو جلا کر استعمال کرنا بیان اور وہ لہر بیطہ اور مر کبہ کا جو بقوت جس زفت الدم
کرتی ہیں اور بالینوس شہہ انھیں ذکر کیا ہے اور ست ہانگے وصف میں کیا ہے اور جالینوس کے بعد اور لوگوں نے انکا تجزیہ
کیا اور عقبت انکا نفع زیادہ پایا ہے۔ جنموان ادویہ کے ایک یہ نسخہ ہے لفظا تجس جڑا کندرا سولہ جز مر جلاک البطم خشک اور
مانش اور ملک پالہس کہ آٹھ جز زرنج چار جز شہین ہسک جھانن اور میں حرا و افضل کرین اور کل ادویہ سے دو دھار
کر کے تفرہ چھوڑ کر استعمال کرین خواہ مویش زرف پر چھوڑ لیں عجیب النسخہ کو۔ باغضروت اور صبر اور مصطی اور دم الاخوان کو چھوڑ
پتیلہ چھوڑ لیں اور باستواری بانہ صین۔ یا صبر اور کندرا در فقط جڑا پتیلہ رشب وغیرہ کے جیسا اوپر مذکور ہو چکا ہے استعمال کرین
خواہ اسٹیج کو جلا کر جیسا اوپر بیان ہو چکا ہے استعمال کرین۔ اور خستہ سوختہ ساکبہ اور ہرک قلعی اور توتیا اور صبر

خود صبر اور کبریت یا کندر اور کبریت سے ذرور طیار کریں۔ یا استعمال فیصلہ کا سپیدی ہمیشہ کے ذریعہ سے کریں۔ خواہ قلعہ طیار کریں اور کندر اور دو فاق کندر اور راتخ آقمہ ذیہ چین مرقق آقمہ حواہ قلعہ طیار اور خاص نخرق اور قلعہ میں اور عشاہ اور ہورن استعمال کریں۔ عمدہ علاج نوزن دومی کا عضو مٹا کر سے خون ہاری ہوتا ہے، یہ کہ ایک جہز اس بدن میں حرر طوبت کو زیادہ جذب کرنا ہے اور نصف جزو صبر کا اس شخص کے واسطے جبکا بدن گرم ہو اور رطوبت کو کم جذب کرنا ہوا اور شکر کندر بدن خشک بن گیا جزو اور خود کندر چہرہ بدن میں ایک جزو اور انخین، دوانون ہر انخسا کر کیا جائے خواہ انکے جہز دم الاخوین اور انخین ہر شریک کریں اور سب کو سپیدی ہمیشہ میں گوندہ کر شمش انب کے جہز خواہ مواضع نوزن ہر لیور ذرور سے استعمال کریں ہر مقالہ تیسرے نوزن کے میان بن میان عام قروح کا قمر سے مندی میں کہ اور خواد زخم گہرا کہتے ہیں اسکی پیدا ایسے نوزن سے ہوتی ہے اور پھوڑوں کے چھوٹے سے خواہ بیور اور جھینڈوں کے چھوٹے سے ایسے کہ نقرق انصال گوشت کا جب دیر تک ٹھہرے خواہ زیادہ جہز سے اور اس میں نوج پیدا ہوا سوقت اسکا نام فرہ رکھتے ہیں۔ نوج پڑنے کی وجہ سے یہ کہ جو غذا اس مقام تک پہنچتی ہے فاسد ہو جاتی ہے وجہ سادگی ہے ہوتی ہے کہ عضو ماؤن ضعیف ہو جاتا ہے اور اس کے ضعف کی وجہ سے جو غذا اس تک پہنچتی ہے فاسد ہو جاتی ہے اور پھر چونکہ وہ عضو ضعیف قطع نظر اس غذا کے اسکی طرف قبول ہوتا ہے اور دینے قریب کے منجذب ہوتی ہیں اور متخلل ہو کر اس عضو کی طرف آتے ہیں۔ خواہ علاج ایسے نقرق انصال کا ایسے جہزوں سے کیا گیا ہے کہ ہر اجہز نے عضو کو ذیلا اور بند کر دیا ہے اور ان جہزوں کی رطوبت اور چکنائی نے اس قدر اثر کیا کہ نوزن قویت عضو ماؤن کی ضعیف ہو گئی ہے اور سوج سے فرہ پیدا ہو گیا ہے۔ نوج کی جو قسم تین ہو اسکو صدید کہتے ہیں اور جو قسم فیلتا ہو اسکو دستخ کہتے ہیں اور دستخ کے جہز خاتریئے نرم مثل میدہ کے اور خشک سپیدی خواہ مائل رسو اور موتی ہے یا شیل در دومی کے ہوتی ہے۔ صدید کی بیانیہ ترقیق اخلاط سے ہوتی ہے اور اخلاط کی مائیت سے اور اخلاط چادہ سے اور دستخ کی پیدا ایسے اخلاط فیلتا سے ہوتی ہے۔

صدید کی زیادتی تو مید خون سے ہے اور محتاج مخفف کا ہوتا ہے اور دستخ کو حاجت بطرف دوسے حالی کے ہوتی ہے اور نقرق بھی ظاہر میں زیادہ اور پھر سے ہوتے ہیں اور اندر کی طرف زیادہ نہیں فائز ہوتے ہیں اور کبھی اندر تک گہرا پڑ جاتا ہے۔ جو نقرق غائر ہوتے ہیں اگر انکے گرد کا گوشت سخت ہو گیا ہے اور انکا نام نامور ہے اور نامور کی شکل ہے کہ جسے چھوٹی تل عضو کے اندر سما گئی ہے اور اگر انکے گرد کا گوشت سخت نہ ہو اور اسکا نام مجھ اور کیف یعنی غائر رکھا جاتا ہے اور بعض اظہا اسکا نام جن اسواسطہ کہتے ہیں کہ زہر چلہ اور انکا نوزن ہو گیا ہے اور جلد اس سے جہز ہو گئی ہے اور کیف اسواسطہ کہتے ہیں کہ جہل کی ہڈی کے نیچے خواہ نہ لہر کم دہ تر حہر چیدہ ہو گیا ہے اور اسکی وسعت بڑھ گئی ہے اور بعض اطباء نے کہا ہے کہ قمر دہ واسع کو کیف کہتے ہیں اور جو قمر خشک اور دقیق ہو اسکا نام نامور ہے اور نام رکھتے ہیں کچھ طرح میں ہے۔ جسوقیت صلابت اور سختی گوشت نامور کی قمر مظاہری میں ہو اسکا نام قمر مرخزیدہ نامور بڑا دمی ہے جو لظہر آئے اور جس قدر رس بھر سے ذرور ہے اور اسکو چہر کہتے ہیں آفتابن زیادہ پراہی۔ نامور کی بعض قسم مسنوی اور سیدھی ہوتی ہے اور بعض قسم نامور کی ترجمہ بھی ہوتی ہے۔ اور جو نامور عصب تک پہنچ جانا ہے اور ذرور زیادہ پیدا کرنا ہے خصوصاً اگر جانب اسفل اس نامور کے سلتانی وغیرہ سے چھوٹے سوقت ذرور دست زیادہ پیدا ہو گا کبھی جس عضو میں البسا نامور در پیدا کر فو الاہر تاہر اس عضو کے فعل میں خواہی

پیدا ہوتی ہے اور انکی رطوبت رقیق اور لطیف ہوتی ہے جیسے اس ناصور کی رطوبت جو ہڈی تک پہنچا ہوا ہے کہ ہڈی میں پہنچا ہوا ہے۔ جب ناصور کسی رباط تک پہنچتا ہے اس سے بھی جو رطوبت نکلتی ہے ایسی ہی رطوبت ہوتی ہے۔ قروح اور لطیف تقریر کی اور رباط کے ناصور میں درد زیادہ نہیں ہوتا ہے۔ جو رطوبت اس ناصور سے نکلتی ہے کہ ہڈی تک پہنچا ہے قروح اور نائل پر زردی ہوتی ہے۔ سردی جو ناصور دریا اور شریان تک پہنچا ہے اور انکی رطوبت دردی ہوتی ہے اور کبھی جو ناصور دریا تک پہنچا ہے اس سے خون کثیر اور صاف بھی نکلتا ہے اور جو ناصور شریان تک پہنچا ہے اس سے خون اشقر بطور نرف کے برآمد ہوتا ہے خواہ بطور نر اور درنہ کے لئے اور جھٹکا ہوا اور جو ناصور گوشت تک پہنچتا ہے اس سے رطوبت چھپندہ اور غلیظہ پاکہ ورت اور خام برآمد ہوتی ہے۔ کبھی ایک ناصور کے بہت موٹھے پیدا ہوتے ہیں انکے علاج میں دشواری زیادہ پیدا ہوتی ہے اور بہت نہیں دریافت کہ یہ ایک ناصور ہے یا چند ناصور یکجا ہو گئے ہیں اور کسی موٹھے سے اس ناصور کی رطوبت رنگین برآمد ہوتی ہے۔ انکی شناخت اسی طرح کرنی چاہیے کہ اگر ناصور واحد ہے سب سور خون سے ایک ہی ہے۔ کی رطوبت نکلتی ہے اور اگر چند ناصور ملتی ہیں رطوبت بھی چند اقسام کی نکلتی ہے مگر جو کہ ہوتا ہے اگر ناصور مختلف سے رطوبت واحدہ نکلتی ہے اسکا ذکر شیخ نے اسلئے کر کیا کہ تیرہ واحداں سب کیوں سہلے کافی ہو مگر ناصور کار تک بھی مختلف ہوتا ہے۔ کوئی سپید رنگ اور کوئی تیرہ گون اور کوئی سرخ اور کوئی ناصور اور رنگ کا ہوتا ہے۔ قروح کے بھی اقسام بہت ہیں بعض قرعہ میں درد ہوتا ہے اور بعض قرعہ میں درد مطلق نہیں ہوتا کبھی میں درم ہوتا ہے اور کسی میں درم نہیں ہوتا۔ کوئی قرعہ اللاتس سے پاک رہتا ہے اور کوئی گندہ اور چرک آلودہ ہوتا ہے اور غیر یعنی قرعہ کی وہی قسم ہے جو ڈھیلی اور پٹی ہو اور اس میں خلط کثیر اور رطوبت زیادہ ہو اگر چہ رطوبت ردی سردہ بیٹھے قرعہ میں رخ ہوتا ہے اور بعض میں صدد بعض قرعہ سفن ہوتا ہے اور ایسے قروح غصہ کو باجنوب سے زیادہ کوئی چیز مضر نہیں ہے اور رطوبت ہوا کی اسلئے کہ وہ ہوا گرم خارج ہوتی ہے نہایت مضر ہے جیسے ہمارے بلاچند و سالن میں لورہ اونچے سے کس قدر زخم اور قرعہ میں خرابی پیدا ہوتی ہے اور خراجوں کو کس قدر راحت و صوفت عارض ہوتی ہے اور بعض قروح متاثر ہوتے ہیں یعنی سر جاتے ہیں اور بعض نرم اور ڈھیلے ہوتے ہیں سردوں خواہ گرم ایسے نرم قروح میں جو بال انکے متصل ہوتے ہیں انکے انقطاع اور جن لینے کی ضرورت ہوتی ہے۔ کبھی بعض قروح رشاہ ہوتے ہیں یعنی ایسے صدد بزرگ گرم گرم ہتک رہتا ہے اور کبھی ایسے قروح سے آب گرم کی شکل ہے ایک رطوبت کی ہے اور اس قدر گرمی اس رطوبت میں ہوتی ہے کہ اس قرح سے گردے کو گشت اور کمال دفعہ عمل جاتی ہے۔ یہ قرح مہلک اور دردی ہے بعض قروح کا انومال دستور ہوتا ہے جو قرعہ سفن ہے متاثر ہونا اگرچہ دونوں پہلے ہیں اور اس جگہ کو خراج کر دیتے ہیں اور کبھی کوئی قرح البسا اکال ہوتا ہے کہ اپنے متصل اعضا کو جو بہ صورت کے سزا دیتا ہے اور نمونہ اس میں نہیں ہوتی اور نہ گرمی نہیں بقینا ظاہر ہوتی ہے۔ لیکن جو قرعہ سفن اور پھیلتا ہوا ہوا ہے اس کے بعد گرمی خواہ تب ہوتی ہے اور یہ حرارت اس سے جدا نہیں ہوتی جالیوس مثل قروح نار فارسی اور غلا سمیعہ کو قروح متاثر نام نکلتا ہے اور قرعہ سفن کو مہلک قرح اور مضر یعنی سے جو بزرگ رہتا ہے اور ہم ایک ان قروح سرگرد کے واسطے ایک حال خاص ہے جسکا بیان کریں گے۔ جو قروح صلب اور سخت ہوں اور بطرف سپیدی کے انکی رنگت مائل ہو خواہ سیاہی مائل ہوں اور بیسطح

سارے قروح قرح خرم اور وہ چیلے اور سرد اور سپید رنگ ہوں انکی راحت اور وہ بخنہ سے پیدا ہوتی اور اسے قروح جو سختی اور مارا نقل ہوں اور ان قروح کی رنگت سرخ مال ہو ماتی زیادہ بارہ ستارہ ہوا سے بارہ ستارہ نین راحت پیدا ہوتی اور قروح روم کے پیر اور اگر رول کا رنگ بھی رومی ہو جائے مثلاً سپید خواہ رصاصی خواہ زرد ہو باسے فساد و مخرج کبدا اور فساد میں خن کی دلیل ہو گا جو قروح کثیر ہوتا اور اسی وجہ سے ان مال ایسے قروح کا دشوار ہے بلکہ جس قروح کی چڑین بارہ ستارہ ہوں اور نین مچلی بھی ہو وہ فصل خنہ سے پیدا ہوتے ہیں اور مچلی چڑین جو قروح اور سپید رنگ اور کچی نین کم ہوا نکاح مزاج سرد ہوتا ہے جو قروح بعد امراض کے پیدا ہوں وہ بھی رومی ہوتے ہیں ایسے کہ طبیعت نے بقیہ مواد فضول ناسدہ کا لطف ان قروح کے دفع کیا ہے جو قروح اپنے کور وک بالون کو پریشان کر دیں وہ بھی رومی ہیں علامت موت کے جو سر بیچ ہونے والی اور ان میں سے بعض المہلکہ علامت بھی ذکر کی کہ اگر کسی آدمی کے بدن میں اور دم اور قروح خوش ہوں اور اسوقت انکی عقل زائل ہو جائے تو اسے جا بگاڑا قروح خبیثہ کا سبب بھی ایسی جرأت ہوتی ہے جو فضول خبیثہ کو پانی اور ملن میں خواہ کوئی تہ پر مسند اس بدن میں ہوتی ہو لہذا ایک جرأت پیدا ہوتی اور کبھی قروح خبیثہ تلخ ثور رومی کی ہوتی اور ان میں کوئی قرح بہت جلد متفرق ہو جاتا اور بعد خیر کے ایسے بخوشی خواہ دانے پڑنے کے۔ چاشت پر قرح کی قطع قرح اور اسکا دور زما اور گرد کی جلد وغیرہ کو ناسد کرنا اور بدشواری کا ہونا یا وجہ دیگر علاج میں خطانہ ہو یہ سب امور دلالت کرتے ہیں انفس و دلائل جو سلامت قرح پر دلیل ہوں خواہ ہونے کے اچھے ہونے پر دلالت کریں انجام کار میں مدہ پڑ جانا ہے وہ مدہ بزرگہ استعمال دوسرے مریض کے پیدا ہوا ہو یا طبیعت خود بخود اسکو پیرا گیا ہو ایسے کہ وہ پیدا کرنا ناضل طبیعت کا مقتضائے مجری طبیعت کے ہوا پر بدن نفع طبیعت کے مدہ پر گن پیدا نہیں ہوتا اور اس کے ہمراہ برسی امراض قروح رومہ کے پیدا نہیں ہوتی خصوصاً اگر مدہ محمومہ سپید رنگ اور چکناستوی اور کرا ایسا ہو کہ اسکا نفع تمام ہو چکا ہو اور نین رومہ ہونا ایسے کہ لذت اس میں اور کبھی کبھتد رومہ بھی ہوتی اور اگر سبب کم ایسے کہ وہ کی پیدا نہیں حرارت غریبی کی عداوت سے ہوتی اور حرارت غریبہ سے بھی مدہ پیدا ہوتا ہے اور اس کا بیان ہم غماور مقام پر ہے جو قرح خبیثہ پیدا کرنا ہے اور قرح متعنه خواہ قرح سرطانیہ اور قرح خبیثہ وغیرہ متعلقہ دینا اور نین قابل اور قرح خبیثہ کہ ان میں مدہ پیدا نہیں ہوتا ہے بلکہ جس وقت قرح خبیثہ رومہ اور مدہ ظاہر ہو علامت بہتری کی ہے اور اسکی نسبت خوف تشنج اور اختلاط عقل وغیرہ کا گونا گونا چاہیے اگرچہ وہ قرح بہت ایسے اعضا میں ہو جہاں کے قرح میں خوف تشنج وغیرہ کا ہونا بھی جیسے گلے پھلے اعضا۔ بان باوجود طور و رسم اور مدہ کے پھر تشنج کا خوف اسوقت ہوتا ہے کہ جب کوئی نام فطیرہ ہوا اور مراد مثال سے تجاوز کر جائے لگا لگا حمل بہ نظر عادت کے ہو سکے مگر کسی قرح دم وقتہ غالب ہو جائے اور بوجہ نفع کلکے کے متخلل ہوا ہو اور کبھی قرح خواہ دم قرح بجا افسانہ عصبیہ کے ہو عیبہ پشت کے قروح کہ وہ قرح میں صلب اور متخلل کے ہوتے ہیں خواہ جو قرح ران کی جانب مقدم میں پیدا ہوں نہ بن یا مقدم کہہ بیٹے رانوں میں عادت ہوتے ہیں کہ قرح بھی اس مفصلہ عصبیہ پر ہوتے ہیں جو ان اعضا میں واقع ہوں اور اکثر یہ قروح مقدم ثور بدن میں ہوتی ہیں ان دراختلاط عقل بھی عارض ہوتا ہے۔ اور اگر قروح رگ دار اعضا میں واقع ہوں اور اکثر یہ قروح مقدم ثور بدن میں ہوتی ہیں ان قروح سے خوف احتمال خون کا ہوتا ہے اگر نصف اطمینان ثور بدن کے واقع ہوں اور اختلاط عقل خواہ ذات انجسب اور تشنج کا خوف بعد ذات انجسب کے خواہ لذت الدم کا خوف اول قروح سے ہوتا ہے اگر وہ رومہ ایسے نصف ثور بدن میں واقع ہوں تشنج

کے تینے پندرہ سے کتاب سوم یعنی ناول کتاب معالجات بن خوبی بیان ہو چکے اور اسی قسم میں اختلاط عقل کا بھی ہونا ہے
 منجملہ علامات چیدہ قروح کے یہ کہ آنکھ لڑکے جو بال مستزاد پوسیدہ ہو گئے ہوں وہ بال آگ تین بہت تین
 اور افضل بدن واسطے علاج قروح کے وہی ہیں جگھا مزاج اچھا ہو اور جس میں رطوبت نفسیہ کم ہو باوجودیکہ خون سے
 بھی ان ابدان میں موجود ہو اور جو بدن زیادہ رطوبت ناک ہو خواہ اُس میں بیوست زیادہ ہو اسکا قروح علاج کو
 بہرہ برتول کرنا ہے۔ علاوہ یہ کہ جس بدن میں رطوبت زیادہ ہو جیسے لڑکوں کے بدن اس میں قابلیت اثر بہتر ہو سکتی
 علاج کی بہت کم ہو بہ نسبت اُس بدن کے جس میں بیوست زیادہ ہو جیسے شیوخ کے بدن خصوصاً اگر مزاج اصلی بھی
 خشک ہو اور اُس میں خون پاکیزہ اور مرضی نہوا اور بانہجہ وہ بدن دھیلایا ہو اور اس جہت سے جو لوگ مرض استسقا میں مبتلا
 ہوں انکے قروح کا علاج نہایت دشوار ہوتا ہے اور حاملہ کے قروح بھی دیر میں اچھے ہوتے ہیں ایسے کہ انکے فضول بوجہ بند ہونے
 خون حیض کے عین اور رُسک ہوتے ہیں اور مشاخ کے قروح بھی اسی وجہ سے اور بھی بوجہ قلت خون چیدہ کے اچھے نہیں
 ہوتے۔ اور کبھی ایسا بھی اتفاق ہوتا ہے کہ قروح اچھا اور درست ہو کر پھر اُس میں کسب قدر لقصا یا کوئی آفت پیدا ہو جاتی ہے
 ایسے کہ اس میں چونکہ گوشت قبل از تقیہ کے پیدا ہوتا ہے اور جب احتباس ایسے فضلہ کا جو صاف اور پاکیزہ نہیں ہے ہو اور
 کہ جو اتصال بنا پیدا ہو اور اس میں دوبارہ کوئی نہ کوئی قساد پیدا ہو جائے کہیں لڑا صبر کی نسبت ایسا گمان ہوتا ہے کہ
 اچھی ہوگی اور ایک فشکی ہی پیدا ہونے کی وجہ سے خواہ ایک اساک اور گر فکلی ظاہر ہونے سے ایسا معلوم ہوتا ہے اور نفس کو
 کسب مزاج کے ایک تمام سے پیدا ہوتی ہے اور گمان کرتا ہے کہ اب اسے صحیح اور درست ہو گیا ایسے کہ اسوقت اُس لڑا صبر کی حالت
 بالکل ایسی ہوتی ہے جو مشابہت جہت کے ہو جیسا ہم آئندہ اُس حالت کو بیان کریں گے لیکن بعد پیدا ہونے اس حالت کے
 یکساں کی صورتی ہی حرکت کے عارض ہونے سے خواہ صورتے سے ہلنے سے یا فقط کھانسی پیدا ہونے کی وجہ سے خواہ صورتے سے
 ہونے سے خواہ بڑی طرح پر لیٹنے سے پھر اس لڑا صبر کا حال دگرگون ہوتا ہے اور دوبارہ وہی کھلی کیفیت مود کرتی ہے جو قبل
 گمان صحت کے تھے یا اس سے برتر کوئی کیفیت عارض ہوتی ہے۔ جس قروح میں گوشت پیدا ہوتا ہے کبھی زیادہ حاجت پیدا
 ہوتا ہے اور کبھی زیادہ نہیں پیدا ہوتا ہے اور شاید جن قروح میں گوشت زیادہ پیدا ہوتا ہے وہی قروح ہیں کہ بدن تقیہ کے
 استعمال اور وہ دلدہ کائن میں کیا جاسے۔ اور جن قروح میں گوشت زیادہ پیدا نہیں ہوتا ہے غالباً وہی قروح ہیں کہ انکا تقیہ
 کر کے استعمال ملات کا کیا جاسے۔ جب کسی قروح کے بقا کا زمانہ دراز نہ ہو جاسے اور سرہ جابن اور متضن ہو جائیں اور جو ہر واسطی سے
 عضو کے بست کچھ جاتا رہے اس قروح کا اندام بال تمتع نہیں ہوتا ہے۔ بان اگر چہ اصلی موضع متفرق کا بطرف فوراً رفق بدن کے کم
 ہو گیا ہو یعنی وہ قرح گہرا زیادہ ہو اور او طولی و عرض میں زیادہ نوا ہوا اسکے اندام کی امید بہت ہو سکتی ہے خصوصاً یہ تاہر
 نسبت اندام قروح کے اسی وقت زیادہ ہونے کی قرح کہنے مو جائے اور سال بھر تک باقی رہا ہو خواہ قرح بہ سال کے رہے یا کچھ
 قرح نہ صرف ہو یعنی اُس میں ناصور پڑنے لگے سا اور جو قرح قہیم ہو جانا ہے فوراً اُسکی بزرگی اس ہی سے تجاوز کر جاتی ہے جو کہ اُس
 قرح کے ہی قروح سودا ہے کا پھنا ہونا اور ہی بان اگر ایسے قروح سودا ہے میں جس قدر شیخ فاسد جمع ہو سب کی سب کالانی
 مائے اور جو فساد انکا گوشت تک ہو پھانچا ہے وہ بھی و در کردہ الا جاسے اور گوشت اور ہوی دونوں صحیح اور آتے سے بچی ہوتی ہیں

اسوقت نکلے صحت کی امید ہو سکتی ہے جو اسباب ایسے ہیں کہ نکلے عارض سے قروح میں نسا پیدا ہوتا ہے اور انہیں اسباب میں سے ایک ترضعف منسو قروح کا ہے دوسرے ہونا ہونا اس خون کا جو اس عضو کی طرف بطور غذا کے آتا ہے اور بڑی اس خون کی کیفیت میں ہو یا کثرت اور مقدار میں کثیفیت میں خون کی رداوت بخت خراب ہونے مزاج کبید کے ہے اور اس وقت خون کا رنگ سہمی مائل برصاصی خواہ زردی مائل ہوتا ہے۔ خواہ رداوت کی کیفیت خون کی بوجہ خرابی مزاج طحال کے ہوتی تو اسوقت رنگ خون کا سیاہی مائل یا کھین سپید اور کھین سیاہ ہوتا ہے یعنی نقطہ بے سپید اور سیاہ نقطہ خون میں نمودار ہوتے ہیں اور ایسے وقت میں خرابی تمام اخلاط جبری کے پیدا ہوتی ہے۔ اور ایسا خون رسی کہ جس سے گوشت بن نہیں سکتا اور ہلکا سٹاکرہ بظرف نم کے نہیں ہو سکتا اس کے علاوہ کبھی ایک اور قسم کا فریبی اس سے پیدا ہوتا ہے کہ اسکی وجہ سے چرک زیادہ پیدا ہوتا ہے کثیفیت خون کی رداوت ہے کہ مقدار مزاج الیر سے کم ہو یا زیادہ ہو۔ کم ہونے میں یہ نقصان ہوگا کہ وہ چیز پیدا ہوگی جس سے قرح میں گوشت پیدا ہو اور قرح مر اسقدر صاف اور پاک رہے گا کہ قلیل رداوت مناسب کے ایسی چیز کی طرف توجہ اس سے رہنمائی حاصل ہوگی اور جب تک زخم پورا نہیں ہوا ہے یہ خشک لیشہ معتبر نہ سیکے گا بلکہ اوکھڑے جانے گا اور یہ قرح اسوقت پیدا ہوگا جب ان میں مواد رسی کی زیادتی نہ ہو اور خون بھی اس میں بہ قلت پیدا ہوتا ہے۔ تیسرا سبب جو بے نسا قروح دے قرح ہے یعنی قرح کے نکلنے سے اور گردنی بیلہ اور گوشت وغیرہ میں عارض ہو جو ہر نوعاً مناسب ان رنگوں کا اتساع اور پھیلا ہونا جس میں خرابی اور منتشر ہونے ان ہونے کا ہے جو متصل قرح کے واقع میں خواہ نسا قروح کا اسطورہ پر کہ انکار تک تیری یا سہمی مائل ہو یا زردی مائل ہو یا سے خواہ کوئی عضو قرح بے اس قرح کے ہے اسکا مزاج ناسد ہو۔ ایسے قروح جھکا علاج دشوار ہے اور انکی صحت میں دشواری ہوتی ہے جیسے قرح مندبرہ خواہ اور قسم کے قروح جو اوپر منکور ہو چکے اگر لڑکوں کے ہوں میں پیدا ہوں نائل ہوتے ہیں اسلئے کہ ترکے بوجہ نزاکت مزاج کے متحمل شدت وجع کی نہیں ہوتی اور نہ علاج دشوار کا تحمل کر سکتے اور نہ مصوبت قروح کی انہیں رداوت ہو سکتی ہے قانون علاج قروح کا پہلے یہ جانتا جاہیے کہ وجہ قروح تخفیف کے محتاج ہیں ہوا ہے اس قرح کے جو مرض مفصل سے خواہ مفصل کے فتح سے پیدا ہوا ہو کہ ایسا قرح پہلے محتاج ارخا اور ترطب کا ہونا ہے اور باوجود قروح اولاحتاج تخفیف کے اکثر احوال میں ہونے ہیں پھر بھی کبھی اور احوال کی طرف بھی انکو حاجت ہوتی ہے جیسے تھقی خواہ علاج اور ان احوال کی ضرورت ایسی وجہ سے ہوتی ہے جو قروح کو لاحق اور عارض ہو جائے اور یہ دینی عارض کی وجہ سے اسباب پیدا ہونے میں نفس قرح کے ان احوال کا محتاج نہیں ہوتا ہے جس قدر قرح بڑا اور گہرا ہوگا حاجت تخفیف کی اس میں زیادہ ہوگی اور ایسے جرنے مشتبہ کا جرح زیادہ درکار ہوگا اور پورا جفا اور نہایت درجہ پر تخفیف دہا میں ہوگی اگر احوال ضیا طلت اور ٹانگے لگانے کی بھی ضرورت ہوتی ہو مگر قدر حاجت کا محاط کر کے سبالتہ تخفیف اور جمع اجزائی تغیر برعکس کرنا چاہیے اور انہیں قواعد کی رعایت جو باب جراحت میں بیان ہو چکے ہیں یہاں بھی کرنی چاہیے یہ بھی جانتا ضرور ہے کہ قروح اپنے علاج میں کبھی محتاج اور یہ سبالاتذہ کے ہونے ہیں جو بزرگ ریشہ فری خواہ پچکار می کے ہونے چاہیے جانی ہیں اور وہ خواہ بھی ہوں ایسے وقت میں ان اور یہ کو بیکمل مزاج اور قروح ملی کے ہونا ضروری ہے پھر چاہیے کہ باطن میں وہ دوا جن مختلف کام ہوں یعنی اثر خشکی کا پیدا کر کے خصوصاً جو دوا قروح نا محصورہ کے علاج میں مستعمل ہوں اور کد

انکے پوسٹ کی قوت لوطت جرم پر زیادہ غالب ہوتی چاہیے کہ جسی ان قروح کی دوامین حالت آمیزش ایسی چرک کی ہوتی ہے
جو کسی دوسرے سبب سے سبلان پیدا کرے اور وہ اس مرض سے ہوتی ہوتا کہ رطوبت مزاج اور الصاق پیدا کرنے والی پیدا کرے
اسکا بھی خیال ضرور رکھنا چاہیے۔ قروح مختل بھی اور بندش کے تین درجے سے ہوتے ہیں۔ اول چرک کو ممانا ہے اور دروان
اندو اوجیب ہے کہ ہوا ذمی بندش کی ابتدا اور لطف اندرون قرح کے پہنچتی ہو اور مہلہ کے قریب کی بندش ڈھیلی ہونا کہ نچوڑنا
اور نشورہ ہونا چرک کا آسان ہے۔ دوسرا سبب ایکی بندش کا ہے کہ دو استعمال کرنے اور الگ ہونے سے محفوظ رہنا اور
جو قوت احکام اور گوشت پیدا کرنے کی دوامین ہے بلکہ جرم الا رام محل کے اس میں کسی طرح کا فرق نہ پڑے اس مرض کا حصول مختصاً
مشواری بندش کا نہیں ہے۔ تیسرا فائدہ بندش سے یہ ملحوظ ہونا ہے کہ قرح کے دو لون سرسٹائیں میں ملکر ظم ہو جائیں اس فائدہ
کو جو ہے لازم ہے کہ دو لون یا تھون کے پاس بندش ڈھیلی نہ ہو بلکہ ایسی ہو کہ دو لون سرسٹے جو تلی بجائیں اور بہت اچھی طرح سے
انصال پیدا رہے مگر ایسی بھی سخت بندش کچھ مفید نہیں ہے کہ اسکی وجہ سے درد اور انداز پیدا ہو اور دم عارض ہو۔ معالج کو
ایسی قرح کر کے کہ قرح متورم نہ ہونے یا کے اور جو چیریں مانع ورم ہیں ایسے طبیعت کی اعانت کرنا چاہیے کہ بعد ورم کے
نار و ال ورم قرح کا علاج سس ٹکس ہے پھر اگر ادویہ مانع ورم کا استعمال ممکن نہ ہو اور ورم ظاہر ہو جائے ہو وقت علاج میں
ورم کا کرنا چاہیے مگر رعایت قرح کی بھی جلی جائے تاکہ علاج سے ورم کے نفع ہو پھر خاص قرح کا علاج کرنا چاہیے اس طرح اگر قرح کے دو
لون کی چیز میں فاسد ہو جائیں مثلا ستر ہو جائیں خواہ سیاہ ہو جائیں اسکا علاج نزدیک ہے کہ کرنا چاہیے اور خون فاسد کو نکال
کر انہر و ہر بعد ازل اسے خشک اسے چھان کر ٹیکہ اسکے بعد ادویہ مختلفہ کو استعمال کریں ریح قرح خالی رہے یا قرح سناخ
یلا مادہ ہو پیلے تامل کرنا چاہیے کہ مٹ سے کوئی چیز لطف قرح کی ریش کرتی ہو یا نہیں کرتی ہے بلکہ جو طریقہ قرح کے کرنا کا تھا
اب اسکا انصاف بر طرف ہو گیا ہے اگر اسکا انصاف موقوف ہو گیا تو خاص قرح کا علاج کرنا چاہیے اور اگر ایسی انصاف ہی ہے
دیگرہ کا لطف قرح کے ہو رہا ہے پیلے اس ریش کو منع کرنے کی تدبیر ضرور ہے نزدیک نفع کے خواہ اسہال اور تھکے سے
کرتا ہے وقت کبھی مفید بھی ہوتی ہے اور لطف نے اسکے مفید ہونے کی شہادت دی ہے۔ اگر قروح کے اندر کی کچھ نہیں ہوگی
کی خواہ مگر سے جھلی دغیرہ کے ہوں خواہ اوپر کچھ ہو گیا ہو اسکے نکلنے میں مہلت نہ کرنی چاہیے بلکہ وہ تدبیر کرنی چاہیے جو بانی
عظام میں بیان ہو چکی ہے پہلی جو تدبیر قرح کے واجب ہے وہ بھی ہے کہ اس میں نفع پیدا ہو جائے نزدیک استعمال دو اسکے
پھر اس نفع کا نتیجہ بھی ادویہ سے کہ نا بعد ازل انہات حکم کی تدبیر اور اندام قرح کا اگر قرح چرک دغیرہ سے پاک و صاف ہو جائے
اور عیال یعنی اور نا جو اس میں نہ ہو اور زیادہ گہرا بھی نہ ہو فقط اسکا اندام کافی ہو مگر ایسی صورت اس میں ریم دغیرہ
تہرے اور جو قرح چرک الود کو دوائے جالی اور لطف کا استعمال اس میں ضرور ہے اور پیلے جو علاج اسکا کیا جائے لادفع کا
مختص ہو گا اسلیو کہ جس اسکا دراک تجویز نہیں کر سکتی ہے پھر رفتہ رفتہ مزاج میں کمی کرنی چاہیے جو جو اس دراک کے
تا انیکہ جب انہات حکم کی دوا کی نوبت پہنچے ایسی دوا استعمال ہو جس میں کسی قدر لزوج ہو اور ہر وقت اسکا استعمال ہو اور خیال
اور اچھا نام اسکا ضروری خصوصاً اگر قرح میں حرارت خواہ التهاب ہو کہ درد پیدا ہوئے تو جو اسباب و امور التهاب و درد کے
میں انکا دفع کرنا ہر وقت ملحوظ رہے اور یہ وہی اسباب ہیں جنہیں ہم نے بیان کیا اور ایک ایک کو جدا گانہ ذکر کیا کہ وہ

سب قروح کوئی سرد وارت کہنے ہیں اسلئے کہ اگر ان اسباب کی اصلاح نہ کرے گی خاص علاج قروح کا کمن وہ علاج شوگا انکا کھرتوگا
 اگر کفر جو چہ مزاج مفصلی معلوم ہوتی ہے وہی اصلاح قروح کی بھی کر دیتی تو اور اکثر جب قروح مفعول اور ڈھیلانا ہوتا ہے اس پر کہ نسبت درمی
 پیدا ہوتا ہے اور وہ گوشت نائل بہ شرمی اور باخونت ہوتا ہے اسکا علاج ادویہ سردہ کم ہے جو کہ قروح کے کفر کرنا چاہیے جیسے آب سرد
 گوگل لائی اور سرد کسور مطلقا معتدل خواہ وہ مطلقا سرد ہو کافر کی قروح تیز اور برف سے مستعد ہا کر کے استعمال کرنا چاہیے کہ قروح نہ لگے
 جاسے اور چھوٹا ہونا چاہیے جو قروح ایسے ہوں کہ ان میں درد شدید ہو تاکہ علاج میں پہلے استعمال اور توجہ تسکین درد میں کرنا ضروری
 اور دردی تسکین انھیں ادویہ سے کرنی چاہیے جکو بخوبی ہم بیان کر چکے ہیں اگرچہ وہ ادویہ نفس قروح کی اصلاح کی ابتدا بھی ہیں
 اسوے کے کہ اگر ہم تسکین دردی کی پیدا کرے گی علاج قروح کے اسباب ہمارے پاس صحیح نہ ہونگے اور جب درد میں سکون پیدا ہو جائے
 تاہم اس ضرر کا بھی کر لین کے جہاں ادویہ مسکن کے استعمال سے پیدا ہو اور چونکہ اتودہ قروح محتاج صاف کرنے کے ہوتے ہیں
 یہ وہی قروح ہیں جن میں رطوبت زیادہ ہوتی ہے اور سا کرتی ہے اور اکثر تریلان رطوبت کا ان میں رہنا ہے کسی شدت کے ذریعہ سے
 ایسی قروح کی معافی پیدا ہو جاتی ہے اور کبھی ذر درت کے استعمال سے خواہ ملاہم کے استعمال سے جب تک قروح چونکہ سبک
 نہ ہو جائیں کوئی درانگی خاص جرم تک پہنچنے کے لیے خصوصاً جو ادویہ بطور ذر درت کے مستعمل ہوتی ہیں کہ انکی رسائی نسبت دشوار ہے اور
 کہ پہلے تنقیہ اور معافی انکی کرنی جاسے پھر ایسا تکمیل کو گوشت اور گانے کی دوا کا استعمال کیا جائے جو وہ انتہی جوینے رطوبت کو پاک
 کرتی ہے اس میں جلا زیادہ ہوتی ہے اور جو دوا گوشت پیدا کرتی ہے بالقرہ اور اس میں جلا بہت کم ہوتی ہے اور کبھی گوشت خرابی
 بھی پیدا کرتی ہے بلکہ واجب ہے کہ گانے کی دوا ناماد اور تیز اختیار کیا جائے اور مطلقا در خارج بدن میں میرات ادویہ میں نشانی کرنا
 پھر اس مطلقا کو انھیں قرح بردن سے چھوڑ لین جن سے خشک نشی اور پیری کو چھوڑ دینے میں بعد از ان علاج مناسب کر میں اور یہی علاج جانا
 تو اصرار کے علاج کا بھی ہے اسلئے کہ کچھ احتیاج پیدا کر کے صاف کرنے کی ہوتی ہے اور بعد از ان علاج خاص کو اختیار کرتے ہیں بلکہ
 ادویہ نسبت بعض ابدال کے نسبت کم ہوتی ہے اور بہ نسبت دوسرے بدن کے ازال اور شدید جلا ہوتی ہے جو ہر شے طیکہ وہ بدن نرم اور
 زیادہ ڈھیلانا اور بہ نسبت دوسرے بدن کے وہی دوائے جانی ہوتی ہے اور نہ نسبت کم اسی واسطے دوائی قوت کا توڑنا خواہ زیادہ
 کرنا اور بڑھانا خواہ اسکا دزلان کم و بیش کرنا خواہ کسی اور ترکیب کے ذریعہ سے اسی قوت کم اور بیش کرنا خواہ کسی دوا کی
 گھٹائیں خواہ اسپر کوئی دوا زیادہ کر کے ان میں انھیں جلا زیادہ پیدا ہو اور کسی اور بدن کی نسبت بھی دوا ازال ہو جائے
 اسکا دزلان کم ہو جائے خواہ اسی وجہیت زیادہ ہو جائے خواہ اور بعض ادویہ نافعہ کا اسی دوا پر ملاحظہ کریں زیادہ ملاحظہ
 تو ہی کی وہی قروح ہیں جنکا انزال منسہ ہو واجب ہے کہ دوا کو جن دن تک قروح پر لگی رہنے دوں بعد از ان اسکو چھوڑ دالیں اسلئے کہ اب اگر
 یہ دوا پھر استعمال کرے گی کچھ اثر خیر کی روشنی کو قروح سے متصل نکر میں اور اگر میں استعمال روغن کے کچھ چارہ نہ ہو روغن میں خیر اور روغن
 اس اور روغن مصلی کو اختیار کر لین اگر قروح میں اور کسی طرح کی خرابی نہ ہو لازم ہے کہ جو مفعول زیادہ حس رکھتا ہے اور اس میں قروح پڑ گیا ہے
 روغن اور زری علاج اسکا کرنا چاہیے اور وہ اسے قوی سے اسکو ایذا نہ پہنچائیں سادہ حس مفعول کی من جلد ہوا کے صاحبجو میں جلا ہوتا
 اور گند نہ کرنا چاہیے جو قروح کسی قسمی باطنی میں بہرے خواہ کسی مفعول شریف میں واقع ہو جسکی وجہ سے خطرہ پیدا ہو خواہ وہ
 مفعول کثیر نفع ہو یا کہ قبول لغات کو جملہ کرنا ہو بہ سب نہیں مفعول کی بلکہ اس کے علم میں داخل ہیں اور انکے اصول و حکم پیدا کر لین میں

پہلے

داخل ہو خواہ ضعیف احمس میں اور اس وجہ سے قروح باطنی معنی دوسرے سخت کے نہیں ہوتے ہیں جسیرہ رنگار وغیرہ خصوصاً جو دوا میں زیادہ جذب ہو جاتی ہیں اور بدن کے اندر ڈوب جاتی ہیں سارے قروح باطنی ضربات اودہ کے زیادہ مصلح ہیں جیسے گندھار و صمغ عربی وغیرہ دو دوائیں جو اندر مقمن زیادہ ہوتی ہیں خواہ خشکی غایت درمیان ہو مگر مصلح قروح ہیں یہ جو کہ اعضاء مضمحلہ خالصتاً ناکلین رہیں اور حرکت نہ ہونے پائے اور حرکت دے جائیں اگر بیٹے زمانہ میں حرکت ملائم اور ضعیف دیکھے اسکی معرفت بہت کم ہو چہ نسبت اسکے کہ بعد زمانہ ابتدائے حرکات قوی کا تحمل رائے کر لیا جائے خصوصاً اس بدن میں جسکے اخطا طرہی ہوں۔ راجب جو کہ مصلح قروح میں اسکا خیال رہے کہ قریب کے اعضاء میں التمام پیدا ہونو جائے جسے صحت جو ایک قسم کے قزونی زائد درمیان آنکھ اور ہلک کے پیدا ہوتا ہے خواہ دو انگلیوں کی مابین جو گوشت یا کھال پیدا ہو کر انگلیوں کو متصل کر دیتی ہو کہ کف پینے فار کا قرح اور جو قرح بطرف ناسور کے زیادہ مستحیل ہوتا ہے اور جو قروح شراب میں اور اردوہ سے بنیاد رکھتے ہیں انکی جنت سے قریب کے گوشت نرم وغیرہ میں درم پھیلنے کی جیسے کش ران میں درم اسی وجہ سے پیدا ہوتا ہے اور پس گوشت بھی جیسے خارش اور دوران تک پہنچ جاتا ہے اور بعد ہی صحت اسکی موجب ہوتی ہے خصوصاً اگر مرل میں ردارت ہو اور فضول سے بھر ہوا ہو کہ اسوقت دمن شرت ہوتی ہے اور رویت قرح کی ہو چوٹی ہو۔ لہذا واجب ہے کہ مصلح بدن کا بزرگو متقیہ کے کریں اور جو تیرا اپنے مقام حاصل میں مگر ہر دو چکی ہو اسکو استعمال کریں اور جب تک درم کا متقیہ نہوگا اسکے مصلح کی امید نہیں ہو سکتی ہے اور اس علاج میں اسکی بھی حاجت ہے کہ باسلیقون وغیرہ کے استعمال سے قرح کی تکلیف کو دور کرتے رہیں اگر متقیہ بدن کا ہو چکا ہو تو تیسرے وقت بھی ایسی خبر کریں کہ ایذا قرح کو نہ ہو بخیر پائے ایک حیصت جامع الفوائد کا سننا بھی ضرور ہے وہ یہ ہے کہ ہر دو دوا وغیرہ سے مصلح قرح کا کیا جانا ہے یا تو موافق ہوگی یا غیر موافق اور دوسرے موافق اگر فی الحال اس سے کوئی فائدہ نظر نہ آئے ہے کہ اس سے کسی طرح کی معرفت بھی پیدا ہوتو اور غیر موافق یا اس وجہ سے کہ اسکا عمل ضعیف ہے اسکی پہچان اسطرح سے کرتے ہیں کہ مرض سے استعمال دوا کا ہو اور اثر اسکے ضد کا ظاہر ہو مثلاً اگر بمرض تخفیف یا متقیہ کے استعمال کیا ہے اور فونی مادہ کی اور رویت زیادہ ہوتی جائے خواہ کوئی اور ضد دوا سے ان دو ضد دوا کو دیکھ کر پیدا ہونوگا اور جب یہ کہ اس دوا کی قوت بڑھانی جائے۔ یا مخالفت اس دوا کی اور وجہ سے ہو مثلاً اس سے گرمی زیادہ از حد مصلح الیہ پیدا ہوتی ہے اسکی جنت سے حرمت اور التماس ہے اور چوٹ اسوقت احتیاج اسکی ہوگی کہ اس دوا کی قوت کم کی جائے اور اسکے التماس کو توڑا بچھا دینا چاہیے کسی مہم ہر دو کے ذریعہ سے خواہ اس دوا سے ناموافق کی استعمال سے رنگ قرح کا بطرف سیاہی خواہ کو دت کے نائل ہو جانا ہے اسوقت معلوم ہوگا کہ دوا قرح میں تیرا پیدا کرتی ہے اور بعد رحمت الیہ اس دوا سے تخفیف پیدا نہیں ہوتی پس لازم ہے کہ اسکی تخفیف کی قوت بڑھائی جائے۔ خواہ وہ دوا سے ناموافق ترہل اور ڈھیلا پن قرح کا زیادہ کرتی ہو اسوقت وجہ ہوگا کہ اسکی قوت قابضہ زیادہ کی جائے جیسے گندھار اور مانو وغیرہ خواہ اس دوا سے تخفیف بیش از حد پیدا ہوتی ہو لازم ہے کہ اسکا ضد رکھ لیں دوا سے کہ زیادہ جنت ڈر کر نیکے خواہ دوا سے ناموافق قرح میں نائل پیدا کرتی ہو اور متفق اس قرح کا زیادہ کرتی ہے جیسے آبنوہ سطور میں اسکا ضد کرتا ہے۔ لازم ہے کہ ایسی دوا کی قوت جلا توڑ دالی جائے۔ اکثر دوا اسوجہ سے ناموافق ہوتی ہے کہ مخرج عضو مضمحلہ کا کسی کیفیت خاص میں حد افراط کو پہنچا ہوا ہے اسوقت لازم ہوتا ہے کہ جو دوا مصلح ہر مصلح ہو اس کیفیت کی ضد مقابل ہو تاکہ مخرج اسکا معتدل

ہو جائے اور کیفیت موافق اس دوا کا علاج ہو علاح قروح صدر پر یہ کاہ قروح محتاج استعمال ادویہ مجففہ کے
اوستے ہیں کہ صدر سے قرح پاک ہو جائے اسکے بعد دوبارہ استعمال ادویہ مجففہ تک کا کرنا چاہیے کہ یہ قروح ڈھیلے ہوں اور گوشت
کا نیا بولی ہو اسکا استعمال کیا جائے زیادہ زخم مانر ہو جائے گا اور عفونت بڑھ جائے گی اسکے کہ اجسام ان قروح کے نصف ہونے
بلکہ واجب کہ پہلے انکی تخفیف کر لی جائے تاکہ اندر کی سختی پیدا ہوا اسکے بعد وہ دوا گوشت پیدا کرنے والی لگائی جائے لکن ایسی
دوا کا استعمال ہو اور رطوبت قرح کی کم نہ ہو خواہ روز بروز زیادہ ہوتی جائے اوستت یہ دریافت ہو گا کہ اس دوا میں
تبی قوت نہیں ہے کہ اس بدن جن جذب رطوبت پیدا کرے پس ضرور اسکی قوت مجففہ زیادہ کرنی چاہیے اور تھوڑی سی ہلاکی
قوت بھی اس میں بڑھانی چاہیے مثلاً شمشک انہ مش کر کے ادویہ قابضہ سینے گلزار اور پھٹکری وغیرہ اور شکرست روغن کی
ہست کرنی چاہیے اور اگر کوئی روغن اس میں نہ پڑے تو ایسا ہو جس میں قوت تخفیف کی ہوتی ہے۔ اسی طرح اگر قرح کی خشکی
سرافراط کو پہنچی ہو ادویہ تخفیف کی قوت لکھا دینی چاہیے اور جلا اور فیض کی قوت میں کمی کرنی لازم ہو اور اس وصیت کو
ہمد ادویہ مجففہ میں یاد رکھنا چاہیے۔ اور ایک ہی دوا کے استعمال میں شدت اور تغلیظ نہ کرنی چاہیے خواہ باوجود تصور تغلیظ
اور دھوکے کی ایک ہی دوا کو یا اسکے مشاثر پیدا کرنے والی دوا بار بار استعمال کرنا چاہیے مثلاً دوا میں قدر حاجت سے
زیادہ جلا نہ ہو اور اگر کوئی عفونت قرح کو کھا جائے گی اور اسکی بحکست کو ایسی رطوبت کی طرف مائل کرنی جو مثل اس صدر پر
ہو قرح میں پیدا ہو رہا ہو اور باوجود ظہور اس قرح کے پھر مصلح قوت ہلاکی بڑھانا چاہیے ہی تغلیظ مراد ہے کہ جو ابھی مذکور ہوئی ہے
اور اس کیفیت کی دوا قرح کو زیادہ گہرا اور زیادہ گرم اور مشابہ جھٹھے ہوئے خواہ ترچھے ہو تو بھی کر دیتی ہے
اور اعلیٰ کو اس دوا کے استعمال سے ایک لطف ظاہر محسوس ہوتی ہے۔ یہ بھی واضح ہو کہ ادویہ جو قروح کو خشک کرتی ہیں ان میں سے
بعض ادویہ میں تریب زیادہ ہوتی ہے جیسے بنگ درا زینون اور بعض ایسی دوا وغلیظ نہیں زیادہ ہوتی ہے جیسے ریشاخ اور
ترش پس مصلح کو لازم ہے کہ ایک قسم کی اعانت دوسرے قسم سے کرے اور بحسب مقابلہ مزاج جزوی مرض اور دوا کی قوت سبک
کرتے ہو جو دوا میں صدر خواہ رجم کا تغلیظ کرتی ہیں وہی دوا میں جو خشکی پیدا کر سکیں جیسے پھٹکری اور مانزا اور پوست
انار اور نشا رکنندہ اور مردانگ آرد جو خواہ سو بن جو اور شغالیق نعمان اور برگ درخت نیچہ الجوش یعنی دردار اگر برگ جو زمانہ زیادہ
جو زمانہ کا صفا کر بن کہ مسلم جو کہ پیکر لگانا خواہ اسے شراب میں جوش دے کہ استعمال کر بن بہت مفید ہو گا اور رطوبات
کو خشک کر لگانا ہوں کہ یہ قدر زیادہ کہ ہم جلد مردانگ کبھی ہوا کہ سر کے اوکے کبھی ہوا کہ زیت کے صاف کر بن تاکہ سفید ہو جائے
پیدا کرے سر ہوا اور سوخت اور ہلدی اور مانزا اور گلزار اور دم الاخوین اور پھٹکری اور اقلیہ یا سفید سب کو ہوزن لیکر خوب
کوتین اور بار یکے پیکر دو لکے چھٹھ حصہ برابر مزاج مذکور ملا کر سب کو استعمال کر بن وہ ادویہ جو قرح با دین میں مذکور ہیں
انکا استعمال کرنا چاہیے اکثر رجم وغیرہ دھونے کی حاجت سیال چیزوں سے ہوتی ہے جو چنانچہ اسکا بیان قروح خار د کے
ملاح میں ہم کر چکے۔ بنجہ الی سیال اور روان چیزوں کے آب دریا اس کام کے واسطے عمدہ ہے جو پھٹکری کا پانی بھی چرک
کو دھونے والا ہے اور دروغ اور تخفیف بھی پیدا کرنا ہے۔ یہ سب ادویہ جو ابھی مذکور ہوئے ہیں بروقت درم کے مغز ہونے
اگر تاگر ہو تھو کہ پانی میں ہلکا کر چرک کی دھونے میں استعمال کر بن تخفیف اچھی طرح پیدا کرنا ہے جو شانہ ہلاک کا دوا

۲۲۴۲

جو شانہ آرد درخت اور برگ سرد رہی اس غرض کو بخوبی پورا کرنا چاہئے علاج قروح دسہ کا فرغ کے منہ اوپر مذکور ہو چکے
ایسے قروح کے علاج بن اودہ یا بالہ کو استعمال کرنا چاہیے اور ابتدا علاج کی ایسے دو ہائے کرن جرتوی زیادہ ہوا در لنگ بھی زیادہ
پیدا کرے جس طرح قانون عام میں جھنڈیاں کیا ہی بعد ازاں رفتہ رفتہ قوت طسانی چاہیے مثلاً شیخ ہندی اور زراوند ہرہا شہد
کے اور تھوڑا سا سرکہ ایضا ملک البطم اور اسکے شل روغن گل خواہ روغن گاد ایضا اصل السوس ہرہا شہد کے ایضا آرد کر سنہ
اور گلیاہ جاوشیر مرکبات میں سے مرہم ہندی اور سبز رنگ کے مرہم خواہ فقط زنگار سے بنے ہوں یا اس میں اشق وغیرہ داخل کیا
اور مرہم قیسوریہ اور جو مرہم دقتین کر سنہ سے خواہ مرہم نمک اور قمرس اوسودا اور قمرس اخضر بنیے سبز جو نام قمرس مو حاسل مشہور
ہے ضعیف اودہ میں سے ایک یہ دوا ہر درمی زیت اور شہد اور پھلگوری برابر ہوں لیکر استعمال کریں خواہ سپیدہ اور جلد
میں پریدہ وزن اور جب دوا بخ تیار ہو پستلے لیکر اس وقت قرص سیون ہرہا شہد کے سفید موئی بنیے اور دوا جیدہ کے زیتون مایع
ایسے نمک ملاو اسی ترکیب خاص سے جو دوا یہ مفردہ میں مذکور ہے سفید موئی اس مقام پر حاجت استعمال ایسے دوا سے سیال
کی پتی ہو جو سوخ کو دھو دے جیسا قروح خارہ کے مقام پر ہم بیان کرینگے اور یہ سب دوا میں بروقت ورم
قرص کے مفرقین علاج قروح خارہ اور کھوف اور محتالی کا قروح خارہ سے مراد کہ ہر دون اور کھوف میں خارہ کے
ہو اور محتالی جیسے جو رزخم جو نظر نہ آئے یہ زیتون اقسام محتاج گوشت پھرنے کے ہوں اور گوشت کا جھیرا ہوں یا دانی
خاک کے مکن نہیں ہو اور ہوں زیادہ پیدا ہونے فون کے دشوار ہو اور اسکے بعد احتیاج ان دوا کو لگی ہوتی ہو زمین
بجنتیف زیادہ ہوا اور تھقیہ بھی کریں اور رکھنا ان اودہ کا اس طریق سے چاہیے کہ رجم اور چرک دفعہ رک نہ جائے بلکہ تھوڑے
باری رہے اگر ایسا مقام حسب اتفاق ہم ہونے اور قرح کی تیز فوسد کے اوپر کی طرف ہوا اور موخہ قرح کا پھینچنے کا سبب بنی ہوگی
اور اگر اسکے برعکس اور الشا ہوا اور مریض کو تبدیل وضع تکلف مکن ہو کہ زخم کو دوا چا چا کرنے سے وہی صورت پیدا ہو جائے
جسبھی وہی خارہ حاصل ہوگا گواو ٹھکانا اور جھٹلانا خلافت وضع طبع کے ہوا اور اگر اس ترکیب کے بعد بھی وہ صورت پیدا ہو
اس وقت قرح کو چاک کرنا ضرور ہوگا یا صرحت کہ اسکی چرک چاک کریں اور چرک پورا کریں تاکہ کہت یا خارہ کسی قدر ایسا باقی رہے
کہ اسکی رطوبت کا کلکنا دشوار ہو یا کوئی راد اور بھری چرک اور رجم کا دوسرا پیدا کریں اسکی چرک میں اور جو سختی اسکی سے
ہو اسکے علاوہ دوسرا منہ پیدا کریں بھل جراحی اور دستکاری سے اور اس جہد منہ کے پیدا کرنے وقت حال میں ہفتوں
نامل کریں کہ اسکی منہ کے پیدا کرنے سے کوئی نظرہ مزید تو پیدا نہیں ہوتا ہی جب یہ منہ بنا چکیں قرح کی بندش ٹہنی
دفعہ سے اس طرح ہو کہ کریں کہ مسد کی طرف سے شروع کریں اور چرک کی طرف سے پہنچیں یعنی وہ مقام جو نیا کھولا ہو اور
پیلے صورت کے قرح کی بندش اسکے برعکس ہو یعنی جو قرح دوسرے چاک کا محتاج نہیں ہو اسکی بندش چرک کی طرف سے
شروع کر کے مسد تک باندھی جائیں اور زیادہ استوار ہی بندش کی دواؤں صورتوں میں اوپر کی طرف درکار ہو اور تھن
زور سے بھی نہ باندھیں کہ در پیدا ہوا اور مریض عاجز ہو جائے اور شکوہ کرے اور اگر چاک کرنا اور دوسرا منہ نکالنا مکن ہو
بدرقت قرح کاریم وغیرہ دھویا کریں اور وہ نشتر جو بنست کچھ ہوں انکو اندر وار داخل کیا کریں اور جو فستید باوجود قوت انبات
چرک دفعہ بھی پاک کر دیتے ہیں انکا استعمال کر کے زمین ناکہ لوجہ زیادہ اجتماع چرک وغیرہ کے انکی قوت انبات باطل ہو جائے

اس لیے کہ دونوں قروح کا اجتناب ان کے قوت کو روکے رہے گا۔ ہم نے خود تجربہ کیا ہے کہ مرہم رسل ایسے موقع پر خوب کام دیتا ہے اور یہ نرمی اور آہستگی قرح کو اچھا کرتا ہے اور قروح بولوں اگر قرح میں بھری جائے غیب النسخ ہو اگر اس کے بعد سو قحطوں بعد اس کے بڑا ہو سکے بعد اس کے مرہم رسل اگر تمنا کا نتیجہ کامل اور اچھی طرح دفع ہو کر وغیرہ نکلیا جائے کسی ننگے جلد میں انصاف پیدا نہیں ہوتا کیونکہ انسان ہو سکتا ہے کہ جلد میں خشکی پیدا کر کے اس حالت پر کر دیں کہ وہ خشک مہج جلد کے باہم چسپیدہ ہو جائے مگر قروح اور چورچور خورقوں کا نتیجہ کامل دونوں سے نہیں ہو سکتا ہے اور نہ ان میں گوشت پیدا ہو سکتا ہے یا ان اگر قرح بڑھنے کے ذریعہ سے پکھاری وغیرہ میں بیکار ہو کر مگرین خواہ ان میں بروقت فیتلہ اور حتی رکھی رہے خصوصاً اگر ان کی شکل ایسی نہ ہو کہ فقط اوجھا کرنے سے ان کی بھوک اور بھرم و بھونچل نظر نہ پورے ترے سے دور ہو اور چکر چوڑھا سے خود دھونے کے وجہ سے ان میں معافی پیدا ہو کر اسے حصو مشا جب ان میں شراب ملا کرین مگرین مگرین پانی بھی قوت سے چکر کو دھو تا ہے جو چورچورچ کر بہت کم لکھتا ہو وہ بھی اسکا نہیں ہو سکتا ہے آب وریا بھی ہی کے قرح ہو چکر چکر کو بھی دھو تا ہے اور تخفیف بھی پیدا کر تا ہے مگر پانی کا پانی نشال بھی ہو اور یا انہم جو مادہ فاسد لطیف عضو کے آتا ہو سکتا بھی ہے جو اگر وہم ہو کرین کوئی چیز ناقابل استعمال کے نہیں ہے اور شراب بھی ایسے وقت کچھ مفید نہ ہوگی بلکہ ضرر پیدا کرے گی ان سب قروح کے دوا کو مناسب ہے چکر چکر مگرین کے دوا پر چھاننا ڈبو کر رکھے ہائین ایسی دوا دکنے جبکی طرف عضو منقحر اپنے فراج کی اصلاح میں محتاج ہو اور ان سرعہ میں کی پیش کی معادمت کر کے جو ان کی طرف سے استعمال کیے جاتے ہیں تاکہ منصفہ پر قرح کے دوا چھاننا رکھا جائے جس میں دوسرے ضروری استعمال کی گئی ہوئی ہو قرح کے حل جانے پر دلیل ہے چکر چکر مگرین میں سے کم برابر ہو اور نیچے اسکے جو اعضا ہیں ان میں آرام اور سکون پیدا ہو اور اکثر قرح سے بڑھ کر یہ بخور مگرین کے جو بندش کے ذریعہ سے دوا چھاننا اور قوت سے دوا کے چھوڑنا ہے اور فتنہ رطوبات کثیرہ ہر آم ہو سکتا ہے بعد از ان خشک ہو جانا ہے اور خشکی کے بعد زخم چھاننا ہے قروح کے گھٹنوں کا علاج عصارہ نو درنج نہری قرح کے گھٹنوں کا علاج باق ہے اور جو در دین کان کے گھٹنوں کے واسطے کتاب سوم میں مذکور ہو مگرین انکو اسی مقام پر ملاحظہ کرو قروح میں گوشت پیدا کرنے کی توجہ بہت تک متفقہ قروح کا نہ ہو۔ ہر ایک گوشت اگانے والی دوا کا استعمال جائز نہیں ہے اور جب تک کہ بھونچل چکر چکر سے جلد کا جذب نہ ہوے اور اگر فدا قرح کے مقدار قلیل ہو اس تک نہ ہو چھوٹی جب قرح وغیرہ سے پاک ہو جائے پھر کوئی دوا علاج دینی اسپر لگانی درست نہیں ہے کیسے ہی قروح کیوں نہ ہوں اور کسی مقام پر کیوں نہ ہوں اور جب چکر استعمال دویہ ہنہ محم میں وہ وصیتیں جو چھاننا اور پر بیان کی ہیں سب کا محاذ نہیں کہ زیادہ رطوبت پیدا ہونے پائے اور نہ زیادہ خشکی پیدا ہو اور جو چھوڑتے ہیں قروح صمدیدہ کے باب میں حکو رو روئی ہیں انھیں بر عمل کرین مگر وہ مزید فقط اسی غرض سے نہیں ہے کہ متقیہ رطوبت قروح کا ہو جائے اور انہیں خشکی پیدا ہو اور اس بلکہ علاوہ ان دونوں باتوں کے یہ بھی غرض ہو کہ اس میں گوشت پیدا ہو اور اگر رطوبت زیادہ اور خشکی نہ ہوگی گوشت کیونکہ یہ پیدا ہو گا۔ بخور میں چیزوں کے جو قرح میں خشکی زیادہ ذکر میں اول تو یہ ہے کہ آستے ہیندہ یا کرین اور روضن اور حوم زیادہ کرین اگر دوا بطور ہم کے سمنس ہو اور اگر تعلقاً مادہ کی کرین خواہ اسکے خاتر کرنے کی توجہ نہ کرین اور یکسانی دوا کی مگر ڈالین اور مستدار دوا کی زیادہ کر دین ان توجہ نہ کرین سے خشکی زیادہ پیدا ہوتی ہے اور نہ سبجی ادا دویہ محض میں زیادہ کیا جاتا ہے گوشت پیدا کرنے کی غرض سے مرہم کا استعمال بہت عمدہ ہے اور دہم میں پیدا کرنا ہے اور ذرور کے استعمال سے اگر چہ پیدا ہونا گوشت کا دشوار ہے مگر جلد پیدا ہوتی ہے تاہم کبھی ذرور کے استعمال سے سخت گوشت پیدا ہوتا ہے اور امانتاً سبب ہے کہ دونوں توجہ نہ کرین پھلے ذرور چھاننا اور کرین

انکے ہم لگانا اور شراب خصوصاً شراب قابض دوا سے جدید قروح کے جن اذوتیہ سے دعونا قرصہ کا دوا پاک کرنا پاک
 وغیرہ سے اور تقویت پیدا کرنا سب فائزے اس سے ہوتے ہیں انکو چھینے باب جراحات میں اودوہیہ نمک کے ذکر کر دیا ہے اور اب مناسب
 کر انہیں سے جو جو لادہ اچھے اور اس مقام کے لائق ہیں انکو میان کریں۔ سرسرم سوختہ اور انزروت اور سرسرم نامی اور حلزون مایہ
 اور تو بال شامہ فان لینے لادہ اور محرق اور بار سوختہ اور زاج اور برنجاسف اور فون اور سدھ سوختا اور پٹل چرک کے ناکر موختہ اور صبرہ
 است توی اور نظو بلون سے بڑھ کر کوئی دوا نہیں ہے اور اگر کینہ سوختہ بھی عجیب الرفع ہو کہ تخفیف اور ترمال کا فائدہ اس سے حاصل
 ہونا ہی علاج قروح مساکلم غیر مستفسفہ کا فائدہ کلی علاج جمیع قروح مسائل اور جدیدہ کا یہ ہو کہ پٹل برن کا تقیہ کریں یا اس عضو
 خاص کا تقیہ جس میں قرحہ ہی بشرطیکہ تمام بدن ردی اخلاط اور مواد فاسد سے پاک ہو اور عضو خاص کا تقیہ اس طرح ہو کہ اس میں
 پھینے لگانا اور جو رنگ لگانا اور اس عضو کا نزع بزرگیہ ظاہرہ کے بدل دین اور فندے صلیج انکی توجیز کریں اور اس میں کینہ
 نافر اور مرادقت کو دخل تو دین ایسے کہ نافر اور مرادقت سے قروح میں فساد زیادہ بڑھتا ہے کبھی ناکل قرحہ کا اسقدر پھیلتا ہے کہ نفع نہ
 عضو کی ضرورت ہوتی ہے۔ جس قرحہ میں ناکل اور عفونت نہ ہو اسکو آب سرد کی تطہیل خواہ آب تپ اور گلاب کا نطول خواہ آب صلیج اور
 کانٹول اور شراب قابض کا بشرطیکہ قرحہ میں حرارت نہ ہو اور سردی ملاء ہوا خواہ گلاب ملاء ہوا بر وقت حرارت قرحہ کا سماسی طرح ہو
 سماہ بارہ کانٹول ایسے وقت میں سود مند ہونا ہی بشرطیکہ ان نطولات میں وقت تخفیف کی بھی ہو۔ اگر قرحہ میں عفونت ہو آب دریا
 وغیرہ سے نطول کرنا چاہیے اور اگر وجہ بن جلا کر دیکھ کریں گے قروح مستفسفہ کے میان میں انے نطول وغیرہ کریں پھر یا چند عدد
 ملامات ایسے قروح کا استعمال تو انہیں مخففہ کا ہی جو تیرہ ہی کریں پھر یوست ہار اور سرسرم صلیج اور شحم گل اور شوکہ مشہرہ
 اور حب الاس اور وہ نطولات جن میں ہا دویہ داخل ہوں اور انکی تقویت کسب قرحہ اور زاج وغیرہ سے کی ہو اس طرح نفاذ کریں
 اور حاض کی شاخوں کا شراب بن جوش دے کر خواہ ضاد میں ردی سر کر خواہ کینچین میں گوندہ کر یا کر وے خشک سوختہ اور بارہ کینچین
 ہواہ سونق کے خواہ درق زیتون نادرہ کا منادس کر وغیرہ میں ملا کر علاج قروح مستفسفہ ردی کا ان قروح ردی کا علاج ایسی ہے
 کہ بڑا تقیہ کریں اور اسکے بعد خاص مضمون قرحہ کا بھی تقیہ کریں اسکے تقیہ خاص سے جواز قرحہ وغیرہ مکن ہو اور پھر شمال طلا کا دایم صلح
 مل کے جو بوجیبیان بالاکہ کریں اور فندے جدید کا استعمال کریں اور اسکے علاج میں سستی نہ کرنی چاہیے بنا کہ قرحہ کہہ ہو گا اس قرحہ میں فساد
 اور شر زیادہ پڑے گا اور ایسی تیرہ سے جو درم گرم پیدا کرنے والی ہے اس قرحہ کو جو قرحہ کینچین خشکین ایسی قرحہ کی بگ اور سونق وغیرہ
 بھی اچھی طرح استعمال ہے اور ایسے قسم کے قروح بن جب نساہ باقرہ پیل ہو جائے کبھی انکا ہیستصال اور پنج دین سے دو کرنا بزرگیہ
 داغ دینے سے فرور ہونا ہی خواہ کسی دوائے حاد سے یا کاٹ ڈالنا کہ سوائے گوشت صبح کے اور کچھ باقی نہ رہے اور جب ہونا ہی ہو
 اس عمرہ ہم کے جو خون جیور کھتا ہے اور رنگ بھی اسکا گوشت صبح کا ہے اور سوائے استخوان جمیع سپرد رنگ کے جو اور خراب ہوں سے پاک
 ہو کر باقی نہ رہے۔ دوائے حاد صبح خروف لینے گوشت ناقص وغیرہ کو کھاجانی ہو اور نکال کر ہا پھینک دیتی ہو اور اس دوا سے جو نام
 اور ایزید ہا ہا اسکا تارک درون زرد رکھنے سے کیا جاتا ہے کہ وقتا وقتا رکھتے ہیں اور بکنے میں ایسے قروح گرچہ بھولو امیر نہ ہوتے ہوں اور کبھی
 اوتے ہوں جب بھی ردی اور خبیث ہوتے ہیں۔ اور کبھی مصلحہ کے ہوتے ہیں کہ عضو قرحہ کو کاٹ ڈالیں تاکہ عفونت سے محفوظ رہے
 اور نطولات ابھی نہ ہو سکے ان میں سے آب دریا ہو جو اب نوا میر میں مذکور ہیں ان قروح کے دوائے وکار آمین۔ قروح و نیز

گشت کرنی چاہیے اور غزلے جدید میں لپکتا چاہیے۔ پھر اگر سبب قمر کا تزلزل اور وہیابا بن ہو خواہ زیادہ چرک پیدا ہو چکی ہو جسے قمر
 پیدا ہونے پہلے جو علاج خاص تزلزل اور روح کا ہی وہی کرنا چاہیے اور اگر سبب جو سمت زائدہ کے قمر پیدا ہوا ہو اور بھی تنگ نہ
 نامور کو نہیں پہنچا ہو ہر زائدہ ترطبیب مشتمل کے علاج کرنا چاہیے اور ترطبیب کا غنہ طریقہ یہ ہے کہ آب گرم کے بخارات عضو منقرح میں
 پسینا پیدا کر کے اور اسکی تخمیر اور سرسزنگ کرنا اور مختلف ایسے ٹھنڈا دینا عضو کا پیدا کرنا چاہیے اسکی بعد پھر او کوئی تہہ بر شکر کرنی چاہیے اور
 اس سے زیادہ کسی تہہ بر کی ضرورت نہیں ہے اور وہ مناسب ہو کہ اگر اس سے زیادہ تہہ بر کرنے کے تو مادہ کثیر بطرف عضو کے کھینچا گیا اور اس
 نظیر پیدا ہوگی اور بعد اس تہہ بر کی دوا ایسی لگائیں جس میں تخمیر کم ہو کہیں فقط ٹھنڈی مٹی میں ترکیا ہو اور کھانا کافی ہو نا ہو اور کبھی
 اسکی جگر قمر کے کھلانے کی ہوتی ہے اور خون لگنا اس عضو سے اور اس عضو کی باش اور استعمال حرام جس میں زنت بیٹے نزل
 ہری ہو اور اگر سبب قمر کا خون کی گرمی ہو کہ گشت وغیرہ کی دوا اور اسکا علاج ہر زائدہ کھینچنے وغیرہ کے جیسے کہ مسلم ہے اور خون ناسر
 اس مقام کا سبب نکال ڈالیں اور ہر زائدہ جھفتا کے تدارک کرنے اور اگر قمر ہر پڑنے کا از قسم دوا کی ہے جو اس قمر کو قطع کر ڈالیں
 اور خون اس سے روان کر کے اور طول میں چاک کر کے کہ اکثر انہی تہہ بر سے راحت پیدا ہوتی ہے اور اسٹیلہ مرنی ہو ابتدا نفس سے
 کر کے اور غلط سو دای کا استفرغ کر کے اور غلط سو دای موجود ہو بعد از ان بطرف دوا کی کے متوجہ ہوں اور اس میں
 سے بھی خون بقدر امکان نکالیں تاکہ ایسا نہ ہو کہ والیہ سے نعرش کرنے میں قبل تہہ بر مذکورہ وہ ضرر پیدا ہو جو قمر سے بہت
 زیادہ ہے بعد اسکے جراثیم کا علاج کر کے جو والیہ کی وجہ سے عارض ہوتی ہے اسکے بعد علاج قمر حمیہ اور الانوال کا کرنا چاہیے
 اگر سبب اس قمر کا ضعف عضو منقرح واقع ہوا ہے اور یہ ضعف بوجہ سوئے مزاج کے پیدا ہوا ہے لیکن ہر قسم کا سورج نکالنا بہت نہیں
 ہو سکتا ہے بلکہ وہی سوئے مزاج جو پیدا فرما ہوا اور اس اعتدال سے بہت بعد ہو چنانچہ اس عضو کے حرارت خواہ ہر وقت سے
 جو چیز میں نایع مزاج کے ہوتی ہیں تخمیں مفرط یا کثافت زائدہ اور پہلی صورت یعنی مختلف اکثر تاج حرارت اور رطوبت یا ناقص رطوبت
 کے ہونا ہے اور کثافت بیشتر تاج ہر وقت اور ہوسمت خواہ فقط جو سمت کے ہونا ہے لہذا واجب ہو کہ موجب اور سبب کا علاج
 کیا جائے اور ضد موجب خواہ جو چیز ضد موجب کو پیدا کرے اسکا استعمال کر کے اور اگر سبب قمر کا وہ حرارت ہوتی ہے جو مادہ کو
 بہت کرے خواہ مادہ کو کسی طرف روانہ ہونے کی عین ہو ایسی حرارت کے علاج میں احتیاج ہر دات تابعدگی ہوتی ہے اور اگر قمر سے
 کا نامور ہو اسوقت تمام ناسور کا علاج کرنا لازم ہے اور اگر سبب قمر کا اس ہڑی کا نسا ہو جو متصل قمر کے ہے ہڑی کو کھول کر اور
 خودار کر کے دیکھیں اگر کوئی چیز قابل دور کرنے والا لگ کر نے کے ہڑی ہر لگی ہے اور وہی باعث رذرت قمر کا ہوا ہے جس میں لانا ہے
 اور ہڑی مقدار اسکی الگ کر کے اور اگر کوئی چیز پیدا گانہ اسکا سبب نہ ہو خود ہڑی کو کثافت ڈالیں گے اور وہی تہہ بر کر کے
 جو باب استخوان میں بیان ہوگی جالیئوس سے ایک حکایت عجیب نقل کی ہے کہسا ہے ایک لڑکے کے سینہ میں ناسور پیدا ہوا
 اور وہ ناسور بڑھتے بڑھتے استخوان فننگ یعنی وہ ہڑی جو وسط میں واقع ہے پھوٹ گیا تھا میں نے استخوان سر سے نکل کر
 اور جمیع اعضاء میں مدد و رونق وغیرہ جو گرد اسکے میں سب کو چاک کر کے دیکھا تو اس ہڑی میں نسا د گیا تھا اب ضرورت
 ہوتی کہ اس ہڑی کو کثافت ڈالنا چاہیے اور جو مقام اس ہڑی کے نسا ہر شامل تھا وہ وہی جگہ تھی کہ ملانہ قلب اسہسہر متفرق
 تھا جالیئوس کہتا ہے کہ جب بیٹے استخوان مذکور کا بہتہ حال دیکھا تو اسکے نکالنے اور کٹنے میں نہایت ضروری اور نفاحت کو دخل نہ

اور برقی و سہولت استخوان فاسد کو نکال لیا اور جو جلی اس برقی کو دھاپنے ہوئے تھی اندر کی طرف سے مجھ لے کے
 میں اتنی رکھنے کا خیال زیادہ تھا اور بجز کورکوزنٹری میٹھا کہ جس طرح ممکن ہو سبھی نھوٹا اور سماں خود سالم رکھی جائے مالا کہ
 جو ہر اس برقی سے بطرف استخوان سرسینے کی تھی وہ درستی تھی پھر بالینوس کہاں کہ جو صفت میں ہا اعمال جراحی کرنا تھا صوفت
 سر لیں جو کہ قلب کی طرف تھوڑا مال ہی طرح دیکھنا تھا جس طرح کہ سے کا سینہ لٹا چاک کہ کہ راہ شش و دیکھتے ہیں اس جز
 سے اگر حکمان غالب ہی ہوا تھا کہ وہ لڑکا نذرہ تریگا لیکن وہ بچ گیا اور جس مقام سے استخوان ملے گا وہاں کھٹا باہر نمودار سا کہ
 بچے ہوا ہوا اور ایک دوسرے سے متصل ہو کر قلب کو بھی نئے ڈھانپ لیا اور جس طرح پہلے سر لٹاف قلب کھل کے چھاپا تھا اور پوشیدہ
 کرنے میں کام دیتا تھا اسی گوشہ نئے وہ سب کام و با پھر بالینوس نے بعد میان اس حکایت کے بچھو کر کہا کہ نامور اور زخم کو ان
 جراحات سے بجا اور خوفناک زیادہ نہ تھا جن زخموں سے سینے میں سوراخ پڑتا تھا اور اسکی شاید یہ ہوگی کہ ان زخموں کے بیانیگی
 اکثر بچ جاتے ہیں اور میں کہتا ہوں جب قروح تعفن ہو جائیں اور کہنے ہو جائیں رسی صاحب بھی تو کہہ چکے کے درپے
 خون انکا بہا دیا جائے جس قدر مناسب اور لایق اُنکے ہو جو دو واجبہ شخص واسطے عسر زوال کے ہیں اور اکثر حالات میں
 نکار امر جو بی بن وہ ہیں تو بال نخاس اور رنگار سو ختر یا فوسختہ اور تو بال صابر فان اور قوال رنگہم کلمہ میں کہتے ہیں
 معاف ذہب لینے سینے کا مرموم جو زخم کے اچھے ہونے تک نہ چھوئے کہ ان ادویہ سے قروح ملی بنائیں اور قلفظا اور لڑچ اور چھین
 اسکے مشابہ ہیں مع ان چیزوں کے جو ملنے چھیننا وہ کے طرف عضو متفرق کی ہیں اگر مادہ کچھ گیا ہے جیسے چمکری اور نازو ایک دو
 ایسی تو کہ اس سے قروح عسیرہ الاند مال کا علاج کرتے ہیں اقلیبا اور لڑاق ذہب لینے صوفت کا وہ مرموم جو زخم کو اچھا کر کے
 چھوئے اور شب بمانی ہر ایک سے اچھوڑو رنگار رشور نخاس ہر دو اور ایک ایک جز مرموم سرد پار جز مرموم اور دروغن مرموم مناسب
 حال اور وقت کے ہوا ایضا قلفظا اور اقلیبا کو آب دربا سے شور میں پر دادہ کر کے خواہ آب انگو ر میں یا جس پانی میں جی اور چھینا
 دیا ہو مگر خفیف جوش دیا ہو عسب مزاج عضو متفرق کے اور بعد جوش دینے کے قلفظا اور اقلیبا کو اس پانی میں ڈالیں اور دھوپ
 میں رکھیں کہ بیوں کے دنوں میں اور چند روز کے بعد صاف کر کے جدا کریں کہ اسکا خیال رکھنا آب دربا خواہ جی کے پانی کا
 تک اور مرموم نہ جائے ورنہ شوریت سب جلا ہو جائے گی ایضا نخاس مرموم اور مریٹا بچ اور مریٹا بچ اور مریٹا بچ اور مریٹا بچ اور مریٹا بچ
 اس بعد رکھنا صوفت کے سن قروح کو ادویہ نامورہ بھی مفید ہوتی ہیں جو صوفت و دادویہ خشک ہو کہ جس کو الی میں ڈالنا ہوتا تھا اور
 زنا و نوزوختہ اور نخاس محرقہ اور کسندہ کی باوران مختلف جیسا ہر ایک برن میں جس وزن کے لائق ہو دو اسے چیدہ ہر دو اس
 اور ہر دو آہن چمکری کے پانی میں ڈالیں اور شش مٹی چیدہ گرو وغیرہ کے گل حکمت کر کے توریں جلا میں اور بعد جلانے کے کھلا
 خوب سا پیمین اور ہلتر و زور کے استعمال کریں یا مردانگ ماکر مرموم خیار کریں صفت مرموم ذہبی اور مرموم جی چیدہ
 مردانگ ذہبی ایک کن نامور موم اور بیچ ماڈریون چھتیس مثقال رنگار صوفت مثقال اور سردایتے چالیس مثقال ہر دو سوٹہ کا پابا ہوا
 را کھو مردانگ دے کہ چالیس مثقال اور کچھ مضر دات اور قرا بادین کو اس میں رائے کہ سے مرنے مرنے جان ہو چکے ہیں اور وہ کہ مرنے
 ریل پیٹ مرموم اور رنگ اور رنگار کو ذائیں بعد از ان ادویہ کو دانس کریں اور ایضا انور کے ٹھیکہ کرے اور رنگ مرموم
 لینے معنی کی خاک اور قلعی صوفتہ نسولی اس سے مرموم خیار کریں رضائیں ماکر اور مرموم مردانگ سے قوام دیا جائے

اسکا طریقہ ہے کہ مرد اسنگ مثلاً ایک اوقیہ اور مرد کے نترن اوقیہ اور زیت اور روغن اس خواہ کوئی اور روغن دواوقیہ ہر نیمی ملا کر سفید
 حرکت دین کہ مرد اسنگ اسن آیتھہ ہو جائے اور گا باہو کر ملی سے اور سوختہ خواہ اور قرح خیر دینہ کے واسطے ہے دوا بخورنوں میں لگا کر کھول
 جو اچھی طرح دھو یا کیا ہوا ان سب سے ذر در طیار کرین خواہ شب یمانی سے پس کہ ذر در طیار کرین یا زور پا چاز جزر نظر دن دو جزر اس سے
 ذر در بنا جن اور پیلے زخم میں تمد اللودہ کرین اسکے بعد اس ذر در کو چکر مین سفور نخاس دو جزر شب یمانی دو جزر قیر علی دس جزر اور شام
 قیر و طیس مراد ہو جسے زبان رومی میں مین سور کینے ہیں ا دھوپ مین مالش کرین اور بعد از ان استعمال کرین یا سپیدہ چشکری یا شجر جن تھو تھو
 نخ اندرانی کنڈر زنگا ایوسٹا نارہر ایک سے دو جزر ایک ایک جزر ہوم دس جزر اور وٹکث روغن اس بقدر کفایت کے ایضا مرد اسنگ زیت ایک ایک
 اوقیہ ذر در و نما زوید سورخ کیا ہوا ایک ایک اوقیہ اشج ایک اوقیہ دفانی کنڈر دو اوقیہ گاک پرچھا کر بیٹوخ طیار کرین اور ستر کھن
 برے مالنے جا مین علاج نو اصرہ کا اور ان جلد و لنگا جو چسپیدہ نمون نو اصرہ کی ماہیت اور اسکے احکام جو مقام حود میں نشا
 تھ وہ سب بیان ہو چکے اب جو تہر اسکے علاج میں درکار ہوا اور اسکے صدید اور ریم لنگا لے کی تہر کرنی چاہیے اور جو رطوبت فاسدہ فائیدہ
 لنگے میں انھیں بطور نشہ لینے اور کھانے خواہ پاک کر کے اور جسطح باسانی لنگا اخراج ہو سکے اسکا دگر ہی کس قدر اس کے بیانات ہر کس ایاز
 اب علاج خاص نو اصرہ کا بیان کرتے ہیں نو اصرہ کا علاج بھی مختلف طور سے کیا جاتا ہے جسے کہ نو اصرہ کے بعض اقسام تازہ اور نرم ہوتے ہیں اور بعض
 اور سخت ایسے ہوتے ہیں کہ لنگے ذر در اور لنگا گوشت تک پہنچ جاتے ہیں اور زیادہ تر لنگا فساد گوشت تک اکثر کرنا ہی ہے اقسام نو اصرہ کے
 ہر سواری قبول علاج کرتے ہیں ایسے نو اصرہ کا ضروری علاج ہی ہے کہ جقدر افا اور بوسیدگی انکی حسرت سے واقع ہوتے ہیں پیلے
 انکو بزرگیم قطع ہر کے اطراف اور جو انپ سے ددر کر گواہین چھری دغیرہ سے خواہ آگ مین جلا کر اور داغ دے کر خواہ کسی دوائے تہر
 نو اصرہ سے اور یہ طریقہ سخت دشوار ہے خصوصاً اگر ناصور قریب پیچھے کے واقع ہو خواہ کسی اور عضو شریف کے قریب ہو اور بیشتر بعض کالیان
 ناموں کی طرف ہوتا ہے تا نیکہ علاج کیا جائے اور جقدر افا اور رقب ہوتی ہو اسکی برداشت کرنا ہی اور کبھی ہے بھی ممکن ہوتا ہے کہ تجذیب
 کرین اور جقدر چربی بڑھ کر گوشت کی ہوا سی کو انور کیرطف در کر دین اور گوشت کو باقی رکھین اور خشکی اس مراد اگر گوشت میں پیدا
 کر کے انوال کی تہر کرین اور تھوڑی دیر تک اسے مجال خود ساکن رہنے دین اور اس زمانہ میں اگر وہ انوال تام ظاہر نہ ہو لیکن کوئی ماورس
 تہر نہ کرین جس شخص کا ارادہ ایسی تہر کرینے کا ہو جائے کہ پہلے ناصور گوشت فاسد سے پاک کرین اور جو چہ اس میں بطور مر دار کے فاسد
 ہتی ہو اسے الگ کر کے اسکے اندر خشک دواؤں کو بھر دے اور تھوڑے دنوں تک اسی طرح چھوڑ دے کہ وہ زخم بحال خشکی ہتی ہو جائے
 بشرطیکہ بھر کوئی سور تہر اور خطا از قسم امتلا اور رطوبت مزاج خواہ رطوبت پانی کی خارج سے اس تک نہ پہنچے خواہ لیسین اس شکل
 ایسی ہری پیدا ہو جو اہم اور صدمہ ہو چکائے خواہ کوئی صدمہ اور جرت وغیرہ ایسی شکل جسکی وجہ سے جذب رطوبت ہر طرف ختم
 ہو جائے خواہ کھاسی بقراری کے بطور برائے یا جنبش بیان بن ایسی میدا ہو کہ مضرت پہنچائے نو اصرہ کے قطع اور اسدہ سال کا علاج
 ہے کہ اگر نو اصرہ کینے اور جذبیت ہو اسکی دوا سور سے قطع ہو کر گوشت وغیرہ کے خواہ داغ دینے کے آگ کے ذریعہ سے اور کچھ نہیں ہے
 چنانچہ ہم آئندہ بیان کرتے ہیں اور جو نو اصرہ تہر ہی اور سیکے سورخ اور سافندہ پیچیدہ اور کچھ ہیں اسے پاک کر دینا چاہیے اور داغ لگانے
 مین شناخت اسکی بھی ضروری ہے کہ داغ کمان تک پہنچے گا اور اس مین احتیاط اور حذر بھی ضروری ہے اور اسکا خیال واجب ہے کہ ایسا
 داغ لگایا جائے کہ جو سے سناو اصرہ جاتی رہے اور داغ لگانا بزرگہ اور ہر مادہ کے جسے نو اصرہ اور لوشا در اور زونج اور کبریت اور زور

کشتہ پاره بھی اٹھین اور وہ میں داخل ہو اور انھیں ادویہ میں داخل کیا جاتا ہے اور برادہ آہن اور زعفران وزن اسکے سمی اور اسکے نصف
چونا لیکر ندرال اتال میں نصیب کر کے بن اور اس نصیب سے پاره اور کر فرمیکر دن اس دیگ کے جو خوب وصل کر کے آگ پر چڑھائی گئی ہے
مخفق ہو جاتا ہے اور پاره اسخ خواہ بار نصیب رون میں جب دوہ جھنڈے مکر ملا کر نصیب کر کے بن خاک ہو جاتا ہے جیسے ارباب کے کتب
میں مضملاً اسکا بیان ہے اور مترجم نے بار انجم پر کیا ہے خصوصاً انوار کے علاج میں کشتہ سیاب کو مرہم کسی جو خاص نسخہ مترجم کا ہے
داخل کر کے ایسے فوٹو اور مصلح دیکھتے ہیں کہ انکا ذکر بالفہ سے ثانی میں جن بہر حال اجزائے مذکورہ بالا میں ہے خاک سیاب کی بھی دوس
کر کے جب استعمال کرتے ہیں ایک لہنہاب سا پیدا ہوتا ہے اور گوشت فاسد کو بریان کر کے خصوصاً وہ چہرہ جو مثل چربی کے سری لے گا
کر گوشت کے ہوتی ہے اسے جلا دینا ہے اور گوشت سے جدا کر دینا ہے پھر اس فاسد چہرہ کو گلین کے ذریعہ سے پاک کر لگا لے ڈالین اور
اسی بود کو زخم پر چھڑکتے رہیں جب تک کہ سب فاسد چہرہ نکلیں ہے اور فقط گوشت در رفتی رہے اسے اور ہمیشہ روغن زرد اس
مضمون پر چھڑکتے رہیں تاکہ درد میں تسکین پیدا ہوا در بعد از ان قروح کا ایسا علاج کر کے کہ جو نا صورت و ناتوا ہو چاہیے کہ سینے کو اور
دھو ڈالین اور قروح ان سے بہتر کوئی دوا دھونے میں مستعمل نہیں ہے اور اب خاکستہ اور اب دے شورا اور آب حلو میں بیخ زرد لگا
لگا ہوا اور جو پانی اور سنج اور نوشادر سے ذرا نصیب کیا جائے بوقت خشک ہونے دونوں کے خواہ دونوں کو فستادہ اور ترکیہ ہوں گے پھر
کہ سلمان میں آجائیں اور روحان ہونے کی نوبت ہو چکی اسپر ح جس میں بھی اور جو نہر مسمت ہنڈہ کا اور نذرہ لینے جو ناک اس سے بھی
نا صورت کا کیا جاتا ہے جب دھونے کے بعد ہر ک و غیرہ سے نا صورت پاک ہو جائے اسپر دوائے خودی لینے جس میں خزاہ شریک ہوا اور
زنجبیل اور غریب لینے نا صورت کو چھڑک دے اور دوائے جالبوس میں کافور لگا دے اور جو دوائے مرکب نوح اور قلعہ سراج اور خاک حرق
سوفتہ اور زنگار اور سوا اسکے نظریوں اور ذوق کر سہ اور ہر سا اور رسد طوٹوں - تجرہ میں اسقوٹو ندریوں کی جو بھی مفید
ہوئی ہے کہ جب نا صورت کو اس سے بھر دین تو زائچہ جانا ہے اسی طرح اگر غریب سے نا صورت کو بھر دین اچھا کہ دینی جو بشرط کہ میں
روز تک دوا کو اسی طرح بھری رہنے میں اسپر ح سوری اور اسپر ح عصارہ قنارہ نما زہرا ہر ملک لبطم عصارہ بیخ زرد لینے
اور زنگار اور اشق جہاہ مثل خواہ اشج اور قلعہ سراج اور قنارہ اور صغیر جہاہ سر کہ کے خواہ کر کو لگا لے جو میں کسی کو بھڑک
یا سن طوفانیت کو پہنچے ہیں اور ایک کھل میں بیسٹہ پینے قلعی کے ہنستا اینکا گارے جو کہ سوکھ جلد ایک دوا کو ابل اسکندریہ
استعمال کرتے ہیں بیخ جادو شیر ہشکر کی ہریان اور قنارہ اور زنگار اور شربہ ثانی ہر ایک سے ایک جز درراج نصف جز درراج
ذرد زلیا کر کے خواہ مرہم بنائیں یا جہاہ مثل لینے سر کہ کے جس میں درراج کو لگا جہاہ و لبطس لٹخون سے درراج کو حذف کر دیا جائے
میں کر کے اور کبھی انکے جہاہ شہر لٹانے ہیں ایضا اسپر اور درانگ اور زنگار اور بریفہ اگر اسکو جلا کر ماسٹر کر لیا ہو وہ زیادہ قوی ہوگا
اور آپس میں مخلوط کر کے استعمال کر کے ایضا اور اسپر ح دوا ویر قوی ہیں جنکو بیخ قروح مسرہ اور انزال کے باب میں ذکر کیا ہے جو گوشت جید
اور جہاہ نمودار ہو جائے اب وہ ادویہ مستعمل ہوتی جو سپیدگی پیدا کر میں اور گوشت بنا دے گا میں اور اگر اسکے قریب چربی ہوں
ہوتی ہو اور جب ہو کر کسی اصلاح کر کے علاج کر کے اور جب رطوبات صمدیہ کم ہو جائیں اور بطور مدد کے بطور مبتدایہ ہونے کے اب
شاید کہ علاج کا فائدہ ظاہر ہوگا جہاہ حات ہر گوشت درانگ کا بیان ہے جو گوشت ذخون ہر زائچہ ہوتا ہے اسکا علاج محتاج ادویہ
جالیہ جھنڈہ کا ہوتا ہے - جسقدر ان دوائیوں میں لنع کم ہوگا اسقدر خوب ہوتا ہے جب ہو کہ اس گوشت کے کم کرنے میں طبیعت

مرئی سے معادلت طلب نہ کی جائے جو قدر ریشہ گوشت کے پیدا کرنے میں طبیعت کی اعانت درکار ہوتی ہے اس لیے کہ بنا گوشت پیدا کرنے پر عمل طبیعت ہی اور ریشہ کا گھٹانا اور اگر نا ایک نسل مخالف طبیعت کو فقط دو دنے اکمال سے یہ فعل پیدا ہوتا ہے خواہ بدو ن موخت دو مخالف نسل طبیعت کے صادر ہوتا ہے اس واسطے واجب ہے کہ ایسے وقت زیادہ اعانت ہر مہتر علیہ نسل دو کار ہے۔ یہ بھی جانتا ضرور ہے کہ جو قرص اس مرض سے طلب کیے جاتے ہیں جب تک پورے نون اور نازہ رہیں جب بھی تک ان کا اثر باقی رہتا ہے اور اگر ایسی ہی ضرورت ہو اور نازہ نہ ہو سکیں چاہیے کہ انکی حفاظت بزرگیزہ تقریص اور بزرگیزہ دفن کے کسی موصیخ محفوظ طریق کی جائے تاکہ اس حفاظت کی وسط سے کواؤ لٹا نہ مروج اور پسندیدہ جانتے ہیں اور میرے نزدیک کچھ چند ان مروج نہیں جو درمیان اس رائے کو صحیح جانتا ہوں بلکہ اس دو کو بطور قرص کے ستا نا خواہ گو زبان اسکی طیار کرئی محفوظت کے واسطے کافی اور دوائی ہو اور جو بعض آدمی کہتے ہیں کہ کفائے قوت کے واسطے حاصت چھترے تیراب زرنج خواہ اسمن کے پانی یا عرق سرکہ کھینٹی اور پیچیز اور لی ہو کہ اسکی وجہ سے دوا کی قوت منحل ہو جاتی ہے اور ہو اسے فساد دہوہ کو فساد قوت پر زمین ہوتی ہے جو جو دوا زیادہ غلیظ ہے اور زیادہ ناس اور برقرار رہتی ہے اور اپنے حال کو ایک ہی طرح پر باقی رکھتی ہے اور دوا اس کام میں زیادہ پسندیدہ ہے اور یہ نامور ہے جگہ منظر قوت اور دوا کے نہیں ہے بلکہ اسلئے کہ قوت میں کبھی دوا سے سلطنت زیادہ ہوتی ہے مگر دوا سے غلیظ ہو کہ ہوا اور اعضا مزاج سے شخص کم ہوتی ہے اور اس میں تغیر کم پیدا ہوتا ہے اسوجہ سے اسکا اثر زیادہ باقی رہتا ہے اور دہوہ جیسے نشتر خاص اس وقت سوختے اور دونوں تھیں منفرد یعنی عارضت کے عملی ہوتی ہے گوشت کے مگر تغذی کیفیت ہے کہ باقی کم رہتی ہے اور گوشت کو مقدار مناسب سے یعنی زیادہ ہے مگر دوا دہوہ کے زہرہ انجور جو سمی ہے اسیا ہے اور اس سے زیادہ قوی سرخ چھسکری اور ہوا زہر اور فلطاف اور زجاج اور حلا سے دوا کی قوت اور لزج دونوں کم ہو جاتی ہیں اور لطانت زیادہ ہو جاتی ہے اور زہر خاص بھی اس عمل میں قوی ہے لیکن بھر بھی اسکی قوت زنگار سے کم ہے خصوصاً جو زنگار نشتر خاص سے بنایا جائے سمی بھی گوشت رائے کو بخوبی فنا کر دیتی ہے اور زنگار کا بھی حال ایسا ہے اکثر اوقات آب دریا سے شور میں کپڑے کو ڈبو کر گوشت رائے برکھنے سے گوشت رائے کو جاتا ہے اور جس پانی میں کڑوا ٹمک گھولا ہوا ہے یہی ہیقدر مفید ہے کبھی بھی اور ایک آب نار سیدہ کو سات گونایا بی ملا کر دھوپ میں سات دن برابر رکھتے ہیں اور ہر روز کسی وقت خاص میں اسکو ہلا دیتے ہیں تا انیکہ غلیظ ہو جائے اور نسل کچھ کے گا بڑا ہے پھر اسکی قرص طیار کر کے رکھ چھوڑتے ہیں اور مروت حاجت انھیں اقرص استعمال کر سکتے ہیں لیکن ہر حصے قرص نچلو نفس اور مروجہ منجیب الشفع اور منبر مہم جو مع اندرانی کی شرکت سے بنا ہوا اور جس ہم کام اس سفر بطالی ہے وہ بھی گوشت رائے کو مرون لزج اور گرنے کے اور ڈابنا ہے اور دوا سے بدل اور جو دوا پوست خاص سے بنائی جاتی ہے اور دو دنے دقائے کندر اس گوشت کی اصلاح کرتی ہے جو زیادہ ہر گھسا ہوا ریشہ یعنی ہونی رولی کے پھول گیا ہے اور اسلئے وہ سب دوا جو دونوں ہر بھی کے پھول جانتا ہے اور پھول کی اصلاح میں مستعمل ہے وہ بھی اس مرض کو دور کرتی ہیں تیز آن قرص کے جو بعد اندمال کے پھول جاتے ہیں جو قرص بعد از ان پھول مانہن انکا علاج ہے کہ جس قدر گوشت پر ہے اور جو مقدار بڑی برسی مصل ان قرص کے کہ پہلے اُسے دو رکوں انکے بعد قرص کے خشک کرنے کی تمہیر کریں جیسے اہریریاں ہونگی ہر می نکالنے والی چیز میں کبھی دوا ہے ہاں ہونی میں جیسے برگ خشک شمس سیاہ کو مسوت ورف سرو اور سولنج بزرگیزہ کے ہمراہ ضاد کریں اور ہون ان ہر دوا کے نفع میں بھی داخل ضاد نکور کریں یا ہر دوا

اچھے ہونے کے جو نشانات باقی ہوں بعد فرج کے اچھے ہونے کے جو نشان باقی رہ جائے ہیں خواہ زخم کی صحت کے بعد جو نشان رہ جائے اور اسکے دور کرنے میں حاجت اور بہ چالیر کی ہوتی ہے کہ جن میں قوت جلائی زیادہ ہو اور مقبرہ کی بھی قوت ان میں زیادہ ہو اور انکی قوت کو قابل قوت اس چیز کے ہونا چاہیے جسکی جلائی واسطے الکا استعمال کیا جائے۔ اور جو جن میں قوت جلائی کم ہو اس نشان کے دفع کرنے میں مستعمل ہوگی جو بہ نسبت ان کے کم ہو۔ اور وہ منتفیہ جو قومی ہوں وہ بھی قومی نشان کے واسطے درکار ہوتی ہیں اور انکی مثال ایسی ہے جیسے سالہا نہیں ہمراہ لگے کہ اس واسطے لقیں سکھارے گا پلانٹان باقی مانوہا پر کیا جانا ہو اور میرے نزدیک مناسب ہے کہ لوہے کا زنگ اُس سے بہتر ہے اسی طرح زنگار کسی سوئی وغیرہ کے ذریعہ سے سو رخ کر کے اندر ہو جائیں اور اسکے اوپر جو نا اور شہد کو طلا کرن اور خواہ سو بزرگ اور شہد کو خواہ معاصرہ قوتخ و سپہین کی اور جو نشان زخم کا در تک پوست ہونے کے شانے کے واسطے ہر زال اور جگر نفل کو استعمال کرو جو اور وہ صفت اور سبب تک لگے وہ سطل نشان غیفین ٹیچر کرنا چاہیے پس ناقلا اور آرڈو دا ورتخ توب اور ریر یعنی پیچید اور طین روخینے جلی می جو محسوس نہیں اور بودی ہو اور پوست تیز ہو کہ عکس چربی بہت عمدہ ہے خصوصاً جب اس میں لہس اور وہی مذکورہ بالا جو قومی این شکر کو کہ جن خواہ انھیں صیف اور وہی کو اس چربی کے ہمراہ استعمال کرن سارے سے جو نشان پڑ جائے اور اسکے واسطے روغن سوسن کا ملا کر کافی ہو اور بالکل وہ نشان دور کر دیتا ہے اور بہت جلد اس دو کا نائدہ ظاہر ہوتا ہے سبب ان اور وہی کے اب اور دو این حواب زیت میں مذکور ہوئی انھیں بھی دیکھنا چاہیے جو خاصا معالجتی کے تفرق انفال کے میان میں اور ہر لون کا تفرق انفال جو جن نہیں ہو سکتا ہے فصل بیان میں جراحات اور اجسام عصبانی کے اور قروح انھیں اجسام کے مجوزہ میں چونکہ حس زیادہ ہے اور دماغ سے متصل بھی زیادہ ہے لہذا اسکے جراحات سے درد ہلکا شدیدہ عارض ہوتے ہیں اور اگر عظیم پیدا ہوتے ہیں جیسے نیشور اور اختلاط عقل اور اکثر زہمت تشنج کی پہنچ جاتی ہے اور اُس سے پہلے کوئی الم صعب اور تکلیف نازک محسوس نہیں ہوتی اور اسکی جراحات میں ضرور ہے کہ وہ دم عقیم مردن وضع اور درد کے عارض ہو اسان ترجمہ الی و لیس فرج حرم کے زخم سے عارض ہوں یہی ہیں کہ عیاستہ میدا ہوں اور اور ام کثیرہ جو ایسے مواضع میں عارض ہوں جہاں زیادتی حرارت نہیں ہوتی اور پیاس اور سہر یعنی پیداری مفرط اور خشکی زبان اور خصوصاً جب اس بگھر دم پیدا ہو جائے ایسا ہی حال اور اختلاط ہے خصوصاً جب عقل کے سرے پر زخم لگے جو نت پھم خواہ اور کوئی مفرط عصبانی متورم ہو جائے اور اس مقام پر بردت کا اثر پہنچے تشنج پیدا ہوگا اور اگر اس جگہ نفوست ہو پینچہ وہ عصبانہ ہو جائے اور دم کے اور نفوست ایسے مفرط کسٹرن بہت پہنچ جاتی ہے ایسے کہ یہ عقل خواہ عقل طوبت سے بچر ہو کہ پیدا ہوا ہے اور بردت نے اسے متعفن کیا ہے اور ایسی چیز کی طرف نفوست بہت جلد ہو جبر حرارت رطوبت اور طریقت کے پہنچتی ہے اور اُس میں پختہ ہو جاتی ہے اس جہت سے آب سرد چشم کو بوجہ بردت کے مضر ہوتا ہے کہ تشنج پیدا کرنا ہے اور آب گرم اس واسطے مضر ہوتا ہے کہ نفوست پیدا کر لے اور یہی حال روغن کا بہ نسبت پختہ ہے لیکن روغن گرم کی کسی بوجہ نہیں در د کے ضرورت ہوتی ہے خواہ اوہی کے رفیق اور سیال کرنے کے واسطے اور کثرت طریقت عیاستہ وہ اوہی کے اثر سے پیدا ہوتی ہے یعنی روغن کی تطریب کے ضرر سے حفاظت وہی اوہی میں روغن کی شرکت ہوتی ہے کہ یعنی ہیں اور اوہی خشک لینے جسکے استعمال سے جن میں کائٹے سے چہین وہ تمنا اس کام کو کر لینے جن کبھی مضر حرم جاتا

عصب کے ہر تین ظہور دم کا دہرین ہونا اور اس میں اس دم کا فیض اور قبول کرنا علاج کا بھی دہرین ہونا اور اس کے بعد
عصب کے تمام اور فیض دہرین قبول کر کے تین جو دم چھین لگے یا بطور نم کے ہو گا یا بطور نم کے اور تین ہو گا یا کبھی اس طرح ہوتا ہے کہ
کھن جائے اور نظر آئے اور کبھی چھین لگے نہیں جاتا اور یہ سب زخم یا طول عصب میں واقع ہوں یا عرض میں ہیں جو تین چھین لگنے میں واقع ہوتے ہیں
اسلم ہو نسبت اس کے جو عرض میں لگے ہیں کہ زخم فیض کی اذیت لعین معجون ہو گیا اور جعالہ اتصال عصب کے ایذا دہی اور یہ ایذا دہی کبھی چھین
اور دماغ میں ہو چکے سے خوش فیض اور امراض غلیظہ کا ہونا یا بظہر نظر کر کے عصب مجروح خواہ مخوس یعنی جو ریمہ زہرہ ہو گیا یا اس کے کاٹنے
کی ضرورت ہوتی ہے اور کات ڈالنے کے بعد پھر اسکی ایذا سے راحت حاصل ہوتی ہے اور جیسے امراض ردی ہوتے ہیں خواہ جھلکے پیدا ہوتے
کی امید ہو سب دور ہو جاتے ہیں جہلی کے زخم بہت خفیف ہیں بہ نسبت ان اور ان کے زخم کے پھر پھسکی جراثیم سے افسیہ کے زخم کو کیا نسبت
ہو یعنی نہایت خفیف ہوتی جہلی کا زخم ہر ایک شخص آنکھ سے دیکھ سکتا ہے اور باب تشریح میں جو امور متعلق جہلی کے بیان ہوئے ان سے جہلی کا
مال بخوبی عیان ہے اور جو کچھ جہلی کلی ہوتی ہے اور اس میں طول اس کا لعین کے دکھائی نہیں دیتے ہیں اس سے اور بھی جہلی کے زخم میں
بندان فر نہیں ہے اور وہ طرفائی میں سالک لعین کے طولاً نظر آتے ہیں اور طرفائی سخنی میں زیادہ ہو اور جہلی اس قدر سخت نہیں
جہلی کو غسل خیانت اور لٹانے لگانے کا اور بعد اسکی جراثیم اور عی آسان ہو زخم خواہ پھٹ جانا ان ربا مال کو ہونے چکے جو ایک
بڑی سے دوسری ہوتی تک ہونے میں اس میں بندان قباہت نہیں ہے اور سخت سے سخت علاج کا غسل اس جراثیم کو کھینچنا
جو تفرق اتصال عصب کا بطور پیر کے یعنی عرض کا تفرق اتصال بہ نسبت شرح یعنی طولی تفرق اتصال کے اس میں زیادہ
خوف نہیں ہے اور اسی طرح بہ انقطاع بعض اعصاب کے بعض سے جو عرض میں واقع ہو اسکی بہ نسبت بھی تیر میں خوف کم ہے اگرچہ بعض جراثیم
جو ہر جراثیم کے انکار رفتہ ہو جاتا ہے اور امراض مسلک پیدا نہیں ہوتے قانون علاج تفرق اتصال عصب کا دوا پھونکے کے غیر
کی گرم خشک ہوتی چاہیے کہ لطیف اور اجزا اور متدل حرارت میں اس قدر ہو جو کہ لندھ پیدا نہ کرے اور تخفیف زیادہ پیدا کرے اور اس میں
جوز ہو اور فیض کی قوت ہرگز نہ ہو۔ جو چیز میں حرارت لطیف اور تخفیف شدہ بلوہ لطافت جو ہر کے ہوتی ہے وہ شوقوت عذب سے
مالی ہوگی اور قبض کی اثر سے جراثیم عصب کے علاج میں ہر مضر رہنا چاہیے خصوصاً ابتدا کے زمانہ میں ہاں اگر قبض ہوا جلاش کے
یا یا جاسے جبیر رو سنج اور تو بال نخاس وغیرہ میں ہے اسکی تلطیف ہر زہرہ پینے کے ایسے سر میں جو زیادہ قابض ہو پیرا کر کے استعمال کی جائے
ہو اور کبھی جو ہر سر کے اور اسکی تلطیف خاص سے کسی دوا کے کثیف حرارت کا کاسہ کا انکار مترت ہو جانا ہے اگر کبھی دوا سے قوی یا حرکت کی
ماجت علاج عصب میں ہوتی ہے تو کہہ کر کا لایا جانا ہو جو خاص کو نہ دوا کے فرہرہ زہرہ یا کر کر کہ حرارت کو زور دینا اور اسکا مالہ
ایسے پیر کے لٹانے سے کرنا چاہیے جو متدل کر دے پس خورنت بڑھانے سے بظہر مقدار کے اور تخفیف پیرا کر کے خورنت کے اگر عصب مجروح کھن گیا
ہو اسے احتمال اور برداشت ایسی دوا کی ہوگی جو عصب پیرا کر سے اس دوا کا فراس سے زیادہ ہونے چکے گا اور اسی طرح جو دوا پیرا کر کے
سہنی ہو وہ بھی مضر ہوگی۔ جو کبھی اور پتی و فرہرہ پھسکی جراثیم پر استعمال کیے جاتے ہیں اور بار بار بالفضل ہونے میں انکا فریض عصب کو
زیادہ ہونے ہوتا ہے۔ جب زخمی کے چھین کسی قسم کی جراثیم پیدا ہو جائے اسکی تمام التیام میں ملوگی مناسب نہیں ہے مگر ابتدا سے تسکین و بھی
میں البتہ کرنی چاہیے یعنی گرم کپڑوں سے سینک کرنی چاہیے خواہ روغن ہائے گرم سے یا زیت الفناق سے تمکید میں کہ اس میں کیا مقدار
نفع بھی ہے اور قبض کے ہرہرہ خورنت بھی بلکہ اسکی خورنت بیکرم کی خورنت سے زیادہ ہے اسلئے کہ آب بیکرم قسم بار دہن داخل ہے اور اس طرح

کرم سے ضرور بخورد و در مس تنخ اور مویشی شہر و غیرہ ملا۔ دو این بھی قبل از آن کہ در دم پیرا ہو است سوال کرنی چاہئین اور کرمی جو پیرا ہو است سوال
دو اسے خنقہ کے بھی ڈاؤر دلفٹ پیرا ہو نا جو۔ جب یہ تو پر جراثیم مسبکی ہوگی اور نیز انہما بنفول کی طرف سے تو پر کھولے نفسدار
کرنا استغفر اللہ کے اطمینان حاصل ہو جسے ہوتے تیرا کام کی کرنی چاہیے سال زخمون کے درد کی تسکین کسی گرم دو اسے قطعاً باقی نہ
لکھا یہ روزن کے استمال سے تسکین درد کی پیدا کرشن جو لطیف الاجزا اور ارض میں کسی قدر نفیض نہواور و در وقت گرم
بکرا زخم لانا ہو ایسے کہ جو چیز یا فراط کرم تو خواہ بار و دیگر فراط جو۔ دونوں چمکے کرم نہیں۔ اگر زخم چمکے کا قریب ہیست تو تیرا کرم پیرا
سردوت کی ضرورت ہے ہوتی ہی پس اس میں درد پیدا ہوتا ہے اور پیرا زخم نو دلی اینرا جو پہلے تھی عموماً کرنی تو ہوتی ہی ہلور تھو تاج کھانا
تیرا کہ تیرا ک اس اذیت کا بہت بلکہ کرم اور تسکین درد کی تیرا تیرا کورہ بالا کرمین اینرا جو پیرا اذبان کرم تسکین کرمین۔ چہرہ ہلکھلک گیا
ہوا اور قطع جانب اول میں واقع ہوا ہو لکھ چھپائی تیرا کورہ کورہ کے ذریعہ سے کرمین اور وہی دو این اسیر رکھیں جنکو ہم ادب پر بیان کیا
دور جو تیرا ہی ہے اسکو خوب سیکھ مانہ میں کہ دونوں سرے زخم کے مل جائیں اور بندش کے وقت کسی ذرا صبیح موٹے جو قہر پھینکے
کے ہر آئے بھی بقرہ نہوت شامل کر لیں اگر تیرا کورہ کورہ میں ہوں اس میں نائنگے لگانے کی بہت ضرورت ہوگی اور نائنگے دینے میں درد
غیر پیدا ہوتا ہے جب ایشیم اور کار دشوار واقع ہوا در عرض بن عفوت پیدا ہونے کا خوف ہو اسوقت اُسے کات و انا لعرض میں
غیر ہوا اور ہما تیک ہونے کے درم سے اسکو پچانا چاہیے اور عفوت سے بھی اسکا کھنڈنا رکھنا پر ضروری ایسے کہ درم اور ہر ورت
کا پو تیرا شیش پیرا کرنا اور عفوت پیدا ہونے سے محفوظ رکھا ہو جانا ہوا سی واسطہ و اجب ہو کہ زخم کا سر پہنے پہل جو زخم
درست کر دینا چھانہ میں ہونا جو جب تک کہ اور سے زخم بالکل اچھا ہو کر عثر نہ جائے۔ اگر زخم میں نمی ہوا تو خدا اسکا کشادہ نہ ہو چھلا دینا
چاہیے اور کشادہ کر دینا ضروری ہوا سی واسطہ کہ زخم کا کشادہ نہ ہونا موجب عفوت ہر امت کا ہونا ہے جو کہ اس میں اجتماع صلیہ ہوا ہو کہ
ایک مقدار تا کرم کیا ہو ماتی اور کبیرا استغفر ہونا جانا اور باوجود متغفر ہونا ہونے کے درد بھی اُس میں بیشتر پیدا ہونا ہو کہ وہ موجب
ہر برب ہوا اور لطیف زخم کے ہو کہ عفون زیادہ پیدا کرنی ہی پس چاہیے کہ تیرا کام کی ہر دن کی سفید قرعہ حکم خشکی پیدا ہونے کی نہ کرمین کو اس
خشکی کی وجہ سے اطمینان درم اور عفوت دونوں سے ہونا ہائے باہن نظر دینی کو دوا کے ادھر سے بہت جلد کھول دیا کریں کہ دوسری
بہو کی ہی اسقدر جلد کھولنا کچھ ضرور زمین اور رات و دن میں دو مرتبہ خواہ تین مرتبہ تیرا کو دوا کے ادھر سے کھولنا ضرور ہوا اور
کبھی حاجت اسکی بھی مونی ہو کہ اسی دن کی رات میں خواہ اسی رات کے دن میں ہی کھول دین جو وقت شبانہ روزی میں ہی ہوا
تھی تو ہنشر طیکہ بارہ گھنٹے سے شب اور دو تیرا دہون مراد ہو کہ بارہ گھنٹے کے زخم ہی کا کھولنا ضروری۔ خصوصاً اگر اس مقدار پر
ذمہ بھی ہوا اور اگر حاجت ہی کھولنے کی جو بیان ہوئی وہی نہ ہو ہر اسکی چند ان ضرور زمین ہوا اور فقط دو مرتبہ صبح اور شام ہی
کا کھولنا کافی ہوگا۔ و واجب ہو کہ اسکی دوا میں رعایت اسکی رکھیں کہ نہ حاجت سے زیادہ تخمین کرنے ہائے اور نہ تخمین میں اسکی
ہی و ہر ضرورت سے ہوا اور سیطرح جلا اور تخفیف اور ان دونوں کی ضد میں امتداد اور قدر حاجت کا لحاظ رہے۔ اگر کسی بڑا
کے استمال سے حرارت زیادہ پیدا ہو جاے تو تیرا تیرا سے اسکی اصلاح کر دینی چاہیے اسقدر زیادہ فی تخمین کی گھٹ جاے اور بقدر
ضرورت باقی رہ جائے۔ کبھی قہر و طیات فریبتی کا کچھ ہر ساقی انسان ہر لگا کر کہ نہ بین بشر طیکہ وہ آدمی صحیح ہوا اور اسکا اور ہلکے
تیرا کس ان ہوا اور سنہ برن بھی قریب قریب ہر جو اگر قہر و طعی اچھے بھلے آدمی کے ساقی ہر لگانے سے زیادہ تخمین پیدا کرے

یا اسطرح گرمی پیدا نہ کرے خواہ نشتین مستدل پیدا کرے اسی اثر کو خیال کر کے اور ایک اندازہ مناسب ہر مریض کے بدن میں استعمال کرنا چاہیے۔ اور پھر دوبارہ مریض کے بدن پر لگا کر پھر کرین۔ مگر سہ پہلی کہ پہلے صبح آدمی جو دم مزاج مریض کے ہوا سہ پہلے پھر دوپہر کا ایک گھنٹہ سارا دن اس کے بعد مریض پر پھر پھر کرین۔ ایسے کہ صبح آدمی پر پھر پھر کر کے پھر استعمال مریض پر کرنے میں زیادہ ہے اور اصلاح کا نتیجہ بنتی تھوڑی۔ باہر نمبر ہر مریض کے ساتھ لگایا اور زخم جو آدراور وسیع ہوا اسے سارا دن تو یہ مثل اندھ چون و غیرہ کے مثل نونو کا بلکہ مثل قوتیا وغیرہ کے ایسی ادویہ کا محتاج ہوگا۔ یہ طرح جو ایک منسول سے توڑا اظہار کر جائے اور دیر میں چونا دھو جائے یا اسے لہ کر کے دھوئے۔ صحت زیادہ ہر مریض کی اور اچھی طرح خوب سادھو یا ہوس۔ واجب ہے کہ چورون قہر طیات میں منسول سے خواہ لوطوفات میں منسول سے پیش روغن گل اور روغن آس کے ہوا اور تک کا لگاؤ نہیں ہو اور اور عکس لینے کو وغیرہ چند ہوشیا کا کہیں استعمال کیا جائے وہ بھی سوس نون اور تو کیا منسول کر کے استعمال کرین۔ در کبیلہ مکان علاج اور کبیلہ صحت باقی نہ رہے اور کھانچے کے علاج میں اگر کبیلہ قہر قہر نونو اسکا مضافت نہیں ہو پھر کیا آئے ہر وقت بخلا بھی ہوا اور لذت نونو سے ظاہر مریض ضعیف المزاج اور سوس چورون پانی وغیرہ کی تری اور کھانسی وغیرہ سے زیادہ ہے۔ پھر کو پھانا واجب ہے جو کھل گیا ہوا اس لیے کہ ان اشیا کی منفرت اس سے تھیں بہت کم ہر جسمانی ہر اثران اشیا کا ہوا سہ پہلے ہو گئے۔ مضافات اس منصب کے جسے ہلا دھڑیہ اشیا ہو سچ جائیں اور اگر دیش کی چیزوں کے ذریعہ کو کچھ ان منفرت کے پھر پھر میں دخل نہ ہو لیکن اگر ایسے کھلے پھنے ہر بدن ہو چکا ہے برودت وغیرہ کے کچھ چارہ نہ ہو پھر وہی تیرا اس جو اور ہر زکوہ کوئی جن کرینی چاہیے سادرا کر کسی شخص کے اسباب خلقت اصلی میں قوی ہوں بے خطر آخر میں بولید اس اور آخر اس وقت ظار اور آخر اس اندرون اور آخر اس فراسون ہر ہر مضافت خواہ کسی روغن کے استعمال کرینی چاہیں جائز دن میں تو ہر ہر ذیت لطیف کے ذریعہ میں روغن گل اور کھنڈ اور درملک البظلم اور بارزین کے مقدار میں بہ نسبت کھانچوں کی دو اسکے بہت کم تیار کرنا چاہیے کسی قسم کی چراحت کے بدن تو تیرا سبب ہی ہے۔ کہ پہلے دو لگانا ہیں اور اسکے اور نرم سہلش ذیت میں دو کر تھیر دین جس طرح سے کھلا ہوا چھپا لائق مجال آئے ہیں۔ کہ دو میں نرمی کیجئے اور شست قہر کی دو اسہ پہلے سہ سہ ساسی طرح رباطات جو ہلکوں کے درمیان آگئے ہیں لائق بہ حال آئے ہیں۔ کہ آئندہ دو سے قوی کا کھنکھرایا جائے اور چور رباطات متصل بہ فضل ہیں انکا حال میں میں جن کو اس طرح پانی سے پھانے کے لائق زیادہ وہی براحت ہے جو منصب میں ہو چکا اور اس طرح سردی اور کو بہت کم سردی میں ہونے کی براحت کو بہت مغز ہوتی اور ذیت بھی نہایت درجہ مغز ہوا اور اسکے استعمال کی کچھ ضرورت بھی نہیں ہے۔ چھلکین در دکنہ ہوتے ہیں کہ لگانا جائز ہو۔ پھر کے زخم کو پانی خواہ روغن سے دھونا بھی ضرور نہیں ہو بلکہ اگر کسی قسم کی مطوبت خواہ چرک وغیرہ ہوا اسی پر پہلے پھر چور ڈالنا کافی ہے خواہ صدف سے جو نہایت درجہ نرم ہو صاف کر ڈالیں اور پھینچ سے بھی اس زخم کو دھونا ضرور نہیں ہوتا۔ اگر ترطیب کے فرسے المینان ہوا جائے ہونے کی اصلاح ہے۔ اگر کوئی صلب قوی مستثنیٰ زخم پر روغن لگانے کا ہوا خوب صاف کھلا ہوا زخم کے اوپر پہلے پہلے کھانچے لگا کر پھر ذیت کا استعمال کرین۔ چالیسوں نے کھانچے کی ہی کہ ایک شخص کو صدمہ مرض اور کوشت کا ایک لوہے کے ٹکڑے سے جیکسا سارا ایک تھا ہوا پھانا اور جلد پھٹ کر کسی اندر پھٹے تک آئے کہ گزند ہو چکا اور ایک طبیب نے اپنا مہر ہم تجرب جس سے چند زخموں کا انعام اور پورا زخم کا ساہرہ کر چکا تھا اس پر کھا اور ہر سے برتے زخم کو شست کے اس مہر ہم سے درست کر چکا تھا۔ اس مہر ہم کے رکھنے ہی مقام زخم میں درم پیرا ہوا پھر اس طبیب نے ادویہ فریضہ جیسے آرگنڈم اور پانی اور ذیت

ذوقہ کا استعمال تدریجاً اس کو دو سے انجام کار یعنی کابوہ کر کے یا بعد میں کابوہ کر کے یا کابوہ کر کے پھر کابوہ کر کے تدریجاً
 ہو بشرطیکہ بلغم خشک نہ ہو گیا ہو یعنی زیادہ کولہر نہ پائے اور جو دوا ان تدریج کو بطور خاص نافع ہوں کہ ان میں تخفیف پسہ کرین اور
 لطافت زیادہ رکھتے ہوں ان میں کابوہ استعمال کرنا چاہیے اور تا امکان ہی کوشش رہے کہ اگر دوا کا اندر تک پہنچ سوجھے اسے اور اگر چرحت
 بطور خاص تیز و غیرہ کے ہوا اور اس میں شخص بھی پیدا ہوا اور درم نہ ہوا یہ وقت عمدہ علاج ہی ہے کہ موضعی علاج کرین اور حرارت اور تخفیف
 میں قوی ہونا چاہیے بہ نسبت اس زخم کے جو بطور شش اور جھٹ جانے کے ہوا پسند کر ایسی چرحت اندر کی طرف باسانی بیوست ہو جائے
 اور جب یہ کہ تیز غصب مجروح کی لطیفین اور درجہ غایت پر لطافت کی اور اودا کر درم یاد رہا اور میرا ہو جسے لحم وغیرہ پسہ نہ
 ہے تو بہر ایسے وقت کوئی چیز نہیں بخورے صلاً اگر چرحت میں ہو کہ اس وقت نصیرہ کی بنا خوف اور بردن تو وقت تیز سے ہوتی
 ہو اگر چہ قشعی کی نوبت ہوئی ہے اور واجب ہے کہ ہر خواہ اسکا شیر کی کھال ہو اور چرحتا قریب چرحت کے ہوں انکی برایت
 تیز ہوں وغیرہ سے فرود کر لی چاہیے اسی طرح سرد کردن اور زبر نعل کی بھی مزین کرنی چاہیے خصوصاً اگر زخم اوپر کے دھڑ میں ہو
 اسی طرح پڑاؤ دیکھ کر ان کی تیز ہوں واجب ہے خصوصاً اگر چرحت نیچے کے دھڑ میں ہو اور اطراف ساق میں دنخ ہو اور وہ
 جراح غصب اور قمر صہارہ کے ملک البطم نہایت اچھی دوا ہے خشکی چرحت کے دھڑ اور کولہر اور نور تین خواہ کولہر
 مرطوب ہو اور بشدت مرطوبت مزاج کے ان میں موجود ایسے کو کوئی نقطہ ملک البطم کا ذکر کرنا ہوتا ہے کہ اس میں تھوڑا سا زیت
 اسقدر ملائیں جو اسے نرم کر دے اور کبھی قدر چھبیدی اجڑا سے وہ اس میں پیدا کر دے اگر خشک زیادہ ہو اور ہلکا سا دوا کے راتنج ہی
 بکار آتا ہے لیکن جس شخص کا مزاج سبک ہو اور اسکا گوشت زیادہ سخت ہو اسے سلاج میں تھوڑی سی قمر صہارہ بھی چھرا دے راتنج کے کولہر
 کرنی ضروری خواہ شش قمر صہارہ کوئی اور دوا کہتے ہو یا تازہ تھوڑی ذوقہ زیادہ جیسا مزاج برکتا ہو اور جس قدر لالی سستہ ہو
 اور اور قوی دوا جو زیادہ ہو اسکی مقدار بارہواں حصہ قمر صہارہ کا ڈالنی چاہیے یعنی اسی قدر جز قمر صہارہ دوا سے قوی اور تازہ
 اس قمر صہارہ میں ڈالی جائے جسکا استعمال کرنا کمزور ہو خواہ ملک البطم وغیرہ اور کوئی دوا اور یہ مقدار انکی کتنا ہو اور زیادہ
 سے زیادہ بمقدار شش قمر صہارہ کے جائز ہو خواہ اور مرہم وغیرہ جس میں دوا سے مذکور کی آمیزش کرین کہ کسی ایسی قمر صہارہ یا مرہم میں ہو
 قمر صہارہ کے اور شیر دار دوا سے سمیرہ بنا تیرہ بھی شریک کرتے ہیں اسکا فائدہ بھی زیادہ ہوتا ہے اور طبیعت اور کھینچ اور جاوا شیر بھی مفید ہوتی
 ہے۔ ضعیف الاثر دوا ایسے وقت میں جیسے پورہ ازنی اور اسکا کف اور کبریت زیت میں گرم کیا ہو اور چرک حمام اور تیزہ تھوڑا پس
 اور جو چیز جناب مرطوبت ہو کہ بطرف خارج کے جذب کر لائے اور اسی طرح قلع اور خاکسترس سے تانا جا کر کہتے ہیں اور اسر سراج اور
 لصابق ذہب اور کبھی ایتدے چرحت میں سوا سے نمیر کے اور کچھ اعتبار نہیں کرتے ہیں اور کھانگہ استعمال نافع ہوتا ہے اور اندر سے بہت
 اچھی طرح جذب کر کے باہر کی طرف لانا ہو۔ اور اکثر شمشد کھی کے چھیننے کی بیٹ بشرطیکہ قمر صہارہ ہم نہ ہو جسے استعمال کر تے ہیں
 اور مفید ہوتا ہے۔ خواہ شیلیم سینے پیچ جو کہ ہوں میں برآمد ہوتا ہے اسکا استعمال بکارتا ہے ہوتا ہے اس طرح کہ راکھ کے پانی میں پیسہ
 مٹا کر کہتے ہیں استعمال ملک البطم کا علاج اولی ہے کہ اسی سے ابتدا علاج کی کرتے ہیں اس کے بعد مرہم باسیقون کو دوا دیکھتے
 ایسا سے قوی کر کے خواہ اسی سے ادھر کی دوا ان کو قوی کر کے استعمال کرتے ہیں اور کبھی قمر صہارہ وغیرہ میں بغیر شش
 کے چونا بھی ملا دیتے ہیں اسلیکن واجب ہے کہ چونا دھوا ہوا ہو اور بہتر ہے کہ آب دریا سے اکودھو یا چونا اور خوب گرم اور تیز دھو جائے

کے چونا بھی ملا دیتے ہیں

دھوکہ خشک کیا ہوا اور جس قدر زیادہ دھوکہ لگے اسی قدر نفع کمکا بڑھتا جاے گا۔ پیچھے ادویہ جیدہ کے ایک۔ دو اور جس کو جالیہ سوس
 ڈکڑا گیا ہے کہ وہ مر کب سوم اور رانیج اور فرنیون اور زنت یعنی زلال اور زہت غلظت کے ہر ایک ادویہ مذکورہ واقعہ نصفت جزر اور زیت یا کچھ
 درون بلسان اچھوڑ کر لطیف ہو کر زیادہ گرمی پیدا نہیں کرتا ہے مین کہتا ہوں اسکی وجہ یہ ہے کہ روغن بلسان چونکہ بہ نسبت مختل
 ہو جاتا ہے اسی وجہ سے زیادہ اسخاں پیدا نہیں کرتا ہے۔ اگر زخم بطور جھینے اور گرنے کے پیدا ہوا ہے اور اس میں درم یا مقوضت نہیں ہے
 اسوقت مرہم افزون اور پتال کہو تر کا استعمال کرنا چاہیے۔ اور چونکہ لطفین ہوں اسکی واسطے فرنیون اور کثیف ہون کے واسطے پتال
 کہو تر کو غنیا کرنا چاہیے اور زینفی اور کی بجسب مال ہون کے ہوتی رہے گی اور جو جب سبز اور زخم کی کن جزئیات میں ہوتا ہے اور یا زخم زخم
 گرتا اور پتال کا سبزہ نمونہ نہ پائے اور کوشت ہونہ سبزہ کا قبل صحت اندرون زخم کے ہرگز نہ ہونے پائے اور اگر سبزہ تنگ ہو رہا ہے یا
 یہ بھی جانتا ضرور ہے کہ ایسے زخم کی دو امین حاجت قوی ہونے کی زیادہ ہے یہ نسبت اس زخم کے جو برطوبت پخت ہانے
 کے پیدا ہوا ہے اور اگر نہ خون میں غلظت پیدا ہو اسوقت سکنیچ اور آرڈر ڈرکرنہ کا استعمال کرنا چاہیے اور اگر درم پیدا ہوا ہے اسوقت
 آرڈر جو کا استعمال لازم ہے اور آرڈر دیا قلا اور آرڈر ڈرکرنہ کہ انکو بچا کر کے استعمال کریں اور جو سوت درم پیدا ہوا ہے آرڈر ڈرکرنہ اور
 آرڈر دیا قلا بھی اب خاکستہ میں بخشتہ کر کے خواہ آب فاسل میں جبین قنوری سی سکنیچ کی ملاو اور جب زخم روخت ہو پھر استعمال شیخ کا پتھر
 کرنا چاہیے اور دو الکوسی میں جھونکر گرم کر کے ایک نرم کچے میں لگا کر زخم کے اوپر رکھیں۔ بیان ان اور ام کا جو عصب کو
 بحالت جراحت عارض ہونے میں اور یہ معلوم ہو چکا ہے کہ فائدہ جراثیمت عصب کے علاج کا کیا ہے اور اگر ان میں درم پیدا ہو
 اسکا بھی علاج کیس قدر بیان ہو چکا ہے لیکن اب ہنکو منظور ہے کہ یہ شرح دہنا اس معالج کو بیان کریں اور جو طریقہ جالیہ سوس نے
 کتاب فاطما جالس میں لکھا ہے اسے ہم ذکر کریں جالیہ سوس لکھا ہے کہ اگر جراثیمت عصب میں ہوں خواہ اعضاء عصب میں درم لگتی
 پیدا ہو اور اس میں اللتباب زیادہ ہوا ہے اسب ہر اسکے علاج میں وہ ادویہ استعمال کریں جن میں مسکر اور اجار معدنی دہل بیان
 اور وہ اجار اور ہر کے ایوان میں مذکور ہو چکے ہیں اور اکثر ادویہ مقالہ دوم میں اس کتاب کے مذکور ہیں یعنی کتاب فاطما جالس کے
 دوسرے مقالہ میں انھیں ادویہ میں سے ایک دو یا چھ بھی ہوں مختلف ہیں البکر درم اور ربع درم زنج پونے دس درہم تو بال تماس دو
 وقیہ اور ادائی درہم قشار کندر دیر دو وقیہ بارزد ایک اوقیہ سوم سات اوقیہ مسکر کہ گندہ نواد و رطل خشک دو این میسکر مسکرین
 دس دن تک بھگون اور بھگانے والی چیز ذکر ہو گھلا کے سر در کین اور کسی دیگر وغیرہ میں سب کو ملا کر بنا لیں اور خوب ہلا کر حسب
 اہر یا کرات ہوتے ہیں اور تار لیں عضو مجروح اور نوروں پر دن پھر میں دو مہرہ خود تین مہرہ زیت کو چھوٹا مین اور جو سوت یہ دورے نکالو
 اہر لگانے کا قصد ہو چاہیے کہ خارج سے صوف کو مسکر اور زیت میں تر کر کے گرا کر مین رکھیں بشرطیکہ اسکی گرمی معتدل ہو اور زیادہ
 نوا سلیے کہ چٹھے کے حق میں خصوصاً جو بیٹھ مجروح اور طیل ہو ہر وقت سے بڑھ کر کوئی چیز حفر نہیں ہے۔ پھر اگر کسی حال میں
 اعضاء پر ضار لگانے کی حاجت ہو کہ اس میں مسکر اور شہد اور خاکستہ داخل ہو پس مناسب ہے کہ لپ کو پکا کر استعمال کریں اور
 ان اس میں مسکر کا داخل کریں اور اگر آرڈر ڈرکرنہ سے نوا آرڈر دیا قلا اسکی ہلکے داخل کریں خواہ آرڈر جو کو ملائیں چھٹے کا کوفتہ ہونا
 اور پتھ جانا اور بیکار ہو جانا کوفتہ ہونا عصب کا اگر ہر دن جراثیمت کے ہو اور درم بھی پیدا نہ ہوا اسکا علاج سکنیچ سے
 کرنا چاہیے اور اسبطرح اگر درم پیدا ہو گیا ایسی دوا سے جو خشک لٹہ کرتی ہو اس سے علاج نہ کرنا چاہیے بلکہ مسکنات نفع سے اسکا

بھی علاج کر دیا جی طرح واجب ہو کہ تخیل کرین اس عضو پر روغن کریم کی اور وہ چم نطول کرتے رہیں اور جس روغن سے نطول کرین چاہیے کہ اس میں توت اور فادر تخیل کی ہومست عمر روغن اس کام کے واسطے روغن ثبت اور روغن انجوان اور روغن صابن اور صیغہ جو مرض ذات اس عضو کے موافق ہوں اور روغن میوہ کا فائدہ عجیب ہو اگر کثرت معصب کو نشہ پر رکھیں اور صفت کا گوشت بھی تجویز الفیج ہو اکثر بلوس مہر است بھی اسکا علاج کرتے ہیں۔ پھر اگر درم پیدا ہو گیا ہی اسکے نشکین دردی آسان تہیز ہے، جو کہ شہرہ الگوہر اور شراب گے خواہ تھوڑا سرکہ اور زیت بمقدار میاذا استعمال کرین اور معتدل گرمی میں اس عضو کو ہونچائیں اور ہر بلا صوف اسی دوامین ڈبو کر عضو صوف زونا کا اس پر رکھیں اور اگر وہ صدمہ اور الم مواضع مفاسل میں پہنچا ہو وہاں کر کے نشکین نہایت بہتر ہو اور دو اتوی ترونی چاہیے اور ایسے اجز سے مرکب ہونی چاہیے جن میں توت تحلیل اور فیج دونوں کی ہوں لیکن مسقر ربض بھی اس میں ضرور ہو کہ مقابلہ درم کا کر سکے اور درم کو زیادہ نہ ہونے دے۔ پھر درم کا بھی خاصہ مہیا ہے اسکا خیال کرنا ضرور ہو اور دونوں میں جسکا دفع کرنا پسیہ ضرور ہو اسی کی تہیز ہر مقدم کرنی چاہیے۔ اور اگر درد مطلق نہ ہو کشتادہ پشانی استعمال مادیہ قوی کا کرنا پسیہ آب ناکستہ اور سرکہ اور شراب الفیج اگر درم میں طول ہوا ہو دوسرے قوی کا علاج کرین اور توت تحلیل کی دوامین زیادہ ہو اور ایسی دوا ہرگز نہ لگائیں کہ اس میں نبض کی قوت ہو جیسے وہ دوا جو آب زیادہ سے بنائی جاتی ہو خواہ جو دوا جو کثرت سحرانی سے بنی ہو اور اگر جلد میں زخم بھی ہو اسوقت ایسے دوا کی حاجت زیادہ ہو جس میں توت تجفیف اور مجمع اجزائے مسقر قہر کے اور استوار کرنا اور ملانا اجزائے کو نشہ کا بھی ہو اور جراثیم کو بھی فائدہ بخشنے۔ پھر اگر جلد تک کچھ صدمہ مرض اور کوفت کا نہ ہو تو پھر بلور زخم کا بھی اثر ملین نہ ہو ہوقت وہی منادوات جو ارد باقلا اور سرکہ اور شہد سے بنائے جائیں انکا استعمال کرنا لازم ہو اور وہی دوا لینے منادوات ایسے وقت بہت اچھی ہو اور اگر ارادہ یہ ہو کہ توت تجفیف کی زیادہ ہو اور ذکر سنہ اس میں زیادہ داخل کرنا چاہیے اور اگر اس سے بھی زیادہ تجفیف مہر اگر شہد ارادہ ہو بیچ سوسن کو بڑھا دین اور اگر ایسا تجفیف ہو کہ اسکی طرف التفات کی ضرورت ہو بلکہ وہ خود بخود اوجھا ہو جائے گا فقط چھہ کا علاج ایسے قسم کا کر دو جو اسکے درم کو نافع ہو اور زخم کے علاج کی طرف ہرگز متوجہ نہ کرنا چاہیے اس فائدہ کے واسطے گوشت صدف کا عجیب الفیج ہو اور اکثر علاج ایسے وقت اس قدر دلی سے کرتے ہیں جس میں ناک کی شکر ت ہو اور کثرت اور کم کا فائدہ بھی دونوں حالت میں عموماً نافع کرتے ہیں اور اگر ان دونوں صورتوں کے تہیز کے تہیز ہرگز نہ ہو اور کوفت سے ملا کر مناد کرین اور درم نہ ہونا چاہیے واجب ہو کہ چھہ کے جمیع اقسام و فی بین پانچا کس قدر لگا و نہوشے زمین کریم بانی ہو یا سرکہ و لکڑی یا بان قویہ کا استعمال کرین جن میں پھول خوشبو اور لطیف اور قابض ہر سے ہوں اور صیغہ مزاج میں خوشت ہو یا وہ دوا میں گرم اور شو شو جنہن گرم مضامین کہتے ہیں کہ انکا یہی حال ہو حکم معصب فاسد کا کبھی معصب کی تو میں ایک قسم کا فاسد عارض ہوتا ہی اور اس فساد کی وجہ سے حاجت اس بات کی ہوتی ہو کہ اس کو نکال ڈالیں جیسے باز کو نکال ڈالنے میں معصب کا سخت ہونا اور پیچیدہ ہو جانا بہ ضرر اکثر چوٹ لگنے سے خواہ گر پڑنے سے پیدا ہوتا ہو اور اگر زور سے دبا جائے اس میں سا معلوم ہو گا کہ علاج ملاجت معصب کا تہیز ہی علاج اور ام سخت کے اور دستورات کی ہم نے پہلے بیان

اور یہ مفرودہ میں اور تہر بادین میں خاص اور یہ مفرودہ اور سرکہ اسکی فیصل بیان کی ہیں اور اس مقام پر جس قدر دوا میں ہم ذکر کرتے ہیں وہ سب مجرب اور تجفیف الموشٹ ہیں جیسے مقل البہودہ بوزن درس درجہ کے پانی میں کھجور خواہ گول کر کستہ مال

کرین یا کو نہ کہ استعمال کرین مثل اسی کے خطمی کی بڑھیں کرینا کرین بہ بھی بہت خوب ہوا اسی طرح جیج سوک کر: در شاب کو کرین
 بیون کر کے اور اسی طرح شیخ اور شہرہ اور فرہون اس سب کو دردی رحمت کے جہا جمع کرین ایضا تخم جہا سفیج کے خدا کرین لیسنا
 داظیون اور اس کے نصف وزن کر کے کھلی ہے دو اسنایت درجہ سفید تر شیخ شوکہ اور فساد استخوان کا بیان سرج شوکہ کا سبب غلط
 مادہ ہونے ہیں جو پڑھوں بین لغو ذکر نے ہیں اور ہوی کو سزا دیتے ہیں کیفیت سرج شوکہ کی مثل وجع مفاسل کے فسران ہے یہی کہ مادہ
 وجع مفاسل کا گوشت میں ہونا ہی اور سرج شوکہ کا مادہ استخوان میں ہو سکتا ہو جانا ہی اور ایک پوست ہونے سے ہوی ٹھوکی
 ناسد ہو کر ستر جاتی ہے بعض لوگ ایسا گمان کرتے ہیں کہ شوکہ تمام برن میں نشیج پیدا کرنا ہی بسبب قہر مہ کے اور اس قہر کی
 کھرا میں نہیں تو علامت فساد استخوان کے جو قہر کسی ہوی میں فساد مراض ہونا ہی اسکے اوپر ہی ہوی میں قہر
 اور بولدا بین پیدا ہونا ہی اور سترخی ہوجانی ہی اور بر بولدا نے کھنی ہی اور معدید پیدا ہوجاتی ہی اور لغو ذ اس میں باسانی ہونے
 لگتا ہی اور اکثر انکی بندش بھی اسکے فساد پر دلالت کرتی ہی اسی طرح ہر کہ اگر ایک سلائی ڈال کر اسکے گرد چھبیں درمانت ہوگا
 کوئی چیز ایسی بانی نہیں ہے جو کھنی ہو کہ اس سے چھلنا ممکن ہو بلکہ اس سے کسی قدر چمٹ جاتی ہو اور گویا ایک چیز فیرت سے
 معلوم ہوتی ہی کہ دانہ سا پڑ گیا ہی اور متعش ہو گیا ہی اور کبھی بالکل بودی اور نرم ہوجاتی ہی خصوصاً اگر فساد کا زمانہ بڑا ہی
 نہ ہو اسکے کہ ابتدا میں مڑ لید ہو چھند و فیر کے بخوبی ظاہر نہیں ہونا ہی بلکہ بیشتر اخراطریق سے اسکا فساد دریافت کیا جانا ہی
 کہ سلائی ہر طرف سے چھلنی ہی اور معلوم ہونا ہی کہ جعلی اسیر سے الگ ہو گئی ہی اور یہ بات قطعاً ابتدائی فساد کی جنت سے مراض
 ہوتی ہی خواہ اور پر کا گوشت جب ناسد ہونے لگتا ہی اسوقت یہ بات پیدا ہوتی ہی اور ہر کو کھول رہن اسکا رنگ اصلی رنگ سے
 متغیر نظر آئے گا اور اکثر اس سے پہلے درم اور فساد گوشت بھی پیدا ہوتا ہی اور فساد عضوا در موت امکی پہلے سے ہو جاتی ہی
 بعد ازان ہوی کا فساد در ذرا ہی صلاح ہوی کے فساد کا علاج یہی ہے کہ اسے کھلا بین اور چھیل ڈالیں اور جس قدر ناسد ہوتی
 ہی اسکو دور کر دیں اور کات ڈالیں اور ہر گندہ کر دیں ناصوریر گیا ہو خواہ نہ پڑا ہو اسکے کہ چھیلنا کھا خواہ تر شہا اور دینا
 اسطر جہر بقدر ناسد پوست ہرگز پڑے ضرور ہر اور صحیح فیر ناسد بانی رحما سے سار کبھی ہریون کے پوست بڑ لید چندا دویہ کے بھی گرا ہی
 جاتی ہی جیسے سر کی ہریون کے پوست گرانے میں خواہ اور معانات کی ہریون کی بھی خیر ہوا اور وہ دبا ہے ہی زرا و خیرا سار
 ریشہ برگ جاوشرفینک موخستہ نوبال مخاس مشور منور ان سب اجزا کو یکجا کر کے استعمال کرین عجیب النفع ہے کہ پوست ہریون
 گرا دتی ہی اور اچھا گوشت ہری پر پیدا کرتی ہی اور اگر فساد ہری کا اس سے زیادہ اندر کی طرف سرایت کر گیا ہو پھر اسکے
 کات ڈالنا ضرور ہے اور اگر حرام منزہ تک فساد پہونچ گیا ہو اسے بھی جزیر لید کسی اسکے نکال ڈالنا چاہیے اور اگر فساد در کو
 سوارے قطع اور فشر کے تمام ہری خواہ بعض استخوان عضو ذکر کے زائل نہو اسکے ہونست موضع اور اس مقام کو پہلے پیمان لینا چاہیے
 ہما تک کا فساد در کار ہوا اسکی شناخت اسطر ج کرین کہ جا کو و فیرہ کو انرہی اندر چھبیں بننا دینکر چنان پر ہری گوشت سے
 زبان ہونے پس وہی حد اتما سے فساد کی ہوا اسی جگہ تک کا فساد چھب کر لید ہی سرمان خواہ اس ورک کی خواہ
 پشت کی ہوا اسکے علاج سے مستغنی اور دست کش ہونا بہتر ہی اسکے کہ شخ کی وجہ سے علاج ہر جہا رت نہیں ہو سکتی ہو اور اگر
 ہری کے فساد سے اس گوشت کا فساد منظر اس امر کا ہو کہ تالیخ اس گوشت کے فساد کی ہی جمان ہے ہری دویہ میں گوشت

ہر اگر دینا پس ہی اسکا علاج ہو۔ واجب ہو کہ تیرہ روز غنوج کی جو مٹس انخوان نامہ کے تو انھیں طلاؤن سے جو اوپر در کو بچھا
ہر کر تہرین ہمان ناد انخوان کا کیا ہوا ہے اور اسے مطرح جو گوشت کھلا ہوا ہے اسکی جبر سے بھی برابر کرنی چاہیے
سخت نشتر منظم نامہ کی جگہ سے کسا کہ بڑھائی کو اوچی کرین اور گوشت سے اوپر اٹھا لینا مطرح ہر کہ بڑھی کے کنارے
ایک دوڑا بنا دھکر اوپر کی طرف لے لیتھیں اور ایک جی کے ذریعہ سے اس عضو کو تھینیں نیچے کی طرف تاکہ آری دینہر کے دانت
اس عضو میں نگیں بعد ازاں تراستا شروع کریں رادر اگر پہلے کی لسی بلی خودا بڑھی کے تراستے کے نیچے نیچے کوئی پرودہ خودا عضو
شریف ہو یہی صفا افضل خواہ تخلع اسوقت آری کے ایک بڑھی دوسرہ ایسی رکھ لیں تاکہ ذرا ان اڑے گا کہ زریہ نشتر ہر کہ
کسی طرح نہ پہنچے اور اگر گوشت اپنے پوری شکل مند ہر کھلا ہوا ہے بھی سب کا سب کا اس ڈالین اسرا سٹے کہ بڑھی نا
جو اب سے کھل جاتی ہے پھر گوشت یا نہیں اٹتا تو رادر اگر اجزائے گوشت نامہ کسی مفضل اور جوڑے کے قریب ہوں مفضل
سے اٹکو نکال ڈالنا چاہیے اور دماغ کی ساری بڑھی یا ساق کی بڑھی ساری نامہ کو کئی مہو پوری کھلا لٹا لٹا چاہیے اور ران کے
سکی بڑھی اور سرہ پشت کی بڑھی اگر نامہ ہو جائے اسکا علاج نہیں ہو سکتا ہے یا کا علاج کے بڑھی کی کہ چہین اور پست
جو قروح مند ملین رہ جاتی ہیں ہر ہر کہ انکے اخراج میں ہمت نہ کریں بلکہ طبیعت برحوالہ کریں اور طبیعت کی
اعانت تھوڑی جذب کے ذریعہ سے کریں جو بہت جلا اخراج دکر سے اور ہر زریہ اور ہر خراہ عمل جزائی کے اس کرج کی چکر
نکرین اسلے کہ کرج باسکر اور طبیعت اور جلا کالی جاتی ہو فرور اسکے کھنے سے قرح نامہ پوری برہما نامہ اور جب طبیعت اسلے
خود بخود ہر طرف جلا کھڑک کر سے اور جلا تک پہنچا دے اور کھنا اسکا شروع ہو اور کسی قدر جدا سوتی معلوم ہو پوروت
گوشت کسی قدر جدا کر دین اور سب کھل پچے پچے گوشت کے زخم کا انجام کہین اور یہی نامہ بڑھی کے نوک و غیرہ کا چہ
پھلی بڑھی کی جو قرح میں رہ جائے کہ اسکی بھی ایسی تیرہ روز اور تاخیر کرنا ہر قدر خود پھل آتے ہر ہر کہ نسبت تعقیب اخراج کے
اگر جلد ہی باسکر اور طبیعت دکھائیں گے فخر دینے کا اور ہر اٹھنا مفضل اور مہیات پیدا ہونے کا بھی اندیشہ رہے گا اور اگر
خود بھی چھڑک لٹا آئیگی اس میں چند ان مضر نہیں ہو ایسی باقی نامہ چیزوں کی نکالنے والی دو دو اسکا ہستال بہ ہمت
منوع ہو اگر اسکا بیان ہم کرتے ہیں کہ شاید وقت ضرورت بیکار آہ ہو۔ ذیت کہ نہ موم زرد دعات دھالنے کی گھر لٹا کس
اور ہر کہ اور یہ دو دن برابر ذیت کے دن ہیں ہوں اور پھر پکھلا کے ایک چڑو فرہ ہوں اور ایک چڑو شیشہ جو اس وقت سے زرد اور
ان سب اجزا سے مصل قیر و ملی کے مل کر کہین سالینا اشق اور مصل کے دو دن پانچ ہر آہ و زمین مومن کے لیکر سب کھل
کہ مہر ہم درست کریں اور اسی جگہ پر کہین ہمان کرج و غیرہ پھلی ہو کہ اسکے رکھنے سے کھل آتی ہو اور بہت جلد باہر
آجاتی ہیں بڑھی کا قوت جانا ہر لیسہ عمل جزائی کے جو علاج اسکا ہوا ہے ہر آئیدہ مصلور میں کہین گے اور دو اسکے
ذریعہ سے جو علاج ہوا ہے ہم بیان کرتے ہیں کہ وہ دو بڑھی کے ٹوٹنے اور بیکار ہو جانے کے وہی مصلیہ اور طلا پوری
کے ٹوٹنے اور بیکار ہو جانے کو مصلیہ ہر مٹا لینے پندرہ روز تک ہر مٹس ہر دوسرے روز مصلیہ سپید آنا قباہر و احباب چہ
کل ازنی ہیں درہم سپیدہ ہینے کے ذریعہ سے ملا کریں اگر دو م گرم ہو اوریشا تک طافا یعنی ہر ہر کہ اور ہر کہ سر
ہر کہ اس بگ بید سب نادی اور ہر ہر ہوں اور سب کو کرج کی پورٹین اور مشک اور ورد اور بصل نہیں ہر ہر

اور باقیوں اور مندرل سرخ گل ارضی لادن اور نخل برادہ چوب طرنا غلٹی بزرگ اناق کپیل الکا جنوخ اور دروس میں زیادہ کرنا
 اگر ماست نشین کی جوڑ بوش اور تک اور سر و کو ماف کو کن ۔ اگر چہ کہ کسر اور وئی کے درم جا رہو یہ دو ای سو رنگ میں رہ ماست بلکہ
 نہیں کاٹنا دکر میں کہ زیادہ تو می کھڑے شہزادہ کے ایسے وقت میں بزرگ آس اور لادن اور مسک زعفران اور طین ارضی ہی ایسا
 وئی اور رش و دونوں کے واسطے جید ہزار و دین بیسے سستی کہ بھی مفید ہی اور کسر اور وئی کو نایخ ہی اور خلق پینے چہی اور تر جاستہ کو پینا
 ہی ماست ماش اناق یا غلٹی گل ارضی سرس آب آس کے ذریعہ سے ملا کر دن قرن پانچون چہ کے بیان میں اور آس میں جن مقال
 میں مقال پہلا خلق کا بیان بیان عام خلق کا خلق کے پینے یہ ہیں کہ ہدی اپنے مقام سے نکل آئے خواہ وضع اصلی الکا جہ یا
 ان چیزوں سے جو بڑی کے قریب اور گر ویش کی چیز میں ہیں اور نکلنا آس ہی کا پورا پور پینے کیس قدر اپنے اصلی موضع اور فستق
 رہانی نہ ہے اور اگر تمام و کمال نہ نکلے گی آسے زوال منسل پینے جوڑ کا سرک جانا خواہ مثل جانا کہ میں کے خواہ اندر کی طرف ہو یا کھڑے
 اور بزرگیہ سے کہ نہ وال دریا نیت ہوگا اور زوال پورا ہوگا اور بعض لوگ اس کیفیت کا نام دئی رکھتے ہیں اور وئی کے متھے بیکار
 ہو جانے جن اور اگر نقطہ ابناء ہو اور ہی کھل نہ آئی ہو لیکن آس کے گر وکی چیز میں کو فہ ہو جائیں اور سستی مروتات میں پیدا ہو اسکا نام دین
 اور دین قسم میں وئی کے داخل نہیں ہو کہ بھی منسل میں ایک قسم سے قسم کی بات پیدا ہوتی ہو وہ یہ جو کر طول اسکا زیادہ ہو جانا ہی
 اور ابھی تک انخلاق کے درمیک نہیں ہو چکا ہی لیکن اسکا انخلاق آسان ہو جاتا ہی اور اکثر یہ کیفیت عند اور فستق میں پیدا ہوتی ہے
 بعض آدمی براہ خلق کے خلق معاصر کے دستہ ہوتے ہیں ایسے کہ اگر شہرے انکے جوڑوں کے خوب گہرے نہیں ہوتے بلکہ اچھلے ہوتے ہیں اور
 گرفت جوڑوں کی بخوبی نیک معاصر میں نہیں ہوتی اور جو لقمے پینے جوڑوں کے پاس کے فہد اور در بطات و فیرہ جیکے اور جاستہ سے
 اور جوڑے بنا ہونے بخوبی اندر نہیں جاسکتے اور نہ گنجائش ناکی جاستہ کی ملتی ہی ایسی طرح دار با د فہد کی بندش ناکی مستح نہیں ہوتی بلکہ
 خلقت اپنی میں ضعف اور ناتوا ہوتی ہر دار بار یک اور طب قابل تمدد اور کشش کے ہوتی ہی ان میں معاصات کی طرف ملاحظہ فرما
 نظر کر کہ اگر شہر میں اور لوگین گہروں کی ٹوٹ ٹوٹ جاتی ہیں اور مرکز ہونے کی وجہ سے جو مقام ہونے کے جو سمت ہونے اور اگر
 اور دیان پر بخوبی گرفت پیدا نہیں ہوتی اور وہ مقام روزن دار اور سولخ دار ہو جاستہ ہیں اور جو چیز میں بالغ اور تر جاستہ
 میں آنکے جوڑوں میں ہونے ہیں ایسے کہ اکثر اسکے جوڑا تر جاستہ میں ہونے میں معاصر کا اپنے اصلی خلقت میں حال میں طرح ہر ہی
 ایک تو ابھی بیان ہو چکا کہ انکا انخلاق اور اور تر جاستہ آسان ہوتا ہی دوسری قسم معاصر کی ایک بڑے بڑے ہوتی ہی کہ انکا اور تباہت
 دشوار ہوتا ہی اور جسری قسم درمیانی ہو جو معاصر آسانی اور جاستہ میں انکی مثال ایسی ہی جیسے زوال کا مفصل کہ اسکے رابطہ
 جو کہ نرم پیدا کیے ہیں اور نرم ہونے کے سلسلے وہی ہیں جو کہ باب شرح فن کلیات میں بیان ہو چکے ایسے جو ہر سے زوال کا مفصل
 اثر جاتا ہی اور ہی سبب سے معین نکلے گا اور جو طرح سے جوڑ باسانی اور تر جاستہ ہی پھر ویسی ہی آسانی یعنی اصلی شکل پر اپنے
 آنا ہی ایسے کہ باسانی اپنی جگہ پر آجائیں باسانی اور تر جاستہ کے ہی پینے جو فوجی ایک کو قبول کرے دوسرے کو بھی باسانی قبول
 کرے گی اور جس قدر دشوار ہی ایذا دیتی ہوگی اور جس شکل اصلی سبب کے واپس آئے ہیں پڑے گی اتنی ہی اصلی ہیئت سے جہ جاستہ
 میں ہوتی ہو منسل مؤثر سے کا بھی مثل زوال کے جوڑے لاغر انعام میں ہوتا ہی اور جو لوگ فہرہ اور طیار میں انکے مؤثر سے کا جوڑے
 نرم اور نازک نہیں ہوتا ہی جو معاصر دشوار ہی سے اور تر جاستہ میں انکی مثال ایسی ہی جیسے انگلیوں کے جوڑے کہ یہ اور تر جاستہ ہی نہیں

بلکہ ٹوٹ جاتے ہیں اور ترنہ کے بعد اور سطح مفصل برزق کا حال اور ہی وجہ ہر کہ بعد اور ترنہ کے پھر انکا اصلی حالت پر لوگ
 لانا نہایت دشوار ہوتا ہے جو معاصر انخلاق اور انرجانی میں متوسط ہیں انکی مثال ایسی ہے جیسے مفصل درک کبھی جز مفصل
 آسانی سے نہیں اور تباہی کسی امر خارج کیوں ہو سے اس میں یہ بات پیدا ہوتی ہے کہ باسانی اثر جانا ہی اور درست بھی آسانی سے ہوتا ہے
 جب طرح حق اور کویسے دیکھنے درک کی رطوبت زائوہ سے بھر جاتی ہے اور ایسوں جیسے انکا اثر جانا آسان ہو جانا ہی اور پھر چڑھتا ہے
 سکا تھان ہوتا ہے اور مرض عرف انسان میں اس عضو کا بھی حال ہو جانا ہے کہ ہر وقت اسکا درک اور تڑا اور چڑھتا رہتا ہے اور عمومی
 ہی حرکت خواہ دو ترنہ سے ہی کیفیت سپر طاری ہوتی ہے اور یہ مفصل نفط داغ لگانے کا سماج ہے کہ بعد اس تک کیسے پھر یہ
 کیفیت ناکل ہو جاتی ہے۔ بہت دشوار نعل کی وہی قسم ہے جس میں کونہ پتھے کے جو مفصل ہر ہی کے ہیں اور انکے سرے منقطع
 ہو جائیں اور ایسے نعل کے بعد منقطع پھر اپنی حالت اصلی پر نہیں آتا ہے اور اکثر یہ قسم اس درک میں پیدا ہوتی ہے انکے بعد
 اس عضد میں اور دو دن پالوں کے گٹھون میں کبھی کے نزدیک اور جانا ٹوٹ جانے کی نسبت زیادہ برا ہے کہ ان ترنہ کے پھر
 اصلیت پر عود نہ کرے اور شکستہ کا جہر ہو کہ علامات خلع کلی کے جو مفصل اپنی جگہ سے اور جاملے ہی اور گڑھا سا ہوتا ہے
 اور وہ گڑھا غیر سمود ہوتا ہے جیسے کہ سنانہ کی ہر ہی اور ترنہ سے ظاہر میں یہ بات نمودار ہوتی ہے خواہ پالوں کے جوڑ میں ہی صورت
 نظر آتی ہے اور اس سبب سے زیادہ مفصل برزق کے اور ترنہ میں یہ بات ظاہر ہوتی ہے اور قیاس اور سائنسہ درست پھر چڑھتا ہے
 کہ جو مفصل اسکے مقابل ہوں اسے اور اس ترنہ سے ہونے کو ایک ہی حالت پر رکھ کر دیکھیں تب فرق صحیح اور طویل کا بخوبی دریافت ہو گا کہ اگر
 عمومی حرکت متوفی ہو جائے اور حرکت درک کے ہوتے غیر درتین کرنی چاہیے کہ جو چڑھا اور تباہی جیسے اگر عمومی حرکت میں نہایت
 میں جیسے پیشہ کرتا ہو اسی طرح کرے اور کسی طرف حرکت میں کسی قسم کا زیادہ زور و غیرہ کرنے سے کمی نہ کرے یقین کامل ہو گا کہ نعل
 اور اور جاملے کا مرض نہیں علامات میل بیچہ جھک جانے کے علامات دہ ہر کہ تغیر اور گڑھا ہوا ہے کہ کسی قدر بلندی کے نعل
 جاملے میں نظر آئے اور جس لاسہ سے جو بلندی اتار اور اصل اس ہر وئی بلندی کے پیلے سے موجود تھی اب منقود ہوا اور بعض حرکت
 ہی عضو رائل سے صادر ہو سکیں مفصل کا طول زیادہ ہو جانا ہر دن خلع کے اسکی علامت ہے ہر کہ عضو مفصلی لٹکا ہوا
 معلوم ہو جب اسی مقام طبی کی طرف دباؤ یا کلفت اپنی اصلی جگہ پر چلا جائے پھر جب دباؤ کے زور کو صرف کرتے
 اسی طرح نادرست ہو جائے اور جو شکل بالعرض حاصل ہوئی وہی پھر پلٹ آئے اور ایک گڑھا سا ہوا جائے کبھی میں انکی
 سما جاتی ہے جہاں گوشت زیادہ سخت نہ ہو جیسے نوٹیسے کلیدی مال ہی علامت میل اور خلع کا قلع کبھی مفرد ہوتا ہے کبھی
 اسکے ہمراہ دوسرا مرض بھی ہوتا ہے مثل قرصہ اور جراحت اور درم کے۔ اگر نعل کے ہمراہ کوئی اور مرض بھی ہو اسوقت خیال کہ
 خلع اتنا خفیف ہے کہ تھوڑے سے دبانے سے اترا ہو مفصل اپنی اصلی شکل کی طرف پلٹ جاتا ہے اور قرصہ و غیرہ میں درد
 ہو یہ خلع کے درست کرنے کے نہیں ہونا اور اگر ہوتا ہے اتنا زیادہ نہیں ہونا کہ درم غیر متصل اسکی وجہ سے پیدا ہو ہوتے خلع کی
 درستی پیلے سے کر لینی چاہیے اور اگر زیادہ درد و جھرمٹی درم تک ہر درستی سے خلع کے پیدا ہونے کا خوف ہو وہیں ہر کہ پیلے علاج قرصہ
 زخم کا کرن اور لہلہ کے درستی خلع کی کرن غصہ ٹا اگر ہر مرض معاصر میں پیدا ہوا ہو بیٹے جو ہر لے ہرے جوڑ میں ان میں ہر مرض
 لاحق ہو کہ اگر بدن علاج قرصہ و غیرہ کے ہم پیلے ارادہ اصلاح خلع کا کرن پیشہ خلع عظیم تک نوبت ہو کبھی تو عضو ٹا اگر ایسے اعضا

کے مفاصل میں اور جو قریب اعضا سے شریک کے واقع ہیں اور یہی حال اور ام کا ہے اگر چہ اس خلع کے صحیح ہونے سے انحصار تہہ لیسے وقت میں ہی ہو کہ چھتر نہ کہین اگر اس پریشان ہو یا اس سے درد و غیرہ کا ہیجان نہ ہوتا ہو اور یہ دشواری رو کر نافع کا نہ ہونا ہو پھر اور درستی خلع کی ہم پہلے کہہ چکے اور پھر تہہ زد و سر سے مرض کی نگرانی اور اگر درد پیدا ہوتا ہے پھر اصلاح خلع کے اولاد پر نہ ہونگے اور اگر تہہ زد کریمین البطلان مطلب کا ہونا ہو اور درد پیدا کرتا ہو تو فرور کرینگے اور اگر باسانی داخل ہوتا ہو تو ہم کا بھی علاج مستحق ہے لکن اگر تہہ زد بھی اور اگر درد خلع ساتھی ماضی ہوں اور کشش کسی بھی جہت میں ہو اور دونوں کی تہہ بر ساتھ ہی ہو تو اسکے دونوں تہہ بر ساتھ ہی کرتین عالم صناعت سے نکالنے کی ہے کہ اگر ایک تہہ کسی مرد کے حلق پر ایسا لگا کہ ملدا اور گوشت و دونوں جدا ہو کر کنارہ عضلہ کا پیدا ہو کر گوشت اور جلد سے نظر آتے لگا اور اسکے نیچے سے چنبر گردن کا سر اور تہہ گیا اور لعین جمال نے جو کہ جبری اور بیباک زیادہ تھا ہی کی کو درست اور برابر کے گوشت اور جلد و فترہ اسی طرح جو اور ملکر اور ملا کر بندش کر دے ہوتی تو کچھ معلوم ہو تا آخر یہکا حال ہے ہو اگر گوشت میں مضر اندہ پیدا ہوئی اور فاسد ہو گیا اور اسکے قریب کی وجہ سے ڈھی بھی فاسد ہو گئی اور رنگت لگی گی سبز ہو گئی اس جاہل بے تفریق کو بہ بات در یافت نہوئی کہ ایسا گوشت جس پر اس قسم کا مدہم ہو چکے اسکا کات ڈالنا ضرور تھا اور مقام ماؤن کو زیت کمر سے داغ دینا یا پیسے تھا اسی طرح اگر تہہ خلع کے درم غلیظ ہو پہلے درم کا علاج کر لین اسکے بعد درستی خلع کی کرین اگر خلع غرور اور شایع ہینے لگا ہو تو اسکی تہہ بر ہی کہ جس طرف اوتر گیا ہو اور جہر سے زائل ہوا ہی اسکے برعکس دوسری جانب چنبرین تاکہ برابر دوسرے کنارے ڈھی کے آجائے بعد ازاں اس مقام تک پھر عین جہان سے نکل گیا ہی پس اسی تہہ بر سے تہہ بر باہر لگا اور اصلی حالت پر محدود کرنے لگا اگر تہہ بر جاہنیکے بعد ایک آواز جو پیدا ہوئی ہے اسکو بھی دلالت ہوتی ہے اور جب تہہ بر با پھر بندش رہا طے کرتین ایسے کہ ہی کی بندش سے درم سے امان حاصل ہوتی ہے خواہ درم کے پیدا ہونے پر معین ہوتی ہے اور امتیاج شیع درم عنیف اور درشت کی زیادہ ہے ایسے کہ درستی انری ہوتی جہہ گردن کی خواہ اور کسی عضو کی اپنی اصلی صورت پر بردن علاج درم اور تشکین درد درم کے ممکن نہیں ہے۔ خشک پھر قریب اوتے ہوئے عضو کے لیجانا کر وہ اور پھینکنا ایسے کہ تشکین پیدا کرنا ہو اور درم کو پھر لکھنے کرنا ہی بلکہ جو پھر اسکی اصلاح اور درستی میں مستحسن ہو وہ جب ہو کہ تہہ بر وطنی سرد سے ترکیا ہو انہو خواہ شراب نازد سے بھگو لیا ہو۔ ملا دہ ہے کہ اگر تہہ بر طکی و میست میں ہے اسے کہ اوتے ہوئے عضو کا چڑھانا اور پھینچنا جن دن خواہ چار دن تک جائز نہیں ہے مگر چند اعضا میں کہ ان میں سستی کرنا ہو سبیل اور جھکنا بھی شغل خلع کے ہونا ہی لینے اس میں بھی تاخیر و مقدر درکار ہے اسکے بعد چھوٹی کی بندش کرنی چاہیے۔ جب کوئی عضو ہر ایک حرکت میں اوتر جاتا ہو اور جب اوتے سے چڑھائیں اور درست کرتین پھر تہہ بر سے اور اوتر جائے یہ بات بود استر فاؤر رطوبت کے پیدا ہوتی ہے فرور ہو کہ داغ لگانے کی ہے کرتین۔ اگر پھر چھانے اور درست کرنے کے بعد کسقدر مسلاہت اور سنجی باقی رہ جائے اور شغل درم کے محسوس ہو چاہیے کہ ضاد اور نزلت تہہ بر استعمال کرتین جو طبع ہوں اور ابتدا میں حاجت ضاد اور نزلت قوی کی ہوتی ہے۔ اور بہتر ہے کہ بندش پر نزلت ضرور کرتین اور نزلت کے علاج میں روشن کریم کی ماش جو معوی ہوں اور مار اسل ہمراہ آب سرد کے کرنی چاہیے۔ غذا مخلوع کی ایسی چیز سے بوجھو کہ ہواور یہ وہی دوا ہے جو مفصل کو قوی کرتی ہے اور جس طرح جوڑکے جو سستہ اور تھمر نازا جب ہی ایسی صورت پر بولید تفریق کے کہ وہی جو علاج طول مفصل کا واجب ہے کہ استخوان مسترخی کو اندر کی طرف پھیرین اور جس جگہ سے شری

جو کہ طولانی ہو گئی ہو اس طرف چھبڑ لیا کریں اور اسی دو اڈوں سے مناد کریں جن میں قوت ناقصہ کے ہمراہ قوت مستقیم بھی ہو مگر ملا زاد اور ملا گنڈا لہذا
 ناقصا وغیرہ کو ملا کر ہتھال کر کوئن کوئن کی قوت پر چند ستر اور قسط اور پندرہ بھی دیکھ لیا جائے جو اس قدر اور اور چھل رہے ہتھال کر کوئن کی قوت مستقیم
 اور دو جو ضاوت میں پڑتی ہیں بعد اسکے بندش ایسی کوئن جیسے سر کی بندش ہوتی ہو چھبڑہ کا اور تر جانا کبھی چھبڑے کا چھبڑہ اپنے زور سے
 اور تر جانا ہی ہوتی نہ کھلا ہوا رہتا ہی اور اگر یہ یہ صورت بہت کم واقع ہوتی ہو اور اکثر شاذ و نادر واقع بھی ہوتی ہو تو یہی
 واقعہ تین ہوتی ہو لیکن اور تر جانے وقت آگے کی طرف جھک جاتا ہو مختلف اس امر کے جو اکثر جمائی لینے سے ماضی ہوتا ہی اور
 چھبڑے کا چھبڑہ اور تر جانے کے بعد اور کے چھبڑے سے بدشواری ملتا ہی چھبڑے جو حرکت چھبڑے کی جو بوجہ ان فضلات کے جو ہر چھبڑے سے
 چھبڑے میں آئے ہیں وہ حرکت محدود نہیں ہوتی اور کبھی چھبڑا ایک ہی طرف سے اور تر جاتا ہی اس وقت اسکی شکل اور ہیئت آئینہ
 دلالت کرتی ہو یا جھکا دیا چھبڑے کا آگے کی طرف تر چھا ہوتا ہو علاج حسب خبر کا ایک ہو لینے آئے ہنی حالت اصلی کی طرف بہت جلد ہو جاتا ہے
 اور نہ بہت سے امراض اور آفات پیدا ہو سکتے اور دیر کرنے میں ایک یہ بھی بدشواری ہوتی ہو کہ چھبڑے کی شکل کی طرف بدشواری ہو اور اگر
 اگر باسانی ہنی شکل کی طرف واپس آجائے ہی تہہ ہر جگہ کرنی چاہیے اور ملتے جائیں اور پوری تہہ ہر کوئن تخت ہو جائیگا اور دور دور چھبڑا
 ہو گا اور فضلات کچھ جائیں گے اور رعیت لازم اور مردع متعلق پیدا ہو گا اسلیے کہ شدت تہہ و فصل کے ہمراہ یہ سب موارد ضرر اور عاوش
 ہوتے ہیں اور بیشتر ایسی بدشواری پیدا ہوتی ہو کہ دوسوین روز کوٹ واقع ہوتی ہو اور کبھی ایسے ہی شخص کو اس سال بھی ماضی ہوتا ہی
 اور شخص فقول صفا دی دستون میں واقع ہوتے ہیں اور تو صفا دی بھی ماضی ہوتی ہو اس واسطے ملاحظہ میں مبارک تہہ پیش
 اسکے چھبڑے کے تہہ ہر ہو کہ ایک شخص مریض کے سر کو تھامے اور درست کرنے والا پائیا لگتو تھا اسکے تہہ میں ڈالے اور
 مریض سے کہہ کہ وہ اپنے چھبڑے کو ہر طرف ڈھیلا رکھے اور کبھی طرف تخت نہ کرے اسلیے کہ اس جگہ بہت سے فضلات واقع ہیں
 کہ اگر چھبڑا اور تگیا ہو جب بھی ان میں نفوس بہ شدت پاتی رہتا ہی ہر حال جب سب طرف سے چھبڑے کو مریض ڈھیلا کر دے جائیے کہ اسکے
 موٹہ کو داہنے بائیں حرکت دین چھبڑے آگے نہ کہ پیچھے بعد ازاں چھبڑے کو اصلی ٹھکانے پر کر دین یہ چھبڑے اس مقام سے جدا ہو گیا ہی
 اور اور تگیا ہی اس مقام پر دوبارہ چھبڑے کی طرف سے داخل ہوتا ہی بعد اسکے چھبڑے والے کو خیال کرکنا چاہیے کہ ہر وقت درست کر
 کے ایسی طرح آئے اور تگیا کرے کہ جب ٹھکانے لگتے ہیں چھبڑے کی طرف لگے چھبڑے جاسے چھبڑے کے چھبڑے جو اسے درست چھبڑے کی نشانی اور
 شناخت یہ لوگ با عیادت لینے چار دانست جس میں چار چار جوڑ نظر آتے ہیں وہ برابر اور سیدھے ہو جائیں اور نہ کبھی سیدھا ہو کر بند ہو جاوے
 اسکے بعد ہی سے بندش کر دین اور قیر و دلی ہوم اور دوشن گس لگائیں چھبڑے جگہ درست ہو جاوے گا اگر حسب اتفاق جگہ اس کے چھبڑے
 کی تہہ ہر ہی ہو اور نہ کبھی پیدا ہو جاوے اب اس وقت واجب ہو کہ پہلے اسکے نرم کرنے کی تہہ کر کوئن اور طولات لینے سے جیسے آب گرم اور
 روغن سے نظول حمام میں کوئن اور نظول بھی بہت زیادہ کر تین تا ایک گرمی پیدا ہو جاوے چھبڑے چھبڑے والے مریض کی ہتھ پڑھنا اور
 چھبڑے کو چھبڑے کی طرف دیکھنے تاکہ درست ہو کہ چھبڑے جاوے اور استوار ہو جاوے اور اسکے بعد مریض کو چوت لٹائیں کسی ایسے چھبڑے پر
 جو نرم روتی سے چھبڑا ہو اور کوئی آدمی اسکا سر تھامے رہے تاکہ سر لینے نہ پاسے کہ لینے سے چھبڑے وہی خرابی پیدا ہوگی اور
 یہ تہہ ہر اس وقت تک کرتی چاہیے کہ ماریت اور تندہ رستی پوری حاصل ہو جاوے اور کبھی طرح کا نقصان اور تشویر
 پائی نہ رہے چھبڑے کو دن کے اور تر جانے بیان اسی حکم نے لکھا ہو کہ تر تو وہ اندہ کی طرف سے بدائیں

۱۱۱

ہو سکتا ہے ایسے کہ سینہ سے متصل ہے اور اس سے جدا نہیں ہے اور یہی وجہ ہے کہ اس طرف اسکو حرکت بھی نہیں ہوتی ہے اور اگر پہلی طرف سے ترقوہ کو چھوٹ لگھا اور کچھ جو کچھ بیونچے اور نادوست ہو جائے اسکی درستگی ہو سکتی ہے اور وہی علاج اسکا کرنا چاہیے جو بر وقت ثبوت جاننے کے کیا جاتا ہے یا نہ وہ کسناہ ترقوہ کا جو منگب کے قریب ہے اور اس سے جدا بھی ہوتا ہے وہ زیادہ تر نہیں اور تباہی ایسے کہ جو مفصلہ کے انکے دوسرے ہیں اسکو اتر جانے سے منع کرنا ہے اور اس کثیف بھی اسے اترنے سے منع کرنا ہے ترقوہ کو حرکت شدہ بھی عارض نہیں ہوتی ہے ایسے کہ ترقوہ کی غلظت فقط اسی واسطے ہے کہ سینہ میں تقریبی انضام پیدا ہو اور سینہ کشادہ ہو جائے اور اسی واسطے سوا سے انسان کے اور کسی جوان میں ترقوہ پیدا کی گئی اور اگر ترقوہ کو قطع عارض ہو تو ہر شے گتہ ہونے کے اور خواہ اور کسی طرح سے پھر اسے درست اور اپنی اصلی موضع پر رد کر دینا کچھ دشوار نہیں ہوتا اور ہاتھ کے ذریعہ سے درستگی ہو جاتی ہے خواہ کس ہی اور پٹی سے بندش کر کے درست کر سکتے ہیں اور جیسے بندش اسکے واسطے لائق ہوا ہی بندش سے باندھنے میں یہی علاج طرف منگب کے بھی لائق ہے اگر اپنی جگہ سے زائل ہو اور اسی طرح سے سینہ اصلی موضع کی طرف پھیر لایا جاتا ہے جس چیز سے ترقوہ اور منگب میں ربط پیدا ہوتا ہے وہ ایک ہی عضو ہوتی ہے کہ وہ پٹیلہ ہن میں ہوتی ہوتی ہے اور جب وہ ہٹ جاتی ہے تو آخر یہ کار کو گمان ہوتا ہے کہ سر اباؤ کا جدا ہو گیا اور اپنی جگہ سے الگ ہو گیا ایسے کہ سر اباؤ کا اسوقت بہت باریک نظر آتا ہے اور اس جگہ سے انفصال لگ سکتا ہے اور تباہی ہوتی ہے اور اس نظر آتا ہے کہ وقت کار ہو شیار کو چاہیے کہ بطرف ملا مات کے رجوع کرے بغیر ملا مات کے ایک ملاست یہ بھی ہے کہ ہاتھ سر تک نہیں پہنچتا ہے اور اسبطر منگب کا بھی حال ہے منگب کے اتر جانے کا بیان کبھی ہو کر ما اتر جاتا ہے اور شانے کے اترنے میں البتہ کسی قدر شک ہے اور بظاہر ایک امر عظیمہ اور دشوار معلوم ہوتا ہے کہ شانہ اور تباہی ہان کبھی مفصل منگب کو یہ بات عارض ہوتی ہے کہ یہ بوسلت اتر جاتے ہیں ایسے کہ تقرقہ اور منگب ان مفصل کا زیادہ کم نہیں ہوا اور یہاں تک کہ فیہ موشق میں بلکہ سلس اور نرم مخلوق ہوتے ہیں اور ایسی غلظت نرم اگلی نقطہ بقرض آسانی حرکت کے ہوتی ہے اور اس مسئلہ کا اور تباہی جقدر معلوم ہوتا ہے فقط ایک ہی ہست میں دریافت ہوتا ہے اور اسی طرف خروج بظاہر زیادہ نظر آتا ہے ایسے کہ اوپر کی طرف اس میں اختلاف نہیں ہوتا ہے ایسے کہ بلندی باڑہ منگب کی نئے مانع ہوتی ہے اور نہ پیچیدگی کی طرف قطع عارض ہوتا ہے ایسے کہ اوپر حرکت شدہ سے روکتا ہے اور نہ بطرف جانب باطن کے ایسے کہ مفصلہ دوسرے والا انکے کی طرف سے سے قطع ہوتا ہے اسی طرح سے جیسے اس منگب قطع ہوا ہان بہ عضو فقط بطرف جانب اندرونی اور بیرونی کے زائل ہوتا ہے اور تھوڑا سا زوال ہے عارض ہوتا ہے اور جانب انفل میں خروج کثیر خصوصاً جو لوگ بہت لاغر اور نحیف ہیں کہ ان لوگوں کے مفصلہ میں قطع بھی آسانی پیدا ہوتا ہے اور اپنی جگہ پر عود بھی آسانی سے پیدا ہو جاتا ہے اور موٹے آدمیوں میں دونوں باتیں دشوار ہوتی ہیں اگر مفصلہ میں اختلاف عارض ہو تو وقت ولادت کے لینے جو ولادت دشوار سے ہوتی ہے جیسے کہ معلوم ہے خود برد وقت چاک کر کے نہیں کے اور چھٹ پٹ درست لگایا جائے پھر بعد اس مدد کے نشوونما اس مفصلہ کا طول میں نہیں ہوتا اور مرتقی پٹلا اور رقیق باقی رہ جاتا ہے اگر یہ اصلاح بھی اسکی کر دینے اور کبھی بعض لوگوں میں قبول اصلاح بھی نہیں کرنا ہے بلکہ تفسیر اور دقیق باقی رہ جاتا ہے اور مفصلہ اور سادہ دونوں باریک رہ جاتے ہیں اور اکثر لوگوں کے ہن میں قبول اصلاح کر لینا ہے اور اچھا خوشنما ہو جاتا ہے لیکن ہر ایک صورت کو تباہی اور شہ بہ قائمہ ابن العرس لینے نہ کر کے ہوتا ہے اور ان کی یہ کیفیت ہے کہ سب طرح کے ہن میں غالی ارتفاعات میں ہوتی ہے اور جڑ میں عسرت

بجانب عرض کے کسی تہہ اہونے کے بندہ درست کیا جائے پھر بطرف خلقت اصلی کے رد کرنا بدون ٹوٹ جانے کے نہ ہو سکتا غلط
 عقد کے اور ترچہ کی یہ ہے کہ جو ٹوٹے کے سرے کے پاس ایک گوشہ سا نظر آتا ہے اور جو لغت جبر جانی ہے اور ایک
 گہرا سا واقع ہوتا ہے۔ علاوہ یہ کہ یہ بات کچھ عقد کے اور ترچہ سے بھی خاص نہیں ہے بلکہ سبب بدل جانے اور لٹ جانے
 اس گفت کے بھی یہی کیفیت پیدا ہوتی ہے اور دوسرا کنارہ منکب کا اس کنارہ سے بتلا نظر آتا ہے بشرطیکہ اس کنارہ کو زوال آجائے
 طرف کا مارض نہ ہو بلکہ وہ اپنی اصلی جگہ پر باقی ہو خواہ جوڑی اسکے سرے سے ہر اُسے صدر کسی طرح کا نہ ہو سنا ہو اور جیت پر
 علاج کے اس صدر میں سکون پیدا ہوتا ہے پس گمان کیا جاتا ہے کہ اب کچھ خوف باقی نہیں رہا اور جو عقد اور گیاہی اسکا
 سر بطور گم رہے۔ بلکہ وہ جاتا ہی بطرف ربط کے اور عقد کا العاقب بھی خوب نہیں ہوتا ہے اور اسکا پہلو بھی ٹھیک نہیں جھنسا ہے
 کہ صحیح اور درست ہاتھ میں العاقب پیدا ہوتا ہے اور نہ اسکے قریب ہوتا ہے بدون گردن کے سارے اور بدون بوج مشہد
 کے اور اگر ہاتھ اوٹھانے کا قصد کرین اوپر کی طرف خواہ کان کے دائیں طرف یہ بات اُسے مہر نہیں ہوتی اور اسی طرح
 توہر کی حرکات بھی ہم اسکی دوسری طرف سے کر کے ایک اندازہ شناخت کا مقرر کرنے میں یہ سب ملاستین کبھی بوجہ دہنی لینے پیکار ہوتے
 اور دم کے باوجود کھلانے کے بھی میرا ہونے میں علاج لڑکوں کے بدن خواہ اور جو لوگ نرم ہیں ترکتے ہیں چونکہ شکا مال
 ہی فقط ہاتھ سے کھینچا اور زربل قریب راس عقد کے ہاتھ رکھ کر درست کر دینا چاہیے بلکہ اس مقام کی گرفت کر کے خواہ اسکے
 قریب کر کے بجانب فوق کے ہاتھ کو دینے کرنا چاہیے اور دوسرے ہاتھ سے منہ کو نیچے کی طرف کھینچنا چاہیے اور دوسرے بعض اطفال
 کے لیے ضرورت ہوتی ہے کہ راس عقد کو نیچے کی افٹلی سے برابر کر کے اسی سے ہاتھ کو کھینچنے میں پس فقط اسی طرح سے درست
 ہو جاتا ہے اور جو بدن سخت ہیں اور منہ شدید ان میں پیدا ہوتا ہے عمرہ طریقہ اسکے عقد کے چڑھانے کا یہ ہے کہ درست کرتے
 والا چاٹا دن پہلو میں مائل کے داخل کرے اور قریب راس عقد کے ٹھہرے خواہ کوئی چکنا کو لاشل کر کے جسے تیل لگا ہوا ہے
 کیا ہو اور غیرہ قریب راس عقد کے رکھے بشرطیکہ وہ نرم پیدا ہو اور چار کو چت لٹا کر اسے اپنی طرف اس طرح کھینچ کر لیا اسے
 اور کھڑا چاہتا ہے کہ شائے پر سے اور کھڑے ہاتھ کو ٹھوڑا سا اندر لایا جھکانے جہاں پر عقد کے گلنے کی جگہ ہے یہ طریقہ سب طریقوں
 اصوب اور عمدہ ہے۔ ایضاً ایک ایسا آدمی جو بہ نسبت مٹیل کے تدار ہو اور لا بنا تدر کھٹا ہو اور نوڑے مٹیل کے ہٹل کے نیچے
 رکھ کر انکو زمین سے اوٹھا کرے اور اوٹھائے اسطرچ کر اسکے نوڑے پر تمام بدن کا مرفع کے بوجھ پڑے اور اسے دکھائے رہے
 لڑا اسکا ہاتھ پیت تک کھینچ لیا ہے اگر مٹیل کا بدن سبک اور ہلکا بہ نسبت اُس اٹھانے والے کے بدن کے ہے اسکے ہاتھ پر لڑا ہو
 اور مٹیل اسکے بدن کا نہ پڑ لگا اور ناگوار نہ ہو گا اور مٹیل اسکے ہاتھ کے سارے پر لٹکا رہے گا اور کبھی اس آدمی طرف مٹیل القاسم
 نام مقام ایک ستون اور پچا تجویز کرتے ہیں اور اسکے سر سے برہنت سے کہہ لے اور کمال وغیرہ پیت دیتے اور اسی جگہ چوڑی
 کے نوڑے کے نرم اور گول بدن جانی ہے مٹیل کی ہٹل کو رکھ کر دکھائے دینے میں اسبونت مجھ لینے جراح وغیرہ اپنے ہاتھ کو
 دوسری طرف سے کھینچے ہے اور بالوں کو ٹھیک لگانا ہے اگر بوجھ سنبھالنے کی ضرورت ہو یا خود ہی ٹھیک جانا ہے اور سبب مٹیل چوڑی
 دشوار ہو خواہ اور سے ہونے پھر لڑا ہو چکا ہو اسوقت تہہ برات تو می کی ضرورت ہوتی ہے اور پہلے لٹول اور استعمال ہوئے ہونے
 بخوبی کر کے ایک ڈمڑا مثل ہر اوہ کے بنا شہن جبکا طول برابر طول عقد کے خواہ کم یا زیادہ ہوتا ہے اور اسکے سر پر رکھ کر

سانسہ بن اس شکل ہو اور آسان یہ ہو کہ یہ گول ہو تو کھڑون وغیرہ سے بنا میں کہ اس میں تھپی بھی ہوگی اور اسی آلہ کے ذریعہ سے اور اس گول کو نیچے پہل کر لگا کر اس اوڑھے سے بچے کو چڑھانے میں جب اس آلہ کے ذریعہ سے عقدہ کا درست کرنا مطلوب ہو چاہیے کہ ایک آدمی تومی ہر اوڑھے کو لڑکے کے اسے اوپر کی طرف کھینچنے خواہ اسے اوپر کی طرف کھینچنا ہو خواہ دو آدمی چھیننے درست کرنا ہلے کے ذریعہ سے عقداں نہ کرے ہنکے وہ ہاتھ کو کھینچ رہا ہو اور ایک آدمی اسکے دوسرے ہونڈے کو پکڑے رہے تاکہ دقتاً کچھ کھڑو نہ بیٹھا اس دوسرے ہونڈے کو چھیننے درست کرنے والا اونچا کرنے اسطرح کر کے اسکے ہاتھ کو ہلاد پر کھینچنے جیسے کسی کا ارادہ ہو کہ شاد سے ہاتھ کو دو ہر کر کے دے خواہ دو ہر کر کے اوکھاڑ ڈالے اور اندر کی طرف تھوڑا سا مائل رہے جب یہ فعل کر لے تو وقت نصف چھیننے ہو تو دن باجیر لگا پھر سو فیٹ اسی گول ہو تو کھڑو ڈنڈے کے بلبل سے خوب چسپان کرے اور اوپر کی طرف اُسے دیا یا ہو یعنی اس مفید کھڑو میں بھی واجب ہو کہ اعتماد خواہ ٹیک ڈنڈے کی اوپر کر کے کھڑو کے متصل راس عقدہ کے ہواور نیچے کی طرف نمودن عقدہ کے ٹوٹ جانے کا خوف ہی پھر بعد ہر اور درستی کے ہنگامہ و اپنے موضع خاص میں ہو مکن نہیں ہونا جیسا معلوم ہو چکا ہے کسی سلم کھڑو سے ترمیم کرتے ہیں اور سلم کی صورت یہ ہو کہ راس عقدہ کو معتدبہ اسلم یعنی چوکھٹ پر رکھتے ہیں اور اس چوکھٹ کو کپڑے وغیرہ سے خوب لگا کر ڈی اور نرم کر لیتے ہیں اور بزرگ لغافہ وغیرہ کے اسکی صورت ایسی درست کر لیتے ہیں جو قابل کام کے ہو جائے اور آدمی کو دیکھنا ہناب سے اس سے ٹکنا ہی اور ہاتھ اچھا دراز کر کے راس عقدہ کو اپنے خاص موضع میں داخل کرنا ہی لیکن واجب ہو کہ ٹکنا اور معتدبہ یعنی مورخ باز دی کھلم یعنی چوکھٹ کے بازو کا مورخ قسم ب راس عقدہ کے ہونا کہ ٹوٹ نہ جائے اور کمی بولہ معتدبہ اور کپڑے اور ایک رسی جو یہی کام دے تھوڑی کر لیتے ہیں اور اسی مقام خاص سے اُنکا بھی استعمال کرتے ہیں اور اس مقام سے اوڑھے کے دوسری جگہ سے علاقہ نہیں رکھتے ہیں کہ اس سے خوف عقدہ کے ٹوٹ جانے کا ہو اور کبھی اور وجہ سے بھی اُنکی درستی کی جاتی ہی لیکن ان طریقوں میں نعب اور شفقت زیادہ ہو انھیں طرق سے ایک طریقہ ہی ایسا اہل اور آسان نہیں ہو جیسا کہ یہ طریقہ اور ہر بیان کیا گیا ہے جب عقدہ اور ترا ہو اپنی جگہ پر ہونچ جائے اور اچھی طرح بیٹھ جائے ہونڈے ہندش کا طریقہ یہ ہو کہ گولانڈ کو ریز سے لے کر ہر ہا ہنڈے میں اور چوڑی چوڑی پشان ایسی ماند میں جس سے بیٹھا اور درست کیا ہو اعضا پھر اپنی جگہ سے داخل نہ ہو جائے اور واجب ہو کہ ایک چوڑی پٹی خواہ وہی جو پٹی ہونی ہو خواہ دوسری وار پارا کر کے دوسرے نشانہ تک لجا میں اور خوب سخت اور کچی ہوئی رکھیں اور اُنکی سختی خواہ کرہ اس ہونڈے پر جو پہلے ماؤن تھا اور اب درست ہوا اور بعد ازاں عقدہ کے نعلو کے ہر ایک شپکی طرف کس دین اور جگہ بند کر میں اور صرف کو اور ہاتھ کے کنارے کو اوپر کی طرف بہ جانے گردن کے خوب کھینچنا ہے میں اور ایک ہفتہ تک اس ہندش کو نہ کھولیں اور ذرا سے مرض کی وہی تھوڑی کر میں جو میان ہو چکی ہی اگر ماوجود ہڑھانے اور درست کرنے کے بار بار اوکھ جانا ہو اور اپنی جگہ کو با ستوری کرنت نہ کر کے کبھی ضرور دن دینا چاہیے شانہ کا اور تر جانا اور اسکا بیان اور ہر ہونچا ہو کہ تا مکن ہی اور جالینوس اور بقراط اسکے ذکر سے تعجب کرنے میں چھوٹی ہڈی کا موندھے سے اور تر جانا کبھی وہ چھوٹی ہڈی جو راس منگ پر ہی اپنی جگہ سے اور ترقائی ہی پس ایک گڑھاسا رہ جانا ہی جیسے غلغ میں اس طرح کی تقصیر ہونی ہو جو علاج اسکا یہ ہی ہنڈے اور کھینچنے توڑے ہوئے کے اسے کھینچنا نہ چاہیے مگر تنگ کر کے اور انگلیوں سے مضبوط کر کے ہی ہو کر لانا چاہیے اور جس طرح سے ترقوہ یعنی منیر گردن ہی اور گولے وغیرہ سے ہاتھ اور درست کیا جاتا ہو اسی طرح سے بھی

درست کرنا لازم ہو اسلئے فقط کہ نالی بندش بھی اکثر اس ہڈی کو کئی جگہ پر پھیر لاتی ہے اور وہ پھیر لانا بطور حرکت قسری کے ہو گا اور پھر
 ہڈی خود بخود جانی جگہ پر نہیں آتی بلکہ بندش کے ذریعے اپنی جگہ پر پھیر کر لی جاوے اور بندش کسی ہی سمت کیوں نہ ہو کہ خوف کرنا چاہیے
 کہ تر قوہ کی بندش میں خوف ہوتا ہی ہر طرف کا اور تر جاننا یہ جوڑا ایسا ہے کہ اسکا اترنا بھی دشوار ہے اور بعد اترنے کے پھر درست ہونا
 اور پھر صناعی شکل جو اسلئے کہ اسکے رباطات کی شدت ہو اور چھوٹے چھوٹے رباطات اسکے گرد واقع ہوتے ہیں اور قہر دینے
 کے ساتھ جو اس ہڈی کے عدال اور عود کا واسطہ کہ نالی اور کبھی طرفین میں زوال قلیل مراض ہوتا ہے اور کبھی انخلاع تام پیدا ہونے لگے
 کہ بعض اوقات بن ہوتا ہے اور جس اور تر جاننا ہی اسکے اترنے پر ایک جانب مجذب ہونا اور کاسکی شکل پر ہو جاننا دوسری
 جانب کا دلالت کرتا ہے بہت بڑا ہوائی اور نالی جو پشت کی طرف واقع ہو کہ وہ درست نہیں ہوتا ہے اور اکثر جو پوچھا کرتے ہیں
 وہ زوال قلیل میں صدمہ ہو چکا ہے اور یہ اور تر جاننا ہی جو ہر قوارہ اور بد شکل ہوتا ہے اسلئے کہ اسے تردد اور لکھنا پیشہ از یاد مار قہر دینے
 اور اور کا زہر کسے نفع مراض ہوتا ہے اور اگر ہوتا ہے اور تباہ ناما اور بد شکل نہیں ہوتا ہے اسلئے کہ اسے انفعال کف دست سے تیار ہے
 اور حرکت انکی پیدا ہو اور یہ بھی غیر ممکن ہو کہ زوال ماضی خواہ اصل اور ترجمے اور بہ نسبت پہلے کے اسے دوسری اپنے مقابل کے
 اترنے سے ہو یعنی اوپر کا زہر اترنے کلینچہ والے زہر سے دور ہو جائیگا اور اسے بطرح پیچہ کا زہر بعد نفع کے اوپر کے زہر سے دور ہونے
 علاج گئے کی خلیج کا بہت جلد کرنا چاہیے اسلئے کہ درم حارم سے جگہ بہت مراض ہوتا ہے اور بعد اس درم کے پیدا ہونے کے پھر مراض
 دشوار ہوتا ہے اور اگر بعد درم انہض ہر ماضی اور درست کرنے کے کہ نہیں ازیت عید ماضی ہے اور زہر بہ بلالت ہوتی ہے اور پھر تر
 پھر نہیں سکتا ہے جب تک درم موجود ہے کبھی اپنی جگہ اصلی پر عود نہیں کرنا ہی اگر کھانا خورنا ساہت جائے اسکے درست کرنے کو اور نہرا
 زور کر کے دہانا اور پھینکی کی طرف ماضی کا نالی ہوتا ہے اور اگر بالکل اوکھڑے ہائے اسکی اور موموں میں بانو لگی کی طرف بیٹ جلتے ہی
 اور ہی اور کھینچنے کی طرف اوکھڑے ہائے اسکی دوسری قہر ہو کہ اسکے کی طرف اتر گیا ہو اسکے درست کرنے اور جھاننے کی ضرورت ہے کہ اسکے
 دوسرے ہر جو میں لگائیں خیمہ خوراہ کھنڈے وغیرہ سے خوب فریب ہونے سے کہ ہو چکا میں اور ماضی کو خوب اوچا کر بن اور اوپر کو اٹھائیں اور ہڈی
 ہاتھ سے اٹھانے میں درجاہن اسی نہ ہوتے اپنے جگہ میں درست ہوجا جائیگا اور اگر کھانا پیچہ کی طرف اتر جائے اسکی تہہ ہر ہو کہ پہلے
 خوب سا کھینچیں بعد از ان پیچہ کی طرف جوت لگائیں اگر یہ تہہ بر کار کر شود اور درست نہ ہوجائے کھانی اور ہو چنے کو چند دن ہی چوٹی اور زور اور
 احوال خوب گرفت کرن اور جرح وغیرہ اپنے ہاتھ کو قبل چہرے کے ہونے کو ماضی شرح کرے اور پتے پتے چنڈا خراسا روضہ کا زہر
 پہونچ جانا ہی اور بولون اور امصاب وغیرہ میں نرمی پیدا ہو جانی ہے کہ درست ہوجانا ہی اور اگر جبہ روضہ خارج سے
 مستعمل ہو لیکن ماضی کی حرارت چونکہ ار خلسے لطیف کا فائدہ دیتی ہے اور اثر اسکا اندر تک پہونچ جانا ہی اور جب ملکوت
 اپنی جگہ پر بیٹھ جائے لازم ہے کہ بندش اس مقام پر اچھی طرح کرن اور ایک ایسی بندش چھوڑ کرن جو کہنی میں ایک زاویہ
 پیدا کرے اور وقت بوقت اس ڈور سے وغیرہ کو تنگ کرتے جائیں تاکہ زاویہ چھوٹا اور تنگ ہوتا جائے متصل سے تنگ
 اور تر جاننا روضہ مقام بار یک جو قسم ہر حیوانات کے ہے خواہ مقام جو ہاتھ اور پاؤں کے جو زہر ہی انکا بعد نفع کے
 اپنی جگہ ہر د کرنا اور درست ہجانا چند دن دشوار نہیں ہے اگر جھاننے کے بعد انکا ماضی نادر ہوا ہے اسلئے کہ اگر ایک
 شخص کو کھینچ کر دوسرے کے سامنے لائیں آجاتا ہے اسکا داخل ہونا دوسرے میں خیلے دشوار ہے اور دشوار ہے

کی وجہ سے کہ تہرہ ہوا جس اور تہرہ بن ان میں بعد زوال اور قطع رتھ کے درم پیدا ہوا جانا اور درم کی وجہ سے بخوبی اور آنا
ایک ہی کا درم کی میں ہوتا ہو اور دیگر کس ہائی ہے۔ طریقتہ کھینے کا یہ ہو کہ ایک آدمی گتہ کھینچنے کی طرف کھینچے اور بٹھانے والا
جرت وغیرہ گتہ دست کو خلافت میں اس کشش کے کھینچنے سے آگے کی طرف کھینچے اور ایک ایک انگلی کو کسی طرح کھینچے اور انہوں
سے کھینچنا شروع کرے اور تہرہ تک کھینچتا جاتا ہے اسے اس طرح سے کھینچنے کھینچنے درم سے ہو جائے گا بعد اس کے منا و منا سب کر کے
بندش کر دے انگلیوں کا اور تہرہ جانا اور اسکے علامات کا بیان جب کوئی اور گلی اور تہرہ جاتی ہو وہ باطن گتہ کی جھلکی ہو اور
یکو اندر اور ایک بلندی سے پیدا ہوتی ہو اور بطرت مخالف نیز پشت دست کے کڑھا سارہ جانا ہو اس طرح رتھ کی ہڈیوں کا رتھ
بردست اور تہرہ جانی کے علاج انگلی بعد اور تہرہ جانی کے بعد اپنی جگہ پر اترتہ دشواری اور دقت سے درم سے کھینچنی ہو اور جب تہرہ
کو کہہ کر کھینچنے میں اور تہرہ جانی میں بلکہ چاہیے کہ ہر کڑھے اور سارہ جگہ اور ہر کڑھے کے اس ہاتھ سے جو اسکی چوکھٹے اسی جگہ پر ہوجانے سے
گرفت کیا ہو اور اور دیگر طرف اس طرح اٹھائیں جیسے انگلیوں کو اڈھکاڑا منظور ہو اسی ترکیب کے وقت آخری ہوتی اپنی جگہ پر
درست کھینچنے کی اور چٹ سے ایک آواز پیدا ہوتی کہ اس آواز سے شناخت اسکی درست کھینچنے کی کہا جائے گی انفکاک رتھ کی
ہڈیوں کا واجب ہو کہ جہاں تک ممکن ہو انکی درست کرنے کی تہرہ کرین اور ہر ایک نبل اور جھکاؤ کو اور ہر ایک اوچائی کو اس کے خلاف
درست بن درست کرنا چاہیے اور وہی جسے جیسہ کہتے ہیں اور تہرہ کھینچنے کرنی چاہیے اور تہرہ جانی کے بعد رتھ کا انگریز جو کھینچتی
پیدا ہو اور وضع خلقی ہر ان ہڈیوں کو محفوظ رکھنے اور دیکھ دوبارہ اور تہرہ سے منع کر دے انکا نا چاہیے لیکن جسہ اور رتھ کے رکھنے سے
پہلے واجب ہو کہ منا و تقوی سے لیب کر لین جیسا کہ اسکا نام لکھہ اور ہر کے اجاٹ میں بخوبی بیان ہو چکا ہو اور کسی قسم کی حرکت نہ ہوجائے
تہرہ گردن کا اور تہرہ جانا اور رتھ جانا تقوی پشت اور گردن کے اگر بالکل اور تہرہ جانی ہر مہر ملاکت مرلیض میں کچھ شہرہ جانی تہرہ
رہتا اور اگر بالکل اور تہرہ جانی مگر اپنی بلکہ سے زائل اور درم ہو جائیں اور زوال کثیر پیدا ہو جب بھی مہلک ہوتے ہیں وہ یہ ہوتے
کہ شخاع میں آنکے زوال سے تنگی ضرور پیدا ہوتی ہو اگر گردن کوئی شخص جو آخر دی کرے اور اسی حال میں ہوتے ہوں پھر اگر فقرہ اولے گردن کا تہرہ
خواہ اسکے متصل کا فقرہ اور تہرہ جانی سانس کی آمد و رفت بند ہو جائے گی اور وہ ذی روح فوراً مہر جائیگا اسلئے کہ عصب نفس میں
اسوقت تنگی پیدا ہوتی ہو اور اپنا منل نہیں کر سکتا اور اگر فقرہ پشت کا بطرف بطن کے اور تہرہ جانی ہو اسکا بھی علاج ممکن نہیں ہو اور
بہت جلد مہلک ہوتا ہو شاید اگر کسی وجہ سے مہلت ملے اور سانس کی آمد و شد کا مانع نہ ہو اور وہ زیادہ ہو جائیگا اور اس ضرر سے
بھی منل کر لیگا پھر اس فر کا بھی عمل ہو جائے اور شخاع میں زیادہ تنگی پیدا ہوجو اہ تنگی تو ہو کہ درم پیدا ہو جانا خواہ درم ہو اگر کسی
قدر سکون ہو جائے اور زیادہ نہ بڑھے جب بھی کوئی نہ کوئی آفت شخاع میں اور بھی اس پتھہ پر جو اس مقام کے نیچے واقع ہو
ضرر ہو نیچے کی اور نشوونما برنی بدون ارادہ کے خارج ہو کر نیکے اور اگر اس فقرہ کا اشتلاح پشت کی طرف ہو اسکا ضرر شخاع
بہت کم ہو نیچے کا لیکن کسی قسم کا ضرر اس سے بھی ضرر پیدا ہوگا اور جو پتھہ اسکے نیچے ہو اس میں ضعف ضرر پیدا ہوگا اور زیادہ
ضعف ماض ہوگا اور فضل مثلاً اور متعدد میں ضعف ماض ہوگا اور قوت قوی اور وضع شدید کی طرف اس فقرہ کی رتھ
کر کے پھرنے میں حاجت ہوگی اور ایسی زور سے دھکے لگانے پڑیں گے اور اتنا ٹھونکنا درکار ہوگا کہ شاید جو سانس اور رتھ
کے کاتے اس فقرہ کے جب تک بہ فقرہ اپنی مہلکہ برہمٹھ بیٹھے اس سے پہلے ٹوٹ کر کچھ مہلکے اور پھر نام لکھہ اس تہرہ کا کیا ہوگا بالکل

فقہ اپنی جگہ پر پتہ پہنچے گا اور ان شوکرون کے صدر سے سانس و جگر ٹوٹ جائیں گے اور کبھی یہ فقرہ دونوں طرف سے اچھڑتا تو
 درہم مارن ایسا ہی جیسا بیان شاید جتنے حدب اور کوزہ پشت کے مرض میں اوجھی طرح کر دیا ہو اسی مقام سے اسکی تفصیل دیا
 کرتی ہے اسلیو زانکا حکم تلکی مصلوب اور بہ شوری ردر کربکا دیسا ہی جیسا اس مقام پر مذکور ہو چکا علامت فقرات کے
 مصلح کی یہ ہو کہ یا تو جو فقرہ اوکھڑ جاتا ہو اس جگہ کسی قدر بلند کی ظاہر ہوتی ہے خود انقصیع یعنی بطور سیالہ کے گرھا سا بیڑا ہو اور ایسا
 معلوم ہوتا ہے جسے سننے کوئی ٹوٹ گیا ہو اسکے ٹوٹ جانے میں اتنا خوف نہیں ہو مگر فقرہ کے اوپر جانتے میں خوف ہلاک کا یہ علاج
 اگر پشت کا فقرہ آگے کی طرف اوتر جاتا ہو اسوقت امید صحت بہت کم ہوتی ہے اور کتر ملاح اور تدریج کارگر ہوتی ہے اور اگر پشت کی
 طرف اوتر جاتا ہو اسکی تدریج ہو کہ دونوں گھٹنے جھاکر اور خوف طاقت اور قوت کو کام میں لا کر درست کر دین جس طرح حمایت
 مال کرتے وقت زور کرنا ہی اسی طرح اسکے چھاننے اور درست کرنے والے جرح و فہرہ کو کرنا چاہیے خواہ علیل کو ہیبت کے تحمل لیا کر
 اسکے اوپر جھین اور ماش کرین سر مودی سے جس طرح نال برائے کو زور زور سے گوندھتا ہو اور پشت زنی کرنا ہی اور اس تدریج کو
 کار کی امید نہ ہو اور اشکال زیادہ ہو بلکہ لپٹا ہی ایک تختہ لکھی جا جکا طول اور عرض علیل کے جسم کے برابر ہو تلاش کرین خواہ
 دو کا پنج ایسا ہو تلاش کرین جو قریب کسی دیوار کے واقع ہوا اور عرض اور طول میں اسی قدر ہو کہ علیل کے جسم سے نہ گھٹے نہ بڑھے
 اور طول اشکا دیوار کی جانب ہوا اور دیوار ایک قدم سے زیادہ بلند نہ ہو اس ایک پر کھینچو برابر علیل کے قدم کے چھان میں اور علیل
 کو حمام کر کے اسی تختہ خواہ دو کا تجرہ یا ٹون پھیلا کے ٹھہر کے بھل لٹائیں اور سینہ پر اسکے ایک نہانچہ و فہرہ پینٹیں اور اسکے طرف
 کو دونوں مصل کے بیچ سے باہر کمال دس اور دون قدم کو دونوں تکف سے باہر میں اور اطراف نہانچہ کو ایک لکڑی سے جسکی شکل مستطیل
 ہو اور ستابہ دستہ ہاون کے ہونا میں اور اس لکڑی کو سیدھی زمین پر کھڑی کو بن بطور عود کے اس تختہ کے کنارے جس پر علیل کو بیٹھا
 خواہ ٹی دو کا پچھلکے پیکر کرین جو اسکے لینے کا مقام ہو اور ایک خادم جو سر ہانے علیل کے کھڑا ہو اسے بکرا دین کے فسطوی سے
 اسکو تھامے رہے اور خوب گرفت کرے اور ایسی بو شیری سے وہ خادم کھڑا رہے اسے لیکر کھڑا کھینچے والا کنارہ کسی
 ایک ٹیک سے مستقیم ہوا اور اوپر کنارہ جو زردیک علیل کے سر کے ہوا اسکو وہ خادم کھینچے رہے اور جنوقت ضرورت آوے
 حاجت ہو اور جو وقت اسکے کھینچے گا آتا ہو وقت فوراً اسے کھینچ لے اور دونوں یا ٹون علیل کے ساتھ تھیں اور پورے پورے
 ایک اور نہانچہ سے ہاتھ جائیں اوپر رکبہ کے اور ادیر کیمین اور اسی طرح جو موضع بلند ہو اس مقام پر همان ران ہوتلا
 ہوتا ہو کسی اور چیز سے اس موضع کو ہاتھ میں اور ان سب رباطات اور بنوش کی چیزوں کے اطراف لپکا کر کے کسی اور لکڑی
 سے ہاتھ میں جو ستابہ دستہ ہاون کے ہونے بیسا دستہ ایسی مذکور ہو چکا اور نزدیک کنارہ اس لکڑی کے جو قریب علیل کے
 یا ٹون کے ہوا اس دستہ و دوسری کو اسی طرح کھڑا کرین جس طرح پہلے لکڑی قریب سر کے کھڑی کی تھی اسکے اعوان اور انصار کو
 حکم کرین کہ اس لکڑی سے رباطات ہمت ادرتے فقرہ کے کھینچیں اور خوب زور لگائیں بغض آدمی اس کھینچنے کے واسطے
 اور ٹیک کے آلات جو بزرگتہ ہیں اور بہ آلات بطور سہام کے اسی لکڑی پر جڑنے ہیں جو اس بڑی لکڑی کے قریب کھڑی ہوتی ہو
 اس دو کا چمبے قریب لینے وہ دونوں کنارے جو متصل اور دونوں پاٹون کے ہیں جب یہ سہام اور ٹون کھینچی ہوئی ہوئی حرکت
 کرتی ہیں اسی ہمت سے رباطات بھی چمبہ ہو کر کچ جلتے ہیں اور سزا دار ہو کر کشش اس درجہ پر پہنچنے میں حد یہ کابینہ مستند

کو بر کا درجہ اصل کنشیں سے دفع کیا ماسے اور اگر جنیاح اسی کو برادر مقام شہر بربڑی کی ہونے سے وہم نسل کو کرن کے اور کچھ خوف سے
 کے کرینگے جو اگر فقیرہ درست ہو کر انہی جنگیہ بربڑی میں اور سے تبریزات مذکورہ بالا کچھ کا اگر ہون اور طیل کو کھلے ننگ گری اور شہتہ کا سعی ہو
 مناسب ہو کر ایک رٹھ لکھو دیں کسی دیوار میں جکا اول شہید زنا لکھے ہو ماسے اسی کو بہت کے اور طیل اس کو شہتہ کا ندرہ ایک ذرا کے
 ہو اور زیادہ او پھا اور بلند فقرات طیل سے نہ ہو اور نہ فقرات سے زیادہ نیچا اور بہت ہو بلکہ جاہتیکہ کہ گڑبا میا اور معلوم ہو چکا ہو ویسا ہی ہو
 اور شہتہ ای وجہ سے اور بھی کماؤ کہ جو لکھی دیوار کے قریب بھی جاتی ہو وہ دیوار سے متصل ہو اور ازان ایک لوح خواہ کئی مسکا اول درجہ منسل
 کیا ایک کنارہ اٹکا اسی گڑھی میں داخل کویں جو دیوار میں بنا یا گیا ہو اور اسکے وسط میں رکھیں خواہ جس مقام کی رسائی اس کو زیست تک
 ہوئی ہو اور دوسرا اسی لکھی کا پتے کی طرف رکھیں تا ایک فقرات سب برابر ہو کر معلوم ہو جائے کہ درست ہو گئے اور خوب سیدھی
 ہو گئے ہیں بقصر اٹھنے ذکر کیا یہی لفظ کنشیں بزوں لوح اور شہتہ وغیرہ کے اس ناہوا گری کو درست کر دینا ہو اور یہ بھی نکلا ہو اور
 کر تھی کی بندش سے فقرہ اپنے ٹھکانے پر آجائے اور اگر ذیل بقراط کا صحیح ہو اور بزوں زحمت اور زیادہ کلفت کے درستی ہو سکتی ہو پھر یہاں
 ہو کہ ہم دیکھی کش جسے بیان کر چکے ہیں ابتد میں اس قسم کی استعمال کرن جسکا نام زوال فساد ہو اور ہتھ رہنما اس کشش کا جس میں
 ذرت خبہ کی کی نہ ہو چکے کرن۔ اور بلند درست اور برابر کرنے کے ایک تخی لکھی کی جکا عرض میں انگشت کا ہو اور طیل اٹکا اس قدر ہو کہ
 بہت برابر بر بڑی جالے اور صحیح فقرات کو محیط ہو جائے بنام اور اس پر ایک کرہ اکتان کا بیٹھ کر خواہ کوئی مشاقد اور صافی کی طرح بیٹھ
 کر بانو زمین کہ اس لکھی کی رگہ جلد میں خراش پیدا نہ کرے اور گریوں پر اسی تخی کو لکھوئی وغیرہ سے بانو زمین اور طیل کو خدا کے لطف
 کلام میں اور اگر اس ترکیب کے بعد بھی بقیہ باقی رہ جائے اور کسی قدر حد پہنچے کو بر باقی رہے سزاوار ہی ہو کہ استعمال علاج کا ایسی بودہ
 سے کرن جہرخی اور طین ہون اور وہ تخی بھی بانو زمین میں جکا ذکر کر دیا بھی ہو چکا ہو۔ کبھی بعض آدمی ایک تخریب شدہ کا بھی استعمال کرتے
 ہیں بجائے اس لکھی کے تخریب کے۔ اور اگر طیل ایک ہی جانب میں ہو مگر جیسے اسکے درست اور برابر ہو جائے گی ایک جبارہ ہو یا کہ دو میں اور
 جبارہ اس صہ کو کہیں ہیں جو دو لکھی بزوں کی درست اور سہرہا کرنے کے واسطے بنائی جاتی ہیں اور انہی بندش کی جاتی ہو۔ جو مصلح
 فر کائن میں بطرف خلف کے ہو اور یہی قسم ایسی ہو جسکا علاج ممکن ہو۔ پس واجب ہو کہ مریش کو مستقی کرین اور اسکے بعد سر کو اوپر کی
 طرف کنشیں اور یہ تری فقرہ مصلح کو برادر درست کر دین دبا اور مالش کر کے جب برابر بیچ جائے اس پر غماض عمومی رکھیں اور بزرگ تخیوں
 کے اور چا کر کے اس جبارہ مذکور بانو زمین اور مقدار جبارہ کے بقدر کردن کے ہو اور طیل میں بھی کردن کے برابر ہو پھر اسکے بعد ملو
 ایک بندش کرین مگر مصلح کو بندش سے بچا دین اور بہت دنوں بعد اس بندش کو کھولیں اور جن ڈور دن سے اسکی بندش ہو چکے
 ہو کہ وہ کپڑے کے کنارے اور عارضیہ سے لکھے ہوں جو کندھی اور استری کرنے سے پہلے ہو جائے ہیں اسلیے کہ گول ڈور اور اذیت زیادہ
 پیرا کر تا ہو عارضیہ کے او تر جانے کا بیان عارضیہ استخوان سر میں کو کہتے ہیں جس پر ذور سے کر آدمی بیٹھا ہوتا ہوتی
 جب آؤ تر جاتی ہی بزرگ تخیوں کے لکھا اور تباوریافت ہوتا ہی اور چڑی کا اور تبا نا کبھی بزرگ تخیوں میں بعض کے دریافت ہوتا ہوا اور اسلیے
 دریافت ہوتا ہی کہ طیل اپنا بانو زمین جیسا نہیں لکھا ہی تو خوش طبع میں اور قریب وہ کہہ کے بلکہ وہ ہر انا ذوقا اس پر بہت ہی شاق اور
 گران ہوتا ہی تو ہر ایک پڑھانے اور درست کو سفلی ہو کر کنج کی انگلی مقصد میں داخل کر کے اسقدر درست اور ہموار رکھیں کہ
 سامنے مقام مصلح کے اوٹلی پہنچ جائے اور بلند ازان بقوت تمام اوپر کی طرف انگلی کو بائیں اور دوسرے ہاتھ سے عارضیہ کو بھی جھالے

ہرین اور دبانے جا میں تاکہ وہی معص کی برابر ہو جائے خواہ اسپہ خناد لگائیں اور شیش کرین اور غزلے طیل من تغلیل کرین تاکہ زیاد
 بھی کم ہر مگر جو کچھ بھی ایسی غذا ضرور کھلائیں جس سے تلین طبیعت میں نشی رہے ورک کا اور تریانا کبھی ران میں بھی ہی
 سدسہ ہونچتا ہی جو صدر عند کو ہونچتا ہی کبھی کی طرف اور ترکشل سترخی کے دھیلا ہو جاتا ہی اور جب ران اور تریاتی ہی یا دن کا
 برا زرد ناہ اور تریاتی پھیلا نا دشوار ہوتا ہی اس مقام کے قریب سے جہاں مقلع عارض ہو ہی اور نرا زانو کے قریب سے جگہ زانو کے قریب سے
 زیادہ دشوار ہوتا ہی اور ران انڈر کی طرف بھی اور تریاتی ہی اور باہر کی طرف بھی لیکن اکثر اسکا اختلاص باہر کی طرف ہوتا ہی اور اندر کی طرف
 اکثر واقع ہوتا ہی اور کبھی آگے اور پیچھے کی طرف بھی اور تریاتی ہی اور اسباب دی بعینہ ہوتے ہیں جو اور اعصاب کے قلع میں بیان ہو چکی ہیں
 ساگر ران بروقت ولادت مولود کے خواہ جنین کے پاک کر کے نکالنے وقت اور تریا سے اس یا دن کی نفلت کو تاکہ ہو جاتی ہی اور ساق
 اپنے پتلی باریک ہو کرین کبھی چھوڑا دھانے سے ماجور ذریعہ ہوتی ہی اور قادر برداشت قوا عجم جسم کی اور تریا کبھی پر نہیں ہوتی
 علا ماسع درک کے اندر کی طرف نفع سے کبھی وہ یا دن جسا درک اور گیا ہی نسبت دوسرے پاؤں کے طولانی نظر آتا ہی اور زانو
 ترم ہو جاتا ہی کہ قادر دہر اوٹھنے کے ترکشل ران کے نہیں ہوتا ہی اور ران بہ لینے کش ران نفع اور جھولا ہوا ترم نظر آتا ہی ساگر
 درک کا اس میں ہسا ہوا ہوتا ہی اور اگر درک بطرف خارج کے گا اور جہلے پاؤں چھوڑا اور قریب ہو جاتا ہی اور کش ران میں حق اسکے
 مقابل پیچھے کی طرف ایک بندھی اور اختلاص سا نظر آتا ہی اور زانو کا حال یہ ہوتا ہی جیسے گڑھا پڑا ہو ہی اندر کی طرف اور اگر آگے کی طرف
 اور جہلے پاؤں اطول ہو جائیگا اور طیل کو یہ امکان ہوتا ہی کہ ایک مسافت میں تک پاؤں کو دراز کر سکتا ہی مگر دہر اگر پاؤں
 بدون الم شدید کے لئے ممکن نہیں ہوتا اور چلتا البتہ کسی قدر اس سے نہیں ہو سکتا ہی اور اگر تکلف چلے پیچھے کی طرف پاؤں کو
 ہونہ ہو جاتا ہی اور کبھی اسی وجہ سے کش ران میں درم بھی عارض ہوتا ہی اور بول میں اعتنا سے پیدا ہوتا ہی اور اگر تریا پیچھے کی طرف اور تریا
 پاؤں اسکا قریب ہو جائے گا اور پھیلا نا اور سینا دونوں متعزرا در دشوار ہوتے ہیں لیکن کبھی ساق کا دہر اگر تاہم راہ دہر سکر نہ
 کش ران کے ممکن ہوتا ہی مگر تریا ہی مگر کش کی دہر اگر تریا سے عموماً جب تریا سے ہی اسی مقام کے حاشیہ پر ہی ہو کر ساق کا
 اگر نایدون دہر سے کرنے ران کے ممکن نہیں ہونا بطرف کش ران کے ایسا نہیں ممکن ہی جس طرح صحیح لوگ خواہ جو لوگ
 ران کو آگے کی طرف دہر لینے ہیں جیسے سوستے وقت آدمی ران کو دہر اگر لیتا ہی اور بہ نقصان اس مریض کو لاحق ہوتا ہی
 اگر یہ صحیح اور اصلی غفلت پر ہوتا ساق کو بردن دہر اگر نہ ران کے دہر اگر لیتا اور اب اسوقت اسے قدرت نہیں ہو کہ
 ساق کو بردن دہر لے ران کے دہر اگر نہ تن ران کی جڑ میں ایک قسم کا استرخا پیدا ہوتا ہی اور مرنانہ کا کسی قدر کھینچا
 ہی صلاح بہت بلکہ اسکی تریا کر لی چاہیے اسلئے کہ اگر ملری سے درست نکون کے اور وہ اپنی اصلی جگہ پر درست نہینچے تو اگر اسکی
 رطوبات کا انقباض ہوتا ہی اور وہ رطوبات متشن ہو کر فساد عظمی تک لویت ہو چیتا ہیں اور تمام عضو کو فساد کر دیتے ہیں اور
 اسکے تابع جو غصہ ہو وہ کسی برضی نہیں ہو۔ ران کے پیچھے کی طرف اور تریا کی درستی اسطر چر کرنی چاہیے کہ پاؤں کو کھینچ کر سے
 اپنی جگہ پر رکھنا چاہیے اور اس سے پہلے پاؤں کو داپنے اور بائیں اسقدر ہلا میں اور حرکت دین تاکہ خاصتہ اس مقام کے ہا
 جہاں پر اس کا پیچھا مطلوب ہی اور تنگ اسب کی طرح ایک سمت خواہ دور تک کی بھی یا تو زود فیر لیکر مثل رکاب کے ایک
 بنائی جاسے اور ساق کے اوپر استوار بنا دی جائے اور کچھ ران پر مضبوط کر کے بند کرین اور چھبہ پہ پھر با استواری لگائیں اور

ایسی طرح مضبوط بنائیں کہ کتاب ران کو ٹکا دین ایسی طرح کہ ساق کو دراز ہونا بعد اس تعلق کے ممکن نہیں اور قطع درک اندر کی طرف ہوا ہو لے کر کوع کر سنی کی اجازت دین گے اور ایک آدمی قوی اسے تھامے رہے ایک طرف سے اور دوسری طرف سے اور پھر بیٹے ران کا جھانے والا اپنے دونوں ہاتھ ران کے سر سے پر نزدیک زانو کے لائے اور اندر کی طرف لے کھینچیں اس طرح ہر کہ دو سر کے کنارے کو اوپر کی طرف تھاج میں قطع کر کے اور اس شخص کی مدد کو فی دوسرا شخص دوسری طرف تھم بک دینے میں کرے اور کسی بھی خواہ رہبان کے سہارے سے قادر اعانت ہوا ہوا ہو یہ بہت ہی بہتر ہو گا اور بعد از ان لگان چڑھ جانے کے بندش کر دی جائے۔ اگر ران بہ طرف خارج سے اور گئی ہو درست کرنے والی کو چاہیے کہ ران کے اُس کنارے سے گرفت کرے جو نزدیک زانو کے ہوا اور اُسے حرکت دے خلاف جہت قطع میں اور ایک دوسرا آدمی ران کے دوسرے کنارے کو ایسی طرح خلاف جہت قطع میں اول کی حرکت دے اور سہارا اس دوسرے کو ایسی اور عمارت وغیرہ سے ملا ہو ران اگر بہ طرف مفادیم ہون کے لینے لگے کی طرف اور گئی ہو خواہ کھینچ کی طرف اور کمری اور کمر کو چاہیے کہ ران کو کسی نہا جو دوسرے مضبوط بانڑہ کر اور زونٹ سے کو اس جہت میں لے بہر ران بوجہ قطع کے مال ہو اور ہاتھوں میں کادونوں کنارے نہا لچھ سے گرفت کرے اور پھر سب کے سب ہینٹے ناومی درستی برنگے ہوں اور ایک سب چیز سنبھالے ہوئے ہیں کبارگی کھینچیں اور زور کون اور طیل کو ہوا میں ملحق کر دین۔ اور ایسی ترکیب سے اور موثرین نطق کی ہوا پر تھک ہو چکے ہیں ان میں بھی درستی پیدا ہوتی ہو اور کبھی ہر زونٹ سے کہ جو ایک کہ خاص ہوا اس سے بھی درستی ران کے اور جاننے کی گمانی ہو۔ ہر دم کی کیفیت اور صورت بعض الجبائے بہت ہی اچھے بیان کی ہو اور کما ہوا ایسی تعلیم نے کہ پہلے ایک گراہ کو دین اور وہ گزرا سستیل ہو کسی لکڑی میں کھودا جائے اور وہ ساری لکڑی کا گڑھا یا شاہہ خندق کے ہوا اور عرض اور عمق اس گڑھے کا تین انٹ سے زیادہ ہونا اور جقدر گڑھے میں لکڑی میں کھودے جائیں ان میں آہستہ دردی چار انٹ سے زیادہ ہونا کہ ہر دم آہستہ گزروں میں سے کسی ایک گڑھے میں رکھا جائے اور بانڑہ دیا جائے اور بدفع ہونا اور مٹ جانا یا ہیسٹیم کا ایسی طرف ہو جس میں اس کا نطق مناسب ہو اور وسط میں اس لکڑی کے خواہ کسی دو کا چوک سے چھین میں ایک اور لکڑی نصب کی جائے اور نمودن الاقی ہوا اس لکڑی کا ٹول برابر طول قدم کے ہو اور موٹائی اسکی بقدر چوب دستی تہرگے ہونا کہ جب طیل بیٹھ کے حمل لینے یہ لکڑی در میان رودہ یا سلوہ اور اس نغز کے گھوم جائے اسلئے کہ یہ لکڑی جسد کو مانع اس بات سے ہوتی ہو کہ جو لوگ ہاتھوں کی طرف سے کھینچے ہیں انھیں جھکے خواہ گرنے سے روکنی اسلئے کہ اگر حاجت ادھر کی طرف سے کھینچی گئی ہوتی ہو۔ اور بانڑہ ہم جسد جو سخت کھینچ کی طرف کھینچا جاتا ہو یہ لکڑی ران کے سر سے کہ بطرف خارج کے دفع کرنی ہو اور لائق اور سردار بھی ہو کہ کھینچ کی طرف ایسی طور سے کھینچیں جیسے اور میان کر چکے ہیں خصوصاً ہاتھوں کو ایسی خاص شکل سے کھینچنا بہت ہی مناسب ہو۔ پھر اگر سردان کا اس قدم سے اپنی جگہ میں داخل ہونا اور درست ہو کر بیٹھنے مناسب ہو کہ وہ لکڑی جو نمود کی طور پر نصب کی ہو کھالکرو اور لکڑیوں کے دو طرف سے لکڑی کے نصب کر کے ہر طرف ایک لکڑی مثل پشتیان دروازے کے ہوا اور طول ہر ایک کا ایک قدم سے زیادہ ہوا اسکے بعد ان دونوں ہاتھوں پر ایک اور تیسری لکڑی لگائیں تاکہ صورت اس مجموعہ کی مثل ترکیب خستہ سلم لینے چوکھٹ اور بازو وغیرہ اور ہاتھوں لکڑیوں کے اجتماع سے ایک شکل شبیہ اس حرفن کی پیدا ہو جسے ہونانی میں تھلا کہتے ہیں اسلئے کہ یہ شکل اسی وقت پیدا ہوگی جب تیسری لکڑی پنج ہن دونوں کنارے کے رکھی جائے گی بعد از ان طیل کو صحیح جانب کی کر وٹ لٹائیں اور جو ران صحیح اور بوجھ ہوا سے

کینچین انھیں دونوں پشتیبان کے درمیان بن جو نیچے اس لکڑی کے بن جو شاہر پشتیبان سلم کے اڑو جوران طبل بنی ہوتی ہیں ان کے اوپر بستکی تاکہ سران کا پشتیبان کے اوپر ہوا اور لیکن پہلے پشتیبان پر ایک کپڑا لپٹا ہوا اور خوب چھیدہ کر کے پچھا دین تاکہ لکڑی کی گرہ اور سستی سے گزرتا میل کو نہ ہونے اور ان کو جھیلے خواہ رکھنے کا مدد نہ ہو اس کے بعد ایک اور لکڑی جس کا سر منہ تیل اور طبل اسکا ہتھ رکھان کے سر سے کب تک پونج جاسے طیار کر کے ساق کے نیچے طول بن رکھیں تاکہ سران کا کب تک اس اونٹنی کی گرفت بن ابلے اور خوب طرح اس سے ہاؤن کو بانہ دین اسکے بعد ران کو کینچنا شروع کریں خواہ اس لکڑی سے چھوٹا دستہ ہاؤن کے جو حکما استعمال کو بڑا اور مدبر کے مقام میں لگا گیا ہو خواہ اس طرح کینچیں چھینے خاص بنی ترک کب کٹش کی بیان کی تھی لیکن یہاں ہر مناسب ہو کہ ساق کو نیچے کی طرف سے اس ڈنڈے کے جوران سے کب تک بندھا ہوا ہو کینچیں تاکہ سران کا ہتھ دستہ اصلی پر ہی ہر مشددی کی وجہ سے ابلے س ایک اور بھی قسم درستی کی ہو کہ جس سے اس نخداہنی مگے ہر درست ہاؤن کو بچھ جانا چاہو اور کینچنا طبل کو کینچنے کی کچھ حاجت نہیں ہوتی اور دو قسم تیر کی ایسی ہو جسکی طرح بقراط حکیم بھی کرتا ہوا وہ یہ ہو کہ بقراط کتا کے طبل کے دونوں ہاتھ کسی نہایت دفر سے یا زہین اور دونوں ہاتھوں بھی اسکے خوب فیسو کسی قوطا بنے نہا پلے دفر سے بانہ جن کرے کپڑا کینچیں اور کینچیں پرتے ہونے اور ہر ایک کو بہرہ نسبت دوسرے ہاتھ یا ہاؤن کے چار انگل سے زیادہ نہ ہو اور جو ساق اور توڑی ہوتی ہاؤن میں سنی فر بہ نسبت دوسرے ہاؤن کی ساق سے بھلی ہوتی ہو پینے چار انگل اسکا پھیلنا زیادہ ہو اور ہتھاکم ہو اور زہین سے بقدر دو دو طرح کچھ ہی ہو اسکے بعد ایک ٹھن ٹھن اور تجربہ کار ہوان قوی طبل کو گود دین سے اور زور ہو پھلے انٹری ہوتی ران میں ہاؤں مقام پر جو نہایت ہوا اور ہاؤن ران کا سر بھی ہوا اور طبل کو دفر ہتھاکا دے اگر بہ حرکت بیمار سے کر گیا ہمت آسا فی سے ران اپنی اہلی موضع میں درست ہو کر بچھو جائیگی اور پھل ہو جائیگی اور بہ ترکیب اور بہ ترکیبوں سے ایسی اور ہتان ہوتی ہے کہ ران میں ابلے اور ہمال کی ضرورت نہیں ہوتی جو جو باقیں اور یہی ترکیب میں درکار ہوتی تھیں ہر صورت میں کسی کی حاجت نہیں ہی پھر بھی اگر مزاج کرے واسلے اس ترکیب کو پچھانیں کر سکتے اور خوب مشافی سے ہر کام مل درست اونے نہیں ہو سکتا اور پہلے کر دوسری اور تھکان کی راہ سے اس ترکیب کو ہاؤں کھانکے اس سے بانہ تھکے لیکن اگر ران کی جیدائی بطرف خارج کے واقع ہوتی ہو اور باہر کی طرف جدا ہوتی ہو پس مناسب ہو کہ ران ہاؤن کو جھیل کر چھینے کامی دراز کرے بعد اسکے طیب کو چاہیے کہ بڑے بہرہ کے خارج سے بطرف داخل کے دفع کرے کہ پہلے بہرہ کے سر سے کسی گرتے دفر کو بچھو تاکہ کئی اس جگہ نہ ہو سیکے اور پیش لوگ مردگار بھیج اور درست ران کی طرف سے ہوں کہ او دہر سے بھی دفع کیا جائے اور تمور ہر تمور ہاؤں سے زیادہ دفع تو جاسے اور اگر خلع بطرف قدم کے ہو لازم ہو کہ جوران او ٹھنکے ہو اس کو کینچیں اور بعد ران ان ایک دفری زور اور پشتیبان کی پیشانی کی جڑ کش ران طبل پر رکھ کر اسے خوب تکی سے گرفت کرے دوسرے ہاتھ سے اور باہر ہوا اس گرفت کے مغل کی طرف پچھانے اور دراز کرے اور اگر خلع بطرف خلف کے ہو ہر وقت بیمار کی ران کو پیش کی طرف دراز کرے بشرطیکہ وہ ران زہین سے مرفقہ اور ہاؤں سے مٹک ہر وقت چاہیے کہ وہ ران کسی سخت چیز پر رکھی ہوئی ہو جیسا کہ اگر درگ بطرف خارج کے اٹھ ہو ہر وقت بھی اسی طرح سے سخت چیز پر رکھ کر دراز کرے جیسے چھینے ہوا اور گزشتہ کے دفع کرنے میں بیان کیا ہے پس لازم ہو کہ مٹو طبل کو کسی لکڑی کے تختہ خواہ دو دو کچھ اور ہر ہر ہر لکڑی کینچیں اور ران باغات خواہ ڈور سے دفر وہ جس سے پیش کر لی منظور ہوا انھیں در کہ بہ بانہ میں لکڑی ساق بہاؤں میں سے بھی کچھ کینچیں اور ساق کو دستمال کس لینے خاک آلودہ ہونے اور ہونے کی انھی سختہ مرفصل رو دونوں کے اور مرفصل اس مقام کے ہو چہ ہر بہ مرفصل

فصل کیا ہو اس پر کسی قدر اقسام غلامین درک کے میان کرنا تھا جسے پہلے ذکر کیا اور یہ قطع و درجہ دورک کو کسی ایسے علت سے عارض ہونے
 ہے جو اسی میں بخار اور پہلے سے ہو لیکن کبھی بوجہ کثرت رطوبت کے بھی درک اور تر جانا بھی جیسے کثرت بھی اسے وجہ سے اور تر جانا اور ایسے وقت میں کثرت
 دینے کا ہستمال کرین جس طرح پہلے تمام خاص میں بیان کیا اور خلع رکبہ کا کہ پہلے زانو مت جلد اور تر جانا اور اور کبھی بدرون سے بھی
 کبھی اور تر جانا اور کبھی جلد چلنے سے بھی خواہ تھوڑے سے چسپانے سے بھی اور تر جانا بھی جیسے بھی اکثر یا سبب اور تر جانا اور بدرون اور
 لینے کے اور کبھی زانو ہر طرف سے اور تر جانا اور سولے نرگے کے جانت کی بسبب فلک لینے جڑ کے اور کبھی ساقوں ہونے کے علاج یہ اور
 کیا یا اور کسی کرسی وغیرہ پر بٹھا کر قریب زمین کے دونوں یا دونوں اسکے تھمے سے اور تھامین اور بلند کرین بعد ازاں اسکے دونوں ہاتھوں
 کی طرف اوٹھنے کی طرف اٹھا کر اور دراز کرین اور خوب قوت سے کھینچیں اور درست کرنے والے اٹھل کر کہ کوئی ایسی حالت کی طرف آئے پھر
 ہوا اور ہسام کے قطع میں کلکلی بیان کیا اور بعد ازاں پھر بندش کر دین رقتہ کا خلع اور مہی زانو کا ڈبہ ہی جب اس میں سختی
 عارض ہو تا ہے اور جب تک کہ پاؤں کو دراز کر کے فلک کو اپنی جگہ پر بیکھ لائیں اسکے بعد زانو کے خلع کو خرقہ وغیرہ سے بھر دین جو وہ ہر
 ہونے سے سخت کرین اور پھر جیسے اور لڑکیاں جو مانع میان کو جوت میل زمین درست کر کے باندھ دین جب خوب درست اور استوار
 سے ہی جگہ پر بٹھ جائے اور اپنی جگہ کو خوب گرفت کر کے پھر زانو کو جلد سی اور اناتہ چاہیے بلکہ تھوڑا تھوڑا بہت دنوں بعد میں خم دینا تاکہ
 نہ لگے تاکہ اور نہ ہوا اور ایسا نوکہ دہرانے سے پھر اوکھڑ جائے ہاشنہ پا کا جو رکتب کے نزدیک کا اور تر جانا کبھی کبھ بستر
 پاؤں کا بھی اوکھڑ جانا ہی وقت بقوت کھینچنے کی حاجت ہوتی ہے اور علاج شدید اور سخت کی حاجت ہوتی ہے اور بقوت نانا پرتا ہی بٹھا کر
 وہ اپنی جگہ پر موڈ کرنا اور پھر جب موڈ کر آئے چلنے پھرنے کو بالکل ترک کر دینا چاہیے اور چالیس روز تک ساق میں اس ہو کر بڑھنا چاہیے
 تاکہ پھر دوبارہ اوکھڑ جائے اور اگر تھوڑا سا زائل ہوا ہے تو وسطے تھوڑی سی شمش کا پی ہوتی ہے اور اسکے بعد اپنی جگہ پر در کرنا چاہیے
 اور اگر تمام دکھال جدا ہو جائے اور اوکھڑ جائے پس اور جب ہو کر اگر شدت ہو اور حرکت کو قبول کرنا ہو اور مطلع بخوبی نہ ہو کہ اپنی جگہ
 واپس آئے جیسے حکم سے اور اٹل کے گا ہی اسی طرح تہہ کرین انکی تہہ پر ہے اور تھوڑا سا چھیلنا چاہیے کہ جمل زمین پر دراز ہو جائیں اور
 کپے لگانے میں پھر جو در میان دونوں لان کے اور دونوں کے ہوا اور وہ نگیہ بہت طولانی ہو اور زیادہ کرھا ہوا ہونے کے برکت
 ہر وقت آؤ لگانے کے حرکت اور جنبش نہ ہو اور جوت اسکا یا توں کھینچنا چاہیے یہ نگیہ ہم کو پھینے سے روکے اور چاہیے کہ اس نگیہ پر
 مٹاؤ قبل از ہستمانے طیل کے کرین اور کوئی بڑی لکڑی جیسے اور بر بیان ہوتی ہے اور موجود ہو پھینے جسکے وسط میں دوسری لکڑی لگائی ہوئی
 ہوتی ہے جو اسپر نیوٹر نگیہ اور نگیہ کے لگی ہوتی ہے چاہیے کہ اسی لکڑی پر کشش واقع ہو اور سنا سب ہو کہ اور کوئی مددگار ہو اور ان کو
 بقوت طوی سے گرفت کرے اور کھینچے اور تیسرا اور ایک مددگار ہو جو پاؤں کو اپنے دونوں ہاتھوں سے کھینچے خواہ کسی قسم وغیرہ میں ہر
 مکان مددگار اول کے جوت کھینچے اور طیب اپنے ہاتھ سے اس اوکھڑے ہوئے مقام کو برابر کرے اور ایک میں اور ہو جو دوسرے پاؤں
 کو پھینے سے گرفت کیے رہے اور بلند درست کرنے اور ہٹانے کے بہت مستعمل ہے وغیرہ سے بندش کرین اور نبض بیٹون کی رسائی ہست
 قدر میں ہی ہر یوں تک ہوتی ہے چاہیے اور نبض کی کتب تک اور ان میں دونوں مقام پر اپنی بندش کر دینی لازم ہے اور جو پھہ ہاشنہ پرتو
 ہی بندش کی وقت آئے پھانا چاہیے ایسا نہ ہو کہ اسپر سخت بندش ہو اور کسی مہی کے نیچے وہ پھہ آجائے اور نہ ضرر منظم پیدا ہو گا اور
 چالیس دنوں تک ہوا کو چلنے سے منع کرنا ضرر ہے اور اس زمانہ میں غم کو بھی چلنے پھرنے سے ممانعت ضرر ہے ایسے کہ اگر

کے ایک نسل محنت نام کے ملین پھرن کے اچھی طرح سے منسود دست نونگا اور علاج میں یا فساد پیدا ہوگا اگر تھی ہاشمہ کی بوجہ کہ وہ نونگا
 چکنے کے زائل ہوا۔ یہ بات اکثر مراض ہوتی ہے اور اس پڑی کے اور جاننے سے درم گرم مراض ہو لازم ہے کہ اس مفسد کو اس طرح کہتے
 کرین کہ مریض کو کھنڈہ کے جمل شاکر اور عقوبت و کفایتین اور برار کرین اور جو لعلولات اور ام میں نسیکن پیدا کرتے ہیں انکا استعمال
 کرین اور ہستوار اور نیشویط بیٹون سے بندش کرین اور آرام اور سکون مریض کو زیادہ دین اور جب تک مضمویطیل نخوی در دست نہ ہو جائے
 کسی تشکی حرکت جسم مریض کے واقع نہ ہونے پائے اور کب کو خوب طرح سے بانو دین اور انکلیون تک سے بندش کرین مگر ہاشمہ کلابان
 قدر مری پڑیوں کا اور تریانا اسکی تہ پر بھی قریب شانگی پڑیوں کے اور تریانہ کے ہو اور کبھی اسکی درستی میں فقط اسی قدر تہ پر کلابان
 ہوتی ہے کہ طیب خواہ جرح اپنے قدم سے انکو درنہ اور نچ بن کیز احوال کرے پس اسی طرح پانال کرتے ہیں کہ درست ہو جائے
 دین بعد درست کرنے کے مہا کرین اور بندش باستوار کر دین جیسا کہ اوپر مذکور ہو چکا ہے اور اس مہلک دو مسر احوال کلیہ کسر کے مینے
 موت جانے امان کے بیان میں بیان عام ٹوٹ جانے کا کسر اس فقرہ انصال خاص کو کہتے ہیں جو پڑیوں میں پیدا ہوا اور
 کبھی شکست استخوان کی اعصاب میں جدا جدا واقع ہوتی ہے اگر چھوٹی چھوٹی کر دین بوجہ اس کسر کے ہرے کی ہو جائیں اسے دس
 کہتے ہیں اور کبھی متفرق نہیں واقع ہونا اور جو کسر متفرق واقع نہیں ہونا اسکی بھی دو قسم ہیں کبھی برابر ہونا اور کبھی مشدائد مختلف
 ہونا اور کسر مستوی کبھی عرض میں واقع ہونا اور کبھی طول میں اور عرض میں جو واقع ہونا وہ بھی کہلا ہوا ہونا اور کبھی
 کھانا ہوا نہیں ہونا ہی طول میں جو کسر واقع ہوا اسکو صدر کہتے ہیں اور قسم اس کسر کو کہتے ہیں جو نوبی ظاہر نہ ہو ایک نو منہم
 کسر کے بہت سے نام جدا گانہ تجزیہ کے ہیں جس کو کسر قلیط ہوا اور عرض اور عرض میں دو رنگ ہو چکا ہو اسے تجلی اور موی
 کہتے ہیں اور جو طول میں فقط دو رنگ ہو چکے اسے مشطب کہتے ہیں اور جو کسر طول میں پیدا ہوا اور اس میں استعراض بھی کسی تہ
 ہو اسے لائے اور تقوی کہتے ہیں اور جس کسر میں ہڈی کے اجزا جھوٹے چھوٹے ہو جائیں اسے سولقی اور بریشی اور جوری کہتے
 ہیں جب کسی ہڈی میں انکسار پورا پیدا ہو پھر دونوں پڑیوں میں ویسے محاذات جو انصال طبعی کو باقی رکھی نہیں رہ سکتی بلکہ وہ وہاں
 نریان بالظہر جدا اور ایک ہو جائیگی اور ان میں محاذت مذکورہ باقی نہ رہے گی اور اسی زوال اور جدائی کی وجہ سے جو گوشت اور چھاب
 اس ہڈی کو محیط ہیں ان میں ایک کی خشونت ضرور پیدا ہوتی ہے اس شخص کی وجہ سے درد پیدا ہوتا ہے اور تلخ اس درد کے درم ہونا ہے
 بھر کر جدائی اور قس مرد رہا اور اس میں کوئی شطیہ بیٹے ٹوک و غیر پیدا نہ ہو اسوقت مفسد کاپلٹ جانا پڑی وضع طبعی ہر چند ان دشوار
 نہیں ہونا بلکہ آسان ہونا ہے اگر کوئی مفسد موت جاننے کے بعد بطرف ظاہر اور مراض جسم کے جھک جائے بہت اچھا ہی نسبت اسکا
 اگر اندر کی طرف مائل ہو چنا پھر اگر اٹکا ہی قول ہو اور وہ غیریت کی پہلی صورت میں ہے کہ اندر کی طرف میلان کرنے سے صلب کے زیادہ
 متغیر ہونا ہے اور اسوجہ سے ایذا اور الم اندر وار کے میلان میں زیادہ ہوتی ہے اگر کسی قسم کا کسر کسی جوڑے کے قریب واقع ہونا ہے جو جو
 لینے روک کی چیز میں اور حروف پنے بارگی اور بارہ فقرہ نظام کے ہوتے ہیں جن میں جوڑے کے سرے در آتے ہیں اور جوڑے جوڑے میں
 ہیں جن مہر سار کران جوڑے کی پھٹائی ہوتی ہے ہوتی ہیں وہ سب پس جانے ہیں اور سب میں کسر واقع ہونا ہے اور جوڑے مستعد انطباع اور
 اور جاننے کے ہونا ہے اور جب کسر کسی جوڑے کے قریب واقع ہو اور پھر درست ہو جائے اور جوڑے مائل ناہم دشوار ہی حرکت طرف نہیں
 ہوتی بسبب اس مملات اور شمی کے جو بعد درستی کے پیدا ہوتی ہے اور بسبب اس کی کہ جو بعد وصل کے پیدا ہوتی ہے پھر اس جوڑے کے

کھینچنے کی اس قدر ضرورت ہوتی ہے تاکہ نرم ہو جائے سب سے زیادہ سخت اور دشوار وہی شکست اور جو قریب چھوٹی ہڈیوں کے جوڑے کے قریب ہوتی اور اس طرح اگر جوڑے میں تنگ ہو سکے گا اس میں بھی باسی اور وقت اور دشواری واقع ہوتی ہے جس سے مفصل کعب کا اور زیادہ دشواری دیتی اور انجام میں اسی کسر کی ہوتی ہے جو شکل نرودر واقع ہو سکے بعد جو کج اور مائل ہو کہ وہ بھی اچھید ہو تو ہو جائے لیکن بہت دنوں تک ایک بڑی خوشبو صورت اور درستگی حاجت ہوتی جو شکل عجیب ہو اور یہ بڑی بہت دنوں تک برکتور جب چلی جائے تو وقت اسکی درستگی اور جوڑے کے فی صورت پیدا ہوتی ہے اور اس طرح بہت دنوں تک وہ فطرت اور دو یا تیس شخص کو دینی پرتی بہن چھلکا یا نیم اچھیدہ سطر میں کرتے ہیں جب کہین نوبت جوڑنے کی آتی ہے بدترین شکست استخوان کی وہی ہے جو بطن اندر کے ٹوٹ کر چھک جائے اور باہر کی طرف مائل نہ ہو جیسا کہ فقوالہ لفظ میں ذکر کیا ہے اور یہ جو شور و ہنگامہ استخوان کا قطع ہو جائے مہلک ہے اس بات کے کچھ سے مفصل ہماری سمجھ میں نہیں آتی ایسے کہ ستر ہڈی کا ایسی چیز ہے کہ کھلی ہوتی اور نرم بالذورت وہ کسی طرح قطع نہیں ہو سکتا ہے کسی بعض اقسام کی شکست میں اعراض جراثیم کبھی عارض ہوتے ہیں اور نرف دم لینے خون کا ماری ہونا اور دم اور مرض لینے میں جاننا اس کو شہ کا جو قریب مفصل شکست کے ہے ایسا عارض ہونا ہے اگر اسکی تہیر ایسی جو مائع غنوت ہو نہ کھلے اور پچھنے وغیرہ سے وہ خون نکالنا چاہئے ہے اس کا اور ستر جاننا مفصل ماؤت کا پیدا ہو جیسے آدمی اور سن رسیدہ کے ہرن کا موٹ کسر نہ پیرہ در دسکا اور نیزہ زردی ہونی ہونی ہے چیز کسے ہیں پیدا کیا ہے کسی مقام خاص پر پچھانا جاتا ہے اور ہاتھ کے چھوٹے سے بھی پہچان لیا جاتا ہے اور چھوٹے لڑکے بڑے بانی کی بیٹھن شکست اور کسر کے مقام کی شناخت اس طرح ہوتی ہے کہ اس مقام میں درد اور دم اور ستر ہڈی ہوتی ہے اس کا حکم انجبار اور فدا انجبار کے احکام انجبار کے منہ درست ہونا شکست کا اور فدا انجبار کی یہ ہے کہ جوڑے نہ ہو جوڑی ٹوٹ جائے اور بعد ٹوٹ جانے کے پہنچنے سے مصلی کی طرح اسے درست کر کے پھر لایں۔ لڑکوں میں خواہ چھکاس فریب میں غلو بہت کے ہو لیکن یہ کہ پھر اسے نوہری جوڑے سے ایسے کہ ایسے سن میں ابھی قوت اولیٰ لینے وہ قوت جو مصل خلقت میں تولید اور تکمیل معنائی صلح بیچون نے پیدا فرمائی ہے باقی ہوتی ہے اور چونکہ اس قوت کا اثر تخلیق اور تکمیل ہے لہذا اس میں سن بڑی اس طرح جوڑے جاتی ہے کہ جو اجزا میں سن جو نہ ہو تب سن اسکا کول اور چونکہ اس قسم اسی ہڈی کے پیدا کر دیتا ہے اور بعد اس سن کے ایسی خوبی اور درستگی سے ہڈی نہیں جوڑتی ہے کہ ایک ذات ہو جائے بلکہ ہمیں ایک لعاب مغزوفی ایسا پیدا ہوتا ہے جسکی لزوجت اور چسپیدگی کی وجہ سے شکستہ ہڈی جوڑ جاتی ہے جو مصلی قوتی وغیرہ سے قوتی نسبتہ کو جوڑ دیتے ہیں اور بعد جوڑ جانے کے مال دونوں کا ایک ہی ہوتا ہے البتہ اس قدر فرق ضرور ہے جو مصلی جوڑے اور مصلی میں ہے۔ سب سے زیادہ مفصل کی ہڈی ایسی ہے جو انجبار کو ناقابل ہو اسکے بعد سادہ کے ہڈی اور چتر گردن کی اور تر توہ اگر اندر کی طرف ٹوٹ جائے اسکا علاج دشوار ہو جاتا ہے اور بہت قیوح اور بر نادی کسر ہے جو نہ زمین میں نیچے کی طرف ہو اور نکلا وہی ہے جو مصلح میں مذکور ہوتی ہے ران اور ساق کا حال یہ ہے کہ اسکا کسر آسان ہے اور چند دن دشواری لکے ٹوٹنے میں نہیں ہوتی ہے ایسے کہ ران اور ساق ٹوٹ جانے سے الٹا انبساط مو قوت نہیں ہوتا اعصابے ہرن کا حال حرمت انجبار اور درست ہوتے ہیں مختلف ہڈی کوئی بہت دیر میں درست ہوتا ہے اور کوئی جلد درست ہوتا ہے مثلاً ناک دس دن میں درست ہوتی ہے اور پہلی بیس دن میں اور ذراع یا جو قریب اسکے ترمی اور سختی میں ہو وہ تیس دن میں یا چالیس دن میں جوڑتی ہے اور ران کچھ دنوں اور کبھی دت زیادہ کبھی ہو کہ تین ہفتے خواہ چار یا پنج ہفتے تک ران میں وصل پیدا ہوتا ہے جوڑنے کی تہیر میں اگر خطا ہوئے کہ جوڑے

کونی عضو جسمتہ مگر باطن کبیرت مائل ہو۔ اس پر شکر نسبت اسکا کہ بظرت پشت کے مائل اور ہلکا اور اسکی نفس جانی نہیں ہو یہ اسباب
یہ ہے کہ اسکی جنت سے استخوان ٹکستہ درست نہیں ہوتے بخلاف ایک ایک سبب یہ ہے کہ بہ کثرت نظرات کا استعمال کیا جاے
یا بہ کثرت شی اخیرہ کھلا کر بن اور پھر بار بار باہر نکالیں۔ خواہ جس آئینی جو روش کے حرکت کرے یا خون بہت کم پیرا ہو یا خون کثرت
اور نسبت ہو پیرا نہ ہو اور اسی سمت سے صفراوی مزاج اور نائین کی بڑھی دیر بن جوڑتی ہو۔ ہوش بمانے پر دلیل ایک ہی ہے کہ خون
یا بار بار ہو اور اسقدر کم ہوتا ہے جو طبیعت شد کوئی نقصلا دن کیا ہو بہ کثرت اس چیز کے جسے کسر اور ٹوٹ جائے منسلک ہر قوم عد
کلیت جسم اور ورر بلط کے پیرا کا فائدہ و کلیتہا ہی ہے کہ عضو ٹکستہ کو بقدر مناسب کھینچیں اور دراز کرین اسلئے کہ اگر زیادہ مقدار مناسب
سے کھینچیں گے فتنہ پیرا ہوگا اور اس پر سے صیات پیرا ہونے بن اور کبھی اس پر سے استر ناجہی پیرا ہونا ہوا اور یہ بات زیادہ کوشش
ان اہل ان بن جو رطب بن ضرر بہت کم پیدا کرتی ہے اسلئے کہ جو اہل ان مرطوب بہن کوشش کی قبول کی استعداوان بن زیادہ تو اور
اگر زیادہ کھینچیں بلکہ مقدار مناسب سے کم کھینچیں اس سے یہ نرالی ہے ہاگوئی کہ نفعی درست نہ ہوگا اور اچھی طرح نظم اور سلسلہ درست
نہیائے ضرر کم کھینچنے کا نفع اور کسر بن برابر ہو اور جب وہ مناسب بر بقدر ضرر درست کوشش کریں دونوں دونوں کے برابر اور اگر سے ہوا ہوا
دیر کر سیکے اور پھی اور گئی اور بندش کی چیز بن یہ ہے چاہیں اسی اہل اس پر سب درست رکھیں گے اور زیادہ اور ضرر بزرگ ہوا کرے اور
یا کہ کو بزرگ ریاحات کے اوٹھا اور بند کرین۔ واجب ہو کہ ٹوٹے عضو کی تسکین بقدر امکان کریں یعنی اسے اپنی جگہ سے نہیں ہونے
اسلئے ان اگر کبھی کبھی بقدر تحمل کسی قسم کی حرکت پیرا ہو جائے اور کوئی آفت خواہ ورم موجود نہ ہو اسکا معنائقہ نہیں ہو بلکہ بہت
اسباب ہو کہ خود ہی عورتی حرکت بھی رہتے ہیں اگر طبیعت عضو کی باطل نہ ہو جائے اور واجب ہو کہ بروقت کھینچنے اور یا بعد میں
بہ درد شدید پیدا کیا جائے خواہ کسر کو پہلے بندش ہو یا نفع کی درستگی کو پہلے ہو اور اگر زیادہ سخت بندش اور دیر بن کھولنا اور
کلی نگاہ درست بن گئی کرتے سے یہ ضرر پیدا ہوتا کہ اس عضو شد کی قوت باطل ہو جائی ہو اور گویا اسکی حیات خاص نہ رہتی
اور مستغن ہو جائی اور امتیاج اسکی ہوتی ہو کہ اس عضو کو کات ڈالیں۔ غرض جس سے اکثر یہی ہوتی ہے کہ دیشد حاصل ہوا
ن بن یہ وصف نہیں ہو یہ سہی ہڈیاں کہ ان بن نہیں پیدا ہوتا ہو واجب ہو ایسی ترمیم کریں کہ خشک اور خود مری مقدار
رانا اور زیادہ غلیظ بھی نہ ہو شینہ جسد غلیظ محتاج البہ اور ضروری ہو اس سے زیادہ غلیظ بھی ہونا چاہیے اور بہ بات سلام اور
ڈا ہونا اسکا کھجب عضو کسور کے مختلف ہوتا ہو اور جتنے مقدار ٹوٹے ہوئے عضو کی بزرگی اور کھچکی کی ہو آئینہ جو تفصیل لکھی جاتی ہے
سے بھی اکثر جزئیات اسکے دریافت ہو جائیں گے اور معلوم ہو جائیگا کہ کس جگہ کیا کرنا چاہیے اور یہ بات اس جگہ سے دریافت ہوگی
ان نتر دیشد کا ہم ذکر کریں اور جہاں پر بندش کا ذکر ہم کریں گے وہاں سے بھی دریافت ہو جائیگا کہ جس وقت مناسب پیرا ہونے لگے وہاں
رکات تھب انکیز فقہا ترک کر دین اور جملح اور غضب اور مرغان رہنے کو بھی ترک کریں اس سے خون رقیق ہو جائیگا اور دماغ گرم
بہ شعرت اور سرد دماغ بن ٹھہرنا اختیار کرے اور مخادات قوی جو زیادہ قابل بن اذ ان بن حرارت بھی کس قدر ہو اور ندرت بھی
نئے عادت کرے پس مخادات بن اہل اور جزا سرد اور کثیر اور اور وہ قابلہ داخل کریں کہ کسی کوئی ہوتی ہڈی بن یہ بانہا
و کسی طرح جو بزرگ سے اور جبر مند اس میں پیرا نہ ہو اسکی مصلحت بن وہی ترمیم چھیننے کی کرنی چاہیے جو فروغ بن بیان ہونگا
بندہ قروح جو بر دن چھیننے کے اچھے نہیں ہوتے بن اور اسکا طریقہ یہ ہے کہ دونوں ہاتھ سے اسقدر مائل کریں کہ جو بزرگ سے ترک ہو

ایک دن خواہ دو دن تک کھجور میت کا غلابتین جو استعمال اسکا فقیر اور عام علاج قطر کا جو کچھ ہو ہی کرنا چاہیے۔ دو سوس
 کباب لسا ہو اور گوشت بکرا ہوا واجب ہو جب گوشت بکرایا جائے اسے تند کر کے اور دھانی کے تر کھینے سے
 تھی دبر تک گھنٹا رہنے دین اس کے بخارات نکل جائیں اور پراپونجی رہے اس لئے کہ اگر تند کر کے کھینے کے ذریعہ ہو جائیگا
 اور عطیات ہیشہ کے غار میں نکلے گا اور روانی چشم وغیرہ اور کئی اسکا کھانے والا دو دن خواہ ایک دن ناقص العقل ہو جانا اور کئی
 سے سبات عارض ہو تا ہی اور بعد ازاں ہلاک ہو جانا ہی علاج کرکرائین اور صید اور شوش اور شراب بھائی پلانٹ ہوا وغیرہ
 سفر میں کے اور عصارہ صید کے اور گل غنوم بھی مفید ہے اور بعد قے اسکا استعمال عمدہ ہے اور ہیشہ جو اس کے کھانے سے عارض ہو
 اسکا علاج خاص ہیشہ کے علاج سے کرنا چاہیے عیس و دوسری سموم جو انیس کی جتنے بعض اخصائین سمیت جو عام جسم ہی نہیں ہے
 اور بخیر مرارت اور تخم ہائے جینیات ہیں اور کٹارہ ہیشہ نوک بارہ سنگھل کی دم کی امرار ڈالنی یا ایسا ذریعہ کہ اگر لپٹ کر تیز کرنا اسکا
 ہو اور جس طرح کے استعمال سے یہ ملک ہو تا ہی اس بطرح استعمال کیا جائے متواتر تندی پیدا ہوئی اور دو است کم نفع
 کر کے علاج اگر سود مند ہونے کی امید ہو پھلے کرکرائین روغن نرد ہلا کر اور کر کے کرکرتے رہیں بہت خلد خلد کرکرائے کہ تریاق
 اور سرد و لطیف کا استعمال کریں اور نادر و دماغے حلیل الشان ہو اسکے واسطے اور پھلے ہی اسکی دوا ہو اور اگر تندی پے چلے
 اسے لگے قطرہ قطرہ شرب اس کے حلق میں پکائیں اور ماہ اللحم جو زہا سے سرخ کا تھوڑی سی مشک خواہ دوا اسکا لگا کر
 پکائیں مرارت تھر یعنی عینہ کا پتا جو شخص اسے کھائے مرہ مسیز اسکی زمین برآمد ہو تا ہو خواہ مرہ زرد کی تی ہوتی ہو اور
 ایہ کی بوا اسکی ناک میں آتی ہو اور اسی ایسا سے کا فرہ اس کے موکد میں ہو تا ہو اور اگر تندی زردی برقان کی پیدا ہوئی
 ہو اور ان اعراض کے بعد مر جانا ہو جسے کی اسید نہیں رہتی پھر اگر تندی کھائے شہر جائے اور دوسری اسید حیات کی ہوگی علاج
 اگر کرائین جس طرح معلوم ہو اور تریاق جو خاص اسکا ہو وہ بھی استعمال کریں وہ تریاق یہ ہیں جو تمام حب الحار ہوا ایک خیر
 زہا ہے جو چار خیر و تخم سداب اور مرکی ہوا اور ضعف خیر سب کو شہد میں ہلا کر جو تین بنا لیں مقدار شربت بعد ایک جو زہ کے
 اور باہمہ فی بھی کرکرائیں اور آئینہ نین اس کے ریاحین اور خوشبو بھول داخل کریں ورنہ فی کتہ کا کٹھن بعض اہل انے کہا ہے جو شخص
 لکڑی کی کا استعمال کرے بعد روز مسور کے سات دن کے اندر مر جائیگا علاج روغن گلاب و ہرہ جنیبا نامہ روغن کے
 اور درہ جنی کے استعمال کریں اور پھر باہر نین بھی اور تریاق روغن خوشبو سے اور تطیغ تدبیر کرنی چاہیے نظر بارہ سنگھا
 کی دم کا کٹارہ جو شخص اسکا استعمال کرے ذرب شدید یعنی اسمال اور غشی عارض ہوتی ہو اور یہ سم فاض ہو علاج
 پھلے کرکرائی چاہیے جیسا مذکور ہو اور تریاق کرکرتے روغن نرد ہلا کر کرائیں اور روغن زرد میں کچھ اور پیکری ملی ہو اسکے بعد
 ہفت اور سب اور باہر نین ہرچ ملا کر خواہ بھون یا پھر تریاق کھلائیں ہر روز زہا ایک نرد تریاق کے اور اسکا استعمال لکڑی
 میں چار مرتبہ کرنا چاہیے جنس تیسری از قسم حیوانات کے لینے رطوبت کسی حیوان کے بدن کی جو سمی ہوتی ہے
 خون ترگا و کاتازہ جو شخص خون نازہ میں لاپنی جائے اسکو درہ لوز تین اور مرخی زبان اور نگر سے خون کے جھجے ہوے دات
 اور سو پھے پر اور متلی شدید اور کرب اور اضطراب عارض ہو تا ہو اور کئی دانتوں میں مسر میں پیدا ہوتی ہو بعد اس کے خناق
 اور کرا زہ پیدا ہو تا ہی علاج بہت خلد خلد کرکرتے کی طرف توجہ ہوں اور اسمال کی تدبیر کریں اور کرکرتے میں لینے شخص کے

خطروں کے بعض اوقات ایسی شوریاب ہوتی ہے جس کے دفع کرنے کی طاقت نہیں ہے اس لیے جو سے خفاق میں گرفتار ہو کر مر جاتا ہے اور
جو دو آدمی وجود بخون میں نافع ہے جیسے اخیر خام اور ایسا نرم کہ اس میں دوزخہ نمیر ہوا ہے اور کھم کہ کرب اور بیخ اختیاران اور غلبت اور
اور وادہ خائستہ جو کبھی سر ہلا کر اور مرچ سیاہ ہر کر میں ہلا کر اور عصارہ ہوگ کہ توٹ سر گل ہر کر میں اور پھر یا جی ساتھ کہ کہ جی ہوا ہے
استعمال سے خونیں قطع پیدا ہو جائے اور نکلے کہ تھکے جو کہ اندر او بیٹون میں نہیں جائے مسلمات کا استعمال اس وقت کر لینا چاہیے کہ وہ
جو کا قب اطن بیخہ مارا غسل خالص کے ساتھ کریں دو اب کا لینا اسکے پینے سے بہرہ زد ہو جاتا ہے اور وہ دم بھی پیدا ہوا ہے اور وہ دم
بدن سے یہ پوسیتا جاری ہوتا اور دونوں جھلون سے بھی پوسیتا پدید نکلتا ہے عسل ح اب نیگرم سے فر کر لین اور ملا لیتے اب
انکو جب کا دیشت جلا کر ایک حصہ باقی رکھا ہو پھر اور خون گل اور سفید در ہمز ترا و بند کے اور سفید در ہمز نیک اندرائی کے استعمال
کریں اور تریاق گل تخوم بھی نافع ہے اگر گٹ کا انڈا بعض ایسا تھے گمان کیا ہو کہ جو شخص اسے پی جائے تو زرا ہلاک ہوگا اور اگر
تھوڑی دیر اسکے ندر کہ میں غفلت کریں پھر کوئی علاج کار کر نہوگا عسل ح باذی سمیت طلا میں گھول کر لین اور تریاق کر لین اور
بھی طرح سے فر کر لین تاکہ ساری آلائش نکل جائے اور اسکے بدن میں تریاق دوزخہ کوئی کریں اور سر کہ کی تکسید نیک سے اور اخیر نیک
کی خوش بہرہ کھن راہ چلیا تاکہ کریں بگڑا ہوا دو دہندہ اسکے پینے میں جس میں کسیدہ تریاق آجاسے اور تریاق کے ساتھ کسیدہ
بھی آجاسے اسکے استعمال سے دو دراز مٹی اور مڑوا دم معدہ میں پیدا ہوا ہے اور کبھی ہضمہ خالص بھی اس سے پیدا ہوا ہے عسل ح
فر کر لین مارا غسل ہلا کر اسکے بعد شراب خالص ہمز پھون فلائی کے اور کسیدہ معدہ کی روغن نار دین سے کوہن خون استہ
جب شک میں خون ہو چا اسکے ضرورت سمیت پیدا کر بگا اور اسکی سمیت اس قسم کی ہوگی جو مزاج خون کا بھی پیدا کر استفادہ سمیت
ہمز خارجی کے نہیں کیا ہی بلکہ اندرونی اعضا میں جو باہر ہو اور جس عضو میں استہ ہوا ہے اسکے خواص اور اعراض گر گوہن ہون
مثلاً اگر سینہ میں استہ ہوگا رنگ جلد کا جانا ریگا اور تریاق مغیر ہو جائیگی اور ضعف ہو کر پٹے مووی لیرت تو اس کے ہوگی اور استہ
برعکس کو لاحق ہوگا اور غشی کی فورت ہوئے گی اور اگر خون معدہ میں استہ ہوگا تمام بدن سرد ہو جائیگا اور خفاق اور صغیر غش اور
غشی پٹے پٹے خاص ہوگی اور اگر تانہ میں استہ ہوگا اور اسی طرح اگر اعصاب میں استہ ہوگا اسکے اعراض بھی انھیں اعراض ندر
کے قریب قریب ہیں اور وہ عامہ وجود خون کے سب اقسام میں کیساں منفرد میں انھوں سپید اور انھوں احم بھی ایسے ہی
میں ہوا اور قتل اور جاشا اور پھر یا جی ہوانات مذکورہ زن تریاق اعراض خشو ہتا پھر یا جی خردش کا اور کھم کہ دو دھا و زینر سر کا اور غلبت
اور اب خاکسرت جو اب کچھ ہوش ہو کر رہتا جائے ہر کر کب مذکورہ بالا از تجلیہ دو ایسی عجیب التبع ہے کہ دو دھ کہ کسیدہ کا بقول ایسا
جو ف میں تمام خون استہ کو چلا دیتا ہے یا انجان او کر سمیت ہمزوزان لیکر سر کہ میں ملا کر لین اور وہ اسکے جلیل ہے اور عجیب القیم
معدہ اور مثانہ کے خون استہ کا علاج کسیدہ بریان اسکا کتاب مسموم امراض خیر میں ہے جو چکا ہے اور وہ
باب معدہ اور مثانہ کے امراض کو معابد کر کے پھر دوبارہ بیان کچھ زیادہ امور بیان کرتے ہیں پہلے اس امراض
کو نامکان فر کرانی لازم ہے اور عصارہ کرشن اور شہد کے ذریعہ سے فر کرانی جائے اور تریاق طین محتوم بھی اسے مفید ہوا
ہے اور قلم سائیدہ جو اب گوہن کھلائی گئی ہے پھر زیادہ نافع ہے اور یہ دو ایسی نافع و طین قلم ہے دو ہمز ہمز یا جی خردش میں ہمز ہمز
تیس دم چلیا ناچار ہے ہمز زرا و ندر صرح چار دم ہمز سداب ہری چار دم ہمز غلبت چار دم ہمز ہمز میں طین کر لین

تقریباً نیش لہایان کے آب گرم اور کھین کے بھرا استعمال کریں۔ ایسا خاکستر جو اب کچھ دو دو ہم ہر روز سقا کر رہے ہیں جو
 بہت ماریاں کھتا ہے اور کھین کے بھرا استعمال کریں جو کہ نیش لہا کے آب گرم اور کھین کے بھرا استعمال کریں جو کہ نیش لہا کے
 خواہ ایک مثقال سرکہ کا استعمال کریں میں واسطے اس خون لبتہ کے جو شانہ میں معدہ ہوتا ہے جو بزرگرا ہوں کہ معدہ
 ہر یک لڑین و رت کا استعمال کیا جائے کہ اس میں لیکھا صیت خاصا جو اور عجیب المنفعہ جو اس بارہ میں ہر وقت استعمال کھین اور
 اور تریاق اور شرودیلوس اور مدارات قویہ اور ہر یک بچا سفنا و ولایت اور معدہ کو کھنڈ کر کے کھنڈ کر کے کھنڈ کر کے کھنڈ کر کے کھنڈ کر کے
 اسلئے کہ سرکہ دو اسہم چید پر خون لبتہ کے علاج میں اس طرح ایک مثقال قویہ مانا گیا کہ اس کے ساتھ خواہ نصف مثقال ولایت
 خواہ ایک مقدار شربت غار قویوں سے اور سیالیوس خواہ کسینقہ پیر یاہ خواہ ایک درہم جب بلیان یا دو درہم اطفال الطیب
 یا دو درہم عودنا و انیا کا استعمال کریں اور دینت حصات یعنی خبثے پھیری لوشکر زرد جو جاتی ہے اسکا استعمال بھی
 زور ہے خواہ شربات میں خواہ قہہ میں خواہ طلاء کے طور سے اور شانہ نور وغیرہ میں لبتہ ایک ذوات لبتہ یا رخ درہم یا دو
 دلت یا تین مثقال خواہ نمیدر کے نمک سیاہو اپانچین خواہ خاکستر جو اب انکو دیکھنے پانچیمین پچھرا استعمال پچھرا کی کاربہن اگر
 یہ شہادت کار کر ہوں چاک کر کے خون لبتہ کو کھنڈ پھیری کے کھال لین دو دو دھکا لبتہ ہونا معدہ میں کبھی معدہ میں کسی
 سبب سے دو دھکا لبتہ ہونا ہر خواہ پوچھا اسعدو کے جو دو دھکا میں ہوتی ہے یا قہہ ہر دو دھکا کے پی جانے کی وجہ سے اور لبتہ
 دو دھکا کے خبث ہونے کے سبب اسرو اور غشی اور جی اور لڑہ عارض ہوتا ہے اور اگر یہ ایجاد ہو جائے کہ عارض ہوا ہو نہایت رومی
 ہر اور بہت جلد خفاق پیدا کرنا ہر معدہ میں دو دھکا لبتہ ہونا ایسا ہر جیسے خون کا معدہ میں لبتہ ہونا اور اس سے بھی احوال دہی
 پیدا ہوتے ہیں جیسے خون کے لبتہ ہونے سے پیدا ہوتے ہیں اور یہ بھی ارضہم سموم کے ہر کہ ہر دو قاسم بدن کا اور دستہ منقب اور
 اقتضای جس سے بیوقوف نفس اور غشی پیدا ہوا عارض ہوتا ہے اور کبھی اس شخص کا پیٹ پھول جاتا ہے جو کبھی معدہ میں دو دھکا
 لبتہ ہو جائے علاج واجب ہے کہ دو دھکا کے پھاڑنے کی چیزوں سے پرہیز کریں جو معدہ میں دو دھکا کھنا دیتی ہیں جیسے
 کھین چیزیں اسلئے کہ اس سے خون دو دھکا زیادہ ہوتا ہے مگر سرکہ شہادہ پانی ملا کر اور سے ضرور پلائیں اور قوی خشک بولن پانی
 درہم کے آدھے پلائیں کہ عجیب المنفعہ ہر اور نورائتیر تیر تیر کو معلول کر دیتی ہے اور چونکہ قوت تحلیل کی اس میں زیادہ ہو لین حلیہ کو
 جو دسے ماہر کہتی ہے اس طرح انا فرج کا بھی استعمال ہون ایک مثقال کریں کہ یہ بھی شہادہ کو پھلادتی ہیں یا زردی کے
 اخراج اسکا کر دیتی ہیں خواہ اسہال کے ذریعے سے اخراج کر دیتی ہیں اور جو دوا میں معدہ کے خون لبتہ کے واسطے اور کبھی کبھی
 میں خصوصاً جو دوا سے ہر یک کل مضموم سے طیار ہوتی ہے اور دوائے انجیدان اور دوائے کبریت خواہ دو ذون برابر پلائی جائیں
 سرکہ میں اور اب خاکستر جو اب کچھ بھی جب مکرر خاکستر ڈالی کر تغیر کریں مقالہ تیسرا تیر عام نیش کی لینے کا شے سے جاننا
 کے جو زہر پیدا ہونا کسی تیر اور شہادت کے بھگانے کی تہیر اور علاج لبتہ حیات کا علاج اور اقسام حیات کا بیان
 استدائے قول ہوش کے بیان تین قانون عام اس زہر کے علاج میں قنوت حار غریبی کی اور اسکو برائینختہ کی مانند
 پر جیسا تریاق بھی غسل کرتی ہے اور لبتہ برہرہ تاکہ اسکو پھلادے لوز طرٹ خارج کے دفع کرے اور اجنبی کی قنوت
 کی مرعات بھی ضرور ہوا کے بعد دفع سم اور ابطال اس کے فعل کا ضرور بات ورا طایہ سے کر لیں جن طلاؤں میں ہاتھ

تقریباً بی بی طبیعت کے اسی میں یہ اثر معروف ہوتا ہے کہ ہم نے دیکھا کہ اگر کسی کو اس کے اعضا میں اور جسم کے اعضا میں بھی اور میں ہوجاتے ہیں مثلاً انقباض، بطبات، مدنی اسلئے کہ نفوذ سمیت کا اصلی اعضاء میں یہ وقت اور دستوری ہوتا ہے یہ سب اس کے کہ رطوبات میں نفوذ کرتی ہیں جو وقت رطوبات کو یا انور اسیر ہوا ہوتے ہیں جو اس کا اسی عرض سے قصد اور اسمال کرتے ہیں۔ بہترین اوقات قصد کا وہ وقت ہے جب سمیت کا انتشار بدن میں محسوس ہوا اور جذب آسکا ہونے کے خصوصاً جس کا بدن رطوبات اور مواد سے پر ہوگی اسلئے اور غرض تھا پسما ہوتی ہے کہ احتیاطاً حرکت کسی دوسری جهت میں جو مخالفت سمیت سے ہو دینی پڑتی ہے جو پلانے کی دوائی میں جو ہر بدن میں پھیلنے کے بعد استعمال کیجاتی ہیں یا تالیق اور فاد زہرات کیلئے میں یا تریاق اور فاد زہر خاص ہر ایک سم کا جو ادویہ مفاد اور مخالفت سم کے ہیں نظیر مزاج کے جیسے حلیقہ جو مقرب کی سمیت کا مفاد ہے جو فاد یا نجا سمیت آسے مفید ہو یا ایسی دوائی میں جو سمیت کو بطرف خارج کے توجہ کرین اس طرح کا احتیاط میں حرکت و مزاج بطرح سے اور یہ مضر قہ لینے پسینہ لگانے والی دوائی میں اسلئے کہ دوائی جو احتیاط کو دور ہٹا دین اور بطرف زہر کے متوجہ ہونے دین ایسی ادویہ ہر کبات میں مثل ادویہ مسلمان اور مقیدہ کے مسوح کے اور احتیاط اور ایسی طرح عداوت کا حال ہے اور ایسی میں جو محکم مواد میں لگا اعضاء سے ریشہ سے دور ہٹا دیتے ہیں اور جو مادہ حرکت دہرائے گا اور دفع کر دیتے ہیں جیسے یہی ادویہ مسلمان اور ملینہ اور مقیدہ اور ہوا اور وجود اور احتیاط خاص ہر لفظ مفاد کے لگائی جاتی ہیں اس میں چند اعضا اور فاد زہر ایک کو یہ کہ نفوذ سم کو بدن میں منکر سے اور یہ جو یہ بندش ربا فاد اور استواری بندش اطراف سے اور بند کے روکنے سے حاصل ہوتی ہے اسلئے کہ ایسی ذہیر کے بعد حرارت غریزی کو یا ہر بطرف حرکت پیدا ہوتی ہے ایسی وجہ سے مدافعت سمیت کی کرتی ہے۔ اور ازین قبیل خصوصاً سم کو کثرت ڈالنا یا ان دوائیوں سے کا کٹوری میں اور دفع دینے میں استعمال کیجاتی ہیں اور جو اسباب جذب کے ہیں اور اس وجہ سے قابض چیزیں مضر ہوتی ہیں اسلئے کہ جو دوا زہر کو بطرف خارج کے جذب کرتی ہے اور اندر کی طرف نفوذ کرنے کو ہٹاتی ہے اسلئے کہ زیادہ کوئی چیز باقی نہیں ہے خصوصاً یہ دوائی سے جاذب آسکتی ہے زیادہ مفید ہوتی ہے اسلئے کہ زہر کی سمیت منتشر ہوتی ہے اور ازین قبیل ہی جہم کا استعمال ہوا ہے اسلئے کہ شریکی بھی ہوتی ہے اگر زہر اندر کی طرف ساری ہو گیا ہوا اور اگر کوئی اندر تک نہ پہنچا ہو اور جذب کے طریقے میں آسکتی ہے اور جذب کا استعمال کافی ہوتا ہے اور احتیاط میں لینے سے بھی جب تک زہر کاٹنے کا حیلہ نہیں ہو لکل جانا ہے اور احتیاط میں ذہیر کالی ہوجاتی ہے لیکن جو شخص زہر کو چوسے لازم ہے کہ وہ فاد سے نہ ہو بلکہ سیقدر کچھ کھا چکا ہو اور وہ فاد چھو چکا ہو اور اسلئے دانت میں شہری ہوتی ہے جو سے بندہ آتی ہے اور شہری ریحانی سے کلیان کر لے اور سیقدر شہری پی لے اور وہ فاد میں روغن اور روغن منبشہ خور ساج سے لے اور اگر اسلئے کہ وہ زمین اور کسی قسم کی آفت عارض ہو یا تخریکے لئے پھیلے اسلئے کہ دفع کی تہذیب کرے اور سیقدر چوستا جائے اور فاد کو گنا جائے۔ دوائیوں سم کو واسطے وہی تجربہ یعنی میں جو پسینہ نکالیں اور مضر ہی ہوا اور ان کا جذب میں ان کا جذب کبھی تو فاد سے سم ہوتا ہے اور کبھی نہیں ہوتا ہے لہذا ہی سم ہوتی ہے کہ جذب کرے نہیں جیسے تسلیح کی چربی تسلیح کے کاٹنے کو مفید ہوتی ہے اور گوشت سانس کا سر اور دم کاٹ کر یا گوڑیہ کو مفید ہونا ہے اور سمیت کو جذب کرنا ہوتا ہے انکے بعض دوسرے دفع سم کو جذب کرنے میں لیکن انکا اثر ضعیف ہوتا ہے اور شاید ایسی دوا کا مزاج درمیان مزاج سم اور مزاج بدن کے میں ہونا ہے اور اس دوسرے میں خواہ ثبات میں اس دوسرے کے حکم طبعی کو محبت اور شخص کرنی چاہیے اور وہی اسکی استواری اور دوسری دریافت کر سکتا ہے اور یہی سم ہے

اور دریافت نہ کر کے کچھ اسے بنا نظر فرماں میں کہ غرض میں ہوا اکثر لفظی عیاذ باللہ ایسے ہی ہوتے ہیں جس سے فریاد خواہ آبلہ پر حبا تاہم اسے واجب
 ہے کہ جو چیز اس میں ایسی ہو وہ گردی جیسے ہی شہادہ اسے ملائی ہو اور ایک شہادہ یعنی جو طبیعت سم کہ گویا طبع حکما حال اور تہل
 ضرور حاصل کر دے یا تو طبیعت کو منہج کر دے تاکہ اکثر مزہر کا پختہ ہونے کے جیسے بیخ ہر درج کی بھی خاصیت ہی یا حراق سمیت کر دے جیسے
 داغ دینے سے رنگ کی ہی کیفیت پیدا ہوتی ہے اگر زیت اور زیت کے ذریعہ سے مخصوصا زیت کھلایا جاوے گا اس سے داغ و تہا لظہ
 اہل معرکہ ہو خواہ کوئی خاصیت مخالفت نہ رہے کی خاصیت کے اسن و امین ایسی ہو کہ مزاج سم کو متغیر کر دے خواہ کیفیت حرارت اور
 ہر وقت میں اضافہ کی وجہ سے سمیت کو تبدیل پیدا ہو گا اگر تہا میں دو یہ جاوے خواہ تراکیب جاوے گا استعمال کیا جاسے اور کثرت اثر ظاہر
 ہو کر قطع مین پیدا ہو اور آثار سمیت کے زیادہ ظاہر ہوں اور اثر عظیم ہو کر اگر مقام سس کے کاٹ ڈالنا چاہیے اور عام گوشت
 سفید ہڈی تک ہر صیقا سبب کا لانا چاہیے اور اگر خوف سمیت کا اس سے بھی زیادہ ہو چیلے عضو مذکور کاٹ ڈالیں اس کے بعد داغ و تہا
 بخند کیفیت اور اثر ضروری کے ذریعہ جیج میوم خصوصاً دو یہ ملائیں ایک یہ اثر ضرور درکار ہے کہ سسکن وضع ہو اور ندر اک ان ماعراض کا کرین
 جو غمی ہیں ان سے داغ کے نالیج ہوتے ہیں جیسے قلعطار اسی غرض سے ان ادویہ میں داخل کر کے مین اگر خون بکثرت جاری ہوتا ہے تہا
 کر کے سہلہ دسا یا کہ جو سموم مین خواہ غصہ مین قابل حفظ کے ہے یہ کہ نذ مال جبراحت کا نا وقت صحت اور ضرر سم کہ ہر ہونے کا
 زمانہ صحت تک سنجی خیال کیا جاسے اور یہ مشر وہ بعد کاٹنے جو انات کے سہلہ ادویہ جیدہ کے ہے یہ کہ تہا حذوقی پانی
 مین میکہ ملائیں خواہ شراب مین ڈالکر ملائیں اور طبع انواع و تہا کا لظہ اسکے تہا سم کا اور جنبہ سید مشر عیب النفع بل لیں لافہ
 اور ہر سے گمان مین لیں لظہ سے مراد وہ تریاق ہے جیسے بنام لہ سنجی اور قرادوی شہور کر کے مین بھی جیج جو انات کے لیس کوئی
 ہے خصوصاً بارگزیدہ کو زیادہ نالیج ہے اور نید و دار اور لو جا اور شل اموش اور آذربون اور تہا بازور و اور صرف اور کون کی وہی قسم جو
 کلوئی کے مشابہ ہو اور کاسمہ اور نوم اور پست ورق مر عہر ہما و فلفل کے خواہ تہا فلفل بھی ایسی ہے یا لینوس کا قول ہے
 جس شراب مین سانپ گر جائے لذاع ہوا کہ اسکا پینا مفید ہوتا ہے لیں تریاق کے فائدہ کا کیا حساب تہا تہا بھی تہا سم
 کے مضا دار و مخالفت ہے اور مقدار شربت و متعال ہے اور تہا کھندان جیج سموم کو نالیج ہے اور تہا تہا شست اور روغن یسلن
 اور جب لبیان اور تہا شست اور جو ہر ہما آئیر کے اور تہا جھٹیا نا جاوے شہر ہما زرد و تہا طول کے زہرہ کینہ کا اور مرگ کینہ اور
 و لب تازہ کا پھل عجیب النفع ہے تہا شست کے باہر مین جیج جو خاص مین سے آتی ہوا اور تہا مین کی مٹا کر کھنا کرنا خواہ پانا اور کرا و پش
 اور کاسمہ ایف سلطان تہری ہما و دودھ کے اور جو این کینج اور تہا شہر ہما شہر ہما کہ اور فوج اور طبع اسکا شہر ہما و دار اس اور تہا مین اور قرومان
 غاریون اصل لظہ مین در ہم اسطرح اندرونی اعضا اس مین کے عمدہ تک حیوت و صنیہا امین مین اور تہا شست کرین اور بر وقت
 حاجت مین سے بقدر ضرورت لیکر استعمال کرین اور جو شاندہ خبازی لسانی کا اور تہا خلی داغ مابان خصوصاً ہما و تہا کے شور یا
 جو ملے کا جو زندہ ہو اور شور یا موش دشتی کا زندہ ہو ہما شراب کے پلائیں اور تہا مٹا اور سر طانات تہری کا لپٹن اور خون کچھو سے
 کا اور تہا عجیب النفع ہے جھٹیا نا بھی خوب چیز ہے تہا تہا بھی نالیج ہما و ہر بار دہ مین سے جو اسکو نالیج ہے تہا تہا و ج صفا و کرین ہما و شہ
 کے کاسی جیج بھی عجیب النفع ہے اور ہر سیاہان بھی اور کیمی غاریون لو کا ایک متعال نذ و تہا طول سے مرگ کر کے استعمال کر کے
 مین تریاق عجیب النفع اور مری لیک ایک در ہم فلفل ڈیرہ در ہم کھوئی پانچ در ہم جھٹیا نا مین در ہم سہلہ مین در ہم شہادہ

ہر چیز سے محزون کرین مقدار شربت بہرہ مطبوخ جدید کے۔ ایضاً دوا الطین بھی بہت نافع ہے جس سے آسکایہ جو جب الفار و دوقال
کھل مخوم دو مثقال یا لیس ہر روزیت کے استعمال کرین اور مقدار شربت ایک سینہ قویں کو تینہ ماہ العسل میں۔ ایضاً تریاق طبع
ہر تین مہینوں کے واسطے اور شربتات میں سے فلفل، سن درہم سنبل الطیب و درہم زراہ، زدنوبیل، شیخ خاں ہر ایک سے ایک درہم عذوق
سے محزون کرین اور دو عویض میں چالیس روز تک رعین اور ہر روز ایک ہاتھ سے زمین اور جب خشکی پیدا ہو آسمین تری داہل کرین اور
تراج پکڑ لے اور طیار ہوش کے لیدہ ہر آہ اب گہرے کے استعمال کرین۔ بعض لوگ مٹی میں گدو اسے مذکورہ طور سے مرہ کے لگا کر
بیاڑے تیب بھی نافع ہو اور طبع نجات نہری کا اور خون بخود کا اور قہ مملوح یہ جی دوا ہر ایک قسم کے فشر کو نافع ہو کبھی قہ مزاج زبرد ہر ایک
دور سے خشکی نازاوند ہر برج ہر واحد ایک درہمی فلفل سفید مرئی لغت و درہمی شہد میں محزون کرین مقدار شربت لغت یا قلاس
رومیہ کے شراب میں داخل کر کے۔ ایضاً خشکی نازاوند دور سے فلفل سداب ہر واحد دو درہم شہد میں محزون کرین اور کل مقدار ایک
ہی شربت ہے۔ ایضاً حما صاحب بلساں ہر واحد نیم درہمی تخم چرخ کندنا ہر واحد ایک درہمی زراہ و شیخ انجیدان سیاہ ہر ایک ایک
درہمی کے مرئی زعفران ہر ایک ایک درہمی طین ہر چار درہمی شہد گت گرفتہ میں محزون کرین اور مقدار شربت لغت یا قلاس کے۔ ایضاً
صاحب بلساں زوناسے خشک پز زلف تبری بظیف سیاہ اور سیاہ دار فلفل چ تری انیسون فطر سا لیدوں سا روں کون کرمانی پز زلف
ہر واحد چار درہم سنبل فلاح انہر ہر ایک سے چھہ جز شہد میں محزون کرین اور مقدار شربت لغت یا قلاس سے رومی طلمایوں کا بیسان
چانو روں کے کاٹنے کے مقام سے جو دوائیں الیہ طلا کے لگائی جاتی ہیں ان میں سے فقط انیس و اور فقط ازرق اور قوم خام خواہ او بالا
ہو اور چون زرد میں خواہ چند میدک سے خواہ زیت کے خواہ اب گندنا سمین پانی کا لگا دو تو ہوا ہو اور خویش نہری بہت اچھی طرح جذب
کرتی ہے اور کرت ہوا ہول کے خواہ دجاج خیسے مرغی اور مرغ جو زندہ پیدا نکجا جا کر کے تمام سبع ہر پختا کرین اور ساخت بساعت
پہنشتے زمین سیک قوم کا یہ قول ہو کہ دجاج میں کریم بہت زیادہ ہوتی ہے اسیدو سے نانا اگر مرغ مسلم کھل جائے اسکے پت میں
کھل جاتا ہے اور رنگ اور شکر زرد بھی پانی ہو جائے میں اور شاید یہ اثر اسکے پو میں ہوا اور شکر میں ہے اور کبھی یہ اثر نہ ہو مگر
مناوات کے نمک اور کرک اور طبع کا و یا تمام اور برگ خشکی خیسے وہ گھاس جسکا نام قطنی اور خاکستر اور مرکہ خونا خاکستر ہے پخت
اور جب انکو زرد خضہ متا امتیاس اور وقت اور نمک دونوں لپکا کر یہ بھی اٹیا کتنے میں کہ مناد قوم اور طبع اور بکری کی بگلی ہے
جانور کے کاٹنے سے نافع ہو ماسے مار گزیدہ کے زہر کو اور جونا اور شہد اور زیت کا لپسہ جمع اقسام سبع کو مفید ہے حتی کہ کراک
کو بھی نافع ہے۔ ایضاً خردل اور بورہ اور جی آب صابون خواہ فطران میں سیکر طلا کرین یا زفت ہر ایک کے چکا کر طلا کرین
۔ زیت کو جوش دیکر اگر مقام سبع پڑا لین بہت مفید ہو مگر سائب کے کاٹنے ہوشے کے زخم میں بھی اسکا ڈالنا مفید ہے
اور یہ علاج ارباب مصر کے اچھا د سے ہو اور یہ ایک قسم کا داغ لگانا ہے اور بہت عمدہ طریقہ ہے پستانہ زشتی ہر اور سوچی
کے اور ہر چ جو نمک سے بنایا جائے اور ہر ہم فطرون کا کھولہ طولات جدید کے آب دویاسے شور خواہ تمام ہر ایک کا
اور طبع مویشی زندہ کا اور طبع نیولے کا بھی مفید ہے ایسے طلاؤں کا بیان جسکے بدن میں لگاتے سے ہوا اس ہاں اسکیر
اسن تاثیر کی جتنی ذرا لین مذکور ہوئی ہیں ان میں سے خرگوش کا بھی ہر اور غل خمر اور زیت ہوا وسیع کو جب زیت میں
لکولین خواہ زیت میں برگ مشورہ زما زہر کوفت یا قحاح سرد خواہ حب سرد اور اسطرچ رنگ پنجگت زیت میں انیسوم مرغ انجید

اور فتنی آورد تو باجب لبسان اور بیخ حرمت اور یہ سب چیزیں ہمراہ تربیت سکھاستعمال کرنی چاہئیں اور چند کتابت بھی انہیں فیصل بین
مشلاہج انجید ان سیاہ اور فلعک سازج تازہ اور حب سرخ ہر واحد ایک جزو بیخ نیز روح نصفت جزو حب لبسان قرمانا ہر واحد میں
جزو کو کر زیت بین پختہ کریں اور اس قدر لکھائیں کہ اسکا توام پیدا ہو جائے اسکا گارڈا جیسا پچال کو تیر کا ہوتا ہے اور اعداد ان بدن پر طلا کریں
ایضا خشتی دور دم جب لبسان بزرگ بیخ ہر واحد لصفک درجی سرکہ اور زیت میں ملا کر طلا کریں۔ ایضا۔ فناع صند پر ایک جزو
بیخ ہر فرج دو جزو نیز ایضاً بین جزو سب کو زیت میں ملا کر طلا کریں اور اس دو اسے دھونی بھی دیکھتے ہیں۔ ایضا۔ حب سرخ دور جزو
میدہ جزو واحد سب کو ملا کر دوغن میں طلا کریں اور دوغن تربیت کا طلا کرنا پشہ کو بیگنا تاپی طور ہوا ہر بال کلیہ مکان کو ایسی چیزوں سے
چھڑکین جنھیں ہم آئندہ بیان کریں گے اور پھلنے کی بھی وہی چیزیں درکار ہیں اور حجرے مکان کے اور کونے میں وہی چیزیں
نیز میں جنھیں ہم ذکر کرتے ہیں دھونی کے بیان میں خواہ اور ترکیبات میں اور ان سب تداریس سے یہ فائدہ ہوتا ہے کہ ہوا میں
پھیلنے پائیں اور اس مکان کی بو سے دور دریا گا کریں دھونی کرنے کی چیزیں جیسے انار کی لٹری کا دھوان کہ اس سے بھی
ہوا میں دور ہیا گئے ہیں اسی طرست بیخ سوسن کا دھوان اور شاخا سے تازہ درخت انار کا دھوان اس فائدہ میں عجیب
الائتر ہی اسی طرح قنہ اور سببکہ اور افلاط اور حوافر اور شعور اور مثل اور کینج اور خلطیت اور ورق غار اور حب الفار اور
نودج اور شیخ اور اسی کافریش کرنا اور نظرن کافریش اور حیدہ کا اور دھونی جنکاشت کی اور اسی کافریش کرنا اسلیط حوت باجلی
کی دھونی اور قوش اسی طرح خاکستہ دخت صنوبر کی خصوصاً ہمراہ قنہ کے اور اگر دھونی ایفون اور کلونجی اور قنہ اور بارہ سنگھ اور کتر
اور کبری کے سمر کی نیلگر سنگھائیں سانپ اور اقسام ہوا میں سب کے سب بجاگ جائیں۔ ایضا میدہ ابارہ سنگھ اور کلونجی اور حیدہ
خواہ سلاجیت کے ہر واحد ایک جزو موسے کو سپند اور سمر اسکا ایک جزو قرص نیلگر دھونی دین اور قوش کو اس سے نیکر
یہی مفید ہے دوسرا نسخہ قرمانا بیخ انجیدان سیاہ اور میدہ ہر واحد ایک اوقیہ پوست بیفہ نعام سینے شتر مرغ کلوی تخم حبل ہر
دو اوقیہ الفار بگ سر اور صنوبر اور کلونجی اور نیز ایضاً ہر واحد ایک درجی پوست بیخ سرخ ایک درجی موسے کو سپند تین
درجی نودج دو درجی موسیائی خواہ سلاجیت چار درجی سب کو ملا کر دھونی دین اور آگ انکور کی لٹری کی دھونی کے واسطے
اعتبار کریں اسکی دھونی سے امان ہر طرح کا حاصل ہو چکھانے کی چیزوں میں سے ایک یہ بھی دوا ہو چکے چکھانے سے اکثر ہوا
جائے تین سببتر اور جن اور نیکاشت ہر واحد ایک جزو کر اسکو گرم قرمانا اور بجاگ کے سنگھان اور شیخ کا بھی حال ہو اور خلطیت
کی بھی ہی خاصیت ہو اور غار کا فائدہ عجیب ہی اسی طرح اگر کسی مجلس کے گہرا خواہ اللالو لکھائیں یا راکھ اس طرح اگر مجلس کے بچھائیں جیسے
کپڑے کا حلقہ کسی مکان کے گرد بنا تے ہیں۔ ایضا تہمت سے چلانے اور قد بیل کے روشن کرنے سے بھی خوا بجاگ کے دور اور الگ
ہٹ کر یہ بھی ایک طریقہ ہوا میں کے دور کرنے کا ہو اسلیط کہ ہوا میں اور حشرات روشنی کی طوف دور جاتے ہیں اور اسی جگہ جا کر جمع ہوتے
ہیں۔ ایضا فلق اور مویکا پالنا اور گھردن میں ان جانوروں کا رکھنا بھی حشرات اور ہوا میں کے بچھانے میں عین ہوتا ہے اور بیضا بیات
اور ابابیل اور قنقد اور نیو سے وغیرہ کا جو با لذات ہوا میں سے عداوت رکھتے ہیں اور جن پر اثر ہوا میں کا نہیں ہو چکا ہے ایسی چیزوں کا
کھڑکنا بھی ذریعہ امان حشرات اور ہوا میں کا ہو سکتا ہے اسلیط کہ اولاً تو ہوا میں کے خوف سے گریزان رہتے ہیں اور شاڈو نادر جنھیں اگر
احل آئے ہیں جانور آگ کو قتل کر ڈالتے ہیں اطبا کہتے ہیں جو نقص تو شہ دان نامور کا سب کر اپنے پاس رکھے سانپ اسکے گرد

تجربہ کجا اس طرح جو حسن اسکا اپنا کھیندے لیکن یہ بات جس شخص سے کہی جا رہی ہے اسکا چند ان اعتبار اور ذوق نہیں جو دندہ جانوں کے باباگ کر شریالی خبر میں کہتے ہیں کہ خرفق کے گھلانے سے قتل ہونے اور کبھی کا اور خافق القم کے گھلانے سے لیتے جیتا اور تانیق اندھ سے بچا اور تھا اور شخال اور بلا امرغ سے لو تری اور کیز سے اور برگ آزاد دھنے نام بہا تم قتل کیے بائے میں سانس کے بھگانے کی تدبیر بارہ چٹھا کا سلکٹ آسکی و صونی سے سانس بھاگ جانا ہا اور کبر سے کی گھری اور بیخ سرین اور عا نور قور باہر کریت کی اور صونی سے بھی ہی کینیت ہوتی ہے جو شخص اپنے بدن میں لوٹ جیرو ایک قسم کی گھاس پھوس کے خواہ ملے اس کا جھسارہ یا جو شانہ وہ نہیں لگائے اسے سانس نہیں کا شایہ اور کسی مقام کو نوشا در حملوں سے بچ کر کس اٹل جگہ سے بھی سانس بھاگ جانا ہا اور وحول سے سانس پر جانا ہا اور جس راہ سے سانس کی آمد و رفت معلوم ہوا کر دیان راہی کو پیدل دیں ہرگز نہ اور ہرگز نہ چٹھا کا اور تمام گھس کے ہر گھس کو تھوک خصوصاً اگر اس کا لہرے ہو تو میں نوشا در رکھ لے سانس کو قتل کرنا ہا بچھو کے مارنے اور بھگانے کی تدبیر جو صاحب مزاج نہ ہو اور کچھو پر چوک دے تو مار جانا ہا اور طول میں چوک کی ہوتی ہوئی کا عرق جب کچھو پر کرے اور اسطرح ہولی کے پے نہ صرف اسطرح یا دروج کا بھی ہی اثر ہی بخور جو اخراج عتقارب کرتی ہے مید اور ذوق اور ذوق بھگنی بیگنی عیون کے قریب کی چوٹی سب خراج مزین لیکر پیلے تریب کو گھیلنا میں آسکے اور وہ کو مخلوط کریں اور کچھو کے سوراخ کے قریب و صونی دین باہر نکال دیکھا اگر کوئی ہولی کچھو کے سوراخ میں نہیں آسے جرات باہر نکلنے کی ہونگی اور جو کچھو کو اگر دھنی کی طرح سونگھا میں آسی کی پوسے اور ہر تریب کی اور بھی ہی اثر پیدا کرتی ہے جو مخلوق کے بھگانے کی تدبیر اگر شبانہ و جنٹل کا مکان میں چھو لکین سب مرجائیں اور وہاں جانین اسطرح جو شانہ و خروب کا اور اسطرح جو شانہ و طین کا اطلبہ کیتے ہیں کہ اگر کبر سے کا خون کسی کرے میں عیون سب کھنوں و دین جمع ہو جائیں گے پس اسنی تدبیر سے سب کو بھگا کر کے دھنی سے قتل کریں اسطرح جب لکری پر سہا کی چوٹی ملی ہو تو بھی سب کھنوں جمع ہو جاتے ہیں اور راہ کبریت اور کبر کی پتی سے بھی بھاگ جاتے ہیں ہماریے ملک میں ایک گھاس ہوا اسکا نام انکاوان لیتے شیشہ اور خیشہ جو حقیقت سے کچھو لوان پر کھین کھنوں میں جو جاتے ہیں اور ان میں بھدہر پیدا ہوتی اور پھر زندہ نہیں رہتے پس وہاں کچھو کے بھگانے کی تدبیر لکھنی میں زیادہ جو بھنو پر کو سلکٹ میں خواہ فلقہ پس کہ خواہ کلو تری لو سلکٹ میں اور بہتر یہ ہو کہ سب کو بھگا کر کے سلکٹ میں اسطرح خشک آس اور کبریت اور قتل اور شہ کہ منبتہ جسکا نام تو لون ہوا اور اختا و بقر اور حیل ان سب کی دھنی دین اور کچھو لے پر کھین اور لوق اسد و جو زمرہ کا استعمال کریں اگر مکان کو طین اصل زمین سے چھو لکین نفع کر بگا یا طین کو کا یا جو شانہ و حیل یا جو شانہ و آختہ میں خواہ جو شانہ و سداب نیوٹے کے بھگانے کی تدبیر یہ ہو کہ سداب کی پوسہ بھاگ جاتا ہی جو پوسے کا بھگانا اور مار ڈالنا آسکی تدبیر یہ ہو کہ مراد سنگہ اور خرفق سے مر جانا ہا۔ ایسا خرفق اور زہرا بیخ اسطرح بیخ کر تب بھی آسکی قائل ہو۔ اور شبانہ محمدید اور زعفران محمدید اور بصل الفار اور سک سے اگر زہر جو ہے کی گھاس کھا کر کسی گھس میں ڈال دین خواہ مویش ہر گھس کو کر کے یا آسکی ذمہ کٹ کر چھو میں جب بھی بھاگ جاتا ہی لیکن گھال او دھیر کے ڈالنا بہت اچھا ہے بعض لوگ یہ بھی کہتے ہیں کہ لکب ہوا کو ذور سے سے صوف وغیرہ کے پانوں میں باندھ کر اگر کسی گھس میں چھوٹے جتنے جو ہے آس گھس میں ہیں سب بھاگ جائیں گے اور سبھ اس میں تردد ہو کر چھو تری کے بھگانے کی تدبیر حیوانی کے سوراخ پر اگر قظران کو رکھیں بھاگ جائے گی اسطرح مقناطیں اور تلخ گاو سے لورا اسطرح زفت اور

اور چونکہ وہ مونی کے کہ اس کا نام اس کے دعوین سے بھی بجاگ جانی کی کہی سے بھگائے کی تدبیر ہر حال کو دودھ میں ملا کر
 رکھیں اسکے پینے سے گھمیان مرنانی ہوں اور ہر حال تک دعوین سے بھی اور کندک دعوین سے اور بیخ خرق پیاہ سے بھی مرنانی
 ہوں شہد کی بھی اور بقیہ تیرہ کے بھگائے کی تدبیر کندک کے دعوین سے اور بس سے بجاگ جانی جو اور جو شخص اپنے پد نہیں
 خطمی کا مفاہدہ لگائے اسکے پاس نہیں جانی جو خواہ غصہ اور خمازی اور زیت کو لے لیکر کھسے کے بھگائے کی تدبیر بنا مرقول
 اور اب تجربہ کے پینار کی دعوئی سے اور غصہ مایرگ چناؤ کے دعوین سے بجاگ جانا بھی دیکھ کے بھگائے کی تدبیر
 جس کو کھنڈی کا آشیانہ ہو خواہ اور سیطرہ رہتا ہو یاں دیکھ نہیں مٹی جو اور بقیہ اور درخین اعصاب سے بہ ہر اور اسکے پر کی دیکھ
 کو قتل کرنی جو عیسایہ اہل تجربہ کتبہ میں موسس کے نکالنے کی تدبیر کڑوں میں جو کھرا لکت ہی اگر افسقین کھسے میں رکھیں
 نو کھرا لگے گا سیطرہ خود بخود اور سیطرہ پوست تریج کا بھی فائدہ ہے اقسام سانپ کے جو لوگ سانپ کو کھیتے ہیں ان کا
 تہن ہی جو کہ سانپوں کا حال اور انکے طیارے سے خوب واقف ہوئے ہیں انھوں نے سانپ کی تہن میں کی ہیں لگائے وہ قسم کے کھنڈ
 حدت زیادہ ہو اور بعد کاٹنے کے تین گھنٹے سے زیادہ مہلت نہیں جتا ہے اسکے کاٹنے کا کچھ علاج نہیں ہے اور اسی میں اہم پانچے بجاگ
 اور اصلاحات داخل ہوں اور زمین سوار سے غصہ کے کاٹنے کے اور کچھ دفعہ نہیں ہے جو خواہ بہت گہرا داغ لگانا ہیں جو اندر تک ہو سچ بجاگ
 اور سمیت کو جلا دے اور بجاگ سمیت کے پھیلنے کی تنگ کر دے کبھی اسکے علاج میں بعد اس تدبیر مذکورہ والا لگائے
 خوب پیٹ بھر کے کھلا کر ڈالنے میں اسکے بعد حاجات اور قسم کے کر تے ہیں اور اگر سانپ گزروں اور زیادہ سمیت آسمین
 نقطہ تیش مقام لسع کی کافی ہوتی ہے اسکے بعد اور سب علاج مشترک سے تدبیر کرتے ہیں دوسری قسم سانپ کی ضعیف الاثر
 جو اور کتر اسکے کاٹنے سے موت واقع ہوتی ہے اور تیسری قسم درمیانی ہے کہ تین روز یا سات روز تک اطبا کہتے ہیں کہ جنگی آندو یا
 خواہ اور پورے بڑے سانپ پھوٹا اور زیادہ رڈی سمیت ہوتے ہیں انکا علاج فقط اسی حکم کیا جاتا ہے جو ان کاٹنے سے بجاگ
 اور سمیت کے لحاظ سے تریاتی علاج نہیں کیا جاتا ہے اہل تجربہ نے کہا ہے کہ پہلا طبقہ جو شہید الردا ہے اسکے بھی چند اقسام
 ہیں ایک قسم کا نام ملکہ ہے اور یونانی میں سے باسلیقوس کہتے ہیں اسکی سمیت کا یہ حال ہے کہ جسکی طرف دیکھے خواہ جو شخص اسکی آواز
 سے فرار ہو جائے اسکے قسم وہ ہے جسکا نام حفاظ ہے اسکا رنگ مشابہ حفاظ یعنی شہرہ کے ہونا ہے اور طول میں قریب ایک
 ذراع کے ہونا ہے اور گھنٹے سے پہلے قتل کرنا ہے خواہ وہ سانپ جسکا نام اسقلیس ہوتا ہے اسکی جلد ظاہری نہایت تیز
 خشک اور کھری ہوتی ہے اور لانا تین ہاتھ سے پانچ ہاتھ تک ہونا ہے اور رنگ اسکا خاکستری خواہ مائل زردی ہونا ہے انکھین اسکی
 زیادہ چمکتی ہوتی ہوتی ہیں اور دو گھنٹے سے تیس گھنٹے تک قتل کرنا ہے اور پانچین اقسام میں سے ایک وہ بھی سانپ ہے جسکا نام براق ہے
 اسکو قتل کر کے اپنے گت دہن کو تھوکے اور دانت کو ایک دوسرے سے جوں کر لیاں دہن کو کسی شخص پر ڈالے اور جس کو یہ
 تھوک پڑتا ہے مر جاتا ہے خواہ جو شخص اسکے تھوک کی چوسے کسی قدر اسکے دماغ میں چوہ جاتی ہے وہ بھی مر جاتا ہے اور طول اسکا دو ہاتھ
 تک ہونا ہے اسکا رنگ بھی خاکستری مائل زردی ہونا ہے اور جسے کاٹا ہے وہ بھی مر جاتا ہے قبل از آنکہ مقام لسع میں درد پیدا ہو یاں
 اقسام کا ذکر کتب طبیہ میں اس غرض سے نہیں کرتے ہیں کہ انکے علاج کی کوئی تدبیر مان ہو اور انکے کاٹنے سے بچنے کے لیے امید
 ہونا یہ غرض ضرور ہوتی ہے کہ ان اقسام کی شناخت ہر شخص کو ہو جائے کہ اس سے احتراز کرے۔ اور شاید کبھی وہ علاج چاہو

مذکورہ ہوا پر مشافذہ زیادہ مضر بھی ہو جاوے۔ مضموعہ یعنی جو سانپ کو دنگا اور فی الغرہ مملک ہو اسکے بھی چند اقسام ہیں اور حدود مضرین
بگرت ہوتے ہیں اور کبھی بعض اقسام میں زیادتی لطیفہ رخ اور سبکیک کے ہوتی ہیں اور رنگ اسکے مختلف ہوتے ہیں سپید اور سرخ
اور آستھر اور سلیہ اور خاکستری اور کبھی خلقت اسکی سانپ کی سی ہوتی ہے اور کبھی بعض اقسام کے واسطے دماغہ مثل منہاں بیٹے
قیضہ سپیکے ہوتے ہیں سارڈہ جو قافل میں فی الحال وہ بھی اسی طبقہ میں داخل ہیں اور دوسرے طبقہ افغانی وغیرہ کا بھی مختلف
ہوتا ہے۔ بعض افغانی سے افغانی اسلیہ جو سگے میں اور بعض افغانی یوٹیلے یعنی لشکر بلوٹا اور بعض افغانی معطہ یعنی پیاس لگاتے
واسے ہوتے ہیں اور کبھی است سے است اس طبقہ میں ہیں جسکا ہم جان کینیکے بھی سانپوں کو اختلاف بھی عارض ہوتا ہے اور
کمان فوج میں اختلاف نہیں ہوتا مگر بلکہ باوجودیکہ وہ ایک ہی قسم کے ہوتے ہیں پھر بھی اور طرح کا اختلاف پیدا ہوتا ہے جو جب نزدیک
کا اختلاف ہوتا ہے تو زمین دانت کم ہوتے ہیں اور زہر زیادہ اور تیز ہوتا ہے اور بعض سپر سے گی یہ واسے جو مادہ ہی زیادہ ہری ہے
کراسکے دانت زیادہ ہیں اور بلوطا حرا اور کمن کے بھی اختلاف ہوتا ہے جو ان سانپ نسبت کمن کے زیادہ ہر او اور بظرف خاست
کے بھی اختلاف پیدا ہوتا ہے اسلیہ کہ کڑا سانپ زیادہ ہر او سمیت چھوٹے سگے اگر وہ ایک ہی قسم کے دو نون ہوں اور
بظرف مکان اور جاسے سکونت کے بھی اختلاف پیدا ہوتا ہے مثلاً جو سانپ ٹیلے اور ہر ارون پر رہتے ہیں انکی سمیت زیادہ ہو یہ نسبت انکے
ہر دو بیگ اور تازی میں جو او پانچوں رہتے ہیں کبھی بظرف کولہ و سیری کے بھی سمیت میں سانپ کے اختلاف پیدا ہوتا ہے جو کھانسانپ زیادہ ہر او
اور تازی نسبت سیر کے بھی بظرف انفصالات نفسانی کے اختلاف ہوتا ہے جیسے نعد در سانپ کی حالت خشک میں کات کھانے زیادہ ہر او
سمیت سگے کہ در سانپ توادہ آوی قسم کا وہ ہر او نڈن کات غلیظہ کے کٹے زمانہ اور فضول کی زادہ سے سمیت مختلف مقام پیدا ہوتا ہے
اسلیہ کہ گرمیوں کی فصل میں سمیت زیادہ ہوتی ہے نسبت جازون کے۔ یہ بھی کہتے ہیں کہ ایک ہی قسم کا سانپ جو زیادہ لائنا اور
موتا ہوا اسکی سمیت زیادہ ہوتی ہے بعض لوگوں کو گمان فاسد اسباب ہا ہے کہ سانپ کا زہر بارہر چھیلے انیون وغیرہ حالاکہ یہ
گمان بعض غلط ہے اور جو سردی مار گزیدہ کو لاحق ہوتی ہے اسکی وجہ یہ ہے کہ حار غری یعنی روح یویدہ مقادرات اور خلقت کا زہر سگے
نوت ہوجاتی ہے اور اسی کے بقا سے حرارت بدن میں ہر اوند العید فناء حرارت غری کی ہے اور سردی محسوس ہوتی ہے حار غری
کے انتشار سے تمام بدن میں حرارت بھلتی ہے اور جب یہ حرارت بدن میں نہ رہے اور قلب میں سیقند حقیقت گرمی رہے تو ہر او نڈن
کا طرف بدن میں وہ حرارت پھیلے بعض لوگ کہتے ہیں کہ خاص اصلہ جو ایک قسم سانپ کی ہے اور بعض کا زہر بارہر او اور دھلے خون
کو جمع کر دیتا ہے اور توجہ ہوجاتا ہے اور اسلیطرح سے بخند بھی ہے۔ یہ بھی قول درست نہیں ہے ان چونکہ یہ زہر تحلیل روح غری کی کہ تازی
اور اسکی موت پیدا کرتا ہے اور اجتماع اور خون کا عارض ہوتا ہے اور اس دعوی پر یہ دلیل ہے کہ جو حیوان سرد مزاج کا ہے فصلستان
میں وہ مر جاتا ہے اور جبکہ فراج گرم ہو اسکی حرارت اور حدت زیادہ ہوتی ہے وہی دلیل ان لوگوں کی ہے جو اصلہ کے فراج کو بارہر
کہتے ہیں اور جو کوئی گیون نہ ہو اور کسیا ہی عالیقدر کیون نہ ہو میر سے نزدیک یہ دلیل ہرگز صحیح نہیں ہے اور نہ یہ دعوی سے حشرات
صغرا یعنی چھوٹے حیوانے حشرات میں درست ہے لیکن جو حیوانات کبیر الخجین انہیں اسکا سیدقت ظہور کی دیکھو تو نور کو کہ اگرچہ
اسکا فراج گرم ہو لیکن جانوں میں مرعانی ہوا اور ان میں جس حرکت باقی نہیں رہتی ہے شاید سانپ جانوں کی فصل میں اگرچہ فراج
اسکا گرم ہو اور پھر حرکت نہیں کرتا ہوا اسکی وجہ یہی ہو کہ چونکہ اسکے فراج طبعی سے اس فصل کا فراج مخالفت ہوا اور احوال دوسرے

جو اسے عارض ہوتے ہیں یا سلیقہ قوس کے کاٹنے کا بیان اور یہ پہلی قسم ہے مہم کی لینے بجا کر اور خرمانا کی بھی یہی قسم ہے اور کچھ
 یہ دریافت نہیں ہے کہ خرمانا اور مہم ایک ہی قسم سے ہیں یا اقلین کچھ فرق ہے ایک تو مہم کے کہا ہے کہ اسکا نام ملکا اسوا سبط رکھا ہوا ہے
 اس پر ایک چوٹی ناچ کی صورت پر ہوتی ہے اور وہ باشت سے لیکر تین باشت تک لگائی ہوتی ہے اور اسکا پتلنا زیادہ ہوتا ہے اور
 آگے میں اسکی دونوں سرخ ہوتی ہیں رنگ اسکا سیاہی اور زردی مائل ہوتا ہے جو حیر اسکے بدن سے ملتی ہے اور سے جلا دیتا ہے اور
 اور جان رہتا ہے اس جگہ کھاس فرخہ نہیں لگتی ہے اگر کوئی پرندہ اسکے سولہ کے اوپر سے اڑ کر نکلتا چاہے گزیرتا ہے اور ہلاک ہو جاتا ہے
 اور جو جوان اسکی چاب پاتا ہے جو کھا جاتا ہے اور اگر کسین اسکے نزدیک کوئی جانور پہنچ جاتا ہے سن ہو کر رہ جاتا ہے اور اسکے صفی اور
 اور آدکے سے ایک تیر کے پٹے تک جو آدمی خواہ جانور سے مر جاتا ہے اور جس شخص پر دروسے اسکی تاکھ کا اثر پہنچے وہ بھی
 مر جاتا ہے اور اتنی تیزی اس میں ہے کہ جو شخص اسکی طرف دیکھے وہ بھی مر جاتا ہے جیسے یہ سانپ کاٹھے اسکا بدن پگھل جاتا ہے اور پھول
 گر مہدی اور بانی بدو اسکے بدن سے جاری ہوتا ہے اور بعد ازاں مر جاتا ہے اور جو اس میت کے قریب جاسے وہ بھی مر جاتا
 ہے اور کتر اسکے جو ارا اور قریب کے ضرر سے نجات پاتا ہے۔ بان اگر کسی خصما اور چھڑی وغیرہ سے اسکو ہٹائے خواہ چھوئے آئے
 کہ حضرت پھوٹی ہے اور یہی مشاہدہ میں آیا ہے کہ ایک سوار نے اپنے نیزہ سے اس سانپ کو مسم کیا سوار مع گھوڑے کے گیا
 اور گھوڑے کی تھوڑی میں اسنے کانٹا گھوڑا اور سوار دونوں مر گئے یہ سانپ ملا دیک اور لوہے میں اکثر یہ ہوتا ہے علامت ملکہ یا
 بجا گیا سانپ کے کاٹنے کی آدمی خود بخود بدون کسی سبب ظاہر کے مر جاتے خصوصاً اگر ایسی جگہ پر مرے جہاں میں سانپ کے
 بیٹنے کا قین ہوا ہے اور ہرگز اسکے کاٹنے کا علاج نہیں ہے حرمان کا بیان حرمان کا ذکر بیٹنے کیا ہے اور کہا ہے آدکے عفات قریب
 اور صاف ملکہ کے ہیں کہ وہ سیدھا امین چلنا اور فقط کاٹنے کے ذریعہ سے وہ مثل نہیں کرتا ہے بلکہ دیکھتے اور صغیر کے سنانے
 سے بھی قتل کرتا ہے اور جس حیوان کو یہ سانپ کاٹتا ہے اسکا گوشت مہرہ ہو کر رہ جاتا ہے اور مر جاتا ہے اور جو حیوان اسکے قریب
 جاتا ہے وہ ہلاک ہوتا ہے لیکن اگر باب تجربے اسکے خلاف قدامت کے لکھا ہے اور لگان کیا ہے کہ ایک ذراع سے ڈیڑھ ذراع
 تک لائیا ہوتا ہے اور یہ بھی کہا ہے کہ حرمان کے کاٹنے ہوئے کوئی علاج نفع نہیں کرتا ہے اور سیدھ وجود نفع کہنی ہے وہ بھی جو کہ
 شخص اس دو درم تک اور چند بیہوشی سے سیدھ وہ بھی مفید ہے اسکا مشاہدہ ایک قوم نے کیا ہے علامات کاٹنے اس
 سانپ کے جبکا نام خطاف ہے اور یہ سانپ مہم کی قسم میں ہے جسکو یہ سانپ کاٹتا ہے اسے سبکی اور تیر لون
 اور خرد اور پردہ اعضا اور سیات اور لکڑی کا بند ہونا اور شدت احتقان بھی اسکو بالخصوص عارض ہوتا ہے اور دردی بہت
 زیادہ ہوتا ہے اور علاج اس شخص کا وہی ہے جو علاج بجا کر کا ہے اور اسے ہم بیان کر چکے ہیں علامات اس سانپ کے
 کاٹنے کے جبکا نام اسقیوس ہے اور یہ بھی بجا کر کی قسم میں ہے یہ سانپ جیسے کاٹھے اسپر وہی اعتراض طاری ہوتا
 ہے جو خطاف نامی سانپ کے کاٹنے سے پیدا ہوتے ہیں کہ رنگ اسکا تنغیر ہوتا ہے اور بدن میں سیدھا ہوتا ہے
 اور پھیلا زیادہ آتی ہے اور اعضا سے بدن سرد ہو جاتے ہیں اور بلکین بند ہو کر خشکی آئین پیدا ہوتی ہے علاج اسکا وہی
 ہے جو مہم کا علاج ہے مزاقہ اور اسقلیوس کے کاٹنے کا بیان جسکو یہ دونوں سانپ کاٹتے ہیں وہ شخص میں و حرکت
 بحالت ملکوت مبتلا ہوتا ہے اور یہ کیفیت اسکی بعد ان احوال کے ہوتی ہے جو اسپتیوس کے باب میں ذکر ہوئے ہیں

اور جانی پیسے در پیسے اور انگوٹھوں کے تیر تھونے کی نوبت پہنچتی ہو اور گردن ایشیے لگتی ہو اور گردن پیدا ہوتا ہو تو اس کا انتظام بالکل باطل ہو جا
ہی اور درد کا احساس اسے نہیں ہوتا ہو اور بھی ابتدا میں ایسا درد جس سے میڈیا ہو محسوس ہوتا ہو جو اسکے پاس موجود
ہوتا ہو اسے معلوم ہوتا ہو کہ اپنی اور بھی خلق میں ذات ہو تاکہ یہ جو جیسا ہے اور بعض ارباب سحر کرنے سے ذکر کیا ہو کہ سفلہ صول یا سائرہ کرنا کر رہ
نہو کہ اسے اب مجھے پہنچائی معلوم نہیں ہونے کی قسم وہی جو سبک میں اور ذکر کر چکا ہوں یا انہی سے دو سری قسم ہی اور بعض اوقات کسی قسم میں
لیکن اس سحر کے کرنے سے بھی ذکر کیا ہو کہ اسکے کاشے کا مقام اس قدر ہوتا ہو کہ جیسے سوئی اچھیلے گی اور اسے علیک اور مہم نہی ہو اور وہ ہلکا ہوا
ساخون سیاہ اس سے ہوتا ہو اور خشا وہ چشم علی اس شخص کو ناراض ہوتا ہو جس کو یہ کاٹسا اور اوچھا اور مہم معدہ میں درد پہلے پیدا ہوتا ہ
اسکے بعد تعین بلور سیات پیدا ہوتا ہو اور ایک روز کی تسائی لینے چھتیا آٹھ گھنٹے سے زیادہ زندہ نہیں رہتا ہے اور علاج
اسکا وہی ہو جو صمک کا علاج مذکور ہو اس قدر کہ کامیان ہی بھی صمک کی ایک قسم میں طول میں ایک ذراع سے لیکر دو ذراع تک ماکھنا ہ
اسکے سر پر دو بلندی کی مثل دو سینٹھ کی ہوتی ہو اور اسکے بدن کا رنگ مثل رنگ کے ہوتا ہو اور اسکے پیٹ پر فلوس خشک
ہو جت ہونے میں چلنے وقت آواز کھڑکھڑائی پیدا ہوتی ہو اور ذات اسکے برابر اور بڑھے ہوتے ہیں تیر چھ نہیں ہوتے اور اکثر
ریگستان میں پیدا ہوتا ہو ایک قوم نے کہا ہو اس میں ایک قسم وہ بھی ہو جسے قصیر کہتے ہیں اور قصیر کہتے ہیں وہ یہ ہو کہ اسکے
قرن چوڑے ہوتے ہیں اور چوڑے ہونے کی وجہ یہ ہو کہ کسب قدر ٹوٹ کر جاتے ہیں اور اسکے بھی چند قسم میں چھوٹے اور
صغیر اور دونوں طرف کے چترے اسکے چترے سے ہوتے ہیں اور اسی وجہ سے اسے لیا نیز بھی کہتے ہیں علامت اسکے کانٹے
کی ایسی چیزیں تمام لمس پر ہوتی ہو جیسے سوئی کسی نہ گزرنے کی خواہ ایک نیل چوٹی کسی نے گاڑی ہو اور اگر کوئی گم ہی ہو اور نام بدن اسکا گردن
اور بیماری ہو جائے اور دونوں چوڑے مسج جاتے ہیں اور دورانِ ذلالت نصیر اور زہاب عقل پیدا ہوتی ہو علاج اسکا بھی
صمک کا علاج ہو اور خاص علاج اسکا یہ ہو کہ کھنجر تریب ہلکہ شرب کے پلایا جاسے اور مضمون اگر تیرہ دو ہلا کر کرانی جاسے ہیبت عمدہ
ہو اور تو ہو جائے کے بعد نیزہ ہندی اور صمک بھی مانع ہوتی ہے شرب پلا کر اور چند بیہ ستر ہلکہ شرب کے اور فوج سخی ہلکہ شرب
اور نون تریب کے عیب التذہن ہو اور کانٹے کی ہلکہ پر ناک آئیدہ ہلکہ شربان کے اور بیاز سرکہ میں کوٹا ہوا مانع ہو اس سانپ کا بیان
جس کا نامہ اور در میں اور گرد و سود و دوس ہے سانپ اگر بانی میں پایا جاسے اہل یونان اسکو اور دوس کہتے ہیں اور
اگر خشتی میں پایا جاسے اسکا نامہ کدو سود و دوس ہے اور اصلہ صمک سے یہ چھوٹا ہوتا ہو اور اس سے اسکی گردن بھی چوڑی ہوتی ہو اور
اسکا شراور ضرر بھی نسبت اسکے زیادہ ہوتا ہو اور وہ جان کا شہا جو اس جگہ درد شدہ پیدا ہوتا ہو اور التھاب اور سوزش بھی پھیلا
ہوتی ہو ابتدا زمان و مقام میں ہوتا ہو اور شرب جانا ہو اور جیسے کانٹے اسکو دوار اور فی دیو معقروای اور حرکت میں مستعمل اور نوبت
عارض ہوتا ہو اور اکثر اوقات تین گھنٹے کے اندر وہ شخص مر جاتا ہو اور تین گھنٹے سے زیادہ گزرنے نہیں پاتا سوار اگر لو کہ اسکے کوئی
قسم میں نہ ہو کہ ہوتا ہو کوئی شخص بچ جاسے خواہ اسوجہ سے کہ مسدع کا نزلج تیزی جو اسپر اکثر زیادہ نہیں ہوتا ہے بھی امر اض
ایسے لائق ہونگے کہ اسے اچھا ہرنا اسکا دشوار ہو گا علاج پہلے علاج عام سے معالجہ کرین اور خاص علاج اسکا ایک ہے جو کہ
السر و پاک کیا ہو اور ذیل لاس ہر ایک بوزنی یکے سمی ہلکہ مادہ العمل کے خواہ ہلکہ شرب کے استعمال کرین اسطرح زر اور نوند و
ہلکہ شرب یا ہلکہ سرکہ جبین پانی ملا ہو اسطرح عصارہ ہنتراسیوں بھی مفید ہو اور تمامہ چونہ اور زیتا اور خود سچ گوہی کا اور پوست

تبع لہذا و غیرہ تمام ایک ایک تیز خود سب کو طائر اور نیز خود جو مل کر گرین آدریں کا بیان میں آدریں کا ذکر اس مقام پر اس لحاظ سے کرتا ہے کہ ہر ایک شہرت کا ہرگز آدریں اور نیز میں کچھ فرق ہی زیادہ دونوں ایک قسم میں آدریں کا وجود اشتباہ کی بنا پر بلکہ شفاخ اور کا ہر ایک قسم ان دونوں لفظ میں ایسا ہوا ہے جیسے اور الفاظ یونانی میں اس طرح ہوا جاتا ہے۔ لیکن میں نے جس کتاب سے یہ مقام لکھا ہے اس کے مصنف نے اس کے کائنات کے چند اعضا اور بھی ذکر کیے ہیں اس مصنف نے کہا ہے کہ اس کے کائنات سے حیرت پیدا ہوتی ہے اور زخم چوڑا ہوتا ہے اور رنگ تیرہ ہوا جاتا ہے اور اس مقام سے رطوبت سیاہ بکثرت نکلتی ہے جو پدید آرتی ہے یعنی اور علاج ان لوگوں کا بہت دیر میں ہی ہوتا ہے اور علاج میں شکاری بھی واقع ہوتی ہے اور سب پر اس مقام میں کوئی اطمینان حاصل اور نظر کرے اور اس کی تحقیق کر کے لکھے تاکہ اشتباہ برطرف ہو جائے اور اس کی اصلی کیفیت کو پہچان لے اب ہم طبقہ ثانیہ کے طرف متقل ہو کر بیان کر سکتے ہیں اور جسے امور متعلق یہ ہے اس میں اطمینان شش و حایان کر کے کہہ سکتے ہیں یہاں تک کہ اس قسم افاعی اور اس کے احکام کا بدترین افاعی اور بدترین آدریں کی وہی قسم ہے جو نر ہو اور مادہ یہ نسبت نر کے اس قسم اور مادہ کا کائنات اس طرح پر دریا ہوا جاتا ہے کہ اگر وہ دانت سے زیادہ کائنات پر جائے اس طرف حد جس سے کائنات پر اور کائنات کے ساتھ ہی دونوں دانت خواہ کل دانتوں کے نشان سے خون برآمد ہوا اس کے بعد بعد یہ غالی نکلے اور بھی ابتدا میں صدید مانی نکلتا ہے جو پزرتی پزرتی ہوتا ہے اور رنگ بھی اسکا زہر کا ہوا جاتا ہے اور مقام سبع میں پیدا ہوتا ہے پھر وہ درد چلتا ہے اور حرکت ہوتا ہے بعد ازاں دم پیدا ہوتا ہے قریب موضع سبع کے اور پھر وہ میں نکلتی ہوتی ہے اور حاشا میں التھاب پیدا ہوتا ہے اور ماہر بدن میں آتپ پیدا ہوتی ہے کہ اس کے ہمراہ لڑیہ بھی ہوتا ہے اس کے بعد عشاء پینتا نکلتا ہے اس کے ہر ضا دون عارض ہوتا ہے اور رنگت مائل بہ لطف سبزی کے ہوا جاتی ہے اور در اور در اور توفیر نفس کا پہچان ہوتا ہے اور سانس میں گونا گویا اور بھی عارض ہوتی ہے اور بھی کبھی ڈنسی خلط مری کی ہوتی ہے اور عسر لہذا ہوتا ہے اور ہوسٹو اور سر بھاری ہوا جاتا ہے اور بیشتر رعاف بھی پیدا ہوتا ہے اور پیچ میں کسی قسم کا بوجھ پیدا ہوا ہے اور عرق بار پیدا ہوتا ہے اور بدن میں کبھی بہت زور سے اور بھی شمی پیدا ہوتی ہے اگر کوئی شخص اس صدمہ سے مر جاتا ہے وہ میں دن کے اندر ترنا ہوا دیکھی کوئی شخص سات روز تک بھی زندہ رہتا ہے علاج مار گزیدہ کا بطور قاعدہ کلی کے پہلے قواعد ششہ کا کمال ہونا کرنا چاہیے اس کے بعد قوی تر علاج یہی ہے کہ تریاق افاعی کا استعمال جلد کرین اور اگر تریاق مذکور کے استعمال میں تاخیر ہو گئی تریاق کا فاعل ممکن ہوتا ہے اور بھی ممکن نہیں ہوتا ہے اور اس طرح کا خیال کرنا کہ اگر اس کے تریاق خود الامم ہو جائیں گے تو سب زمین اسطرح کہ طبیعت یا ذن خالق تعالیٰ استعمال آلات کرنی ہے اور جو شوخ غریب ہے اور طبیعت بدنی سے خارج ہو اسے ممکن نہیں ہے کہ استعمال آلات کرے یا ان کی طبیعت اور امر غریب دونوں کا پہچان واقع ہو اس وقت شاید سیکندر زعمی بھی جو۔ اگر مار گزیدہ بہتر استعمال تو مہ لینے لیکن اور شراب کا کرین شاید جمع اقسام کے علاج سے مستغنی ہو جائے اسطرح کہ اثر اور اصل ہمراہ شراب اگر تو ہم بچے اطمینان ذکر کیا ہے کہ ایل لینے گوزن برشتہ اگر کھلا زمین فوراً مفید ہوتا ہے جو میل بھی ایسی دوا ہے جو سانپ کے کھٹنے سے نجات دیتی ہے اسطرح کہ جب اتوج کا خاص تریاق سانپ کے کھٹنے کا جو قوی الاثر تریاق ہے ایک ہے جو انیسویں گھنٹوں میں درہم نفل چار دھمی پوست زیادہ درج چند برشتہ سردا ایک دھمی نہ رلیہ طلا لینے دو شتاب کو مٹھو

تہیجوں کر میں مقدار شربت بعد ایک چوزہ کے - ایضاً - مرلی جندبہ سرد مطلق ذریعہ از حرم ایک ایک گرم شربت دو اوقیہ
 ملا کے ذریعہ سے تہیجوں کر میں - ایضاً - تخم خندوقی زراوند حرج سداب بری ماوردہ میں نہیں جو عیسیٰ بغلیں لوگوں سے بغلیں
 آمان کیا گیا ہے خود سداب کی ایک قسم خاص ہے جو واجب ہے کہ سبک بکثرت کھلائیں اور خصوصاً پانچ ماہ تک کہ اگر فقط اسی کے استعمال
 سے شفا حاصل ہوتی ہے اور ان میں دودھ کے تخمیناً اور بکثرت آدھے تینہ اور بیدار کرتے ہیں اور پلٹنے اور پلٹنے کی اجازت دینا اور
 فضل اوقات میں حمام معرق کر لیں یعنی جس جگہ سے پینتہ نکلے گی اور انکو دغیر کا استعمال کر میں بعد حمام کے بہتر ہے جو کہ تازہ
 انفردا رب کا کھلنا بخیر کہ وہ بھی پاکیزہ ہو تاہی اگر چہ ازاد قید شرب کے ہمراہ خوب ملا کر استعمال کر میں اور انفردا رب بھی عمدہ ہے
 ایک قوم نے کہا ہے کہ اگر کسی شخص کو بیاز دریا نی و سیاب ہو اور اسے چیا کر کھل جائے اس رطوبت کو جو آسمین پر اور چیا کر کو خدا آقا
 کرے معلوم ہے میں بہتر ہے مرنگی ایک اور قوم نے شوریہ یا میدنگ براہ تجربہ ایسا مفید پایا ہے کہ اس کے استعمال سے مارگزیدہ کو نجات ہوتی ہے اور
 ہونے کا گوشت جو کر اور ننگ میں لپکا جاتا ہے اور دریا نی سرطان بھی اس طرح مفید ہیں - ایک گروہ نے یہ کہا ہے کہ جو حیرت انگیزی دورے
 وغیرہ میں لپکا کر میں وہی عافیت پیدا کرے یہ بیان تمام مشروبات عمدہ کا جو سانپ کے کاٹنے میں لوگوں نے
 لکھے ہیں کہتے ہیں کہ میں مھرائی جسے ہر قیوں خواہ سگڑیوں کہتے ہیں اسکا پنیاجی بہت مفید ہے اور روح تنگی کی جڑ اور کھنڈ
 اور چ زراوند اور چ مر اور بیخ فاشرا اور دانشتین اور خالیقون جو وہ آئین سے ہم پہنچے شرب شیر میں ملا کر بعد ایک درم
 کے پلا میں اس طرح عصارہ اباغس لیٹے اذکن الفار کا اور اس طرح عصارہ کون بلجئے زیرہ خصوصاً زیرہ کوی اور عصارہ کرب
 یا قسط ہمراہ ابوسین درج خود مرخواہ نور کا سم خواہ بیخ کا سم یا بیخ حریل ہمراہ عصارہ گندہ کے یا حرشفت کا - ایضاً - انھ
 ارب اور دین کرشنہ خاص کر کے اور کھیل ہمراہ شیر زنان کے اور بیخ حری اور بیخ خرنبل جو خواجی بنر دمروت ہے وہ بھی بہت
 درج مفید ہے اور پوست زراوند اور بیخ خندوقی بھی اس طرح مفید ہے - بعض لوگوں نے حبال کیا ہے کہ تریبو کو حسب وقت
 شیردہ سیدہ میں ملا کر استعمال کر میں خوب نفع کرگی اور کس لانیہ اور میر سے گمان میں تریاق فرادی وہی ہے اور کوشی
 بھی نافع ہے سانپ کے ملکہ جمیع ہوام کے کاٹنے سے یا جاوشیر لوزن دودھ ہم ہمراہ کر کے - ایضاً قسط لوزن بیخ حری
 و ضبطیہ ایضاً مینگنی بیخری کی شرب میں زہرہ زہرہ کر کے ڈالیں اور پلا دین اور کل ایسی چیزیں جو قطع میں اور نہیں خصوصاً
 اسن اور پیاز و گندہ اور لوی کا پانی یا در سب مین چیزیں خصوصاً جوت نیوٹے کا اور عقر بھینا جو اور تخم مرغ اور کل ٹیڈر کا
 تخم جو عصارہ شہد نفع میں آئیں سے عصارہ سداب اور عصارہ برگ سیب و عصارہ مرغوش اور سرکہ تہا چا پانی
 جوش دے کر اور عصارہ اطراف کرشب نعلی کا اور آدی کا پینٹاب جیسا لوگ کہتے ہیں عمارات جو باہر سے لگائے جا مین
 یہ عمارت ہی میں چھمیتا جذب کر میں اور انکا استعمال قبل از حدوت درم کے ہوتا ہے اور یہ عمارات اہل اور جب الفار اور باو نہ
 اور استیل بریان خصوصاً اور در کہتے تہا ایک ایک دو خواہ شرب میں ملا کر استعمال کر میں اور یہ انانیر کا عصارہ بھی بہت نافع ہے اور
 اور مرغ کا پید چاک کر کے نہایت درجہ مفید ہے اگر یا نہ جا سے اس طرح عمارت گوشت فاسی کا خواہ سینڈیک کے اور ادا ان
 روغن کا خواہ کوئی اور روغن میں ووق الفار کو پچایا جو بیان ان سانپوں کا جو کل مسامات بدن سے خون
 روان کر دیتے ہیں جیسے امور لوس اور سٹنس یہ قسم سانپ کی بہت ردی ہے انکے کاٹنے کے بعد تھامی

مسلمات اور منافذ بدن سے خون جاری ہوتا ہے حتیٰ کہ قروح جسم میں کسی زمانہ میں ہوتے ہوتے ہوتے اور منہ بدل ہو چکے ہوں وہ بھی از سر نو خشک ہو کر ان سے خون روان ہوتا ہے اور درد مستقل سپدا ہوتا ہے اور ڈالدم اور نفث الدم بھی عارض ہوتا ہے۔
 قدمائے اطباء نے بیان کیا ہے کہ ہر دو لون سانپ جینکا ذکر ابھی کیا گیا ہے اس کے بدن کا رنگ خاکستری ہے اور اس کے بدن پر نقطہ ہائے سپید ہوتے ہیں اور طول لفظوں کا لفظ رطل لفظ ہائے مترنہ کے ہوتا ہے اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ اس کے دو خانی سے جو شے میں اور سر اور دم ان کی باریک تنگ لگانا خاکستری اور بیشتر سیاہ یا سرخ یا سفید ہوتا ہے اور ان کے سر پر بکریں سپید رنگ متعلق ہوتی ہیں اور اس کے دانتوں میں آواز کرانے کی وجہ یہ پوست کے پیدا ہوتی ہے جو لینے پوست اندون دانوں کے چونکہ خشک ہوتے ہیں جیسے کوئی خضاب میں اگر دانت جیسے اور چال انکی بخاری ہوتی ہے دانت ان کے ہموار اور برابر ہوتے ہیں۔ یہ شخص جس نے ان کے کے یہ صفات بیان کیے ہیں انکو طبقات اولیٰ میں داخل کرتا ہے اور کہتا ہے کہ یہ سانپ نہایت زبون ہیں اور ان کے کاشنے سے تمام مسلمات بدن کے کھل جاسے ہیں اور تمام بخاری طبعی کھل جاتے ہیں اور اسے خون بکثرت جاری ہوتا ہے اور کسی طرح نہیں لگتا ہے اور کبھی بخوری سی رطوبت مانی بھی بدن سے روان ہوتی ہے اور اس کے قروح منہ میں ہر چکے آتے ہیں کھلیں کھلیں کہ یہ رطوبت زیادہ ہوتی ہے بلکہ انھوں میں جو رطوبت ہر وہ بھی یہ بہ کر نکلتی ہے اور بکثرت خون کی روانگی اور نفث الدم اور اور عاف اور عارض ہوتا ہے اور بالانہہ ہمد و مین درد بھی سپدا ہوتا ہے۔ اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ مقام لسع میں درم سپدا ہو کر سیاہ ہو جاتا ہے اور اسی وقت اس سے بخوری سی رطوبت مانی برآمد ہوتی ہے اور دست جاری ہوتے ہیں اور سانس میں تنگی پیدا ہوتی ہے اور بول عارض ہوتا ہے اور آواز نرہ ہوجاتی ہے جو سب اختصاصاً مسترخ اور ڈھیلے پر جاتے ہیں اور تمام بدن پر ایک حالت سی غالب ہوتی ہے جو جیسے لسان کی کیفیت ہوتی ہے اور کوزا پیدا ہوتا ہے اور دانت لگ جاسکے جو وہ شخص مر جاتا ہے۔ علاج ان لوگوں کا قریب یہ علاج ہے جو تخمین اصلاات اور افغانی کے کاشنے کا صدمہ پہنچنے اس طرح کہ شراب کثیر بنا کر ڈال کر لائی جائے بعد غذا دینے کے اور غذا انکی طرح لینے ایک پھلی سے جو بہت چھٹی ہے بقدر ایک بانشت کے ہوتی ہے اور حلب میں آسکا خشک کیا جانا جو خواہ سمک مالع اور نو مے سے جو برنجی سے اور کرکرا و تخمین کر لائی جائے اس کے لی روئی پھلی کے ساتھ ملائی جائے جو آٹھ بھی وغیرہ پرا لٹی کر کے یہ گلی ہو اور زیب اور تخم زب انکو کھلانی جائے کہ نفع جو خصوصاً ہر ماہ شراب کے اور عصا شہ خاشا ہر ماہ اصل لوسوں کے جو آسمان کوئی ہو وہ بھی شراب کے ہر ماہ اور کبھی سفیدہ ہر ماہ شراب کے بھی اور تخمین نفع کرنا ہے اور کبھی بوجہ نوت الدم صداد خرقہ اور آرد جو اور برگ انکو وکا جو مطبوخ ہو اور یا رنگ یا ماژو اور دلخ دینے سے بھی اگر کھمبیر خون کا اچھی طرح سے جو جانا ہر ماہ اور داغ اس میں کرات اور اجا این درسد ایسے ہر ماہ آرد جو اور سفیدہ ہر ماہ سے لگاتے ہیں جیہ معوشہ کشتے ہیں کہ جس سانپ کے کاشنے سے جاسکے غلیہ زیادہ ہوتا ہے اسکا طول بقدر ایک بانشت کے ہو اور اس کے بدن پر نشا ہائے سیاہ بہت سے ہوتے ہیں اور سر اسکا چھوٹا گردن اسکی موٹی اور حلق اسکی موٹی گردن سے شروع ہو کر دم تک ایک ہوتی جاتی ہے۔ ایک نے مرنے کہا ہے کہ اگر تریہ قیم سانپ کی ہلاد لویہ اور سام میں ہوتی ہے اور صورت اسکی مثل افغانی کے ہوتی ہے اور رنگ اس کے پچھلے رطل کا دم تک ناکل بی سیاہی ہوتا ہے اور دم اوٹھانے ہوئے چلتا ہے۔ اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ قیوم اکثر صلا اور کنا سے دیر کے ہوتے ہیں اور کاشنے سے سانپ کاشنے اسکا پٹ ہل جاتا ہے اور انتہاب و رستوش پیدا ہوتی ہے پھر اسکی پائیں کی طرح نہیں جھپٹی ہے اور پانی سے کبھی

ہیں ہوا اور ہمیشہ پانی پیتا رہتا ہے اور سینہ ذرا بے نشانی کی رہا سے کس قدر زمین برآمد ہوتا ہے انکی سرٹ اسکا بھول جاتا ہے اور تمام بدن بھول جاتا ہے اور تمام رگوں میں پانی بھرنا ہوا ہے علاج کبیدہ بڑھانے میں کڑھ کے اور روغن کشمیر کے پالنے کے اور ڈونڈے کے پھیر خاص علاج اسکا ہے جو کہ نقل ہو اور رطوبت مندرونی کا اخلع کر کے اور پانی بھر دینا گیا ہے اور پھیر کسٹریٹ حیدر کر کے اور مدت کا استعمال جیسے طبع کو ترش رہیں ہوتے اور طرحی پراساں اور ہر سال اسکو دیکھو اور استعمال کرنا ہے اور رواج بدن جو خفاہ نکلتے ہیں اور زیت کا کر کے اور ہر وہ صفا دیکھا ہے جیسے ہم دریا نے گتے کے کاٹنے میں پانی کو گتے کا تازہ اور قطارہ یہ سانپ چھوٹے اور پتیلہ باریکہ جسم کے ہوتے ہیں اور اکثر یہ سانپ درختوں پر لٹکے ہوئے ہوتے ہیں اور جو شخص ان سانپ کے بچے پہنچتا ہے اور اپنے سینہ کو دیتے ہیں اور جلیا اور ہوتے ہیں اس طرح جیسے کوئی نرہ خواہ سمجھا لا مارے میں ہوتا ہے ان کو کبھی قسم ان سانپوں کی میں نے خود کبھی ہر اطراف و مہستان میں نکل رہی ہے اور وہ نہایت رومی اور زبون ہر گتے میں کہ اس کے کاٹنے سے درد مند ہے اور درد کم گرم نام بدن میں پیدا ہوتا ہے اگر اس قسم کو ہوجے ہے تو دیکھا ہے اور بلاکت بھی ہوا ہے ہوتی ہے کتنے ہیں کہ علاج اسکا شترک بہر مشل علاج افغانی کے ایک سانپ کا ذکر اس طرح کیا ہے کہ نام اسکا معنی ہے اور گتے میں کہ وہ دو دنوں طرف سے جلتا ہے اور جب کرنا ہے پھینے سر اور دم دو دنوں طرف سے جست کرنا ہے اور دیکھتے تحقیق اسکی زمین ہی گرفتار ہے وہی ہونا کہ وہ اور قسم ہرگز کتنی مصفت اسکی وہ لوگ کرتے ہیں کہ اسکے سر اور دم برابر ہوتے ہیں ننگی بدن اور جینا ہی میں ہونا اور گندہ ہوتا ہے اور تباہی سر اور دم کے پاس ہوتا ہے اور دیکھتے گمان قطعی نہیں ہو کہ جسے میں نے دیکھا ہے وہی ہے اور زمین ملوٹے جیسے درد و ہیوس بھی کتنے ہیں یہ سانپ ان چھروں کے پھیر رہتا ہے جو کھروں میں دکھتے ہیں ہوں اور جس شخص کو یہ کاٹتا ہے اس کے بدن کا کھال اور ترو جانی ہے اور جو شخص اسے سے کرے اس کے بدن کی جلد بھی اتر جاتی ہے خواہ جو اسکی دو اکیرے پیٹھے واکرے نہ کی وجہ سے اسکا ترو بدنی پیدا ہو جو اس سانپ کی نہایت معیشت اور بد ہوتی ہے اور جو کوئی نقل کے در پہنچے اور تلاش کرے بذر دینے بدلو کے اسکا بنا لگ جاتا ہے اور جو اعراض اسے افغانی سے عارض ہوتے ہیں وہی اسکے کاٹنے سے بھی پیدا ہوتے ہیں اس علاج وہی ہے جو افغانی کا علاج ہے اور خاص ان لوگوں کو زور اور طویل کا شراب میں ڈالکر پینا اور اسی طرح لیکن پڑا اور پیٹھے جو گیا ہے مشہور ہے اور افغانی کے علاج میں مذکور ہو چکی ہے مفید ہے کہ اسے شراب کے ساتھ پلا میں اور نمرو ملکی تصفیہ کریں جیسا کہ وہ یہ قسم سانپ کی گویا جب زردی رنگ کے اسکا رنگ مشابہ باجرہ کے ہوتا ہے اور جیسے یہ سانپ کاٹتا ہے اسے اعراض ہی اعراض ہی ظاہری ہوتے ہیں جیسے افغانی کے کاٹنے سے پیدا ہوتے ہیں اور علاج بھی بعینہ اس طرح کیا جاتا ہے میان اس سانپ کا جبکہ نام رقتا سید سطلی بھی کہتے ہیں کہ یہ سانپ مشابہ قطارہ دو دنوں طرف سے ہوتا ہے پھینے نمونہ اور دم کسٹریٹ سے ہرگز اس سے زیادہ ہوا اور فاعل ہے اور اعراض اسکے بعینہ وہی اعراض ہیں اور علاج بھی وہی ہے جو بیان ہو چکا ہے کہ رقتا جس کے حاکمیت ہوں بعض مہر پزیر نے ذکر کیا ہے کہ یہ سانپ ایسا معیشت ہے کہ دو سر سے دن جگر مسوس کا شربت بنا ہوا اور اسکا بڑہ ریزہ ہو کر گر پڑتے ہیں اور بلاکت عارض ہوتی ہے اسکا علاج وہی ہے جو افغانی معنیہ کا علاج ہے جو حیدر بار وسطا الیس اس کے سانپ کا مہمان اس طرح کیا ہے کہ اعراض اسکے افغانی کے اعراض کیسے ہیں گو مقام اسے میں اتنا فتح پیدا ہوتا ہے اور مصلحت ہوتی ہے اور زناخت عارض ہوتے ہیں اور سلطان رطوبت خونی اور سیاہ رطوبت کا اسی مقام سے عارض ہوتا ہے اور متعلق میں بھی قطارہ خشاہدہ اور دراز مسلاکت میں ہوتا ہے علاج اسکا مثل علاج افغانی کے ہے اور میں نے اس سانپ کو اس مقام پر تجزیہ کر لیا ہے

میں اس کے پھانسا نہیں اور اس کی طبیعت کو پھانسا ہونا اور اس کی منیس کو تحقیق جانتا ہونا اور نہ مجھے یہ معلوم ہو گیا اس کا ذکر کر رہا ہوں یعنی کسی اور
 قسم میں داخل ہونا یا نہیں فقیر نے جو کچھ کہتا ہے اس کا کلاشیہ لیس افغانی کے ہرگز کشت میں مسوع کے قسا اور اسے خواہیسا
 حاضر اور ہوتا ہو جیسے سنتی کو عارض ہوتا ہو اور سببات اور نسیان اور اسقام ملکر اور امعا سے منام اور تولون میں لاحق ہوتے ہیں اور یہ
 خول میں منسکی نسبت بھی ذہبی جو جو بار سطلیس میں کہا ہو یعنی میں نے اسے کبھی نہیں یاد کیا ہے اور کبھی اس طبقہ میں اس کا ذکر نہیں ہوتا
 بلکہ طبقہ معتد میں ہوتا ہے اور علاج اس کا مشتمل علاج افغانی کے ہر نمود و طیس اور دو اور کچھ دوسرے کا بیسیان طولانی ہونا
 ایک ذراع کا ہونا اور رنگ اس کے مثل ریگ کے اور ان کے بدن میں نشانات ہوتے ہیں کہتے ہیں جبکہ یہ سیاہی کاٹنے
 درد شدید موضع مسوع میں درد روم عظیم پیدا ہوتا ہے اور صید دھوی اس سے زہان ہوتا ہے اور شانہ میں اور ملکہ میں اور مرق
 بہت شدید اور باہر عارض ہوتا ہے اور کاشتے سے تیسرے زہان طاقت مسوع کی عارض ہوتی ہے اور باس تو میں دن کے بعد پھر جھلت
 نہیں ملتی علاج اس کا بطور عام کے کرنا چاہیے اور زہید سرد اور زہینی اور بیخ تخفوریون جو ان اودہ میں سے ہو بوزنی دہم
 کے ہر ہر شراب کے علاج حاصل لگا ہوا بیخ زراوند جنس ہما زراوند کو مل کی صنعت عظیم ہے نسبت ان اقسام کے اس طرح اصل
 شوامری یعنی شکرانہ خواہ اس کا عصارہ خاص کر اور بیخ حبیلیا نامی علاج خاص ہے اور زہادوات میں شکرانہ کو بچا کر شکر کریں اور کوٹ
 کر لیب لگائیں اس طرح انار کے چمکے اور اس طرح تخفوریون اور زہنگستان اور کا ہوا اور زہر حمل اور لیلاب اور سردیاتی نامی اور جو زہادوات
 بہ قروح معتدہ میں وہ بھی انکو مغیہ میں وہ سیاہی جیسا کہ نامہ میسر ہے اور یہ معتدہ کہا کرتے ہیں کہ یہ سیاہی بلاد شام اور مصر میں
 پیدا ہوتی ہے میں سرد کرتے پڑے اور گردن میں تپتی دم چینی پیدائنے کوں سرد کرتے لکیر میں اور خطوط ہوتے ہیں اور ان کے بدن خطوط
 مختلف مالوان کے ہوتے ہیں اور جب چلنے خواہ چلنے میں پلٹنے لکیر میں اور خط سیر سے نہیں رہتے بلکہ ترچھے ہو جاتے ہیں اور جین
 کہ سیاہی کاٹنے اسے روم موضع اور غنومت بدن کی بعد ریزہ ریزہ ہونے بدن کے اور گردن میں بالون کے پیدا ہوتی ہے
 اور کبھی غنومت بہت جلد سرات کرتی ہے تو اچھے چمکے آدمی کو ملاکت عارض ہوتی ہے اور گویا یہ بھی ایک قسم افغانی کی ہو۔
 علاج وہی علاج اور جو علاج متوسل ہے درمیان افغانی کے اس کے بعد علاج اعراض کا جو اسکے کاشتے کے عارض
 ہوا ہے کرنا چاہیے ان سیاہیوں کا بیسیان جو بوجہ حراحت کے ایذا دہیتے ہیں نہ بوجہ زہر کے اس قسم میں
 وہی سیاہی معتدہ میں جو تیسے میں اور غنومت میں تیز ترین اور دوسے کو کہتے ہیں اہل تجربہ کا قول ہے کہ کچھ ماسا چھوٹا انار ڈیا پانچ ذراع
 کا ہوتا ہے اور ٹیٹا میں ہاتھ اور اس سے بھی زیادہ بڑا ہوتا ہے اور انہ سے کی دو ہاتھیں ٹری ٹری ہوتی ہیں اور نیچے والے جڑ سے کے بخت
 ایک لکیری مثل ذوق کے ہوتی ہے اور دانت اسکے بہت سے ہوتے ہیں بعض لوگ کہتے ہیں کہ انہ سے کی پیدا ہونے کی طرف تو باہر
 سرد وستان میں زیادہ ہوتی ہے اور سرد کا انار بڑا ہوتا ہے اور وہ انار ڈیا تو بڑا بلاد آسبہ میں ہوتا ہے چار ذراع تک لانا ہوتا ہے اور سرد
 انار بہت ہی بڑا ہوتا ہے کہتے ہیں ان کے اوصاف وہی ہیں جو چھنے بیان کیے ہیں اور چرنے اسکے زرد اور سیاہ اور موٹو بہت تیسے تیسے
 اور حاجب ایسے ہوتے ہیں کہ انکو نہ کہہ سکتے ہیں اور گردن اس کی انگلیں یعنی لوگ ل فلس مثل فلس نامی اسکے اور ہر ایک سے
 میں تین تین دانت ہوتے ہیں میں کہتا ہوں کہ مجھ سے خود دیکھا ہے ایک ایسا انار ڈیا کہ اس کی گردن کے کنارہ پر بال کھنے اور موٹے اور
 ہوئے تھے کہتے ہیں انار دوسے کے کاشتے سے درد تو زرا پیدا ہوتا ہے اس کے بعد التہاب عارض ہوتا ہے اور زہر انار دوسے کی

یہ نسبت دادہ کے زیادہ مثبت ہو۔ میں کہتا ہوں تجربہ صحیح سے معلوم ہوا ہے کہ سوائے ہندوستان کے اور بلاد میں بھی آرد سے
بڑے بڑے ہوتے ہیں اور علاج آرد ہے گا وہی جو علاج قروح رومہ کا ہو فقط آغاز ذمیموں اور شیشہ برشاہت میں ہی آرد سے
سے آرد ہے کی برکتیں میں جسے آغاز ذمیموں کاٹنے وہی اعراض جو آرد ہے کے کاٹنے سے عارض ہوتے ہیں اس شخص
پر بھی طاری ہوتے ہیں اور شیشہ کا حال یہ ہے کہ اسکے دانت بشداید اور بخت ہوتے ہیں اور اسکا خاصہ یہ ہے کہ جیسے
گائیا پر اسکے گوشت میں یہ آرد جھکی پیدا ہوتی ہے اسی جہت سے بڑی مشکل پڑ جاتی ہے اور اسکا قرحہ اس علاج کا
ہوتا ہے جو قروح رومہ میں بیکار آرد پر دریا کی آرد نامی کے کاٹنے کا یہاں گند مگ اور سرکہ اس مقام پر لگا کر
سنے گا اور اس طرح کی جربو کا فائدہ بھی مفید ہوتا ہے اور کتب نامی ایک مٹھی ہے اسے ساتھ قلعی کے اگر مقام سڑخ کے مائش
ہیں یہ بھی نفع ہے اور جو ادویہ باب رتلا میں ہنسنے لکھے ہیں خصوصاً تریاق اول اور یاد ورج اسکا پلانا خواہ الیپ کرنا بھی نافع
ہے و درجیوان دریا کی ایسے ہیں کہ انھیں بعض مسلمانوں نے ڈکریا ہے اور بھگے گمان یہ ہے کہ وہ دونوں دریا کی آرد ہے کی
قسم مریض ہیں خواہ ان میں قابل نہیں لکب کا نام سموریا ہے اسی عالم نے کہا ہے کہ اسکے کاٹنے سے وہ بھی اعراض پیدا
ہوتے ہیں جو افغانی کے کاٹنے سے پیدا ہوتے ہیں اور شاید اسکا علاج بھی مثل علاج افغانی کے مناسب ہے جو دوسرا
طرز و نحو رومہ ہے اسی عالم کا قول ہے جس شخص کو طر و خورون کاٹنے وجہ شدید اور برو دت کثرت عارض ہوتی ہے اور
خند بھی پیدا ہوا ہے اور صورت کابھت تلخ لاف ہوتی ہے اور بھی شخص حکیم کہتا ہے کہ اسکا علاج اسطرح کرنا چاہیے جو سرد تر ہے
کا علاج ہے اور ادویہ حکیم کہتا ہے کہ قرحہ کاٹنے کا فطول بیکرم سرکہ سے کرنا چاہیے اور ورق فار سے نماد کرنا واجب ہے اور مائش
روغن مسطکی اور روغن حافرقہ و طرہ کی جو روغن ایسے ہیں اور جن روغنوں میں قوت عطش اور انجرو کی ہو اور مشروبات
اسکے واسطے نشہ و ورق غار ہرہ سرکہ انجیر کے اور ہرہ سرداب کے خواہ مراد نفل اور سرداب ہون لکیر لکیر ایک
درختی کے مقدار شربت بخور کرین اور تریاق اول چہاب رتلا میں مذکور ہے اسکا استعمال کرین جو تھا مقالہ آدوی اور
جو پائے کے کاٹنے کے علاج کا بیان اس مقالہ میں وہ آفات بیان ہوں گے جو آدی اور گنے اور پیرٹے وغیرہ کے
کاٹنے سے عارض ہوتے ہیں خواہ اور دند سے اور مساج اور بند راور نیولا اور فلک کے کاٹنے سے پیدا ہوتے ہیں اور قلم غامی کو
کتنے میں بیان عام کاٹنے کے علاج کا بہت برا وہی گائیا ہے جو بھوک کی حالت میں سرزد ہوا ہے بھوکا خواہ اور کوئی
گزیرہ جانور دیکھو گاٹے جو شخص کاٹنے کے علاج کرنے کا قصد کرے سینے مقام عرض پر ایک کپڑا زیت میں ڈبو کر رکھے خواہ فقط
زیت سے اس مقام کو پونجھے اگر یہ ذہیر کافی نہو اندر عرض اصلاح کی پوری حاصل نہو شمد اور بیگانا اور اقل کا نماد کرین۔
لیکن کچا اقل اور کچی پاز کر جو کرا نازہ دم نماد کرین کہ اس طرح سے نماد کرنا عجیب النفع ہے۔ ایضا علامہ استاد کرامت کے آٹے کا عجیب
النفع ہے اور اگر مقام آرد میں درد سیر حکما فساد نظر آئے پیلے آسے یا کہ لہن جو سننے کے ذریعہ سے خواہ پونجھنے سے خواہ کسی دوا سے
غائب سے اور بعد تغیر کے نہ پاک نہ کرے کہ اسے چھوڑ دین اور نگران زمین کویج اور ریم اس میں زیادہ مستغن پیدا ہوا معلوم ہوگا کہ تغیر اور جذب قوی
اور زہر اور تریاق افغانی اور ادویہ مجاز سے علاج کرین جسکا باب سورج میں ہنسنے بیان کر دیا ہے اور اگر عضو مذکور میں نسا کسی طرح کا
نہو اس وقت معالج کو ایسی ذہیر کرنی ضرور ہے کہ اور دم نہونے پائے اور جراثیم کے انعام کی بھی ذہیر کرے۔ عمدہ قسم مریض کی

۱۵۱۱

کاشے سے جو زخم پیدا ہو اسکے واسطے خواہ کھلی کے کرنے اور جو کچھ کے نامن وغیرہ کے کرنے کے واسطے وہی مرہلہ سودیہ کر آسکا استعمال لید جبذ فساد موضع بخروج کے کیا جائے نہ بظہر کسی حاجت ہو اور استعمال سے پہلے نمک اور پانی سے موضع زخم کو دھونا ضرور ہوا دی ادمی کو کاشے اور لہر از خم ہو تو اس جگہ مایا اور نمک رکھنا چاہیے شہد ملا کر اور ایک دن اور ایک رات برابر اسکی طرح رکھا رہتے دن بعد از ان علاج آسکا مرہلہ سودیہ سے کریں جو مرہ اور چربی اور زیت سے ملیا کر کیا جائے اور بار بار زخم کا نماد آدمی کے کاشے ہوئے زخم کے واسطے بہت مکمل ہے اسطرح جو سرکامین ملا کر بطور نماد کے لگائی جائے اور پانچ روز شہد ایضاً دکان کندر پہلہ مشاب اور زیت کے ایضاً استعمال کرے گا واسطہ رکھنا میں کہ سپید ہو جائے شہد ملا کر ایضاً نمک پسپا ہوا شہد کے ہمراہ اور اور مرہلہ صیغہ کبھی زخم میں پھینک کر می خشک ملا کر پھرتے ہیں اور بار بار دہ دہتے ہیں اور خاکستر کرب کو اس پر ملا کر تے ہیں کبھی آدمی کے کاشے سے اگر فاقہ سے ہو یا ایسے خوب کھا چکا ہو جو استعمال فاسد ہونے کی زیادہ رکھتے ہوں اور ان جو یہ مرہلہ سے پھر خصوصاً اگر مسور کھا چکا ہو آدمی کو کاشے کما سے ایضاً مالٹا ایسی ردی عارض ہوتی ہو کہ جو نہایت تیزی ہوتی ہو یا زخم کی موضع بعض کو زیت سے پختہ ہیں اور بیخ زمانہ یا نہ ہمراہ شہد اور آرد با قلا ہمراہ پانی اور سرکہ کے نماد کریں اور مرہلہ صیغہ لیبیل بدل بدل کر لگائیں ایضاً فاقہ کندر ہمراہ شراب اور زیت کے ایضاً استعمال کرے گا واسطہ رکھنا میں کہ سپید ہو جائے لیوا زان شہد میں ملا کر لگائیں کریں ایضاً نمک پسپا ہوا ہمراہ شہد کے یا مرہلہ صیغہ کبھی زخم میں پھینک کر می جلا کر سوکھی ہوئی ہو پھر دیتے ہیں اور بار بار دہ دہ کر کے اور ہر خاکستر کرب کو ملا کر تے ہیں ملیا ہوا کتا جو دیوانہ نہوا اور پھر ٹیٹے کا کاشٹان دونوں کا علاج فریب آسکی کے ہو جو قانوں عام میں ہتھے بیان کر دیا ہو اور آدمی کے کاشے کا علاج بھی ان دونوں کے کاشے میں بکار آدہ ہو اور کبھی یہی تدبیر کافی ہوتی ہو کہ فوراً بعد کاشے کے مقام ماہوت کو سرکہ سے جو ٹوک دین اور چند مرتبہ آسکر کف دست سے چھلکی دین لیوا زان نظرون اور سرکہ اسپر لگائیں اور ہر ایک تیسرے دن ایسی دوائی تبدیل کریں اور خصوصاً اگر خوف عرقین مرض کلب کا ہو اور کبھی غلطی تدبیر کافی ہوتی ہو کہ پاتہ اور نمک اور سداب اور با قلا اور باد ام تلخ ہمراہ شہد کے اور یا نمک ہمراہ نمک کے اور گلابی کا چھلک اور کبیر کا چھلک اور فودنج شراب میں کوٹ کر استعمال کریں ایضاً درانگ کا ملا کر آدہ ہر دفعہ جو خصوصاً اگر لید کاشے کے ورم بھی پیدا ہو اگر سوزش زیادہ ہو نہ کہ آنا ہمراہ شہد کے لگائیں معتبر تری ہمراہ نمک اور شہد کے اور مرہلہ جو سرکہ میں نیائی لگائی ہو اور میں سرکہ میں نمک گھول کر چند روز رکھ چھوڑا ہو اور یہ سرکہ پختی دو قسم کے واسطے بھی مفید ہو دیوانہ کتا اور دیوانہ پھیر یا اور شغال دیوانہ کی صفات کا بیان کتا وغیرہ جو حیوانات کبھی مذکور ہوئے کبھی اور زمین ایک بیماری جسے کلب کہتے ہیں عارض ہوتی ہو کہ لید عروق اس مرض کے ہر ایک جو ان ائمین سے دیوانہ اور بوڑھا ہو چاہیے یہ بیماری اسی وجہ سے پیدا ہوتی ہے کہ اسکا علاج سوداوی خبیثت کی طیف سخیل ہو چاہیے اور اس خلط میں سمیت آجالی ہو اور یہ تبدیل مزاج خواہ استعمال کبھی لیدہ فساد ہوا کے پیدا ہوتا ہو اور کبھی لیدہ خدا اور شہر کے فساد پیدا ہوتا ہو یا ہوائی وجہ سے مزاج کا فساد اسواسطے ہوتا ہو کہ حرارت شدیداً خلط میں احراق پیدا کرے پس زمین دیوانہ ہو جائے یا برد شدید خون کو متحد کر دے کہ باطل ہو سوداویت ہو جائے پس زمین دیوانہ ہو گا تھا اور شراب سے دیوانہ اسکی اسطرح پیدا ہوتی ہے کہ جہاں تصاب جزوات کو بیج کرتے ہیں اور خون جمع ہوتا ہو جیسے لگھو من بلوچ پورہ۔

کی گھسیا، مان یہ کہ گناہ اور مردار سڑی ہوئی چربی کھا کر مڑا ہوا پانی پیے اسوجہ سے اسکے اعتلاط مائل ہو سوتا وہیت ہو جائیگی
اور سو دانے سفین پیدا ہوا اسکی خلعت میں ہی بی بیات پیدا ہوتی ہے کہ فتویش افعال میں بروقت تفریح کے پیدا ہوتی ہو جیسے مجھ کو دکھانا
یعنی ایسا ہی ہوتا ہے اور کبھی رنگ دیدانہ وغیرہ کا بدن شوح جاتا ہے اور رنگ اسکے بدن کا کھاسڑی ہو جاتا ہے اور اسباب نساہ
مزاج اسکے دن بدن بڑھتے جاتے ہیں اسواسطے کہ لودر دیوانگی کے چونکہ وہ بچہ اور یہ بچہ نہیں ہوتا ہے نیکو کہ بن کچھ کھاتا ہے اور نہ بروقت
یاس کے سرب ہوتا ہے اور جب پانی کے قریب پہنچتا ہے اور پینا اسے ناگوار ہوتا ہے کبھی پانی کے دیکھتے سے اسکے چوڑے تر
رغشہ اور غرضی اور ذرا لنگھتا ہے اور کبھی ہلکے ہلکے ہوتی ہے بلکہ اگر پانی دیکھ کر اسقہ تو فناک ہوتا ہے کہ مر جاتا ہے خصوصاً جب مرض دیوانگی
آخر درجہ کو پہنچے آنکھ میں اسکے غشاوہ اور پردہ پر چھنا ہوا اور ہمیشہ لہو میں بجاالت جنون معتلاط رہتا ہے اپنے ہمارے ہوں
کو ہرگز نہیں پہنچاتا ہے اور یہ عدم شناخت کے سرخ آنکھوں سے بوزرغہ و درون کی طرح اوعینوں دیکھتے ہے اور یہی
صورت بنا کر گھورنا ہی زبان اسکی ہر وقت باہر نکلی ہوئی لعاب اس سے بہتا ہوا اور گت ہونے سے نکلتا ہوا ناک سے رخصت ہوتی
ہوتی و ذون کان دیا ہے ہونے اور ہر جگہ سے ہونے پتھیر من کو بڑھانے ہونے اور کسی ایک طرف پتھیر کو پھیرے ہر پتھیر ایسا
معلوم ہوتا ہے کہ اسبیل طرف کج ہو گیا ہے خواہ اوپر کی طرف کجی پیدا ہوئی ہے۔ دم کو پٹھ کی طرف دبا ہے ہونے پٹھیر من ذرا ہوا اور
جھوٹا ہوا جیسے مترالخواہ کوئی رنجیدہ حال اور دم چلے اور قدم دہرے یا اسکا حال سہل نہ رہتا ہے جب کوئی شیشہ یا صورت اسکی
نظر میں آتی ہے اسبیل طرف جھپٹ کر مل کرنا ہوا جیسے وہ شکل دیوانگی ہوا، رخت یا کسی حیوان کی اور اگر چھوئے کہے کہ ساتھ ساتھ ہی جیسے تندست
اور صبح کو ناک قاعدہ ہو کر کھوٹے ہوئے ہوتے ہیں بلکہ دیوانگسا چپ چاپ اور آہستہ چلے کرنا ہوا جب بچہ نکلا ہو اور اسکی شہری ہوئی
معلوم ہوتی ہے اور صفات آواز بھونکتے میں نہیں نکلتی ہے جسیراہ سے وہ چھلکتا ہے وغیرہ دور دور دیکھائے اور اسکے قریب نہیں آئے بلکہ
جس طرف وہ دیکھتا ہے اور دم رخ نہیں کرتے اور شاید اگر بوسے جسے کوئی رکھتا اسکے قریب پہنچ جائے تو مڑھانے لگتا ہے اور چالچل ہی ہوتی
خوشامد کے حرکات کرنا ہے اور اسکے سامنے بہت خستہ اور ذوقی سے پیش آتا ہے اور دلدادہ ویسی ہوتی ہے کہ کب کب بچے اور بچہ کے بچہ ہوا
دیوانہ کتنے سے زیادہ ہوا ہے اور اسبیل چو حیوان غذا اجسامت میں قریب پہنچے کے ہے اور شغال لینے گیار کے قریب ہی
یا چاندہ حیوانات جو دیوانہ ہو جاتے ہیں بعض اہل تجربہ نے کہا ہے کہ خوکش بھی دیوانہ ہو جاتا ہے اور دیوانہ بھی اور بعض لوگوں
نے بیان کیا ہے کہ ایک لقب یا بچہ دیوانہ ہو گیا تھا اور اپنے ہمراہی کو جو آسمن میں سے ٹھکانا، وہیں بخون ہو گیا اور اسکا جنون
بھی دوسرا ہی تھا جیسے کاٹنے والے کو جنون عارض تھا احوال جو دیوانے کتنے کے کاٹنے سے پیدا ہوتے ہیں۔
جب کسی آدمی کو یا لاکھ نامہ آسوقت تو سدا سے اس زخم کے اور کچھ معلوم نہیں ہوتا جس میں درد ہر پہاڑ جیسے اور حیوانات کے
کاٹنے سے درد اور زخم پیدا ہوتا ہے ہر بچہ کور سے وین لودنگرید اور زواہر اسے فاسدہ اسٹنس برطاری ہو کہ جن اور ایک حالت میں
حالت غصہ کے پیدا ہوتی ہے اور وہ سواہل و راحلک مفضل و ریدوں سوال کے جوابات و امی تباہی دینے خواہ سوال آرا سوالی
جواب از زبان واقع ہوتا ہے اور انڈیگلیان ابی اور مشتہا ہی اور اطراف بدن کو ہمیشہ ہی اور روشنی اور کجک سے بھانگتا ہے اور حجاب معدہ
میں اختلاف پیدا ہوتا ہے اور کبھی کبھی اس اور خشکی موند کی اور انڈام سے گریز کرنا تمنا کی کولہند کرنا اور کبھی بعض صورتوں کو بالخصوص
پاسند کر کے اور انکی دشمنی پیدا کرنی احصا میں سدرخی پیدا ہوتی ہے خصوصاً پھر و میں اور بچہ ہر و میں قریب پیدا ہوتا ہے

اور زیادہ پیدا ہوتا ہے اور اذیت جاتی ہے اور اکثر بزرگوار یا کم از کم میں اپنی سے لیکر سب ترچہ زوں سے ڈرنے لگتا ہے جو ٹوٹا اسکے
 تربیت جاتی ہے تو اسے کٹا خیال کر کے ڈرتا ہے اور کبھی ڈرتا تو نہیں مگر گروہ اور ناسند جاتا ہے اور کبھی مٹی میں لوٹنے کو ناسند کر کے ہوا اور
 اسی سلسلہ میں مٹی بنا شہوت اور ست عارض ہوتا ہے اور آخر کار مودی ہی بہ طرت نشیخ اور گناہ کے مفروض ہوتا ہے اور سردی سنا نکلتا ہے اور غشی علی
 ہو کر مر جاتا ہے اور کبھی تہل پینا ہونے ان احوال کے مرجاتا ہے اور غرض پیاس کا قلبا سکا مملکت ہوتا ہے اور کبھی پانی پینے کا ارادہ
 کرنا ہے پھر تڑپ ہو کر کھینچتا ہے لیکن پانی ہونا ہے اور پینا ہے اور کبھی ایک جہت نہ خواہ دو ایک کھونٹ ہی لیتا ہے اور اچھوٹ جاتا
 ہے اور کبھی مین پانی بغیر جاتا ہے اور اسوجہ سے مرجاتا ہے اور کبھی کون کی طرح بجو نکلتا ہے اور آواز تہی ہوتی ہے اور گلا بڑا ہوا اور
 بھی آواز اسکی تہہ ہوتی ہے اور مثل مسکوت کے ہو جاتا ہے اور کوئی بیکار سے جواب نہیں دیتا ہے اور کبھی اسکے لول میں ایک
 شرمیلی عجیب طرح کی برآمد ہوتی ہے لیکن ہوتا ہے کہ یہ کوئی حیوان زندہ مرآد ہوا ہے اور گویا کتنے کے پلے ہیں کہ پیشاب کی راہ نکلتے
 ہیں اور اکثر اوقات اسکا لول رفیق ہوتا ہے اور کبھی سیلابی ہوتا ہے اور کبھی پیشاب سیدھی ہو جاتا ہے پھر اسے قدرت پیشاب کے
 دفع کرنے کی نہیں پاتی رہتی ہے اور ریٹ اسکا اکثر تشنگ ہوتا ہے عجائب احوال سے اسکے یہ ہے کہ آدمی کے کائنات پر
 مریض اور عیب مچان اس مرض کے اگر کسی کو کاٹ گھاسے اسکو کبھی عوارض اور اعراض لاحق ہوتے ہیں اور اسید طرح اسکا
 جو پانی اور چھوٹا کھانا جو شخص کھالے اس سے بھی وہی کیفیت لاحق ہوتی ہے اور جو شخص متلا اس مرض کا ہوا اور اسکی ذمیت یہ
 ہوئے کہ پانی کو دیکھ کر نہ سنے لگے پھر اسکی صحت بزدلیہ علاج وغیرہ کے نہیں ہو سکتی جنھو صفا جب اس درمید کو اسکا حال پہنچ
 جائے کہ انہیں میں پانچ چہرہ دیکھے اور نہ پچانے یا اسکے خیال کتے ہر وقت تخیل ہوا کہ میں اور جہرہ دیکھے اسے کتے ہی نظر آئیں وہ
 بھی قابل علاج کے نہیں ہتا اور اہل طبیانے ایسے مرتد میں سے جو شخص ایسے دیکھے ہیں اس درجہ بر انکار میں پہنچ گیا تھا اور پھر زندہ
 رہے لیکن وہ دو ذیون مریض ایسے تھے کہ انھیں مرض کتے کے کائنات سے نہیں بچا تو حق تعالیٰ آدمی جو مبتلا کلب لکھ میں تھا اسکے کائنات سے یہ
 پیدا ہوا تھا اور قبل انکے پانی سے ڈرنے کی ذمیت پچو پچو اسکا علاج قریب بیفغ ہو اور کبھی ایک ہیفتہ کے اندر کتے کو اور سال بعد مرتد بادہ سے
 زبردہ اس میں کٹا مریض مرجاتا ہے اور کبھی کبھی اور مدت درمیان کثیر القوع چالیس روز کی ہر ایک ذہیم جلی صداکت کجانی طامہ نہیں ہر انکا دوسرے
 یہ ہے کہ سات برس کے بعد پانی سے ڈرنے کی کیفیت طمانی ہوتی ہے اور بعض لوگ اور شاید بعض حکیم کا یہ قول ہے کہ پانی سے ڈرنے
 اور مٹی میں لوٹنے کی محبت اور آرزو کا سبب یہ ہے کہ ہر سو ست و زشتگی چونکہ اسکے مزاج میں مستحکم ہو گئی ہے لہذا امتناعی اور مقرر اس
 مزاج جدید اور مستحکم سے کہ اسیت کو تا ہے اور کبھی میں لوٹنے کا آرزو مند ہوتا ہے اور اس قول کی طرف میر امیلان خاطر نہیں ہے اور
 نتیجے یہ دلیل سبب ہے کہ ایسے کہ ناکل و راغنیہ بظرف ایسی چیز کے جو موافق مزاج خریدیہ مستحکم ہے جو بعض نے اہل اور بے شکافی
 کی بات ہو دیا ہے کتے کے کائنات سے جو مرض پیدا ہوتا ہے اس مرض میں سب سے زیادہ اسلومہ و فیض ہے جسکے مقام زخم سے خون بہ
 اکثر جاری ہوا اسید طرح اگر بعد استعمال اوہی تریاقہ کے خون کا پیشاب کرے کہ یہ شخص پانی سے ڈرنے کی حالت پر پہنچنے سے
 خوف ہو جاتا ہے اس حالت حال اسکا انجام ہنر پچ تا ہے فرق دیوانے کتے کے کائنات میں اور باولے حیوانات
 کے کائنات میں کیا ہے کبھی بعض ایوان کو کتے کا سا ہے اور جو آواز اور بزد کو ہوتے ہیں ان میں سے کوئی اترا سپر
 گاری نہیں ہوتا ہے اور فقط اسکے علاج کی وہی تیسرہ درکار ہوتی ہے جو علاج میں زخم کے لائق ہے اور اندمال زخم کا کردہ میں

پس اس وقت ضرور ہونا چاہیے اور کچھ نہیں لیکن اگر تم کا اہمال کر بیچ اور اس زخم کو مفتح نہ ہونے میں چمکے یہ رقم دیا نئے کتے کے کاسے سے پڑ گیا جو اور اسکا مفتح ہو تا تو یہی بین نظر پر علاج منافی اُسکے ہوتا ہے۔ اب نکال اسی وجہ سے دیکھ ہونا ہے کہ ابھی تک کوئی اور ازختم ہوئے زخم کے ظاہر نہیں ہو اور آئندہ اور آثار کے ظہور کا احتمال قوی ہو اور جب ان آثار کا ظہور بقوت مفتح ہو چکر اور زخم کو مفتح مندرجہ ذیل کے ملاکت کر لیں گا مفتح قوی ہوتا ہے۔ ایسے وقت میں حاجت ہوتی ہے کہ چند عملات ایسے تلاش کیے جائیں جن سے اس مرض کا حال بخوبی ظاہر ہو جائے ایسے مرض کے علامات میں بعض طبعانے کہا ہے کہ اگر جو زخم طبعی لیکر خواد کوئی اور جو زخم برکعبین اور ایک گھنٹہ کے بعد مرغ کو کھلائیں گے مرغ تو سے سو کھڑے چیز سے اور نہ کھائے معلوم ہو گا اگر مفتح ہو جائے کتے نے کھانا کھا ہوا دیکھا گھر جائے تب بھی درواہ کتے کا نانا ہو اور یا ایک ٹکڑا روٹی کھا لیکر جو طبیعت اس زخم سے بنی ہو اس میں کوئی اور کچھ نئے کے ساتھ پھینک دین اگر سو گند کے چھوڑ دین دریافت ہو گا کہ وہ کتے کا زخم ہے یا بھی ایک علامت اسکی میان کرتے ہیں اگر کوئی سرور کے بدن تک پونچھے بدن میں سخت پیدا ہوگی میں کھتا ہوں یہ علامت کچھ اس مرض سے مفتح ہتہین کبھی یہ علاج پہلا علاج تو یہی ہے کہ اسکا زخم پر نہ پائے بلکہ زخم کو چھماتے رہیں اور پھیلاتے رہیں اگر خوب چھوڑا تو انہی رطوبات کا چوستا اور پچھتے کا لگانا جو جو تیرہ بن باب لیس میں مذکور ہو چکی ہیں اور کم سے کم زخم کا انداز سے دو کتا تیرہ اعتبار کے جائیسع دن دو کار ہوا اور اگر تباہین مزید ہوگی کھیا سے اور زخم زخم پر نہ پائے اس سے عذر کیا نہیں ہو سکتی تو اور زیادہ مفتحی تیرہ تیرہ اور اگر براہ خطا عذر ظہور پر عیب نہوا اور زخم مندوں ہو گیا واجب ہے کہ کتے زخم کا پھار دے ایسے اور تمام باقی نہ ہتہ دین اور کمال مباحثہ اور انہما ماسی امر میں کہین اور مفتحات کھانا اور سپرد اہل یام میں کہین جیسے جاہ شہر اور جو اور نوم اور ہر وقت ہمراہ جاوے اور سر کے کتے کتے کسیندہ سر کے لیکر تیرہ ٹکڑے لہا ہو اور خالص ہو اس میں وقت ایک رطل اور جاوے و تیرہ تین اوقیہ ملا کر استعمال کر میں پہلے جاہ شہر کو سر کہ میں چھوٹے کتے مانا کتے کھلیا سے بعد از ان اور اوپر کو ملائیں تاکہ ایسے مقام پر ایسے اور پانچ کانی ہو جائی میں اور ہر جہر ایسے ادبائی ہوتی اور طبیعت مرکب ہو خواہ مفرد ہو اور سلیق بھی اور بھی اسکے نام و سخن فرد بھی داخل کیا جائے اور بھی احتیاج اودیہ الکالہ لی ہوتی ہے جیسے فلونیون اسکے بعد روغن زردہ لگایا جائے۔ زخم کی پھیلائے والی اودیہ میں سے ایک بھی طریقہ ہے کہ کتے بن جو اور نو شاہد و جزو قلعہ سون آٹھ جزو استمیل ہر بان سولہ ہر صواب چار جزو سودس ہر وہاں سحر جزو نکاشین جزو کفر اسون و جزو سکویا ریزہ ہر کتے اور تیرہ میں میں میں پھینکا لگائی جو تیرہ میں کھیا سے ملنے پھرنے سے خواہ علم میں بچائے سے اور ایسے ادبائی میں استقرخ ہر جراث کرنی چاہیے بلکہ جذبہ بطریق خاص کے کرنا چاہیے ایسے کہ استقرخ کی تیرہ بھی ایسی مفر ہوتی ہے کہ فوہم کا جذبہ مفتح کے ہو جائے۔ اور اگر جذبہ نقد امکان کہ مکن اسکے دو دن خواد تیرہ نا بعد اس بقیہ کے استقرخ کی ٹکڑی کرنی چاہیے کہ شاید اندر کی طرف فوہد کر گیا ہو اور اگر جذبہ کی تیرہ نیکی ہو اور غفلت سے ایسے اہل گذر کے پھر اس وقت استقرخ ہی واجب ہونا ہے اور اب استقرخ قوی تر ہونا چاہیے اور اگر امتلا سے خون پاک کچھ نقد کھولنی چاہیے ورنہ نقد کی کچھ ضرورت نہیں ہے اور نقد کے بعد خون کے رنگ کا کھینکا کچھ ضرور نہیں ہے کہ جب رنگت ل جاے تب کہین ملکہ صیدر گزرت خون کی ہو اسی مقدار کئی الٹا چاہیے اور سہل سہل دواسے کرنا چاہیے جو سہل سو دوا ہے تاکہ اگر ضرورت ہو فریق کا استعمال بھی کر سکتے ہیں خواہ اور دوا جو ضروری ہو اور ایسے رطوبت حکم سے تقیہ اور استقرخ ایسے ہوتا

غیب الفیض ہوا دیکھا اور دیکھا اس قدر سے استعمال کرنا بھی مفید ہے صفت مسمل جب پہلے کالی دو مثقال اقیقون و زرد مثقال نمک سیاہ
صفت مثقال بسفاج ایک مثقال حجازی ایک مثقال غاریقون زرد مثقال خزینہ سیاہ دو مثقال ان سب کی گلیاں نیا لیں
مقدار شربت دو مثقال اور جب سہادت قوی سے استفراغ کر لیں تھوڑے بہ کر روز بروز اور دوسرے روز وقتہ خفیف کا بھی استعمال
کرین کہ جس سے مدد کو ایذا نہ پہنچے جیسے زیت اور آب چغندر یا آسمان بڑیہ ماوا لجن اور اقیقون کے کرین اور جب ہر کو غذا
سکی بعد آسمان زرازیق اور فرارنج کی تجویز کرین بشرطیکہ وہ چیز سے فریب اور طیار ہون اور بعد اسکے مدارات ملاحظہ کا استعمال
کرین اور شراب شہدین بن جنسوما اگر کھنڈ ہوا دین شہدین بھی ہوا دیکھا لینے دو مثاب انکو رالینا لادو اور شراب کی صفت زیادہ ہو
اور سب سے زیادہ نقدیل غذا اور تربط کی رعایت کرنی ضروری ہے کہ بار بار کار اور ملاک امر ہی ہے اور یہ دونوں ایسے شرح
ماصل ہوتی ہیں کہ بعد واقسام طور کا شوربا اور خیر حار ہی آب سرد میں توڑ کر استعمال کرین اور جس پانی میں حید بار لونا بھلایا
ہو اسکا پلانا بھی زیادہ مفید ہے مگر گوتم اور بصل ایسی غذا کی علاج سوموم کے مناسب ہے اور قطع سمیت کر کے بدن سے آسکو ذہن
آردتی ہے۔ اسکا استعمال یاد کر کے ضرور کرنا چاہیے اور یاد جو دیکھ نقدیہ اس سے حاصل ہوتا ہے اور قبام ادویہ میں بھی داخل ہیں
یعنے غذا سے دوائی میں اور اسکا بھی لحاظ رہے کہ فورا تریاق فاروق اور دواسے سلطان جو اسی مرض کو اسطے خاص ہے
اور فریاد میں مندرکرمو کی استعمال فورا کرین یعنی لوگ ایسا بھی کہتے ہیں کہ تریاق اربعہ کا فائدہ اس مرض میں زیادہ ہوا دیکھا
تریاق الفیض حساب کا ذکر ہم عنقریب کریں گے وہ بھی زیادہ مفید ہے اور سلطان خنری کھلانا بھی زیادہ مفید ہے بعض کا تجربہ یہ ہے کہ سلطان
خنری کو کھلا کر لپٹ کر کولہ کے ستیاہ کرین انکو رسبید کی لکڑی کی آگ سے لیکن ایچ بیت تہرہ اور جب استفد سوختہ ہو جا
رہنے کے قابل ہو اسے جدا نہ کر کے خلیانا کا کولہ بھی اسی آگ میں نیا لیں اور اسبقد رو بھی اختیار کرین اور دونوں کو
بیکر ہوا شراب خالص کے استعمال کرین اور مقدار شربت اسکا بقدر چار ملحقہ کے لینے چاہو اور کھلی سے چائے
کے قابل مقدار شربت تجویز کرین اسی شراب میں اور دونوں دو کو بطور سرہ کے بارکب میں دوسرا نسخہ کو ملا سلطان خنری
چونشکار کر کے جمع کیے ہوں اسوقت جبکہ آفتاب برج اسد میں ہوا اور بعد شکر کے انکو تانبے کے دھچھہ وغیرہ میں رکھ کر
تو میں بقدر معتدل جھلایا ہوا اور آٹکے خاکستر سے پانچ اجزا لیں اور خلیانا بھی پانچ جزو اور گندار ایک جزو ان سبکو پیسکر کسی تیز
میں بچھا لٹ کر کہیں اور ایام اول جز مقدار شربت اس دوائی ایک ملحقہ لینے چھ پالی اور کھلی کے ساتھ اور بعد ایام اول کے ڈھچھہ
اور اسطرح چون چون زمانہ بڑھتا جاے مقدار بھی اسکی زیادہ کرنی چاہیے تاکہ چار ملحقہ تک نوبت پہنچے بعض ادویہ ایسی ہیں
جنکی صفت اسطرح ہے کہ وہ بھی اس مرض میں نافع ہیں یہ دوا ہر حصہ دوا اور زرازیق کہتے ہیں اور اسے غریب ہم ذکر کر چکے اور دواسے شراب
کا استعمال اول ایام تیز کرنا چاہیے ان کو جھلکا کھانیاں ہوا سے کاب پانی سے ڈرنے کی کیفیت اسطرح ہی ہوتی ہے اور کسی نسخہ میں
خلیانا کی مقدار نصف مقدار سلطان کی داخل کر تے ہیں۔ اور اگر طیب مرض کے پاس نہیں سے روز پہونچا ہوا جب ہوا دواسے
یادین کی دوائی معتدرا پلائے پس نسبت اسکے کار میں روز ملاقات کرنا اور بھی حال اور دواؤں کا بھی لینے دوا دینہ بنکا ذکر
ہم آئندہ مسطور میں کریں گے اور اگر سات دن گذرنے کے بعد نوبت معالجہ کی آتی ہو پھر اسوقت مقدار دوائی اس سے بھی زیادہ
ہر چند تجویز کرنی چاہیے۔ اور مشعل جرح کے بچھنے بھی لگانے چاہئیں اگر کہیں ایام میں طیب مرض تک پہونچ جائے

اور کبھی بھی کہہ ہوتے جا نہیں اور خوب طرح سے اس مقام کو چوسنا چاہیے تاکہ سمیت مادی انگلی سے اور لعین کی خیر گیری کے بعد زیادہ ایام
کی نوبت پہنچی ہو اسوقت کہ منہ تر صاف سے من زیادہ فائدہ مند و نینیں ہزار دن زیادہ تفریح اور کئی نمانجی اچھا چور تریا کر ایدہ بقائدہ ہو سکتے
کی بان اسقدر اہتمام فرور کرنا چاہیے کہ نہ کھلنا ہو اور اسے اور نہ نہ ہو جائے اسلئے کہ نہ کھم کے تر صاف سے من زیادہ فائدہ مند اسوقت نینیں
ہو چیکے تین دن پہلے جو ایام اول من گذریکے ہوں اسلئے نہ کھنا اور نینیں ایام میں اور قرب میں انھیں ایام کے ہوتا ہی لہذا
منا سب ہو کہ فقط نہ کھ کے کھلے رہتے پر اسوقت قناعت کرن اور نینیں تدریس میں معلوم ہو چکی ہیں اسکا استعمال کرن پہلے تریا قناعت نہ کر
کو طے پائیں اور اسقدر نمانت معلوم کرنا استعمال کرن نہ کھ کے پھیلنے کو نہ کھ کے پھیلنے کو ہی ہوتا شاید چار دن کا زمانہ ہو تا ہی خود چار دن سے کم
بھی دیکر ہوتا ہی اسلئے کہ اگر ساتویں روز قناعت کرنا ہو اور اسوقت میں انتشار رسم کا بیشک مینعا و نہ کر رہ بالا سے کم زمانہ میں ہو گا۔
جو ازب میں داغ دینے سے بہتر کوئی چیز نہیں ہوتا ایک اگر زمانہ اس سے بھی زیادہ در کجا ہو اور پانی سے ڈرنے کا خوف عمل ہو بعد امتداد
زمانہ کے بھی داغ دینے پر مبادرت کرنی چاہیے اور باوجود امتداد زمانہ کے اگر پورا اور گہرا داغ لگا دینے شاید احتیاج مرام کی اسو
قوی ہوگی اسلئے کہ صبر طرح سے داغ لگانا جذب سمیت کرنا ہی اور کوئی تدریس جذب سمیت کی ایسی نینیں ہو پھر اگر اس تدریس مان لٹنے کوئی
مانع اور خافی پیدا ہو آنے واہ کجا استعمال کرنا لازم ہو کہ فایم مقام داغ لگانے کے میں جیسے مرمی کھاتا اور وہ پھر سے کھاتا و خردل و خرد اور
ایسے زمانہ میں طبل کو جمان میں داخل کرنا یا نہ نینیں اسقدر کہ بدن نکھتر ہو جائے اور طبیعت میں اسکے خواہش پیدا ہو اسلئے کہ اگر تمام
ایسے مریض کو کو ایسے کو یا اسے قناعت کی تدریس کر سکتے بعض لوگ کہتے ہیں کہ آئے بن علی کا بیٹھا نفع میں کرنا ہو اور کھانے گمان غالب
یہی ہو کہ شاید اوائل ایام میں اسکا فائدہ کچھ ہو گا پر بددت سے بچنا مریض کا پر ضرور ہو اور کبھی اسوقت خواہ بعد از ان استعمال نفع
کی دو بارہ بھی ہونی ہو پھر اسوقت دوبارہ قصد ضرور کوئی چاہیے اور خون کے رنگ ہو کچھ لنگر کرنی ضرور نینیں ہی جیسے اوپر مذکور
ہو چکا پھر اگر زمانہ سے دریافت ہو جائے کہ رو بہ صحت ہو اسوقت زیادہ اہتمام کر کے ریاضت معتدل در حمام معتدل کی انگلیت ہے یہی
چاہیے اور بہت با پانی ہلکے بدن پر ڈالنا چاہیے اور رخ معتدل سے ماش اسکے بدن کی کرنی لازم ہو جب اسکا حال اس درجہ
کو ہو چکے کہ پانی سے ڈرنے کا خوف ہو پس معتدل سے اس حالت کے ڈرنا کچھ ضرور نینیں جب تک نفع اس حالت کا با نفع نہ ہو جائے
اور یہ کیفیت طاری نہ ہو جائے کہ اسکو اپنا چہرہ آئینہ میں پہچان نہ پڑے اطبا کہتے ہیں کہ یہ شخص کبھی ایسا ہوتا ہے کہ اپنا چہرہ مطلق نینیں
پہچانتا ہو اور کبھی آئینہ دیکھ کر اسے کہنے کی صورت آئینہ میں متخیل ہونی ہی ہر حال اسکو لو یا بچھا ہوا پانی پلٹانا چاہیے اور اس پانی کے
پلانے میں جو تدریسات اور جیلے ہم آئینہ ذکر کرتے ہیں انکا لحاظ نہ رکھنا چاہیے اور یہی علاج عمدہ ہو اور جس حیلہ سے پانی پلٹانا ممکن ہو
انھیں فرور لڈاشت کرنا چاہیے اگر وہ یا تھ پانوں باندھتے اور اچھا راور اگر وہ کی نوبت پہنچے اور عمدہ پر نفعی مبروت کی کرنی ہو
پھر میں چکا ہو کہ تریا میں نفع پانی ملا کر بہت نفع پیدا کرنی ہو اور بھی ایسے وقت یہ دو امقد ہونی انھہ اور نیت اور طین بچرہ جو
اسکندر یہ سے لائے ہوں جب سر و خنیا ناہر ایک در جی حب الفار کی ہر ایک آٹھ در جی شمد میں چون کرن مقدار بقدر ایک
بالغا سے مری کے چاہیے۔ ایسا مرمی بچرہ کی اور جب سر و خنیا ناہر ایک در جی شمد میں چون کرن مقدار بقدر ایک
شمد اب بری سر واحد میں در جی شمد اب شیر میں اسے گوندہ کر دیکر میں اسکے بعد شمد اور شمد اسر بہت بقدر ایک با قلا
کے ایسا نفع خود آٹھ شغال حب بہت لینے حب الفار آٹھ شغال الفار نیت سولہ الفار نیت تیس اسل غنیا ناہر کی چار دانہ سیکو

نیز مرقہ اور جراثیم

جی کہ کہ شد ملا کر دیکھو اور مقدار شربت بقدر چنے کے ہمراہ آب گرم استعمال کرو اور بعض آدمیوں نے کہا ہے کہ دوا سے کئے کا دانت جو شخص شکائے رہے اس کے کسانے سے روزانہ گنا سٹ جاتا ہو اور اسکی طرف رخ نہیں کرتا ہو اور اسے اس طرح سبب کم کے لئے اسکی طرف سے جھاگ جاتے ہیں اور اگر وہ اس کے نہیں پہنچتے ہیں لیکن اس شخص کے قہر پر اعتماد نہیں ہو اور نہ یہ شخص موقوف بہ ہو اور وہ بیشتر وہی ہے۔

یہ سبب بے ضرر ہے پس جیسے شخص اور طبیعت اور وقت اور وجہ اور دگر مفہوم ہمراہ شراب کے اور کون کئی بھی عجیب الفتح ہو حتیٰ کہ اسکاتھ منت پرانی میں ایسے مادہ سے مشق ہو جس میں کتے کے کاشنے کے منتھے پیدا ہوتے ہیں اور کئی بھی جیب ہو پلانے میں اور پیپ کرتے میں کہتے ہیں کہ خطیانا سے بہتر اسکی کوئی دوا نہیں ہے اور اگر ماڈریوس کا بھی فائدہ اسقدر بیان کرتے ہیں اور بعض لوگ حکایت کرتے ہیں کہ شہر ہائے سرطان اگر میں کے بلانی جائین انکا فائدہ ہی ہے اور الفتح ایشیا بہت اس مرض کے میں اور بعض طبیبانے کہا ہے کہ چوٹا چوٹا چوٹا کھیتوں میں ہوتا ہے اسکا انفج اگر بانی میں ملا کر پلانے میں فوراً شفا حاصل ہوگی اور بعض لوگوں کا گمان ہے کہ بڑے انے کئے کا خون بھی مصلحت کامل ہے اور مجھے اس کے استعمال جو رت نہیں ہوتی ہے اس طرح ملکہ دیوانے کئے کا اور اسکا دل سمیوں کے علاج بھی سود مند ہے کئے میں خصوصاً جس شخص کو اسی کئے سے کاٹا ہو اسکا جگر پران کر کے کھلانا بہت مفید ہے کئے میں جب پانی سے دوسرے کی قوت پہنچ گئی ہو اس کے بعد دیگر دوسری طرح سے کھلانا یا دل کو بصفت مذکور کھلانا خواہ قبضہ عریضہ کو بیوں کر کھلانا چاہیے کئے میں اگر اس مرض کو ماہور دانت ہمراہ جذبہ ستر کے ایسے وقت کھلائیں تو راسی کا شکیاف بطور حصول کے استعمال کریں بہت مفید ہوگا اور پانی سے سخت جانا رہے گا اور وہ یہ مگر کبھی مہملہ اسکے دواسے جالینوس ہوا اور تریاق کبیر بھی قریب آئین احب ان کے ہوا اور بزرگ پر پیکلہ میں سلطان نوری روحنا اور خطیانا بالوس ہوا واحد پانچ درہم کندہ سوخ ہوا مدین درہم گچ مخوم دو درہم ہنار شہ بقدر میں درہم کے حملہ آب بیکر مہ اور میں درہم شب کو اس طرح چند روز اندھا لیس دن کے استعمال کریں نسخہ دوا اول الذکر اس کا جو خاصان کو کون کو نافع ہے۔

دو ذرا لیس لینے پندرہ زہر دار اور جسکے ہوں پر خال سرخ اور سیاہ ہوں آئین سے جو خوب فریاد ہوتے ہیں بڑھیں اور دوا عم راجہ لینے یا تھپانوں اور سرد ہوں پر بازو توڑا میں اور صاف کریں آئین سے ایک حصہ اور عدس مقررہ بھی اسکے برابر ایک حصہ زعفران سنبل الطیب قرغل فلفل دار چینی ہوا واحد سدس جزب کونہم نرم میں خصوصاً ذرا لیس کو اور پانچ میں گوندہ گڑوں میں لیا کر کہ میں مقدار دو دانگ کے ایک قوس ہوا اور ہر روز ایک قوس ہمراہ آب بیکر مہ کے استعمال کرنا اور اگر شتانہ میں سینڈ بیج اور مردوسی سپید ہوا جو ستادہ عدس تدر اور عدس با دام اور مکہ اور گھی کا استعمال کریں اور حمام میں ہر روز داخل کریں لیا اس طرح کے پلانے کے اور آئین میں اتنی دیر تک ٹھامیں کہ آئین پیشاب کر دے اور غذا سے مرطب کا اہتم شوریہ بچے ہائے سرخ نیز استعمال کریں اور بنید کو پلانے اور سردی سے بچائیں نسخہ مختصر دوا اول الذکر اس طرح کا ذرا لیس اسی طرح سے جو اہمی مذکور ہوا ہو لیکر وہی میں ایک شیانہ روز لیکو میں اسکے بعد وہ مقدار حضرت کی کر اگر تازہ دہی چھوڑ میں اور پھر ایک شیانہ روز بھیگا اور میں اس طرح تین مرتبہ دہی بدل میں اسکے بعد سایہ میں خشک کریں اور بعد خشک کرنے کے ہوں عدس منتشر ملا کر میں میں بانی کے ذریعہ سے قوس ملیا کر میں مقدار شربت دو دانگ ہے ہمراہ شراب خواہ تیکر میں بانی کے ساتھ اور بعد اس دوا کے استعمال کے ایسی تدبیر کریں کہ پسینا خوب برآمد ہو لینے سے خواہ اور ہنٹے سے پھر اگر اس دوا کے استعمال سے کسی طرح کا کرب پیدا ہو بقدر ایک مگر کہ کئے بہت خواہ خوشی و پلانا چاہیے اور آئین کا استعمال بدستور سابق کرے اور آئین پیشاب کرے اگر خون کا پیشاب ہو جاوے پانی سے

فیہ صبراً و بائناً کما یؤتی

دوسرے کا خوف جاننا رہیگیا سخاوت و عجز جو واسطے جذب سمیت اور توسیع زخم کے بھکارا دین من حلیتے کا تھما
 جرد و راوی نہیں لوگ کہتے ہیں وہ دینے کے کا جگر بھی لظہر تھا کہ نافع ہو اور ایک جماعت اطباء نے اسکے نفع کی گواہی دی اور
 اس کا حکم کرنا اور شراب استعمال ہی مفید ہو اور گوشت بھی نفع کی راہ کی کوئی نفع کرنا ہی نفع کے اس کو سمیت کو
 بقوت جذب کرے یہ وہاں کے مقام پر نشان کر دینے کے پیش اب اس کے کا حسیک عقیدہ کیا جو خصوصاً صابون و نظرون کے اور
 خاکسریں کو تھما خواہ ہمراہ کر کے اور نفع ہمارے نفع کے اور عیاشی و شہیہ نفع ہی۔ برکت فضا و استیسا ہی مفید نفع ہو اور بیخ نازانہ
 ہی مفید ہو کئی طرح اس سے ہی نفع تکبیب ہو تاکہ کہ مقام گزیر پر شہر ہاچی کا چند مرتبہ ہمارا کریں۔ انیسٹا جیوتی کو ٹکڑا کرین۔ انیسٹا
 ٹمک اور زنگبر ہر واحد چار جزو چربی کچھ گاوی یا ہر جزو لظہر ہر کے استعمال کریں۔ انیسٹا لیباب بن جزو بوق و جزو سمند نہیں لکیر
 جزو بلبکی چربی ہر جزو اور دولت و عن خلافہ راحت کے پانی ملائے کا طریقہ ہمارا ایک شخص نے اول اطباء میں سے دیکھا ہے
 نام قلعہ بوس ہر کعب علیہ کعب الکلک پانی سے ڈرنے لگے اس وقت آد سے پانی پلایا سو سمار کی کھال میں مناسب ہو اور
 طیبے کے کھانے پر کھن برتن میں پانی ملائیں اس پر کھال صغیر کی منڈھی ہوئی جو خصوصاً ہمارا کہہ برتن لکیری کا ہوا دینے کے کی جلد کو
 بنا ہوا اور بعض اطباء نے کہا ہے کہ اس میں سے خواہ اور ایک خیرہ یا کزہ کے رکھا ہو۔ اور ابلانے کہا ہے کہ تہر تہر کبھی ہمارا کہہ نہیں ہوں۔
 بعض لوگوں نے پانی پلانے میں ایسے مریض کے ایک اور حیلہ بھی دیکھا کہ ایک بلبلہ بلبلوں یا خواہ سوڑی شکل چھڑے کی لایہ بنا کر اسکے حلق میں رکھے
 اور آئین پانی دور سے کر دینے وہ اسکی نظر سے وہ پانی حلق تک پہنچے اسطرح بعض لوگوں نے سوئے کی انہوں نے دینے سے ایہ
 آئین پانی ہر کے پلایا ہنجل جلدوں کے ایک حیلہ بھی ہے کہ جو ف دارا شیا اندر سے خالی جیسے منڈھی کے چھٹے کے خاتہ خواہ ہوسم کی گہرا بنا
 آئین پانی ہر میں اور طیل کو پلایا دین بھی نافع ہو تاہم جیتا اور یا ہمارا اور شہر کے کاٹنے کا بیان اور اسکے چونکے کے زخموں
 کا علاج یہ جانور دوزہ خواہ انکے مثل جڑ میں اور جانور مثل صمغ کے اور آدمیوں کے نہیں ہیں بلکہ اسکے دانت اور ہنگل یا ہنگل
 خالی سمیت سے نہیں میں اگر چہ جیسے خود صمغ اور اسلم ہوں اس واسطے اول علاج اس شخص کا ہی ہو جسکو انکے دانت خواہ چنگھ کا مدبر ہو
 ہو کہ جذب سمیت لطیف خارج کے کیا جائے اسکے بعد زخم کے تمام اور پورے کی تدبیر کرنی چاہیے اور تھوڑی سی تدبیر لکیر سمیت جذب
 کرنے میں کافی ہونی چھتساح کے کاٹنے کا بیان جسکو مساح کہنے کا نا ہو چاہیے پہلے ہی تدبیر کرے جو ادیر بند ہو چکی ہو کہہ کے
 کاٹنے میں لینے چونکہ وہ انہوں نے اسکا علاج اور مساح کے کاٹنے کا علاج کیسا ہی ہو لیکن مساح کے زہر کو بطرف خارج کے
 جذب کرنا ضروری اسلئے کہ اگر چہ اسکا کاٹنا مضر بہ سلامت ہو تاہم ہم مقام گزرتہ سمیت سے خالی نہیں ہوتا ہو اور
 حسب اسکا نظرون اور عدس وغیرہ سے کرنا چاہیے جب تنقیہ سے فراغ ہو جائے روشن زرد اور چربی بارہ سنگا اور
 ہر غانی کی زخم میں بھری چاہیے شدید ملا کر ادا اسکے زخم کے پورنے کی تدبیر کر واد خود مساح کا گوشت تمام زخم کے واسطے بہت
 نافع ہے جو بعض اہل تجربہ کا قول ہے کہ میں شخص کا مساح نے سیندھ و خضو لھی وغیرہ چالیا ہو اور بدن میں کسی پیدا ہوئی ہو اس پر مساح کی
 چربی نکالنے سے شفا حاصل ہوتی ہے اور عندہ انص پورا ہوا چاہا ہی بندر کے کاٹنے کا علاج جس شخص کو بندر نے کاٹا ہو
 وہ بھی پہلے ایسی تدبیر کرے کہ سمیت زخم کا جذب لطیف خارج کے ہو جائے اسلئے کہ انہوں نے مساح کے خالص ہوں اور جذب اسکا نفع ہے
 اور دینے کے کہ چاہیے جیسے خاکسرا زہر کہ اور مینا زہر اور مادہ کھ اور دیگر خصوصاً ہمارا کھام باور اسنگ ہمارا نکال دینے کا اور شہ

نور مجاہد ۲۵۰۰

در دم میں سکون مرد اسنگ کے کٹانے سے پیدا ہوتی ہے اور بلیغ در دم کی استسما اور کلوئی اور شراب و ریشم سے لرنی جاوے بل کے کاشنے کا علاج کبھی بل کے کاشنے سے درد شدہ اور سبز ہو جانے یا دن کا عارض ہونا ہی۔ علاج ان لوگوں کا وہی علاج عام ہوگی اور کھانسی سے کھینچنا اور میاڑ اور میاڑ خود بخوبی کا کرنا وغیرہ اور اسکا استعمال کھانسی میں بھی مفید ہے اور کلوئی اور تل کا مٹا بھی مفید ہے۔ کاشنے کے کاشنے کا علاج کھانسی میں کبھی کبھی سے درد بہت جلد بخیل جاتا ہے اور رنگ میں کمیوت عارض ہوتی ہے۔ علاج اسکا قریب یہ علاج مذکور ہے کہ میاڑ اور مسن کا مٹا کر برن او کھانسی میں بھی آؤ کھانسی کا استعمال اور شراب مٹا لیں کاشنا ان دونوں کو کھانسی کا کرنا چاہیے اور انجیر خام همراه آرد کر سہ کے کتاب تریاق میں بعض لوگ لکھتے ہیں کہ خود مندر کا پوست اور کھانسی کے کاشنے ہوئے زخم پر خواہ دیوانہ کھانسی کے کاشنے ہوئے ہاڑ لنگھائیں فوراً صحت حاصل ہوتی ہے جو مٹا بل کے کاشنے کا علاج اور اسکو قلا بھی کہتے ہیں بعض اطباء کہتے ہیں کہ یہ جانور نیلے سے چھوٹا ہوتا ہے اور رنگ اسکا مائل تیرنی باطاعت اور باری خواہ نرکستہ ہوتا ہے اور موٹا اسکا بہت ہی لمبا اور چوڑا ہے یا کسی حکم کا قول ہے کہ یہ جانور کسی حیوان کو دیکھتا ہے تو کھانسی کے اس کے خصیہ میں ٹٹک جاتا ہے اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ اسکی شکل جو ہے کسی ہوتی ہے اور رنگ بھی اسکا ویسا ہی ہوتا ہے اور مٹی کی اس کے پشت کی لطیفہ بڑھ آٹکی بطور مار دہ کے تیر تیرتی ہے اور انھیں دونوں چھوٹی ہوتی ہیں اور دانت اس کے تیرتہ طبقہ رکھتے ہیں ایک پر ایک میاڑ اور تھوڑا سا خم اور کبھی بھی آسمین ہوتی ہے اور پر کھیرت رکھتے ہیں اسکے کاشنے سے اوجاع شدید اور نفس پیدا ہوتا ہے تمام بدن میں درد خنہ مقامات پر سرخی پیدا ہوتی ہے جہاں جہاں اسکے دانت لگتے ہیں خواہ جیسے دانت زیادہ اور کھیرت رکھتے ہوں اور کاشنے کے زخم کے گرد چھوٹے دانت پڑھانے میں آہن رطوبت دموی پھر جانی ہو اور قیاد لکھتے ہیں ان دونوں کے کھیرت اور تیرتی ہوتی ہے اور گرد و قاعدہ کے بھی رنگ تیرہ ہوتا ہے اور جب کھیرت سے چاک کیے جائیں سفید رنگ پوست چھ کھیرت کا تیرتہ نکلتا ہے اور بھی آسمین کس قدر اضر قوی ظاہر ہوتا ہے اور کبھی سرگرم جاتا ہے۔ کھانسی کے کھیرت سے شمع صمدی برآمد ہوتا ہے اور انھیں جو کہ سر مٹا ہوتا ہے اور گوشت گرتا ہے اور کبھی زبان تک ذوب ہو جاتی ہے اور کھانسی میں درد اور ڈر اور اور غیر السول اور خرق بار د اور فاسد پیدا ہوتا ہے اور علاج واجب ہے کہ موضع گزند پر تھانہ خواہ سب کو ملا کر کھین اور آب شور کو گرم کر کے لٹول کرین اور جو طرے عام معالجات کے اور پر مذکور ہو چکے وہ سب عمل میں لائیں یا اس پر آرد جو اور کھین بطور ضماد کے رکھیں خواہ چو پائی کی آٹک چکر گڑھ مذکور برماندھین اور گرد زخم کے عاقر و جاسین کھچ کر کھین خواہ قوم یا خار کو دنی ہوتی خواہ رائی سی ہوتی چھیر کھین اور یہ سب تیر تیرن جب کرنی چاہئیں جب دردم ہوا اور گرد و سر میں کھانسی کے کھیلے چکا کر خدا کرین پلاسٹے کی دیوانہ شمع اسی شراب میں چھین کر اور جو بر نامہ اور جو اسر و پھر شراب کے اور عاقر و جاسین اور خرم جو اور قطن اور واؤن سے اتوی ہے جو کہ جو بر یہ پھر کھین کے خواہ جاو شراب اور خنچ بنطیا نا اور لھجیدی اور لھجہ حرورت لکھتے پھر یا یہ پچھ کا پردوں بہت عمدہ ہیں اور دودھ پھر کھین کے سے بہت مانع ہے۔ بعض مائے فن نے کہا ہے کہ عصارہ ورق غا کا جو تر و تازہ ہو ہمراہ شراب کے بدرجہات مفید ہے اور طبیعت جو چربہ یا طبیعت قیومہ یا طبیعت لیلیاب ہمراہ شراب کے مفید بھی بہت عمدہ ہے اسکے واسطے اگر کھانسی کا استعمال کیا جاوے اور پھر شراب کے پلائی جائے اور اسطرح اگر آٹیا سے مذکورہ کو جب سے بدون توڑے اور کٹے سے کھا لیں یہی مفید ہے اور جو وقت فاسد کر جائے تو کھانسی کا علاج ہی کرنا چاہیے جو فروح کے باب میں لکھا ہے اور مٹا بل یا پچھ ان خنہ کے

کھائے اور ڈنگ ہارنے کا بیان اور زبلوں کے اقسام کے حشرات کا بیان اس معالزمین ہم بھجیو اور زبلوں اور زبلوں سے نکلنے والی اور بوسے
 وغیرہ کے کاٹنے کا بیان کرینگے اور جو جلاوطن مخلوق ہر ایک کے سر او سے جدا کا تکلیف دہنے اور بھیلنے والی حشرات کا ذکر کرینگے
 اعصاب و عروق کے ایک قوم نے بیان کیا ہے کہ ناد و بچھو پست نر کے پڑا ہوا جو ارد و برابر پوتا ہوا اسلئے کہ بچھو پستلا اور پست
 ہوتا ہوا اور مادہ مینا اور زبل اور ڈنگ مادہ کا باریکہ اور نر کا گندہ اور بھالوی ہونا پستلہ بھی حسب اتفاق ایک ہی بچھو کے دو ڈنگ ہونے
 ہیں جیسا بعض اہل تجربہ نے لگان کیا ہے اور دو سو باخ پیدا ہونے میں اس شخص کے بدن میں جسے ڈنگ ہوا اور مقام نسج
 تختہ ہوا اور تمام بدن میں گرمی پیدا ہوتی ہے اور کبھی سرد پستلہ بھی نکلتا ہے وہ بچھو جیال ہے اور دار ہر جوش میں پڑا ہوا جو اور اکثر اڑنے سے مارا
 اور ڈنگے میں گہنے سے منع کرتی ہے پس ایک شہر سے دوسرے شہر کی طرف سفر کرتا ہے اور کبھی بچھو کے دم پر گر کر مان اور ڈنگے
 پیدا ہوتے ہیں چنانچہ بعض اقسام کی دم پر چھو مدو گندہ سے ہر قسم میں کہ ان میں چمک دمک زمانہ طلوع شمس کی شہور میں ہیں
 بعد وہ میں جو زیادہ ہوتی ہے ایسے بچھو کا ڈنگ ہوا زندہ نہیں رہتا ہر منتر جہم کہتا ہے ایک جاتو جہم ماسٹا بہ بچھو کے جسے
 چھو بندہ کہتے ہیں اسکی سمیت البتہ ہندستان میں اس وقت مشہور ہے جیسا شیخ لکھ رہا ہے وہ من بعض بچھو کی دم پر بچھو مادہ سے کہ
 مثلاً باج خواہ چمک بیان ہوتی ہے ایک قوم نے کہا ہے کہ بچھو کے رنگ کو قسم میں پستلہ اور شرح کا کسٹری اور کھٹ پستلہ ہوتی
 سا بھی مارنا ہوا اور ہر قسم کی جکا دہانہ اور کنارہ دم کا سیاہ ہو ایک بیگون ہوتی ہے اس کے ڈنگے سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وہ میں
 کاٹنے سے چھتے ہیں اور وہ ہوتی ہے سیاہ ہوا ہے ایک دمک دھانی رنگ کی ہوتی ہے اور اس کے ڈنگے سے دھندلا اور احملا عاقل پیدا ہوتا
 ہے بچھو کے کاٹنے کی کیا خواہش پیدا ہوتی ہے میں جس مقام پر ڈنگ مارتا ہے تو رگور سمحت اور شرح
 پیدا ہو کر اس میں در جاورد پیدا ہوتا ہے اور کبھی التباب اور سوزش اور کبھی سردی یا مین پیدا ہوتی ہے اور ایسا خیال کرنا کہ بچھو
 اسکا بدن کو تپتہ پیدہ سنگ سا رہنے کے ہوا ہے اور روت گوارا ہے اور وہ تپتہ درو پیدا ہوتا ہے اور بدن میں کاٹنے سے جیسے لگنے میں
 اور اس کے بعد پستلا نکلتا ہے اور ہر قسم میں اختلاج اور پھٹکن اور سردی پیدا ہوتی ہے اور وہ میں خواہ نصاب کے طو سے لگے
 و رطوبت لزوج ایسی نکلتی ہے اور نکلتے کے ساتھ ہی محمد ہوجاتی ہے اور مشہور ہے اور لیتہ ہوجا یا لودنگا پیدا ہوتا ہے اور ارتعاش لینے
 چیز میں ہر قسم کی ہوجاتی ہے دونوں پر ہوتی اور بچھو میں رطوبت لزوجا ہوجا یا لودنگا پیدا ہوتا ہے اور ارتعاش لینے
 کو بڑگنڈا ہوجا خصوصاً اگر ڈنگ شے کے اعصاب میں لگا ہو لیکن میں درم پیدا ہوتا ہے اور ہر ڈنگا کثرت آتی ہے خصوصاً اگر ڈنگ او
 کے اعصاب میں لگا ہو رنگ بدن کا متغیر ہوجاتا ہے اور بچھو نہایت رومی اور زبلوں قسم کا ہوا اس سے زیادہ اعراض اور
 پیدا ہونے اور یہ احوال مذکورہ بافراط عارض ہونے اور ڈنگ کا زخم منقش و رخ سوراخہ کے سوزش اور حلیں میں ہوجا اور
 تمام بدن میں لڑھ اور سردی ہوجا سے لگا اور ہونے کے اور رطوبت لزوج پیدا ہو کر اس پر پستلہ ہوجا لگی اور کچھ سے رطوبت نکلتے
 کی اور اس کے بعد کبھی بچھو جاسے لگا دونوں کو کٹنے میں اور کھٹ کا تپتہ ہونا نظر آئے گا اور مقام برزیا ہر نکل آسے گا اور کھٹ میں درم
 پیدا ہوتا ہے اور زبان موٹی ہوجاتی ہے اور دانت پر دانت کھینچنے لگتے ہیں اور اعصاب سے اسلئے میں تشنج پیدا ہوتا ہے اور کبھی دانت
 پر دانت ٹیچ جاتے ہیں پھر ڈنگا پیدا ہونا دشوار ہوتا ہے اور لیتوس کہتا ہے اگر کھچو کا ڈنگ شریان پر لگتا ہے غشی پیدا ہوتی ہے اور اگر ڈنگ پر لگے
 تشنج پیدا ہوتا ہے اور اگر اردو پر لگے غنوت اخلا پیدا ہوتی ہے علاج چیلنے کو این تمامہ سے علاج کرنا لازم اور تکسید ٹنگ اور پستلہ

دو غیر سے کرین اور سب سے پہلے ہونے کی تدبیر کرین اور شہ رطائے کے سب ملو اور مین جو اکثر بیان ہو چکے ہیں اور شبے طریقیے ہونے
 ناکور ہو چکے وہ سب کام میں لاین اور ادویہ سادہ لطیفہ حنیے سب سے تہاب پیدا ہو جیسے حلیت اور لسن اور علقہ قرقر
 کا استعمال کرین اور سندی کو کھانسی تھکدہ و اوہو اسطرح ریشے کا پھین اور جس کھاس خواہ سب کا پتاسش مرزنجوش کے ہو سار
 زمین پڑیکل مدور پھیلے اور قطر اسکا ایک بالشت کا ہوا اور اسکے نرسے مین لزوجت ہو اور لعینہ فرآسکا تہن لیتے سیر
 کا ہو وہ سیر جو تازہ ہوتا ہو اور اسکو پانی مین پیچو پلانے مین پس در دین سکون پیدا ہوتا ہو اطبانے بہت سے خشاہش اور
 بہت سے درخت نام بنام ذکر کیے مین کہ ہمراہ زمین اچھی طرح زمین پچانتے مین اور پھر ایک درخت کا ذکر کیا ہے کہ آسلی شاخ
 مین سے ایک بالشت اویچی ہوتی ہے اور ڈالیان کا برابر برابر اسکے پیدا ہوتی مین اور بقدر ایک ذرے کے عید ہوتی مین اور ایشتر
 یرت کے ایک شاخہ ہوتی جو نرہ اسکا دیسا ہی ہوتا ہے جیسا نرہ ہوت کا ہے اسکے پلانے سے در دین سکون فوراً پیدا ہوتا ہے
 اور لعیت بربری جو مشابہ سوسر کجان کے ہوتی ہے بہت مفید ہے اور لعل اسمعیل بھی عیب النور ہے اور استعمال کر کے مزاج فاروق
 اور شہر و طبلوں اور نریاق نرہ زہاچی حکیم کی اور ترار لہ اور شہر زیا اور دوا سے حلیت اور خود حلیت بھی اچھی دوا ہے اور ماسٹر اور حبل
 لاج کل تجربہ مین آئے ہیں اور نرہ طرہ مری ایسی ہے کہ شہادت جالیتوس اسکا فائدہ اتنا در بابت ہوا ہے کہ غریب نرہ کے بد لعین
 بانہ و دیگہ سے در دین سکون فوراً سکید اہوتا ہے اور یہ قطر از قسم خراشت خاں دار کے مین اور نرہ جس کے نرہ دیکھ جو شہ
 جے لعین ملاد مین اچھا ہوا کتے مین شاید اس سے مراد ہوتن بعض لوگ کہتے مین کہ مقدار ایک تل لکے پیش کل استعمال
 کرین سکون در دین پیدا ہوا اور اسکی بہت بھی دفع کرتی ہے اور اتنی مقدار فاعل ہی مین ہوا سلیے کہ مملکت کی مقدار نصف
 درہم تک ہے اور درجہ او یہ جیدہ کے لسن ہے شراب کے ساتھ اسطرح کہ پہلے لسن کا استعمال کرین اسکے خوردی درجہ
 شراب پلانے خصوصاً اگر قوم کے ہمراہ اسبقدر جو رہتی ہو اور ہر روز قریب ایک اوتہ کے استعمال کرنا چاہیے اور بعد استعمال ڈیم
 اور شراب کے کسی ایسے مقام پر جان پہنچی پردہ وغیرہ کے ذریعہ سے ہوا نید ہو کھد اور دعا کے اسے نمانا چاہیے اور اگر کوئی
 حیلہ ایسا بن پڑے کہ آب گرم کے بخار کے اوپر آسے اور ٹھانین لینے نیچے سے گرمی بخارات آب گرم کی آسے ہو چکے
 یہ بھی نافع ہوگا اور غرض ان تدبیروں سے یہ ہو کہ پسینا نکل آئے اور پسینا نکالنے سے یہ غرض ہے کہ مواد کی تحریک لطرت
 خارج کے ہو اگر حمام مین داخل کر کے پسینا نکالا جائے وہ بہت نافع ہے اور بعد خروج کے حمام سے شراب فاعل پلانے
 چاہیے نریاق جید نمانے ایسے لوگوں کے واسطے یہ ہو زار و نرہ طول جنطیا نایا جیانا ہا ہوتے کہ ریشہ خنظل استنین علی عروق و صفر
 ہا شہر اسب کو شہد ملا کر معجون کرین دوسرا نریاق جید ہے جو سداب بری کون حبشی جو جید قونی ہوا حد سے بقدر ایک
 کسٹ لافن سرکہ بقدر ضرورت صحیح معنی اتنا جمین سرکہ بالزوجت کر جائے سب ادویہ کو جمع کرین اور مقدار شربت کی
 درجہ ہی آس سے زیادہ خضر ناک ہو بلکہ اگر زیادہ مقدار کی ضرورت ہو تب نصف لٹنے کے نصف درجہ بھی پھر دینا چاہیے
 نریاق دیکر یہ بھی جید ہے جو قوم اور جو ایک ایک حبسہ برگ سداب مابس اور حلیت اور مری ہر واحد نصف خر پھیلے
 ہوئے انجیر مین معجون کرین آس سے دھو کہ مقدار شربت مین درہم ہمراہ شراب کے نریاق جید حبسہ برگ سداب لافن لافن
 معجون لیکر قوس طیار کرین مقدار شربت مین ابولوسات ہمراہ حیار اوقیہ شراب کے - ایعتا

رتیلہ کے کاشے میں بھی یہ دو اونیہ ہوتی ہے۔ ایضا جاوشر مرکی قند چند بادستر نقل سپید کومیہ اور شہد ہمزون میں معجون کرین
دواسے عسکری اور اسکے بنانے کی ترکیب پنج حنظل پنج کبراشتمین غذا وندین طر حشوقی یہ سب اجزاء برابر لیکھیا و کرین
مقدار شربت لیک کے واسطے دو دانگ اور جان کو لیک دو ہم ہواور دو اعجب المنفع اور بے نظیر ہر کلیہ مشروبات بمثلہ لوز
شہد کے عظمت ہے۔ ایضا فاشتر اور تردمانا بوزن ایک دو ہم ہواور شراب کے اور بعد یعنی ناگرتھ اور حب الیاس لک باوروح اور تخم بادینج
اور تخم حاض بری اور حشوق کرکاسنی کینچن یہ سب ادویہ پلازمین اور طلا کرنے میں مفید ہیں اور قوی بری اور سلطان تھری اگر طر کوشتر
خرکے پلازمین وہ بھی مفید ہے اہل عرب کہ وہ گرم گزیدہ کو دور ہر پنج حنظل چیکر پلاتے ہیں اس سے بھی نفع میں ہواور ایک فوم شہ
تھر کیا ہو کہ ننگ شور لیکر ایک کدوست اسکے بھی زیادہ نافع ہے۔ اور ایک فوم شہ گمان کیا ہو کاشستن سبز جب روغن زمین
کوش کر اور جان کر پلازمین اور اس سے بقدر فریب دو مختلف خواہ نواشدہ کے استعمال کرین بہت نافع ہے اگر اوہ چوٹی خواہ باوروح
کی چکا ہو اسے مغرب سے ضرور نہ ہو پیکھا جوادہ جسکے بال و پر نہیں ہوتے اور عظیم القہہ ہوتی ہو اور اسکا نام خرک کوک ہے جو جب سوکھا کر
ہواور شرابک پلازمین وہ بھی نافع ہے۔ ایک حشر کھل فوٹی ہو کہ مغرب گزیدہ کو اسنے این در بر الینج ہوزن شہد لاکر کدوستے اور نفع میں
حوض لوک گمان کرتے ہیں کہ داد ہندی بھی شراب نافع ہو جیسے بقدر طلا کے مفید ہے غار بقون کی صنعت عیب ہو شہر حتمی اور اسکی
کوبل اور حب الفار حصر ما اور تخم حشوقی اور برگ ترب اور کاغ حرا بے انما پتھر بھی شراب نافع ہے۔ ایضا زرا و تدر کونجی پنج جواد شہد زہر
یہ جز ہوزن لیکھیا مقدار شربت دو درمی ہواور شراب کے استعمال کرین۔ ایضا زرا و تدر کونجی ہواور ایک خروطل ل نصف جز
صورت یعنی زرا و تدر اور مقدار شربت بوزن ایک ہواکے۔ ایضا زرا و تدر کونجی عاقر قرا ہوزن شہد ہمزون شہد ہمزون کر کے مقدار شربت
دو درمی ہواور شراب کے۔ ایضامرکی جاوشر افون ہوزن فاشتر اجزاء ان سب سے افواص طیار کرین۔ البت تقویٰ پنج زرا و
طویل عاقر قرا ہواور واحد ایک جز بقدر واجب ان اجزاء سے استعمال کرین بعض ایشانے کہا ہے کہ روہی شراب چند جز کر بہت نفع
آختر جز تخم سداب میں جز چند ہر ستر تخم جرہر واحد سے دو درم دریانی کھجور سے کے خون میں لیکھا کرین اور پلازمین اور ایک درم ہواور
اور قہ شراب کے ہواور استعمال کرین اظلیہ اور المندہ کا بیان خود کچھ کہ ہیکر نما و کرنا ایک گدہ نما ہواور واسطے جذب سمیت
مغرب کے بوج مشاکلت کے ایضا کھجور کی دم کا نماد بھی عیب الازری۔ ایضا ایک گناس جسکا نام ذنب العرب ہے اور مشاکلت
دم سے ہوتی ہے اسکا نماد بھی عیب ہے اور اسکی یہ خاصیت ہے کہ اگر حالت سخت میں کسی مقام پر بدن کے اسکا نماد کرین خدا اور بن
پیدا کرتی ہے اور بقدر خون اس مقام پر ہواور سے مراد اوہیں ہے کہ ذبیعی جیسا ایض ہیر دے گمان کیا ہے۔ اور جو سہہ کا پست بھاڑ
کے بھوکے مقام سے پر کر لین باجماع سمیت مفید ہوگا جیسے دم زہر کو ایک ہی جذب کینج لیتا ہے اور پھیلنے نہیں دیتا اور اسطرح
سیدرک کا حاجی حال ہے اور پتھر خود کچھ کہو کے در یافت کیا ہو کہ طلا سے داد ہندی بہت نافع ہے اور در زمین سکون پیدا کرتی ہے
اسطرح کئی کچھ میں جو طبیعت سپید مثل دودھ کے کھنٹی ہے اور چند میدہ مسر اور بلا درمی بقول ارضیا عیب نفع ہے کہ در زمین سکون پیدا کرتی ہے
اور بھی ہواور مر کے نماد کا بھی نماد ہے اور کر بہت نفع دے لیسے شقتہ زکیا ہواور ہواور زینج کے خواہ ملک الہم کے مساقہ اور گوشت سبک مانج کا
اور اسن نظیر ہواور کرم کر نما۔ ایضا تخم کثان تخم حلی حیا جواد خواہ دونوں لیکھا کر کے ہواور ننگ کے۔ ایضا قوی شہر حصار
سنداب کے ہواور خواہ اسکا جوشا نہ۔ ایضا چنے کی کھجور سی اور خیال کبر کو کچھ کر کے نماد کرنا باوروح بھی اظلیہ نافع ہے کہ فی الحال

تکون برین بافتن و در آن مخلوط با کما می بودی پس سر می هم مرقوم بودی بی آنکس سر می جوی که برابر بود تا جوی و به بڑی جوی جیسا نام معروف بود
 اور رنگ اسکا با رنگ سر می اور اسکے بدن کو جو شے اجسام اور بیخ اور سرخ رنگ و خاصیت جو شے برین جوی نام
 بروقت اسکے ظاہر ہوئے سکے۔ چون جی قسم سفید رنگوں اور سرخ اور باسلامت ہو تا اور اسکے باز جوی کے
 لیسے ہوئے ہی ہی بڑی جوی جیسا ذکر اور بر بچکا جی۔ پانچون قسم سفلیون اسکا جسم طیل اور با رنگ ہو تا اور اسکے بدن پر نقطہ با سے
 جی زرد و خاصا سرد اور گردن کے قریب جی قسم زرد و طیس۔ بطول الجسم جو سبز رنگ مثل ابرو کے لئے سوئی کے اسی گردن کے نیچے
 ہو تا اور در طیب جسٹہ اقسام رتلات کے یہ سب بیان کیے ہیں اسکے اعراض کیساں ذکر کیے ہیں اور اول گردن کے کون
 اعراض اقسام کے زیادہ بھی لکھے ہیں جو ہر قسم کے خاص اعراض ہیں سو اسے اس طیب کے اور دوسرے شخص نے کہا جو کہ
 ایک دانہ ہر مشابہاں سنگیوت کے جیسا نام خدیو اور وہ کئی کاشکار جو لپٹے جس کو کبھی شکار کرتی ہو اسکے مشابہ رتلات جو ہر
 بجی کہا ہے کہ اقسام رتلات کے بہت ہیں اور بنا بر کول جا لینوس کے اقسام رتلات کے بارہ ہیں سے بری قسم وہ جو ہر کھانہ ہی
 اور آئین اقسام میں سے سرخ رنگ جو کایا کول کرمی کی لسی ہوتی ہو اور آئین اقسام میں سے سیاہ رنگ و عالی جو مشابہاں مغیرہ کے ہوتی ہو
 اور آئین اقسام میں سے زرد رنگ جو آئین اقسام میں پیدا اول پٹ کی ہوتی ہو اور مدھ اسکا جو ما اور آئین اقسام میں سے کو کہ
 ہو اور اسی طیب کی جانب پراہ و خطا اسی زبان براق ہوتے ہیں اور آئین اقسام میں سے زرد رنگ اور ایسے ہوتے ہیں کہ خطا
 نہ دیکھے اسکے سامنے آتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ اور آئین اقسام میں سے غیر جو آہی نام سے خاص ہوا اسکا مدھ اسکے سر کی
 میں ہوتا ہو اور اسکے پاؤں جو شے جھپٹے کی طرف ہر سے ہوائے اور جب کاشے کارا راہ کوئی پر دو دونوں پر نقطہ زرد و کرم
 جاتی ہو اور قریب رنگ مارنے کے مغز می رطوبت مدھ سے گرائی ہو اور یہ قسم جی قسم جو غیبہ کی گذر جی ہو اس سے زیادہ اللطی
 جو آئین اقسام میں سے ایک قسم غلبہ جی جو مشابہ مو در سرخ گردن سیاہ سر کی ہوتی ہو اور پشت اسکی پسید ہوتی ہو اور خلقت طور کے
 نقطہ رنگ و رنگ اسکے بدن پر ہوتے ہیں آئین اقسام میں سے زرد و مدھ اور آئین اقسام میں سے زرد و مدھ اور آئین
 رنگ مشابہ زرد و کرم ہوتی ہو غیر یہ سب بیان کر کے اسی شخص نے ہر قسم کے اعراض خاص کو ذکر کیا ہو اور آئین
 اقسام میں سے کرسنہ ہو اسکا نام کرسنہ اسوائے رکھا گیا ہو کہ چھوٹی ہوتی ہو اور گد باطر کے دکھنے کے برابر گول گول ہوتی
 ہو مدھ اسکا جو ما پٹ اسکا اشقر اور قانم اور بعد پسید رنگ اور جو لے جہا نے زیادہ اور مدھ جیسا ذکر اچھی ہو اور نہایت
 غیبت قسم ہو اور اسکا پٹ بڑا اور سرخی اسکا کثیر ہو تا جی اور اس کھنی سے مشابہ ہوتی جو چراغ کے گرد اور جی ہوتی ہو
 شب کو رتلات کے کاشٹے جو اعراض پیدا ہوتے ہیں اور نکا بیان اچھا تو فیصلی ہو جو۔ جالیہ نیر
 نے کہا ہے کہ رتلا کا رنگ امتداد جس کے نہیں سرایت کرنا جیسا کچھ کا کھرا گنا ہی اسیدہ سے پسیدا اسکے کاشٹے سے
 نہیں نکلتا اور نہ رنگ سبز ہو تا جی اکثر اوقات جا لینوس گناہے کہ جس شخص کا یہ بیان ہو کہ رتلات کی کل چھ قسمیں ہیں اور
 ان چھ قسموں کو اسی عضو سے نام زد بھی کیا جو پانچ اور ایک بیان اچھی ہو چکا جی و ہر سب قسمیں اس بات میں تکرار
 ہیں کہ مقام لیسہ پر دم پیدا ہو تا جی اور وہی مقام کمر اوقات سرخ ہو جاتا ہے اور اکثر زرد رنگ ہو جاتا ہے اور سبزی مائل کہ آئین
 لکھی زیادہ کھنی جو اور جو مقام اسکے گرد اور قریب کایا کھن جی جی ہوتی ہو اور کھنی جی جی ہوتے ہر سے ساق تک

ہوتی ہے اور بعض لوگ اسٹ زیادہ کہتے ہیں کہ تا اور بلندی درم میں زیادہ زمین ہوتی اور نہ استدر التباب اور سوڑ سس ہوتی ہے اور
 اول شخص ہستہ تپتہ قصبہ میں بیان کی میں اسکا قول ہے جو کہ اعصابہ اور عصبیہ اور ہڈیوں میں سردی پیدا ہوتی ہے اور ہمیشہ ہستہ ہر وقت
 زیادہ اذیت اور ہستہ اذیت بیان کی ہے سرد ہستی میں اور کبھی سارا بدن بھی ٹھنڈا ہو جاتا ہے اور اس وقت رعشہ اور تھری پیدا
 ہوتی ہے وہی کبھی گستاہی کہ ایسے وقت درد بھی موضع لسع میں شدید اور ایسے جہین کہ نیرالایسا پیدا ہوتا ہے اور سرد ہستہ پیدا
 نظرو اور زوی رنگا کی چہرہ پر بایان ہوتی ہے انھیں ایسی معلوم ہوتی ہیں جیسے عادت سے زیادہ اذیتیں رطوبت پیدا ہوا اور نظرو
 نظرو متواتر ہستہ میں اسفل اذیت خصوصاً ہتھوڑے کے قریب ایسا معلوم ہوتا ہے کہ بالکل خالی ہو گیا ہے اور کبھی زمین ہے اور اس کے راہ
 سے طبیعت مادہ مائید کا دفع شروع کرتی ہے اور رشک کی راہ سے ایسا ہی مادہ اخراج کرتی ہے۔ کبھی ایسی مادہ میں ایک
 ہر سبب بلکہ سبب کے جاہ کے برآمد ہوتی ہے اور دونوں چیزوں میں اور انھیں میں امتحان کیا پیدا ہوتا ہے اور اس وقت میں
 انھیں ایسی طرح پیدا ہوتا ہے جو جس طرح شمع میں ہوتا ہے اور برابر با بساط اذیت زمین ہوتی ہے اور اس وقت میں
 ہی پیدا ہوتی ہے بدن سے پسینا ٹھنڈا ہوا ہوتا ہے اور کبھی درد سر شدید ایسا پیدا ہوتا ہے جیسے ہر سام والوں کے سر میں
 ہوتا ہے اور اظہانے علامات میں یہ زیادہ بیان کیا ہے کہ چہرہ پر زردی اور تمام بدن میں لگائی اور یوں میں حرقت اور کبھی حرقت
 کے برابر عسر البول بھی اور کبھی بانہیمہ پیتھاب میں ایک شرمش عکس ہونے کے برابر ہوتی ہے اور قصبہ اور عانہ اور کبھی میں درد
 پیدا ہوتا ہے اور اس طبع معده میں بھی اور زبان میں انکسار اور سبکی اور جاع میں شدت پیدا ہوتی ہے اور اس حکیم نے چھ قسم میں بیان
 میں وہ کبھی چھٹی قسم قریب تھلیس کے ڈنک مارنے سے درد شدید ہر حصہ میں اور لرزہ شدید اور اختلاج بھی زیادہ پیدا ہوتا ہے چھٹی قسم
 کبھی کہ جالینوس وغیرہ نے چھ قسم ذکر کی ہے اسکا خلاصہ یہ ہے کہ قسم چہرے سرخ رنگ کے کاشٹے سے توڑا سادہ پیدا ہوتا
 ہے زمین سکون بہت جلد پیدا ہوتا ہے اور سرد اور قشاکے کاشٹے سے وجہ شدید اور پھر بری اور سردی اور رشہ اور زونین لگائی
 پیدا ہوتی ہے اور سپید قسم جھکا پٹ گول اور درد ہوتا ہے کہ ڈنک سے توڑنا سادہ مع کبھی اور ٹوڑے کے اور استر خاسے حکم اور اختلاج
 میں بھی عارض ہوتا ہے اور کبھی کے کاشٹے سے درد شدید اور کبھی اور پھر بری اور رشہ اور گرائی اور استر خاسے بدن غرض ہر تاجی
 اور فید کی وجہ سے درد شدید موضع لسع اور ضربت میں اور ہر وقت بدن میں اور رشہ اور اذیت اور لرزہ اور عرق سیال وہ بھی
 سرد اور رند ہونا اور کا اور سن تمام بدن میں اور سپید قسم درم اور قصبہ کا توڑنے سے پیدا ہوتا ہے اور کبھی اور ایک شرمش میں
 کہ قصبہ کی طرقت سے نکلتی ہے اور یوں میں کہ درد پیدا ہوتی ہے۔ اور وہ سیاہ قسم جو دعانی رنگ کی ہے جو شرمش میں کبھی
 کاشٹے سے درد شدید اور ہمیشہ متواتر ہوتی ہے اور درد سرد اور کھانسی پیچھے اور نکلنا اور ماندگی پیدا ہوتی ہے اور بہت جلد ہلا
 عارض ہوتی ہے اور زرد رنگ جو ہوا لپٹا ہے اس کے ڈنک مارنے سے درد شدید اور رشہ اور عرق بارہ اور پیتھیل جاننا پیدا
 ہوتا ہے اور بہت جلد غسل کرنا ہے اور بعض لوگوں نے غیبہ کے کاشٹے میں چند عارض اور بھی لکھے ہیں کہ الغاٹ اور کبھی ہونا
 کا اور از ان کا بند اور متعلق جو جان اور ذہنی کا کثرت خارج ہونا اور کرنا کا پیدا ہونا بھی عارض ہوتا ہے لیکن اس شخص کا قول چند ان
 مدبر زمین ہے کہ ہم اسکی رعایت کریں غلبہ کا کاشٹہ بہت سلیم ہے اور اس میں زمین کم ہوتا ہے۔ اور ذوق جیہ سے تمام بدن میں
 طبع چاہئے میں اور زبان میں نقل بھی پیدا ہوتا ہے اور زبور کی وجہ سے درم موضع لسع میں اور کرنا اور سبب غائب ضعف

دو نوں زانو میں پیدا ہونا جو کہ سنیہ کے کاٹنے سے چونکہ یہی غیبت زیادہ ہو وہی اعراض پیدا ہوتے ہیں جو غیبیہ کے بیان ہو چکے
لیکن غیبیہ کے اعراض سے سخت اور باصوبت زیادہ ہیں مصر یہ کنی و جب سے بھی صدمہ شدید اور صبات اور اسکے لوبہ و غلبہ من
ہوتی جو علاج الحکام بھی وہی ہے کہ پہلے قانون کلی کا استعمال کیا جائے لیکن غیب اور جو فنا مادہ کا اور لفظ مرغوبہ مانوٹ
اب تک سے جو گرم جو اور ترہفات کا استعمال کرنا جو اب عقرب بین مذکور میں اور تمام اور آئین سے یعنی بہت جلد سکون اٹکنا
میں پہنچا جو اور دروغی نظر جاتا ہے۔ اسلیکے کہ لوگ اور حکم آئین میں بھیگے اور درد میں سکون پیدا ہوا اور مدد آئین سے ماہر نکلے اور پھر
درمیان ہوا اور لوبہ واجب ہو کہ مرہات تمام کرانے چاہئیں تریاق جدیدہ تیل اور تینین بحری اور سانیو کی اکثر اقسام کو وغیرہ جو کہتے
ہیں کہ سموریہ اور طرحوں کے کاٹنے میں یہ دوا امانی جا پیسے۔ فلفل سیسید زرا و در طولین بیج سومن انہنگوئی نارون مدد تریاق و دو
خرقہ سیاہ زرد مٹی صرف غیب ابو زنون انار کی ٹھنڈیانیہ مہر مایہ جڑ کوش و اپنی سمرطان نہری سیدہ خضارہ و ششامش حبیب
ہر واحد ایک فقہہ کوٹ کر خضارہ کبیر میں گو نہدھ کر میں طیار کرین اور ہر ایک قرص کی مقدار ایک درجہ یعنی جو اور وہی اسی مقدار
بھی ہو کہ ہمارے شریکے استعمال کرین۔ اور بعض نسخوں میں اصل اسوس اپیل و دونوں اگر لایان سلبان کی اور نیم حذوقی اور جوز السنو
اور نیم قرص نذکرہ جو تمام اقسام مشرفیات کے حسب صنوبر زہر پیشی مرگ درخت و لب اور اسی کے چھلکے اور نیم حذوقی اور
نقد و سیاہ خصوصاً بری ملنے جنگلی جلا صاحب اناس بھی تہمت خوب ہو اور نیم قیسوم نیم شہب زرا و نمرہ الطرف حصارہ و اسی ان لم
کا جو سے ہوی کہ دو درد اور مقدار شربت ان سب دو ان سے دو مقدار لیں چاہے اختیار کرے ہمارے شریکے جو اور وہی
میں جوز السنو و مٹا و اپنی بھی پیش دی گئی جو اور شورہ سے مرغانا اور شورہ سے مرغانی جو شانہ و نیم پلین ہر وہ خراب کے
نجدہ مشروبات میں سے مرکب کر کے یہ دوا ہو کہ زرا و نذکرہ کو کن کر یا فی ہوزن لیکر و تین درہم آب گرم کے ہمارے استعمال
تریاق بحرب اسید اسطے کلونی دس درہم دو کو کون ہوا و ادلیج درہم اہل جوز السنو و ہر واحد دو درہم شہد میں بخون کر کے مقدار
شریت بقدر ایک جو کہ ہمارے شربت کتب کے استعمال کرین اطلیہ میں سے بہت عمدہ طلا ہو کہ خاکس و شہد و شہد شربت و شہد
نکس و قند میں اور اسٹیج کر میں ڈلو کر اور پھر جوڑین اور زرا و نذکرہ آرو جو کے سر کر میں ملا کر استعمال کرین اور برگ مالک اور گندرا
اور ہوا لڑکی اور زرا و نذکرہ و شہد و شہد کے قہما و انار کے چھلکے اور زرا و نذکرہ جو مرکب میں ملا کر بعد وہی نے زخم کے استعمال میں اور نیم
گویانی اور نیک سے دو دان چاہیے نظرات جو مفید میں نکلے آگے اب دریا سے شوہر جو گرم کر کے اور بیخ حرشہ و اطلیج جوز السنو و شہد
بہ شہد کا بیان اور علاج اسکایہ خانو و تری مکنسی کے محصورت ہونا جو چارہ قائم اسکے جڑ سے اور لایانے ہوتے
ہیں کہتے ہیں جسے یہ کاٹتا ہو اسے درمعدہ اور ذرا و شہد البول اور شہد سر برا عراض ہوا ہوا جو اب یہ نسبت ہو چکے جاسے میر قزاق
ہو اور اس شخص کہ کھنک کی امیر میں ہوتی اور نیم مہرہ اس حیوان کی سب سے زیادہ رومی ہوتی میں کتا ہون کا اس نیم مہرہ کا کتان
ہر شایہ بروی حیوان جو اب ریل میں نذکرہ ہو چکا ہو یا کوئی اور شوہر علاج اسکا عینہ علاج ریل یا کا ہو چکنکیوت کا بیان اور اسکے
علاج چکنکیوت جڑ میں کٹے اسکے شکم میں ریل کثرت پیدا ہوتے ہیں اور شہد ہر اور نذر اطراف اور انشا تفسیر میں ہوا جو اور
علاج اسکا مشل علاج ریل کے جو اور خوردی در بعد شربت پلاسٹ سے بھی اٹکونے پورا ہوا ہوا جو اگر تمام روز تا بہ تمام اسکا استعمال
جلا جائے اور تمام میں شربت ہا کر ترقی کی تیار کرنی بھی مفید ہو اور کلونی ہمارے شربت کے اسطرط سدا ہمارے شربت کے تمام اسکا کوئی بھی

ترکیب ہو وہ حیوان خیر معلوم اسے بہن کہ بعض اہل علم نے انکا ذکر کیا ہے اس طرح پرکہ وہ دونوں بھی اٹھوین حیوانات کے اقسام میں سے بہن چنگا بیان اور پر بچکے ہر بیٹے زہر از حیوان میں ملتا ہے ان دونوں کا حال کچھ بھی دریافت نہیں اور نہ میں اس امر سے آگاہ ہوں کہ یہ دونوں نادرہ حیوانات کے اقسام میں داخل ہوں یا نہیں اور ان میں اور گذشتہ حیوانات میں کچھ فرق ہے یا نہیں شیخ چار جہزوں کے حیوان آئی حکیم نے کہا ہے کہ یہ جانور تیل کی قسم سے ہوتا ہے ایک تو جوڑا ہوتا ہے جو کہ اسکے پاؤں سپید اور سر پر اسکے دو بلندی معصومیت خونی کے لٹک تو مقدم ہر لٹک اور تری ہو سیدی اور دوسری اس چتر میں سے عرض میں قطع کرتی ہے اور اسی قطع کو بہن سے الٹا یعنی ہوتا ہے کہ اسکے وہ مخصوص اور چار جہز سے ہیں اور ایک قسم اسکی ایسی ہوتی ہے کہ یہ لٹے دونوں جوڑی کے اسکے سر پر ہر خط ہوتے ہیں اور انکی وجہ سے بھی ایسا ہی تخمین ہوتا ہے کہ وہ نادرہ اور چار جہز سے رکستے اور وہ دونوں قسم کے کاٹھکے سے وہ میں خیر اور پیدا ہوتے ہیں جو کچھ کہہ ڈنگ سے ہوتے ہیں اور دردمندید اور سپید ہوجانا ڈنگ کا تمام بدن کے اور تیر مقام لسع کے ڈنگ کی سپیدی اور پیلپا ہونا چہرہ اور سر کا اور میدان می مضطر عارض ہوتی ہے علاج اسکا وہی ہے جو ربتلا کا علاج ہے اور تیل کے علاج میں معنی اور وہ مفید ہیں انہیں سے چار دونوں کو اس سے زیادہ تصومیت ہے حقیق اور شیخ جہز اور شیر اور مند فونی اور کوسو ایک اور حیوان ہے جسکا نام موخرینا ہے اسکا بیان اسی عالم نے کیا ہے اور کہا ہے کہ اسکے کاٹھکے سے وجہ شدہ اور صحت اور جس بول پیدا ہوتا ہے اور جو شخص اسکے گردن میں مبتلا ہو اسے شمرہ الطرفا لینے چھوڑا کا پھل اور کون بری اور وزن جوز اور توتم اور شراب تیر میں مفید ہوتی ہے قلمہ التشر کا بیان جبکا نام فارسی میں شش مال اور مولکی یونانی میں اور طوائف میں لکھتے ہیں یہی مثل خون کے ہوتی ہے خواہ جیسے چھوٹا فردان سے جالیڈوس کتا ہے جو باور ایسا چھوٹا ہوتا ہے کہ اس سے بچنا دشوار ہے اور اسکا ناما ہوا زخم آٹھ سے لفظ نہیں رہا ہے کہ سمیت کا حال ہے کہ ادھر کاٹا اور دھو خون کا پیشاب جاری ہوتا ہے اور کسے تری ہوتی ہے اور دست بھی خون کے آٹے لگتے ہیں اور توفنی بھی معدہ سے جاری ہوتی ہے اور سینہ اور پیٹھ پر سے اور دانتوں کی چھوٹ سے بھی خون جاری ہوتا ہے اور کبھی ایسی دشواری پیدا ہوتی ہے کہ دوا کے فائدہ کی قابلیت نہیں رہتی ہے علاج اسکا تو دمی ہے جو مقرب جبارہ کا علاج ہے اور خاص علاج اسکا ہے جو کہ مقام لسع اگر کسی طریقہ سے بچا جاسے اسے فاد زہر کو طلاقین اور خصارہ کا ہوا اور مندل سرخ کا بطور طلا کے استعمال کرین اور پلانے میں شردہ شیدہ لبین ماعز اور مسکا اور گل خنوم اور جہوار اور فرخ اور سی کا خصارہ اور اسپنول اور لواب اسپنول اور نام اور تیر طفلیہ جیسے کاستی اور آب کا ہوا اور آب کدو اور آب خیار و تیرہ طویح اور خزر الطمین کا بیان اور تیر کے پاؤں پر سے بڑے ہوتے ہیں اور زہر اسکا تیرہ تہت ہوتا ہے اور سبب اعراض اسکے ویسے ہیں جو قلمہ الحسری فیصل میں بیان ہوتے ہے زناہر کا بیان انہو ہندی میں مبر کو کہتے ہیں اسمین شغین اور گری شہد کچھ سے زیادہ ہوتی ہے اسکے کاٹھکے سے درد اور سرجی اور دم پیدا ہوتا ہے بعض اقسام زناہر کی تری سیاہ رنگ بھی ہوتی ہیں لیکن اسکے سر سے گرد سیاہ دوا کر سے ہوتے ہیں یہ قسم مملک ہے اور چین زہر کی اگر مان زیادہ ہوں کسی قسم کی کیوں ہو وہ سب سے زیادہ قائل ہوتی ہے اور ایسوجہ سے کبھی نوبت نشخ کی ہوتی ہے اور کبھی دونوں زناہر دونوں صنعت پیدا ہوتا ہے اور چھوٹی قسم کے کاٹھکے سے بھی اکثر تری دشواری واقع ہوتی ہے کہ آبلہ پڑے جاتے ہیں اور زبان میں قفل اور گرائی پیدا ہوتی ہے علاج اسکا ہے کہ کسی مقام پر اسنے کاٹا ہو ایسے بطور معلوم خوب سا چھوین اور اگر زیادہ اذہا ہو اور آنا و سمیت کے زیادہ پیدا ہوں تو ایک درہم گرم زنجوش پلاوین

کہو رہا ہی ملک سے زیادہ تہہ پڑے گا اور درد میں بھی سکون پیدا ہوگا۔ یا قرین گذشتہ کچھ کھینچ کر خشک کا استعمال کریں جن عصارات سے تہہ پڑ پید ا ہوتی ہے اور وہ معروف اور مشہور ہیں انکا بھی استعمال کرنا ایسے وقت میں بہت مفید ہو۔ کبھی بہت کاشاوت دینا بھی مفید ہوتا ہے جیسا کہ اسے خرابی بھی اس میں کرنا چاہیے اور اگر یاد دوح اور خرابی کو ملا کر ظلال کریں عجیب التبع ہو اور اسکا نفع باقی ہو اسے بطرح خطی بھی نافع ہے اور چولانی اور کوئے خشک اور گنجد سائیدہ بھی مفید ہے اور اگر اخیر خشک کا ذور اور در سر کھراو گل خوشبو جسے طین کہتے ہیں اور آب انگورا اسے بطرح اور چھگائے کا خصوصاً سر کہ کے ساتھ لگانا اسے بطرح برگ خام اور ورق خار تازہ اپنے بطرح افین اور آدھ شکر لیں اور کاؤر سی عصارہ بار کے ہمراہ ظلال کرنا چاہیے۔ پارچہ کتان کو سرد پانی میں ڈبو کر مقام گزیدہ پر رکھیں اور اس کے گرد چینی مٹی اور سر کہ سے لیب کریں۔ اسے بطرح مٹک بٹنے گا لی اور سر کہ کا لٹا نا بھی نافع ہے۔ اسے بطرح چونسیریں کتاہ آب جرماتی ہو یا برقیوں بعض اہلک کے آسکی نمک پانی اور نمک کے ہمراہ مفید ہے۔ درخت انجیر کا دودھ بھی ظلال کرنا مفید ہے۔ دیدادن پر چولنا ہوتا ہے مثل شودر کے اسکو سر کہ کے ہمراہ خاکو کرنا۔ کبھی ان چند پانچوں سے اور سلانائے سے اسام اقسام کے فطول بتائے جاتے ہیں اسکی بھی تجربہ ہو گا اگر زہر گزیدہ مٹک کو گرم چہرین رکھیں اور ایک گھنٹے تک رہنے دین اور یکبارگی اور اسے ایسے پانی میں داخل کریں جس میں سر کہ ملا ہو اور فوراً درد میں سکون پیدا ہوتا ہے۔ کبھی کی ماش مقام گزیدہ زہر بھی فوراً سکون درد پیدا کرتی ہے مرقسل بیان میں نعل کے کاشنے کے اور اسکا علاج قویب ہے علاج زہر کے بیان اسکا ابرو دینے تک کبھی مقام گزیدہ میں رد جاتا ہے اس کے نکالنے کی تہہ پر ابرو زماہر کی سی ہو فصل باور نے دالی چوتھی کے بیان میں اور ایک شہر جو اسی کے مشابہ ہو اور اسکا حال قویب ہے حال نعل کے ہو ملک اس سے اسلم ہو لینے انکا گرمی ہے۔ میں کتاہوں کو منجھتے ان پر زدن کے جو کوشش اور ڈنگ رکھتے ہیں ایک دو ہی شہر جو مشابہ پر در چوتھی کے ہوتی ہو لیکن یہ جہ میں اس سے بڑی ہوتی ہے بلکہ چھوٹے چھوٹے کے برابر ہوتی ہے مگر زہر سے طول میں زیادہ ہوتی ہے ان موٹی اوتنی نہیں ہوا اور اسکے پاؤں زہر کے ایسے ہونے میں طول میں تو کمری کے پاؤں سے بڑی اور ملک اسکا گھرنی کا ہونا جو اس میں بہت سے درد از سے ہونے میں زرد زرد اور نرنا اسکے لیے جو وہ چھوٹی ہو اور اسکا چھتا بہتر دل کا سانسین ہونا اور کمری کے طور سے بچے دیتی ہو اور جب اپنے آستانے سے نکلتی ہو مشن سنگت کے جلتی ہو جیسے کہ سنی نے اسکے پرفوج ڈالے ہیں اس کے بعد اڑنے لگتی ہے۔ مری راسے میں اسکا حکم علاج وغیرہ میں دی ہے جو زہر نو کا بیان ہوا فصل سام ابرص و خٹابہ کے بیان میں جب سسکویہ دونوں کاشنے میں پٹنے کے مقام پر بعد کاشنے کے چھوٹے چھوٹے ہونے وقت اس جگہ جانتے ہیں جب ان داتوں میں سیاہی آجاتی ہے جہ میں اس مقام پر درد رہتا ہے اور پڑ پڑا ہوا اور کھلنا ہوتا ہے تا انیکہ ریشہ بھرنے سے باقر سے ان داتوں کو نکال نہ ڈالیں میں ریشہ وغیرہ سے ان داتوں کو لپکا لگ جھاڑو سے اس وقت وہ درد میں سکون پیدا ہو جاتا ہے اور کبھی ان داتوں کو روغن اور گد سے چھوڑا سے میں در بعد ازاں اسی مقام کو خوب چوستے ہیں لوگوں نے ذکر کیا ہے کہ کھلی کا لٹا لگانا اسکے کاشنے ہوئے کو بہت نافع ہے پھر اگر درد میں زیادتی ہو تو باقی زمیلا کا استعمال کریں فصل ارا لچہ اور ارا لچوں کے بیان میں اس جانور کو دخان اللون بھی مشہور کرتے ہیں پیشہ ایک با شمت کا طولانی ہوتا ہے اور اسکے ہر ایک طرف جسم کے بائیں پاؤں ہونے میں اور کبھی قدم پر چلتا ہے اور کبھی اولٹا بھی چلتا ہے لینے پیٹھ کی طرف کھڑا ہوتا ہے۔ اور بعض لوگ اس میں سمیت بھی میان کرتے ہیں اور جو درد اسکے کاشنے سے پیدا ہوتا ہے تو خور می دیر تک رہتا ہے

اور نور اسکوں پانچو زہرہ العنقی اسکی تریاق جو اور بیشتر اسکے واسطے استعمال تک کا ہر لوہو سر کے کافی ہوتا ہے فصل بیان عین
 سالامندر اسکے کاٹنے کے میرے زخم میں یہ ایک جائز مشہور خطاب ہے ہوتا ہے کہ اسکے چار پاؤں ہوتے ہیں اوہ کہتے ہیں
 کہ جو زہر دم کے ہوتے ہیں اور یہ جانور اسکے سے نہیں جلتا ہوا اگر چہ بچھے یا کھینچی میں ڈال دین اسکی آگ بجھا دیتا ہے جسے کا ثابہ دور و نزدیک
 اور آفتاب اور سوزش ایسی پیدا ہوتی ہے جیسے آگ لگی ہو اور درم چار زبان میں یہ ہونا چاہئے اور زبان سبہ ہوجاتی ہے اور زہرہ
 کا زہرہ کون کو ہوا دہستہ بولتا اور لرزنا اور زہرہ پیدا ہوتا ہے اور اگر اسکے کاٹنے سے کوئی عضو سیاہ ہو جاتا ہے کہ وہ سیاہی
 اپنے نکل جاتی ہے یا مسقطہ صفو پیدا ہوتا ہے یا ہر علاج کہا ہو کہ اسکا علاج چوہہ ماسے مرغ کھلانا اور خاص تر علاج اسکا چوہ
 کہ راجحین منور کے دہشت کا کونہ ہر ہر امشد کے اور طبع کما فیطوس اور طبع سوسن اور برگ قرعین اور زیت اور
 فضل لوگوں کو مینڈک ہچکا کر کھلائے جانے میں کہ فقط شور با او عینن پلا جاتا ہے اور مینڈک کا شور پلا کھلا کر کوئیون کا ضاؤ کیا جاتا ہے
 اور کبھی کبھی اور بری کے اندر سے بھی ہچکا کر کھلائے میں فصل سولو قنیدیون بری اور بھری کے بیان میں جھپٹا سکی تھپتھپ
 نہیں جو اور کچھ لمبہ نہیں کہ یہی جانور ہر جیکے بیان سے ہم نارغ ہر جیکے میں اطلباتے کہا ہو کہ اسکے کاٹنے سے سبب طبع بری ہوا
 اور دریائی نہ ہو محام گزینہ کوندت اور تری آجاتی ہے اور گوہ ٹھانی رنگ ہو کر رہتا ہے خوب سرخ نہیں ہوتا ملک زیادہ سرخ ہوتی
 ہے اور درشتہ یہ پیدا ہوتا ہے اور کھلی بدن میں آدھمی ہو اور اگر یہ جانور بھری ہو اسکا گم زیدیانی کے رنگ پر ہوتا ہے اور شاید اسکا
 قریب یہ علاج ریتلا وغیرہ کے ہوا در حصیون نے کہا ہو کہ ٹک کا نماد کرنا چاہیے یا خاک تر اور شراب بارنا کو کسی کے عمل
 میں ملا کر یا کچھ سوختہ اور شراب کا نماد یا پیلے زیت سے لظول کمزرت کرن گرم بانی ملا کر ~~بھرا~~ ازان یہ دو اسپر کھین فصل
 دریائی کچھو کے بیان میں میرے گمان میں یہ ہو کہ جسے دریائی کچھو کاٹنے اسکا کھٹ بھول جاتا ہے اور اسکا سفیدی
 پیدا ہوتی ہے اور بیشتر خراج ریح اسے ملارا دہ ہوتا ہے اور واجب ہو کہ اسکی شناخت میں پیش از حد کو شمش کچھاسے اور اسکا
 علاج میں بھری اور ریتلا کا ہوا اور ایک گردو جسکے قول پر مجھے دوق اور اعتماد نہیں ہوا خون نے کہا ہو کہ مقرب بھری کا
 چار ہوا ہر فصل شفا دغ فیض مینڈک دریائی کے بیان میں جو سرخ رنگ ہوتے ہیں ایک گردو علمائے کما ہی
 کہ قسم زیادہ جینیٹ اور دری ہوتی ہے اور دیگر حیوانات اس سے بھاگتے ہیں اور دور سے گریز کرتے ہیں اور اس جانور کو کاٹنے کے
 نہیں ملتا تو بچک ہوتا ہے کہ اس سے بھی ضرر ہے ہونا چاہئے اور کاٹنے سے اسکے در عظیم پیدا ہوتا ہے اور بہت جلد ملاک ہوتا ہے
 ہر جسے کاٹنے اور مجھے ایسا خیال ہو کہ اسکا علاج کبیر وغیرہ سے کرنا چاہیے فصل بیان میں جملہ دریائی ہوا ماسے
 قینے زہرے جانور دریا کے میں آنکے علاج میں اٹھا کا بھی قول ہو کہ تریاقات کا استعمال کرنا چاہیے اور ہوا ماسے بارودہ کا جو
 علاج ہوا اس سے علاج کرنا ضرور ہوا اور وہ مذکورہ فصل ریتلا میں اور جو تریاقات اسکے بیان نے اپنے علاج کرنا لازم ہو اٹھا اور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فرمان بان بالون کا بیان

فن سناون کتاب الزہیت بجلی بیان زہیت کا جو اور یمن چار مقالات پر مشتمل ہے پہلا مقالہ شہر یعنی بانوں کے
 بیان میں اور اسمین خزا کا بھی ذکر ہر فصل پہلی ماہیت شعری بہ ہو کہ بانوں کی پیدائش بخارہ خانی سے ہوتی ہے جو صوبت

دو حکام سے پہلے ہو جائے ہیں، وہی ہمارا سبب ہو کر بال کی شکل پیدا کرتا ہے اور پھر سجدہ رکھا، رخانی اس جگہ لکھا جا تا ہے اسی بال کی صورت
مستعمل ہونا چاہتا ہے لہذا بال ٹرھا کر تباہ کرنا، خضہ کما کر رطوبت بدن کی بالرزحمت ہو اور اسکے علاوہ ہست بھی تو اور وہ رطوبت بنائی
خواہ آدمین طینت کے خواص ننوں چنانچہ دو خون کا بھی ایسا ہی حال ہے کہ جن دو رختان جن منبت غالب ہو اسکے ہی زیادہ ننوں
پیدا ہوتی ہیں۔ کتاب اول سینتہ فن کلیات میں بیان ہے چکا ہے کہ بالوں کی سیاہی کا سبب کیا ہے اور پھر جلد کیوں اتنی بڑی اور زبردست
کے رنگ ہو بالوں کے ہست میں آنکے اسباب کو تفصیل وہاں بیان کر دیا ہے۔ گو رزحمت اور آراستگی میں بالوں کے جو اونچے متعلق ہونا
آدمین سے ایک نوبہ ہے کہ جو بال نہ چھے ہوں انکو تھیرے نکالنا یا ناقص ہالو کو اوکو تھیرے دور کر دینا بلان بالوں کے شمارہ کرنا وہ
کہ رو دینا اگر کم ہوں باہمت لکھتے ہوں انکو کسی توہر سے کم کر دینا (یا عجز میں اگر بہت باریک ہوں انکو موٹا کرنا یا موٹے ہوں انکو
باریک کر دینا یا ان کو روزا کر دینا یا ہیشی یا شکل بالوں کی سیدھی کرنی یا لٹو کھراستے بنانا (یا رنگ کی تھیر کر انکو سیاہ کر دینا تو
شکر ہوں اور سیدھا اناء العرفان میں لکھا ہے ہم لکھیں ان سے بحث کیونکہ جو لکھتے ہوتے قہر میں دوسری سبب لفظان شکر سے بیان میں بالوں
کا جاننا ہر حال نام کہہ جا سکتی تو اس سبب سے ہونا ہی کہ جن مادہ دخانی سے انکی پیدا ہوتی ہے اسی میں کوئی آفت پیدا ہوتی ہے اور
ابھی اس مقام میں تو رہا ہے ہونا جو عظم مالوں کے اونگٹے کا ہے۔ مادہ کے فساد کی کبھی بیعدت ہوتی ہے کہ آنسو کی ہوتی ہے یا مالک کے مادہ
پیدا ہوتی ہوتی ہے مادہ میں باہر اسوج سے ہوتی ہے کہ وہ مادہ دخانی کسی چیز میں ڈوب جاتا ہے یا انکو جو حرارت رطوبت کو مابین دخان
کر کے آفت سینتہ بد خان کرنی ہے وہی کم تو یہ سے یا جو ہر بیماری میں دخل نہ لاند کم تو جاسے۔ جیسے کہ کجاہر دخانی کہ کو بخاری اور بخار میں
کہ ہو تہا جو سینتہ لکھتا ہے رطوبت کی آفت بیان میں کرت ہونی جو اسی سبب سے دوائی ہوتی ہے لیکن ہونی اصل جو ہر مادہ شکر کی یا کوئی اور بیماری
کہ جو یہ سے ہوتی ہے اور وہ امر خمر اور طبع العیہ سے ہونا ہے اور امر خارج از طبیعت نہ ہونا اور زخمیہ کی مثال جیسے یا قہر میں اور لاغزا
لوگ جب ان رطوبت مراض طویل کا گذر تہا ہو خواہ زمانہ دراز تک مراض سخت میں جیسے وق زخمیہ میں کہ قہار ہو کر قہہ ہونا ہے مراض
آدمین مادہ ہی ہانی نہیں رہتا جسے بالوں کو غذا ہے اور آنکے بال گر بڑھتے ہیں اور سنے بال نہیں بڑھتے۔ آنکے بالوں کی کوئی سخت
ہو جیسے کسی مگاس یا کھیت کو بانی دے کر سینتہ میں جب سینتہ مو فرت کہ دین نہ تو وہ بڑھتی ہوئی اور تھیرے ہی کے اوزہ میں
بیل چھیلے گی۔ یا جیسے خواہ سردیوں اور سحر سے شکرے وغیرہ کا نیز رطوبت اور برودت کا استعدا قلبیہ ہونا ہے کہ اگر تھیرے ہوں گے
تا امکان ہوں لیکن انکی سردت اعجازت بیان تک ہر ہوجانی ہے کہ لاغزا سے شکر و تھیرے میں ہونی برودت میں ہونا کہ ہوتی ہے اور اسی
سبب سے آنکے رطوبات کی تخفیف نہیں ہوتی کسی امر مخالفت کی لڑت اور تسقید و انکی رطوبت میں تشکیل ہوتی تو وہ ایسی گرمہ نفی ہوتی ہے
ہمات میں اتنی نہیں ہوتی بلکہ کھلی ہے۔ اس طرح جو لوگ تھیرے تھیرے بھاری تمام سردیوں پر پائے ہوتے ہیں انکے بال بھی اسی وجہ سے
ہم پائے ہوتے ہیں۔ چونکہ بالوں کے اصل طبیعت کی ہوتی ہے جیسے صلیغ یعنی کوسا ہونا کہ امر اسوج سے پیدا ہوتا ہے تو وہ مادہ جس سے بالوں
پیدا ہوتی ہے جو سینتہ زیادہ اصل خلقت کے کسی ہوتی ہے یا کہ ذرا ع کو اسخ ان نفٹ سے ایسی ہونگی پہلی ہے کہ اس میں حالات انفصال
ہاں وہ شکر ہر بیان کر کے نہیں لکھتا۔ جو بہت مقام روئیگی میں بالوں کے ہونا ہی میں وہ میں ہر ایک نوبہ کہ اس جگہ مادہ بالوں کا
دور کر کے دوسرے یہ کہ نفوذ تو کر سکے یا تھیرے نہ کہ تھیرے سے کہ نفوذ تو کرنا ہے کہ تھیرے کی یا ہینا سبب کیفیت یا ہینا سبب کیفیت
مستعمل ہونا چاہتا ہے کہ نفوذ کو را اسی سبب سے ہونا ہے کہ اسبب بلز زیادہ ہونا ہے یعنی ہفتہ بال ہونا ہے کہ اسبب ہونا ہے کہ اسبب ہونا ہے

ہیں۔ یہ عادت مرض صلیح ہو اور بہت جلد خلو مزاج کے آدمیوں میں یہ امر پیدا ہوتا ہے اور اسی جہت سے جو سفید صلیح کے ہوتے ہیں ان کے بدن پر اور سینہ پر بالوں کی کثرت ہوتی ہے اور یہ لوگ چونکہ ان کے تورم سے بال بھی دشواری سے اکٹھے ہوتے ہیں یا نجانہ بالوں کا سبب آثار قروح ساتھ کے ہوتا ہے جو پانچ قرع میں لہنے سر کے بال جاتے رہنے کا یہی حال ہے۔ جس شخص کے پورے بدن پر تورم مناسبت لہنے عمامات میں نہیں ٹھہرا تو اس سبب خندہ بگھنل کے اور سبب اسکے کہ مسامات اسکے زیادہ وسیع ہیں چنانچہ یہ بھی ایک سبب اسباب مانعہ سے ڈانٹنی نکلتے گئے واسطے ہو اور اس کا یہی سبب ہو کہ حسب قدر بال ڈانٹنی میں بالی اور بہن وہ قریب اور پار یک ہوں اور اس وقت لوگ کھڑے ہیں اور آخر میں چونکہ میں کاغلیہ ہوتا ہے اور اس میں سر کی آجاتی ہے اور وہ جلد کے مزاج میں رطوبت ہوتی ہے۔ حرارت کی قلت کو اثر اس میں ہو کہ صلیح بندین ہونے دیتا ہے جو عیال کے عورات اور خضیان میں مشاہدہ کرنا چاہیے جس شخص کے بدن میں بالوں کے مواد نامد ہو جاتے ہیں یہ نسا دیان کو کسی خلط غنیث کے سبب سے ہوتا ہے جو کہ مسامات میں نظر ہوا ہے جیسے کہ در انقلب اور دار الہی میں جسے بالخورہ کہتے ہیں یہی سبب ہوتا ہے یا نسا دیان کا جو بعد قروح غیشہ کے ہوتا ہے جو سردی اور کال ہونے میں پتہ چنانچہ بعض اقسام مزاج میں یہی سبب ہوتا ہے صلیح کا مصالحہ دہنوار سے اگر یہ فعل شروع ہونے کے محض بر وقت خلط آثار اور علامات مقدمہ کے اسکا نفع کرنا ممکن ہے یا ایسی تدبیر کرنی ممکن کہ اسکا کھویر یہ تاخیر ہو۔ لیکن اس کے کلام میں جو یہ امر مذکور ہے کہ اگر باب صلیح کو جب دوالی غرض ہوں تو یہ مرض جانا رہتے کہ اور بال آئندہ اولین گئے۔ اس سے مراد قطرات کی یہ ہے کہ جن لوگوں کے بال مرض انقلب وغیرہ میں گر پڑے ہیں بعد حدوث دوالی چونکہ مادہ اسفل اندام کبیر و نفاجا گیا ہے ان کے بال گر گئے لاکوئی مانع نہ رہے گا لہذا ان کے بال آگ آئیں گے۔ یہ چونکہ اور بلکون کے بال جلد پر نہیں گر پڑتے اسکا سبب یہ ہے کہ نسبت لہنے جاتے روئیدگی بالوں کی انہیں راستوار اور عضو غرضی سے سختی لگتی ہے اور اسی جہت سے صلیح کے پیدا ہونے کی حفاظت کرنا ہر جہت سے لہنے عیشیوں کا اور دیکھنا اس کے آدمیوں کا اس لیے کہ ان کے بدن کی جلد بوجہ گندہ ہونے اور مضبوطی کے بالوں کو کرنے سے بچانی ہو جس طرح سخت جلد میں سوراخ بدستواری ہوتا ہے اور بر وقت برآمد ہونے سے بالوں کے بھی دشوار کیا اور سختی جلد کی عیشیوں میں باعث چیدگی بالوں کی ہوتی ہے ایسے جب بال جھل آئیں پھر سختی جلد بالوں کی سبب سے اور منتشر ہونے سے حفاظت کرتی ہو۔ اور جو لوگ الرج میں لہنے سین کو ناسا شکستہ اور دراز حملہ کو عین مجاہد اور لام کو حاضی ہوتے ہیں وہ مرض صلیح میں مبتلا نہیں ہونے واسطے کہ ان کے دماغ میں رطوبت کی کثرت ہو اور اسی سبب انکو ذرب لہنے اسما لکھ مرض زیادہ ہوتا ہے اور کثرت نواز لکھ فصل تیسری بیان میں ان اور وہ کے جو حافظ بالوں کی بہن جن دو او ان میں لطیف حرارت ایسی ہو کہ اسکی جہت سے قوت جذب کی بہن حاصل ہو اور قوت فالصیجی ہو وہی اور وہی حافظہ شکر ہوتی ہیں اور بعض اور بالی صیت ان خط شکر کا کھتی ہیں باب ادویہ مفردہ میں ہم نے لسانا کو یہ تفصیل آنکا ذکر کیا ہے اور قریباً دین میں مرکبات اسی قسم کے لکھے ہیں اور اس مقام پر بطور مناسبت چند ادویہ کا ذکر کرتے ہیں۔ ادویہ سبب جو لائق حفاظت شو کے میں اور جو قوت بال کرنے شروع ہوں انکا استعمال اس ضرر کا تراک کرنا چاہئے بلکہ ان امور کی رعایت کی جائے جو شرط ہے کہ اسکے ہلکے مرہ بیان کرینگے تدبیر خط شکر میں۔ مثلاً انہیں ادویہ کے آس درجہ لاس لادان اطم علیہ کالمی مرصیر برسیاوشان اور بعضی اور ادویہ میں مادہ بھی شریک کیا جاتا ہے جو پختہ قیض کے اور فیروز ہر جہت سے مرگادہت خصوصاً کسی شربت قابض کے ساتھ ہوا

اس اور روغن مسطکی خواہ مارالاس یا صمدہ برگ آلود و رخت اور نیکین یا فی کتھان سوختہ کا مع اس کے تخم کے کسی تروغن کے ہمراہ
 ملا کرین ایضا قند و جوز سوختہ روغن آس ملا کر یا شراب قابض آجستہ کر کے ملین حصہ بمیانہ بیان کے واسطے سزکیات اور جب
 آلاس اور دانہ اور ٹک گوروشن گل، روغن آس میں پختہ کرین ترکیب معلوم سے اور استعمال کرین ایضا برکات نامہ نور ترازو
 نازن اور عوج اور اطراف سرو اور حب آس سے سر پر لڑو طافت کے تریمان زیت بن کوٹ کر ایضا حب آس سے جو کھم فلفل الطران
 آس روغن قندہ رادہ اطراف صیغ اور چیر پر سیاہان لادن ہر واحد نصف جز اور شراب سوسو و غیرہ جو فلفل آدویدہ کو ذرا بیخ کے ساتھ
 کرین تا ایک تلت حصہ شراب کا بانی رہے اس کے بعد زیت کو سعد آدویدل ہر واحد و جزو سے مطہر کر کے اس کو فلفل و غیرہ میں کہو توشش
 آئین بعد ازاں پانی روغن داروہ لادن سے خوب پیچو کر کے جدا کرین اور کسی برتن میں رکھ کر توت ساہل امین اور بوقت خاصہ سے
 استعمال کرین کہ یہ دو اعطاف بالون کی بھی کر گئی اور سیاہی بھی لائے گی۔ ایضا کھم کر فلفل قندہ رادہ سیاہان کندہ و ہوا
 دو اوقیہ جو زیدہ و عدو قشور رمنیہ ایک رطل رات کو تیرسب کو تورو میں یریان کرین اور اس کو تیرس جزو میں دو اسیری ہر اسیری رطل
 ہو اور اس قدر آج روغن کسب الیسی علیا سے کہ قابل پیسنے کے ہو جائے بعد ازاں سیسکری ایک رطل چربی و ب بیٹے روغن کی آمین داخل
 کرین کہ پھیل کر چربی مرئی اور نازکی چربی سے اچھی ہو اور چربی داخل کرنے کے لیے اس کے ذکر کو اوتار کعبین بروقت حاجت
 خوشبو روغن ملا کر استعمال کرین یہ دو اصل ابدال کو بھی مانع ہو۔ ایضا دیر و رطل شراب قابض اور لادن ایک اوقیہ قندو رمنیہ سوختہ
 دو اوقیہ برسیا ہشان سوختہ دو اوقیہ روغن کرچہ کی چربی ایک رطل عصا و غنہ السلب ساہل سے ہمارا ذی لادن کی کھلا پیٹے مای توہ
 و غیرہ میں کبہ کر لینا کہ وہ گرم ہو جائے پھر سب روغن لادن و رطل ملا کر کسا و خالیوں جب حاجت ہو آمین سے قندو رمنی سے دو ایک کبہ روغن
 خوشبو میں ملا کر استعمال کرین اور تیرسب جو کہ روغن ماروین کے ہمراہ ملا کرین اور بدون آمینش روغن کے بھی ملا کر سکتے ہیں۔ ایضا
 ایک خفیف دوا جو رو لادن اور روغن آس خصوصاً جو نانا گیا ہو روغن خیزی سے اور مارا آلاس اور شراب قابض اور اتا ملانا
 چاہیے جو مشاہدہ حکم کرنا ہو اور ملا کرین۔ ایضا ورق شدتک النعنان ہمزاد روغن آس کے سر پر ملین اور رات خیر بہتر
 دین بعد ازاں نمانا چاہیے خام خواہ آب گرم سے کہ یہ ترکیب بالون کی سیاہی کی حفاظت کرے گی۔ ایضا برسیا ہشان
 اور خاک تر قشور رمنیہ پر اور روغن کرچہ کی چربی اور شراب ماروہ سے آستہ روغن کافی ہو روغن مسطکی اور آس ملا کر استعمال کرین۔ ایضا
 ہندی گچی جوئی اور تیل غبار کے باریک الیسی ہوئی نصف رطل اور ماروہ سے سبز سیاہو اس درجم دونوں کے ہمزون سر کر کے
 ملا دین اور قریح آمین سے مطہر کرین جو مطہر لکے گا وہ حافظہ شعر ہو گا۔ ایضا برسیا ہشان اور لادن ہمزون ایک کو قندو رمنیہ روغن
 آس شامل کرین۔ ایضا کندہ روغن ماروہ کی بلیدی لینے فلیطہ اور در بانی سیاہی کا غلط ہر ایک پانچ درجم شراب قابض کے ساتھ
 پیسکر روغن کی چربی ملا کر استعمال کرین فصل چوٹی امروہ کے بالون کی حفاظت کی آدویدہ گامیان دروہ اور شقایق النعنان
 چار حصہ اور روغن الحامس اور اسکی بیج اور اطراف انجیر کے ہر ایک انہیں سے ایک حصہ لادن تین حصہ برسیا ہشان دو حصہ
 سیسکریس ہمزون روغن مسطکی کے ہمراہ استعمال کرین۔ ایضا بیج فاستر بیج انتر اس بیج کے نزدیک جمع تو مابین بیج
 خشکی ہر اور خاکستر و زیت صنوبر تازہ ہر واحد ایک جزو پورہ دو جزو روغن خوشبو آمین ملا کر استعمال کرین یہ سب دوا آمین تو
 وہی ہیں جو اکثر مستعمل ہوتی ہیں۔ لیکن اگر ان بالون کے گرنے کا سبب خشکی مزاج کی اور قلت خون کی جو بدن کو

تازہ اور ذرا گرم کرنے کی تیسر کرنا چاہیے ایسی غذا سے کہ جیڑا لکھیوس ہو اور چکنی مسنا اور ایسی ہی غذا سے حرارت لطیفہ کی طرف مزاج کو باطن کرنا چاہیے اور گل شورا اور ترش ادب کبھی چیزوں سے اجتناب کرنا چاہیے اور خشک قسم کے پانی پینا کبھی ضروری نہ پائے اور جو شراب گندہ ہوا سے جن ترک کرنا چاہیے آب شیرین سے نہ اسنے کا ہمیشہ التزم کرنا چاہیے مایوں اور نظرون اور اشنان کو بدن کے پاس نہ بیجا سے بیٹھے اس سے ٹونٹے بدن کو نہ دھوسے بلکہ اگر ٹنڈا وغیرہ ملکر نہ مانا منظور ہو تو زرد یا قندیم خیرہ اور میوہ اور پزیر قندو وغیرہ ایسی چیزوں کا وہ بنناٹے۔ اور اگر مسامات بدن کے زیادہ بند ہو گئے ہوں اس وقت مہلکات کے ہرگز ایسی واہن کی بھی احتیاج ہوگی چنانچہ پیدا کر لین غذا میں منجھ چیزوں کی شرکت چاہیے جیسے خردل لہسن اور گندہ نا اور بدن بڑھلا سے نافسانہ لہریل اور قندیم اور سداب اور اصل کرنا چاہیے جملہ انہما سے خللہ سے کرنا اور سر کو زردہ اور زرد لہجہ سے دھونا چاہیے۔ ایسے شخص پر واجب ہوگا کھلا قسم کے روغنوں سے اجتناب کیے اور اگر بالوں کا کرنا چاہے کھلی مسامات کے عارض ہو اور اس وقت وہ اوپر مفید ہوتے ہیں چنگاڑ کر چوچکا اور وہ اوپر جو ہائیں قبض مسامات ہوں اور اظلیہ اور لایان واقعہ کا استعمال اور حمام میں جانا اور نیم گرم پانی سے نہانا اور نہانے سے نیم گرم پانی کے بعد فوراً سرد پانی ڈالنا بدن پر مفید ہوتا ہے فصل پانچویں بیان میں بالوں کے دراز کر کے والی ادویہ کے اگر بالوں کی طولانی کرنے والی دوائیں وہی ہیں جن میں لزوجت اور چینی کی ایسی دوائیں کے لہاب سے بالی مثل ہا کر کے کچھ لکھیں جیسے برگ سمس اور کدو کی جی اور تیل وہ ہوں جن میں حرارت اور قبض ہو جیسے روغن سوین کا آمین موم جلا کر ملائیں یا جیسے روغن حسا اور روغن اس میں طولیل شہری خاصیت ہو اور کبھی بالوں کی درازی کے واسطے مختل بھی نافع ہو تاکہ پانی میں بھل کر۔ یہی مفید ہو گا لاذن کی قسم حد ایک کوزہ میں گل حکمت کر کے بھرنے اور دھوی آج سے کھینے کی اور سے غلباقت کھیلانین روغن ریت کے ہوا در صوف کر کے آسہ چھڑکتے زمین ناک آگ پر چڑھے چڑھے یہ سب اجزاء ہم آمیختہ ہو جائیں اور استعمال کریں۔ آنا درخت کی پھولوں کو اس بارہ میں اور اسکے برگ کے سق کو خاصیت جدید ہے۔ ایسی کو تیل کر کے روغن کھجور کے ہوا استعمال کریں (مرکب دوا) برگ آزاد درخت پر سیاوشان روحی تازہ ہوا در اور آملہ ان سب دوائوں کو سر پر بھرنے میں بروقت بعض اقسام اغسال مخصوصہ کے جو مشہور ہیں۔ العینت خردل کو طبع چتر در میں ڈال کر اس سے سر کو دھوئیں اسکے بعد روغن اس بارہ میں آملہ بالوں میں لگائیں۔ العینت تلخ کاوا اور تلخ گڑگ اور طیلہ کا باغ اور طیلہ اولہ اور سیاہ اور اوان اور مازہ مسکرم ہوا حد ایک جوا کوٹ کر عصارہ بننا و تنقب جن مسات دن تک سرورہ کر میں بعد از ان خشک کریں اور ہوا بطبع کے ملا کر بن اور طلا کرنے سے پہلے سرورہ ڈال ہی کو پانی اور شہد اور آئیندہ سا سیاہ سے دھوئیں۔ العینت جو بریان تیس درہم آملہ پانچ درہم پانچین خوب جوش و دن کر پانی میں انکا اثر جاسے بعد از ان اس پانی کو چھان کر اس میں روغن تہنتہ برابر نصف وزن پانی کے اور لاذن تین درہم اور برگ کندی برگ خصمی برگ کد تازہ ہوا سو کھا ہر ایک دس درہم انکو جہاں تک جوش و دن کر پانی چھانگے اوتیل باقی رہ جائے (سندھو مر) جو کندی کی طرف منسوب ہو شیر املہ میں درہم پانی میں جوش میں جب چھارہم رہ جائے اور ہوزن باقی ماندہ کے روغن نارہ میں اور شیر مشہور اور تھوری ہی لاذن ملا کر اس قدر جوش میں کرنا چاہیے اور روغن بانی رتبہ فصل چھٹی تہنتہات ہوا کے قوی کے بیان میں اور ایسی میں خللہ اس صلح کا بھی ہو چوچکن لعلج ہوا در انتشار و واجب بیٹھے مہوون کے بالوں کے آسہین دوری کا علاج کر کے انکا جملہ

اور گناہ کا بخردنگ۔ صبح ادویہ جکا دکڑب دوا المثلب میں کیا جائیگا اور کچھ تداریک میں لاش سرد اور اسکا سرخ کرنا ملنے سے اور سر پر چڑھنا استعمال کرنا اسکے بعد ادویہ قویہ کا استعمال کرنا جن میں قوت جذب اور تھلیل کی سادقہ ہی کا ایسی تدریس کو حاصل سمیت جو دوا المثلب کے ساتھ الغرض یہ جملہ تدریسات مصلع میں ہی نافع ہیں اور حاجب کے بال اوگائے کے واسطے یا بال اوگائے کے قویہ بعد دوبارہ بال نکالنے کے لیے اسطرح ڈھنسی کے بالوں کے واسطے مفید ہیں بیخ سوز کی پوست ہمراہ زیت کے قویہ اور صفا ط اور سوبہ شمر میں صیغہ سمیت رکھتی ہے جن دو یہ کے ذکر کرنے سے یہاں غرض متعلق ہو اگر یہ وہی دوا المثلب میں بھی نافع ہیں لہذا اعتبار و لحاظ کرنے ان امویہ کے جنکو ہم نے تخریب حفظ شمر میں لکھا ہے وہ دوا میں جن دفعہ ذرا بچ تازہ کر کے سرور بالوں کاٹ کر سیاہی میں خشک کرین اور رتوں بنسیر میں پیرین یا جو شربین اور اسقدر جو شربین یا غلیظ القوام جو جائے بعد ازان جس جگہ چاہیں گے اسے ہٹا کر میں ہٹے غلطے لٹے سے تریں گے بعد ازان بالوں کو گھنٹے اسطرح غسل بلا دوجی ایسے مقامات پر لگا یا جاتا ہے جہاں کے بالوں کو کھڑنے سے گرگے ہوں یا انیکا کندہ تریں رتوں سپیدہ میں تریں کھلا کر تریں چاہیں اور یہی مگر کرنی چاہیے کہ بال سپید ہو جائیں گے اور اگر نفع نہ ہو تو اور سینک جلا ہوا اسکو روغن بنفشہ مقرر کے ساتھ ملا کر کرن کر یہ دوا بھی قوی ہو چھینوں کے انڈے روغن بان کے ہمراہ بھی کوگون نال اوگانے والی ادویہ میں شمار کیا گیا اور عامۃ الناس کی راسے یہ ہو کہ یہ انڈے بال کے اوگنے کو منع کرتے ہیں حجرات سے یہ بھی دوا ہے کہ عظام جو ایکٹا نور شہ سالامندر کے ہوتا ہے اور اپنے گھر روغن مرجاسا سے خشک کر کے کسی روغن کے ساتھ ملا کر کرن۔ ایضا گلیڈ تریخی کا برادہ ہمزہ زمین کے استعمال کریں اور ایک سبک دوا ہے کہ کمر اور بطنی سے بنا کر اور اس میں آدھنیں روغن خون میں سے کوئی روغن پچھوس بالوں کے واسطے مذکور ہے جگہ والین یا کوئی تخم لینے چینی آدھنیں چربوں سے دالین جو اد پر مذکور ہے پچھوں الغرض اسقدر مہینوں کی قوت اس کمر کی جو طبعی سے ہو اس دوا میں آج سے بعد ازان مقام مطلوب کو اسی دوا سے آلودہ کریں اور اسکے بعد اگر لکڑی بڑی جڑی چھوٹی طرح ہوا گیا ہو یا کسی قدر بریان کیا گیا ہو اس پر ہوا کر کرن۔ ایضا میٹل سبذ لینے روغن کا پچھوں سے اور پچھوں اور روغن ترب کے ہمراہ استعمال کرے۔ ایضا وہ لکڑی جب کا نام خرگوش لہ و قصبہ حمار اور آبی کا کھال دو دو نوں لکڑی سمون ڈالین اور دن رات ہر ایک کا نصف رطل ہوا اور لادن میں دہہ پیلے لادن کو شرب میں تھل کریں بعد ازان سب دواؤں کو ملاویں۔ ایضا فیغز لوہے حکیم نے یہ نسخہ بیان کیا ہے۔ چیدہ گونگ می ہوئی تھیا نو سے درہم شان اور ٹافیس ہر ایک اٹھارہ درہم لڑا درہم لادن آٹھ درہم پرسیا و شان اڑتالیس درہم قصبہ الحار اڑتالیس درہم طحال حار چھایا نو سے درہم طحال اور قصبہ بریان کر کے تراش ڈالین اور اسے اجڑا کو شرب امویہ میں ملا کر درست کریں بعد ازان سر مرنڈا اگر کسی دوا کو ملا کر کرن اور پچھوں لکڑی رہنے میں بعد اسکے سرد معدو والین اور دو روز فاصلہ استراحت کی غرض سے دیکر دیکر دوبارہ اسی دوا کو ملا کر کرن اگر پچھوں زخم چھابین مرغابی کی چربی سے علاج زخم کا کرن ایضا قرظین کا سنہ چھ عدد خرگوش کے لظون کو لیکر سیاہ میں باقیہ میں میں خشک کریں اگر کسی دیک میں چھابین خمار کے گل حکمت کی گئی ہو ملاویں اور اسپررگ سوخج اور رگ آس ڈھنسی کے ہوزن اور پرسیا و شان ٹوا وقت ملا کر پھر وہ بارہ جلا میں شدہ کے برتن میں بعد ازان پسیں اور تین رطل رکھیں اگر چربی اور اسید روغن ترب ملا کر اور کھین اور بروقت حاجت استعمال کریں کسی روغن بنفشہ ملا کر جب الغدا اور تخم سیاہ کا روغن اور روغن فضل ہر ایک لکڑی سے بالوں کے اوگانے میں اعانت کرنا ہی ایضا خانا کتر برنج اسف جب زیت کنت سے ملا کر داری پر لگا لی جائے کہ کھن راجی کے

بالی درمیں بچکتے ہوں جلد ہی بالوں کو گرنے کے کھو بھی کی خاکستر پانی کے ہمراہ ہوا میں کے واسطے اور پھر مٹا جا جو بن کے لیے بہت مہربان
 ایضاً خاکستر بچا پست اور بندوق ہندی ہلکا اور ملاؤن اور ڈار سیخ اور کھچکی کسی لنگیر میں ہمراہ روغن زیتون یا بن کے اسقدر جلا لین کہ سیاہ
 ہو جائے اور ہوزن انکے فائدہ لینے خوشبودار مین ملا کر پیلے اس مقام کی خوب سی مالش کر کے بعد ازاں طلا کر نالینت
 حاجب سکتے واسطے و عدد و چونکہ جلا مین بیان تک کہ پس جائیں اور اس کے ہوزن خستہ خرابا جلا کر ملاؤ مین گروہ بھی اسقدر
 ملے کہ لینے کے قابل ہو جائے اور پندرہ دانہ مرچ کے ملا کر طلا کر مین ہمراہ روغن گل کے ایضاً پیر سیاہوشان اور حب الناسل اور
 تمکریس کو اسقدر جلا مین کہ سیاہی آجاسے بعد ازاں رکھ کر چربی اور روغن تریب ملا کر استعمال کر مین دو واسے آخر جس سے حاجب
 کے بال اؤگتے مین کند چار دو خیمات غلیظ اساج اور غلیظ قنقد بحری اور سداب جبلی ایک درجی شراب فانیق مین پیکر دیکھ کر چربی اس
 استعمال کر مین دو مری دو اکر لڑو کے بال بچھرتے ہوں اور مدت سے یہی کیفیت ہو اور علاج مین و شوکاری ہو اور یہ کیفیت دارالتغلب
 کی وجہ سے ہو اور کسی سب سے امکا تھہ یہ شرح ایک جزو اور ذرا لہر آتھہ جزو فریون اور حب الفار مین تین جزو وقت تریا جزو
 روغن سنون مین چھو کر آسہ فریون کو ذرا مین بعد ازاں جلا دو کو ملا مین شحم و دیگر قصب لینے فرسوشہ سات و ہم خاکستر
 سینک کی پانچ درہم تخم جرجر چار درہم بیخ استراس مین درہم روغن خرفار کے ساتھ پسکہ استعمال کر مین فصل ساتوین میان
 مین دارالتغلب اور دارالانحیہ سے محفوظ کی یہ تو پہلے ہی معلوم ہو چکا ہو کہ دارالتغلب کا حدوث ایسے مادہ رومی سے
 ہوتا ہو جو بالوں کی جڑوں مین اس جگہ پھرتا ہوا ہوتا ہو جہاں سے بالوں کی روئیدگی ہوتی ہو اور چونکہ یہ مادہ تیز اور اکمال ہوتا ہوا ہوتا
 ہوتا ہے نوک فاسد کر دیتا ہو اور جس مادہ سے اسی غذا سے جید ہوتی تھی اسی بھی روک کر دیتا ہو اور اس مرض کو دارالتغلب اسوجہ
 کہتے مین اگر تغلب لینے کو مری کو بھی مرض ہوتا ہو دارالتغلب اور دارالحیہ مین فرق یہ ہو کہ دارالتغلب مین تو فقط بال منتشر ہو کر
 گر جاتے مین اور دارالحیہ مین علاوہ اسکے بالوں کے ہمراہ جلد رقیق بھی گر جاتی ہو حسب طرح سانپ کی جلد گرنی ہو اور بیشتر بعد گرنے
 بال اور کھال کے شکل بھی ویسی ہی ہوجاتی ہے جیسے کہ شکل سانپ کی اس مرض مین ہوتی ہے۔ جو مادہ دارالتغلب اور دار
 کا صورت ہوتا ہو کبھی صفراوی ہوتا ہو اور کبھی سوداوی اور گاہے کبھی اتر کبھی خون فاسد سے اور ہر ایک قسم پر اس قدر لال ہو جاتے
 کے کیا جاتا ہے لینے جب اسرہ سے بال نمونڈن جو رنگ جلد کا برآمد ہوا اسی رنگ سے شناخت مادہ کی ہوتی ہے خصوصاً اگر
 بعد اسرہ پھرنے کے جلد کو خوب ملین۔ اور کبھی تدریجاً مہم سے بھی پتہ مادہ کا لگتا ہو اور اس مرض ہمراہ اس مادہ کے ہوتے مین
 آنے بھی شناخت ہوتی ہے کہ کون سی خلط کا غلبہ ہو چکا ہے بار مایا مین ہو چکا کبھی در مین علاج پذیر ہونے یا جلد ایسے ہو جاتے
 کی بھی شناخت ہوتی ہے اس طرح کہ اگر بعد اسرہ پھرنے کے ملنے سے اس جگہ سرخی آجاسے اور خون کھینچ آنے معلوم کرنا چاہیے
 کہ جلد علاج پذیر ہو گا اور اگر بہت دیر تک مالش کرتے کرتے بھی سرخی نہ آئے یا کتر آئے در مین علاج پذیر ہو گا۔ علاوہ یہ ان
 زیادہ مالش سے یہ بھی ضرر ہوتا ہو کہ تھہر چتا ہوا کہ وہ قرحہ خود مانع بال اؤگنے کا ہوتا ہو علاج بیشک تیسرے صائب تو یہی ہے کہ
 خلط غالب کا استفرغ کر مین اور پیلے اسی خلط سے بدن کو پاک کر مین جس خلط سے یہ مرض پیدا ہوا ہو اور غذا ایسی تجویز کر مین
 کہ جو کس اچھا ہو اور شراب معتدل پانی ملی ہوئی مائل سیرارت اور صلوات جو رقیق اور صاف ہو اس سے قنقد بہ خوب ہو گا
 اور حمام بھی نافع ہے قنصل اکل و شرب ہو یا بعد پیلے استفرغ یا رو سے ابتدا کرنی چاہیے کہ پیلے اس جلد سے بدن کو

پاک کرین مسلمات سے یا قدر سے استسراج مادہ کرین اگر ضرورت ہو بعد از ان خاص سرکا تھتہ کرین جسے کہ بیان ہو چکا ہے مگر یہ ہوتا
اور شوقیات اور غغرون کے وہی صبا اور یہ جو باب امراض ناس میں مذکور ہو چکا ہے کہ ہر ایک شغل میں جدا جدا اسناد اور یہ کا
میں ان کو بوجی کر دیا ہے بعد از ان جلد کی اصلاح کی طرف متوجہ ہوں اس طرح کے پہلے خاص اس مادہ کو دور کرین کہ جو زیادہ اعلیٰ
خاص میں دستید ہو چکا ہے یا تحلیل اس مادہ کی کرین مگر اسکی تدبیر میں جلدی کرین ایسا نہ ہو کہ جلد اس میں ملوہ کی خباثت سکھان
کفیت راہح حاصل کر لے کہ پھر اس کیفیت کا ذوال لعید اخراج مادہ کے بھی دشوار ہوا سمین شک نہیں ہو کہ جن
دواؤں سے استفراغ مادہ ہمیشہ ہوتا ہے وہ سب مقلد اور مقلد ہون کے مگر تحلیل انکی اتنی ہوتی چاہیے کہ کچھ تخفیف ہو نہ جاسکے
اور بسبب شدہ بخونیت کے ایسی جسکی جلد میں پیدا کرے جو اسیدہ حاکر سقوط شوق کا سبب ہو جائے اگر چہ سرد دست امی
تیز وہ امرص واہ العقب کو دور کر دیتی ہو مگر یا ل چھانہ ہوگا۔ جیرا گڑھ دوا زیادہ گرم ہو جسے نایسا اور بھی نایسا اس مرض کی گواہی
دوا ہر گواہ کے بدون چارہ نہیں ہوتا ہوا لازم ہے کہ اسکی حرارت کم کر لیں روغن نامے شدہ کو ملا کر اور اتنی آمیزش روغن کی کرین جو
اسن گرم دوا پر نالیب مون خواہ ایسے پانی سے تری اسکی بہ تری کم کرین نایسا عمدہ وہی جو ہر تازہ ہوا دو تین سال کی بڑی انضی
الاثربوئی ہو۔ اور ترقی قوت دار کا استعمال مناسب بھی ہو کہ کم مقدار سے ہوا اور سراج کی سورت حرارت توڑ دالی جائے اور ہر مقام
پر اسے نکالین جسٹ پت پھر چھوڑاؤ الین دینہک لگی نہ رہنے دین اور اگر کھندا و ضعیف الاثر ہو اس کے مزاج کی قبول کچھ ضرور نہیں اور
نہ اسکا جلدی سے جھوڑا نایا ہے اور یہ واجب ہو کہ جو سبب میں جاسے کہ لطافت پیدا ہو ورنہ قوت اسکی جلد میں نفوذ نہ کر لگی۔ یہ
بھی واجب ہے کہ ان دواؤں میں نقویت اور منع کچھ اثر ہو تاہم کہ سرکشی مادہ خبیثہ کو قبول نہ کرے اور ضرور نہیں ہو کہ ہر دوا اس قوت کے
قبض کی بھی قوت ہو بکثرت کہ مانع ہو ورنہ مادہ کو اوسی مقام خاص پر اور رسامات میں نفوذ کرنے سے منع کرے کہ زیادہ بھی ہو جائے
واجب ہو کہ ان دواؤں میں جنب خون صالح کی قوت ضرور ہو اور بخارات اسکے بوں میں چھپان ہوں بعد از ان کہ تحلیل اس مادہ واس
لی کر دین جو کہ جلد میں تھا ایسے خواص سے یہ دوا جامع ان فوائد کی ہوگی کہ جو مادہ فاسدہ قریب موضع کے تھا اسکی تحلیل کرے گی اور یہ
مادہ صالح اس جگہ سے دور تر تھا اسکو کھینچ لائے گی اور یہ اثر بسبب تھتہ مذکورہ کے پیدا ہوگا۔ جب ان ادویہ کا استعمال کیا جائے اور
کہ انکی تاثیر پہلی طرہ سے ابدالصعب الاثر اور بخونیت مقدار سے کرنی چاہیے اور دیکھنا چاہیے کہ ضعیف الاثر سے قلت مقدار پر کیا ساز
کیا چھوڑ کر نفس کو مقلد اور اثر دوا کو جدید پالین اسوقت قوی دوا کو بزیلوی مقدار استعمال کرین اور اگر نفس مقلد ہو اور اثر زیادہ پیدا
ہو یا نفوذ اثر میں اور کمی کر دین یا دواسے ضعیف کو اوسی مقدار سے استعمال کرین اس امر میں پوری کو شکتی رہے کہ زجر
بہ پڑنے پائے اور نہ درم پیدا ہو خصوصاً ان ایوان میں جو طبی مزاج ہوں یا سن اور جنس کی تری میں کی متعنی ہو۔ پھر اگر ان
ظلال زخم پڑنے خواہ درم آجائے کی نوبت ہو سچے چرموں کے طلائے سے اسکا تدارک کرنا چاہیے جیسے بیلکی چربی خواہ
کی چربی یا ترقی دودھ کی اور جب درم اور قرح میں کون پیدا ہو پھر اوسی دوا کو بقدر مناسب اور اتنی کر تمہل ہو سکے لگانا شروع کرین جب پھر
علیہ پیدا ہو پھر عاوارہ اوسی تدارک کرین اور پھر اسطرح کرتے رہیں جب تک کہ مادہ فاسد کی کچھ تحلیل ہو جائے اور خون جلد کا جذب ہو
لگے۔ دوا کی تاثیر کی نشانی اس مرض میں ہے کہ دوا چھوڑا کر اگر ترم نرم ہواش سے مقام ماؤت کو عین سرخی جلد پر آجاسے کہ اصل
استعمال دوا اگر تری مرتبہ اس آسانی سے ماش کرتے سرخی پیدا ہوتی۔ اگر ماش سے تبدل سرخی کی طرہ نہ ہو معلوم کرنا چاہیے

پہلی دو اہت ضعیف ہوں اس سے زیادہ کہ سید تومی دوا کا استعمال کرنا لازم ہے۔ اور اگر بہتر خون سے ملنا سرخی میں آئے کہ اسے اور اس وقت
شدت سے دیکھ کر کہ اشتہار بہت پوست چھانسانے کے قریب پہنچے ایدان چانسی سے ماش گریں پھر اگر اس سے سرخی
تو ایسے پختے لگانے کی حاجت ہوگی اور نہ نغیر کے طلا کر سکی۔ مقلد ان امور کے حکلی حاجت تقیہ جلدیون مادہ بالخور سے ہوتی ہے
وہ بال خورہ جو نہایت رومی اور نہایت ہو کہ ہنگ اور پختہ کا استعمال کریں اور بہت ہی سوسیان جو یونین اور جلد اور پوست اور حشرین
ان ادویہ مادہ سے چیکا ڈا کر ہم کیا چاہتے ہیں اور یہاں تو ان جلد کا اس قدر کہ نقطہ نقطہ سے نر چانسی اور اس وقت جلد اگر دین کہ بال نکل
سکھیل مادہ پر بالوں کی بنی ہوئی تو بی معدین ہوتی ہو اگر رات اور دن ہمیشہ پہنے رہیں کہ اس ذریعہ سے تھکس اور نقرہ ہوتی ہو
را جب ہو کہ استرہ سے دو نمون تین مرتبہ اور جب بال نکل آئیں پھر فوراً بندنا چاہیے۔ اور نزل استعمال طلا کے سر کو استرہ
سے مؤثر نامرود ہر اور پھر اسی طور سے ماش کرنی لازم ہے جو ابھی پختے میان کی ہر کہ تر قہ باخشوت سے پہلہ بیمار اور مولی کے
چلکے کے اس قدر معدین کہ سرخ ہو جائے اور قوت دوا دوا خانے کی قابل ہو اور سات پھول چائین اور بیشتر خام مقام
اس ماش کے اثر میں ہوتا ہو اور اگر بند نہ تہ کی نوبت نہ آئے آس وقت دوا کو ترقی لگانا چاہیے تاکہ جڑوں تک پہنچ سکے۔
اسفر اغات کی بہ نوبت ہو کہ نغیر اسی مادہ طبعی بلکہ میں کس قدر خرفین اور انقبیون کی قوت دے کہ استعمال میں اور جب تو قایا
اور یار ج فیفر۔ ایضا ابار ج شحم حنظل حید عجاج تقیہ جو خصوصاً لمبی کے واسطے پھر اگر مادہ۔ دوا پوی بھی جو قوی ہی میں
سیاہ آسین ملادین اور اگر صمدی حنظل جو پختی کے برابر مضمونیا سانی چاہیے۔ ایسا ج رو فوس حکیم اور یار ج لوفافیا و
خیرین خصوصاً سوداوی کے واسطے اکثر اوقات یہ مرض اسفر اغ سے ہی سے زائل ہو جاتا ہے۔ اسنان ان سہل کے تو سابق
میں نہایت تفصیل سے معلوم ہو چکے ہیں۔ اگر ان ادویہ سے بھی خفیت حاصل دینے کا ارادہ ہو یا یار ج مرکب حنظل سے مرکب
کر کے دنا چاہیے۔ تریہ کا استعمال سید میں یا چار مرتبہ سے زیادہ نہ ہو۔ اگر ایک استقر غ سے ازالہ مرض نہ ہو مگر
گرا چاہیے مگر بیچ میں دوا اسفر اغ کی راحت دے دے کہ با یام۔ جب سمر کی جلد اور گریں سرخ اور ذہلی معلوم ہوں فوراً خفند
کونی چاہیے پہلہ تو خفند عام اسکے بعد خفند خاص رکھا سے سر کی اگر اسے ہو کو کوئی چاہیے اور خفند پیشانی اور کشتیوں کے
کون کی اور اگر اسے نہ تو ان کون کی خفند ہر گز نہ کرنی چاہیے اسلئے کہ خون محتاج الیہ انسان کا ہر اس مرض خاص میں خفند
خون ہو گا اور معتدرا سکی اصلاح وغیرہ کر کے علاج کا گر ہو گا وغیرہ اور سو طا وغیرہ کے بیان سے تو پختی کی فراغت پا چکے ہو تاکہ
مرض راس کا بیان کیا ہے۔ ادویہ جو نفعیہ میں سے وہ فریون جو سہ سالہ نوا قوی پوس فریون کو آوی قانون سے دیکر کہ
جو بیان ہو چکا ہے استعمال کریں۔ فریون کے بعد تافیساجی خیب دوا ہو اور بدر جہا نیت نفع کو پختی ہو بعد اسکے
حزت اور خزل اور خاکستر ذرا بیج کی جو زفت میں گوندی جائے بیض زفت رطب من یا موزج کو روشن غامین مسکرا آمین
گوند میں۔ تیوعات کے دودھ پیسے مدار اور نموہ وغیرہ انکو بالخورہ یا مسطر ج والین کہ نقطہ اور حنظلان پڑ جائیں بعد ازان کو
را و غیر میں تاکہ اسکے بیچ جو مادہ ہو بہر کہ دلچاسے جب پوست نسل چھلکے کہ اور تر جائے گا اسکے بیچے بال نمایان ہونگے اور کئی
اس مقام سے جہاں بالخورہ تھا۔ کینچے بیضے لٹو مری مقام بالخورہ پر قوی دیر تک رکھی جاتی ہے لیکن نہایت اور تریہ دوا آوی بالخورہ۔
چاہیے جو قوی ہو اسکے بعد کربت اور دونوں خرفین اور نموہ جہاں کبیت پورہ کا اور دونوں خفند زہا لجر کی اور پوست خفند اور نقطہ

جزیرین جگہ کو اور جو سب سے کم مکنی جگہ اور انفل اذہن میں نہ تہ اور بگ آجیہ اور کھچکنی عروق ماہیران اور سلطان اور کبھی اسماعیل نے کہ تو بھی اللہ
 میں اس کے بعد یاد اور منہ مع دوست کے اور کس قدر جو چند و نیر سر کہ میں سہمی ہوا اور خریفہ خطی ہی اس میں سر میں کی دو اور اس
 افضل اور بان جس امر میں قابل استعمال میں روغن فارا اور نہ من میدا بخیر اور افضل او وہ یہ شعیبہ لیے ایک پر پتہ والی نظر
 ہوا اس کے بعد زوت اور انفس سب چیزوں میں نہ کی جیڑی اور جو صوماء اور بولانی و ستیاب ہو لطف خجید جو خردل اور
 قطن کے ہر جو متعل بہ صفت اطرح قومی نافع فوہول اور تاہیسا وہن النار ہر دو حدود متعال کیریت زندہ یعنی حالی نہ ہوا بخیر
 اسود جو یا ایض ہر ایک امین سے ایک مثال موم ملا کہ قہر و ملی بقدر ضرورت سنا دین ایضاً بوزہ اور قہی جو درخت سنا
 ایک خردان اور ذوق کو سوختہ کر کے سر کہتہ میں سپس اور اید ملے مقاس ہا جو۔ د کے حدیث پتلا کرین اور میں کھنڈے کے بعد وہ
 اور لین کہ دو واسد کھنڈی ہوا اور میں روز تک لگا کرین جو بگہر کہ پست میں کھنڈے سے تیر جا لین وہی مذکور کرین جو اور پور کو بچکی
 ایضاً ذائق اور خردل کی روغن مناسب میں تیر کہ کہ آنا سلطی تاہم ہو جائے جیسا سالیہ کا ہوا جو بعد از ان اسی واسے بالجوہ کا
 مقام مقرر کرین اگر لیس فوی ہوا اور برداست کر سکتا ہوا اور حقیقت فراح کے لیے اس دو کی قوت کہ کرین۔ ایک دو اس سے صفت
 تری اور ذائق اس کا تعجب ہوا یہ ہر ستمہ سر کہتہ اس کے برابر روغن گل جو عمدہ ہو بیٹے ان دونوں سے لطفہ سوکھا کرین بعد از ان محل شکر
 کھر کرے کہ سے خوب سالمین اور اسی، واکھلا کرین ایضاً ایسے خالی سے بالجوہ کہ کھنڈی سپقہر تاہیسا تری ہو تاہم ہو۔
 یہ بھی جانتا ضرور ہو کہ اطفال کو فقط ہرگز کرنا علاج بالجوہ میں کافی ہوا اور چشل قریب بلوغ کے ہو اور سے صفت در مرحب فوقانہ
 کے واسطہ دو ذائق جب مذکور ہیں ہر فصل آٹھ چیزیں ل تراشتہ والی واؤن کے میان میں نوہ یعنی چو نادو خرد اور زریخ ایک خردا
 تھوڑا سا ایوا لاکر ملا کر کے فوراً بال اور جاتے ہیں۔ اگر چہ زیادہ ہوا اور ہر تال وزن مذکور سے کہ جو نہایت خوب ہو
 اور چونکہ زیادتی سے عمل لورا تر میں دیر لہو ہونی مگر اثر ضرور ہوگا۔ کبھی چونہ اور زریخ، و خرد اور ایک خرد لیکر بالی میں بچانے میں
 اس قدر تیزی آجاسے کہ سر کے بال اور مچانے لگین اور اگر کربانی میں بچتہ کرین زیادہ اثر دار ہوگا مگر وہ عیب میں رکھنا بہ نسبت
 بچانے کے اور ہر تھوڑی مٹی کو لیکر اسمن تھوڑا روغن، بہ نسبت دہی یا مین بچانے میں تاکہ روغن میں اثر نہ ہو کہ آجاسے بعد از ان اسی روغن کو
 ملا کرین کبھی اس مٹی کو آستہ ذون تک ہو کھنڈے دیتے ہیں کہ ستمہ ہو کہ کھنڈے جاسے اور اس ملک یا مین ملا کر استعمال کرتے ہیں۔ سید پتہ ہر ہر
 کے زورہ جاتے ہیں بکار آردی ہوا اور لطف ہونا ہو۔ اگر چہ نکالی ہو مگر لیا گیا ہو عوبت کی کبری دسے کہ خواہ بچانے کے زورہ سے اور
 اس میں مین ہر تال پس کر ملا مین بہت عمدہ ہوگا۔ کبھی سز جو تک جو زمین بہت کے نیچے ہونی زورہ ہی بکار آردی اگر سز جو کہ زورہ سے بال
 کرنے کے بعد لور بال چونکہ وہ باریک ہو تو زورہ میں خاک ستر گور کی ملائی جاہیے باورہ اور زورہ کو زیادہ اولٹ لٹ کر لگا مین بعد از ان
 آرد باقلا اور آرد جو اور خرم خربوزہ سے وعودا لین۔ کبھی زورہ کی ترکیب چونہ اور زریخ اور آب کشک اور چاولون کی عوبت سے ہونی
 کبھی اسمین مراد مصطکی بھی دانتے ہیں اور کبھی زردا بھر سے امانت کرتے ہیں فصل ذون عمل ج آس شخص کا جو چہ نہ سے
 ہو و اجب ہو کہ اس مقام کو اتد سے بہت اولٹ پٹ نہ کرین اور جلدیے۔ وعودا لین اور اس سے بیٹے روغن گل لگا مین
 جب گرم پانی سے دو چکرین چوڑی سرد یا مین نمیا مین کہ یہ علاج بہت ہی حیدر بعد از ان اس پر عدس متشر کو ظاب اور صندلی
 مسلا کرین خصوصاً اگر زیادہ عمل کیا ہو پس ہر صم سفید روغ کا لگانا ضرور ہوگا یا ماسک جو سفیدہ بہتین پروردہ لیا ہوا اور

اور کافور فصل سوین فورہ کی پوکھوٹے کی تدبیر بعد نوردہ لگانے کے وہی ملنی چاہیے جو کسی خوشبو میں گوندھی گلی ہو یا سنی اور سرکہ
یا گلاب۔ برگ نندا لونورہ کی پودہ کر کے میں عجیب خاصیت ہو اور برگ انکور اور تلسی کی تہی بھی ہوتی اور ہندی۔ گل معصفر اور
گل سرخ اور سعد اور شہل الطیب اور اخرو اور ازین قیل یکی کر کے خواہ جدا جدا استعمال کریں فصل گیارہوں میں بال بال و گنے کی رو گنے کی
دو اجنبی مخدرات بارہ میں وہ سب روئیدگی کو مویض کر کے تین چھ مہینوں تک یا ان تک کہ چھٹے ہال کو اگھیرا اور ان بعد از ان تک اور
افون اور سرکہ اور شوکران طلا کر میں یا شوکران تنہا اور اگر سرکہ میں چوش دے کہ طلا کر میں بہت ماجد ہے جرم اس میںدک کی جو آجا
یعنے سایہ میں سر سے ہونے پانی سے برآمد ہو وہی ماغناٹ شو سے ہے کہ اسبی جرم کو میں کہ لواب اسپنیل یا عصارہ بیچ اور سرکہ طلا کر میں
اور مکرہی تدبیر کریں۔ بعضوں نے کہا کہ جس روغن میں غلاب کو بچھ کر کے سے اسقدر چوش دیا ہو کہ وہ بھٹ گئی ہو اسکا طلا بھی
مانع برآمد ہو ہے طرح جس روغن میں سلمی کو بچھا یا جو وہ بھی ہی اثر کرے یا اور یہ بھی کہتے ہیں کہ اس روغن سے خلاص اسکا ظاہر ہونا
ہو یعنی لکریال نہ آوے ہون تو اوہ گاہو یا جو۔ یہی لکھا ہو کہ قویہا اور سپیدہ و رصاص ہون اور پھنگری نصف جزو کو آب رنگ تین
مہین۔ ایک قوم نے کہا کہ خون نیندک مذکور کا اور خون سنگ نینت نمری کا روئیدگی کو مانع ہے کہتے ہیں کہ اس طرح خفاش کا
خون اور اسکا و مانع اور بکری موی مانع ہے۔ اور ان اجزا سے ایک دو اجبی مرکب کی جو کہا ہو کہ نیندک کو جو چینستان کے سر سے ہونے
پانی کی پوکھوٹے کر میں اور کھنجا جو گوشت اسکا ہر اور خون سنگ نینت نمری کے جو کھنجا یا ہوا ہو اور پورہ سرخ اور دراج
اور زولی والی معدت سوختہ سب جزا ہون پانی میں گوندہ کہ بعد او کہٹھنے بالون کے عارضہ کاسے بالون کا مقام اور زین پر لگانا
جو کہ تھوڑی روغن مناسب کے ساتھ نقوت ہال کو اگھیرا یا فصل بارہوں میں مجھد اب شاعر کے بیان میں نینت جو دو اٹھین بالون کو گوندھو اسے کہ پوکھو
میں مٹی کا آنا اور اسکا دھن اور سردار اسپنیل درمرا مانہ اور جو نہ درواج سب کو لگا کر میں بعض کے استعمال پر اتفاق کریں اور ان اٹھین
سے سر قویہا کریں ان ادویہ میں بزرالینح بھی بڑا ہو اور روغن اسکا بھی شریک کیا جانا ہو اور کئی بیخ تنہا بھی مستعمل ہوتی ہے۔
پورہ چونکہ بالون کو مویض کر کے تیار ہو اور فقوڑا سا جلا ہوا اسی لحاظ سے اس شہم کی ادویہ میں شمار کیا گیا ہے خصوصاً اگر وہ کے جہرا
بقدر و علت وزن کے سد مل کر پانی سے گوندھیں۔ اسی طرح لکڑیا تک کہ اسکا پھین خوب طرح سے بالون کو گوندھو اسے
مانا ہو و سر اسخہ مازو اور کرنازک اور نخل لاریٹھ سے مونسے چاندی کا میں اور برگ مرو یا حب السرو بہا نہ مرد استخ کر لڑا میں جوئی
نیٹھنے والی تہی در آلہ ہر اسدا ایک خریدتا ہے یا رسیدہ نصف جزو اب چند سے گوندہ کر استعمال کریں کہ یہی عید ہو اور سیاہ
جو عید کر تیار ہو فصل تیرہوں میں بالون کے سوختہ ہونے کے بیان میں اسکا علاج یہی ہے جو بالون کے بھٹ جانے کے علاج
میں مذکور ہو چکا اور خلاصہ یہ ہے کہ روغن ماسے مرخہ اور لعابا مرطہ سے علاج کریں فصل چودھویں شہر کے بیان میں اسکا سبب
بہر لڑ استعمال غذا ماسے یا یہ ہوتا ہو اور اوان لینتہ لہ اور لعابا مرطہ جیسے لعاب غلی اور لعاب نر قوٹونا اور لعاب برگ یہ
نہ بڑوہ اشیا میں ترطیب ہے فصل پندرہویں ان ادویہ کے بیان میں جو بالون کو باریک کرتی ہیں فورہ جو وقت اور
شہر میں ملایا جاسے بالون کو باریک کر دیا ہے فصل سوہویں جو انی دہیری کا بیان جسے مقام مناسب میں اس امر کا
ذکر بھی طرح کر دیا ہے کہ شباب اور پیری کا سبب کیا ہو اور اس جگہ ہم فقہ ہی کہتے ہیں کہ جب تک خون یا دوسوت اور سوخت
اور لڑو جب ہو اسوقت تک بالون میں سیاہی رہتی ہے جب بالون میں مائیت کا بڑھنا شروع ہوا سپیدی آتے لگتی ہے

فصل ہفتم در بیان میان بین آن چیزوں کے جو در میں پیری کو اسے دینی ہیں جن چیزوں سے کہ بالوں میں پیری
 در میں آتی ہوگی اور دشمن ہیں ایک وہ غیرات ہیں جو اسباب اولیٰ میں کجا کجا اور شیبہ ہو کر لیکن سینے ماہہ شعر
 میں خاص انکا اثر ہے جو بالوں سے پہلے جو چیزیں ہوں میں پیدا ہوتی ہیں ان میں انگریز اور دوسری وہ اشیاء ہیں جیسا کہ
 بادہ شعر میں ہو سکتے ہیں۔ اسکی ماہیت کو روئے پہلی تدبیر تو یہی ہے کہ ہمیشہ حلقہ ملنی کا وقتاً فوقتاً استعمال جو تار سے تھوڑے
 ذریعہ ذکر سے کہ جو کھانا کھانے کے بعد کریں اور نہ نینے احتقان کے ذریعہ سے بھی اخراج بلغم کیا کریں اور پھر چند
 راحت دے کہ رفاہہ احتقان ہو کر سے انکے بعد ان محزون اور ادویہ کا استعمال کیا جائے جو شیبہ ہیں کہ جن میں
 میان کرتے ہیں اور ان ادویہ کے ساتھ الہی غذاؤں کا استعمال رہے کہ حیدر الکلبوس ہوں اور بااعتدال سینے خون محمود اور شیر
 میدا ہوں اور انقسام قلیہ اور مطبخ اور کبب سینے انقسام کیا بیا جو گوشت دم سخت کیا جائے اور مشروبات لینے کیا بیا
 کے اور مشورہ دار گوشت یا آب گوشت خواہ دودھ اور دہی میں پینے چوٹی روٹی جو کھانے میں نہ کھا لیں اور اسکا کھانے
 کرنا واجب ہے کہ غذا اوسطیہ متناول کریں جو بوری قسم جو چاہے کہ اصل تدبیر اسلیمے کہ بپتہ غم میں غنا و ہوا میں جو چیزیں
 اور خام پیدا ہوں۔ واجب ہے کہ کس شخص راجت سے مرطوب ہو وہ با زبرد ہارہ کا سیسے والی اور افضل اور تو اہل در کو باسیج جو خاص
 قسم کا گوشت ہے اور شہرے خصوصاً ہمارا اور پشند ہمارا خورد کے متناول کریں اور ڈھیری ہی مشرب خالص برانقار کریں اور ذرا کہ
 تر گا ہی کہ زمین مرطوب ہے اور دودھ اور مصلیٰ اور پیرسہ جو غذا سے خاص ہے البقا حصیدہ سے پر کریں اور بانی کثرت پینے سے اسے طرح
 حصیدہ کثرت پینے سے اور بالوں کے اوگھرنے سے اور مسکے سے زیادہ دست ہونے سے اور جراح کثرت کرنے سے اور کوفور اور
 اور دغن یا سین بالوں میں دلنے سے احتراز کریں اور کبب شہرین سے زیادہ پتہ نہائیں اور زیادہ نہائیں کہ بالوں میں اسکی نشانی آئے گی کہ
 پائین کے اور بہت جلد تر شیبہ پیدا ہوگا علاوہ برآن یہ بھی ہے کہ بالوں کو دھوا بوقت کا انکی حساب نظر ڈال کر نہانے کا خاکر ہو شہر غفل
 کھوئی اور پورہ اور تھکاؤ سے بالوں کو دھوا کریں مواصل اور شفا جو ماہہ ملنی کو قطع کریں اور پیری بد پڑنے میں مثلاً ایک کجا
 کار روز آستہ آستہ جیانا اس طرح کہ ہر روز ایک ہر کو لیکر جیانا جائے اور لگتا جائے مگر بعض پھر میں چند سے معلوم ہوا ہے کہ ہر روز
 ایک شہر یعنی چاہے چالیس روز تک اور پیر اس طرح کہ کرنا جائے اور کمر اسی بڑھانے لگتا ہے سے سپیدی بالوں کی دور ہو جاتی
 ہو اور اکثر لوگ کہتے ہیں کہ یہ طریقہ آٹھ ماہ ہر برسے گمان میں اگر تہرات مذکورہ بالا جو شیخ نے لکھی ہیں انکی بھی رعایت کرے تو غالباً
 سفید ہوش اگر لیکر کجا ہی کو اس طرح ہر روز استعمال کرے سپا یا بالوں کی ملکہ شباب کو آخر تک باقی رکھگا۔ اس طرح جو اطراف چھٹی
 پیری شہر سے نائے چالیس اور وہ چھٹاں جو خشت لودہ سے آدس سے ہر روز چھوٹی جو شہر کی شکر سے طیار ہو اور اسکی ترتیب اس طرح
 سے ہوتی ہے جو تختہ طیار سیاہ اور مالک جہر مصل ملا در جوی ملا در سے نکالا ہوا ہو سکو روغن زردین ملا کر شہر سے چھوٹی طیار کریں اور
 یہ چھوٹی بہت قوی ہو لائنہ ہو کھوٹا کھوٹا سا استعمال کریں لیا ہو کوئی اثر پیدا کرے۔ انقر دیا نامی چھوٹی قوی ہو اور شہر دیکھ
 بھی قوی ہو ترقی بھی قوی ہے گوشت مساب کا بھی اگر عادت اسکی شہر جائے حافظہ شباب اور قوت کا جو صفت چھوٹی معتدل جمیل
 ہلیہ سیاہ برنج و دار فلن لکھی دار فلن کی حکایت بنتا لکھیدا آستہ میں اور شکر سے توام درست کریں اطراف۔ ایک اور
 جمیل اور مجرب جو زخمیں در ہلیہ کجا ہی دار فلن ہوزن ملا کر ہمارا خاص مجرب ہلیہ کجا ہی اور بیس در ہسب

توت آئین جو یا کوئی اترا خاص آئین ایسا ہو کہ باوجود وہ نیت کے بھی آنکا اثر نہ کرے۔ اور اس بات کی توقع اور امید اس وقت ہوگی کہ وہ ایشیا توئی الصبح جنوں کے آنکا رنگ بہت گہرا ہو جیسے چرک آہن یا چرک اسرب یا رست جہز کی رطوبت کہ شاید اسی نوعی توئی آنکا رنگ کسی روغن میں بچائی جائیں اور یہ توسط ادویہ بدرتہ کے جیسے سرکہ شراب وغیرہ آنکا اثر بنا اسحاق اس روغن میں آجائے ستاد قوت تسویہ کی پیدا کرے اور یہی بات ہو جو ایک گروہ آدمیوں کا کوئی دیتا ہی اور سری سماعت میں بھی آجائے جو اور میں بیکسا پول لوگ کہتے پھر سے میں کہ ایک حرق لینے رگ شاخ سے جو رستہ اگر اول ریح میں قطع کر کے ایک شیشہ میں روغن بھرا یا ہوا ہی میں اسکو ڈالیں اور سب کو زمین میں دفن کر دیں نا انیکہ شیشہ میں خشک ہو جائے بعد از ان خیرعت میں اسے کھولیں اور اسے شیشہ کے پیراوی شیشہ میں بہت ساقی آسکا بدو اور شراب آجائے اور اسی سے خضاب ہو جائیگا۔ اکثر ایسے خضاب کے سرکہ اکثر شیشہ میں تو نیکھ کر داخل سے قوت ادویہ قوم لینے سے موثر ہوتے ہیں۔ عیالہ قاسم ادویہ جو بالوں کو زمین کرتی ہیں انکی میں ہی خضاب میں ایک تو وہ دو اجا بالوں کو سیاہ کرنے پر وہ جو اشقر رنگ پیدا کریں تیسرے وہ جو سپید رنگ پیدا کرے۔ اور ہم ہر ایک رنگ پیدا کرنے والی ادویہ کو سیاہ کرنے میں فصل پیدو میں بیان میں سیاہ کنندہ دو او ان کے ہندی اور سہلہ اسی عمدہ دوا ہیں جنکی خوبی پر نامہ و میو کی اتفاق ہوا اور اترا آنکا محبت استنداد میں ریح کے مختلف ہوتا ہو کیسے بال زیادہ رنگ قبول کرتے ہیں انکی کوئی تو ہندی کا استر لگانے میں اور بعد ازاں جب ہندی کا رنگ آجائے اسکو دھو کر سہلہ لگائے میں اور دو توالی ستارو سہلہ کے لیے بعد از زمانہ سب میر کرتے ہیں لینے خشکے بال ختی ویر میں ہندی اور سہلہ کا رنگ قبول کرتے ہیں اسی زمانہ تک لگائے رہتے ہیں گھنٹا زیادہ میر کرتے آتیا ہی رنگ خوب چڑھتا ہی اور بعض دی ہندی اور سہلہ کو ملا کر ساتھ ہی لگائے میں انکی کوئی پسند کو حفظ عا سے اپنے بال اشقر لینے سرخ زردی مائل کر لینے میں اور بعضوں کو فقط سہلہ کا ملاو سی رنگ بھانپا ہوا ہے اسی پر انکا رنگ تاجو۔ ہندوستان کا وہ بہت عمدہ ہونا ہی مگر آئین فلوس زیادہ ہونی ہو اور شغرت بہت ہونی ہو۔ اور وہہ کرمانی ویر میں رنگ لانا ہو اور پھر بھی قلت کے ساتھ مگر آسکا رنگ سیاہ اور ہم رنگ بالوں کے ہوتا ہو اور آئین فلوس میں ہوتی ہو۔ جسکو منظور ہو کہ وہ کی فلوس جاتی رہے اور سیاہی متا ہو سے سیاہ کے پیدا ہو اور شغرت بھی اور سرخی خانی جاتی ہے خانیہ سہلہ لگا کر پھر دو بارہ ہندی لگائے کہ اس ترکیب سے فلوس جاتی رہے گی اور رنگ سیاہ مثل بالوں کے پیدا ہوگا مگر اولے پر جو کہ دو بارہ لگائے تو تڑی دیکھ لگائے اور جلداً مسکو دھو ڈالے۔ بعض آدمی خنا اور وہہ کو آب سماق یا بیلہ نار یا دی اوڑکے ساتھ لگاتے ہیں اور کبھی پانچوں کو لگا کر کہ استعمال کرتے ہیں یا جتا اور وہہ بہرا آب مجلس لینے بہت کھٹا پانی دی کا اور آب پوست جوڑ کے ساتھ استعمال کرتے ہیں اور یہ سب اجزا میں خنا اور وہہ کے ہیں اور بعض آدمی خنا اور وہہ چوتے اور وہہ کا پانی پیلے اسے آگ پر خواہ دھپ میں آنا گرم کرتے ہیں کہ صرف کو سیاہ کر دے اس کے بعد اسی پانی میں خنا اور وہہ کو لگا لگاتے ہیں اور یہ ترکیب بھی بہتر ہو۔ اگر خضاب میں سہا لوگ شربت کر دی جائے سیاہی بھی بڑھانی ہو اور خضاب کا ضرر دلخ تک پہنچتے نہیں دیتی۔ اور شہر کا خضاب مسکو اکثر لوگ لگاتے ہیں کہ خضاب نکور سے آسکا اثر اکثر تو وہ بہرہ لگتا ماند روغن تربت سے چرب کر کے جلاتے ہیں اور بہتر ہو کہ اسکو کسی ایسے طرف میں سوختہ کر بن جس پر گل جکت ہو اور اترا جلاتے کی بہرہ کرنا سیاہ ہو جائے اور آئین میں نچوٹا جائے زیادہ اس کے جلاتے میں مبالغہ نہ کر میں درہم تو مارو لیں و درہم درہم و درہم درہم

چنگیزی اور طبع اندرائی ایک دوسرا ان سب کو ملا کر خضاب طیار کر کے خوب سیاہ کیونکہ اور سیاہی اسکی پایداری بھی ہوگی اس خضاب
 کو سبز یا سبز محض ایک اور طبع از کو زیت سے چرب کر کے بریان کرین اس قدر کہ مازو کوڑے کوڑے ہو جائے اور روٹی اور چنگیزی
 اور زیندہ ہنرہ دہم طبع سات دوسرا ان سب کو خوب سیاہ کر کے بریان کرین اس قدر کہ مازو کوڑے کوڑے ہو جائے اور روٹی اور چنگیزی
 اور سبھی ملا دیتے ہیں وہ آئینہ جو بعد اسکے مشہور ہے وہ بھی جو چکر مراد ہے اور چوڑے طبعین ماکو اور و طبعین جو زری اور طبعین قوی لیا کوئی
 شی کو بن نہ ہونے میں سے جو شی سر پر لگائی جاتی ہے اور ان سب آخر کو کمپوزن لیکر پانی سے ملا کر خضاب طیار کرتے ہیں
 اور برگ خندہ کے جملہ جوش دیتے ہیں اس نختہ میں ساری عمدگی ہی ہو کہ مراد سنگ خوب سیاہ ہے اور اگر مراد سنگ اس
 پانچ میں چھین کر خنا اور زیندہ کر جوش دیا گیا ہو وہ خوب میں رکھا گیا ہو تو بہت خوب ہو گا اگر اس پانی کو چھ گھنٹے تک رہنے دیں
 اور اسی طبع کی حفاظت کرین انھیں خنا اور دوسرے مراد سے چھین کر برگ سیاہ اور مازو سے بریان اور روٹی اور
 چنگیزی اور زیندہ اور لوگ ان سب کو کمپوزن لیکر خضاب کرین۔ لائق اس مقام کے اور بھی چیز خضابات ہیں جنکو میں نے بعض
 کتاب میں لکھا ہے ان میں وہ چیز ہے جسے دل میرے قبول کرنا ہوا تو میں انکے موثر ہونے کا پتہ لکھتا ہوں نہ صرف خضاب جید خنا اور
 دوسرے دوسرے روٹی اور خضاب اور طبع اندرائی اور مازو سے بریان اور خضاب اللہ پوزن ان سب کو بریک میں اور زیندہ اور زیندہ اور
 ہر جاسے اسکے بعد استعمال کرین اور اور لکھتا اسی طرح کی مذکور ہوئی ہے نختہ اسکیا ہے خوب خضاب لکھتا ہے اسکیا ہے اسکیا ہے اسکیا ہے
 سر کی اتنی کہ حیا اور نکل خضاب لکھتا ہے اور ہر خوب سیاہ میں کریمان تک جوش دیں اور کر کے جلیا سے مقدار نصف کے اسکے بعد دو ہفتہ
 پوی میں خضاب لکھتا ہے اور لکھتا ہے اور ہر خوب سیاہ میں کریمان تک جوش دیں اور کر کے جلیا سے مقدار نصف کے اسکے بعد دو ہفتہ
 اسکے بعد کر کے میں لکھتا ہے اور لکھتا ہے اور ہر خوب سیاہ میں کریمان تک جوش دیں اور کر کے جلیا سے مقدار نصف کے اسکے بعد دو ہفتہ
 خضاب ہر چہ کہ جب خنا اور دوسرے کر کے بچائی جاتی ہے بہت نعتیہ اذان رزق مناسب کو اس میں بھرا استعمال میں کر کے اور تک
 اور پھر بچائیں کہ تو ام اسکا مثل خالیہ کے ہو جائے اور اگرچی جاسے قباب دو بارہ گل حکمت کر کے کسی ظرف میں بچائیں۔
 یہ دو ابا وجود نہایت کے رنگ پیدا کرنی ہے تو سب اسکا توت چرک میں کی ہو انھیں کہتے ہیں کہ چاندیکا میں سر کر میں بچا یا سیا
 ہر طبع خوب جوشن یا جاسے با لون کی سیاہ کرنا یا لی اور ہر خوب میں داخل ہو اور پھر بندہ یون ہو کہ بد سے سر کے خاص مانج خواہ
 از رخ ہر اور پوسٹ طبع کر کے کہ ہے کہ خاص مذکور میں مدت تک بھلو کہیں کہتے ہیں اگر کسی قیہ سے ظرف میں خلق شقائق النعمان اور
 ہر ساق شبت یعنی سویہ کی اور کے ان شبت کی مقدار اس قدر کہ ایک مل شقائق کے ہزارہ دو اوقیہ دو لون سے جو مجموعہ اودیہ کو لیا
 میں دن کر میں سب اجزا مخلول ہو کر خضاب طیار ہو گیا کہتے ہیں اسے طبع اگر تازہ ہو کا وقت قبل خوشہ پیدا ہونے کے ہزارہ
 وزن اسکے شب ملا کر کر میں گاڑوں کسی شیشہ کے ظرف میں سب کا سب سیاہ پانی خواہ لطرخ مسود ہو گا۔ کہتے ہیں اگر کوڑے
 تازہ جو اچھی ایشہ وقت میں لگا ہو ہوا اسکو سورج کر کے جو کچھ اندر اسکے غور اور غم وغیرہ میں نکالو ان میں اور پھر اس میں تک اور
 خور سے خضاب لکھتا ہے اور پھر چھلکے جو کوڑے سے حیا کر کے لائے تھے اندر پھر کے اس میں کل حکمت کر کے چھوڑ دیں سارے اجزا پانی ہو
 خضاب سیاہ بچائیں گے اور سیاہی اور مداد طیار ہوگی۔ کہتے ہیں کہ اگر برگ کر کے میکس کسی دو دوہ میں خصوصاً
 اور لون کے دو دوہ میں جوش دیں مائیکر ملت پانی رہ جائے اور رات بھر رہنے دیں بہت عمدہ خضاب

ہم کہ اور میری رائے میں یہ جو کہ یہ دو احاطہ مودامہو کی جناب منوکی۔ جالیو سن سے شہادت انجنسٹاب مندرجہ ذیل کی ہو گی
کتاب جو کہ وہ کئی ہفتہ سے کہے درخت جو زمین ہوتی ہوا اسکو لیکر زیت کے ساتھ میں سے اور تھوڑا سا تھوڑا طے ہے جو زیادہ تر ملا کر
لہذا کر لیا۔ جنھوں نے کہا کہ اسکو لیکر اسکو ہر ایک کی سفینی ملائین بہت جلد ہو گا۔ کہتے ہیں اسے صیطح پوست خوج او جا کو لیا
شہر کا بیکار کہ جب ہی زیت کے ہر ایک میں کہ لگا میں تو بالوں کو سیاہ کر دے اور میری رائے یہ ہے کہ اگر غرب ہینٹہ او جاسے تو کہ جسٹا
اور تو کہ زیت اسکو انکو نصبت کر دیا اور اگر زیت کے عوص کوئی پانی ڈالا جائے بہتر ہو گا اور اسے صیطح میاؤل ہوا جناب کہ بار زمین
ہو تو زمین کی کیم صفیٹھا ہوا کہ اگر کہ شائق انسان کہ جب زیت میں پیکر میں عالیہ کے ہر جاسے لگا میں جناب جیہ ہو گا اگر اس قول کے کہ کوئی
مستھ صیطح کس ہنوں کی شرکت ضرور ہو جیسے ہنگری۔ اور اسے صیطح قول اچانکہ روغن کو یہ وردہ کر میں پوست جو کہ ساتھ یاد میں کہ
پنجا آب جو زمین اور آسٹوڑی سی ہنگری داخل کرنا کہ ان سب دواؤں کو میں صیطح الاثر جاسا ہوں۔ اسے صیطح روغن کہ اب شائق
انسان ج اسے بعد دیکھا اگر سارا پانی جڑ سے اور فقط روغن دھاسے یا جیسے اچانکہ میں کہ روغن کوئی لیکر میں مدد اول میں لگا کر ایک گشتہ
نہر نہر آج روغن زیت روغن کوئی میں دہر ایک مل روغن کھیا اسطے چار حصہ میں ہوا اس میں لیکر عجم نرم نرم ہوش روغن اسٹوڈ
کہ تہی کھینٹے سے اور میں جلنے سے محفوظ رہے اور ہر وقت اسے جلا تے رہیں اچھا زمان امانا کہ تین روز تک روغن چھوڑ میں ناگہ روغن
انہر سب کا اچھی طرح جذب کرے۔ میں کہتا ہوں کہ یہ ترکیب رنگ پیدا کرنے میں زیادہ تر امید کرنے کے لائق ہے خصوصاً اگر کہ میں
ہنگری بھی ترکیب کھیا ہے۔ کہتے ہیں اگر روغن کوئی ناریل کے اندر ڈالکر اچھی طرح کل حکمت سے اسکو بند کر دیا اور جیاد اسے توڑ میں
کھینچ روغن آدھ ہو گا اس سے جناب جو بابا کھیا۔ اور بہتر ہو گا اس دوا کو امانات شب میں کھینچا جائے۔ کہتے ہیں کہ اگر خستہ زیت کو
کر کے باریک پیمین کر مر مر سا ہر جاسے اور روغن کھینچ میں ترکیب میں اور ایک مینٹہ تک سرگن میں فن کر دین جناب لیا ہر جگا اور
اس جناب کے لگانے کے بعد ڈاڑھی کا رنگ چھار ہر جگا۔ جناب ایسا ہو گا جو میں کا اسپر اجلا اور اتفاق ہو کہ خلق کا لہذا
خفاتی ہو اسے صیطح کا لگا لگا۔ ہمارے زمانہ میں در عمد حیات ملک میں لادہ کہ عجیب اتفاق ہوا کہ سرکاری چیتہ میں سے
ایک چیتہ کی کمال اور عیبری گئی اور ایک چیتہ والا اسکو پہلو میں فاضل پڑا سو رہا تھا اسکی ڈالوسی کے بعض مقام پر وہ کمال چیتہ
اس ڈاڑھی کا وہ مقام سیاہ اور جناب ہو گیا فصل اس میں عالیہ کے بیان میں اس عالیہ کی لوگوں نے بہت مدح کی جو کہتے
ہیں کہ کچا اس در ہم اعدا اور ڈیوڑی اس تر تازہ کا پانی جو اس سے کھچ کر لگا لگا ہو اور چاروں طرف آب خالص میں ہوش دین کہ
معت بل جاسے لہذا ان آگ پر سے اذار میں اور کچا اس در ہم خلی اور اسے زندی اور آسا ہی و سمد جیسے عدد نماز سے پڑ
اور میں در ہم نازج سرخ اور کچا اس در ہم صمغ بہ آسین ڈالا جاسے اور کچا تے بکاتے تو ام غلیڈ کیا جاسے اور سٹک شک سے جو شہر کر
اور ڈیوڑی کے کھیا دین جس مقام میں ٹھوڑا ہوا اسکو میں اس در ہم زندی اور اسکی نظر لائے۔ کہتے ہیں کہ روغن زیتہ دانتیں ہم اس میں
بلوہ اسے سرخ ہوا اور چار در ہم ملا اسکو میں اس در ہم زندی اور اسکو سیاہ ہو جاسے لہذا ان ہوش دین اور شک سے اسکو
میں یہ بھی جاسا ضرور کہ جو سوخت اور پانی کے جھبکی اور انار کے چھلکے بھی اودہ جناب میں شہول خسا کے داخل میں اسطرح
پوست جوڑ۔ ہم نے اودہ جناب کا بیان سخت اودہ مسرودہ میں کیا ہو۔ اصول اور اہمات اودہ جناب شیطیح اور مر اور جناب
خردل اور نمک اور خرب اور سرد اور آملہ پر سیاہ و شان و شہتین جنہا اور دوسرے اور سٹاس سوخت اور جیت الحمد بد آب پس باقیات

خون بہا اور انکا پانی اور اتا قیاحیہ پینے سے بھی چھیند کر تم جتنی زیادہ تر اس اور حب اناس لادن مراد اسنگ چوہا اور سرکین کی سب قسمیں اور برادہ ہا سے اجساد معدنیہ بھی فصل مہینہ میں لے کر دو یہ کے بیان میں بوجھ شرح یا ششقر رنگ پیدا کر میں کہتے ہیں کہ تفسیر بھی چوتازہ اور ترہہ اسکا پوست چھیل ڈالا ہو دوسری طرف سے آگ روشن کرین پونہری رنگ کا خضاب پیدا کر لیا۔ اسطرح پر کہ میں اور اہل الزاج بھی خضاب شہری ہوا اور تہی و کرا لیا جانا ہو جتنی در رنگ خنکا لگاتے ہیں اور درد و متراپ کو اور تیاخچ ہونے کے جملہ اور بخوڑی سی اور خور۔ یا خنکو بطبع کندش میں گوند کو خضاب لگائیں کہتے ہیں کہ پینکر ہی اور اسنگ اور زر و معقران یا سر کے جملہ شورہ ایک شبانہ روز رکھ چھوڑیں اور بھی چند روز رکھو اسی طرح رہنے دیتے ہیں اور اگر اس دو کو مکرطل کا لین اسطرح کہ مرس کو سرکین شہر میں گوند کو کراس دو کو لگائیں۔ ایضا ترس سحوق دس درہم ہر پانچ درہم طبع الیامین لینے شورہ اور لونا دیواروں کا تین درہم ترہہ و شراب سوکھایا ہوا اور جلیا ہوا تین درہم آب خنک ششما سے انکو زکات کفایت محمد قومی ساق دو وقیہ ما زوتین او قیہ آدریون زرد دو وقیہ ہر سیاوشان دو باقہ اور روغن آستین ایک یا دو ترس عشرت باس دو کت دست بھر سب کو بار یک کوٹ کر دس مل پانی میں چند روز تر کرین بعد ازاں نیم گرم سر سرد کرین کہتے ہیں کہ جو شاندہ وسعد اور کندہ نکل گیا ہوں بڑا خوب طرح خوش دیا گیا ہو ششقر رنگ پیدا کر لیا۔ کہتے ہیں کہ درد شراب سوختہ یا غیر سوختہ روغن بان یا روغن ذخیرہ ملا کر بھی پونہری فصل مہینہ میں بھی صاف سے بیان میں لینے جو دو آئین بالون کو سپید کر دین اشک خطرات اور ازرا نکلہ سر میں اور اسطرح ہر تین لینے ہوگت ازرا نکلہ سر میں سپید ازرا نکلہ مولی کے جھلکے اور نکلہ گاؤ اور خنک کریت اور قفاح کر اور قفاح زیتون جدا جدا آیا سب کو مل کر خود سے ہلکا کر اور اس سے زیادہ اترا در جب ہر گوند مک سے اسکو دھوان دے لیں ایضا ششما رسن اور مولی کے جھلکے کو لے کر چھوڑ کر پکری کر شہ میں کجا کر کے لغت وزن ہر ایک دو اسے ہموزن کے صنف عربی ملائین ایضا بڑا کفسر میں اور ششقر ششما اور قفاح اور اگر ان دونوں کے عوض ہنگ والین زیادہ قوی ہوگی اور خضاب طیار ہوگا اور اگر اس میں کافور اور گلاب شریک ہو نہایت عمدہ ہو جائیگا۔ کبھی بالون کو گوند کر گوند حک میں چھید کر کے اسی کی دھولی دیتے ہیں اور رات بھر میں دو مرتبہ اسطرح کرتے ہیں فصل مہینہ میں تیار کر کے حوال چند جو بعد خضاب کے عارض ہوتے ہیں اکثر اقسام خضاب کے دماغ میں برودت پیدا کرنے میں ازرا نکلہ سر میں مانع کے اور اسکو ایسی حالت میں کر دیتے ہیں کہ استعداد نوزل کی دماغ میں بڑھ جاتی ہو اور کسکے کے مراض ہونے کی قابلیت پیدا ہوتی ہو اسطرح اور اقسام کے ضرر کا بھی احتمال پیدا ہوتا ہو۔ ان معرکوں کا علاج ان او یہ مصلحہ سے جو خضاب میں داخل کر جاتی ہیں کرنا چاہیے یا جو خضاب کے کوئی خوشبود سے حار اور خشک اور لونگ وغیرہ لگانی چاہیے۔ کبھی خضاب سے یہ بات پیدا ہوتی ہو کہ بال کھینچ کر مثل گھوٹی کے ہو جاتا ہو اور اسکی وضع اور شکل قبیح اور تری ہو جاتی ہو اسکا تدارک اسطرح کرنے میں کہ خضاب میں ایسے اجزاء داخل کر دین جو کھل کر ترقق کر دے اور بالون میں تنجید اور گوند کھروالی صورت پیدا کر خصوصاً ایسے بال جو خود ہی سخت اور روشن ہیں ان میں یا تر ضرور پیدا ہو گا اور انکی نرمی کی یہ تدبیر کرنی چاہیے۔ کبھی خضاب سے یہ بات پیدا ہوتی ہو کہ بال کھینچ جاتے ہیں اور واڑھی چھوٹی ہو جاتی ہو اور بال ٹوٹ جاتے ہیں اسکا تدارک کہ خضاب کے روغن اور روغن شہری سے کرنا چاہیے کیخچ خضاب لگانے سے جلد میں بھی سیاہی آجاتی ہو جو اہل الناس جلد کو آرد باطلہ و مسخ و غیر سے دو ستھ میں حالانکہ روغن گرم سے زیادہ تر اس سیاہی کی دور کرنے والی کوئی چیز نہیں ہے۔ کبھی بعد خضاب کے فصل مہینہ

طریقہ ہونا اور نفع دل سے اس مجید رویہ کو کہ خضاب کا اثر کچھ بھی سیدائش میں ہوتا ہے جو کلبہ بال جیسے کہ تیسے بنے رہتے ہیں بہترین روپ ہے
 جیسے وقت استعمال میں ہے کہ آدھی خضاب سے بعد ایک جوڑہ لین اور خشک کرین خصوصاً اس خضاب سے تیسوں وقت نواصت کچھ کر کے
 کی سرگت سے جو سراسر سرگت ہے اسے خضاب کو جس جگہ رنگت نہیں آئی ہو یا قریب ہو کہ آب جانی رہے ایک لکڑی مثل مشواک
 کے لین اور اسے تراکے لٹکے کنارہ پر آدھی خضاب سے چوستہ اور معقودہ ہو گیا ہے خود بخود آواز آئے گا اور آئین مقامات پر لگاتے جاؤں
 جہاں بد رنگ نظر آئے۔ ایک قوم روغن خوشبو جیسے روغن بان باروغن ملازن اور بوم وغیرہ کا استعمال کرتے ہیں جب یا جان
 پڑ گئے ہیں نصیلا جاننا رہتا ہے اور خضاب پختہ ہو جاتا ہے فصل تیسویں خزاز کے پیا ٹلین پختی اور لانا کو خزاز کتنے ہیں کہ نصیلا
 خزاز کا ذکر ہمراہ ذکر یاقوت کے چکر کنا سب ہو اسلیے ہم یہی کہتے ہیں کہ خزاز وہ ہے جو لینے پختی ہو جاتی ہے اور
 یہ ایک خاص قسم کا نقشہ صفت ہے کہ سر کو جوہر فساد مزاج کے عارضین ہوتا ہے اور خاص کر فساد سطح اعلیٰ میں جلد سر کے پیدا ہوتا ہے
 اور بدترین اسامی کی وہ ہے کہ آخر کو فوت یہ تقریح اور زخم کی پہونچانی ہے اور مناسبت سے لینے مقامات روٹھیلی میں یا لون کے اسکا
 مضر ہو کر پختا ہے یہ فساد کچھ مادہ حادہ لونی سے اور کچھ خون سوداوی سے اور کچھ دو لون کی حرکت سے پیدا ہوتا ہے۔ اور کچھ ایک
 سود مزاج سر میں ایسا ہوتا ہے کہ جو مادہ صالحہ سر میں پہونچتا ہے اسے فاسد کر دیتا ہے۔ کچھ محض خشکی اور ہیست ہوتی ہے اور تمام بدن
 کا مزاج درست اور جید ہوتا ہے اور کچھ تیسرکت بدن بھی خراب پیدا ہوتا ہے علاج خزاز خفیف کا بللح قوفا خفیف ہی دو اسے
 ہو جاتا ہے اور سر کے خزاز کو روغن گل اور روغن مغیشہ اور نجابت کا لگانا کافی ہوتا ہے اور جو قسم اس سے زیادہ شدید ہو اسکے
 دارالین ایسی دوا کی حاج ضرورت ہوتی ہے جو قوت جلا اور تحلیل کی رکستی ہو لید اسکے تزیلیب اور تبدیل کرین۔ ایک قسم خزاز کی
 اس سے زیادہ ردی اور خراب ہوتی ہے کہ ذیبت تقریح کی آتی ہے اسکے علاج میں واجب ہے کہ عقیدہ خضہ اور اسماں سے اگر کسی
 حاجت ہو کرین اور اسکا بھی لحاظ کرنا غرض عقیدہ کے ضروری ہے کہ سبب اسی خزاز کا اسکا سے برن ہو مادہ سے لید ازان جلا کر
 بالی ادویہ سے علاج کرین اسکے بعد روغن سے تریط کی فصل چھو بیسیوں دویہ مغیشہ خزاز کی کہ جن میں لکڑی بالکل نوبہ خزاز اور
 بالعدا اور جسدید جو اور ضعیف بھی اسکے دفع کے واسطے حفظ خضہ اور تھنہ کے پانی سے دو ناکانی ہو اور جب لکڑی
 زمین پختہ کا یا اور تھنہ اور بافل اور تھنہ خلی زیت میں پکا کر اور لعاب بھانا اور خلی اور کثیر اور طین خودی اور قیو یا خضو
 عصارہ جیندہ مان سب کا استعمال ایک گھنٹہ کر کے عصارہ برگ بید سے برڈالین کے نجابت نافع ہو اور تھنہ سیدی اور کثیر
 اور عصارہ کر فس اور طینخ آزد و زیت اور برگ شہدای اور برگ گنبد اور یہ دوا خیر کی دوا میں کچھ خزاز خودی سر لگائی جانی ہے یا ایک
 لطیف ہیں اور باوا مہر مشہور ہے سر کے آدھ میں چھنے کا برگ گنبد ساید کے ہمراہ اسکو آب جیندہ روغن تھنہ سے سر کے
 ہوا ہو سیکر لگاتے ہیں البتہ تھنہ کو ذلتی اور خلی سر کے میں ملا کر لگا کرین یا سر پر نہ مہر مہر کا رہا سے شہوت کو سیکر جب نعل خراب
 کے یا ایک ہو جائے مثل خلی کے استعمال کرین یا خلی کو زیت میں پروردہ کر کے یا گندہ کو شراب میں جملوں کر کے زیت
 ملا کر دو ہفتہ تک برابر استعمال کرین۔ ایک دوا لطیف اور عمل الوصول یہ ہے کہ سر کو آب برگ بید سے دویہ میں اسلیے کہ یہ دوا بہت ہی
 عمدہ اور عریب ہو اور یہ ضروری اور واجب ہے کہ جس دوا سے سرد ہو چکیں اسکے بعد شہدای کے تیل ضروری سر میں لگائیں جیسے یہ دوا
 یا روغن تھنہ فصل چھو بیسیوں خزاز خودی کے ادویہ کا بیان پورین رو کر تہ اور تھنہ کا وار شہم حظل و جوڑہ شراب لکڑی اور

مورخ اور آئینہ سوخته اور خربق اور ناسا وغیرہ کو سر کے دھونے میں استعمال کریں ایضا نمونیا کو لیکر لکھا گا و ملائیں اور استعمال کریں اور دو گھنٹے تک چھوڑ دین یا صبا لبان اور آرد یا خا برابریں میں لیکر یا بن چوش دین اور سر کو اس سے دھوئیں ایضا زردی شراب ایک رطل و رصا پون ایک اوقیہ پوہ چار درجی سب کو بکھا کر کے سر میں لگا دین اور آب چھندرا اور جبے کے پیر سے دھو لیں اس کے بعد روغن آس کو کھلا کریں۔ کبھی سر میں گلے کا اوجھ میکر لگا کر تے بہن وہ بھی نافع ہوتا ہے جو میر لیک شب آرام دے کر دوبارہ تیسری شب کو بھی وہ لگاتے ہیں وہ زیادہ تر کھربق شراب سے اسکو دھوتے ہیں خصوصاً ماہستر لسانی کا پستان یا وہ نافع ہے یا ہوا انگینہ دربارہ از انحرار زردی کے قوی دوا ہے۔ اسپرطرح وہ دوا جسمین قلعند اور مورخ بڑا ہے۔ یاغت پورہ کا اور قلعند برابر لیکر سر پر لگا کر پیر اور قبل لگا کر تے کے سر کندھا ڈالیں اور کبھی ان دونوں کو زیت کے برابر چھ کر دیتے ہیں۔ یا مورخ کو زیت میں لگا کر ملتے ہیں ایضا کربت اور قلعند اور پورہ ہوزن لیکر لاذن شربک کریں اور درینہ مغصلی میں بچھلا کر سر میں ڈالیں اور کبھی سمین خربق ملاتے ہیں فصل جمیل کیوں لکھا گیا اس کے بیان میں ہو چیکو بعض عیاد اطباء نے دعوے کر کے لکھا ہے کہ اسے تھریکا اور عمدہ برآہ ہوتی ہے تھریکا سے تازہ نصف خربق کی چربی ایک جزوہ عن خیری ایک جزوہ چھارم جزوہ لاذن دو جزوہ پیلے سر کو مہا پون اور اب گرم سے دھوئیں اس کے بعد سر کے پوٹے کپڑے سے خوب ملین کر سرخ ہو جائے عیادان آدھین لجزے مذکورہ ایک شائبہ روز کھانے پہنچن بعد دو ڈالین دوسرا مقابلہ جلد کے احوال کا بیان بنظر لون اور رنگ کے فصل بیان میں آنی باب کے چورنگ کو متغیر کر تے ہیں سیاہی رنگ میں دھوپ اور سردی اور یس شدید اور نہانے اور کلین ایشیا کھانے اور خون میں سودا ویت پڑھ جانے سے پیدا ہوتی ہے اور زردی اسباب مذکورہ ذیل سے پیدا ہوتی ہے فصل زنگ کو زور کر کے والے اسباب امراض اور غوم اور کسی غذا اور کثرت جلع اور اوجاع یعنی درد کے اقسام اور سو اسے شدید کا صدمہ بدن پر اوشمان نسبتہ بانی تالاب وغیرہ کا بیانا اسباب سے زردی لون کی پیدا ہوتی ہے یا کولات میں جو این کی خوش اور کثرت آسے سونگھنا بلکہ بقول بعض اسکی طرف دیکھنے سے بھی رنگت زرد ہوجاتی ہے سر کی ہمیشہ خوش رنگ کو زرد کرتی ہے نیزہ کوطور مشروبات یا بطور طوخ کے لگانا سر کو ملا کر جس جگہ زردہ کا انبار لگا ہو وہاں دیر تک بیٹھنا سر کو اور مٹی زیادہ کھانا کرکون میں سدرہ ڈالنے اور اسی وجہ سے خون صاف جلد تک نہ پہنچنے یا سے ملاک سفید بجا رصفروای خلط کا حلینہ ہو سچے اور زردی پیدا کرے فصل آن ایشیا کے بیان میں جو رنگ کو اچھا کر دیتی ہیں اور وہ خوبی بوجہ براقت اور سرخی اور جلا کرنے کی پیدا کرتی ہیں۔ جانا چاہیے کہ جب خون اور روح متحرک ہو کر حلینہ تک آتا ہے اوسے سے جلد میں رولوں اور صفائی اور حرمت پیدا ہوتی ہے اور ان اوصاف کی معین وہ شہ ہوتی ہے جسمین جلا خفیت کی قوت ہو جیسے بجا رصفروای کہ صلا کی وجہ سے جلد تازہ تر ہوجاتی ہے اور صبقدر مرور حلید ہوتی ہے اسی جلا کرنے والی شہ کے سبب جلافت چھل چھل کر الگ ہوجاتی ہے اور عیاد کو اور زنجانی ہوا اور اسپرطرح چھل پائی ہو کہ آسکا عیاد ہونا محسوس نہیں ہوتا ہے خصوصاً اگر اس خلط جلی میں رنگ بھی ہو۔ یہ خون وغیرہ جو جسم کے اندر سے جلد کی طرف آگے آتا مجموعہ پیدا کرتا ہے اس میں احتیاج اسکی بھی ہو کہ سبب کسی پوشش اور پاس وغیرہ کے سردی اور گرمی اور ہوا سے خارجی سے جلد مستور بھی ہو۔ جو چیزیں خون کو حرکت دے کر جلد تک پہنچانی ہیں انکا فعل میں طرح سے ہونا ہو ایک تویہ کہ تولید خون رقیق کی کرتی ہیں اسلیے کہ خون جید اور رقیق ہو جب بکثرت

پیدا ہوا اور منتشر ہو گیا ہے ہر جگہ ہو چکے گا دوسرا فعل بحرکات خون کا یہ ہو کہ خون کو کدورت سے پاکیزہ کر دینا تیسرے یہ کہ کسی خون کو کدورت
 کو دینا اور حرکت دینا کہ اسے جمیلا دینا اور خارج بدن کی طریقت خون کٹانے کی جو راہیں درج ہیں ان راہوں تک پہنچا کر اور ان
 مجاری کو وسیع اور کشادہ کر دینا چوتھے یعنی کہ خون کو بحرکات قسری اندر سے باہر کی طریقت کھینچ لیا جائیگا۔ رنگ کی تخیل پیدا کرنے
 والی اشیاء الطبیعیہ اول یعنی رقت خون صالحہ کے ذریعہ سے یہ جزیرین ہیں جیسے کہ خود کا استعمال کیا جائیگا یعنی نمبر شش اور اہم اہم
 یکسانی یا یکسانی کی نورس کہ یہ سب جزیرین خون ایسا ہی رہتے ہیں کہ ان میں جو جلد تک کھینچ کر آجاتا ہو اور اسی سبب سے رنگ نہیں
 اچھا کرتا ہے مگر ترجمہ اور بعض خون میں فعل لغات وارد ہوا اسوقت ترجمہ یہ ہوگا کہ اسی سبب سے قریبی پیدا ہوتی ہے یعنی خون
 صالحہ کے آنے سے کائنات اگر کسی شخص کا رنگ بوجہ نقاہت کے بڑا ہو گیا ہو اور روکھا بن گیا ہو اور اسکو خواہش ہو کہ اسکا قریبی
 اصلی رنگ بھر لیا ہو جاسے لازم ہے کہ انکو شکر کہ سہارا لہر لینے کے خواہ کے گمانا شروع کرے یہ دونوں میں وہ خون لطیف کو زیادہ
 کرتے ہیں اور حرارت غریزی کو زیادہ کرتے ہیں۔ اعادہ لون اصلی کے واسطے یہ بھی مجرب ہے کہ خورد و زنا را مینوہ مشربا اور دود دیا کہ
 خون کو صاف کر کے چاشنی رنگ کو خوب کر دیتی ہیں انکی مثال جیسے اطراف فل منبر کا مری کہ ہوتے مستعمل ہوا اور ہلیا کا لٹل
 سے بھی قوی تر ہے۔ جو اشیاء خون کو منتشر کرتی ہیں اور پھیلاتی ہیں جیسے طہیبت اور فضل اور وحد اور فضل جب طعام میں ان
 جاشین کا جیسے زعفران مگر زعفران سے خون میں رنگت بھی زیادہ پیدا ہوتی ہے خصوصاً مینج مین مشرحم یہ لفظ مین احتمال کہ مین
 مینج یعنی جکاجیم بعد نصف قریب ہو جاسے یا مینج لینے وہ شخص صحیح کی بیماری سے لاشع ہو گیا ہو اور رنگ اس کے جسم کا بد رنگ ہو گیا
 ہو اور مینج احتمال قوی ہے کہ مینج ہو لینے زعفران مینج مین ڈالکر زیادہ اثر کرتی ہے جیسے ادویہ مفردہ مین مذکورہ مین مقدار مینج
 زعفران کی ایک درم تک ہو اور زعفران دوزن دو درم اور زعفران نصف درم ہر دو شکر کے استعمال کر مین الوج نامی ایک نبات
 دو بھی حسن لون بھر لیا ہے بربری یعنی بیروغ العنبر ایک درم سے دو درم تک جب مینج لیا جائے معلوم ہے کہ مینج مینج مینج مینج مینج
 کی طریقت مینج لانی ہو اور مینج سے فعل کی ضرورت اسلیے ہے کہ انکی غلیان شدید اور استعمال پیدا کرے۔ بقول مین جیسے مولی اور کرات
 اور اصل اور کرب حاصل کر کے اور ہمیشہ کرنا اور مین استعمال۔ انحال اور حرکات جو خون کی اصلاح اور اقرائش کر مین خوش
 ہنیش اور خوش رہنا اور عینط اور عنیب و رعب ال اور ریاضت معتدلہ اور کشتی لڑنا ایسا سرور اور طرب اور مطابعت لینے وہ پورہ کھنا
 ان انحال اور اعمال کا جو مایوس ہوں جیسے خوش آواز کے گانے کو سننا اور جو لوگ صاف اور پاکیزہ لباس اور وضع رکھتے ہوں
 انکی صحبت مین یا غریب اور مین کھ لوگوں کی صحبت مین رہنا یا تیرنا غازی کی حیثیت ہا اور زینون کے پروں کے اندر مخصوص کو خواہ
 کھڑو در کی پیش قدمی کو دیکھو اور خوش ہونا اور انکے علاوہ ایسے انحال اور حرکات جو اعتناش روح غریزی کے باعث ہوں
 چنانچہ باب ریاضت مین مذکور ہو چکے جو اشیاء کفارح سے اثر حسین لون کا پیدا کرتی ہیں وہی اشیاء ہیں جو کینزب کر کے
 کدورت سے باہر لائیں اور جلا بھی کر مین اطوحات اور غسولات جو آرد باقلا مقشر اور آرد جو آرد کر سنہ لینے مین آرد مین آرد آرد
 کدورت مین مخصوص مینج کے مین سے بنائی جائیں مینج اور چاول کا آٹا اور غری السمک اور لادن اور ابرسا اور انجیر اور کدورت
 اور مینج کی پوست بھینڈا اور سبب کھنڈ اور مینج اور مینج اور سفید لاج سرادہ مینج پورانی پوسیدہ ہڈیاں اور مینج اور قوہ الطیبہ
 یعنی اس بارہ مین قوی ہو۔ بادام شہریرا اور بادام تلخ اور تخم خیار اور تخم تریبارہ اور تخم قلف اور تخم کدو اور آرد تخم ترب اور تخم جرجیر

اہت سے لوگ یعنی الودیع جنکے چہرے سے صاف ہون یا لون وغیرہ سے آنکھ تھامنے اور کبڑوں کو دیکھ کر روزگرا کر سفید ہونا اور عصارہ
تیار ہری اور زرد روج خضر یعنی کسم کا زرد پانی اور دودھ کے ملا کر مہ جھوت کہ دوشیدہ ہوتے ہیں اسی گری سے اور جو شانہ
نکات اور عیال میں ہوا سے اور جو شانہ گوشت صدف کا اور سپیدہ بیضہ اور جو شانہ یعنی اور اکلیل الملک عسول جیدہ
باقلا سے مقرر کسم ترس تخم ترب منہ ترخیزونہ بخوردنشا سے اس سے غسول یا او بنیا طیار کرین غمہ جید آرد باقلا آرد جو
ہر واحد و جزو میں ایک جزو عدس مقرر کسم ترخیزونہ بخوردنشا سے ہر واحد نصف جزو زعفران اسی کہ رنگ آجاسے شب کو ملا کرین اور صدف
نماؤد الودیع اور نہانے سے کھاسٹے جو شانہ پوست خیزونہ یا طلیخ بنفشہ وغیرہ اختیار کرین دو سول نسخہ بادام شیرین کسیر صمغ عربی آرد باقلا
ایر ساغی السمک حلیا جزا ہم وزن لین اور مرغی السمک کو قدر کفایت کھلا کر جلا دو یہ اس میں آنجنہ کر کے ملا کرین دو سول نسخہ
آرد باقلا جو اور بخوردنشا سے لپٹے شادانہ بری سپیدہ بیضہ میں ملا کر ملا کرین۔ سلبوس جو بصل الزہرہ جو اور بصل اور بورہ اور اجڑا
ہر واحد کے جلا کرتے ہیں قوی ہیں اور اسق اور زعفران باقلا اور سیہ تازہ بشدت بجلی ہیں اور کرات نہ بیخ فضلہ سو سمار اور بیخ نرگس
بہی غمہ دو سول زرد روج خضر یعنی کسم کا زرد رنگ بیان تک پختہ کرین کہ غلیظ ہو جائے اور اس غلیظ القوام سے ایک
اوقیہ لیکر مثل قوام طلا کے ان اودیہ کو گوندین بخالی کونک شک و تین ترس میں خضر خیزونہ بندہ لہج مقرر اور خوب سا سہ
کر کے ملا کرین غمہ دو سول اکثر از جاج شامی جو مثل خبار کے پسا ہوا ہر زعفران ترس لب حب القطن ہر واحد سے ایک مثقال
یادام ملا کر ملا کرین اگر کام شب چہرے پر ملا کر اول سپیدہ اور زرد بیخ سپیدہ اور زرد بیخ سرخ اور زرد بیخ زرد کے دودھ کے ساتھ ملا کر
بیخ کو کھدھوین چہرہ خوب سرخ ہو جائیگا۔ یہ سخت و ریقت بجلی اودیہ اسی چہرہ کو مایع ہوتے ہیں جو کہ ابتدا جدام میں بد روپ کما
ہوا اور تنگ اور بوزا اس میں ایسے ہون کہ کپول گیا ہوا اور واندانہ سے اور بھراٹے ہون اور کھی جھوت اس میں لگا یا جگا ایسی
دور کر دیا گیا۔ یہ وقت حاجت روغن زرد کو بھرہ سرکہ اور شمد اور کوفت پورہ کے استعمال کرتے ہیں اور کف پورہ کا
ایسی جگہ جرم پورہ سے بہتر ہی ایضا ایک رطل صابون اودی کے برابر اسق میں رطل پانی میں حل کرین کھلا کر پودانہ اس میں
سات اوقیہ کنڈرا اور صمغی اور کظرون ملا کر بیسین شیشہ کی کھل وغیرہ میں جب خوب پس جاسے رات کو استعمال کرین
ایضاً اس کا آٹا اور چنے کا میں اور آرد باقلا اور آرد جو اور ترس اور ایر ساغی نرگس سب اجزاء ہم وزن صمغ عربی
بیخ ترس نصف نصف وزن اودیہ مذکورہ کے سبکو میکس قریب بنا لین یہ بھی جانتا ضرور ہے کہ جو دو اکلعت اور
پرش اور آثار جدری وغیرہ اور کو دت خون کو سفید ہو اسکا نفع کمین لون میں بھی اومی ہر اور اس دو اکی قوی سی مقلد
کامیان کافی ہر فصل بیان میں جھیل جلد کے جھوپ اور مو اور سردی سے جس شخص کو ان امور سے
کڑو ہو چا ہوا جلد پر غبرہ کسی قسم کی خرابی آگئی ہو واجب ہو کہ سپیدہ بیضہ یا آب صمغ یا پودہ روغن کا ملا کر کے یا مبدہ
حیات پانی میں جھکڑا اسکا دیر کا قین اور صاف لیکر سپیدہ بیضہ میں ڈالکر بیخ پر سے فصل عمل آٹنا اور نشان چوت
لگنے کے دور کرنا اور سیاہ نشان کا دور کرنا سیاہ نشان اور جھلملن کو دقتا مڑا سنگ سپیدہ مٹہ اگر کسی
جھلی کے ساتھ ملا کر لگایا جائے دور کر دیتا ہے۔ یہ بالباب خضر ملا کر داسنگ کا لگانا اسکو دور کر دیتا ہے۔ اسی طرح سیاہ مرق میں چا
پھر کھلتا ہوا اور وہ شہورہ بھی مانع ہوا اور بخوبی نفع کرتا ہے اگر ملا کر لگایا جائے۔ وہ ترکاری جسکو کھل لگاتے ہیں اور اس طرح جگڑا

اور کھنڈا تلی اندھنہ ہونے پر اور نزع کے سبب مثل آب کشی ہو کر ان کے ہر اکڑ اس نشان سے جو تہ اور نظیوں سرخ سے جھلا سرکہ
 کند کے کہ ان نشان مذکور جانا یہ ہے اکثر رنگ بھرہ سطر ح کند را و نظرون کا لگانا جی منید ہوا وہ کے لکاف سے وہ نشان جو
 یونجاس کے رنگ کا بھی زیادہ ہوٹ جانا ہوا اور مستہین ہوا شدہ کے جی ہی ان رنگی ہی واسطی طرح ملک العظم اور لاذن ہی اور اجب
 ہر کو اس نشان پچیند رنجی رہتہ دیں۔ اور ہر مرد و انیوں جی حید ہر ظلم سے حید اسی کے واسطی ہوا اس طرح فقہتہ کہ ہم
 کھنڈت موخت حوت امین ہر ایک دو درہم ہاشم قند صفت درہم خود میدہ و قند و درہم کہ نہ نہر منس نصف نصف و درہم زبد العجم
 ایک درہم نبات پورانی ہندان خشک شدہ ایک درہم زردت ایک درہم بواب جادو رنگ لکڑی اور ایک درہم زرد سہوون لیکر سرکہ میں ملا طیار کر میں
 کے برتن پر کوبنا جو جانا ہر کسکو طیار کر میں اور کسکو زرخن جو کہ ہر اولہ کیفیہ نظرون استحق مگر بہت زرد سہوون لیکر سرکہ میں ملا طیار کر میں
 انکھوت اور یہ کی ٹوٹا جاسے اور تیری کہ سر جاسے اور زخم نہ نہر منس استہا صطر ح قبولیا اور پچال کو برادر صابون اور کند ہر بار روز لیکر کر
 میں ہر اکڑ طیار کر میں ایضا ہر اولہ صوطہ کر کے جب سپید ہو جائے کند اور آرد زرد منس آرد کر کہ آرد با قلم صاب سہوون لکھتا
 یہ امر تلخ بعدت ثلث حصہ اور یہ مذکورہ کے ہر ایک آئین سے کثیر صغ عربی ربع وزن ایضا پہلے حاکم العظم سے صفا کر میں
 بعد از ان نظرون اور چونہ خاکستر انکو کی سہل سیکہ شدہ کے ساتھ جمع کر کے طیار کر میں یہ دوائش اور زخون کھنڈت نشان کو بھی
 سفید ہو سکی حطب حلب میں کھنڈوں کی جی حاجت ہوتی ہر فصل چھبیک کے دواغون اور زخون کے نشان
 کا سبب ان جینی قومی اور یہ امر کی مضنون میں مذکور ہو چکے ہیں و دادویہ نشان ضعیف کو جو فروج کے سبب سے پڑیا میں منید
 میں اور پتھر اتار قروح کے واسطی اور ہر مجربہ بالخصوص میں کا جی استعمال ہوتا ہے۔ گدھے کی چربی یا عصاوار اصل العصب
 جو تازہ ہو متوزر اساتندہ طیار کر میں لینے پودنہ اور نمک شور شہد آئینہ کر کے۔ فاشر اکڑ گزیت میں پیچہ کر کے جب غلیظ ہو جائے
 استعمال کر میں اور مجرب ہے۔ اسطر ح ہر صفت ابرسا اور نسط اور رنگ مشون بارہ ستھایا ہوا ان
 کوٹ کر استعمال کر میں پیش اور کلفت برنجی موثر ہو ایضا آوٹ خواہ اور کسی جانور کی مگیٹی جو کھنڈ ہو کر سپید ہو گئی ہوا اور کھون
 پوسیدہ ہر واحد دس جزخن قصب ہو خشک ہو گئی ہو میں جزو کہ را برتن میں کا دس جزو نشانستہ دس جزو منس پانچ جزو روغن
 شتر جزو لوزہ روغن آرد قند ہر واحد دس جزو زمین دس جزو جب البیان پندرہ جزو آب ششتر میں گوئدہ کر طیار کر میں اور
 اگر زمین نسط اور مرد زرد زرد ہر واحد دس دس جزو ملا لیم نہایت عمدہ ہوگی۔ ہم نے ان آثار کے دور کر کے کی کوڑ
 اس مقام سے خیر سیرتی دوسری جگہ بیان کر دی ہیں فصل خون مردہ اور برنش اور کلفت او و بخش کا بیان
 خون مردہ مای سبب سے کسی جگہ جمع کر دیا گیا ہو کر یا کسی کادگما سے لینی سے منگول گیا کسی مضرہ و خیر سے اور گھٹا فتنہ ہو گئی
 ہیں خون اور دانی جلد کے نیچے سبب سے ہو کر رہ گیا ایسی جگہ کہ اسی موقع کارنگ اور شکل خون تک پہنچتی ہے۔ جو خون مردہ میں
 بہ حمت ہوا سے منس کہتے ہیں اور سیاہ رنگ کو برنش اور لطنی لینے جو خون تضر امواتا معلوم ہوا اسکا نام کلفت ہے جسکی
 میں جاب میں کہتے ہیں۔ اور بوش لوگ خال اور تلی کو بھی کلفت کہتے ہیں۔ اکثر اوقات میں صاحب منس کے دونوں ہونے ہو جاتے
 ہیں یا سبب سے کہ اس کے مزاج پر پوست غالب ہوتی ہے۔ ان سبب امر میں مذکورہ کے علاج میں بہت جلدی کرنی چاہیے
 اور قیل سیاہ ہونے اور سبب ہونا سے خون کے تبارک کر لینا لازم ہوا لینے کو لید لبتگی اور سیاہ ہو جانے کے پھر علاج

ہو تواری ہوتا ہو۔ خون مردہ اور برش کو تو ایک موضع یعنی آند سے کپڑے کے باریک جلد ہنگرہ دور کر دینا چاہیے گراہی احتیاطاً کرنی لازم ہے کہ زخم نمونے پائے۔ بچر اگر اس مقام پر کوئی شہو خشک لبتہ ہو رہی ہو تو تری آوند سے کھال لینا چاہیے اور اگر لبتہ نہ ہو تو آوند سے تری بہا کو مٹا چاہیے بعد ازاں علاج آدو یہ سے ایسا کرنا چاہیے کہ اچھی طرح صفائی اور جلیباید اہو۔ خود ہتھے منس اور برش کا علاج اسی طریقہ سے کیا جاوے اور نائل ہو گیا ہو مگر واجب ہو کہ بعد ایسے علاج کے خوراً صفادہ لبتھ کا بھی استعمال کرنی کہ روگون کے بند سے بھر دو بارہ خون نہ برباد ہو۔ علاوہ بران جب آدو یخللہ کا استعمال کرتے ہوں آٹکے ہمارا بھی ستر کت آدو یہ قابضگی رہے ایسا نہ ہو کہ آدو یخللہ جو باحدت ہر دو کھلی ہوئی راہ سے روگون کے خون صالح کو جذب کرین جھوٹا استہا سے کلفت کے علاج میں اس امر کا لحاظ کرنا ضرور ہو اور اسی سبب سے لائٹی اور سزاوار نہیں ہو گی ایسی دوا کا استعمال کرین جو شبت لضع پیدا کرتے ہیں اور کلفت مزمن اور گنہہ ہو چکا ہو اور اب بڑھتا نہ ہو بلکہ ٹھک گیا ہو آٹکے علاج کرنے میں اس امر کا جو اوہ بیان ہوا خوف نہیں ہوتا ہو بلکہ اس کے علاج میں دواسے عمل اور لذاع کا استعمال دونوں طرح کی دوا میں ضرور ہو کہ رکھتے جاٹھن اور اوتھنا سے جاٹھن اور دوسری طریقہ جاری رہے۔ کلفت مزمن اور کثرتہ فقط وہی ہو جو سیاہ ہو گیا ہو اس کے سوا اور کوئی قسم کلفت کی مزمن نہیں ہو۔ کبھی ابتدا سے زمانہ میں خون مردہ کی تحلیل آب گرم کثیر المقدار سے ممکن ہوتی ہو اگر دیر تک اس پانی کے لٹول کیا جائے جھوٹا گراس پانی میں توت مملہ ہی ہو اور کبھی جھٹے پیلے لٹول وغیرہ سے پچھنے لگا دٹے ہیں۔ کبھی شیات مراد شیات ورمی بھی اگر کرکڑی ملا گیا جائے نافع ہوتا ہو اور فائدہ تمام مران آدو یہ کہے یہ دوا جو کہ پیلے موضع کلفت کو دھو ڈالیں اسکے بعد ان جھڑن دو مرتبہ طبع اکلین الملک کا استعمال کرین۔ سب سے بہتر جو اس مرض میں مستعمل ہوئی دونوں دوائیں ہیں اگر آب جلیب کے ساتھ مستعمل ہوں۔ جو شیات مر سے بنایا جاتا ہو اور بقیہ آدو یہ جو اسمین داخل ہوتی ہیں سب صنفیت العمل ہیں ترش کرکڑی میں بیگو یا ہوا بچھڑی خون مردہ کو تحلیل کر دیتا ہوا سید طرح لظردن بریان کیا ہوا۔ اور پخمال کسو تر اور دلوہ برابر روزن لیکر ملا کرین شہد ملا کر ایضا پیلے موضع کلفت کو لظردن سے دھو ڈالیں بعد ازاں صحت نظر کا صفادہ کرین اور چھ روز زندہ سار سے دین بعد اسکے دھو ڈالیں اور سوٹیاں چھوٹیں تاکہ خون وغیرہ سے رطوبت برآئے بعد ازاں خون کو کونچہ ڈالیں اور چھ روز تک پونہین چھوڑ دین بعد ازاں نمک سے ماش کرین اور آدو سے گھٹنے تک رہنے دین بعد ازاں اسنہ ڈاکو اس پر پانچ روز تک رکھیں کہ سارا خون نکلیا جائے وہ دوا یہ ہو کہ شد لظردن جو زرموم شد پیلے موم کو کھپلا مین شد کے ساتھ اور عر جلیب اختیار کو ملا کر صفادہ کرین اور دن بھر میں تین چار خواہ پانچ مرتبہ استعمال کرین اور موضع باہوت بگی رہنے وہیں نشان خون مردہ کو دور کر دے گی اور جو دوا غ کو دلوہ آدو سے جیسے ہندوستان کے ہنود میں سمجھو جڑے ہیں ان کو بھی دوا دور کر دے گی لادو یہ مفروضہ میں سے جو کہ جلیب اور عر جلیب سمجھو جڑے ہیں ان کے اور باہوت مبع نمک کرب اور تم ترش کرب کو دوا آب جیر ترش لادو کے ہمراہ آدو کسیر دیک میروج کے منس برلی جائے اور دیکھنا اور دیکھنا کہ وہ ہنود اور مریخوش اسی طرح جید ہو خان مردہ کے واسطے اور جلیب آدو یہ ایسی چھین قوت جلالی زیادہ ہنود بھی بکار آتے ہیں کہ آٹھ لادو ایجاب گذشتہ میں ہو چکا ایضا قہ مانا اور مراد تافسا اور صبل الزر یعنی بوس جسے تلخہ پیاڑتے ہیں ہمراہ شہد کے اور بیخ قوت جید۔ اجالینوس اور دیکھنا ہانے تجزیہ کیسا بچھو و ششتر اور جھپلا اور پھلنا اور ہوا خوب باریک مسیکر ہات بھر یا ستواوری بانہا جائے اور پھر آدو یہ کو دوبارہ بانہا مین ایضا فاشتر یا فاشتر استین اور تجزیہ لینے لاسے آب لکھو اور آب الیاب یا استین

یہ عین آواز اور پادہ و نازن قیل اور سنہ ہر امر کے اور دونوں قسم کی خرقہ اور اور یعنی۔ حفاض شرح میں اسکے لیے جسید ہے۔ ایضا
 بکیر و جیکو چند نونی کے تہذیب اور پنجالی بکو ترا اور پنجالی کبشک اور پنجالی یا تہذیبی مفید ہے ایضا لطفل ایک خرد اور چوہ و خیزہ و خیزہ
 شرح اور نریخ زرد ہر واحد و خیزہ شہد میں گوند ہند کسی گوندہ میں اوٹھار کعبین ہر وقت حاجت پہلے مقام جون نسبت اکثر ان سے
 و خود اولین بجز ریاضت کا تھا پانچ روز تک کہین بعد از ان ایسی مقام کو بیوں سے گویاں ہر بستور مذکور سابق خرقہ وغیرہ سے رویاں
 و نرد کو چھین کر دیکھ کر سب بچھڑا کر اور دواسے مذکور جو گوندہ میں لگی ہوئی کھو آسیر لگا کر پانچ روز تک سب کربیاں اور اسطرح کر کے استعمال کر سکتے
 ہیں اگر کشاجن مردہ کا اور نشان و خم لینے گوندہ کا دور ہو جائیگا۔ ایضا بلورق اور گریزا ہون ان لیکر میں بنا لین کر کر لاکر گوندہ کر لیا وہ صابون
 سے دھو کر گند سے خشک کو خوب پیکر گوندہ ہی زعفران ملا کر استعمال کریں ایضا طین تویلی اور رب القطن کو آب صابون میں
 پیکر ملا کرین کہ مٹھل اور کھٹ اور باجون کے نشان ان سب کو دور کرنا ہے اسطرح ڈر زیت کو ملا کر اور اسطرح دین کر
 اور تھن تر میں جزا ہون ان لیکر ملا کرین۔ خفیت اوویہ جو کھٹ اوڈیشل اور جیت آثار کو دوز کر دیتے ہیں جیسے لعاب بیدار ہمراہ
 زعفران کے اور جب القرح اور ملیہ۔ کھٹ کی دور کر نیالی دو اتھم تراب اور خردل کو اس تخم میں جو سر کر میں مہلک یا گیا ہو گوندہ
 کر کھلا کر میں باجو دو کھردل اور زرد تیخ سے بنائی جاتی ہر شیطانی نریخ اسقدر ہو کہ تھوڑا سا او پاڑ کرے اور زخم نہ دالے اور انار کو
 زور کر دے ایضا قسطا اور اوچھی کسو نرد پانی میں جسکو پورکتے ہیں ملا کر ملا کرین ایضا تراب زہری اور تخم خیزہ اور معدیہ
 یا ماہر تلخ کو استعمال کریں ایضا زرد پانی میں کسو کسو کہ مٹھل اور تخم جزیہ کو ملا کر ملا کرین ایضا صبل زعفران اور صبل زجر ایضا
 مقل کو سر کرین پیکر لگا کرین اور جب ان اوویہ کی تھری سے لینے مینا ہر چھوڑا ڈالین اور تھوڑی دیر کے بعد مٹھل لگائیں۔ ایضا
 تخم خیزہ اور تھنہ مرو اسنگ سپید ہر واحد ایک جزا اور تھوڑی ہی زعفران اور پیکر کی ملی ہی اور کٹنے کے قطعہ کوچی آرد
 یا فلا کورار جو اور آرد ملیہ و جزا اور زجر یا گندہ شیرین اور نارمل کائیل اسقدر کہ سب اوویہ کو کافی ہو۔ و یا غلیوں بموجب
 اس نریخ کے قطعہ ایک اوویہ مرو اسنگ دو اوویہ زیت گندہ میں پکا کر جب کھل مٹھاسے رائی کا لعاب اور تھنی کا لعاب ہون ان کے
 کیا و قیہ مقل اور تہ ہر واحد پانچ پانچ درہم۔ و یا المین پیکر بھر لعابات کو ملائیں اسکے بعد سب کو خوب پھین بعد از ان تہ سب
 ملا کر دیا غلیوں طیار کریں قمر صبیحہ ماقریوں چار درہم سپید رائی دس درہم اشق مقل ہر واحد دو درہم استہ پالی میں پھین
 اور تھن نجاسے دواسے ایجا جھکیم ساہر نامی کی جید ہلک ساہو سپو جسکو تخم تھرا اور تخم چکوندی کہتے ہیں دو درہم نور ایک
 درہم تخم تراب بتھان لوسیدہ خلیاں کچھ لطفل میں تخم خیزہ قسطا یا داس تلخ ماس سے قیہ طیار کریں اور استعمال کریں یہ دو
 ایسی کمال ہو کہ اسکا مثل ہیث کم ہیج کانتہ ذیل میں لکھا جائیگا ہر نسخہ دو درہم بارہ کشتہ کریں کھڑل میں اور تھن درہم دوام
 تلخ جو پیسے پیسے آتا ہر ایک ہو جائے کہ اسکا اثر بانی ہے اور کھڑل سیاہ ہو جائے بعد از ان ہون اسکے تخم خیزہ خوب لگا
 ہر مالمالین اور ملا کرین پور سے مٹھل بھرا دینے کو تہا یا کرین ایضا سداب کو ہی اور زرد فابرو احد ایک خیزہ طین قیہ لیا جو تہ تھن جزا
 نند ایک خیزہ بود و دوجو تلخ اعطر الحان جزا ہر سات اجزا میلے موم اور تلخ کو روغن وام سے مچھلائیں اور تھن قیہ لیا ایک کپڑے
 علول کر لیا ہر سب خیزہ لگانے میں خود اسانہ ملا کر کھٹائی کریں مگر زیادہ مقدار اسکی نہ لگائیں کہ زخم ڈال دے گی۔ المانے کہا ہے کہ
 ہر وہی جھانکے شہد گناہ لیکر لینی بھی دیر کر دیتی ہے لیکن اس مقصد سے سرخی چہرہ کی سفیدی سہی ہو جاتی ہے فیصلہ و ختم ہے

تہ ترجمانوں علیہ السلام

اور اسکی دو اکام بیان ہوشم کو خاک و آواز سے جو بلوغ پڑھتے ہیں اس سے کہتے ہیں دشمن کے داغ کی بد کو زوالی وہ دو امین ہیں جو چہ
 باہش میں بیان کر دی ہیں اور بیشتر فقط نظروں سے دھو ڈا اور اسکے بدن ملک انجلم ایک ہفتہ اس پر لگانے سے بھی یہ
 داغ صیج جاتا ہے میں بیشتر طیکہ خوب زور سے باز ہی جاسے اور تک سے مالش کیوں ہے اور کچھ ملک العظم کو دوبارہ اسے صیج لگانا چاہیے
 داغ سبب جھوٹ جاتی اور اسکے ہزار سیاہی و دشمن کی بھی وہ ہوجاے گی۔ اگر تیرکے میں ہوشنوں پھر سنا سے اسکے کچھ بار نہ ہوگا
 کہ سنی ستاد سگ لکھ کر جلد کو مشک کرین اور بلاد سے زخم ڈالین اور عطوبت کو مع سیاہی وغیرہ نکلنے دین فصل باوشتام
 اور جھوٹ مفرطہ کا بیان بادشنام اس تیج سرخی کو کہتے ہیں خواب کے خلم کی سرخی سے مشابہ ہوتی ہے کہ مجذوم کے چہرہ پر جاتی
 ہوتی ہے اور سبب اس سرخی کا یہ ہے کہ انور یا اور سردی کے زمانہ میں اور بھی ایسی سرخی سینے بادشنام کے ہزارہ قروح بھی
 کرتا ہے اور اسکا اسماعل اور فصد اور پھینکنا نا اور زہر جسیان کرنے کے بعد از ان پھر وہ تیرکے کی جوتک کہ اسکا سبب
 بنیام میں کی جاتی ہے اور اسکے بیان اس سے پہلے درج کیا ہے فصل ہاشمین ہون اور صیج اور جیص اور اسکو کے فرق ہون اور
 سبب ہون میں سینے پر جو جھوٹ حقیقی ہے اور کہ دونوں کی اسپیدی اور سیاہی فقط جلد میں ہوتی ہے اور کہ ایک تیرا نا بھی ہوگا کہ بت تھوٹتی ہوتی
 ہوا در بس کی سپیدی جلد اور گوشہ سے گزر کر تھوٹتی ہے اسکو جھوٹ جاتی ہے سبب عام ان جملہ اسام میں یہ ہے کہ جھوٹ رنگ کی پٹنے والی
 ہے کہ تمام بدن میں ہر ایک جگہ کا رنگ اس قدر نازک پیدا کرئی ہے کہ اس جگہ پر پونجی ہے اور اس وقت میں ضعف آجاتا ہے اسید سے مادہ غذائی کو
 مشابہ اور ہر رنگ جلد کے نہیں کر سکتی اگر تھوٹن ریادہ سپید لیکار میں تر ہوتا ہے اور قوت و انداز قوی ہوتی ہے کہ اس مادہ کو سطح چھوٹے
 ہوتی ہے اور صیج کا مادہ غلبہ ہوتا ہے اور قوت و انداز زیادہ ضعیف ہوتی ہے اس سبب سے مادہ بیاض بدن میں رہتا ہے اور کچھ جھوٹا بدن پونجی ہے اور اسکو
 فاسد کر کے اپنی طرف پھیرتا ہے اور جلد نقصان کی زیادتی پر قبل از نیک اور نقصان مشابہت لون ہونے سے پہلے ہائے جمان تو ہوتا ہے متغیر و غیر کا
 گلیٹا میں ذکر ہے اور ہر ایک فصل ان مظالم کی بخوبی معلوم ہو چکی جب یہ ایسا متعمر ہوجاتی ہے تو ہر نیک اور جو متک پونجی ہے اور نیک ہونے کے بلکہ جھوٹ
 ہے اور کہ کسی ایسی غذا کیوں نہ اس جگہ ہوئے جس طرح مزاج صیج اور جیص کا حال ہے کہ مادہ فاسد کبھی اصل کی کر دیتا ہے اور موافق اپنے
 کر دیتا ہے بعض وقتوں کی بھی ایسی ہی کیفیت ہے کہ اگر ایک جگہ لوگے یا کین اور ان میں سمیت ہو جو جھوٹ جلی مغز سے ہٹنے جاسے
 تھانہ میں درخت کی اونکی سمیت دور ہوجاتی ہے ایسی کو قابل کھانے کے اونکے پھل پھول پتیان وغیرہ ہوجاتی ہیں اور یہ عکس
 اسکے اگر کبھی زمین سے خراب جگہ اور کواکرا کھا لیں یا کول میوہ دار درخت زہریلے ہوجاتے ہیں چنانچہ جالبینوس وغیرہ نے ذکر کیا ہے
 کہ ایک درخت جو بنام نوح فارس میں ایسا شہور تھا اسکے پھل زہریلے تھے جب اسکو مصر میں لاکر لگایا پھولوں کی سمیت ہاتی تری اور
 قابل کھانے کے ہو گئے جس طرح الوان اور رنگ حیوانات اور نباتات کے حسب اختلاف بلاد و ارض ہمارے کے بلجاتے ہیں ایسے
 ہی کیا ہے یہ ہے کہ ہر واحد بدن انسان بھی حسب انتقال کرنے کے بطور اعضاء مختلفہ المزاج کے اہام اس سے کہ وہ مزاج
 صیج اور اصلی ہے یا سرد زہر ہے ہر سمیت بطور مزاج عضو منتقل ایسی کجیا کین ایسے کہ اعضا کو نسبت بدن انسان سے وہی ہے
 جو کول بسیت ہے کہ کو زہر میں کو بلاؤ مختلفہ ہے ہر نتیجہ تھوٹتے ہیں یہ سچا کہ جس وقت کسی عضو کا مزاج بلغمی ہو گیا جیسے برص میں ہوجاتا
 ہے اور اگر گوشت اس عضو کا مثل لحم اصناف کے سپید اور سیلا ہوجاے پس جو مادہ اس عضو تک پہنچے مزاج عضو اس مان کو

اپنے مزاج بلغمی کی طرف توجہ دے اور رنگ اور سکا سبب کہ دسے اگر کو کسی بھی مادہ میں لکیریں نہ آئی ہوں تو ذہن میں لینے سبج اسود اور ہن میں
ہیں یہ تفریق ہے کہ ہن اسود کا مادہ سوداوی ہوتا ہے اور اس میں کا خام بلغمی۔ لیکن وہ مرض جسے برص اسود کہتے ہیں اس کی نسبت ہن
امیض کی طرف ایسی نہیں ہے جیسے ہن امیض کو ہن اسود کی طرف ہے۔ بلکہ برص اسود میں مخالف حقیقت برص امیض کی ہے کہ ہن
اسود سے کہ برص اسود وہ قواسمے تشقیر ہے جسے تشقیر ہندی میں پھینسا داد کہتے ہیں اور وہ داد ایک قسم کا شکانہ ہوتا جاہد کا
ہر کہ ماہتا ہنہ شونت شد یہ بھی اوس میں ہوتی ہے اور اد کے علاوہ ہونے ہونے چھلکے بھی اوترا کرتے ہیں جیسے غلوس ماہی کے بدن پر ہوتے ہیں
اور ان کے ہمراہ خارش بھی ہوتی ہے اور یہ مرض سبب ایک غلط سوداوی کے پیدا ہوتا ہے جو کہ جلد میں سما جاتی ہے اور مقامات تیرہ
سے اس مادہ کو جلد پر تفریق کرنے لگتی جاتی ہے اور وہ تشریب مادہ اور لے جانا جاہد کا اساتوی ہوتا ہے اور اس مادہ کی سرانیت موطن
منصوب ہن ایسی قوی ہوتی ہے کہ فقط تیرہ لون ہن اسود کا اثر نہیں ہوتا بلکہ دیگر آثار جیسے مذکورہ بالا بھی پیدا ہوتے ہیں۔ یہ برص
اسود مقامات خدام سے ہے اور باد وجودیکہ یہ قسم نہایت رومی ہے اور سپرٹرو یہ ہے کہ بعد فرمن ہونے کے پھر ازالہ اسکا نہیں ہوتا۔ یہ برص
ہن امیض جو فرمن ہے کہ وہ بہ نسبت برص امیض کا اسلم ہوتا ہے اور یہ سب امور سینکے مقامات سے بخوبی معلوم ہو چکے ہیں۔ یہ بھی
جاننا ضرور ہے کہ سبب و اس کبھی ہن ہنوں کے کے مقامات سے بھی ظاہر ہو جاتا ہے اور ان مقامات پر اد کے خود ہونے کا سبب لکھتے
یہ ہے کہ جو ریٹوبت خون کے ہر جگہ سے تفریق تریب جلد کے آتی ہے اور عجم اور سے بخوبی جوس کر نکال نہیں ڈالتا یا ایسا جلد بھروسہ جو کہ
اپنے افعال میں ضعیف ہو جاتی ہے اور ان کا مل خورد سے تبدیل مادہ کی اپنے رنگ کی طرف نہیں کر سکتی علامت ہن اسود کی نشانی
یکوہ ارم نعین اور دشواری اگر ہو تو اسی میں ہر کہ وضع لینے ہن امیض اور برص رومی میں تفرق کیا ہے اور سکا بھی طرح پچاننا چاہیے
منجملہ درامور نازقہ کے ایک ہر افرق ان دونوں میں یہ بھی ہے کہ ہن امیض جس جگہ ہوتا ہے وہ ان پر بال اپنے اصل رنگ پر
اور کہ ہن اگر سیاہ بال اوس جگہ سے ہونے چاہیے ہن سیاہ اور ایشتر ہوان تو اشتر ہی پیدا ہوتے ہیں اور برص رومی پر کے بال
بھی سپید ہوتے ہیں انہی برص رومی میں جلد نہایت نرم اور پاکیزہ بہ نسبت تمام بدن کے ہوتی ہے اور یہ بات اگر کبھی وضع ہن
میں ہوتی ہے کہ سبب اکثر ایسا اتفاق ہوتا ہے۔ ایسا سوئی چھوٹے سے وضع میں غولی برکہ ہوتا ہے اور برص رومی ہن خیر خون کی
دوسری چیز میں طوبت مایہ برکہ ہوتی ہے اور یہ قسم برص کی اچھی نہیں ہوتی ایضا۔ جو سپید رخ ملنے سے سرخی پیدا کرتے اور کے
زوال کی امید کرنی اور لے ہر کہ شاید وہ ہن ہے اور اگر ملنے سے سرخ نہ ہو وہ رومی ہے۔ ہن اسود اور برص اسود میں نسبت یہی ہے کہ
اشتر اور نقل اور تخرن جو اپنے مذکورہ جگہ نہ ہن اسود میں ہوتا ہے ہن اسود میں ہن اسود میں ہن اسود میں ہن اسود میں ہن اسود میں ہن اسود میں
بعض قسم قواد سکی با نشونت ہوتی ہے اور بعض قسم اسلم اور کچنی ہوتی ہے۔ مگر کچننا ہونا وہ ہن امیض کا برص ہو خواہ ہن برا ہے
اور کچننا سبب برص اسود اور ہن اسود دونوں کی اچھی ہن اسلم کے کچننا برص لیل ہن کی ہے اور اسود میں بعض اقسام برص اسود کے
ہوان میں دن کے رنگ سے نہایت مخالف ہوتی ہے اور بعض قسم کارنگ تقریب ہوان بدن ہوتا ہے یہ قسم اسلم ہے۔ جو برص اسلم
گہرا ہے کہ نہ تو ملنے سے سرخی آتی ہے اور نہ خون دیتا ہے اور کچننا اور سکا زیادہ ہے کہ بہت دور تک پھیل گیا ہے اور کے زوال کی امید نہیں
ہوتی۔ اس طرح جو برص اسلم سے نہایت جڑھتا جیسے اسلے کہ اسکا مزاج قوی ہے جو مادہ اوس تک پہنچتا ہے اور طرف اسکو
پھیر لاتا ہے اور اسی جہت سے وہ ہی ہر فصل علاج میں ہن اسود کے استعمال کی نصیحت ہے کہ جانیے اگر خون ہن

تجربہ فاضل بلدیہ

کرت ہوا اور سترغ غلط محرق سوادہی کا طبع انہیں توت اور شایقون لپا لپا یا پستھاج اسطو وہ دس زبیرک اور شجر کے ساتھ اور ان میں
تیسل اور او وی بھی تین جگر اور منی اصل جگر اور گلاس مرز کی کا اویہ سہلہ میں داخل کیا کہین بہت بہتر ہوگا۔ شربتیہ میں اور الفیرج لوفنا زیا
اور لیا بیج رفس وغیرہ بھی سفید استغرافات ترقیہ کے مارا الجین ہلرا انہیں ہون کے کہ ہر روز نوزن ایک دہم کے افسیون ایک قدر
ہار الجین کے ہر روز دینا چاہئے کہ با سائی تشہد کر دیکھا۔ کبھی اچھی اچھی فدا دیکھا استعمال بھی اسکو نہ ہوتا ہوا دیکھا کہ تیس دہم اور حمام
اور لعل رانیقہ مولیٰ کی بھی تاثیر اسکے واسطے اچھی ہے مستوف جہن اسود اور برص اسود دو لون کو مانتے ہو۔ پیلید سیاہ
اکہ شونیز ہوا حدی کبیرہ فرادہ ہر روز صبح کو تین دہم اور ستام کو اسپتہ استعمال کریں اور جب بدن میں گرمی زیادہ معلوم
ہو چند روز چھوڑ دین پھر دوبارہ استعمال کریں۔ واجب ہرگز زیادہ تر تو جو دوا علی الحال کی اصلاح میں رہے اگر کسی قسم کا
فساد او سین گیا ہو یا جب سوادہ اس سے بوجہ ضعف کا اچھی طرح نہ ہو سکے اور بولتا ہے شفا غرض میں توت جلائی بخوبی ہونگا
ہا کہین اور ایسے طلا ہوں جو خون صیح کو کھینچ کر مقام ماوت تک پہنچائیں اور جب طلا کے کانٹے سے بچد پھر راجا سے اور داندہ دانہ سے
پیشہ جاتین چند سے صبر کریں تاکہ ناکہ جلد دکھال اور دھڑکے کر ٹپے پھرو اور دوبارہ لگانا اگر دوبارہ استعمال کی حاجت بھی ہو اور شربتیہ اور
یک دوا لگانی منا سب ہوتی ہے کہ نقطہ نقطہ سے چرا کہین بلکہ جس وقت لہج شروع ہو دو اور تار و الین تا ایک سکون ہو جائے
پھر راجا کریں۔ یہ اویہ جیسے کہ تانیسا اور طفل اور ذوق سینے تخم اسپند شرمات سکد دھار شہ طیرت اور حزل اور
تخم ترب پستق کر اور طلا کبیکہ ایسے تھوڑی سی بھی تین تین باغیچہ اور برص کو بھی اسواسطے کہ خون کو تھوڑی سی خوب جذب کرنی
اور اویہ سیاہ چہ لون کے واسطے اور لولائی کھلی جو دلیارن میں جی مانے اور بھی سفید ہوا اور جلا اویہ جالیہ جباب قلع نامون کھنی کہین
ہو سیاہ کہین میں اونٹے طلا کہین کی جیسے آب فاسہ بری اور بیج خضل صدف طلا حیدہ تخم ترب کتیش کے ہر اوگنہ کہین
اسود پر خام تین طلا کہین ایسے تخم ترب خردل یا بیج مطبوع کے ہر اوگنہ کہ جو سرکہ میں پکائی جائے صدف طلا سے جید
شونیز اور شہ طیرت فارسی ہر او دس جز شہب یانی تین جز خضل اور یا زہر واحد نور تخم حزل بیان کیا ہوا یا پھر زہر سرکہ کہتہ تاکہ طلا
کہین پھر اگر کوئی شہت اور نایا پیدل ہر بخون کے دودھ سے تمارک اور سا کہین جلا تقام طلا کے جو تھی تین اور باب برص
تین نہ کو پھوپکا اور شہ وینور میں پاک اور تین وہ سب ہی اسکو مانتے ہیں فصل سیاہین علامت وضع اور برص کے
واجب ہر کہان و دوزن امراض میں فصد سے احتیاط کریں جب تک کوئی شہرت شدید نہ پیدل ہو اور حمام سے بھی اجتناب کریں
بان گسے ماسے نہار سوختہ حمام کرنا کچھ مضر نہیں ہے اور شہاب سے بھی اجتناب کریں فقط خالص شہاب کی اجازت ہے اور
حمام میں پیچ کر پینہ نکالنا ایسے مریض کو سفید ہے جب کہ بدن کا تھیہ اختلاط یعنی سے ہو چکا ہو اور تو کا بھی استعمال
کیا جاتا ہے بعد از ان اور دیگر مضر جملہ کو استعمال کریں اگر تھیہ سے بدن پاک نہ ہوا ہو اسکے بعد عدات اور سمات دسبے جائیں جیسے
ایلیخ تخم حنظل خواہ ایسے خوب جنگی تا غیر شہاب اشعین اور یہ کہہ سو۔ ایلیخ کا استعمال طبع پیلید کے ساتھ ہوتا ہے جسمین افسیون اور
اسفانج اور زبیرک اصل علی شکر ہوتی ہے۔ حیل لینل میں اخراج غلط صبح اور برص برما کرنے والی غیب خاصیت ہے۔ جو
سمات ان لوگوں کو مفاہین تین او تین سے ایلیخ فیترا جو شہ حنظل سے مرکب ہو یا کہ اسطرح اسکی ترکیب ہو صدف اور پینہ سنبلی
شہابے بسان مصلکی سادہ عنقرن سانج ہندی فودج منہر کی رسم حنظل ہر واحد دس دہم صبر ایلیخ اور دہم مقدار شہرت

توت جلائی
اور لعل رانیقہ
کبیرہ
کھینچ کر
مقام ماوت
تک پہنچائیں
اور جب
بدن میں
گرمی
زیادہ
معلوم
ہو
چند
روز
چھوڑ
دین
پھر
دوبارہ
استعمال
کریں

ایکدہ رجم یا ایک ششال اور کنگوین علی گہا کی گرہ ملا کے سہلالت موافقت سے اوکھدو دستے یعنی چوبلیہ لیمہ ہوا بعد کچھ روز تر بل
 ترین چیز اور ہرگز دو اس ترکیب میں ایک وقتہ سبھنا چھ اور نصف مثل قند سپید اور بانی سے مخون طیار کرین مقدار شربت
 یقین در ہم یا میں ششال سے پانچ ششال تک ہو سکتی ہے۔ اور عجیب تدبیر امر کی کاسی دوا سے مکربین کو بچیل ایک وقتہ بچیل سے اصفیٰ کویا
 مساجد بلطری فلیک اور ہمارے لسن کے مطابق خواہش ان اور ان سے استعمال کرین مستحکم پیلہ سیارا کے زسپید ہوا بعد کچھ روز تحصیل راج جزا ترسرو
 ربیب سے مجون بناوین اور ہر روز بعد ایک بندھ کے استعمال کرین الیضما پیلہ سیاہ آٹھ شوبز میں وزن نوونڈا چیز ہر بعد ترین در ہم
 استعمال کرین اور بے پیلہ پیاگری کرے چھ روز وین الیضما کونہ دار قفل تعلیل کا بل مصطلکی کونہ شوبز حبل التمار باسویہ لیمہ شربت
 سے مجون چار دین اور ایک در ہم استعمال کرین کتاب انحصار مراتب ایک والا سطر لکھی تہو بار یک خبار جھاننے سے خوب بخشی
 ہو سکتا ہوں کہ سوتھ سے افزائے اور اگر دوبارہ بریان کرے گی بغرض اسی غبار کی ضرورت ہو بخیر سے شربت کرین اس بار یک خبار
 کو تناول کر کے اوکھدو نصف اور پختہ جلی کا استعمال کرین اور پیاس کو نصف کرین اور پودن چھتے تک۔ زو فر اوکھو کے قلم کو
 ہمراہ شراب کے استعمال کرین اس مرض میں خاصیت عجیب رکھتا ہے۔ عصا رطاف انکو ترش پیریز ایک قلع زو فر چھتے سے بنیں
 کے داغوں کی بجائے رنگاتہ تیز ہو جاتا ہے اور دن کی زیادتی کو فروک دیتا ہے۔ ترکیب کا استعمال اور سانس کا گوشت بھی زانچ ہے۔
 اقراض انعامی یعنی نافع ہیں وہ مجون جو اکثرین در میان اطراف اور ذویہ مسئلہ کے میں انکی ترکیب اس طرح ہے۔
 ترکیب تخم زو فر اور جز ہر زانویر نصف جز صبر راج جز شربت ترین در ہم جز کچھ پیلہ سیاہ استعمال کیا
 چلا جائے۔ بعض لوگ آچھین راج اور آچھین کو ملانے میں۔ الیضما کلکلا راچ دو در ہم پیلہ سیاہ ایک در ہم آچھیمون دوا انی بوسے
 سال بھر لیمہ استعمال کرین۔ اسی کے وقتہ مقام ایک و اور اگر نسبت اسکے قوی تر ہو اور اوکھو سکا قلع زیادہ تھا ہر ہوتا ہو اور سال بھر چہیتے
 کے لائق ہو چکی یہ ترکیب ہر نسخہ فرج چھ روز پیلہ سیاہ اور سقاج ہر ایک سدہم پیلہ زرد بندہ درہا این فیقور اورین ہم تک ہندی سات دم
 تخم زو فر میں دم ماقہر جاد سدہم ترد پیاس ہر دم تخم ظفل لبس ہر دم خاریقون پانی ہم ستمہ اٹھو دم عمل مستخرج ملکر مجون کرین اور
 ایک شعل سے دو شعل تک تناول کرین ازین قبیل ایک واکھی بھی ہر نسخہ زہر قشون کی پختہ سے ترکیب چھ من تیڑی کے زو فر اور سیر قوطری
 ہر وقتہ ترین دم زو فر مثل شہون واکہ فرما در ست کرین اور قبل فلک بقدر حاجت تناول کرین ہر روز کسہ ہر اوکھو اور پیر قہر قوی کو پانی
 لین و در سر کی حفاظت پرست چھ روز سے رخن بنفشہ اور رخن گل سے کرین ہر زمان غذا سے اشیدے کو اختیار کرین۔ ہوشیہ لوغانا اور شادرا لیمہ
 ہر دو وقتہ ایسی مقدار کا استعمال کرنا شربت ہر دم کے ہم جاتے ہر پانچ بوسے ہر گم۔ ایک گروہ کاس جیا رین این نش پکا گروہ کوفو کوبہ کس کو خلو اور پیر چہ
 اچھے ہو سکے مگر یہ تدبیر چھوڑی ہی مقدار میں چل سکتی ہے۔ اگر دین کا تشہیر بھی طرح ہو چکا ہو اور مزاج بدن کا معادل ہو گیا
 ہوا دویہ شہریہ کا استعمال اور سوت کے ترک کرنا بھی اسلئے کہ ایسے وقت کا استعمال بیشک کسی آنت کو پیدا کرے ہوا اور کم سے کم آنت
 یہ جاتی ہے کہ نہ صرف الدم عارض ہوتا ہے جو سب کسی طرح کا ہوا اور خون اور روح و دوفون کی زیادتی علاج جس میں درکار ہو بلکہ ایسے
 وقت لتسا بدن اور اعتدال مزاج میں فقط ذویہ خارجہ یا قسم طلاء و منادات ہی پر اکتفا کرنا چاہیے۔ اور غذا سے ہر دم صیراج ہضم
 چھوڑ کر پیسے ناو سین زیادتی ہوا اور نہ چلانی۔ شکر کا بیان اور ہر لیمہ زہر و جو گوشت ترمی کی مایہ ترین سے پکائے جائے ہیں اور نہ
 بھی پر شیر کرا لازم ہے۔ ذبح اور جس کی ذویہ مرقع میں انکے درجات مختلف ہیں اور ذویہ تو یہ ہے کہ ان میں جلابہ شدت ہوا اور

اور کالایہ مرض کے پہلے ایسی اور ضعیف سے تدریج کرنا چاہیے جو غلط طریق کو نہ کھلے۔ ہاں معمول متفحیح بھی ہے اور او ویہ مختلفگی
 باہم آمیزش خوب کر دینا اور آتشک سہمات میں حسب متین کا استعمال کرین اور پھر ہاں اصول دودھ نہ تک پائیدن اور خون چڑھانے
 کی تدبیر کچھ ہمارے کرین جیسے طامون کے گوشت اور میرے اور چوپڑ میں غلیان اور جوش خون میں بیگناہی وغیرہ اور ان سے
 تریکی کے جلا اقسام ترک کر دینا چاہیے اور مرق پیشہ کچھ شوربہ وغیرہ سے سد اسلہ زربان کے ادویہ بھی کچھ ہیں چوپڑ کرین پانی سے زیادہ
 اس مرض میں کوئی چیز مضرت نہیں ہے چوپڑ کے شراب کمنہ کے ہمارے تھوڑا تھوڑا پانی پیا کرین۔ حاجب ہر کہ ہر وقت مقام بریں کو دھو کر
 کپڑے سے لگا کرین تاکہ خون اوی چکھ جذب ہو کر اکرے سے عام میں جانا بھی ہر دوس کو مسفر۔ غذائے غلیظہ اور ذرا کہ ترقی زانہ اور خشک بھی۔
 اور سپیدی ہر دوا کو ان بھی ہر اکرے کہ پیشہ دروغ کمنہ سے بریں پھیل جاتا ہے اور بڑھ جاتا ہے۔ جو سپیدی کرین غلیظہ ناسک بسم صحیح
 پر آجائے کسی سبب سے دودھ زان عیوب نہیں لینے بریں نہیں ہے اسی طرح جو سپیدی کرین کچھ کمنہ کے انون کی آئی ہے دودھ بھی ضعف
 جلا سے کہ شہرا انضاط کی جو معتبر کو اسطے بنا گیا تھا خون ماریاہ جسکو سال گنتے ہیں تین اور تین دن مانع جو ابلق جو تین چھلکے ہو
 یا انخم لینے سیاہ یا خون ابلت کا جو ایک طائر شہرہ اور خون چوپڑ نشان اور زانہ کا اور سنا پستہ صولتی ہر ایک کا ذرن ایک
 اور تیرہ اور قطران اور زفت جو تازہ ہوا اور زلفا و غسل پاد ہر ایک بوزن ایک او قیہ سب مخلوط کر کے خشک کر کے رکھ
 چھوڑین۔ اندازہ اندامین کا پھل اور سکا پانی ایک حصہ اور شراب کمنہ دو حصہ آب راسن تازہ دو حصہ سد آب کو پانی اور
 خردل کا ایک ایک حصہ یہ پانی بوزن بس رطل کے ایک کسی ملوین میں پکا میں اور پکائے وقت ایک ایک وقتہ داخل سیاہ
 اور دافطن جو عین کونجی جنہر بیہ شہرہ قرقہ کدش ثانیسا قرفض سلینہ یا زردیون رخ تار اور اعمار ترین سیاہ جاو شیر ذرا لین سب
 دولت پانی جلا سے اور کدو چھان ڈالین اور خون اور او ویہ مذکورہ بالا کو ملا کر کھین ٹاٹا یا کدو بوب اسکی خشک ہو جائے بعد از ان
 آج بخل تر اور آب راسن تازہ اور آب جنصل اور میر جوش اور کسی قدر شراب کمنہ ان پانچوں پر چکر گنگہ کہ ہر بوزن آٹھ رطل کے
 ہرکان اور چلتیے منٹ اور مردوٹ اور شہرہ زار اور ذونون قسم ہر تال کی زرد او سیاہ اور زنگار اور کریت ہر ایک بوزن ڈیڑھ او قیہ
 ملا کر ان آہرے مذکور میں جوش دین تاکہ چھام پانی باقی رہے بعد از ان اسکو چھان کر تھوڑا تھوڑا پانی اور خمین او ویہ اور زانہ سے
 مذکورہ بالا میں ملایا کرین کہ یہ سارا پانی جذب ہو جائے اور پانی ڈالتے جائیں اور پیسے بھی جائیں کہ پیسے کے ذریعہ سے جلد رطوبت
 خشک ہوگی بعد از ان اس دو کو مام میں جا کر طلا کرین۔ میں کہتا ہوں کہ اس دوا کے استعمال کے عوض ممکن ہے کہ ایک سال اور
 جو تائیر میں اس سے قوی تر ہو استعمال کی جائے اور شیبہ کو دہی ملا دیا جوں جو اس دوسرے ہر پانی چاہیے طلا سے جیہ جو سار
 نامی طہیب کی طرف منسوب ہے شہرہ زار و شفا کی رنج کہ ہر دوا کی جو شہرہ زار و شفا کی رنج کہ ہر دوا کی جو شہرہ زار و شفا کی رنج کہ ہر دوا کی جو
 کرین طلا سے حقیقت جیہ جیہ مانع بریں ہے شفا کی رنج اور ہزار دیشان کو برکہ کے ہر دوا استعمال کرین ایضا ماغیہ الصغیر اور بلجیر اور
 تخم تریکہ کدش سرکہ شراب میں پسکا استعمال کرین ایضا شہرہ زار و شفا کی رنج کہ ہر دوا کی جو شہرہ زار و شفا کی رنج کہ ہر دوا کی جو
 اور زعفران پھل جلا ہوا اور زعفران ہر واحد کرم پیلہ قطران کو کر کرین گھولین اور کرا کرین بعد از ان ادویہ مذکورہ کو اوسی مقام پر
 چھلک کرین ایضا یہ دوا منسوب ہے اور سیاہینس ماکر کہ طرف خربین سپین غلظت و زردیون بولجہ کریت رنج مرغ مجیدہ شہرہ زار و شفا کی رنج
 پسکہ سرکہ ملا کر میں طیا کرین اور دوسرا کھین اور بروقت حاجت پھر سرکہ میں پسکہ طلا کرین اور کرا کرین اور پھر خوب سالگا وین

ایضاً کتاب الریة فرطین یکیم سے ایک عدد مقبول ہے جبکہ ضحیہ پر مشتمل فرطین ابیض اور اسودنا شرا لیشین بیخ فاؤرین کون کبریت
 آنہ نایک رنگا برادہ آہن نمبہ البحر مرگ انجیر سرکہ اسقندر کون کرین کہ مثل غلوق کے ناما پڑھو جاسے اور تیسہ شکر کیرف میں اور طحاکر کھین اور وہ
 میں پیچ کر پیٹے جنگی نعوب الماش کرین بعد از ان دینا لگا کرین و مو سر السخیر جو علیہ علیہ کیرف منسوب ہے کبریت اور فرطین و کون و فرطین
 ہر نامہ یکدم ہمارے دور ہم حاضر قرا مشیطر ہر جا حد ایک سفال سرکہ ملا کرین ایضاً کاکش شانیسا انڈان بٹیشہ مطر حنفہ قرا و
 وین ان سب کو خون مارا وین و کونیل چسار کچا ہولاکر قوس شیا کرین اور بروقت نہروت جمعہ کھڑک نعوب جوش دیکر اوستہ باقی میں ملاکر
 ہر نام میں استعمال کرین ایضاً بھیجیر شیطر ہر جا حد ایک نم نم تریب میں درم کمانش آنخو در ہم ہیکر ملا کر بعد تمام کرنے کے طلا کرین
 صفت و اولیٰ علی کرین انڈان اور نم فاؤرین مقشر اور خرب سیاہ اور فاسل آستہ سرکہ میں جوش کر دو اور او میں ثوبی ہونی
 رہتا ہے تاکہ ہر جا ہوسے پھر وین نارخ اور ناریک اور برادہ آہن اور نظرون اور زہرا بجز ان لگا کرین تاکہ جوش آجاسے اور اسکے بعد طلا
 کرین اور ہر پیر لگاتے ہیں وہ وہو لایہن جانتک نہ دھوئے گا مثل ہو سکے اور یہ وہاں طالت کو بھی دور کرے گی اور طلا سے جید
 عمل ملا رسات در ہم فاؤرینا نمبہ ہیکرین ہم فرطین ہر در ہم شیطر فارسی در ہم و دو ہولاکر طلا کرین ہر مار کے
 تجرہ سبکی و ہوا پیر کوشل با ہوا کوشل یک برک تمام ذاریج شیطر نیم نیم کھل چھیننا و سمر زنج جملہ اجزا ہون کر لیکر سرکہ
 ملا کر استعمال کرین جز لقا طالت اور زخم ہلا ہون اور کا علاج لعلات قوس کرین اور لیا چھے ہونے زخم کے پھین اور لگا کرین تاکہ ایک ایک لنگ
 ہو جاسے پچھنے کے مقام کا ہر اور داغ سپید پیا ز شخی آور آب مر زنجوش اور بیچھا اور شیطر کو آب بقہ ملا کر طلا کرنے سے
 دور ہونا پناہ اور اصل بیخ اور زنگ جو بر طلا کیے جاتے ہیں کہ چند سے ہونگ جلد کے رہے اور انے اور ان اور مدد کی صفت
 صاف تین کرین مین ہر اسلیمہ کرنگ جلد کے مختلف ہوتے ہیں (الاسی) سب سے مقبول کرنے میں دو اسے صفت کی کمی اور مٹی
 اولیٰ حاجت ہوتی ہے بلکہ او یہ صفت کے استعمال کے تو ان میں بیان کر دینے چاہئیں کہ ان میں کواولت پٹ کر لیا کرین انرا جسم
 شورہ اور اور مدد شراب اور سفرہ نینے سرخی اور جیدہ اور شب و غیرہ کو کرک کرک طلا کرین یہ صفت ہمارا تجربہ ہو پست جزا اسکے
 بہا پر زین میں عتا اور شکا ہونے و سدا ایضاً چند اور ہر حال اور شیطر ہر ایک سے ایک جز بی بیٹوہ و جز آب پیر ملا کر استعمال کرین
 اور وقت و مناسب وہی ہے جیسے قابلیت جلد کو جو صفت آخر زنج تلفق نینے سبز بھنگری اور سب کو جبکہ سرکہ سیاہ مانا کر پتوہ سوپ
 میں مقام جین کی الماش کرین اور اسکے بعد اس رنگ کو لگا کرین اور چند بار طلا کرین رنگ دینا پناہ جو صفت آخر قرطاشچ مروار سنگ
 چہما ز و سرخ پشکری مناشرا اور سرکہ ملا کر طلا کرین ایضاً شیطر سیاہ خبث الی مدیج الا سا کد زنگار و جیدہ پست انار
 سرکہ شراب زین اسقندر چین کر سیاہ ہو جاسے اور ہر اس کثیرہ طلا کرین یا فرات دید سے کہ نینے لگا کرین اور پھر استعمال موقوف
 کرین اور پھر لگا کرین غذا مبروص کی براین کی ہونی چیزین اور نقل اور زنجبٹات اور کبیات اون لحم کے جو سب میں دیا پیر
 کی شکر سے طیار ہونی ہن اور فقط شراب پر جاسے پانی کے اختصار کرنا اور لگا کرین ہوا استعمال پانی نینے کا قطعاً متحرک کرنا یا خصوصاً سالیانی
 پینا اور پچا ہوا پانی شراب ملا کر استعمال کرنا علاج ہر صں اسود کا وہی علاج جو ہن اسود کا ہوا لیکن جس اسود میں ترشیب بدل
 کی حاجت نہ ہو اور یہ متفرغ اسود ہی فقط کثوت کرنا ہوا ہے اسکے بعد ہن اسود کی ادویہ میں سے جو زیادہ قوت جلا کر رکھتی ہو
 اور کاپا ہوا ہے یہ سدا کر بھی ایسا مریض بلع سے نفع پاتا ہے تمام کرنا زیادہ نایک ہو کر بھی اس مرض میں نہرت ہو جاسے پھر علاج

تجزیہ کنون علاج

مرض اجلا م کا کرنا جیسے مقلاتہ تفسیر اور ان امراض اور عارضہ بلد کا بیان جو رنگ سے متعلق تہذیب کہتے ہیں فصل سعفہ کے بیان میں لے کر شمشیر شیح البلیغی اور لکھنوی کا بیان سعفہ جو لڑھکھڑی ہے۔ عادت اطباء کی اکثر کتب میں یوں ہی جاری ہوئی ہے کہ سعفہ کو ابواب زینت میں لکھتے ہیں سعفہ کی اکثر لکھنوی شحکھائے سنہت ہے جس میں ہوتی ہے جو پوسیدہ اور چند عادات ہیں جن پر متفق ہوتے ہیں جن پر ان لوگوں کو اس میں یوں قریب ہوا ہے اور شکر شہ اور پٹری کے ہمراہ اور نگ اٹل پر سرخی ہوتا ہے اور بعد ازاں کرم کی اور ان طرح سے نکلتی ہے اور وقت اس کا نام شمشیر اور سعفہ طبرہ لکھا جاتا ہے۔ کبھی داد سے اس کا بیان ہوتی ہے کہ سعفہ کے طور میں جاتے ہیں۔ اور بیشتر سر میں اس مرض کا پڑھنا اور نہ ہونا ہی اس کا بہت جلد ہوتا ہے جو سبب ورتھ مرض سعفہ کا ایک طریقہ ہے ہی کا جو جاو اور اس کا ل ہونے میں لٹانا اور لٹانا غلطی سے روکا بھی اس طرح ہیں مادہ غلیظہ تو محتسب ہو کر درم ہوا لگتا ہے اور قہقہہ اور پرگندہ یا ناپید ہونا یا اور خشک سعفہ کا سبب غلط سوادی ہے جو کثیر ہوا اور اس میں طوبت رعیت اور تیز فہا ہے اور بعد اٹھنے کے بلکہ کیران اور شہت سے وضع کر دے اس سبب سے جلد میں ہنسا اور کاسا اور شکر کی ذرت ہو کر پھینچے بغلیہ ایک قسم سعفہ رو کی ہے جو اور بظرف فرخ سوادی ہیں کہ اس وقت میں بالزن کے اور دوائی سے بعینہ پیدہ ہوتے ہیں اور بظرف کا علاج بھی قریب ہر علاج دوائی کے ہر علامت سعفہ کا علامات اور دوا کا قریب قریب ہر علامت کے احوال کا بیان کر کے لگ کر مقام پر آتا ہے یہی کہہ سکتے ہیں کہ سعفہ یا سب کے علامت میں غلط سوادی کا استفرغ اور غلط سوادی اور بظرف شکر استفرغ ناف پر طبع ہلکا ہلکا فیتوں کے ہمراہ کراد میں ہر روز ہر وقت ہوتی ہے اور اس شقیہ کے بعد بقیہ ان کا استفرغ ایسی خفیت ہوتی ہے کہ جہت فقط باقی سے مواد کو خارج کر دے اور تڑپیں بھی پید کرے جیسے ماہ الجہن اور ہر شاہرت مجموعہ دونوں سے بقیہ ایک قطر کے لین اور دونوں لین ہلکا سیاہ اور ہلکا زرد ہر دو لین میں ہر دو لین فیتوں دو درم طرح لفظی دودہ لگائے کہ لہ لہی پر اعتقاد کریں کہ تیس درم ماہ الجہن اور دودہ درم فیتوں۔ مذات استعمال کریں کہ طبیعت تحمل جاہا اور بافراط سماں نہ ہو ورنہ سعفہ برداشت ہو سکے اور شہری کے جملہ اقسام سے بچ کر یہ خصوصاً چھوڑے سے اور شح اور تیز اور رنگین چیزوں سے بھی پرہیز کریں اور فقط یہ حکمی سے بظرف چیزوں پر اعتقاد کریں جس سے غلط صانع پیدا ہوتی ہے کہ اس غلط میں انداز نہیں ہوتی اور تڑپیں بدن کی تیز ہر تمام معتدل وغیرہ سے کرنا ہے اور دودہ لگائے مناسب کی نسبت لڑھکھڑا جانت کرنا ہے یا ناس اور اس رنگ کی نصیب سے عشوہ ماروں کو باہر پھینچنا ہے جو عیسے درگ سبکا نام ہے جو مرض سعفہ میں اور یہ لگ میں منع ہے اور درگ جو کہ جلد میں ہو سکتا ہے اور یہ درگ جو پس گوش ہوا اور اکثر سر کریں یا اسے سرطقی ہیں اور بہت بھی مفید ہے اکثر بچپنے سر پر لگائے جائیں اور اگر یہ مرض ان اعضا سے یا ناس میں ہو اور وقت نصیب سے ان کی لین چاہتے ہیں جب نصیب سے جانت ہے ہر بچکے اور وقت جو سعفہ کو خوب بند رہے چھیلنا چاہیے یہاں تک کہ کوئی نکلے اس کے کوئی نکلنے کرنی لازم ہے کہ بہت ساخن اس سے ہر دو درم سے ہر دو درم کے اجا دو یہ وضعیہ سے علاج کرنا چاہیے خصوصاً ماہ الجہن پر کہ ہونے کے اکثر نکلے کی تلاش کریں تو زیادہ مانع ہے۔ سعفہ خشک کو کام کرنا متواتر اور در پر بھی کبھی مانع ہوتا ہے اگر زیادہ مکت کریں اور یہ نکل تمام میں ہر مہینہ اور عموماً اور ف کو جھکا کر نجا کر اب گرم ہو چکا یا نجا کر اب نیکرم من ہر مہینہ چند مرتبہ ہو چکا نا۔ اور ان اور تمام اور تڑپیں بدر لیکھا گئے اور تہذیب اور عموماً بھی مفید ہیں اور سعفہ میں عادت استفرغ غلط سوادی کی کوئی غرض سے ایسی ہی اور ان کی حاجت ہوتی ہے جو مادہ سوادی کو بقوت جذب کر کے جذب کر کے پذیر لیا سماں دفع کریں اور بعد ان اور کے ماہ الجہن کا استعمال کیا جانا یا نجا کر اب ایک قول کے زور پان کر کے میں قریب ہر موضع اور ف کے کچھ مضامیرہ نہیں ہے جو بھر

چراغ کے بعد بھی ہاشم کر فی اور خون کا لٹا ضرور ہوا کہ بعد اوردیہ وضعیہ کا استعمال کرتا ہے۔ ایک قوم نے کہا ہے کہ جو خون لگا کر
تریب سے مرض سقہ میں نقص کو دھونے کے لئے ہر وقت صیغہ سقہ میں ہوا پس کوش کی رنگون کی نصف لگا خون لیکر یکساں سقہ پر
لگا کرین ہی خون اور کے علاج میں بکار کرے ہوا اور کے بعد جب چند روز علاج سے وہ خود لیں۔ اور یہی وضعیہ عقاربہ کے واسطے
الوہی مرض کی ابتدا ہوا یا بدن رطوبت اور وہ نرم ابدان جو ہوا اور قوم سے مرکب ہیں ایسی جگہ جو خفا اور وہ ہوا اور ناز سے سوختہ اور وہ غن
ایک اور تمام کرین کہ یہ عریب ہوا مثل ایسی دو اذن کے جو تو ارض مختلفہ سے بنائی جائیں جیسے پوست انار سے کہ شراب میں لگا کر اور
رہن گل اور کبھی اور زمین اور سطح ہی داخل کیا جاتا ہے اور کبھی احتیاج ایسی رو کی بھی ہوتی ہے کہ جابجا کہ جیسے زرد نارا اور کبھی اس میں
وہ کے سقہ وقت الش سے سرکار و تک اندر نشان سبز کے اچھا ہوا ہے کہ کب ہاشم کے سقہ کو خریدی گرتا ہے ہوا سی اور درجہ استانی کے
اور زمین کو تیار اور کبھی اس کا نفع سوختہ سرکار لگا کر زمین سے صحت لگانا کہ ہوا اور سرکار اور وقت گل۔ یا مرکب اور چرک نفعہ اور
بادام تلخ اور عروق صباغین ہوا واحد ایک ہر سرکار اور وقت گل لگا کر استعمال کرین اس طرح سقہ سون آسمان کو فی اور عروق و بلان
اور کو رنگ کو کہ سینے خرد ہوا کہ تریب اور جلیان سائیدہ۔ ایضاً ساس اور عروق ہوا مرکب کے۔ ایضاً بادام تلخ اور نازوی سبز
وہ دن کو دیکھ لگا کرین سرکار لگا کر سچ اس ہوا کو وہ سو پین رکھ کر قیام درست کر لیں۔ اسی لئے کہا ہے کہ سلطان زندہ کو مرز بنوش
کے ہوا دیکھ کر کھین اور اسی کا سوز کرین تاکہ جو رطوبت سرطان سے برآمد ہوا اس کا سوز کرین۔ جو سقہ فرم ہوا ابدان صحت اور
رشت چہ ہوا اور کے علاج میں حاجت مفاصل اور رطوبت اور شہو سے اور زجاج جیلاور تک اور کبریت اور ترابزیوں اور عروق صباغین
کی ہوتی ہے اور وہ سے اقرالیں ہوا تو بالخاص اور وہاں ترشہ کے اور تک بھی خواہش مملہ ہے۔ ایضاً مثل مردار تلخ اور
اسفیاض کی بھی سوزا۔ حرفت یائیں بھی مختلفات تو یہ ہے۔ پرتال کبوتر مائل قومی ہے کہ جلا اور جنینیت پیدا کرتا ہے
اسی طرح سرکین کیچہ کا اور فضلہ نازیرا جو ایک طائر معروف ہے خصوصاً جیلاور لگا کر فضلہ کرے۔ مرہم عروق کا ان
لوگوں کے واسطے نافع ہوا ہے کہ عسک ہر ایک قسم کو مفید ہے۔ اور مرہم سرخ جو عروق صفراور حنا اور زرد اور ناپوست انار سے
مردار سنگ صفا کرے طیار ہوا وہ بھی اور وہ ہوا جو سقہ سائیدہ کے باب میں مذکور ہوگی صفت و واسے جدید کی تکلیف کبریت سبز
نکاشیدہ کے سقہ مختلف سب ہوا زین لیکر سرکین طیار کرین کشیدہ خشک سوزناہ و تنہ کی کھسکیان اور ناز کرے اور وہ گل میں ایضاً
نکاشیدہ اور زرد اور نازیرا جو ایک طائر معروف ہے خصوصاً جیلاور لگا کر فضلہ کرے۔ مرہم عروق کا ان
تو بالخاص اور مرزوزن دور ہر کے تراب کندر شب ہمانی ہوا واحد چار ہر زرد اور نازیرا لگا کر اور صبر واحد لکین ہم سرکار اور نیکل
بقدر حاجت فضل اور یہی وضعیہ سقہ خشک کی فرم اور کب تو استعمال دھاسے جا کو حجاج ہوا کہ اسے شراب کے گڑھ سے
ایسی تری ہوا پیادے بعد از ان مرہم عروق سے نفع کا علاج کرنا چاہیے جیسے مرہم عروق مردار سنگ کے ساتھ اور سب کہ اور زین شاد و علاوہ
سقہ فرم کے اور واسطہ کا علاج اسی طرح کرنا چاہیے کہ اوپر مذکور ہو چکا۔ ترطیب بدن کی غذا اور نفعات اور حقہ وغیرہ سے
کر فی نافع ہے صفت و واسے جدید جو سقہ خشک و تر کے واسطے نافع ہوا مرہم عروق بادام تلخ اور وہ غن خورد ہوا اور صفت
سکر ہر سرکار واحد شیاف ایما ناز ہوا واحد تیرن شقال عروق صفراور حنا ہوا واحد صفت و متقال دواؤں کو فوہ پیکر فوہ لون
روغن اور سرکار اچھی طرح ملائیں۔ اس طرح کہ پیستہ جائیں اور ہلا تے جائیں اور اس کے بعد اس سقہ پر لکھائیں اور جرب

کسی دوسری طرح کے حکم کو مانو کہ ناف ہوا اور پھر اس کا باقی حصہ تھوڑا اور روشن شکر و ملاحت اصلاح
 کی چیز رکائی جلیں اور ادا کیو اسطرح ہر دین یا قومی اضعیف ہوا و بطریق صغریٰ سفید ہو۔ ابتدا سے تو پھر پھر مشہور ہے کہ اب گرم اگر دین بنفشہ
 سے پاش کرین اسے پیشہ پری کر کے ہیں۔ ماہ الشعیر کا طما کرینا بیشتر قوت دہاے ابتدا سے کہ وہ دیکر دیتا ہے خصوصاً ماہ و جزائے کما کے صغیر طبع
 کو بھی ناف ہوا و حباب استعقول یا بعضاڑ اسپندول تازہ اور کرب خرقہ تازہ اور صحن ایاصل از خون کے بنا کر کوبہ غیبہ و ۳ اسے جیسے
 صحن از ماہ صغریٰ الجلود اور صیدہ پھونڈان اجڑا کر کا کر طما کرین الیضا بخار لینے پر بھی جس سترت سے کائزین بی جگتہ ہیں و سکا و کونکر
 اور کربیت اور کربکیا کر کے خوب سناہیا دیکرین اور استعمال کریں۔ چونکہ دوا فرسین اور کونکہ ہو جا سکا تو ہم کربیت سے ہوا دین میں دو یہ قومی کر کربیت
 ہر جسے عمارت کے اجزا میں جکا تو اوج طرح کر کے نہ درست کیا گیا ہو یا دین شکر و کما یا جاوون کا تیل خواہ کوبہ و ن کار دین خصصہ سکا یا
 دین صحن تو تر مخرج کا اور کربیت اور کربیت کی مینگی جلی ہوئی اور زہا لہجہ اور فطران اور زفت یہ دونوں مجید سبب انضمام ہیں اسطرح ہمیشہ لو
 پر فطرسپ کا طما کرینا افضل ہے۔ انات دکا و در سببان کار کما دیکھا ذکر اب معقرین ہو چکا ہے اور خوشگشت اور کربا و المیخ اور غولین اور چولین
 اور تینا سنا۔ ماہ و خصوصاً اس کی تیز لی بنالین دین اور سنگیو ہوا اور اشق بہ اس کے کہ اور قدر مانا اور کونہ پیش اور عام کی
 لکھا اور کونہ پیش اور خردل اور حرفتہ جو کربیت جملہ اور لغایت سفید ہے ہر کربیت سے قدر زمانا کولیکر میں ہیں اور دین شکر و دوا اور کربیت
 کی اور شد اور کربیت کو صحن لثم اور جب لباب سرکہ ہرہ لنگا بنین یہ دوا قوی ہے اور قدر سے نقشہ کبھی منقہ ہے و دوسرا الشعیر کما اور زجاج
 اور کربیت اور صبر واحد ایک دہم صحن عربی و دوسرہم سرکما کر طما کرین الیضا ماہوردہ امینی نصف اشغال رو دین خود تہ ہوا جانس اور ترنج
 شتر الیہو دود و دہم شونیز شونیز ہر ہر خرب سناہیا و در ہر خرب سونختہ شیرہ ہر ہم سنا کا طما کرین الیضا سنا سببیت
 سرکین ماکر طما کرین اور زجاج اور مراد کونہ اور شرب اور کربیت اور صبر کو خون دندان انسان میں گونہ دھار کما طما کرین دوا سے
 جید جلا لباب دس جز اور کربیت نصف سنگ سیوہ ایک جز خوب پسینہ طما کرین کبھی سرکما اور دین میں سناہیا خل کر کے ہلا کرتے ہیں
 الیضا کربیت اور دقان کما اور اشق سرکین گول کر الیضا فضل سنگ اور اشنان جس سے دوا دینی کپڑے دوتہ ہیں اور کربیت سے رب
 جزا بل پر کر اور زیت مین آخیتہ کر کے طما کرین فصل شجر لینیہ کا بیان کبھی تاک اور زرخارون پر پیہ سپید سناہیا ہے بلکہ
 ہر قوم میں چینیہ دودھ کے قطرات یا لوندین شپاک اگر کچھ کبھی ہوں ایسے دانتوں کا سبب ایک مادہ صیدہ پھونڈا ہے اور کربیت کے سطح کی طرف
 نفاذات بدن سے دفع ہر کر کما اور ان شکر کا علاج اسی دوا سے کرنا چاہیے جو مین تجنیف اور جمیل ہو جیسے خرب سپید اور زلف اور ک
 سے بہان دواؤں کا لطور ش بنالین یا الی کو ہرہ پورہ کے یا انجیر اور کونجی کو ہرہ سرک کے فصل جرب اور حکم کتاب بیان
 اور کبلی کو جرب کہتے ہیں اور خشک کو کما جس مادہ سے جرب کی پیداہیش ہو یا تو وہ مادہ دوسری ہو جی ایسے صفرا سے بل گیا جو جس کا
 استعمال قریب ہے کہ سودا کی طرف ہو جاے خواہ شکر اور صحن سے مستحیل بطرف سودا ہو چکا ہے۔ یا ایسے مادہ سے جرب پیداہوشی ہو کہ
 اور مین باغ شکر و جرب کی انیش ہر پیلہ قسم سے جرب یا بس پیداہوشی ہے اور وہ مادہ بھی خشک ہوتا ہے اور مائل بہ غلظت بھی
 ہماری مادہ ہوتا ہے اور دوسری قسم سے جرب رطب پیداہوشی ہے اور وہ مادہ بھی تر اور مائل تر ہے ہوتا ہے۔ اکثر اس مرض کی
 پیداہیش سنگین اور شیرا در تلخ چیزوں کے کھانے سے اور رقابہل حارہ کے استعمال سے یا ازین قبیل اور اشیا کے سبب سے ہوتی ہے
 جو جرب کے بدن میں پھیلی ہوئی اور بے ہودہ بھی جرب رطب میں پھیل ہے۔ اور رخا شکر یا دودھ پھیلی ہوئی اور خوب شکر اور دودھ

دکھائی ہے اور جس آبلہ کے سر سے پرتیزی اور سوزش بہ نسبت اور جھالون کے زیادہ ہو اسکی خاطر زیادہ حاد اور تیز بخمی پائے
 - جب دلکے چینیٹے اور چوڑے ہوں اور اوپر میں حدت اور تیز تری نہ پیدا ہو اور نیکے خلتین حدت کم تر ہوتی ہے۔ جو اسباب
 پیدائش مادہ جرب کے ہیں وہی اسباب قولہ زیادہ مکے بھی ہیں مگر جرب کے اسباب قوی تر ہوتے ہیں کہ تریب تریب سباب اول
 قتل اور سفا اور خزا اور قویا کے ہوتے ہیں اور جرب کا علاج بھی تریب بہ علاج امراض نیکوں کے ہوتا ہے۔ جرب اور حکمین
 قریب یہ ہے کہ حکمین دلنے اور شور اور کراہت میں ہوتے جیسے کہ جرب میں اسلئے کہ یہ مرض مادہ قریب سے پیدا ہوتا ہے اور اس میں کراہت
 اور شوریت کی طرف میلان ہوتا ہے اور اوپر میں سکون مقام خاص میں اور قرار لیا ایک موضع خاص میں ایسا ہوتا ہے جو حاد سے
 ایک ہی جگہ جیسے کہ تریا جرب کی طبیعت ہے اور لطف جلد کے دفع کرتی ہے اور ساماتہ بنہ ہون اور لطیف لیتے سفالی جلد میں مادہ
 مدفون میں نمودار یا حدت اس مادہ کا سبب ضعف قوت و اندک کے ہونا ہے جیسے شلخ کو اسی سبب اکثر یہ مرض لاحق ہوتا ہے اور اکثر کثیر
 امراض کے خارش ہوجاتی ہے خصوصاً جبکہ بادکشیہ اور قلیطہ - یا سبب غذا مانے علیظ اور ردی الکیسوں کے یہ مرض پیدا ہوتا ہے اور کالیسی غذا
 کی حدس روزی اور تیز اور شور و غرور پیدا ہوتا ہے۔ یا سبب سوز و محم کے جس سے غذا متعفن ہوجاتی ہے یہ مرض پیدا ہوتا ہے۔ حکم بھی متعفن
 جھلکے اور پست اور تریا جے سے دفع ہوجاتی ہے اور کوئی نشان اور دلش گہرا حلیہ پیرو پر باقی نہیں رہتا۔ سن شیخوخت میں جو کہ
 سانس ہودہ بہت کم علاج پذیر ہوتا ہے اور اسکا اجماع ہونا یہی ہے کہ لیسور وعدہ کے بھی نمایاں ہوتی ہے اور کبھی نزل آہوتی ہے۔
 یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ جرب نقشہ زرد اور سکے بجائے اقسام فصل خریف میں زیادہ پیدا ہوتے ہیں۔ اور خلاصہ مقال یہ ہے کہ مادہ
 مکہ کا ردون جلد کے حصہ میں منتع ہوتا ہے پھر اگر جلد کے اندر تک میں بھی کھینچا دیا ہودہ جو جرب یا لیں جو جملہ اقسام کی شیرینی
 سے حکم پیدا ہوتا ہے۔ جرب کی پیدائش زیادہ تیز و کثیفیوں کی گالی میں ہوتی ہے زیادہ میان ہوا کھلیوں کے اسلئے کہ زبان کی حلیہ ضعیف تر
 ہے۔ جرب عظیم اور ن اش کشف ہونے کے بعد خرابات باقی رہ جاتے ہیں اور وہی خرابات منتقل بطرف سفادہ و قویا کے ہوتے ہیں۔
 جملہ اقسام کے مرض ان کو گون کو مغز میں اور کبجین نافع ہے لیسٹیکہ زیادہ استعمال سے اس کے خوت صحیح امداد کا نہ ہو علی جرب کا
 علاج اول اور افضل یہ ہے اور اکثر اسی علاج پر کثرت نامی ہوتی ہے کہ فطامہ و محترق کا استعمال کیا جائے دو اسے مناسب سے اور نیم شور بھی خارج کر دیا
 جائے بلکہ زان مصلح غذا اور تریب کی غذا اسی نظر سے کہین جو معلوم ہو چکی ہے وہ کیا جواب میں استعمال لیں تیز تر نکال کرین اور تیز
 ہلکی ہون اور عبت اسلئے متعفن ہونیکا خوف نہ ہو جیسے تریب زور کا سنی مادہ کا ہودہ و تیز اور تریا سے کسی ایسی ہی شایا کا استعمال ہے اور جملہ
 کو باکل ترک کر دین اسلئے کہ جماع مواد کو بظرف خارج بدن کے حرکت دینا ہے اور تریا جات کہ کہہ کر پانہ کرنا ہے اور ایک شرعین جملہ کرنے سے
 طرف جلد کے آتی ہے کہ اسی جگہ خفت پیدا ہو کر مغز میں مذکور پیدا ہوتا ہے اور اسی سبب سے بد پیدا ہوتی ہے اور یہی سبب ہے کہ ہم
 بروقت فصل جنابت کے بدن مٹنے کا حکم کرتے ہیں۔ مستفرقات جیدہ میں سے کہ اقسام جرب کو مفید ہوں ایک سوز بھی ہے کہ کبجین
 اذیت جان پہلے نردوار شاہترہ اور سنا اور سفلیج اور سستین ملکہ اور او میں گلکسٹن اور کاسنی وغیرہ داخل کرین اور کبھی اسپین
 مایہ زان بھی شریک کجاتی ہے۔ ایضا صاحب مشورہ اور محرمینا بھی جیدہ اور خوب عمل کرتی ہے طلیح جیدہ ہلیب زرد اور زریب برادہ
 بیس مدہ تریب رطل یا باقی میں جن دین کر ٹلٹ باقی رہے اور لوزان صاف کر کے ایک کے دو ٹلٹ کے انہا زاس جوٹ اندہ کی
 بائیت سے دو ٹلٹ رطل ملا کر وہیں خیا شترہ میں مدہ خوب جھاگوین جیلہ جی مل جھیک جالے پھال کر لکیر ہم فار لیتوں ملکہ

۱۰

استعمال کریں جب جیواں اور جب شاہ تر کمالی ہو۔ بیلیز زرد اور بیلیز سیاہ ہر ایک کے ایک چم سے برتنوں کی سات
 اہم سے مستعمل کیا چھ پر چم آب شاہ تر عروق میں داخل کر کے گوندہ کر کے اور سرگندھا کھین اور تین مرتبہ اسی طرح کریں اور
 ہر مرتبہ اس قدر آب شاہ تر دو تین کہ کیشل ہو سکے تو ہر جلسہ پر تیس بار سے ایک اس قدر رہنے دین کہ تو آدمی جب بستہ کر کے لیجیت
 آجاسے اور گروایان بنالین دواسے قوی جرب فرمن کی بیلیز زرد اور بیلیز سیاہ اور بیچ کالی قشر پورا ایک چم سے دے دو
 اور تم تیس پین گوندہ کر کے تیس ہر کر کے مقدار شرب پوری اصل کی دس دہے پندرہ دہے تک یا میں نے چمک ہر ایک گم سے
 ایک تری ماسین مستعمل یا اپنی پوری مقدار شرب پر ملائی جانی ہو کہ جی جرب وی فرمن سے نجات اس طرح بھی ہوتی ہے کہ ہمیشہ پڑنے
 تین روز تک چار چار اشغال ہو کر بیٹا شروع کریں پھر ایک روز در میان نافہ کر کے پھر دو روز تا صفحہ ترین معذافہ کر کے کہ تین روز عذارت
 پیشے کے بعد چھ روز سے بعد تین روز استعمال کریں اور یا اویز رخ سے فاصلہ اور نافہ دے سکے استعمال کرے ہر طرح شاہ تر
 کر شیکا ہوا اور گریج اسما اس دواسے استعمال سے عارض ہوا اسکا علاج حقہ کنڈر لیس سے کریں یہ تیسرے درجہ نافع ہے اور جرب کی نفع کنسی
 اس سے ہو جاتی ہے اور یہ تیسرے درجہ جرب کا سنی جن کنگو اور شہر اس آب دراز یا بیجی شربیک کر کے اگر کھانٹے سے کوئی نافع ہو
 مقدار شرب ایک چم سے ایک اشغال تک ہو اگر اس دوا کی ملاوٹ کا تحمل نہ ہو ترک کر کے نفع و فواید ابا معیجی اس مرض کو
 نالین میں ایضاً شارب بیلیز زرد جو اس کے مطلبین کی مائیت دھوپ میں سوکھا کے طیار ہاس رجب واسطے جرب تک کے چھ پر چم
 سے دس دہے چھارے استعمال کرے اور یہ درجہ جرب معذاری اور جرب طب و ذوالن کے واسطے مفید ہے اور کن گوندہ کر کے
 جلا سملات جیتہ سے اسے مطیح لیا جاسے اور بعض سملات کو ادھس سے کرکے بھی ہو سکتا ہے اور بھی اور یہ سہلہ کو کرکے
 اور کھربوب اور جنوبی شیار کر کے دین۔ ماہرین ہر اولیہ انتہیوں کے بھی جیہ ہو اگر روزانہ استعمال کیا جاسے میں طرح اور اوباب میں
 اسکا طریقہ یہ ہو چکا اور اسے طر ماہرین ہر اولیہ اور معیضہ شہ تر کے چند مفید پڑے اور استعمال کرنا بہتر جیت مفید ہے
 اور یہ ترقیہ جو برفن خشک کرتی ہیں اور ان کے کا مقام یہ دوا بھی ہے کہ جرب صبر کو مستعمل اور زعفران ملا کر ایک مقدار
 شرب ہون پانچ تخمس کے امتیاز کریں اور نشہ یہ کہ بیلیز زرد صبر مستعمل ہو اور واحد لیکر ہم کثیر اور درہر واحد لیکر نیم غفران
 تین درجہ انضمام دواسے قوی جو اور پشکو رو چکی چھ پین برسوں ہر رخ داخل ہوں اسکو ایک روز خوار دوائے بقدر دہم سے تین درجہ
 کمل استعمال کریں ایک گوندہ سے کما جزب تغنیہ پڑے ہونے سے کچھ بھی کمی نہ ہو اور مرض پر دستور باقی ہے جس اولیہ
 ہے کہ کثیف کریں اور فقط جے کاستور اور شکر صبر ممرض کو پلایا کریں در نہ جرب کثیف پڑ جائے گی۔ کستہ میں کما حدی لین
 اور کما تشفیہ کو بھی نافع ہے کہ تین روز شربت بقدر ایک سو تیس درہم اور نصف وزن اس کے سنجبین وغیرہ ملا لیا جاسے اور بھین لیا
 اس درہم میں عساکہ کو بھی ملاستہ میں اور پشکو بھی پشکو کی تو اسکی نظر لیکر کہ بہت نافع پانچ انامہ پڑے اور اس دواسے نفعت سعده
 پہلے ہوتا ہے۔ حرکات ادویہ سے جو اس مرض کے مناسب ہر خشک فتنہ اور مروا رنج اور مثل اور عروق صفر سر کریں گوندہ کر اور
 روغن گل ملا کر خلایا کریں اور یہ علاج جرب قوی کو بھی مفید ہے اور اس سے مہک تریہ نشہ جیتہ یہ کہ گار ماسی اور کاخور زعفران ہر دو
 نصف درہم سے ملا کر آب پیاز ہر روز نخل نخل نامہ دوا کو تخفیف کے واسطے اور جو خارش کسی قدر قوی ہو اس کے واسطے تخمس
 لازما کر کے اور نخل میں پیسکر استعمال کریں ہر نام میں پیسکر ایضاً آب آنا تر میں اور در نخل کی پورہ اور آب انار سعده وہی آکر

یہ دوا اس وقت تک استعمال نہ کرے جب تک کہ
 جیواں میں نہ ہو اور نہ ہو

بسمین قوت شحمیہ بھی ہو یعنی اندر کے چھلکے اور غیر کا بھی پانی نچوڑ جائے۔ اسپٹھ آر و عارین و بھڑکی کی مکیٹی اور کرکھلا کر
 دھوپ میں کھین کر اور کچھ خوب گرم ہو جائے اور اسکے بعد ملا کر تین بیجوں جو اس خرش میں قابل استعمال ہیں دہنی بیجوں تین جو اس حساب
 جو با کوادہ زہما بے منہ اریزوت کے لائق تین میری مراد او ان معاین سے دو جو تیز ہوں اور قوی ہوں جیسے اظرفیل صغیر سمرقند شکر
 کے ایضاً استعمال میں ہوں گے سنا اور شامبزو ہر واحد ہونے پر لہا ہر واحد چار ہر شمش مثل و درجہ جمع اور دیکھ کے۔ اور یہ موصوفینہ
 وسطے جرب کے دہنی میں تین قوت بھلا کی مراد تقویت مبارک ہو جو کبھی دہ دو اور کبھی کافی ہوتی ہے جس میں قوت جلا اور تقویت
 جلد کی مراد اصلاح فراخ جلد کے بھی ہوتے ہیں مارا الما کیہ اور مارا ماشہ اور قند اور جیبے جو سی او کی گیدوں کے کار کی جیسے میرکتے
 ہیں اور آرد و عدت شکر ایضاً تاکا قیام مراد سرکہ کے اور جب بطبخ اور جوت بطبخ مسلم جیسا کہ جو با جو اور نشا ستہ کسو م کا اور صغیر کرکھلا
 شیطی حلیہ آب پست معسرب کا جو کبھی حاجت ایسی ہو کہ کی ہوتی ہے جس میں تحصیل قوی ہو جیسے شحم نخل اور صلاک لانا باطاب
 فتناع ملا کر اور ریٹات کے مراد سرکہ اور زاج بران خصوصاً زاج اندر سرکہ اور درجن گل اور اسپٹھ قند اور قندین وغیرہ اقسام
 پشکری کے اور ذلی بھی اس بارہ میں زیادہ قوی ہے اور دیشیرتہ سرکہ سمین ذلی بھیکے بعد زان شیرتہ کو آدین پکایا ہو یہ بھی کافی ہے اور
 کبھی اور چارہ میں یہ نیکل مانتہ ہیں کہ تیزی اور عدت کو کم دے اور افرطیات کو کم کرے۔ پست اناجی ایسے خرش میں طلق عمدہ ہر
 حجرات سے شحم چیر کار و خون کا کالک پیٹے جرب کو خوب سا کھجاؤ تین اور ست دھوپ میں بھج کر اس مرض کی مالش کریں اور کسی جلتی
 ہونی چاہیے کہ تریبہ در ہا میں یہ ترکیب نہایت درجا بھی ہو دو اسے جدید براد سناگ و زان شحم چیر چیر میں یکا سیہ کرن سرکہ
 شراب میں دوسری تھی کی ہاڈی میں دکھارون کریں اور پورے ایک مہینے تک اسی محل نہاؤ میں رطوبت کے زلیع سے تریکا فعل ہو چو پان
 بعد اسکے ملا کر تین اسی دو کو ایک درجہ سفید اور اور جو محل نہاؤ کے لذت بھی آمین کم ہو جیسا اصل کمیسا میں ثابت ہوا ہے کہ شیا
 حادہ اور معلول ہونے میں نلواہ اپنی حدت پر باقی نہیں رہتی۔ کندش اور زین سفقتل اور جبت فتنہ اور زرا وندا و کرکھرت اور
 کیلا اور قلعی اور سوسٹہ اور وحاش اور لوفشا اور تلخ مشہور اور شحم حرمل اور اسٹین اور زنگار اور اشان گافران اور پلیدی سگ
 اسی طرح اور فضلات جو انات جو او پر کے ابواب میں مذکور ہو چکے اور قنبا المار ایضاً جو ستہ جو اب انگوڑی و شکر کے موضع جرب پر
 چھڑکریں اور پیٹے اور سگ مسکمل چکے حوان اور جو خاکستہ چھڑکے کے پھر خوب طبع میں اور جو جدید رکھ اور سسکہ اسی طرح تین
 تاکا رکھ وغیرہ ملتے ملتے نہاؤ دیکھو جائے کبھی تو داکا سرکہ اور صلاک لانا باطاب کا استعمال لازماً جرب میں کافی ہوتا ہے۔ مرکبات جدیدہ
 میں سے جو تیز و مقتول برک کثیرا قیامیہ قضی مراد سناگ کو سرکہ اور ذلی نخل میں ملا کر ملا کر تین شب کو اور دو الگ سے تین صبح کو انما
 میں جاکر دین کو دھو میں سرکہ اور اشان سب کو اب گرم میں ملا کر بعد از ان آب سرو سے دھو تین او کے بعد وخن کی مالش کریں دو آ
 سہل اور وصول مراد سناگ اور زنج زردہ تیز میں کیا تیز کر میں ایک مہینہ دھوپ میں پسوا تین اور ہر وقت حاجت کے خلاف کریں
 ایضاً کشتہ سیاب اور سیب سا کہ برزانیج اور وسط سب جزا عم فتن ایضاً کندش ایک جزہ بھڑکی کی سیگنی تین جزہ کرکھرت میں ملا کر تین
 جب دہنیہ قویہ جو خلد اور خشک اور کھال اور عیسر نے والی ہوں استعمال کیا کریں او کے بعد زہما سے معروضہ کا تھوڑا استعمال کرنا چاہیے
 مرض سدا و زلفان اور نیا فراد و تیشو وغیرہ خصوصاً جرب یا لبس کے علاج میں مادہ جربے سمین رطوبت کم کھلی ہو جربے لب تین
 ایسی دوا کا استعمال کرنا چاہیے جس میں قوت بختیہ کی زیادہ ہو اور خشک کھلی میں دہ دو جو کم خشکی پیدا کرے جس دوا میں کشتہ

یہ سب پڑتا ہو جنہی المقدور و سکو اطراف معدہ اور عشاء کے ریب سے دور رکھا نا چاہیے۔ جگر یا سب کا علاج یہ ہے کہ اسے مفلح کے اکثر ضعیف کے حاجت
 اسی جہاں ضعیف اور ویسے کے گڑبگڑ سے جو اصول کلیہ سے معلوم ہو سکتی ہیں، نشا، لگاتے کے ذہنی کا تڑخ خوب ترش ہو یا دیگر کم پانی سے نہانا
 اور صرف نوات و دھنیکا استعمال کرنا اور قسم اولان بارن نمودھا کر کران اور بان میں عشاء رکھیں ہی داخل کرنا اسے حسب یہ پائیں اور کھانے
 پائیسہ کا علاج قریب قریب ہے۔ نرم اور سبک دو پھین سے شخصی اس مہر کر میں پس اس استعمال کرنا اور ایضاً برگ موسن ایضاً صابون کو
 آب کاشنی اور انوشا نشا سے بھی ان ادویہ میں شکر اور آب کوشن ہر ماہ سرکہ کے اور کھانا سبھی اچھی دھا جو ایس مرض کی ادویہ تو یہ میں ایک
 تھوڑی ہر جسمین ایتھون داخل ہو بہن من لگائی جاتی ہے اور خارش میں اور کھانے سے لگین ہوتی ہے۔ اور ویسے تو یہ میں سے یہ ترکیب ہے جو
 کر ادویہ مذکورہ بالا کو مرکب کر کے اور ہن خوشا درضا مذکورہ کر کے سرکہ ملا کر کھانا کرین خصوصاً خصبون پرا ایضاً چسکا جی بران اور قطران اور
 یدہ اور سن بجلی کو بھی نافع ہے اور ہن ہر روز گرم گاہ کے اور خستی کے اور شریفان کے لینے یا ہے۔ ششک کو علاج مکن ہے جو نہا مل یا کھا جائے
 ہوتی ہے اس اور دو سے نفع میں ہے تاکہ روزی شرب کو تازہ سوکھ کے ہوا لگائیں۔ استعمالات اور زمانے کے پانچوں جہاں یہ ویسے
 حکما اور جرب کے استعمال میں فیہ آب لدا کو گرم کر کے نہانا خواہ اسی طرح بگرم کر کے نہانا یا طبع فقنا اور الحما سے نہانا۔ خدا واسطے
 مرض سے جرب اور کھانے کے ایسی چیزیں کرنی چاہیے جس میں ترطیب ہو اور خون صلیح پیدا کرے اور پانچہ ماکل برطوبت اور برہوت ہو اور ہجوم
 مست لدا بھی راستہ مال کرنا چاہیے اور صاحب حکمت تشفیہ کو استعمال لینے نہا سے نرم ہا کھانا سے جن ضرور کرنا چاہیے جیسے روغن بادام اور
 روغن شیرین وغیرہم بکھی جاننا نہ روز ہر کجا بہت ساقین کی جرب قاشق کو توفیق ہے فصل حصف کے بیان میں
 کبھی تمام بدن خواہ بدن کے عضو کثیر العروق پر سبب کہ نہا شیک یا نہا تہ وقت بدن ششے سے اور خصوصاً ماکرم بلاد کے کو کون کے
 بدن میں ایسی بے احتیاطی کرنے سے ہو اور نہا نہ شوکیم لینے نہا روار پر ایسوتے ہیں گو یا وہ ہو لایسے جو اسے پیدا ہوتے ہیں جو
 کسل اور تھبہ میں سبب لینے نسل کے پیدا کرتے ہوں اور وہ ماہ، اس امر جو موجب بے ذلیل ہوتے نہا تاکہ اگر قصور اسب احرف
 بر گہ ہو دفع ہوتا جانا اسلے کہ وہ ادویہ نہیں ہوتا اور سبب جو کیم نہا سے خواہ ترک کرنا شش بدن سے تعریف نہیں ہوتی لہذا وہ مادہ
 سطر بلان میں متمسک ہو کر رہ جاتا ہے اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وہ ہو لایسے کے انتقال اور گرائی کا اثر جو چاہیے بطور شخ کے نکلنا چاہیے
 اور کبھی اس سے عنوانی سے ہو اور نہا نہیں ہوتے گسٹو ایک قسم کی خستہ جلد میں ہوجاتی ہے صلاح اس مادہ کو قطع کرنا چاہیے
 لگ کر نفع ہے ہر ہذیر فصداہر اسہال کے لہذا اسی سبب سے واجب ہے کہ تھنص جو کرا ہے ہو اور یا خستہ تھنص کا اضمین وہ جوہ سے ہو وہ
 احتیاطی استفسار غ اخطا لہذا کر لیا کرے حصف کے برو ز اور نظیر کو نہا اور بن کو صاف اور کھینچ کر لگنا بھی لاف ہو یا ہو اور اگر
 یہاں پہلی ہے جو تو زائل کر دیا ہے اور نہا ان سرد پانی سے نہانا۔ اور عام میں بدن کے شش تریزہ کے غیر اور سور کے اور سے بعد خوب
 سینا کر دہونے کے بعد اس کے شہ ہر م کی مالش بھی نافع ہے ایضاً مغز ترنوز اور ارو مسو اور آرو باقلا۔ حصنل بھی حصف
 کو دیکتا ہے کہ کبھی بھی حصنل مکن سے اور اگر عوارہ حصنل کے کا تو یہی ہو تو کبھی نہ ایشے گی۔ مہندی لگائی اگر اسکارنگ
 ناگوار ہے جو بھی نافع ہے اور کھانے پینے میں ایسی چیزیں جو شہاب آب آنا اور ماض اور عتس اور لو سے بخارا اہم منہ ہی کے ہوں انضیا
 کرنا چاہیے۔ استعمال کھل ایسا کجا جو برآمد میں کو ملن ہون جیسے طبع آس اور گسٹو ج اور آب کشنیز۔ لوگ کہتے ہیں کہ وہ سب
 کا جلا ہوا کر پانی بھی اسکو نافع ہے۔ کبھی حلاہے پانی جسمین ایسا مابینہ کو جو ش دیا ہو نافع ہوتے ہیں۔ حرکت اور رفتار کو

نکلتے سبب اسکی
 جگر کا علاج ہے

ترک کرنا اور ایسے گرم نشانات جہاں پسینا زیادہ نکلتا ہو وہاں نہ جاننا اور جس مقامات میں ہوا کا اچھی طرح گذر ہو وہاں چھ مہینہ یا پلو اور
لکھنے کچھ اور جہاں راجست اور مارا کرتا بھی مفید ہے اور آب سرد سے نہانا۔ کٹنے والی دور جیسے روغن اس اور روغن بادام اور
کھن کو درصحت عظیم اس مرض میں ہر اگر امانت سے خصوصاً نکیترا اور صمغ ملاکر البیضا و صوحات بنین بمحیظ اور مراد سا کے ان ترش لانی
اور تروتیا خاص کر کے اور خاکستر بزرگ آس اور زرنہ اسکا اور درق غار جوانہ اور ساراب اور زینق کندیہ بھی مرضی السمک
یعنی ریشم اہی بھی صحت کو نفع ہوتا ہے جہاں میں کھول کر اس اور شیتر صحت تو ہی حزن استعمال ہو بہت اور گندھ ادرکت کندیہ کی بھی بہت
ہوتی ہے۔ اگر صحت کی وجہ سے ترقہ نہ پاسا اور اسکا علاج عروق صفراور رازو اور گل لاشنی اور سپیداء سے کرنا چاہیے سرکہ ملا کر اور
مرحہ سفید جگ بھی ٹمہ ہے۔ کبھی اور ترقہ مقدار میں ہے ہر سالہ کر کے جو حالت میں اوڑھنا اور دروات لانی زیادہ ہوتی ہے
اور اسکا علاج وہی کرنا چاہیے جو خاک سے کٹنے کا علاج ہے اور اگر ترقہ روح سماجی ہو کر پڑھ کر لین پھر اسکا علاج وہی ہو جو سفیدکا علاج جو فصل
نشابت اللیل کا بیان اندھور میں جن شخص کے بدن کی کھال کھر کھر کرے کہ کھال اسکا ہلا کر لاند و سادات ہو اور ریشم اسکا
جیسا ویسے شخص کو رات کی وقت یا سزاو اتات جن ایک قسم کی کھلی اور خشونت اور جھوٹے چھوٹے دانے پیرا ہو پھر لنگو
نیا شیل اور پندین اندھوریاں کہتے ہیں سب اسکا احتیاس اور رک جھالاوس مادہ کا ہوتا ہے جو کجاو مخل ہو جانا چاہیے اختیار
کدائل بو جو نہیں اور گلجی مسام کے ہونا ہو سکی امانت شدت اور تری بروزت کی کرتی ہے جو کہ خشیت پیدا کر کے اور بھی مسامات
کندہ اور مادہ زکوہ کو غیر قابل اخراج کر دیتی ہے۔ خصوصاً اسی وقت کی سردی خشونت ہضم غذا و شہ و کثرت ہونے کا انہ ہوں
اور اس موسم ہضم اور کثرت احتیاس مادہ کے مانع کثرت بخارات وہاں شہیہ جو کثرت خشکی چینی ہوجاتی ہے اور اس موسم سے
اس مرض کا نام نشات اللیل رکھا گیا ہے اس لیے کہ اگر شرور میں اس مرض کا شہ کو ہوتا ہے۔ خاص حالات سے اس مرض کے
یہ بھی ہوا کرتا ہے کہ یہ وقت بہت اچھا اور خوش آئند معلوم ہوتا ہے اور دیکھی جواسے ہر مقام پر دانے کے درد ہوتا
ہو علاج تو سب مسامات کی تیر میرا جب ہو کہ جام کرین اور تریجات مشورہ جو کثرت مسامات کہتے ہیں اونکا استعمال کرین
اور ضماد اور سفیر اور غیر سے راگما سے بدن کو مادہ کثیرہ سے خالی کرنا میں جیسے بانب تکہ میں ابھی نکو روپک ہوا اور گرتا ہے
یہ حاجت ہو تو فقط اوپر خارج ہونا چاہئے کہ کرین۔ اور یہ موضوع میں سمیر کرنا اور ہوا میں صبا و زمین جنکا اس مرض سے خشونت
ہو خصوصاً اگر صبر کرشمہ کے ساتھ استعمال کرین اور زمین۔ اسے سطح صبر کر دھس کے ہر ہوشور اس سرکہ ملا کر۔ آب کر فیس تر
الدیہ میں بھی اس مرض کو مناسب ہے۔ تنہا اور دوسرے بھی اس مرض کے مفید ہا ہوا اور پیرا اور نہا اور زعفران بھی فصل تا اللیل
کے بیان میں مسون کو تا لیل کہتے ہیں یہ سساری بھی ہوتے ہیں لیکن چھوٹی چھوٹی کیسلیں یا سفین گڑھی ہوتی ہیں اور
عنت فرستہ یعنی پیرا اور جیلکے ہونے سے بھی ہوتے ہیں سبب فاعلی جو منشا اس مرض کا ہوا اور اول امراض اسکے ہدایت کا
داخل ہوا تو یہی ہو کہ طبیعت کا دفع کرنا کسی مادہ کو لطیف جلد کے اور زیاوت اس کا ناقص ہوا ہی ہو جو کبھی نہایت خشک ہونے سے
ستھیل ہو ہوا ہو کہ خشونت ایسا بلغم خزان میں بہ کثرت ملا ہوا کبھی خون ہی کی کیفیت عارض ہو جاتی ہے وہ بلغم خزان کی کثرت
کے اور ہونے کے سبب بعض کے وہ خون ہو سکتا اور بروزت پیدا کر کے ستھیل ہو ہوا ہو جاتا ہے خصوصاً چھوٹی چھوٹی کو زمین کو زمین
جو جلت مقدار کے فوٹ جن میں ہوتا ہے اور رادی خون میں گلد سے کو نکالنے کے سبب چند اسباب خارجی ایسے ہو سکتے ہیں جن میں قوت

جینے نہ دانی ہو کہ خون کو مایا کی تھن ہو ہی اسباب بنا دیدہ مائل ہو سوست کر سیتے میں لہذا اخفوت جلا زور زور طوبت ہو
 پیدا تین ہونے پانی فو و صا جب کہ اپنے اصلی جوہر اور ذاتی تعالیٰ میں زیادہ مار نہ ہو۔ کبھی ایک سبب پیدا ہوتا ہے اور یہی
 طوائف اول نسبت سے اس کا لاس شمار کہ لطف اپنے نادر کے ہوا ہے اور اس کی شکل کی طرف اس نذر کو مستحیل کر لیتا ہے جو چیز دیگر
 بنائے کہ اس عضو میں آئی جو جان ہونے تو اول پہلے ہوا ہے پس اس نذر سے احتیاط شہدین میں اور بربودت پیدا ہوتی ہے اور
 اس کا مادہ بکثرت پیدا ہو گیا لہذا لیل بھی بکثرت پیدا ہوتے ہیں جب وہ بڑا شدہ اور کثیر ہو چکے یا جا کے یا کمری اور تیز سے نفا
 کر لیا جا کے وہ چھوٹے چھوٹے سے خود بخود ٹپکے رہتے ہیں۔ جو ٹپکے ہر سے ہوں اور لطف کے سرے اور تیز کین جیسے کیلون اور بیخون کے
 سر سے ہوتے ہیں ایسی ہون اور تیز تر آؤ کی باریک اور تیز تر جان اور اسون کا نام سامیر ہے اور جس سے طوائف لانی اور پیدا ہوں
 کسی طرف ٹھیکے ہر سے ہوں اور ان کا نام ترون ہے۔ بعثت قسم تامل کی بنام طروس نام نہا ہوتی ہے اگر کہ وہ واجب ہے کہ ایسے
 سے کہ دیگر اسام سے تیز تر کین اور جب اس کا مادہ اور بیکم و غیرہ منگاندہ ہو کہ یہ زیادہ پیدا ہے کہ اور زیادہ شکاف دیکھا سے
 نکال ڈالیں اور باقی نہ رہنے دین علاج بہت توجہ کرنا تقلیل خون کی طرف مذہب اور قصد اور استفرغ سودا کے
 یہ تو املا ہی اور ضروری ہے اگر مرض میں زیادتی ہو اور استعمال سے بہت گذر جائے۔ اس طرح تیز تر تو کیا کہیں جس جگہ کی یا اور
 تیز تر جو کہ بریان ہو چکے۔ اور علاج جو مرضی ایسے اور یہ سے کہ یا پائے جینے نغلی اور قرض ہمارا سب علاج خفیف تامل کیوں سے
 جیسی ماش مسون کی طرف نیشنہ سے پیشہ کرنی یا بیخ حلقہ صاف کر کے تیز تر رنگا تھرا جانے کی فرض سے جو ضرور یا جا کے
 اور آب کرانہ بنی ہر اور سماں اور روشن بان کے ایضا اور تھک اور جزو السواد اور تون نام اور جزو مارج بھی جید ہے اور
 نازورگ آس تو اول خفیف اور تری دونوں کے واسطے اور جزو تھک اور تیز تر شکاف اور خرف بائیکا اسکے لگانے سے
 ایسا بھی کہ تری جو ٹپکے تو اول میں لگانے کے لائق ہے اور تری کے واسطے اور چھلکے پوست ریشہ با سے خوب کے اور تری کی
 راکھ کر شراب کے ہمارا۔ اور جید مایا نفع میں سے یہ بھی ہے کہ حمل اور خنا کو باریک کرین اور منخل میں چھان کر آب
 سر کے ہمارا استعمال کرین بطور صمد تو ہی تامل کے واسطے چوش اور ہر حال اور سچی سے طلا طیار کین خصوصاً اگر سیلاب
 کشتہ اور ملی انصاف سے خاک سے بطولانہ زیت اور رنگ آب بنانے کے ہمارا اور بلوں گو سپنہ کے کف مایکے ساتھ ایضا اور ریح
 ہمارا زریخ کے ایضا غسل یا دوسرے کے اور کثیر ڈالنے میں تو ہی علاج ہے اور تیز تر ہونے لینے درخت شیر ذرا ہی جیسے مایا یا
 تصور وغیرہ کا اگر کر اور سپر لگا یا جا سے وہ بھی اگر دیتا ہے۔ جو وہ لینے ہانی درخت انگور سے بطور انسو کے چمکا ہے اور کچھ بہت
 اچھی طرح اسکو اگر دیتا ہے کہ کچھ کو پیشاب میں پسیدہ کر لگانے عجیب الاثر ہے اور تیز تر مرغ بھی کاسینج۔ اور حلیتہ اور مرہم
 ماد جس سے دیانات شگافہ ہر جاتے ہیں اور وہ مرہم ملا دیکے نام سے مشہور ہے تر کہ سبب حتمی دل پوست جو تر اور
 رطاب اور جو نہ جزو مدہ ہر اور اسکے کر چھان ڈالین اور سر پر کین ایضا اور نگار اور کاغذ سوختہ ہر اور پانچویں تر منخل
 چھوڑ کر توشاد اور چھوڑ کر ہی اور ہر حال ہر اور انھدہ تم تلوی کا دھندہ درخام اشان فارسی سات درہم کونہ کر آب صابون کے
 ہمارا طلا اسپر کرین۔ چھلکے مایا تامل کے یہ بھی ہے کہ اسے ہر چنے پیر سے اور کھانڈ ڈالین کبھی پرون کے کو تھکے یا چاندی اور
 کو سے کہ باریک باریک علی ایسے کہ مسون کی مقدار اور میں سماج سے کہ تیز تر لاری اور جزو فو و صا مائل اور ہر

اودن طبرستان کی تیز اور تیز شکل اودنے کو موٹھ کی بطور قطع دانگر کے ہو سیتے پورا اور وہ ہوا سی چیز سے بہت باری تمام سر کو اودنے کا
 بعد اور لپٹ کر جب کے پاس سے اودے وہاں کے کٹ کر اندر اسی انبوہ کے بجائے۔ یا سوچنے اور سنی سے
 سے کو گھسیٹیں اور اسی طرح آگے بعد کسی آگے اور تیز گواہی میں کر دین اور کٹاٹ لین اور کٹنے کے بعد پھر فرخ زرد
 لگا دین۔ ایسا صاحب کوئی اودے جا دیا پیر لگائی جائے بعد اوسکے کھی ضرور لگنا چاہیے اگر وہ دو تعلق اور اسطرٹ غیر ہو مگر یہی ہے
 اور بعد اودن زرد لگانے کے تھوڑی دیر تک صبر کریں اود کے بعد اوسے دو واو لگائیں تاکہ اسے کٹ کر جائے کبھی اسے ترک کیے
 بھی ہوسکے کواٹے ہیں کہ پٹلے اود کے گرد پیش کے مقامات کو کسی نازک اور صید سے چکر دیتے ہیں اور وہ آراستہ رعیت کہہ
 ہوتا ہے (جیسے گولہ بانے کی رنگائی پنجابزدن کے پاس ہوتی ہے) خواہ اودسی طرح کا نہ ہو / اود کے بعد اوسے سپرد اودے جاو
 لگاتے ہیں بہتے شجر پر کیا ہے اور اس سے بہت گہرے سے کواٹاٹ ڈالا گئے سطح جلد کی رعایت بھی رہی کہ وہ کٹنے پانی بجا لڑان
 مقام متعلق کہ یہ سب اود رہی اور گل سرخ سے لے لگا جھنڈا بطور اودن وغیرہ ہوا جاتا تھا اور یہ گیا اور جب کچھ سے باقی
 رہ گیا تھا خشک ہونے کے بعد پھر خود آگے فصل قرون کے بیان میں قرون سنیکہ کو کہتے ہیں اور یہاں مرداوانہ
 فرخون سے جو اطراف پر حاصل کے ایک غرض مثل ناخن کے کٹیف اور سخت بڑھتی ہے اور کثرت عمل اور سخت مشقت کرنے سے
 جیسے ہنر کش کرنے والوں کے ہاتھ ہیں کٹھے پر جا بولتے ہیں علاج اودنا ہے ہر کہ جھنڈا و زمین سے ہوا ہے جواسے کچھ لینے خواہ
 کھینچنے سے کچھ زمین انانہ ہوا سے کواٹاٹ ڈالنا چاہیے اور جو باقی رہے اور پوری تیز اور سخت دوا میں جو مسوں کے گزینے کے لئے
 ہو پو میں استعمال کریں تاکہ ایک ہر جا بے بعد اودنے کے زرد لگائیں فصل شقوق کے بیان میں جلد کا کٹاٹ
 جانا اور ہوشوں کا اور اطراف بن کا ان سب سب بیل اور خشکی جلد کی ہے اور یہ خشکی کبھی مزاج سفرد کی وجہ سے ہوتی ہے اور کبھی
 رومات اخلاکسی مادہ کو جو مختلف ہے اور تیز بھی ہے بطور وقت خاص ہے کھینچتی ہے اور کبھی حرارت شدید کی وجہ سے خشکی
 پیدا ہوتی ہے اور کبھی ہوا سے گرم جی اودن ایسی چلتی ہے کہ رطوبت جلد کو سولکھا دیتی ہے کبھی سخت برودت جس سے کٹیف پیدا
 ہواو سکی وجہ سے شقوق عارض ہوتا ہے جس طرح خشک زمین بھی زیادہ سردی سے چھٹ جاتی ہے ہوا سے اودن زمین میں خشکی
 آگئی ہو یا حرارت سے یا بلند زمین سے یا سایہ و زرت اور گیاہ کھلی چھوٹی ہو یا ایک برودت اور ہوا وغیرہ کے پونچنے سے روکنے کیونکہ
 اور سے ہر کھڑا ہو کسی چیز سے کبھی شقوق زمین کا یا عموماً سبب آپہنا سے تابندہ ہے اودہ باقی زمین قوت مشابہت کھینچتی ہے جوتی ہے
 پہلے ہوا ہر خصوصاً اگر ایسے پانی سے زمین اور برطانات اور بالعموم ایسے پانی کے اثر میں ہوا پانی میں بہتین قوت کبھی ہوا ہوا پانی
 جس میں قوت تیز یعنی رال کی ہو پھنے ہوان کے پانی کا اور قریب متصل ہوان کے پانی کا فرق نیشا اور خراست کے پانی سے اس وقت
 میں اچھی طرح تجربہ کے دریافت کیا ہے علاج سموا شقوق کا علاج یہ ہے کہ اگر کوئی خلط ہی ہواو سکا استفراغ کرتا ہے اور
 اگر میں مزاج اسکا باعث ہو ترتیب مزاج پیدا کرنی چاہیے اور اودان و طب کا شرب استعمال کرنا چاہیے خصوصاً رخن کبھی بقشر اور تیز
 تک ہر زرداب کو سے نیکے ہواہ یافتہ زہیب شیرین کو چند روز پورے اور اس طرح عطیات نہری کو پانی اور خشک کے ساتھ اور ہمیشہ
 تدریج کرنی چاہیے اور اگر شقوق سبب برودت کے سبب ہواو سکا کے لیے افاقا بہتے فیہ ہے اور ایسا علاج شجر اور خود ہواو سکا
 چھندہ راور اوس کا جو شانہ خصوصاً تیرہ جوبکر چھندہ زرد و معروف چرینوں سے طیار ہونے کے ہون بلخ حرات فیہ سے بنا کر لینا اور

زوت رطوبت و قطنان او عین و نخل ہوا و اگر شقوق بوجہ حرارت کے پیدا ہو جائیں تو قیر و طی سے بار و رطوبت جو عصارا ت بار و رطوبت سے
 بنا کے جا میں اونکا استعمال کریں اور غذا کی اصلاح بھی حسب حال ضرور ہو اور حمام بھی چینی سے کرنا مفید ہے پھٹ جانے کا
 علاج سوسکے ہونٹھ کے پھٹ جانے کا سبب یا تو کوئی بیج اور ہوا ہوتی ہے جو کہ جلد میں تنس جاسے اور ہونٹھ کو خشک کر دے کہ تری
 اور کسی خالی سہی یا بوسا تہ رائے سپہی کے پھٹ جانے یا عمارت خارجی خواہ بلیج یا بس کے سبب سے شقوق ہونٹھوں میں پیدا ہو جیسے اور برسات ہوا
 سہی سے ویسی تہ بر جوبان شقوق ہونے کی کہ نخل اور نیکہ خشکی زراہ ہونٹھ میں پیدا ہو اور سبب شقوق اسباب مذکورہ میں سے اپنا اثر ظاہر
 کرے قیر و طی اور شوم اور ترنج اور روغنی ہوا و روغنی کے استعمال کریں اور اودینہ مذکورہ اگر کوئی شقوق کے استعمال
 کریں تب بھی اکثر فعال شقوق ہوجاتا ہے۔ پوسہا سے سپید باد باریک جیسے پوست بے بندہ پانی کے اندر کار باریک جھلکے خالاکا ہن
 اور ہار کا پوست الغرض ایسی ہی سپید باد باریک پوست کا ہونٹھہ پڑ چکا اندھنی اور شقوق کو روک دیتا ہے جب شقوق پیدا
 ہو جائے اور سوسکے پید ہونے سے جدید ہر اور وی شراب کو بیان کر کے حکمہ البظلم اور کوئی چربی جیسے مرغ کی خواہ مرغابی کی جیرنی اور شہد
 الکافور یا ناروے خام کو باریک پسکر جب بش عیار کر کے ہوجائے منخ البظلم کو لگا کر پھلکا کر سحی مذکور کو پلا میں اور استعمال کریں۔
 یہ بھی کہتے ہیں کہ سوسکے وقت ناف پر تیل لگانا یا کوئی بچا ہارونی کا تیل میں سے دیو کرنا ناف پر رکھنا یا خاصہ ہونٹھوں کی ترقیدگی کو مانع
 اور بہت مفید ہے اگر ترقیدہ ہونے کے ہون پانوں کا پھٹ جانا بھی بسبب آنچر ہو دیر کے ہونتا ہے اور بھی بسبب بیس
 اور خشکی اور شفت جلد کے اور ذائقہ سہی پر بعض اوقات پانوں پھٹ جانے سے ایسی آئی ہوتی ہے کہ اور سکا تحمل و شوار
 ہوتا ہے علاج اگر ممکن ہو تو پانوں کا پھٹ جانے کا علاج فقط اسی طرح کریں کہ آب گرم میں پانوں کو رکھیں اور ترقیدہ اذبان اور
 چوین کی کرتے میں خصوصاً رخن سید بھیر اور رور و رخن کار رخ اور رخن چینی اور جو نہایت مفید ہے جو چوین میں لگا سے اور پھٹی چربی
 اور رام مرغ جہیں تھوڑا سا موم ملا یا باسکر یہ بھی نافع ہے۔ اور رالیہ یعنی پھٹ کے مقام کے گوشت کا کسوا گ پر رکھنے سے جو منو
 چکرتی ہو وہ بھی بہت عمدہ ہے۔ ہندی ملتان خصوصاً جو شانہ جہل کے پانی میں پسکا اور شیرہ لگا کر کھلا کر بھی علاج کیا جا کر
 پلا دینے مفید ہوتی اور اودینہ مغزیہ ملانے کی زمین قوت لغویہ کی زیادہ ہر حاجت پڑے جیسے کہ بعد اتمام کے اس طیرح معالجہ
 کرتے ہیں تو ضرور ملانا چاہیے اور اسکے بعد پانوں آب گرم میں رکھتے ہیں بس ایسی دوا کوں میں کتڑا جو خوب کوٹ پسکر باریک ہو جائے
 عجیب النفع ہے ایٹھا موم اور رور و رخن کو پیسا د اور حکم البظلم اور سید سالہ سب کو ملی کر کے لقمہ کر کے یہ بھی عجیب دوا ہے۔
 ایٹھا قطنان ہوا عین یعنی پیسی ہوتی سوسکے زیادہ مفید ہے اور کتہرہ سائیدہ ہوا و روغنیہا سے مناسب ہے اور شوم ہونٹھوں کے
 ہونے پر ایٹھا سرطان سونہ رور و رخن زیت کے ہمراہ پسکر لگانا بھی نافع ہے کہ ہونٹھوں کے پھٹ جانے میں یہ دوا بہت جلد
 مفید ہوتی ہے اور ایٹھا چاند رور و رخن مغزیہ میں پختہ کریں اور حکم البظلم اور عین گھول دین اور ہاتھوں کے پھٹ
 جانے میں استعمال کریں ایٹھا بیاد بھیر کا منتر تھوڑے پانی میں پسکر بنا کر کریں اور سید بھیر کا لعل بھی شقائق کہتہ جو شترت
 ہوا کے پے نافع ہے ایٹھا مرداسک اور شوم اور رور و رخن اور شہد جلد ہونٹھوں کی لیکر بطور قیر و طی کے قوام میں لاکھن
 یا سرطان نوری کو شترت کے ساتھ پیچ کر کرین ایٹھا اور زیت کا اور بلیکی چربی اور حکم البظلم ہمارا بھی عجیب بہت
 عمدہ ہے دوا سہی کے تیرا کو لیکر شترت باریک پسپین اور اسکے نصف وزن بچ بسطاج اور گہرہ زار اور گہرہ زار کو

بھی نہیں اور عکالت علم کہ ہنوز نون کثیر اسکے لین اور ب کور نون سیاہی کے ساتھ لاکر استعمال کریں مین یہ بھی کہتا ہوں کہ جو شخص ہر شب کو معتدب یعنی پانچ بجے کو نون کی بھر میں کا ٹوکڑا ہوا سے شقائق کی اینا کھجی نہ پہونچے گی مگر حجر کی محراب و وا پان کے پھٹ جانے کی دو اعجاب خاکساریہ ہر قسم قطع بقدر ضرورت جو کوب کے پانی میں جوش دین جب خوب اوسکا اثر پائی مین آجاسے ایسی پانی میں پاون کو ڈالو دین مگر کسی قدر پانی میں گرمی باقی چو غائب دو تین مرتبہ کے استعمال سے صحت ہو جاگی مین نہ کو الیاس کے مقام پر رنگ نیردن کے پاون کا جو جی اور چونس کی وجہ سے بھٹ جاتے ہن علاج کیا اور غیب ہر دو فصل یا تھوٹے بھٹ جانے کا بیان علاج اسکا بھی مثل اوس شقوق پانڈے ہے جو خضیف ہوا سے ہوسینے سخت ہوا سے علاج یا تھوٹے کے بھٹ جانے میں لگنا چاہیے اور گلیوینی لگنا یوں کا پھٹ جانا ہکا بھی یہی علاج ہے جو اور پر کور ہوا اور ناس علاج یہ ہے کہ کچھ بے سفاک کو مثل بنار کے پیکر بنا دین فصل اقرح قسطا پلینے یہ میٹھ لگ جانا اور زخمی ہونے کا علاج - قحط اور زخمی کبھی یہ بات عارض ہوتی ہے کہ حیت لٹینے سے اور زخم و مہاجرات بیماری کے سرخ ہو جاتی ہین اور بعد سرخ ہونے کے بھٹ بھی جاتی ہین اور قرعہ چڑھتا ہے لازم ہے کہ جو وقت سے سرخ ہو جا قحط کا شروع ہوا وہی وقت حیت لیتنا ترک کر دین اور صانع کا استعمال شروع ہو جائے۔ اگر مریض کی ایسی حالت ہو جاسے اوسکے واسطے فزق اور تھوٹا برگ مید کا تجویز کریں اور اگر مین لینے شہا خاسے بی کو بنا لکریں ہر تہ و تہ و تہ چھین گی یا اجرہ کو کھچائیں خواہ مریض کا فزق کریں مگر سب چیزیں رولی خواہ اور کسی کھچا دین یا گدے اور خیرد کے ذریعہ کرنا چاہیے یا اگر فزق نہ پڑھے اور جب قرعہ پڑھے تو مریض اسکیان کا استعمال کریں رانجہ متا ہے کا علاج یہی ہو جلد اور معائنہ جیسے بیخ بران یا زینٹیل کی یا بول اور برادر کی کبھی کسی مغلط کی عذبت سے پیدا ہوتی ہے یا سفونت عرق سے اور حرکات مشوشہ اخطا طو کے مسعین ہوتے ہین لینے حس و حرکات سے انڈا مین تشویش اور بدبختی پیدا ہوتی ہے اسکی طرح غسل جنابت اور غسل جنین کو کیا لینے سے خواہ بعد غسل کرنا جب کہ پوجیل چکے اور مٹی کا اکثر کھانا یا دون چیزوں کا استعمال کھائے مین کرنا کبھی حیات یہ ہے کہ سواد جریقہ مالحم لینے تیز ہوا کو خارج بدن کی طرف کھینچ لاتی ہین۔ بخیر لینے کن دہ تہی کی بوسے بد کا علاج قوام مین فزق مین ہر کور ہر چکا چلے گی۔ مگر بوجو کا علاج جس ناطکے فساد سے بد بوجد مین پیدا ہوتی ہو پہلے بذریعہ معتقراض ادہ اوس ناطکے کی اصلاح کرنی چاہیے اور علاج کی تبدیل اور کھانے مین ایسی غذا اختیار کریں کہ حید اہضم ہو پخت اپنی کیفیت کے بہر نظر مقدار اور کیفیت کے لینے نڈاے حید الکینیت مقدار مناسب پراختیار کریں اور جام مین جا کر خوب لطافت اور ازاد چیک کی تدبیر کریں خواہ جس جگہ رہنا سے لطافت حاصل ہو۔ نہار و تھو ایسی چیزوں کا استعمال کریں جو عرق اور پلینے پکائی مین جیسے سینے اور قلعہ لینے پل پزنگ ایٹیا کرنس اور زرشف اور طہیون۔ جو چیز اور بول کوڑتی ہے خون کی صفحت بھی ہو کہ مین ہر گز لینے ہر رات بیل جو پشای مین بھی پلو پیدا کرتی ہو وہ اس قاعدہ سے مستثنی ہے جیسے بلینے۔ جو بوسے بنا کو تین شہ سے لینے خوابانی کا جو حوشہ ہوا ہوا خود شہش کا استعمال بھی مفید ہے اور طلا مین دین ماہ الاس اور جس پانی مین شب بانی اور سیوس اور بیلیج تمام اور نعت اور قوچ اور مرزنجوش برک بھی برک پیدا ملان اسکی طرف تکرر آس کی چوبیس ہوا ہوا اور تھوٹا سندان کی قرعہ ایزن اور قحط اور خضیفہ لیزرہ اور سردا کل سز

خاص کر کے اور مزہ نچوڑ اور شاہ سہ قرم اور شہ نہرک اترتج اور پوست اترتج اور سی کا جھکا اور برگ ہا اور برگ سون ہی نافع اور ایضاً
 اترتج اور ہر ایک کے ایضاً مناسبت اور سامات کو بند کرنے اور وقت کے روکنے کے واسطے دوا سنگ اور تو تیار کر کے کھانے کو
 دیگر دوا مرکب اور سرد اور زین اس اور زین غل فصل سیانہ صندان کے اور صندان کا علاج بھی اسی فصل میں مذکور ہے تیار
 صندان وہ پند بوجہ جو زین غل پیدا ہو بعض لوگوں نے خیال کیا ہے کہ صندان بقیہ سے اسی صنی کے پیدا ہوتا ہے جس سے اس آدمی
 کی خلقت ہوئی ہے اس طرح کہ بقیہ زین غل کی طرف آگیا اور جہتین لغو ڈر گیا اور یہی قابل اعتماد کے تین ہوا البتہ صندان کی
 پیدایش مناسب اور اولیہ ہے کہ اس مادے سے جو کسی کی ہے جو انسان میں جمیل رہتی ہوتا ہے وہی مادہ ہو کر ہو کہ صندان
 بن جائے۔ علاج صندان کا بقیہ بقیہ کے (بشرطیکہ حاجت منقذہ کی ہے) یہ ہے کہ توتیا اور مرد سنگ مرنے سے کہن اور اولیہ صندان
 معادہ اور فاکسٹرس سے اور اس باقی میں خشکی کی مخلول ہوئی ہوا ہے کہ جس ان او میں صندان ملاوٹے ہیں اور کا فوجی مخلوط
 کرتے ہیں قرص جیسا صندان اور سلیخ اور سک اور سنبل اور شرب اور زور اور سانچ اور گسٹھ ہر واحد ایکچہ اور توتیا اور مرد سنگ
 سفید کیا ہوا ہر واحد تین جز کا فرق نصف جز گلاب کفرایہ سے قرص طیار کرین اور بجز خشک کرنے کے استعمال کرین ایضاً
 دوا امر اور سک اور سنبل اور سرد اور زور اور شرب ہر واحد سے دس جز ایک قرص طیار کرین گلاب ملا کر اور بجز خشک کرنے کے استعمال
 کرین فصل صفت ایک دوز کی جسکے استعمال سے بدن خوش ہو جائے اور گرم مزاجوں کے واسطے نافع ہے بعد اور سانچ فوج اور
 سید شامیہ جو بی زمان کا مشہور ہے ہر واحد دس درجہ گلشن خشک اور اطراف اس کے ہر واحد تیس درجہ سید اور فوج از خر
 اور سانچ کو شرب کیانی میں ترکیب اور خوب بھیگ جانے کے بعد خشک کرین اور پین پھر اور سپر گسٹھ اور اطراف
 اس کو دوا کر میں اور زعفران کو گلاب ملا کر اور لین اور باقی ادویہ کو ملائین اور سایہ میں خشک کرین پھر سوکھانے کے بعد
 پسکے تمام بیان پر چھ کرین اور بعد زمانے کے پھل پینا بدن کا خوب پونچھو اور لین بعد زمانے یہ دوا استعمال کرین ایضاً کہ عرق
 پلو کے اور کھو قلع کرنا ہے اور سرد مزاج والوں کے مناسب ہے سنبل الطیب قرقفل حما شامیہ سے سلیخ ہر واحد تین درجہ قسطا قسطا
 سنبل چندی واز چینی ہر واحد دوز دوز شامیہ سے مزہ نچوڑ و سنبل ہر واحد چار درجہ بی زمان کی اسکو شرب میں حل کر کے
 باقی ادویہ کو آب تمام میں پسکر اور سیرط استعمال کرین جو نمک ہو چکا اور دوا چوبیسہ کی بد کو دوز دوزی ہے اور چینی
 سنبل ہندی انظار الطیب قسطم واحد دوا وقتیہ میں بحیرہ لیندہ گلشن دس جز جس پچھہ کی ہر تین کی ہوں اور اسکو تین قبیلوں
 میں کہتے ہیں چکر اسرب سپیدہ مسئول ہر واحد نصف اور میہ شج سنبل رومی ہر واحد ایک و تینہ زعفران گسٹھ خشک ہر واحد
 تین اور بجز خشک دوا میں آب اس سے پسکر اور زعفران کو شرب ریحانی مخلول کر کے آمیختہ کر و فصل لول اور پیرا تر
 کی بوی بد کا بیان اور رخ کی عفوشت کا بیان ہے اور اسکا علاج ان تینوں چیزوں میں بوی بد عفوشت افلاط سے پیدا
 ہوتی ہے اور کرمی خاص ایسی ایشیا کے کھانے پینے سے ہوتی ہے جو حلی خاصیت یہی ہے کہ ہوا زمین پیدا کرین جیسے اشتر قابر
 اولیہ اور جیوا درگن نا اور انجان اور حلیت اور بیضہ کے استعمال سے بھی یہی اثر ہے مگر جو دوز ہنرم اس اثر کو دور
 کرتی ہے اور سیرط ایسی چیزوں کا استعمال جو عفوشت بطرت جلد کے اور لول کے دفع کرتی ہے جیسے بیٹی کر کے پینا اور شرب
 کو بد بو کرتی ہے اور ہرازی کی بوسے بد بو دفع کرتی ہے اور شرب عمدہ ہرازی کی بد بو دور کرتی ہے فصل بیسیان

کتاب

پیشاب کی بدبو کے برابر کی بدبو کے جو اسباب ہیں وہی بول کی بدبو کے بھی ہیں ایسا عاقل سے جیسے بلدیوں وغیرہ کہ
 لڑکھ بٹن کو خوشبو کر کے مین او بیول کو بدبو کر کے مین قروح مٹانے کی وجہ سے جیسے پیشاب مین بدبو پیدا ہوتی ہے اور اس کا
 علاج آسان جو مسیلا کلام میں بیان ہے چکا مفصل قبل اور صعبیان کے بیان میں جو لڑوں سلیب ایسا ہر
 کیناس آوی مین کسی قرح حرارت ہر یا اسکے ہر اور کسی امر شو مین حرارت ہو جب ایسا مادہ لطیف جلد کے آتا ہر کبھی تو بوجہ
 لطافت اور رقت گندہ اور تخلل ہو جاتا ہر اور خسوس میں ہوتا اور اسکے بعد لطافت مین دو جگہ ہر جو پسینا ہر کہ
 ہوتا ہر اور اسکے لطافت مین وہ مادہ جو جو عمل ہو کہ فرسخ اور چرک ہو جاتا ہر اور اسکے بعد وہ مادہ ہر جو اصل سے لطافت
 مین بخش ہو جاتا ہر کہ اس سے خراز اور حسیف وغیرہ پیدا ہوتے ہیں اور اسکے بعد لطافت مین وہ مادہ ہر جو نامزدون یا کیکٹس
 ہر تا ہر جو ہر گریہ اور روی اور خراب ہر اور الثعلب وغیرہ اور تو با اور سنہ سیاہ اگر تا ہر اگر اس میں دارت گسترہ ہر اور
 قوت حیدر اور مین جاننے کی اور مین مین ہر اور مین بسرعت مٹا ہر وہ ہر جو اسکتی ہر اور اسکا مین اور مین
 قول حیات کی بھی ہر تب مٹا کھنے حیات موزہت سے اور ہر نعمان حیات ہر تا ہر ایسا ہر تا مادہ سے نقل یعنی مسیہ جون
 پیدا کر سکتی ہر مین اور نقل بنکر ہر مادہ خارج ہو جاتا ہر اور کبھی ایسا مادہ سے وقت ہر سے ہر یانو ہر چھپے چھپے یا گول گول پیدا
 پیدا ہر مین ہر جو صعبیان کہتے ہن کبھی نقل کے تو لہر غذا ہر سے پیدا ہر مین بھی مین ہوتی ہیں جو قوت ہرنت اور ظاہر ہرنا
 کی طرف متحرک ہن جیسے بخیر اور کبھی ایسا ہر امانت اور حرکت سے بھی ہوتی ہر جو خارج ہرنا کی طرف خدا کو لانے والی
 مین غصہ ہر اور اس نما یا حرکت کے ہر اور ہر بنا کبھی جو جو مین سے پیدا ہر تا ہر جیسے حرکت جماع کی کبھی حقیقی بدن کی
 سیل وغیرہ سے ترک کرنا اور مسلسل ترک کرنا اور مٹنے مسام کا استعمال کرنا اور جلد مین تلخ پیدا کر کے اور اور محتسبہ اندرون جلد کو
 حرکت دے کر تسخیل کرنا ایسا ایسا کبھی کہ جو خارج ہر تا اور ہر جلد کے اندر عمل کر کے کہ وہ اور تعفنه یا شیبہ بہ تعفنه کا
 استعمال اور وہ نپاٹا عن فرس یہ سب اشیاء ہرنت نقل پر مین ہوتے ہن کبھی نقل کی ایسی کثرت ہوتی ہر کہ صاحب
 بدن لاغرا اور زرد انام ہو جاتا ہر اور اشتها کا سقوط اور بدن کی نمانت اور قوت کا تحمل پیدا ہو جاتا ہر علاج نقل جو کثرت
 پیدا ہرنا کہ راوکی نفسل مٹھن ہر اور ہر ہر ہی جلد جا مین اور کا علاج ہر پنا تنقیہ بدن سے کرنا ضرور ہو جس کا مقصد کہ اسکے
 اور ہر ہر کی اصلاح اور ان چیزوں کا استعمال مٹھنا چھوڑ دینا چاہیے جو تا واکو لطیف ظاہر بدن کے خارج کرتی ہیں چنانچہ
 اور ہر ہر ہر جو چکا لہر ازان اور مین موعیہ کا استعمال کرنا چاہیے ہمیشہ استحام اور لطافت بدن کی رکھنی اسکے واسطے بہت
 نفع ہو کہ اگر پہلے آپ خور سے نمائے اسکے بعد آب شیرین سے غسل کرے یہ طریقہ بہت خوب ہو کہ چھ سے بل بدل کے پہننا اور
 حریر کا لباس اختیار کرنا اور کتان کے کپڑے پہننے بھی ضرور مین کہ کبھی مشرب دو آبھی نقل کو قفل کرتی ہر جیسے اوسن کو
 بطبع خود ہر جنلی کے ساتھ استعمال کرنا۔ اور یہ موعیہ ایسی درکار ہیں جو مختلف اور عمل اور جناب ہنوں خارج بدن
 کی طرف ہر گرا نقل کو کثرت ہنوں اور طری ہی ایذا دیتے ہنوں اور سوقت مسکد وغیرہ کی بہنیت بھی شریک کرنی لازم ہے
 سنبلا اور یہ موعیہ کے سماج ہر ہر ازہریت اور ماض کے ایضا برگ ماض بھی اور اوس کی تیج یا شربت ہر ازہریت کے برگ مان
 یا کہ نقل یا برگ آس خواہ برگ مریدا برگ بزرگان یا قسب لہر ہر اور درجن اور ہر عن طرف مینے کہ نافع ہر اور نافع تو لہ

تیسرے بیان میں ملے چہاں سے

قل ہوا اور زرفن قرشب مجیبہ لاثربہ پوسٹ میلینہ اور زراوندہ حاقر قرحا اور فظلی کی جڑ اور تمام اور جدیدہ اور انیسولن اور سیکلر مشین
 نمہ انجود اور بیجا سفن قرمانا قرشیب جیہ شیان مایا میں در متوسط نصف درم پورہ ایک درم شاستہ ہوزن سبک ویک
 سبک کی جاکر ظلماکرین دھونی کی ادویہ میں تلخ ترس بہت عمدہ اور قوی ہے اور تلخ مساق اور تلخ طرقا اور تلخ خوردی جبلی اور
 طلیح بیک سرور اور بگ صنوبر - مراد است یعنی تلخ عزیزین جس وقت غسلات میں پڑیں نہایت عمدہ ہیں - بخور است میں بخیر
 کن میں اور عزیزین کی ہر تال کے ساتھ اور خصوصاً سبک کے ہمراہ اور کن حکم - بخور قوی دواؤں کے یہ دوا ہے مویخ اور مرر سخ
 سرخ اور پورہ ان کے پورہ اور زیت میں پیسکے سر پٹلا کرین اور زرفن سپیدہ پورہ یا سرگ و فلی ہمراہ زیت بکے یا بیکر منتخل
 رائی اور کنک میں دواؤں کو جیسکے تھوڑا سا سرکہ انہ ڈالیں اور پارہ اسی اور کب زین پیسکے کشتہ کر ڈالیں یہ دوا قوی الاثر ہے اور سیرج
 دوا جو مرکب ہوگن جبک اور ہر تال اور زراوند اور فاکسٹراوٹ اور قسط تلخ سے ایضاً کاندش زرفن تلخ نزل وندہ تلخ قطن ان
 تلخ کا داتا تک نسبت میں یہ دوا فوٹو ہو جائے پیلانی قوی ہے ایضاً قطن ان جیہ ناما اور ہر تال اور زرفن مسون ایضاً مویخ اور بیکر
 دلی اور شیبہ مانی ایضاً حمام میں شیان مایا ایک جز اور ہر شیفہ جز وسط ایک جز شاستہ ہوزن سبک جزا کے اور بعد
 خوب گرم ہونے بدن کے استعمال اس دوا کرین سرکہ لاکر - یہ ساری ادویہ جو مذکور ہوئی ہیں انکا لگانا بعد بخیر اور دھونی لینے
 مثل کاندش اور مویخ کے بہت عمدہ ہے خصوصاً جب غسلات کی است یا ادویہ قوی ہر جزو کو جو چیکے ہیں پوتھیا مقالہ
 اور انحال کے بیان میں جو متعلق بدن اور اطراف بدن کے ہیں اور اسی مقالہ کے پانزویہ کا خاتمہ ہے مفصل ہر تال
 یعنی لاغری کے دور کرنے کا بیان (۱) لاغری بدن میں لوجہ ہونے اور اس کا فریبی کے ہوتی ہے جو غذا سے
 پیدا ہوتا ہے (۲) یا کثرت استعمال غذا سے مٹنے جس سے خون کثیر بدن میں پیدا ہوجاتا ہے (۳) یا فقط
 تیرہ غذا سے پراقتصار کرنا جس سے خون پاکیزہ پیدا ہوتا ہے لاغری پیدا ہوتی ہے مقرر حکم اس فقرہ میں دو احتمال ہیں ایک تو ظاہر
 تھا جو تیرہ مہیا گیا اور سراسر اعلیٰ ماہادہ کا ہے وہ بظاہر درست نہیں ہوتا ہے اور زراوند اور گریشاد یا اس سے مراد ہے جو جس
 تیرہ مہیا سب پر عمل کرنا چاہے اور اسکے سوا اور غذائی تیرہ مہیا پراقتصار کرین کہ خون جیہ پیدا ہونے میں (۴) یا ضعف قوت تصرف سے
 جو غذا میں تصرف کرتی ہے لاغری پیدا ہوتی ہے اور ضعف تصرف میں یا لوجہ ضعف ماضیہ کے ہوا یا قوت بناؤ بہ میں ضعف
 پیدا ہو کسی ماضیہ کی وجہ سے کہ غذا کو اعضا کی طرف جذب نہ کر سکے اور اکثر یہ نسا و فراج مارو سے پیدا ہوتا ہے (۵) یا سبب
 سکون کثیر کے جسکی وجہ سے قوت جذب ملہ جاتی ہے یا کم ہوجاتی ہے لاغری پیدا ہوتی ہے خصوصاً اگر یہ سکون اور آرام طلبی ہی
 ریاضت مہیا دے کہ ہو کہ طبیعت خورگراسی کی ہو گئی تھی کہ اعات سے ریاضت کے جذب غذا کرتی تھی اور اب ریاضت
 باکل چھوڑ دینے سے جذب غذا ابھی معدوم ہو گیا ہو لکھ ایسے طلبان میں جذب غذا سے متعل بھی نہیں ہوتا ہے (۶) یا سبب
 لاغری کا یہ ہے کہ جو خون بدن میں پیدا ہوتا ہے طبیعت بدل کر اور اس سے بغض اور نفرت ہے لینے اور سے قبول کر کے غذایہ
 بدن میں نہیں کرتی ہے - چنانچہ خون مراری نہایت ناگوار ہے قوت جذبہ بربر نسبت خون رطیبہ مانی لینے یعنی یعنی کے
 (۷) یا لافزی کا سبب یہ ہوتا ہے کہ محال لوجہ دم کے بڑھ کر مزاجت ملگہر کی کرتی ہے پس خون لطف محال کے زیادہ جذب
 ہوتا ہے اور قوت کبیرین اور سستی لوجہ مخالفت مزاج محال کے پیدا ہوتی ہے (۸) یا دیدان لینے کثیر سے اندرون

بن میں چڑے کے جیران غذا سے اعضا کو روکنے میں اس وجہ سے لاغری پیدا ہوتی ہے (۹) یا مسامات بدن کی تسلی اور
 نسیق کے سبب سے لاغری پیدا ہوتی ہے اور کئی مسامات میں یا انفلطک کی وزارت سے پیدا ہوتی ہے جو یا ایک مسامات
 پر پر بستہ اور نسیق ہو جاتے ہیں اس لیے کہ برودت یا حرارت نہ ہو جو اگر مسامات کے کسی خلط وغیرہ میں ٹھہری ہوئی
 ہو اور وہی برودت اور حرارت نہ انطباق مسامات کو رو یا جو نہ اندام میں اور نسیق ایک سٹ جاننا جلد وغیرہ کا ایسا پیدا ہوا ہے
 کہ وہ مسامات کو بند کر دیا ہو غذا کو پورے نہ کیے لیا نہ میں باقی رہی اور یہ انطباق مسامات بسبب برودت کے ہو یا در ک
 اپنے اپنے غذائات خاصہ سے بھی آجاتا ہے کئی مسامات میں کسی بند نہ سے بھی وغیرہ کے پیدا ہوتی ہے جو ہمیشہ بند ہی رہے اور
 مسامات اور مجاری غذا کو ایسا بند کرے کہ جذب غذا نہ ہو سکے۔ خصوصاً جو لوگ کئی کھانے کے عادی ہوتے ہیں ان کے مسامات
 کی تسلی بہت زیادہ چڑھ جاتی ہے اور اسی سبب سے وہ لاغر ہو جاتے ہیں (۱۰) یا کثرت تحمل کی وجہ سے لاغری پیدا ہوتی ہے یعنی جس قدر
 غذا بطن سے کھانے کے پورے ہو جاتی ہے اور جس قدر کثرت سے کھانے کا تحمل ہو جاتی ہے اور وغیرہ مطلوبہ اعتدال میں کھانے کی جیسے
 ہو اور انہوں میں تفریح اور انکار میں اور دراض خالصہ نہ غذا کو تحمل اس طرح ہوتا ہے۔ جو بدن ایسے میں کہ بہت جلد لاغر ہو جاتا
 ہے ان ابدان پر فریبی کا عود کرنا بدلیعہ تہہ پر کہ تلبہ کی اور آسانی سے ہو سکتا ہے اور جو ابدان میں یہ کثرت لاغر ہو سکتے ہیں اور فریبی کا
 عود کرنا دشوار ہے اور ان کے واسطے تہہ پر فریبی کی نقطہ بغرض بقا سے قوت اور مدارات ضعف کے ہو سکتی ہے اگر غذا کے کثیر کا استعمال
 ہو تو عمل کر سکتے ہیں اور مشہور ہو جاتا ہے۔ جس بدن کی جلد نرم ہو وہ قبول فریبی ابدان لاغری کے زیادہ کر سکتا ہے اور تہہ پر کھانا
 اور نہ غذا کو جلد کے زیادہ قبول کرنے کی لیاقت ایسے ہی بدن میں ہے جو جس کی جلد نرم ہو۔ آدمی کا لاغری سے محفوظ رہنا اس کی تہہ پر
 شہلہ اور تہہ پر کے یہی ہے کہ ایسے امور کا ارتحباب نہ کرے جیسے ضعف پیدا ہوتا ہے اور یا جس کے سبب سے گرمی اور سردی
 کی برودت کرنے پر تحمل نہیں ہو سکتا ہے اور وہ مدت میں نکلنا اور تھوکرین اجسام کی زیادہ کھانی اس سے بھی
 حفاظت کرنی چاہیے۔ انفعالات انسانی اور روح سے پرہیز کرنا زیادہ پریداری سے بچنا اور شرف انطباق جو بلا ضرورت
 ہو جاتا ہے محتاج الیہ سے زیادہ اور کثرت جماع سے محفوظ رہنا یہ بھی لاغری سے حفاظت کی تہہ پر ہے۔ ایسی تہہ پر کرنی جس سے
 خناسہ اعضا متعجب ہو جائے اور تھوکرین خناسہ کے اہمیت سے جو کہ خناسہ کے تھوکرین جو جاسے اس سے بھی حفاظت کرنی ضرور
 ہے۔ فریبی میں بہت سے مضار ہیں کہ ان میں مقام مناسب پر ہو کر کئی ایسی کیفیتیں ہیں جو جیسے کہ درمیان لاغری
 اور فریبی کے حالات استعمال میں آتی ہیں۔ پس جب تک فریبی سے کوئی تہہ پر نہ ہو اور نہ تہہ پر نہ کرنا نہ چاہیے اس لیے
 کہ یہ وہیات حیوانی رطوبت میں جو فریبی کو لازم ہے جو کبھی احتیاط لازم ہے جو کہ حد افراط پر فریبی نہ ہو چھٹنے پائے گو ابھی تک
 کوئی آفت بوجہ افراط فریبی کے پیدا نہ ہوئی ہو اس لیے کہ فریبی میں آفت اور ضرر وقتہ آجاتا ہے جو چنانچہ اپنے
 مقام پر فصل مذکور ہوگا۔ جب بدن میں خشکی اور جوا میں برودت پیدا ہو جائے اور وقت لاغری ضرور پیدا ہوتی ہے خالص
 جاجیب ہو کر پہلے سبب لاغری پر نظر کریں اور دریافت کریں کہ اسباب دو کا نہ ہو کہ بالا میں سے کوئی اس سبب سے لاغری کا
 ہوا ہے اور بعد اس کے سبب کے علاج آدمی کا کہ میں اور حالہ سبب میں کوشش کریں (۱۱) مثلاً اگر غذا ایسی متعلق ہو جس سے
 نفع غلیظ لاغری پیدا نہیں ہوتا ہے تو ایسی غذا کھو کر کہ فریبی کی ضرورت نہ ہو اور غلیظ ایسی غذا ہے۔

تغذیه از کربان چا ہے جو خون صالح پیدا کرتی ہے اس لیے کہ ایسی غذا ایسا اذیت خون شریک پیدا کرتی ہے کہ وہ مختل ہو جائے اور
بنت بدن میں ہوتا ہے (۲) اگر سبب لاغری کا یہ ہو کہ قوت مزاج میں کسل اور سستی آگئی ہے اور قوت کی ترقی کیا تو قوت بہت
کرتی چاہیے اور اس وقت مزاج کو دیکھنا چاہیے اگر مزاج واقع میں ہو پھر اسکی تبدیلی کی توجیہ کرنی چاہیے۔ سو سے
اوشکریہ میں کی ماش کرتی قوت مزاج کو پیدا کرتی ہے کبھی احتیاج اسکی بھی ہوتی ہے کہ اور اعتدالی طرف غذا بنائے کہ کو کین
اور ضعیف اسکی طرف اسی غذا کو لائیں اور بن سب کرین اور یہ بات او سو قوت کرتی چاہیے جب وہ وزن اعضا کے باہر مختلف
ہوں مثلاً ذرا ہٹا تا تھلا غمزہ اور بایاں موٹا ہوا سو قوت نہ ہو کہ موٹے ہاتھ میں پینچے کی طرف سے پنی ہانڈے کو تیش پنی کی
ایسی ہا وہ چا یا دے بلکہ اسکی تہر کہ مسامات میں نگی پیدا کر کے غذا کو روکے تب وہ غذا دوسرے ہاتھ کی طرف چلی جائے گی اور قوت
باز بکوالش سے متنبہ کرین خصوصاً روغن سے جیسے روغن زیت اور روغن کریم کھا ہوا اور مالش ایسی آسانی سے کرین جو درد
اور یا پیدائگی سے اور جب شے شے عضو کو تیز کرینی اور آجاستہ ترک کرین اور پھر جب گرمی سٹ جائے مالش کرین (۳) اگر غذا
کے بننے توجانے سے لاغری پیدا ہوتی ہے تو مسامات کرین۔ اور اگر بدن کو کسی حرارت یا بروت سے تھکیر لیا ہو پیدائگی کے عنوان
میں بیان ہوا ہے اور اسی سبب سے اشد مسامات ہوا ہے اور سو قوت عضو کو ڈھیل کرنا قدیدہ ترتیب اور استخوان کے لازم
ہو جو قدیدہ استخوان کا کو ریا مشروب کے پیدا ہوتی ہے اور حرکات مدنی اور نفسانی سے خون ت پیدا کرین اگر جو بریدت نگی
مسامات پیدا ہوتی ہے اور تیز مزاج اور ترتیب کرنی چاہیے اگر مسامات میں نگی اور حرارت کے ایسی آگئی ہو کہ ایتھہ گئے ہوں
بہتر طریق تشخیص اوس عضو کو جو بوجہ بروت کے تشمین قبول نہ کرنا ہو یہ ہے کہ پہلے اوس عضو کی مالش کرین بعد از ان
اور پھر سترینے سرخی پیدا کرنے والی تھو کرین (۴) اگر سبب لاغری کا وہ م طعام ہو پینچہ طعام کا علاج کرین (۵)
اور اگر دیدان کے سبب سے لاغری پیدا ہوتی ہے تو دیدان کی تہر کرین اور سارے دیدان کا لادن اور میں اور ویسے
جو باب دیدان میں لکھ کر چکی میں اور بعد اخراج دیدان کے آسایش اور آرام دینے کی تہر کرین چاہیے ترمیم ہو جائے تو
سولانا اور ساین میں شہر لانا اور نشاط لینے و لٹوش کن اور یہ سے ہر وقت دو چار کھانا اور عطریات کا استعمال اور چھندہ مشروبات
دلانا چاہیے کہ چھندہ تہر کرین جو اسے طبیع میں کو تصرف طبیعی کو تھنہ میں اور دفع فضول میں پیدا کرتی ہیں اور یہی امر
سید اسباب فریبی کا ہے۔ شراب غلیظ بھی شربنا اور طعام جدید لیکر تھوس جو قوی اور تھنہ قوت مزاج ہو کہ مضہم ہو جائے سسمن
چلن ہو جیسے ہر سید اور جزئیات اور اجزائول ہمراہ دو دھسے اور گوشت بھنا ہو کہ او میں قوت طعی متنبہ ہو جائی ہے اور گوشت
سخت پیدا کرتی ہے اور پکچا ہوا گوشت تو لم تر مل لینے ڈھیلاد اور متنبہ لینے پھیلاد جو گوشت پیدا کرنا ہے جو پھیلاد ہوتا
ہے۔ لیکر گوشت سسمن بدن پر اسطرط گوشت چننے مرغ کا اور تھوہو گو گوشت تہر کرین فریبی پیدا کرنا ہے اور اسطرط
سیروب ہمراہ تھکرے۔ بعد غذا کے تمام کرنا غذا کو بدن کی طرف زیادہ جذب کرنا ہے اور فریبی بھی پیدا کرنا ہے۔ مگر
نہاں سے اس کے جگہ میں نہ پڑتا ہے خصوصاً اگر اسیا طعام کھا کر تمام کرے جو تھنہ فریبی پیدا کر کے استعمال کیا گیا ہے
اور اسی وجہ سے حصا کا کورن لینے پھری کا ایسے لوگوں کو زیادہ ہوتا ہے اور جو لوگ بار بار کھانے اور وی خلیقت کے
میں اور بعد طعام کے تمام کے جو کر ہوں اور کو مرمن سعد اور صحت میں مبتلا ہونے کی اور اویت ہو لیکن سب آدمی پر

مذکورہ سبب سے

یہ حکم ضرر کا مہم نہیں ہے۔ یہی لوگ سب اپنی ذمہ داری کی جانب کسی قدر نقل اور گرائی کا احساس کریں لازم ہے کہ مصیبتات سے دور
 جائے جو ہر وقت اور شوہر اور بیکو فرما استعمال کریں اور قبل از طعام کبھی ہر اور سر کرنا اور شہد کے استعمال کریں اور کبھی شہد سے
 بھی استعمال کرتے ہیں تاکہ ایک نقل شکور زراعت ہو جائے۔ عمدہ وقت تمام کو وہی جو جو ہضم اور اسے طعام کے وقت ہو کہ غذا
 سمجھ رہے ہوں۔ اس کے علاوہ یہ بھی ہے کہ اگر طعام تمام سے ٹھکرا یا فضل اسباب فزہی سے ہے۔ کیا خوب تدبیر فرہی کی
 اکثر اور سین کی واسطے تمام کرنا جو خصوصاً ان لوگوں کے واسطے جو غازی ہین مثل حالت ذبول کے پڑھے ہوں۔ وہ جب
 ہے کہ اگر تمام اول ہضم پر وقت ہو جیسے وقت کفرا معدہ سے سمجھ کر چلے سو اسے چند اشیاء سے غذا کے کماؤ کے ہضم پر
 استعمال مضر اور۔ مخزین کے واسطے جو بیٹھے ہی سے بنایا گیا ہو ہوت سن ہے۔ بخلاہ تدبیر ہضم کے خون کا جس کرنا
 ہے کی بندش سے اس عضو جو غازی عضلہ کے دوسری جانب ہین ہے چنانچہ ابتدا سے صفحہ ما قبل ہین مذکور ہو چکا اور
 ہنی کی بندش نیچے عضو سکرنی چاہیے اگر کوئی عضو فزہی ہو یا اسکی فزہی مطلوب نہ ہو مثلاً سداگر متزول ہوا رکعت دست
 لغوی سے بچا ہوا اور وقت بندش پیش کی ریشہ پر کرنی چاہیے۔ یا عضلہ متزول اور رکعت اور سدا بحال خود باسلام آہن
 اس وقت بندش کرنی کی طرف پراسا عدہ سے اوپر کی طرف چاہیے۔ مسنات بدن سے بعض تدبیر متعلق بریاضت ہین۔
 ریاضت کی یہی قسم فزہی پیدا کرنی ہے جو نرم اور اعلیٰ ہو یعنی ہین کی اسے اور عضلہ کا حاصل ہین اور دلک سے ہین کی
 جو بارچہ یا خشونت سے کیا جائے اور غازی سے بالمش ہوا اور وہ بھی مسلمات اور نرمی ہین معتدل ہوا اور اس کے بعد ریاضت ہین
 واقع کرے اور اس کے بعد اس تمام ہی کرے اور بالمش معتدل نرمی اور سختی ہین کرے اس قدر کہ قوت متفرقہ متنبہ ہو جائے
 اور بالمش کی حد صاف ہے کہ جلد بگری یا سختی آجائے پھر متور اشہم کر بدن کو پونچھے اور دلک یا ہین ہینے سو کسی بالمش کر اسے
 بعد کے اشغالات مسنات کا استعمال کرے۔ تبدیل آب و ہوا کی تدبیر فزہی ہین واجب اور اہم ہے اسلیے کہ اکثر آب و ہوا کی
 خرابی سے لاغری پیدا ہوتی ہے۔ مسنات ہین سے چند لظوظات ایسے ہین جو بدن تحریک اعضا اور اعضا کے سرخ کرنے کے
 بالمش وغیرہ سے لگائے جاتے ہین جیسے زفت کہ یہ تناسل ہے اگر چند یا السیلا ہین ہوا زفت کو ہمراہ کسی روغن کے اتنا
 روغن جو زفت کو سیلان ہین لائے استعمال کریں کہ لکھڑ جاسے اور کبھی تنہا زفت کماگ ہین گرم کر کے جب پھل جاسے
 استعمال کرے ہین کہ حثت جاسے اور جب بخور اور رستہ ہو جانا ہے چھوڑا لیتے ہین کہ یہ ترکیب جذب غذا کرتی ہے اور سی
 عضو کی طرف جس پر لگایا جاسے اور غذا کو اسی عضو ہین بند کر دیتی ہے۔ اور قوت جاہد کو متنبہ کرتی ہے اور اگر برو دت
 بسبب ضعف کے عارض ہوا تو وہ دگر کرتی ہو یا السدا و مسام کے سببے برو دت عارض ہوتی ہو تو اسے بھی نکال
 کرتی ہے اور لزوجیت اور خشونت پیدا کرتی ہے اور اس قدر جو پوست مسامات ہین جو باقی ہو کر باقی ہونے کے جزو عضو کی طرف
 کو اس سے جدا ہین ہوتی ہے جو جب گرمیوں کی فصل ہین اسکا استعمال کریں اور جب ہر کر وانا نایک ہی مرتبہ لگائیں اور
 جائز ہین دومرتبہ۔ اور جب فصل ہین زفت کا لکھڑ کریں ملاحظہ کرنا چاہیے کہ اسکی چسپیدگی عضو ہین بسرعت ہوتی
 ہے اور ہین اور عضو کو ہین سرخی اور دگر لگائے ہین بسرعت اور لکھڑ کا خیال کریں۔ اسلیے کہ اگر زفت کا اثر لکھڑ بسرعت
 ظاہر ہو چھوڑا اسے چھوڑا اسے ہین اور دگر کرنی چاہیے بلکہ لکھڑ سے چھوڑا لینا لازم ہے بلکہ تیر تو اسقدر کافی ہوتا ہے کہ اگر مگر مگر

تشریح نذرت علیہ السلام

اور سردی کو لگایا اور اوہ جب سرد ہو گئی پھوڑا لایا کبھی زفت کے لگانے سے سیلے دنگ سرین اور خوشن جو بلصلاست ہوتا ہے ہفتا ہزار درو دنگ کر کے بعد لڑان طلاسے زفت کہتے ہیں۔ یا عضو ملائکہ کو سیلے بید کی چھتری سے جو ہنوار ہو اور از زمین گروہ یا شامین نمون بلکہ خوب چکنی اور ہنوار ہو خصوصاً زمین کسی قسم کا روضن لگا کر اسقدر جوڑت لگائیں کہ عضو منورل سرد نہ ہو جائے اور پھول جائے اور اسکے بعد زفت کو لگائیں اسلئے کہ زیادہ مالش اور زیادہ جوڑت لگانا فی عمل عضو ہر جو خلاف مقصود ہو گا لہذا مستعمل مالش اور جوڑت لگانے کے بعد زفت کو آتش مستعمل کے قریب کر کے لگا دیں جس وقت بخیر ہو جائے اور سرد ہو دفعہ چھوڑا دینا چاہیے۔ اور بہتر یہ ہے کہ قبل زفت لگانے کے عضو گرگرم پانی جس میں کسی قدر زعفران بھی ہو ڈالا جائے اور اسکے زفت کا مطبوخ کریں۔ آہر اسے کربھی اور قفری لینے پانی زمین ہاے بلکہ گیارہ کے بھی اگر زمین برتلاست بائین جذب غذا لگا ہو دیں کی طرف کرتے ہیں حالانکہ کتا ہر زمین نے ایک شخص کو دیکھا کہ اس نے اسی تدبیر سے ایک لڑکے کو زیر اسقدر کر دیا کہ وہ لڑکا سین الا درگ لینے فریب برین ہو گیا اور تھوڑے زمانہ تک اس تدبیر کو اس نے کیا تھا جسکو پوسے زفت ناگوار ہو جاسکتا ہے کہ آب سرد کا استعمال کرے اور سارے جسم پر چھوڑ دینا پانی پونچا کرے یا بعض خاص پر بہترین اوقات آب سرد کے استعمال کا چہی ہو جس وقت مطبوخ زفت یا مطبوخ دیگر بدن پر لگا جا جائے کہ اس وقت آب سرد کے پونچانے سے کیا عجب ہر کہ قوت جاوید خون کو بہت جلد جذب کرے۔ اگر قفری کی تدبیر زمانہ دراز تک کچھ اثر نہ پیدا کرے گھبرانا اور نا امید ہو کر تدبیر سے دست بردار ہونا نہ چاہیے بلکہ واجب ہے کہ خواہت اور ملاومت استعمال مطبوعات وغیرہ کی کرے اور خرقر ہاے سخت سے دنگ در مالش کرتا رہے اور آب گرم کو بدن پر ڈال کرے اور اسکے بعد ہاتھ سے مالش کرے اور اسکے بعد زفت کا مطبوخ لگانے کبھی سوا سے مالش سکے اور ذریعہ سے بھی جذب خون کا کرنا مناسب ہوتا ہے بلکہ اویہ چمرہ جیسے ماقرقرقا اور کبریت اور شافیا وغیرہ سے جذب خون کی تدبیر کی جاتی ہے۔ اعتداسے بدنی میں سے بعض اعضا ایسے بھی ہیں جسکے فریب کرنے میں غذا سے اعتداسے زیادہ کی ضرورت ہوتی ہے اسلئے کہ ان میں حصہ غذا جو ہر پونچتا ہے زیادہ تحلیل پایا جاتا ہے اور فریب ہی اسے میں زیادہ بقیہ تحلیل شدہ سے وہ عضو محتاج ہوتے ہیں خصوصاً دنگ اور مالش سے کبھی تحلیل بھی پیدا ہوتی ہے اسباب لازم ہے کہ ہم اور دیگر مشاغلہ اور حصہ ہاے مناسب بیان کریں سکھانے پینے کی دوائوں سے غرض یہ ہے کہ ہضم غذا پر عین ہون اور جس غذا کا معدہ میں کرن اسعائین تھوڑی اور قوت ماسکے غذا کو روکے اور وہ اسکے اثر سے تلفیہ غذا کی رکون کی راہ سے جگہ تک ہوا اور یہ اثر مدت معتدل سے پیدا ہوتا ہے جو خصوصاً جب وہ مدت اثنا سے طعام میں خواہ بعد طعام کے استعمال ہون تھوڑی اور بعد ہمد اور ان اوس غذا کو پسند کرے یا عضو منورل میں درکار ہے اور یہ اثر اور یہ مبرود اور مخدرہ سے جیسے جنگ وغیرہ اور اویہ خاصہ وہ معتدل مزاجوں کے واسطے بہت برتلاش یا بین تم قریب جمید بادام اور بندق منقشر اور حبثہ المنقشر اور رسہ اور شندلیج اور سب معنوی کر گیا رہ میں ملا کر دلیان برابر ہر روز کے بنائیں اور ہر روز بقدر پانچ جوڑات کے دس جوڑات تک استعمال کریں اور اسکے اور شراب پینیں یہ وہ فریب بھی کہرتی ہے اور رنگ بھی اچھا پیدا کرتی ہے اور مقوی باہ بھی ہے اور ایضاً ایک کھول اور سمید اور پانچ اذقیہ عنزوت کو گاسے کے کھن میں ملائیں جو تازہ ہوا در بھرا سکے قمرس بتالین اور حبسج شام کھا کرین۔ یا بندق منقشر اور حبثہ المنقشر اور سب منقشر مالش ہمدن کی ایک کبلا لینے در آب اوکی بھننے جزو قفری سمید

دوران سے ہر ایک صبح کو اور بر وقت سوئے کے خوب ساکھی یا کرن میں درجہ تک ترتیب جو مٹوسوب ہو
 شہ کھانہ کی طرف چہا دم کیا اور دھرم بدیا وغیرہ شکر کو لیکر آہستہ آہستہ پیسین اور در ظل شہرہ پر شہیدہ نماز ہو
 نماز میں جتنا زیادہ آنا اور میں گوندھ کے گوندھ میں اور بھجواو کے قرص براز میں لگائیا بنالین کو وزن بھرتیں کو بھجواو اور
 ہوا اسکے موچختہ کرن اور سوکھا اور لین ہر روز و قرص کوٹ کر پتلا کیا کرن ترتیب جیدہ جو ماغری مٹی کی خوشام
 سدہ ہاے اطراف بگرتے اور جو جھنڈا میں منہ پیلے سے پیدہ ہوا اسکے واسطے پرستہ ہو۔ ترتیب جیدہ لیکر اور
 ہتھ چھوچھو منہ کے پانی تو لین اور تو نا جوش دین کہ اوہا پانی جلیا سے اور شہرہ پر ترتیب کے در ظل غربت الہی
 اور ایک گت اجازت اور ایک کف دست برابر پھینکا اور ایک کف دست حضرت لین جب دور و زما لین روز خوب ترستہ نماز
 بقدر ایک ظل کے پالی لین اور تن کھنڈے کے بعد روئی ہوا کی خاک لبر کر کرٹ کے تناول کرن اور زمینہ قومی اور اسکے اوپر
 شدہ ایک رطل کے استعمال کرن پھر جب سات گھنٹہ گذر جائیں گوشت فریہ کا استعمال کرن اور اور سر میں رطل زمینہ قومی
 خائل کرن کہ ترتیب قومی مزاج لین میں تاثیر غیب کرنی ہوا اور ناک چھاپا لگائی ہوا ایضاً کہتے اور اور تخم خشخاش اور
 چندہ برما زمین اور کبریا و کرا اور زرد نیا و لہر سات ہوا واحد سات تین ہر ہم کو گوٹ کر مسک میں جوش دین اور اور درون
 آرد شوخانہ کو کرن اور ہر روز قیس درجہ تک تناول کرن اور بھراہ اسکے روشن روز میں دودھا اور شکر ڈال کر مسو پختہ کرن
 اور بعد اسکے تناول کے احتیاط خفیت بھی کرنا چاہیے ایضاً معاش پواس درجہ فرج میں درجہ کپڑا یا نیس درجہ نیا ترتیب ہر
 کو کھانہ میں اور ہر حصہ مہر کے ہر سمیلا و وسیق ریشٹ ٹٹ جموں کی ہاؤز شکر اور ٹٹ اس جموں کو وزن شکر سلجانی
 اٹھانہ کر کے ہر روز بقدر بس درجہ پڑ کے دودھ میں اور شہرہ انکور کر دو لٹو لٹو وزن ایک رطل کا ہر سو نیا کر استعمال کرن
 قرصی اور کی تقصیل میں منتخب ہی لوبہ میں اور درو تیان دوا الی ہوا کی اور کن براد کر سیلا خصوصاً ہر او سو لین کے
 اور سیلا ملاوہ لطف حسین کے لطف کو دور کرنا ہوا اور جب سمٹہ بھی اسپرٹ معینہ ہر گوندھ جن دیر تک ٹھہرنا ہوا اور
 معاش اور زرد نیا اور ہر سمین اور ہر اودہ یہ جو ہر کھنی ہوا جیسے بیوس اور کرسٹہ اور کو بیا وغیرہ یہ ایک دعا الہی ہے جو با
 ہانی صفر ہی پیدا کرنی ہوتی ہے کھنی پاک کر خشاک کرن اور گوٹکر ہر او سو لین کے استعمال کرن اور گرہ مزلت کو بہت
 سفید ہوا تاہر جیب ہنا سطرہ موزوں کے موز راکب علو لینے مٹھہ میں ہے ہی گا وہی جو ابھی طرح بستہ نہ ہوا ہوا
 اور میں ترشی صناین کی موثر ہونی ہو بلکہ ابھی اوسکا بستہ ہونا شروع ہی تھا اور بہتیت اور پڑھنی تھی اوسہ وقت اوسکی
 چھاپہ لینے شھانا بنا کر تاکہ پودہ سبکی کے سرخ انغودہ لینے مٹھہ کو مندر ل بقدر لطف رطل کے پکی جائے اور تین گھنٹہ
 کرے تاکہ مٹھہ خوب ہنرم ہونیا ہے پھر دودھ اسی بقدر تناول کیے اور غذا کو ات تک مالسا ہے اور رات کو چونہ ہاے
 فرہ مرغ کی خندا میں اختیار کرے ہوا لگ کر محل ہوتو مشراب قریق دین میں کاجی استعمال کرے پھر اگر قبل از وقت عشا کے
 احتیاط کرے غذا اور مشراب کے پیلے اور تھوڑا سا سفید قرص اور صفائی بقدر ایک قندح کے پی لیا ہوا اور حمام سے
 محل کرنا ہاے شہتہ تناول کرے یہ بہت اچھی تہذیب ہے اور شہرہ کو لیکر دودھ میں تر کرے ایک شہانہ ہر تک
 اور ہر روز دودھ دیا کرے اور شہانہ ہر روز سے زیادہ پختہ کو اسپرٹ دودھ میں ہر روز کرنی بھی ہاے تر ہوا اسکے بعد

۲۱۶

مقام پر نہ کو جو چیکے مگر ایک فٹو کو دیان بھی لکھنا ہون حقیقتہ فرہ برہ کی سہری لیکر خوب صفا کرین اور اس کے بعد تیرہ
کوٹ ڈالین اور صفت ظل المیہ اور و ظل بعد وہاں سپر انضا فکرین بعد از ان کن دم اور راز اور خود واسطہ ہونے ہر واحد
چہارم ظل اس طرح لین کہ پستان خوب کو پانی میں خوب مالین اور اس ہلہ سے کوٹ پانی کے اور جزا ریز ڈالین اور چھپہ
سبکو پکان کر تھوڑی مائیکہ خوب گل جاسے اور سہری بھی گل جاسے اور سبکو چھپا میں اور شور با سے روغن داترین اور قیہ اور دم
دو وقتہ رقیق ڈال اور آدو چون میں ہر واحد ایک وقتہ ریماکر احتقان کرین اور فوڑا اوسی حالت سے سو میں فصل
تسین عضو عضو کی جدا گانہ ہر ایک عضو کو فیر کرنے کے عزیمتہ شاک با تھہ باون ہر وقتہ اور ناک و قیہ وغیرہ کلہ ہر وقتہ
کی فری مکن ہی ہر چو دو ایک اور مالش سے اوس عضو کی ہوگی اور مشروب کو پی جزا ایسی نہیں ہر جو خاص ایک عضو
سے تعلق تسین کا کچھی ہو بلکہ وہ تمام بدن کی تسین ہونا کرگی۔ البتہ عضو خاص کی تسین اسی طرح ہوگی کہ غذا کو
خاص اوس عضو کی طرف جذب کرین اور اوسی عضو میں ٹھہراوین اور غذا کو طرف طبع عضو ہذا اسکے پیردین کہ نسبت
پیدا ہو جاسے۔ اور یہ ہر جو جیسے کہ اور پڑو کو ہر چو دو ایک شہرہ شہرہ سے پیرا دویہ شہرہ پیردینک عمر پیردینک قوی کرنے سے
اوسکے بعد آب حاشی کی ریشش اوسکے بعد زفت کا استعمال کرنا اس سے حاصل ہونا ہر بعض لوگ علق بری کو جو کرہا سے
سرخ میں قائم قاسم زفت کی تجربہ کرنے میں اور اور ہر معلوم ہو چکا کہ زفت کا استعمال کیونکر کرنا چاہیے۔ مادہ کا عضو مطاوعہ
کے طرف متوجہ کرنا اس اتنی ہی تدبیر سے ہو سکتا ہے کہ عضو کی طرف جاسے کی راہ بند کر جاسے اور اسی وقت کو کی طرف کی
راہ کھلی رہے یا منقسم قرار دینے جہاں سے تقسیم قند کی ہوتی ہے اوسی جگہ راہ غذا عضو و مخصوص کی کھول دی جاسے
اور دوسری طرف کی بند کر جاسے اور یہ سبب ہر جو بولی میان ہر چیکے میں بعض اعضا کو اعمال میں دیکھنے کو ہے کے آلات سے
اعمال چند کرنے کی بھی حاجت ہوتی ہے جیسے ہر وقتہ اور ناک اور کان اور دیگر مقامات میں اسکا بیان ہر چیکے ہے۔ اظہارے کہا
ہو کہ اگر ہر وقتہ اور ناک ناقص ہونے میں لازم ہے کہ وسطا و تراش ڈالین اور جلد کو ہر دو جانب کی چھیل کر جو گوشت بیچ میں ہر
اور زفت ہو گیا ہوا سے کاٹ ڈالین اس ہر وقتہ چہرہ جایگا اور تعلق سے شہرہ میں اوسکا جانا ہر چیکے فصل فرہی کے
عیوب کا بیان ہے۔ سے زیادہ فرہی بدن کے لیے ہر تہ لہر لہر یوں قیدی کے ہر کہ حرکت اور وقت سے لینے بر خاست
اور صرف بدنی سے باز رکھتی ہر عروق میں ایسی تنگی پیدا کرنی ہو کہ وہ انکی روت کی اندر عروق کے درختوار ہوجاتی ہے اور
ایسی موجود اور بکی حرکت سے روت کے حرارت فرہی روت کی قریب بچنے اور مطلق ہونے کے ہر جاتی ہے اور یہی سبب ہر
کہ فرہ آدو میں من نیم ہر جاسے مناسب ہو چکے نہیں پانی کہ اوسکے مزاج میں فساد ہوتا ہے اور ہمیشہ خواہ اکثر ہر انکی
نسبت بھی عروق رستا ہر کہ خون اوسکے بدن کا کسی تنگ راہ سے خارج بدن کی طرف ہر گاہ اور وہیشہ کوئی نہ کوئی رگ
اوسکے بدن کی ایسی بھٹ جاتی ہے اور اسقدر خون دفعہ اوس سے نکلتا ہے کہ اوسکو قتل کرنا ہے اور اوشا سے رو انکی میں ایسی
خون ہلکا کے خواہ اوس کے بقدر پہلے منضم نفس اور حقیقان اور خن میں عارض ہوتا ہے۔ پس ایسی حالت میں انکا تدارک
ذریعہ قصد کے کرنا چاہیے۔ ایسی ہی فرہ آدمی فلاحہ بلون حالی انکی بھی ہے کہ ہمیشہ مرگے فحاشات ہر مادہ رہتے ہیں۔ اور جو
فرہ کہ جب باقی فرہی کو ہر چیکے اوس میں موت جلد ترانی ہر خصوصاً اگر ایتا ہے سن میں فرہ ہونے میں انکی گون بہت با یک

اور نگاہ ہوتی ہیں اور وہی لوگ مرض افات خارج اور نیک اور ضیقان اور ضرب کبھی ہوتے ہیں ضرب لینے اہمال کا مرض نکالنے کا سبب
رہیت ہے کے حاضر ہونے ہر وقت ہر گھنٹہ اور غشی اور حسیات و روی میں مبتلا ہوتے ہیں یہ سب کو دیکھ کر اسی سبب
ہے کہ یہ میں ہوتا ہے اس لیے کہ منافذ صومع میں اور کے تکی ہوتی ہے اور بروست فرات پر غالب ہوا اور خون میں کمی ہوا اور باغتم کی کثرت ہوا
اور آدمی ضربتی کی صدمہ لانا یہ پونچھ گیا ہے کہ یہ بار مغزات ہوا ہے اور اسی سبب سے وہ لوگ لاولد رہتے ہیں اور حوتہ جاسخ
اوپرین کم تر ہوتی ہے اور پنی بھی اوپین کم ہوتی ہے اور یہی حال فریجورٹ کا ہے کہ وہ حاملہ زمین ہوتی ہیں اور اگر کبھی حاملہ بھی
ہو جائے تو سقا طابین کو دیتی ہیں میں اور نہ موت بھی اوپین شعیف تر ہوتی ہے اس لیے ہی فریجورٹ ہو اگر اور نیکا علاج کسی
مرض کا نہ ہو کہ اور دیکھ کر کیا جاسے اثر دہو اور کارگوان بن ہو کر اور کے اعتنا کنگ غالب نہیں ہو سکتے پاتا ہے مگر بہت قلیل اثر کہ
حکا ہو پونچھا اور نہ پونچھا برابر ہے اور ضرب مریض ہوتے ہیں جلد ایسے زمین ہوتے اس لیے کہ جس کی قوت اور کمی شعیف ہے
نصف کی طبی اور کمی اور دوا کے مسلسل رہنے میں ان کے خطرہ ہے کہ بیشتر اور دیر مسہل سے نہری کا اخلاط جو حالی ہے اور اس کے کھرک
کے اور ان اخلاط کو ساقہ نفوذ کا لطیف حرون کے کست نہیں کہ تنگی اور تری حرمت کی مانع نفوذ ہے اور اسی سبب سے مسلسل سے
اور کمی تلف جان کی فروت ہو پونچھی ہو پھر اور دوا سے مسلسل نہ کسیت کہ بھی کیا سوا سے ایڈ وہی کے اور کوئی تیر تر تیر ہو گا
اس لیے کہ یا غریزی اور کما بوجہ ضعیف منافذ کے ضعیف ہے اور ہتے بیان کیا جو کہ فاضل اور عمدہ حالت میں ہری ہو جولا غری
اور فریب میں مت بل جو عوٹ و حسان پری ہیں اگر کہ کما کما ککلیف وہ ہوا در کت سے بوجہ ضعیف کسان ہوتی ہے مگر اور کے
بمراہ جو کمال رطوبت کے ہوتے ہیں اور اسی سبب سے طول عمر کی بشارت دیتی ہے اور فصل لا اعر کرنے کی تیسرے سہرے
غریبی کی تدبیر سے مخالف تدبیر کہ ہے لا غری پیدا ہوتی ہے مثلاً خدا۔ اچن کمی کرنی اور عقب حالت گر سنگی کے حمام
اور راضت شیعہ کرنا۔ اور پھو کنگ پری دیر تک خذ نہ دینا اور خدا بھی ایسی ہوتی ہے چاہے بسیدین تغذیہ ہیں کم ہوا اور ہسم
خدا سے خشک اور تیز اور شو تکین مثل حدس اور کو اور خذ یادہ خذ اچن جو کہ سرکہ ملاک طیارا ہوتی ہیں اور مٹی اور کواخیز نشہ کار اور خیر شہر
ایسی ممکن ہے اور لازم ہے کہ تو ابل دارہ اور کمی خذ اچن یہ وقت چکانے کے زیادہ کھائے جائیں۔ اور ان لوگوں کی رقتیل خذ پر زیادہ
چرب اور زور خون دار کھانے سے بھی ہو سکے علاوہ ان اور اصناف کے جو اور پروردہ جو کچھ اس لیے کہ زیادہ خون دار دار سے
ہے جلد آوی سیر جو جا تا ہے و خصوصاً یہ لوگ کہ انکی ہموک تو خوبی کم ہے اور شوہت نہ شعیف ہے اور چاہے کہ طعام اور کما ایک
ہی مرتبہ ہو لینے باذغات نہ کیا جاسے اور اگر کوئی اور بدخمس معلوم ہوا وہ کسی خلیج پر اعات کرنی چاہیے اس طرح کہ باذغات عنیف
اور درشت سے بدن اور کے متقبل اور ڈھیلے کرنے چاہئیں کہ پڑے خشونت وار او کھر کھر سے اس طیر ح قریض خواب بھی
خشونت دار تجوز کرنا چاہیے آب سرد کے بدلے آب گرم کا استعمال اور جو اسے سرد کی دیکھ جو اسے گرم کثیف مسامات کی خاک مینہ کرنی
چاہیے کہ مسامات بنا ہے جو مین اور بدن مخصت ہو کہ لینے بہت کہ شہر پر زیادہ ہو پس قبول خذ انکی کے کما اور کمال ممشل سے اونکے
بان کھینکا چاہیے کہ یہ تخلیل مقدر انجامد ہے اور خذ اور غیرہ کما سچھرا کما فصل کر ما ہویدن کھلا کر کھنا چاہیے تاکہ تخلیل یادہ جو کہ جنتہ
خدا وغیرہ جذب ہوتی ہے اور اس سے زیادہ تخلیل پیدا ہوگا۔ اور استغافات اور تو غیر معتدل کا التزام رہنے اس لیے
آر جو معتدل اور معمول طعام ہو با ب طعام اوس سے نشیدین بدن پیدا ہوتی ہے اور زیادہ کھانے سے لا غری

پیدا ہوتی ہے۔ جو مزاج حورث فریبی کا کسی بدن میں ہو اگر وہ مزاج بارہ ہو تو اس کا احوال کسب خین سے کرنا چاہیے اور اگر حرارت معتدل ہو تو فریبی کی ہوا اس کا احوال برودت خواہ حرارت مفراطہ کی طرف کرنا چاہیے اس لیے کہ اکثر ان کا واحد فریبی کی دوا کر کے دالی حرارت مفراطہ ہوتی ہے اور برودت سے ایسا ہی اثر پیدا ہوتا ہے اور یہ تبیل مزاج استعمال ادویہ مطلقہ سے ہوتی ہے اور حار مزاج کے واسطے بھی ادویہ مطلقہ نافع ہیں۔ واجب ہے کہ اگر کوئی تحمل ریاضت سخت اور درشت کا اور استغنائات کا لگا لگا جائے اس لیے کہ یہ دونوں تدریجین اخلاط میں تین طرح کے اثر کرتی ہیں اور ہر ایک ایک شلاغری پیدا کرتی ہیں اور معین ہے (۱) اثر قوی ہے کہ غلط بدن کی ترقیق پیدا کرنا اور انعقاد میں یسکتی سے غلط کو دور رکھنا کہ اسی وجہ سے وہی معروض تحلیل میں آجاتی ہے (۲) اثر یہ ہے کہ اگر دراز پیدا کر کے اخلاط کو غیر حیرت عروق سے بلکہ بول رفح کرنا (۳) اثر یہ ہے کہ خون میں حرمت پیدا ہوتی ہے کہ اس خون کو قوت جانویہ ناپسند کرتی ہے اور جذب بدن نہیں ہوتا ہے۔ ادویہ مطلقہ اکثر اوقات ہی ہوا ہیں جو ادویہ مفاسل میں بکار آمد ہیں تجویز کی جاتی ہیں اور وہی ادویہ ادرا ر بول برز یا دہ قوت بخشی ہیں اگر وہ ادویہ معتدلہ منویہ چاہیں کہ جب غلطہ غذا ہو جائیں غذا کو تیراہ کی صورت میں قوت دہ کر کے اور توجیہ مواد کی رو وضع عروق کی طرف خود انا حید بول کی طرف نہ کر سکیں۔ ہاں اگر غیر شامنی کے بعد متعل ہوں تو لبتہ تکہ پر لیا غذا نگرانی اور اس وقت اون کا فضل ادوی شروع ہوتا ہے۔ بلکہ وہ ادویہ مطلقہ یہاں مناسب ہیں جو اخلاط سے تیز تر ہیں اور جذب خلائط کرنے سے بہت عروق سے تاکہ عروق بہت سوز کر سہ ترین اور حملہ انعام لاغری پیدا کرنے میں اور کار میں عروق سے صادر ہوں۔ یہی ادویہ ادرا حیرض بھی کرتی ہیں اور بقوت مدحیض ہوتی ہیں اور اسی وجہ سے لاغری پیدا کرنے پر معین ہیں عورت کے واسطے یہ ادویہ جیسے خلیا نامہ اور ختم سداب زراوندہ حرج قطر اسالیون جعدہ سندروس میں بھی قوت لاغری کرنے کی مخالفت قوت کہہ سکتے۔ اور کات مشول میں قوت لاغری پیدا کرنے کی عجیب تر دوا اس طرح تخم کرفس۔ اور زجاج بھی لاغری پیدا کرتی ہے اور قوی الاثر ہے اگر اس کے استعمال میں خطہ ہے ہر مزاج میں بھی ہر شوہر ہے لاغری پیدا کرنے میں مضر ہے۔ ایک نبات ہندی جو بنام چٹ چہ مشہور ہے اور کمین کیندین الجھا جھاڑا بھی کہتے ہیں اس کی بالیان جو کپڑوں میں لپیٹ جاتی ہیں اور نیکے اندر مشرک لٹاتا ہے جیسے چاول اس کی کھیر و دھ میں پکا کر کھانے سے سقوط اشتہا اس درجہ ہوتا ہے کہ صوفیہ چاکر کسی کھیتے ہیں اور جع کلبی میں مجرب ہے اس غذا سے بھی لاغری اچھی طرح پیدا ہوتی ہے یہ دوا یا دوا گوارتر سے درج ہے جو ہوتی ہے مرقہ ادویہ صفت و واسع ہر کب زراوندہ حرج ایک دہرہ مرقہ مرقہ یون دقین دوشلک درہم کے خلیا نامہ دومی جعدہ قطر اسالیون ملح الانامعی ہر دوا میں درہم سب ادویہ ایک خوراک ہے دوا سے قوی ہر سنج تھا اور کھارنخ خطمی پنج خاوشیران سب کو وزن ایک درہم ایک استعمال کرن ایضاً نفاخہ اور ختم سداب کون ہوزن ہر سہ جز ہر جز خوش خشک اور بورہ چارم جز لک مشول ایک جز سداب شربت ہر دہرہ ہر ایک شفا لگے۔ ادویہ مطلقہ میں سے مسکر اور مکی نمار استعمال کرن مگر جو شخص کو ضعیف العصب ہے اور جس کے زخم میں کسی طرح کی انڈیا ہوا ہے لازم ہے کہ سرک سے پہنیز کرے۔ نمارا دھ کر شراب پینے سے بھی کھی لاغری پیدا ہوتی ہے اس لیے کہ تحلیل کرتی ہے اور عروق کو نکالتے ہے بھر دیتی ہے اگر مقدار کثیر ہو اور جب بخارات سے عروق بھر گئے ہیں اور طعام وغیرہ جو اس کے بعد متعل ہو گا

ترجمان ابن سینا

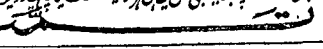
اوست قبول نکرینیکه - اسی طرح ادویہ ملینہ کہ چھبھی غذا کو عروق کی تڑپت جانے سے پھیرتی ہیں اور جب ادویہ ملینہ کثرت سے استعمال
ہوں وقت جانہ کہ سکتہ ہو جاتی ہے اور تڑپت کو فکری ہو جاتی ہے کہ چونکہ ادویہ اور عروق ہر ادو سے حرکت سے او سے غائی کر دیتی ہیں اور
بطرف اعضاء کے وہ غذا چلی جاتی ہے - اور اگر ادویہ ملینہ کے ہمراہ ادویہ مرہ بھی شامل ہوں پھر عروق کی طرف کوئی شے نہ جا سکی
اور تقویت ادویہ ملینہ کی ہو جاگی - بخلاف ادویہ سخمہ یعنی لاغری اور عذات پیدا کندنہ کے علاج میں بھی ہر ادویہ استعمال ہر وقت کا ہمراہ
بلخ الاغاسی کی بھی اشیاء پیدا کرتا ہے - وہ اس کے کہ کرم و مومین غلافی اور سنجہ مینا اور نقریہ اور دوا الالک و انما ناسیا اور روسیا اور اطریش صغیر
طاکرنا و دوان کا ان لوگوں کے وہ اسطالیسی چیزوں کا لازم ہے جو سرد ہوں اور مٹھت ہوں قوت جانہ کی اور اوٹھین ادویہ میں کسی قدر
سیت بھی ہو جیسے شوکرانہ و بنج - اس قسم کی ادویہ جو تحلیل شدہ یک کرین جیسے ادمان اور روغناہ جنکی تحلیل قوی ہے استعمال
کرنی چاہئیں - واجب ہے کہ استعمال اوں لوگوں کا نہا قبل از غذا کے ہوا و ہوائی استعمال ہونی چاہئے انما و تحلیل ایسا ہے کہ تحلیل قوی
پایا و ہونہ انیکہ فقط جنبہ پر اکتفا کر کے اوں استعمال سے تحلیل نہ ہو سکے اور پھر ہر جامہ کے فروگنہ نازدہینی چاہئے بلکہ نازدہی کو
میں استعمال ہونا چاہئے جو ادویہ حرکت اور بناخت کرنی چاہئے اس کے بعد اسٹراخ یعنی زکرائی چاہئے اس کے بعد - غذا سے
سبک یا کھوری سی غذا دینی چاہئے اور اسی سبب کے دکا و مالش متوال اور طبل کرنی ضرور ہے فصل تہذیب اعضاء کے
چتریمہ جیسے ہستان اور خصیہ اور پانچہ پاؤں وغیرہ اس مزین بھی اوٹھین احوال اور شہدنا کی طرف رجح کرنا چاہئے جو تہذیب اعضاء
کے باب میں لکھو چکے اور اوقات معنیات منقحہ سے بھی کرنی چاہئے مثلاً سنگین اور تیز غذاؤں میں بانہنی اوں راہوں میں ہر صدمہ غذا
اس وقت کو بطرف آتی ہے اور باطاعت کی بندش اور ہر وقت باطاعت کو اوٹھین مساکا ہر رکھنا نہ کہ اس عصبوں پر اور غذا کو بطرف
مقابل صفت و مٹھو سب کے جنبہ کرنا یعنی اولیہ کے جو خصیہ کو مٹھنے سے اور ہستان کو بزرگی سے مانع ہوں یہ دوا ہر وقت اور اسکا
تیمہ و لیا سپیدہ قاسمی کو حصیر بنج میں آئیٹھہ کر کے روشن آس اضافہ کرین اور بطور روغناہ کے استعمال ہے یا ہمیشہ طاکرتے
میں ہر بارہ جو حیرت طاکرنا لگاتے رہن سرکہ یا خصانہ بنج ملا کر اسٹیچر کی کثرت طاکرنا شنب کا ہر روز بھی موشہر ہو ایست
لین حرا و مار و دونوں کو پس کر ایکب و زرشہدنا کر طاکرنا کرین اس کے بعد آب سرد سے دھو ڈالین اور نمینہ بھر میں تین مرتبہ
ایسا ہی کرین - ہستان کے واسطے علاج مخصوص ہے کہ زبیرہ پسیک سرکہ ملا کر ناکار کرین اور خوب سخت بندش کرنی اور بزرگ
سرکہ میں کڑا کھیکو کھیکو اور سپر کھاکرین اور بدترین روز کے بصل سین سین ابیش ضا و کرین اور اسکو تین روز تک نہ کھولین اور
دہن میں تین مرتبہ ایسا ہی کرین - اب ہر ناخن کے امراض وغیرہ کا بیان کرتے ہیں فصل بیان میں داخس کے
دہاڑی زبان میں بہری داخس کو کہتے ہیں) داخس درم گرم جو بطور علاج کے ناخن کی قور میں پیدا ہوتا ہے اور بڑی صعوبت
پیدا کرتا ہے اور درد و شہدہ اوٹھین مولم اور نازدہی ہونہ ہوتا ہے کبھی قرعہ بھی چڑھا جاتا ہے اور سرد جانی کی قوت ہے پھوٹتی
ہے اور کبھی داخس مٹھت سے تہہ زخم بدبو کی ریزش ہوتی ہے اور سوخت اوٹھلی اسکے گرجانے کا خطرہ ہوتا ہے اور شہرت
ایاتہ سے بھی پیدا ہوتی ہے علاج اگر حاجت فصد اور سہا ل کی ہو تو کھانا چاہیے کھانے کا اور سرد بنیدگی کی ضرور ہے
علاج میں داخس کے دہی طریقہ جاری کرنا لازم ہے جو اور اقسام اور لم کا ہے یعنی نہایت احوال اوقات نامشاہدہ اور تیزید اور
اشطاط کی جیسے کہ اجابہ اور لم میں نہ کہ ہو چکا یہاں بھی کرنی ضرور ہے اور وہی وقت بلین در جب ہر کڑوٹھلی کو سرکہ گرم میں ڈوبو یا کرین

حالیہ میں اسے تصدیق کی ہے کہ تیرشہ الینغ ہوا اور دیکھا نہ انا بہتہ ازین یہ دو الینغ ہے ختم و سٹا ہوا کہ بخار لینے سے سوئیں کے یا ہوا سوئیں کے اور ہم کو فوری ہو کہ فوری شکر است مت جیاریا کہ جسے دو بھی تانغ ہے اور فوین اعاب اسپغول ہیں جو سرکین کے کا لگایا ہے اور پچی زیادہ تانغ ہوا تو کوکیشا دکرنا بھی راع اس اور ہم کو ہوا اسپطرح حفاض ہوا کہ چرک گوشت کے نہ بنا کر کے اسے اجتماع مواد اس اور ہم کو ترک جاتا ہے ہمتنا حفاض جیالینغ ہوا اس طرح ساق اور برادہ ساج اور لاقیا جسے چاہیں ہوا کہ سنجین کے خندا کرین اسی طرح بازو شکرین ملکر یہ بھی اسٹھ کام مرض کو مان ہوا اور ہوشہ آب مروین اور کٹو ہوتے ہیں اور تسکین دہ کے واسطہ فیون کا ناما دگیسٹا لیا شہر اور اعاب اسپغول ایسے وقت میں بھی تانغ ہوا اور پوت است انار ترش تو بالی نحاس اور انجیر خشک سب ہوزن لیکر شہد یا ترش غلبہ لشعاب ہیں یا جلاب ہیں کو نہ کھنا دکرین اور جب تفرح کا خیال ہو کسی قسم کار و عن با رطوبت اور سین گنے نہ پائے سنج سون اور کنہ رسائیدہ نہ مایا اسکے ساتھ کوئی اور شہر اور جب آس رے نمب لشعاب میں پختہ کر کے نہ یاد کرنے سے اکثر وہ دم ٹوٹ جاتا ہے و اسے منزل در انفس صبر لگانا اور کنہ بار و زوشہ ملا کر استعمال کریں یہ کچھ واجب نہیں ہے کہ بڑی بات اور یہ برب اخندا کرین ایسے کہ او یہ بار و جب وقت اول یا ہوتا کے تجاوز کرنے کے بعد لگائی جا کریں گی ضرور کثافت جلد پیکار کریں گی اور او کو تھکا کر ایک بجائے شعرا ہوگی اسی سبب سے درین شدت پہلے ہوگی اور ایسے وقت میں جو حرارت ظاہری اور اس میں پائی جاتی ہے اور کسی طرف کچھ خیال نہ کرنا چاہیے اگر وہ کسی سوزش مثل آگ کے ہو بلکہ تحلیل اور تنجیف کی تدبیر کرنی چاہیے ہمیشہ درین گرم میں ہو کہ کہ تصور در بر صبر کرنا اور دیگر اسی طرح عمل کرنے سے نہ مال مرض ہو جاتا ہے اور نہ واسطہ لینے تو درین کن رہے کسی اور اس پر کھنا چاہیے یا زنگار کو رو ہے کا اور کڑو بھی پیچھے پس ہونی ایضا اعابات لیندا اور جیر بیان اسی طرح وقت ما سے انزروت اور موساس اور چرک گوش جید علاج تو قبل جمع ہونے سے اور کے اور جب پختگی در دم و اس کی شروع ہو جائے پھر اسے تھم دیا اور بزر قطنو نا دو دھلا کر رکھنا چاہیے اور قریب زمانہ انتہا کے اور جب کہ مادہ خبیث ہونے لگے اور ہم کو کہ تک کو بھلا کر زیت میں گونہ کرنا دکرین اس سے درین تسکین پہلے ہوگی جب خوب طرح مادہ جمع ہو جائے اور وقت چاک اور نیا چاہیے کہ شفاف نازک و نچو ہوا ہوا چاہیے تاکہ بقدر لالیٹش اور میں ہر خارج ہو جائے اور بر وقت اخراج کے ایسی چیزوں کا خندا کرین جو تو انفس ہیں جیسے حاس اور گلنار اور گلکریخ یا سوئیں بن لینے سے یہ کیا ستوا اور سوئیں نفع اور سوئیں زعفرور اور ترقی ترس ہوا کہ شہد کے بھی اسے وشہ ہے اور جب متفرق ہو جائے بس حسب استعمال ہر ہوا ہے اسے بطرح کن ہوا کہ زرنغ کے اور در ہم چکار مرہم سپیدہ ملا کر اور انزروت کے کپڑے میں جو شراب سے تر کیا ہوا ہو اور جب کہ اس وقت گوشت نامن سے ہر طرف کے پھوڑا یا کریں اور جو گوشت نامن چھوڑ دیا کرے اسے کاٹا دکرین مرہم جیہ جسکو فونس نے ذکر کیا ہے زرنغ سوختہ اور کنہ راک ایک چڑھ کا نصف جز شہد میں ملا کر مرہم طیار کرین ایضا مرہم اس صفت کا پوت انار ترش اور مانو تو بالی نحاس اور زنگار شہد ملا کر و اس پر لگن اور خوب بندش کریں پانی اور تیل سے پچائیں مرہم جیہ رزلع سوختہ کن رہواں لیکر اور زنگار نصف جزا العسل ملا کر مرہم طیار کریں اور در اس پر کریں اور بیشتر جب مکمل اور شہر اور انفس کا زیادہ ہوتا ہے استعمال قانہ لقیون کا بھی ہوتا ہے جو زرنغ اور زنگار کو جو سے مرکب ہونا ہو کہ تو قدر اور اس کو سوکھا دے گی اور اس سے بہتر کوئی دوا نہ ہوگی جسوقت اور اس متفرق سے مادہ خبیث لگے اسے اور ان کو اور کٹو اور لاقیا چاہیے ورنہ ساری اور نٹی کو شہر لگنی۔ شاید ہم اس مقام سے پہلے بھی اور اس کے مرض کا بیان کر چکے تھے

اب وہاں بیان نہ کر دیا فصل اول فان الفخار اور شنگا فنی تا خون کے بیانیوں اور نقشہ اخفار اور جرب اخفار کا بیان ہے یہ اعراض ناخون کو بھی سبب جوست اور مزاج سوداوی کے عارض ہوتے ہیں جو قسم ناخون کی شکافہ ہونگی ایسی ہے کہ اجزائے حادہ جلد ہونے کی نوبت پہنچے اور گوشت ناخون سے اوسکو لگا دیا جیسا ہوتا ہے اور چھینے کی بنا ہونے لگے اوسکا واذان الفخار کہتے ہیں اور علاج اس قسم کا کہ نشیبہ بدن کی اس میں ضرورت ہے غلط سوداوی سے اگر غلابہ دیا جائے اور اوپر موضعہ اور تغنیہ کے پین لگا شلر یعنی بیج خنی کو تک خمیر کے ساتھ درد شراب لاکر نہا کرین یا اصل الفخار کو بریان کر کے خصوصاً روضہ کنی یا روضہ کتان کے مراد اور حرف اور شہما کر کے خوب استواری سے بنائیں کرین اور حرف اور تک خوب کو ٹکر لگانے سے بھی نشخ ہوتا ہے اور خون کی کٹ جاتی ہیں اور شلر اور سرکہ بھی لگا کر تے ہیں اور شلر اس اور تک درد شراب اور سیاہ و جرب اور نقشہ کو بھی نشیبہ بدن اس طرح سے مٹگی ہوا و ملح جزیش کے مفید ہے فصل ششخ اور قوفا و جزیہ و اطفا کو عارض ہوتا ہے یہ مرض ناخون کو بھی اکثر عارض ہوتے ہیں غلط سوداوی کے سبب سے اور ان کے عارض سے ناخون پیلٹ بھی جاگا ہوا اور نشیبہ بھی پیدا ہوتا ہے اور ریشہ دار بھی ہوتا ہے اور اصل کی ایسی شکل پیدا ہوتی ہے اور اگر کسبہ کوئی قانع یعنی اوکھیرنے والی سے ناخون کو عارض ہوتی ہے اس واجب اوسنے اور چھینے کا اور اچھی طرح شبات و پالہ لاری کا اراہ ہوتا ہے اور پورے بدن میں پانا اور بار بار چھوئے اور جھیرنے سے الم اور اینا پیدا ہوتی ہے اور زینہ بقدر ناخون ہم کر نکلتا ہے اور اوکھیر جاتی ہے وہ چہیت ہوتا ہے اور اس طرح ایسی بے عرفان کر کے سارا ناخون بقطع اور ہٹا ہوا ہے اور اسلیے کہ قننا حصہ میں ناخون کے آتی ہے اسباب مذکورہ بالا سے نفوز اور تجلیل طبعی اوسکا ہونے نہیں پانا پس وہ غذا ناخون کی جڑ میں سترکالم اور بستہ ہوجاتی ہے اور آتی ہی اور جھرتی جوتنی دیر اصل صبح کے واسطے ٹھرنے کی سحر ہے۔ انہمعا لہنقوس اور تعفت کا چر کی سے سات دن کیا جاتا ہے اور بعد اسکے ناخون کو شیشہ کے ٹکڑے سے اوکھیر ڈالتے ہیں اور اگر کسی سقط اور گرہنے کی چوٹ سے ناخون گرے تاہو اور درد و شیبہ پیلٹ ہو کر تپ پیدا کرے اور علاج اس قسم نشخ وغیرہ کا جو غلط سوداوی کے سبب سے پیا ہے۔ پیلٹ ضرور ہے کہ استفرغ عام جو تمام بدن سے غلط کو دور کرے کیا جائے اور اگر سارے ناخون اسی شکل کے ہو گئے ہوں جب بھی تغنیہ عام کرنا ضرور ہے اس طرح اصلاح غذا کی نہایت موافق تدبیر ہے۔ جو شخص شیطرح کو پیا کرے اور ہمیشہ اسکی ماومت کرے اوسکے ناخون برابر ہو جاتین گے۔ اور اگر غلط سودا نے فقط ایک ہی ناخون کو ناقص کر دیا ہے اور سوقت معالجات و وضعیہ کا استعمال کرنا چاہیے اور سیاہ و بیو وضعیہ چند قسم کی ہیں بعض تو ایسی دوا ہے جو ناخون کو نرم کرے اوسکے پوست عمدہ بنانے کی عین ہوتی ہے جیسے چونہ مراد زرنج کے لگانے سے ایسی کیفیت پیدا ہوتی ہے کہ پھری سے جبقہ پیا ہوا تراش ڈالو اور خوب صورت اسکی بناو اس طرح خنوا کو نقل و نقل قنقا کا بھی ناخون کو ہوا کر دینے کی واسطے نہرا چھری وغیرہ کی عمدہ ذلیعہ ہے اس طرح اگر برداشت اور تحمل نامحکم ہو سکے ورم کو گرم کر کے خوب گرمی اوسکی ناخون پر پہنچنے دین اور جب تری آجاسے ناخون کو درست کرین۔ صغ سرکہ عنما و جزیہ تلمین ناخون کے واسطے اور تخم کتان نشخ کے واسطے۔ بھیر کی جربی کا میل وغیرہ اگر خوب دست لگا کر ناخون پر بانہ دیا جائے اور جزیہ تلمین کر دیا اگر ایک مرتبہ کے استعمال سے پورا اثر نہ ہو کر سہرہ لگاتے ہیں تا ایک ناخون نرم ہو کر آدہ ہواوری اور دستھی جو باب فصل حیلناخون اوکھیرنے کے یعنی جو ناخون اپنی صورت اور رنگ میں بدلتا ہے اور سب طرح کے عیوب

ترجمہ تانن جلد چہارم

اوستین پر پیلہ ہون اور سے اوکھین کر اوروکے عوض اچھا درست ناخن تم جیسے۔ صغ سر و لکیر جو ناخن کہ خراب ہو اور دھکی ہو زمین
 راکھ تیار ہو اور عین چند روز اور سکا نہا کر تین تا کہ نرم ہو جائے پھر کسی سوئی وغیرہ سے اوکھی جگر کو اور عین کر اوس سے خون کثیر تیار ہو گیا
 اوکے بعد بس کوٹ کر ایک شبانہ روز اور سپراندین پھر رات دن میں دو مرتبہ تازہ دوسن کی بنیاد کرین کہ اپنے دل و دگر لگایا۔ ہمیشہ
 زریب خشک کی تفسیر بھی کہ ایسے ناخن کو چھوڑ ہی تاہم آدہ مقلو کر دی ہو خصوصاً اگر اوکے چمراؤ شیر بھی آشنا فکرین یا
 کرفب کہ چربی کے ساتھ اگر چیک نہا کرین۔ قوی اور دینے ناخن کے اوکھیننے والی کبکین لینے لٹوری ہو ایسے ناخن کو قین جلد و اطراف تاقیسا اور
 زریب اور زریب سب کو سرکہ میں ملا کر استعمال کرین اور ہمیشہ لگایا کرین اور چند روز کے بعد کھولا کرین ایسے ناخن تیرخان لینے مزاج اور
 زریب تیرخان اور زریب رنگ جگ اور عاک البطم سرکہ ملا کر دھا لٹیا کرین اور ساتون روز اس لپ کو کھولنا چاہیے فصل مراعات اور لکیر شکست
 اس ناخن کو کھیننے کے بعد جو۔ واجب ہر ایسی تیار کرین کہ ہوا وغیرہ سے یہ ناخن پوشیدہ رہے اور ناخن سے چھو تاہم ایسے اوکھ
 نہ چاہیے اور ہوا لکھنے پیلے اور اسطرح کسی چیز سے چھوئیے اور اوکھنا چنے حال پر چھو کر کھول جائیں گے اور اوکھنی چیز بھی پیدا
 ہوا کی تین بہت مناسب و رفیایسے ناخن کیو سٹے یہ تیار کر کہ ایک توہی کی شکل کی خول چاندی کی ایسی تیار کرین تین چھوٹے
 چھوٹے روزن بھی ہون تاکہ اگر اوکھنا ناخن پر کھین بائبل ہوا کو نہ کرے پھر کرولک ہو چھوٹے کو جو چند ہادی حرارت خواہ برو دت
 کے منہ کرنا سب ہو کسی شے سے اس ٹوہی کو چھپا دیں۔ اس ٹوہی کی شکل ایسی ہونی واجب ہو کہ گنا ناخن کی طرف سے دوسری
 اوکھ سے نہ ملے اور دیگر مقامات سے اور اوکھنی سے اسکا ملنا کچھ ضرر نہیں ہر ایسی درست ٹوہی کو ایس ناخن اور چھکار اور پھر
 اوکے حال سے ایک ماہ کامل بنا پھر ہوا کرین کہ اسی زمانہ میں غمہ اور ذوق درست ناخن ہم کر لیا ہو گا فصل ناخن کے بے جگر کی بیان
 اور سکا مریخ۔ جڑ لاسر کو خوب کوٹ کر سرکہ اور قین خصوصاً قین ترس ملا کر دھا کرین یہ دو اجزوں کو ناخن کو دوکر کی اسطرح خون کمان
 ہوا حرارت اسطرح قوی سوزنہ ہر حال سرخ اور تپتہ نرخت تازہ اس مرض میں بیستیش ہر خصوصاً ہوا زریب چھوٹا جڑ لاسر اور غریب
 بھی شیبہ ہوا ہوا۔ شکر قی ہر اور چھ حاضر بھی سرکہ سے ملا کرین یا قی فصل بروی جو ناخن پر گاتی ہو ہا زریب کھینکی اور لکیر چربی ملا کرین چھو
 آئینہ ملا کر استعمال کرین با جبریاہر ایک پیکر سرکہ ملا کر ملا کرین فصل راضن اظفار کو رقتہ دھنا ناخن کا پیلے رنگ اس اور رنگ انا کو رقتہ
 جڑوم ہا سپر لاکرین اجلہ زان لینا سے اسکا استعمال کرین پھر اگر جلد یا متشار پیدا ہو گیا ہو یا چھوٹا اس ناخن تک ہونچا ہو اور تین انشتار
 دیا گیا ہو لیکن ایسی ناخن منتشر ہوئی کہ نوبت نہ ہو چھی ہوا و سکا علاج شرم شورہ اور قیر و طبیات سے کرنا چاہیے فصل خون مردہ و ناخن
 کے شیشے کسی صند سے نکلی وغیرہ سے اکثر خون مردہ زریب ناخن ہرچا ناہو۔ اوکھ علاج و قین کو رقتہ ملا کر دھا کرنا ہو اگر اس سے آرام نہ ہو گا دست لکیر
 حاجت ہوا زریب کہ باسانی ناخن کو چاک کر دین اور چاک توریب عین ہوا اور تریب تیری یا نشتہ وغیرہ سے شکاک کرین تاکہ اور خون بھی اگر اس
 چاک کرے سے ناخن اور کھڑکی نوبت ہو چھے خون جاری کرنا چاہیے اور ناخن کو اوکھی جلد زریب کھوب ملا دینا چاہیے کہ زریب و آہ شکی کسے
 تاکہ چھی نگاہت ہوا و زریب پیدا ہو پھر زریب کو کھیندے اور سے دیکھنا چاہیے اور اگر اوکھین زریب کر گئی ہو ناخن کو ملا کر چاک کرے نہ سے کہم کو بھی
 کما کرین اور بدستہ پھر اور سے دست کو کہ باندھین گرا چاک کرنا کوشت نہت ہو چھے زریب سے کہ اندازہ سیلہ کرنا اور اس سے زیادہ اندازہ کی ملک
 جو تیری ہوا و سکا شیبہ باریکہ علی ناخن میں قی ہوا و سکا شکاک دینا چاہیے اور اگر کھم زریب از ان و سکا چاہیے اور علاج ہر مہر اسطرح قین رقتہ اور لکیر لکیر



خاموشی صریح

خانہ الطبع ترہیز خانوں علیہ السلام

صاحب مولوی سید تصدق حسین صاحب حلقہ الصدوقیہ

لائق حمود شاد ذات پاک اوس واجب الوجود جمع جمیع صفات کمال حکیم علی الاطلاق کی ہر جگہ جسے قانون کو ناساتاقی السموات والارض کو
لفظ ظن کے بنایا اور چہرہ پر ہزار سال کا حکم دم سے عرصہ گاہ وجود میں لایا۔ کار بجز جانی کو طبع سخن اللہ و عنایت حضرت صادق کے ساتھ کیسے حسن
اعتدال سے باہر نہ نکلے اور ربط و ربطی اور روحانی عطا کیا کہ جس کا دلگ سے فرہم سے عقلی اہمان و غنا سفر زمان کی شدت درجہ برت کر
ہر چند اپنے اپنے زمانہ میں ہر ایک وانا وکمال بقراط و افلاطون و اریستو و غیرہ سنہا پنی عقل رسا و فکر آسمان پر اسے نظر تریات و کشف
اسرار الہیات میں بڑی بڑی خوشگمانیاں کہیں۔ بقیہ میں اوصحاح میں لکھن دریافت کہہ حقیقت اشیا سے اوٹکا جلیغ عقل کل ہوا۔ اس وقت
عجز زبان پر آیا تھا، جس جگہ انبیاء و رسول علیہم الصلوٰۃ والسلام مترتب پیچہ و تصور ہوں اور ملاک مدک کو الف قدرت قادر قدری معذور ہیں
انسان ضعیف انبیاء کا لیکر ہر حال سے ناگوشی انرشامی تو نہ شامی نست، ہر شرا و اصرار علیہ و سلام عید کے وہ ذات تقدس تھا
کہ جان و ذوق و معالجہ اراض و مانی یعنی سید الکفرین رسول الثقلین ہر دو عالم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو کہ چیکو اور سزا و توبہ و توبہ و توبہ مطیعینا حاجت
پاکت کے لب حیات بخش سے اعجاز مسیحا فی ظہور میں لائے۔ صدیہ و وسعہ اسے تر باذن اللہ سے جلائے اور تجلیہ و رو و سلام اوس
حضرت کے آل عظام و اصحاب کو رام نہ پایا جو کہ جنہوں نے ترویج قانون ایمانی و اجلاسے اکامالات برائی میں کمال چودہ جگہ کی اور جان و مال
وقف نہ کر کے اور شامی خلق اللہ کے دلوں سے رنگ فرینج و زلل کفر و شرک کا شایا اور شامی بندگان خدا کو تبتیا کفر و عوفس کے
بقول اسے فرمان و واجب الاذعان کفر خیر ائیمہ آخرت اللہ الناس اأمروا بالعرف و نہی عن المنکر کے ہدایت کیا جس کے ہزار بار علیہ السلام
استقام منالائت و مریضیاں آلام طوائف سے شفا سے کلی باقی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم لظہیر الایمان و اجدید الایمان و کمالان و دعا و
شائستہ علوم و فنون کے نقش خاطر ہو کہ یہ امر وہی ہو محتاج دلیل نہیں بلکہ علوم سے دو عالم کی محتاج کل عالم میں ایک علم ایدان دوسرے علم ایدان اس
بقول صاحبان دانش و فرہنگ علم ایدان مقدم علم ایدان پر اس دلیل سے کہ عبادت کے لیے دعوت صحت مقدم ہے جب تک کہ صحت
مہنگی عبادت ہی بخندوری دل و بخشیدیت نامہ او انہیں ہو سکتی۔ اس صورت میں علم ایدان یعنی طلب کا ہر فرد و بفری ہوش صاحب و
پہلا ہی ہر جگہ جس سے نواب آخرت اور دنیا کی توقیر و عزت حاصل ہوتی جو جہاں اس مطیع میں عنایت انوری سے بہت سی کتابیں طبع
کی زبان عربی و فارسی دار و برابہ یا ترجمہ ہر جگہ چھپی ہیں کہ جس سے ہر ایک کو مستعد و کم سواد کے بھی فائدہ اٹھایا اور ایک نیک تجلیہ صلی
ہے جن نیتی مالک مطیع ہر جگہ سے بہت از بوندہ مصروف اشاعت معلوم و فنون عربی و فائدہ رسائی عام غنائی مد نظر ہے و جیسا پھر
بالفعل جلد چہارم قانون شیخ الرئیس حکیم یوحنا علی سینا کے باتفاق حکما و اکتبا زمان کے بہت معتبر اور مستند ہر فرد میں
اعلیٰ درجہ کی کتاب جو ترجمہ ہو اسی جو حاصل کتاب عربی کی عبارت و قیوں تھی ہر فارسی دان و اردو خوان اس کے منافع مضامین سے
بے نصیب تھے لہذا اس کتاب بنایا اب کا سبھا مطیع اردو سے مملکتی فاضل کامل طبعی زبان و الایلام مولوی غلام حسین صاحب
نے نہایت عمدگی و خوش بیانی و وضاحت لسانی سے ترجمہ کیا پوری کتاب نواب ایبے قانون شیخ الرئیس کی جامع جلد میں
علما دل کلیات میں جس کا ترجمہ مولوی صاحب مکرور الصدق سے فرمایا اور نہایت صحت سے مطیع ہائین و در مرتبہ طبع ہوا اور جلد تالی
مفروضات میں جلد کالت اراض جزیرہ میں جلد اربع اراض ملین جلد شامی خرابا و بیت و مرکبات میں جلد سوم حالجا ستر ترجمہ مطیع ہر

اور عقرب چمیکر ملاحظہ شائقین میں گذرے گی جلد چہارم یعنی کتاب پندرہم فصل ہوسات فن پرفتن اول اقسام حیات کے بیان میں اور اس فن میں پانچ مقالے ہیں۔ فن دوسرے پشیرین مینی پشیرین گوئی و پشاخت احوال امراض اور احکام مجران میں اس فن میں دو مقالے ہیں۔ فن تیسرا اور ام اور بختر کے بیان میں اور اس فن میں تین مقالے ہیں۔ فن چوتھا تفرق اتصال کے بیان اس فن میں چار مقالے ہیں فن پانچواں جبر و کسر کے بیان میں اور اس میں تین مقالے ہیں۔ اور اس میں تین مقالے ہیں۔ فن چھٹا سوم کے بیان میں اور اس میں پانچ مقالے ہیں۔ فن ساتواں کتاب الزینت اسمین جمعی جہان زینت کا جو اور اس فن میں چار مقالے ہیں اور ہر ایک فن کے مقالوں میں متعدد فصلیں ہیں۔ ہر ایک امراض کا بیان بشرح و بطنہ تو مذکور ہے جو باسعانت نظر کر کے دیکھا جائے۔ تو درخت مینا ہے کہ کیسے اعلیٰ درجہ کی کتاب ہے جس کے تمام ادراک سے مذکورہ مقولہ کماست منتقین و علماء ماہرین ماہرینہ خاص ہے اس کے مطالب عالیہ و مقصد عالیہ کو اس کے اذبان مالہ نہ پہنچ سکے چہ جائے اطباء سے درجہ او مرتبہ اور نہ نیکو مہارت فہم زبان عربی خود اس سے کہیں بگاڑنا آسکے ہر ایک کتاب میں جو کہ تصنیف و تالیف کتب ہر علم میں سے زیادہ عام ماہر کمال لفظ و نظر ہوتا ہے جو حقیقت و معانی مطالب مشکل کو ان الفاظ عالیہ میں منظور کرے کہ ہر ایک کے اذبان معانی اس کے تمام معانی میں قائم رہیں اور سب سے اس شخص کے علم و فضل کا شہرہ جو وہ استاد زمان مشہور آفاق ہوتا ہے جو زبان ماہر زمانہ او مقصد زمانہ موافق مشہور و یاد خود و لغت سے فراغت کہ حصول علم و ہنر کی طرف کامیابی توجہ ہونے اور ایسا مان باہمت استحصال نہ دہن و توفیق و برحمان طبیعت نہ ہو کہ کتاب کرتی ہو کہ تہذیب و شہرہ اور سکا حمل ہو پس قصود اصلی و علت فاعلی اذبان اسامیہ و علما و فضلاء کی اور تمام دانشان اذکا بالکل صحیح و علم سے اور صحابہ انہما انہما انہما انہما مائلہ و نامت کامل ہر علم میں کے اسپر متفق ہونے کے حسب رواج زمانہ و بول جہاں وقت و فہم و عقل طالبان زبان عربی سے فارسی میں اور فارسی سے اردو میں ترجمہ ہونا اعلیٰ اور انہما ہی بنا کر اعلیٰ ہر ایک کتاب کا ایک ہی شکل کا ترجمہ و انتخاب ہونا شروع ہوا ہر ایک اذنی و اعلیٰ کو بھی شوق دانہ کیسے ہوگا اگر جاری زبان میں کتاب ہوتی تو فہم مطالب عمدہ طور سے ہوتا پانچ زیادہ عوام خود ہر شہر خاص و عام اپنے شہر کی شہرہ و سبب ہر ایک مذہب یعنی اہل اسلام سنت جماعت و امامیہ مذہب ہنر کے فطرت و فنون کے کتب علوم و فنون ترجمہ ہو کر طبع ہوا۔ ماہرین علم سے مصنفین کا نام زندہ جاوید ہو بافضل ہر ایک کتاب کا اعلیٰ کمال حسن و سفاکی و لطافت زیبائی و اہتمام نتیجہ ان کا گزارا ہوگی جو قرنی سے لکھتے تھے۔ حضرت گنج مطلع نامی گرائی شہرہ زندہ ایک دورہ منشی نول کشور میں بسمت اذان و نالی سید محمد علی صاحب خلیفہ لارشد حضرت مترجم کا فہم و فہم پر بیخود و واضح پارہ و مہاہ مارچ ۱۸۶۲ء مطابق ماہ جمادی الاخری ۱۲۸۲ھ تہجری چمیکر ار استہ ہوا خدا کی درگاہ سے تمنا ہے کہ یہ مذہب و مقبول عالم ہو مینہ و کربہ

اشعار

حق تالیف ترجمہ اس کتاب کا جو کتب مطبع محفوظ ہے حسب منشا ایک ڈیڑھ لاکھ کوئی صاحب ذمہ دار اس مطبع کے تصدیق فرمادے

المشتر فیہ او وہ اخبار

علاج الامراض - مراد حکیم محمد شریف خان
 سے نائل مستشرق و غیرہ -
 رسالہ الامراض و اسرار بطریق طبابت پنج حصوں
 تحقیقات طب کی بدویہ سابقہ ذکر کی ویزانی
 لکھی ہے۔
 رسالہ ادفع امینہ و نافع البریہ فی نیکام ہفتہ
 اصحاب الغمۃ و امینۃ تنقیحات تجزیہ نفسی وینفک
 بیان برادر اسکا علاج ہے۔

کتاب طب اردو

تشریح الاسباب - سعادت بخش صاحب
 مع نقشہ بروج فلکی مفسدہ حکیم قاضی امین بخش
 رسالہ زردہ ابقورات - و نظم بارت مولانا حکیم
 سعادت علی حسین مخلص طبع
 زبدۃ حکمت - فصول البرہین در ذکر جزئیات
 کہ بہت حال کلیان ہوں مولانا حکیم قاضی امین بخش
 مفسدہ الاجسام - مع قواعد طبیہ سہم اولیٰ
 کہ تفسیر مولانا فی فضل علی بن ابی طالب

علاج لغریا - اسکی کوڑیوں کی دوائی حکیم
 کرنی ہر جزو حکیم غلام امام -
 قانون عترت - عموماً ہر قسم کا علاج خصوصاً
 بزرگ و بچہ نرسن کا مفسدہ مگر عترت میں
 تحفہ الطبا - اسمہ سلمیٰ ہر مولانا حکیم
 شرف حسین خیر آبادی -
 قرابادین شتانی - اردو مترجم حکیم
 محمد ہادی حسین خان مراد آبادی
 قرابادین دکائی - فارسی مفسدہ حکیم دکائی خان
 اردو مترجم حکیم محمد ہادی حسین خان مراد آبادی

اسرار الطب - ایضاً حکیم مولوی محمد صادق علی
 مجربات الہبری - اردو ہر دفعہ نئے نئے
 مترجم حکیم واجد علی سوبانی -
 طب نبوی - جسکا ہر نسخہ و نسخہ کے ایسا نسخہ ہے
 آفتاب اعادہ ش نبوی سے لکھا و حافظ اگر المیرزا
 رمضانی حکمت - آن علامتوں کا بیان جس سے
 اترے مرض سے نال نیک یا روی علم جو بہت
 اور اسکے دفع کی تہذیب مولانا حکیم جیب علی -
 معالجات احسانی و دلائل تشخیر امراض او
 اسکا علاج مولانا حکیم احسان علی -

علاج الامراض - اردو طب کی مستند کتاب
 مترجم حکیم محمد ہادی حسین خان -
 رسالہ فارورہ - شناخت رنگ اقوام در ایچ
 بول من مکرر سال مولانا حکیم غلام علی -
 مریات حسانی - بطور تقریباً ہر مرض کی
 تشخیص - ترتیب حروف تہجی کے حکیم احسان علی
 اسرار القلوب - ترجمہ کردہ و نقل القلوب البصیف
 حکیم محمد اکبر ہر مترجم حکیم محمد نور کریم -
 عجائب الیسجی - معالجات امراض بانی و سودھی مولانا
 حکیم سعید محمد ولی -

کیسے سے غناصری ترجمہ قرابادین بکری
 مترجم حکیم محمد نور کریم -
 تشریح الاجسام - علاج امراض ہر قسم
 مولانا فیض علی ڈاکٹر -
 مجمع اچیرین - یہ کتاب طب یونانی اور ڈاکٹری
 میں بمقابلہ ہر قسم نرسن کی کتاب آج تک نالین
 نہیں ہوئی جو ایسے کمالات حکیم محمد سعید کریم

نرس مالذہر مولانا حکیم علی اساتذہ جلیلہ کا کتاب
 ترجمہ و تفسیر و تخریر و تفسیر و تفسیر و تفسیر
 طب میں علی درجہ کی کتاب ہر جزو نرس نرس
 تعین حکیم سہیل بن حسن محمد علامہ محمد سفینی
 بڑائی تھی اسکا ترجمہ اردو میں جناب بیچ حکیم
 محمد ہادی حسین خان ڈاکٹر کی بہت سی اردو
 خانم فریادین طبعین -
 اجلہ اول دوم و سوم و چارم کیانی
 ملاحظہ ہجیم و ششم کیانی -
 ملاحظہ ہجیم ہفتم و ہجیم و ہجیم کیانی -

ضروری الطب - اردو میں ہر جزو خاص
 اردو ہر جزو جدول میں لکھے ہیں مولانا حکیم
 کتاب دلسے جس سرنگ -
 ترجمہ اردو و قانون شیخ الیس - بڑی مینا کا
 جلد اول کلیات فن طب میں ترجمہ مولوی غلام حسین
 زینت النیل - فن معالجہ گھوڑان میں -
 مع نصا ویر -

ایضاً - مع رنگ
 ترجمہ نگین گوڑوں کے علاج میں بہت نامیاب
 کتاب ہر مولانا سعادت باخان بکری ہادی -
 معیونہ نیران الطب - اردو رسالہ انگریزوں کے
 اسینزان الطب اردو - رسالہ جوان اردو
 ۳ - طب عزیز - ۴ - رسالہ دلائل نبی
 ۵ - رسالہ دلائل البول مترجم حکیم مولوی
 صادق علی -
 تریاق مسموم - ہر جزو ہر سالہ ہر قسم
 زمام مانیان میں اردو کی شکلوں کی تصویر

اور جرح ستر میں پر پیدا ہوسکتی ہے اور جرح ستر میں پر پیدا ہوسکتی ہے
دندان جرح جس میں سے آگے رہ کر علاج
ازر سے دوا یا ستر اور افسون کے وسیلے سے
پہلے سے کھایا ہو یہ اسکا کمال خرابی کے سبب سے
عام پسند ہے اور یہ مدعیان -

اعرت ساگر اور دوجہ پرت علم بزرگین
ہر علم کلیات و جزئیات میں ہر اور سماجیات میں
مادی نجات آزمودہ و متعمد ہر مزہ بران
ہمیں اور ادر کتب بیدک ستر سے مثل
پیشک بھرتی بدعرتی - کھوتری وغیرہ
بیدک کی کتابوں سے ترجمہ ہوا لینے لینے
کمل و موثق پر ہر حال ایک ذخیرہ علم بیدک کا
کیا ہی مجال عموم منتفاع کے لیے منجانب طب
زبان سے کما سے عبارت اور دو کسلیں عام ہر
حرف ہر کمال خوبی اور حزم میں ہر موزوں ہے

ترجمہ ہوا کہ کوئی مصلی بیدک کا اور کوئی وقت
فرز گذشت نہیں ہوا اور جس مگر توافقی ہر
بیدک اور طب یونانی کا پایا اسکا ترجمہ آسی
موافق کیا اول پیشک زبان مارڈ اڑ میں
چھپیں تھی پھر کما کما بولی میں عبارت دست
ہرگز لپیڈ لکرات و مرآت ہزار جلد ہر چھپر دست
دست شائقین اور تاجس میں نے خریدین

جو کہ علم طب بیدک میں عام اور شاعت علم
سید عام کی ہر زبان میں انب ہر سوا سے
فائدہ عام کے خاص یونانی بلہیوں کو شورش ملی
میں ایک قسم کی مساویت بھی مکن ہو یہ مختلف
تالیف مطبعہ جڑا چھپی ہو -

مخزن سلطانی - ترجمہ ہر موزوں طب میں
کتاب ایک ایک اعلیٰ درجہ کی کتاب ہر جگہ
آج نظیر نہیں کو عربی زبان میں کسی کا ترجمہ
اور زبان میں کمال خوبی اور حزم ہر جگہ
امین تمام امراض اور اسکے سماجیات بہت
شرح و مطبوعہ کئے گئے ہیں کہ جسکے دیکھنے سے
ماہیت اور صیفت تحقیق امراض اور اسکے
سماجیات کی کما حقہ متعلق ہونی ہے کہ کتاب

قابل ملاحظہ اور تفان فن طلب ہر
شفا اور الامراض - اور زبان کتب
شان کی کتاب ہر کہ ہمیں مترجم طب جاتی
حکیم محمد زکریا کے بطور سوال و جواب کے
مسائل طبیہ کو لکھا ہے اور ہمیں چند بابوں
پہلے باب میں تعریف اور لغت نام طلب اور
طبیہ نونفسوں میں مرقوم ہر اور وسرا

باب احوال بن انسان میں اور جملہ باب
بیان اسباب شہ ضروریہ میں پورے کتاب میں
عبارت و شناخت نبض و فارورہ و ہارزین
پانچوں باب نصیبین اور شناخت گون کی
چشماب بیان غذا اور دوا میں تسوان
باب امراض خاص غرض اعضا از ستر ناما اور
اسکے علاج ہر موزوں باب بیان تب اور اسکے

اقسام اور سماجیات میں فوائد باب بیان
اور ام اور ہر موزوں اور انکا علاج و موزوں باب
بیان امراض بلدیہ میں اور انکا علاج کیا ہر موزوں
باب بیان امراض بالون میں اور انکا علاج
بازوئی باب امراض غرض میں اور انکا علاج

اور تمام ہر موزوں باب بیان ہر موزوں
گرم سے یا روت سے جملہ کے علاج ہر موزوں
باب علاج امراض اور شناخت زہر خودہ کی اور
اقسام زہر کی تفسیل اور سے معذات یا
نباتات یا حیوانات کے اور بالون زہر اور
سانیا اور ہر موزوں کے کتاب ہر موزوں کتب
طبیہ سے ہو -

کتب لغات مفردات طب
مخزن الادویہ - شرح تفسیر زمین کہ زمین
دوا کی ماہیت طبیعت و صفت و معالجات مریض
شرت اذلال و خاص شرح کتب میں انکا
ساتھ ترجمہ ہونے میں اس مشہور پر ہر موزوں
کامل بعنوان پندیہ و مریض ہر تفسیر ہر موزوں
سید محمد حسین علوی -

نماط صبا الجبرین - فیض ہر موزوں الادویہ
کا اول میں نام دوا کا عربی فارسی اور شہ
ماہیت طبیعت و معالجات خاص اسکا ہر موزوں
کے ساتھ لکھے ہیں کہ اہل کوالی کسی کتاب ہر موزوں
میں ساتھ لکھے کیے لائق ہر موزوں ہر موزوں
مفردات نام صریح جنت بالا اور مزید علیہ
یہ ہر موزوں میں ایک مکمل ہر موزوں ہر موزوں
معدن اشفا و رسد شہاب ہر موزوں ہر موزوں

یونانی و بیدک ہر موزوں ہر موزوں ہر موزوں
فارسی میں ہر موزوں ہر موزوں ہر موزوں
میں لکھا ہے کہ کتاب ہر موزوں ہر موزوں ہر موزوں
نے تالیف کی -